صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

ہفتہ 8 جون 1985ء

(شنبہ 18 رمضان المبارک 1405ھ)

جلد 3 —— شمارہ 11

سرکاری رپورٹ

مندرجات

ہفتہ ، 8 جون 1985ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ ---------- 1045

مسئلہ استحقاق ----------

اسمبلی کی لابی میں کسی پریس والے کا داخل ہونا ---- 1046

ہفتے کے روز اسمبلی کے انعقاد سے قواعد انضباط کار کے قاعدہ (1) 20 کی خلاف ورزی ---------- 1048

پنجاب میں خود مختار اداروں کی سروس کو پنشن کے لیے شمار نہ کیا جانا ---------- 1050

مجالس قائمہ کا منتخب نہ کیا جانا ---------- 1051

"پنجاب اسمبلی کے اراکین شوق سے استعفے دیں" -

وزیر اعلیٰ سندھ کے بیان پر تحریک استحقاق - - - - - 1062

پانی کے بارے میں پنجاب کا اپنے حقوق سے دست بردار ہونا - 1068

پانی کے مسئلے پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی تقریر - - - - - - 1074

وزیر اعلیٰ پنجاب کی تقریر پر اراکین اسمبلی کا اظہار خیال 1080

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

بحیثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث - - - - - - - - - 1085

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

ہفتہ 8 جون 1985ء

(شنبہ 18 رمضان المبارک 1405ھ)

صوبائی اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 8 بجے منعقد ہوا - جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے -

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ
حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝
إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ
مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا
تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

س آل عمران آیت ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۸۸ - ۱۸۹

اللہ کی مہربانی سے آپ کی افتادِ طبع ان لوگوں کے لئے نرم واقع ہوئی ہے اور اگر آپ بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے اردگرد جمع رہنے والے لوگ بھاگ کھڑے ہوتے۔ تو ان کو معاف کر دیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت مانگیے اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ کر لیا کیجئے۔ اور جب کسی کام کا پکا ارادہ کریں تو اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرے۔ اور ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

جو لوگ اپنے ناپسندیدہ کاموں سے خوش ہوتے ہیں اور پسندیدہ کام جو کرتے نہیں ان کاموں کے لئے وہ چاہتے ہیں کہ اُن کی تعریف کی جائے ان کی نسبت یہ خیال نہ کرنا کہ وہ عذاب سے رستگار ہو جائیں گے۔ ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔

اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وما علینا الا البلاغ

مسئلہ استحقاق

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر ایوان کی کارروائی شروع ہونے سے پہلے میں جناب سے انصاف مانگتا ہوں - کل کے اخبار جنگ میں ہماری غیرت کو للکارا گیا ہے اور ہمارے ملک کو پاکستان کی بجائے صوبوں میں تقسیم کرنے اور پنجاب حکومت کو فیل کرنے کا ایک پختہ پروگرام ہمارے سامنے آیا ہے میں آج ساڑھے چھ بجے سب سے پہلے اسمبلی ہال پہنچا اور میں نے سب سے پہلے تحریک استحقاق جمع کرائی ہے - اور بھی تحاریک استحقاق اسی سلسلے میں موصول ہوئی ہیں لیکن ان کے مضمون میں کچھ فرق ہے اس لیے میرا حق ہے کہ اگر جناب مناسب سمجھیں تو میری تحریک استحقاق کو پہلے زیر غور لا کر احسان فرمائیں -

جناب سپیکر - ہمارے پاس کچھ تحاریک استحقاق ملتوی پڑی ہوئی ہیں - ان کو نمٹانے کے بعد رانا پھول محمد خان صاحب کی تحریک استحقاق کو take up کیا جائے گا -

سردار محمد عارف - جناب سپیکر رانا صاحب کی تحریک استحقاق سب سے پہلے ضروری ہے - میرا خیال ہے اس کو سب سے پہلے زیر غور لایا جائے - کیونکہ سارے پنجاب کو بے عزت کیا گیا ہے پنجاب کی یا ہماری اس سے بڑی اور کیا بے عزتی ہو سکتی ہے ؟ اس لیے میرے خیال میں سب سے پہلے اس کو take up کیا جائے -

جناب سپیکر - میرے خیال میں یہ ابھی take up ہو جائے گی - اس میں تھوڑا تھوڑا وقت لگے گا زیادہ سے زیادہ دو دو چار منٹ لگیں گے اس ترتیب کو تبدیل کرنے کی کیا ضرورت ہے -

اسمبلی کی لابی میں کسی پریس والے کا داخل ہونا

جناب سپیکر - جناب رفیق حیدر لغاری صاحب کی تحریک استحقاق ہے -

سردار رفیق حیدر خان لغاری - جناب والا میں نے یہ تحریک استحقاق پیش کی تھی کہ لابی کے اندر پریس کو آنے کی اجازت نہیں ہے یہ پریکٹس رہی ہے کہ کبھی بھی اسمبلی کے اجلاس کے دوران پریس لابی میں نہیں آتا یہ ایک اخبار میں فوٹو چھپی تھی کہ لابی کے اندر - - - -

جناب سپیکر - لغاری صاحب آپ پہلے اپنی تحریک استحقاق کو پڑھ دیں -

سردار رفیق حیدر خاں لغاری - جناب والا - میں تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آج ایک معزز ممبر کے ذریعے معلوم ہوا کہ کچھ ممبران کی لابی کی فوٹو چھپی ہے جو کہ قانوناً اور اسمبلی رولز کے مطابق سراسر غیر قانونی ہے کیونکہ کوئی پریس والا اسمبلی کی لابی میں نہیں آ سکتا اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے استحقاق اور حقوق کو اس طرح پامال نہ ہونے دیا جائے اور اس کی تحقیقات کرائی جائے کہ یہ کس اخبار کے نمائندے نے قانون کی خلاف ورزی کی - اس کی باقاعدہ تحقیقات کرائی جائے -

جناب سپیکر - اس پر آپ مزید تو کچھ نہیں کہنا چاہتے ؟

سردار رفیق حیدر خاں لغاری - جی نہیں -

جناب سپیکر - لاء منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

وزیر قانون - جناب والا - جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے مجھے اس سے اختلاف نہیں ہے کہ لابی جو کہ اسمبلی چیمبرز کا حصہ ہے اس میں غیر متعلقہ حضرات نہیں آ سکتے - اس لئے یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ اس بات کو ensure کیا جائے کہ نہ صرف لابی میں بلکہ ہاؤس میں بھی کچھ روایات طریقہ کار سے غلط ہو رہی ہیں - روایات یہ ہیں کہ جو جناب والا والی لائن ہے اس آگے بھی پریس کے حضرات اندر نہیں آ سکتے - فوٹو گرافر اور دیگر حضرات سے بھی یہ استدعا کرنی پڑے گی کہ وہ جو اس قسم کی کارروائی کریں وہ اس لائن سے باہر رہ کر کریں - اور میرا یہ خیال ہے کہ اس بارے میں ماسوائے اس بات کے کہ یہ پہلا واقعہ ہے - اگر فاضل ممبر اس بات کو پریس کرنا چاہتے ہیں تو اس بات کو جناب والا خود پریس حضرات کو بلا کر ان کو accurate کر لیں کہ آئندہ اس قسم کا واقعہ نہیں ہونا چاہیے - اور دوسری بات جو اکثر اوقات نوٹس میں آتی ہے اکثر ممبران میرے پاس بھی آتے ہیں کہ رپورٹنگ کے لئے بھی پریس کی اصلاح کرنی پڑے گی اس بارے میں کچھ accurate ہونا چاہیے - کسی کی تقریر کسی کے نام اور کسی کی تقریر کسی کے نام سے چھپ جاتی ہے تو اس کی accurancy کو بھی ensure ہونا چاہیے تاکہ میں اس بارے میں کہوں گا کہ تھوڑی بہت ادھر ادھر بات ہو جاتی ہے لیکن جو واقعہ یہاں ہمارے فنانس منسٹر صاحب کی طرف سے بیان ہوا تھا پاکستان ٹائمز اس کو مجھ سے منسوب کر دیا ہے اور یہ expunction of remarks میں بڑی ہیڈ لائن لگا دی ہے : Orders of expunction of remarks

اس میں یہی عرض کرنا چاہونگا کہ یہ باتیں بڑی serious ہیں مثلاً اس دن والا واقعہ expunction of remarks کو غلط نام منسوب کر دیا گیا تو یہ ایک ایسی بات ہے جس کے لئے ہمیں پریس کو کہنا پڑے گا کہ accuracy of the reporting کا خیال رکھیں جناب والا دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر فاضل ممبر متفق ہوں تو انکوائری کی بجائے پریس والوں کو بلا کر یہ کہہ دیا جائے کہ وہ لابی میں داخل ہونے اور کارروائی کی اور رپورٹنگ کے بارے میں محتاط رہیں ۔ شکریہ ۔

سردار رفیق حیدر خان لغاری - اس بارے میں اگر جناب سپیکر ensure کردیں تو میں تحریک کو پریس نہیں کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ میں اس کو ensure کروں گا پریس سے میں ذاتی طور پر رابطہ قائم کرکے اسمبلی کے ضوابط کے بارے میں ان سے عرض کروں گا اور مجھے امید ہے کہ آئندہ اس قسم کی بات نہیں ہوگی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اب آپ یہ تحریک واپس لیتے ہیں ؟

سردار رفیق حیدر خان لغاری - جی میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ؟

جناب سپیکر ۔شکریہ ۔ حاجی محمد اصغر صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق ہے ۔

ہفتے کے روز اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد سے قواعد انضباط کار کے قاعدہ (1) 20 کی خلاف ورزی

حاجی محمد اصغر ۔ جناب سپیکر ۔ میں ایک ایسے مسئلے پر اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرنے کی تحریک پیش کرتا ہوں جس کے ذریعے میرا اور تمام ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے رول 20 (1) کے تحت اسمبلی کا اجلاس اتوار سے جمعرات تک منعقد ہونا چاہیے ۔ جب کہ جمعہ ہفتہ تعطیل ہوگی ۔ مگر یکم جون 1985ء بروز ہفتہ اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا جس سے ہم سب کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ اس پر ایوان میں غور کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ نے اس ضمن میں رولز ملاحظہ فرمائے ہیں ۔

حاجی محمد اصغر - جی ۔ میں نے رولز ہی کا حوالہ دیا ہے ۔

جناب سپیکر - آپ نے ان کو پڑھا ہے -

حاجی محمد اصغر - یہ رول نمبر 20 (1) ہے -

جناب سپیکر - رانا صاحب آپ ذرا رول پڑھ دیں -

جناب ایڈیشنل سیکرٹری - (اسمبلی) جناب والا - میں رولز 20 انگریزی میں پڑھتا ہوں پھر اس کا ترجمہ سنا دوں گا -

Rule 20 (I) unless the Speaker otherwise directs—

(a) the Assembly shall meet, while in session, on (Sundays, Mondays, Tuesdays, Wednesdays and Thursdays):

Provided that if any of these days happens to be a holiday under the Negotiable Instruments Act, 1981, or has been declared as holiday by the Government, there shall be no meeting on that day and

(b) the Assembly shall meet from 8·30 a. m. to 1·30 p.m. during summer, and from 9·00 a.m. to 2·00 p.m. during winter.

اس کا اردو ترجمہ یہ ہے :

سپیکر صاحب جب تک کوئی اور حکم نہ دیں اس وقت تک اسمبلی کا سیشن اتوار ، سوموار ، منگل ، بدھ اور جمعرات کو ہوگا بشرطیکہ ان دنوں میں Negotiable Instruments Act, 1981 کے تحت کوئی نہ چھٹی ہو یا اس کو گورنمنٹ نے چھٹی کا دن نہ declare کیا ہو -

جناب سپیکر - حاجی صاحب آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہے کہ Unless the Speaker otherwise directs سپیکر اگر چاہے تو -

حاجی محمد اصغر - جناب والا - آپ نے ہفتے کے دن کی وضاحت تو نہیں کی تھی - اور ایوان کو بھی مطلع نہیں کیا تھا -

جناب سپیکر - یہ پروگرام اور آرڈر آف دی ڈے سپیکر منشاء کے مطابق بنتا ہے سپیکر اس کو بناتا ہے - تو ہفتے کے دن اسمبلی کی کارروائی سپیکر کی منشاء کے مطابق ہوئی - اور یہ سپیکر کے اختیار میں ہے اس کی روشنی میں اب آپ کی کیا رائے ہے - کیا آپ اپنی تحریک پر اصرار کرتے ہیں یا اسے واپس لیتے ہیں ؟

حاجی محمد اصغر - ٹھیک ہے جناب - میں اسے واپس لیتا ہوں -

جناب سپیکر - شکریہ - میاں محمود احمد صاحب کی تحریک استحقاق ہے -

میاں محمود احمد - جناب والا - مجھے اس کی ایک کاپی دے دی جائے -

جناب سپیکر - میاں محمود احمد صاحب کو ان کی تحریک استحقاق کی کاپی مہیا کی جائے -

پنجاب میں خود مختار اداروں کی سروس کو پنشن کے لئے شمار نہ کیا جانا

میاں محمود احمد - جناب سپیکر - میری تحریک یہ ہے کہ سندھ گورنمنٹ نے ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کے جتنے بھی ملازمین ہیں - ان کی یا دوسرے خود مختار اداروں کی سروس پنشن کے لئے شمار کی ہے - جبکہ پنجاب میں ایسا نہیں ہوا - ایک ہی محکمہ کے لوگوں کو دو طریقوں سے کیوں deal کیا جاتا ہے اس سے پنجاب کے ملازمین کا استحقاق مجروح ہوا ہے ؟

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - یہ تحریک التوا ہے تحریک استحقاق بنتی ہے یا کہ سوال بنتا ہے ؟

جناب سپیکر - میاں صاحب آپ کی تحریک استحقاق کے ضمن میں یہ وضاحت کروں گا کہ اگر کسی بات سے ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہو یا کمیٹی کا استحقاق مجروح ہوا ہو یا ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہو تو پھر تحریک استحقاق بنتی ہے آپ کی تحریک میں نہ تو ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور نہ ہی ہاؤس یا کمیٹی کا - اور آپ نے خود اس میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس سے پنجاب کے ملازمین کا استحقاق مجروح ہوا ہے - ملازمین کا استحقاق مجروح ہونے کی صورت میں معزز ممبر تحریک استحقاق نہیں دے سکتے - تو اب اس سلسلے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں -

میاں محمود احمد - جناب والا - اس محکمے کے لئے یہ سوال تصور کریں اور اس کے لئے اس محکمے کو جواب دینا ہوگا - میں اپنی تحریک استحقاق واپس لیتا ہوں

جناب سپیکر - شکریہ - تشریف رکھیے - یہ واپس ہوگئی چوہدری محمد خان جسپال -

مجالس قائمہ کا منتخب نہ کیا جانا

چوہدری محمد خان جمیال - جناب سپیکر میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ ایک حالیہ اور خاص مسئلے پر جو کہ پورے ایوان کے استحقاق کی پامالی سے متعلق ہے فوری طور پر غور کیا جائے - مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر 119 کے تحت عام انتخابات کے بعد اسمبلی مجالس قائمہ اسمبلی کی میعاد تک کے لئے منتخب کرے گی لیکن ابھی تک کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود مجالس قائمہ منتخب نہیں کی گئیں - اسے طرح معزز ارکان ایوان کے حقوق کی پامالی ہو رہی ہے -

جناب سپیکر - جہاں تک ہم نے دیکھا ہے قواعد انضباط کار کا قاعدہ نمبر 119 نہایت اہم ہے - وہ اس لئے کہ جو مجالس قائمہ منتخب ہوتی تھیں ان کی اہمیت کا ہم سب کو علم ہے - اگر آج تک وہ مجالس قائمہ منتخب ہوگئی ہوتیں تو آج بجٹ کی تیاری اس پر بحث اور اس کی منظوری ہاؤس کے لئے کافی مدد و معاون ثابت ہو سکتی تھیں دوسرا یہ کہ جناب سپیکر - یہ بھی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ یہ ایک نہایت ضروری قاعدہ تھا - اور اگر قاعدہ نمبر 119 کی عبارت ذرا غور سے پڑھیں تو پتہ یہ چلتا ہے کہ اس کی ایسی ضرورت ہے کہ جونہی الیکشن کے بعد اسمبلی ہوگی تو اس کے بعد جونہی ممکن ہو گا فوری طور پر یہ مجالس قائمہ کا قیام کریں گے - لیکن یہ کہ ایک ضروری قاعدہ کو نظر انداز کیا گیا ہے - اس کے برعکس کئی ایسی چیزیں جن کا ان قواعد میں ذکر تک نہیں ان کو اپنایا گیا ہے مثلاً پارلیمانی سیکرٹریوں کا تقرر جن کا ان قواعد میں ذکر نہیں ہے - لیکن انہیں اپنایا گیا ہے - میں یہ گذارش کروں گا کہ اس مسئلے پر اسمبلی کے ارکان مداخلت فرمائیں -

وزیر قانون - جناب والا میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ اس بارے میں پہلے ایک فیصلہ جناب والا صادر فرما چکے ہیں البتہ اس وقت میرے ذہن میں پوری طرح نہیں ہے کہ آیا وہ پوائنٹ آف آرڈر پر تھا یا تحریک استحقاق کے سلسلے میں لیکن پہلے اسی سلسلے میں اسمبلی کے اس سیشن میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے - دوسری بات یہ ہے کہ 119 کے واضح الفاظ جو ہیں - اس میں یہ ہے کہ عام انتخابات کے بعد اسمبلی

مندرجہ ذیل مجالس قائمہ اسمبلی کی میعاد تک کے لئے منتخب کرے گی جو کہ ہر ایک مجلس کے بالمقابل درج کئے گئے محکمہ جات سے متعلقہ قانون سازی کے سلسلے میں فرائض سرانجام دیں گی - یہ بجٹ سیشن ہے - ویسے میں یہ عرض کروں کہ عام انتخابات کے بعد کسی بھی وقت ایسا کیا جاسکتا ہے - اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں عام انتخابات کے بعد پہلا کام یہی لیا جائے - میں پہلے بھی اس بارے میں اس ہاؤس میں بات کر چکا ہوں اور یہ اشورنس یقین دہانی کرا چکا ہوں کہ انشاء اللہ بہت جلد مجالس مکمل ہوجائیں گی اور ان کو اعتماد میں لیا جائے گا ویسے اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے کہ عام انتخابات کے بعد کتنی جلدی کتنے عرصے میں یہ مجالس قائم ہوں گی - تیسری بات یہ ہے کہ اس امر کے بارے میں پہلے بھی جناب والا فیصلہ فرما چکے ہیں - اس لئے یہ تحریک استحقاق اس مرحلے پر نہیں بنتی -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن - میں وزیرقانون سے اختلاف کرتا ہوں اس لئے کہ اس معزز ایوان کا - - -

وزیر قانون - جناب والا رانا صاحب کو کس نے اجازت دی ہوئی ہے ؟ انہوں نے ایک لائسنس لیا ہوا ہے جب چاہیں بولنا شروع کردیں - ان کو کسی قسم کی اجازت کی ضرورت بھی نہیں پڑتی

رانا پھول محمد خان - جناب والا میرے پاس لائسنس ہوتا تو میں بھی وزیر بن جاتا آپ کے پاس چاپلوسی کا لائسنس ہے -

جناب سپیکر - رانا صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں - بیگم صاحبہ آپ بھی تشریف رکھیں -

Mrs. SAHEEN MUNAWAR AHMED : I am on a point of order and you say "sit down".

وزیر قانون - جناب والا -

On a point of personal explanation.

جناب والا - رانا صاحب ہمارے بزرگ ہیں لیکن یہ بات کہ وہ جس وقت چاہیں بولنا شروع کر دیں ٹھیک نہیں - ہمیں اپنے فاضل ممبران اور خاص طور پر اپنے بزرگ ممبران کی عزت ہر وقت ہر لمحہ اور ہر لحظہ مطلوب ہوتی ہے - اپنی طرف سے ہم پوری کوشش کرتے ہیں

کہ کوئی ایسی بات نہ ہو اور ان کی طرف سے اگر کوئی ہو بھی تو ہم ہنسی خوشی برداشت کرتے ہیں اور ٹالتے بھی ہیں ۔ رانا صاحب کے پاس تو ویسے ہی فری لائسنس ہے ۔ اور اس بارے میں تو اس پورے ہاؤس نے انہیں سرٹیفکیٹ دیا ہوا ہے ۔ ان کے لئے کوئی ضروری انتظامات کئے جائیں ۔ میں اس میں مزید کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا ہر بات پر اس طرح پورے ہاؤس کو نشانہ بنانا اور اس طرح کی کنٹری جاری رکھنا اور ان پر کسی قانون کا لاگو نہ ہونا جس کی چاہیں وہ بگڑی اچھالیں جس طرح چاہیں کریں ۔ یہ درست نہ ہوگا کہ میں اب بھی یہ کہوں گا کہ وہ ہمارے بزرگ ہیں اور ہمیں ان کی عزت مطلوب ہے ۔ لیکن یہ بات بھی ہر وقت برداشت نہیں کی جا سکتی کہ جو الفاظ ان کے ذہن میں آئیں وہ کہے جائیں اور انہیں جیسے خیالات کی قبض ہو ۔ کہ وہ کسی طور پر بھی ان کے قابو میں نہ آرہے ہوں ۔ ہر لمحہ ہر وقت اس قبض کو خارج ہونا ہی ہے تو بات بڑی قابل اعتراض ہے ۔ اور خیالات کی اس قبض کو روکا جائے اور اس پر پابندی لگا دی جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔جناب والا ۔ میرا ذکر آیا ہے ۔ اس لئے میرا جواب دینا بھی ضروری ہے ۔ ذاتی وضاحت کروں گا ۔ وزیر قانون نے جو کہا ہے اور فاضل ممبر نے جو یہ تحریک پیش کی ہے اس پر عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ میرے محترم دوست عزیز وزیر قانون جن سے مجھے کافی پیار ہے دوستی ہے محبت ہے ۔ میں ان کو جب چھیڑتا ہوں ۔ اس نیت سے نہیں کہ میں خراب کروں بلکہ اس لئے کہ وہ پہلے کسی ایسے ایوان کے رکن نہیں رہے ۔

جناب والا ۔ میں انہیں تربیت دینے کے لئے یہ بتاتا ہوں وہ اس سے پہلے نامزد وزیر رہے ہیں کسی منتخب اسمبلی کے رکن نہیں رہے اور ان کے سامنے جو تجاویز آتی تھیں وہ مشوروں تک محدود ہوتی تھیں کیونکہ صوبائی کونسل کے ارکان کو ووٹ دینے کا حق نہ تھا ۔ جہاں تک ان کی دھمکی کا تعلق ہے کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے ۔ جو ایک زنانی سے پچھلے ہفتہ ہار کر آئے ہوں وہ ایک مرد کا سامنا کرنے کی جرات کر سکتے ہیں ؟ انہیں تو خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے کہ ابھی پچھلے دنوں ایک قومی اسمبلی کے الیکشن میں ایک لڑکی نے ایک عورت نے منہ توڑ جواب دے کر انہیں شکست فاش دی ہے ۔ اگر ان کو کوئی غلط فہمی ہے وہ آج استعفیٰ دیں اور اپنے حلقے میں چلیں ۔ میں بھی ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کے حلقے میں چلتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب آپ ذرا رکئے ۔

رانا پھول محمد خاں جناب والا اگر میری کسی بات پر ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اپنے وہ الفاظ واپس لینے کے لئے تیار ہوں ان کے پاس جانے کے لئے تیار ہوں میرے وہ عزیز ہیں میرے وہ دوست ہیں میرے وہ بھائی ہیں اور میں وہ آدمی ہوں جس نے ٹیلیفون پر ان کو اطلاع دی تھی کہ آپ کی وزارت گئی ورنہ آپ پنجاب کے لوگوں سے دستخط کروالیں ۔ ان میں تو اتنی فہم و فراست بھی نہیں کہ خود دستخط کرا لیتے اور آج مجھے وہ دھمکی دیتے ہیں اگر دھمکی دیں گے تو میرے عزیز میں تو ایک معذور سا آدمی ہوں آپ تو مجھے دھکا دے کر بھی پھینک سکتے ہیں لیکن میں آپ کو اتنا بتا دوں آپ میں اتنی جرات نہیں کہ آپ مجھے چھوڑ سکیں ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب آپ ذرا رکیں ۔

No cross talk please.

رانا پھول محمد خان ۔ اور حضور والا میں اپنے الفاظ پھر واپس لیتا ہوں ۔ (قہقہے)

وزیر قانون ۔ جناب والا میں اپنے فاضل بزرگ ممبر کی کسی بات کا جواب دینے کے قابل نہیں ہوں لیکن ایک بات میں ریکارڈ درست کرنے کے لیے عرض کروں گا کہ جس خاتون کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس کو میں ہرا کر دونوں سیٹیں جیت کر آیا ہوں ۔ میں کسی سیٹ پر نہیں ہارا اس لیے اپنی بات کی تصحیح کر لینی چاہیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں اب کی بات کر رہا ہوں ابھی ابھی جو ضمنی انتخابات ہوئے ہیں میں ان کی بات کر رہا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ قومی اور صوبائی اسمبلی کی دونوں سیٹوں پر جیت کر آیا ہوں کامیاب ہو کر آیا ہوں اور ان کی وہ خاتون جس کا Umbrella لے کر اور عورتوں کا سہارا لے کر مجھ پر حاوی ہونے کی کوشش کر رہے ہیں وہ بات غلط ہے ۔

رانا محمد پھول خان ۔ حاوی ہونے والی بات غلط ہے ۔ میرے تو آپ عزیز ہیں چھوٹے بھائی ہیں میں تو اپنے الفاظ واپس لے چکا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ اس کے بارے میں میں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ قومی اسمبلی کی سیٹ میں جیت کر آیا تھا اور رانا صاحب ہار کر آئے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ میں بھی تسلیم کرتا ہوں ۔ لیکن کسی مرد کے مقابلے میں ۔

وزیر قانون ۔ لیکن میں دونوں سیٹیں جیت کر آیا ہوں اور رانا صاحب ہار کر بھی اتنی دلیری کا ثبوت دے رہے ہیں سوائے اس کے کہ معذوری کا سہارا لے کر وہ جو مرضی کہتے رہیں اور مذاق کرتے رہیں ۔ بہر حال وہ ہمارے بزرگ ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی فراست اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ وہ ان کے دماغ سے ابلنے لگی ہے اور وہ کسی طور پر ان کے قابو میں نہیں آ رہی ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس ایوان کے تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایوان کی کارروائی خوش اسلوبی سے ہو ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر میں اپنے الفاظ واپس لے چکا ہوں اس کے بعد تو انہیں بولنا نہیں چاہیے ۔ اور میں ان کا جواب دینے سے بہتر سمجھتا ہوں کہ جواب کو کیوں نہ رگڑ دوں ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

بیگم شاہین منور احمد ۔ جناب والا وزیر قانون صاحب نے ابھی جو رول 119 پڑھا ہے ۔ اس کے مطابق ان کی جو interpretation ہے ہم نے اس پر چلنا ہے یا جو قاعدہ ہے اس پر چلنا ہے ۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ they shall be elected by the assembly اور shall میں کوئی گنجائش نہیں ہے یہ mandatory ہے ۔ قانون کے تو یہ وزیر ہیں لیکن shall کا قانون میں کیا مقام ہے انہیں پتا ہونا چاہیے ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ "elected by the assembly after general election" after general election ۔ وقت کا تعین نہیں ہے یہ انگریزی نہیں سمجھتے اردو نہیں سمجھتے یا انہیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ الیکشن کب ہوئے ہیں اور after کا کیا مطلب ہے ۔ آپ کا مطلب یہ ہے کہ دس سال کے بعد بھی after ہوگا shall mandatory ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا اگر آپ اجازت دیں تو میں بیگم صاحبہ کی بات کا جواب دوں جن پر انگریزی کا بھوت کچھ زیادہ ہی سوار رہتا ہے ۔

MRS. SHAHEEN MANAWAR AHMAD : I would not tolerate these remarks. Please make him to withdraw his remarks.

وزیر قانون ۔ جناب والا ''بھوت سوار ہونا'' غیر پارلیمانی نہیں ہے ۔

بیگم شاہین منور احمد ۔ میرے خیال میں آپ سب پر بدتمیزی کا بھوت سوار ہے بدتمیزی کا ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر یہ ''بدتمیزی'' کا لفظ غیر پارلیمانی ہے ۔

بیگم شاہین منور احمد ۔ کہاں پر لکھا ہوا جی ۔ سپیکر صاحب ، مجھے بتائیے اور یہ بھوت کہتے ہیں تو کس مطلب سے کہہ رہے ہیں ۔

It does not mean, since he is the Law Minister, that he should say everything he likes.

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں ۔ ابھی آپ وزیر قانون صاحب کے بارے میں یہ فرما رہی تھیں کہ ان کی انگریزی ٹھیک نہیں ؟

بیگم شاہین منور احمد ۔ یہ میرے سر پر بھوت سوار ہے یا آپ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ آپ پر انگریزی کا بھوت سوار ہے ۔

بیگم شاہین منور احمد ۔ آپ مجھے یہ بتائیے کہ اس ایوان میں انگریزی کی کتاب کیوں دی گئی ہے کیا آپ نے یہاں پر انگریزی بولنا بند کر دی ہے آپ کے گورنمنٹ کے دفتروں میں ابھی تک انگریزی کیوں استعمال ہوتی ہے ؟

جناب سپیکر ۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ۔

بیگم شاہین منور احمد ۔ آپ کو اعتراض نہیں ہو گا لیکن رولز آف پروسیجر میں بھی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اور انہیں رولز آف پروسیجر کو ہم adopt کئے ہوئے ہیں ۔

بیگم شاہین منور احمد - اور کس نے کہا ہے کہ ہم نے انگریزی چھوڑ دی ہے -

وزیر قانون - جناب والا میں عرض کروں گا کہ میں - - - - -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب آپ تحریک استحقاق پر بات کرنا چاہتے ہیں -

MINISTER FOR LAW

I shall restrict myself to the interpretation of the rule.

The rule says "There shall be elected by Assembly after a general election the following Standing Committees".

لفظ shall سے یہ مراد لے لینا اور انگریزی کا یہ مطلب نکال لینا کہ الیکشن کے بعد اور کام ہو گا ہی نہیں اور پہلا کام یہ ہو گا - میرے خیال میں یہ shall ان کی سمجھ میں تو آ سکتا ہے اور کسی انگریز یا کسی اور اہل زبان کی سمجھ میں نہیں آ سکتا - اس بارے میں جو ترجمہ موجود ہے وہ بڑا واضح ہے - یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ ان کمیٹیوں کا ضرور الیکشن ہو گا اس کو avoid نہیں کیا جا سکتا ، لیکن میں نے صرف یہ عرض کی تھی کہ عام انتخابات کے بعد اسمبلی مندرجہ ذیل مجالس قائمہ اسمبلی کی میعاد کے لئے منتخب کرے گی اور میں نے صرف یہ جسارت کی تھی کہ اس کے لئے ٹائم کی حد مقرر نہیں ہے shall سے time limit نہیں مقرر ہوتی - اب بھی اس بات پر اصرار کروں گا shall کا لفظ mandatory ہے ان کا الیکشن ضرور ہو گا - ان کی مجلس قائمہ ضرور ہو گی ، لیکن shall پر اصرار کرنے سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ time limit مقرر کر دی جائے - اور میں یہ عرض کروں گا کہ ان کو انہی معنوں میں لیا جائے گا جس طرح سے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے - پہلے بھی ہم اس بارے میں عرض کر چکے ہیں اور پہلے بھی آپ اس بارے میں رولنگ دے چکے ہیں کہ ابھی یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی - اور حکومت اس بارے میں جلد از جلد انتظام کر رہی ہے کہ مجالس قائمہ کو قائم کیا جائے -

رانا پھول محمد خاں - جناب سپیکر اس نکتے پر مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت ہے ، میں وزیر قانون صاحب سے بحث نہیں کروں گا -

جناب سپیکر - جی ، فرمائیے -

رانا پھول محمد خاں - میں جناب سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ در اصل اس ایوان کی روایات یہ رہی ہیں کہ جب کوئی اسمبلی منتخب ہو کر آئے ، اسے قانون سازی کا کام کرنا ہوتا ہے ، قراردادوں کا کام کرنا ہوتا ہے اس کے علاوہ سرکاری اور غیر سرکاری بلوں پر بھی کام کرنا ہوتا ہے - استحقاق کی تحریکیں کمیٹیوں کے سپرد کی جاتی ہیں - اب میں یہ گذارش کروں گا کہ اس اسمبلی کا اجلاس بھی ہوا ہے اور گورنر صاحب کی طرف سے ایک یا دو آرڈیننس بھی جاری ہوئے ہیں - مجھے اس کا پورا علم نہیں ہے - ایک تو میں نے دیکھا ہے - اب اس کو آپ کس کے سپرد کریں گے ؟ مجلس قائمہ کے یا مجلس منتخبہ کے ، مجلس قائمہ کے سپرد کوئی مسئلہ اس وقت کیا جا سکتا ہے جب وہ فوری اہمیت کا حامل ہو یا پھر مجلس قائمہ کی رپورٹ سے کوئی اختلاف ہو - اب یہ بل ، قراردادیں جو آج بھی ہیں آپ کس کے سپرد کریں گے ؟ جب کہ آپ کی مجالس قائمہ اور مجلس منتخبہ موجود نہ ہوں ؟ آپ مجلس قائمہ ہی بناتے رہیں گے اور مجلس قائمہ میں بھی اس ایوان کی اجازت کے بغیر جناب کو یہ اختیار نہیں کہ جناب خود کمیٹی بنا دیں - جو کمیٹیاں بنیں گی اس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان دونوں مل کر یہ کمیٹیاں تشکیل دیں گے - لیکن اس کا بھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہی بن جائیں گی بلکہ کوئی رکن اگر کوئی اور فہرست پیش کر سکتا ہے تو اس پر ایوان میں ووٹنگ ہو گی اور اس فہرست پر قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کی رضامندی کے بعد بھی ایوان کی منظوری کے بغیر وہ نہیں بن سکتیں -

جب تک وہ کمیٹیاں نہ بنیں ہماری تمام کارروائی ، تمام بل آرڈیننس ، قرار دادیں ردی کی ٹوکری میں پڑیں گی - آئندہ اجلاس میں پھر کمیٹیاں بنیں گی تو اس کے بعد ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا - کیونکہ اجلاس کے بعد اگر وزیر قانون صاحب بھی چاہیں کہ کمیٹی بنا دیں تو نہیں بنا سکتے - اس کا اختیار صرف اور صرف اس معزز ایوان کو حاصل ہے اس لیے میں گذارش کرونگا کہ کسی دن یہ کمیٹیاں بنا دیجئے - آپ یقین دلا دیں کہ بہت جلدی بنا رہے ہیں تو پھر وہ اپنی تحریک واپس لے سکتے ہیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر جو الفاظ ہیں منسٹر صاحب اگر ان کو بغور پڑھیں تو وہ یہ ہیں -

They shall be elected by the Assembly after a General Election the following standing committes for the duration of the Assembly.

یعنی آپ کا پہلا کام یہ ہونا چاہئیے کہ سب سے پہلے آپ ان سلیکٹ کمیٹیز اور سٹینڈنگ کمیٹیز کی تشکیل کریں - یہ After a General Election کے الفاظ اس کے متقاضی ہیں اگر یہ الفاظ استعمال نہ ہوتے تو انہیں یہ اختیار ہوتا کہ جب چاہیں بنائیں There is the word shall اور اس ایوان میں ان کمیٹیوں کی تشکیل سب سے پہلے ضروری ہے - جیسے پروولیج موشن کو deal کرنے کے لئے Standing Committee on privileges ہے اسی طرح دوسری کمیٹیاں ہیں ان کا ساتھ ساتھ Function کرنا اسمبلی کی کارروائی کے لئے بہتر اور ضروری ہے -

جناب سپیکر - کمیٹی کی تشکیل کے سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہ کب تک اسکی تشکیل کا مرحلہ طے ہو جائے گا -

وزیر قانون - میں جناب والا کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جہانتک رولز کا تعلق ہے لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن مل بیٹھ کر یہ طے کریں گے - ابھی تک چونکہ Recognised leader of the Opposition تو ہے نہیں میں Language کے متعلق عرض کروں گا کہ Shall mandatory ضرور ہے - اس سے Avoid نہیں کر سکتے اب بھی ہمیں کمیٹیاں بنانی پڑیں گی اور وہ ضرور بنیں گی - اس بات پر اپنا اصرار کروں گا اس کے In the absence of the Majalis-i-Qaima and select committees کے لئے کوئی time limit مقرر نہیں ہے - اگر جب بھی کوئی ضرورت پڑے تو اس کے لئے سپیشل کمیٹی بھی معرض وجود میں آ سکتی ہے - چونکہ Legislature کی Intention ہے اس کے Plain Words سے ظاہر ہوئی ہے اس لئے میں عرض کروں گا کہ جہاں Legislature نے یہ سمجھا کہ immediately after the election وہاں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں - جس طرح رول (119)(1) ہے کہ :

"At the first meeting of the Assembly after a General Election"

جہاں Legislature کو یہ ضرورت تھی کہ اسمبلی سب سے پہلے کام یہ کرے وہاں یہ الفاظ موجود ہیں - یہاں legislature نے یہ سمجھا ہے کہ جب ممکن ہو ، یہ کام کر لیا جائے - یہاں جلد از جلد کے الفاظ بھی موجود نہیں ہیں - میں ابھی اس بات پر اکتفا کروں گا - جہاں تک تحریک استحقاق کا تعلق ہے -

وہ تو اس مرحلے پر بنتی نہیں کیونکہ ابھی تو موجودہ سیشن بھی ختم نہیں ہوا ابھی تو چل رہا ہے - اس سیشن کے دوران یا کسی وقت بھی میں عرض کرونگا اور یہ مجالس قائمہ اور دوسری سلیکٹ کمیٹیز قائم

کر دی جائیں گی اس لئے وہی from the plain words the resolution and ابھی تحریک استحقاق بنتی نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک the rule concerned گورنمنٹ کی طرف سے اس assurance کا تعلق ہے ۔ پہلے بھی آپ کو اسی فلور پر دلا چکا ہوں اور اب بھی عرض کرتا ہوں کہ جلد کمیٹیاں قائم کرنے کے لئے کارروائی کی جائے گی ۔ چونکہ اس میں دشواریاں یہ ہیں کہ لیڈر آف دی اپوزیشن Recognised طور پر پارٹیز کی عدم موجودگی میں نہیں ہیں اس لئے میں کل پروگرام کے بارے میں آپ کو بتاؤں گا کہ کب کمیٹیاں بن رہی ہیں ۔

جناب سپیکر — لاء منسٹر صاحب کی اس بات کے بعد اب کیا پوزیشن ہے ؟

مخدوم زادہ سید حسن - محمود — جناب سپیکر جو لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے ۔ اگر law makers اور rule makers کی intention یہ ہوئی کہ اس کو الفاظ میں ڈالا جا سکتا ہے ۔ تو یہ الفاظ ہوئے : as soon as possible after general election اور چونکہ as soon as possible نہیں لکھا گیا رولز بنانے والوں کی نیت یہ ہے کہ یہ کمیٹیاں جلد از جلد بنائی جائیں ۔

جناب سپیکر — لاء منسٹر صاحب کی اس explanation کے بعد کہ وہ کل واضح طور پر کمیٹیز کی تشکیل کے سلسلے میں کوئی بات کریں گے ۔ آپ اپنی تحریک پر زور دیتے ہیں ؟

چوہدری محمد خان جسپال — جناب سپیکر میں ایک ضروری گزارش کرنا چاہتا ہوں ابھی ابھی لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ تحریک استحقاق بنتی نہیں ہے ۔ تو اس ضمن میں ضرور گذارش کروں گا کہ اگر وہ قاعدہ 55 کا اول پورا پڑھیں ۔ تو اس میں یہ ہے کہ مسئلہ استحقاق پیش کرنا مندرجہ ذیل شرائط کے تابع ہو گا ۔ مسئلہ آئین کسی قانون یا کسی قانون کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت عطا کردہ استحقاق سے متعلق ہو گا ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ وزیر قانون صاحب نے کس بناء پر ہاؤس کو فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ استحقاق نہیں بنتا ۔

جناب سپیکر — آپ ان کی آخری بات کا نوٹس لیں ۔

چودھری محمد خان جسپال — بہر حال اگر آپ ensure کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔ اس سے قبل بھی وزیر قانون صاحب اس طرح

ایک دفعہ جلدی کا لفظ فرما چکے ہیں کہ جلدی بنا دی جائیں گی - کل تک کچھ ہو جائے گا - تو ٹھیک ہے - صحیح طریقے سے ense کرا دیں تو I withdraw it -

جناب سپیکر - ٹھیک ہے - - اس میں 14 نمبر سے 21 نمبر تک تحاریک استحقاق ہیں -

رانا پھول محمد خان - 14 ، 15 اکٹھی کر لی جائیں کیونکہ ان کا مقصد ایک ہی ہے -

جناب سپیکر - جی ، میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 14 اور 15 جو آپ کی طرف سے ہیں یہ بھی چشمہ جہلم لنک کے پانی کے بارے میں ہیں - اور اس کے بعد 16 نمبر جو سردار رفیق حیدر لغاری صاحب کی طرف سے ہے ، یہ بھی پانی کے بارے میں ہے - 17 نمبر جو سردار شاہد اقبال کی طرف سے ہے یہ بھی چشمہ جہلم لنک کے بارے میں ہے - ملک غلام محمد ربانی کھر صاحب کی تحریک استحقاق بھی چشمہ جہلم لنک کے بارے میں ہے - سردار زادہ ظفر عباس صاحب کی طرف سے بھی چشمہ جہلم لنک کے بارے میں تحریک ہے - بیگم شاہین منور صاحبہ کی طرف سے بھی چشمہ جہلم لنک کے بارے میں تحریک استحقاق ہے اور ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے بھی چشمہ جہلم لنک کینال کی بندش پر تحریک استحقاق ہے -

اگر ان سب کو اکٹھا ٹیک اپ کر لیا جائے تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے ؟ چونکہ سب ایک ہی نیچر کی ہیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب - چشمہ جہلم لنکہ پر تحاریک کو آپ الگ کرلیں لیکن سردار صاحب کی تحریک استحقاق کے مضمون کا مجھے پتہ نہیں

جناب سپیکر - یہی اس کا موضوع ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - تو پھر ٹھیک ہے -

جناب سپیکر - تو رانا صاحب آپ اپنی تحریک استحقاق پر فرمائیے -

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا چونکہ یہ اکٹھی ہو گئی ہوں میں اپنی تحریک نمبر 14 پر تو صرف یہی کہوں گا کہ ہم پر پنجاب حکومت کو بدنام کرنے کے لیے یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ہم پانی کی مصنوعی قلت پیدا کر رہے ہیں اس قرار داد کے باوجود جو اس معزز ایوان نے منظور کر کے مرکزی حکومت کو بھیجی یہ کہنا اس معزز ایوان کی سخت توہین ہے - لیکن وہ توہین تو تھی سو تھی اس کے بعد سونے پر سہاگے والی بات میری اس تحریک نمبر 15 میں آ گئی -

پنجاب اسمبلی کے اراکین شوق سے استعفیٰ دیں چشمہ جہلم لنک کینال نہ کھولنے پر وزیر اعلیٰ سندھ کے بیان پر تحریک استحقاق

رانا پھول محمد خان ۔ جناب میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملے کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ جنگ مورخہ 7 جون 1985ء کے شمارہ نمبر 239 کے کالم نمبر 1 صفحہ نمبر 1 پر جلی حروف میں لکھا ہے کہ اس معزز ایوان میں پنجاب اسمبلی کے ارکان شوق سے استعفیٰ دیں ہم نہر نہیں کھولیں گے وزیر اعلیٰ سندھ نے سندھ اسمبلی میں یہ بیان دیا ہے کہ سندھ کی ضروریات پوری ہونے تک کسی کو ایک قطرہ پانی نہیں دیں گے - وزیر اعلیٰ سندھ کے اس کھلے بیان پر صوبہ پنجاب کے عوام میں بالعموم اور ارکان اسمبلی میں بالخصوص غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور شدید اضطراب اور پریشانی پیدا ہوگئی ہے - وزیراعلیٰ صوبہ سندھ کے اس بیان سے پنجاب اسمبلی کے معزز ارکان کا استحقاق مجروح ہوا ہے - مسئلہ کے ثبوت میں اخبار جنگ لف کرتا ہوں اس لیے آج مورخہ 8 جون 1985ء کو اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر کے اہمیت عامہ کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے -

جناب والا - 6.45 پہ میں نے یہ تحریک استحقاق بھیجی تھی - اس سلسلہ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ کہنا کہ پنجاب اسمبلی کے ارکان شوق سے استعفیٰ دیں نہر نہیں کھولیں گے - وزیر اعلیٰ سندھ ضروریات پوری ہونے تک کسی کو دریائے سندھ سے ایک قطرہ پانی نہیں دیں گے - اس بیان سے مجھے افسوس ہے - اگر خدا نخواستہ کوئی مجھ جیسا ان پڑھ آدمی وزیراعلیٰ ہو جاتا اور یہ وہ بیان دیتا تو ہمیں افسوس نہ ہوتا لیکن وہ وزیراعلیٰ جو ہائی کورٹ کے جج رہ چکے ہوں - جو قانون کے محافظ رہ چکے ہوں - جن کی دانائی کو ہم مانتے ہیں ان کی طرف سے

ایسا بیان افسوس ناک ہے ہم صوبوں کے جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہتے ہم تو پاکستان کی سالمیت کے لیے اپنی اولاد کو بھی قربان کر دینا مناسب سمجھتے ہیں - لیکن ہمیں اشتعال دلانا اور علیحدگی کی تحریکیں پیش کرنا درست نہیں - حکومت پنجاب کو فیل کرنے کے لیے یہ ایک سوچی سمجھی جامع سکیم ہے - ورنہ میں وزیر اعلیٰ سندھ سے پوچھتا ہوں کہ انہیں یہ اختیار کسی نے دیا ہے کہ وہ نہر نہیں کھولیں گے یہ اختیار پنجاب اسمبلی کا بھی نہیں - بلکہ میں ممنون اور شکر گزار ہوں - میں اکیلا نہیں صوبہ پنجاب کی اسمبلی کا یہ معزز ایوان اور پنجاب کی تمام آبادی صوبہ بلوچستان کی اسمبلی کی ممنون ہے کہ انہوں نے نہر کھولنے کا مطالبہ کیا اور ہماری تکلیف کو محسوس کیا - جناب والا ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ منگلا سے پنجاب کی نہروں کو اگر پانی دے دیا جائے تو وہ ان نہروں کو پورا نہیں آئے گا اور سنٹرل پنجاب بنجر اور تھور کا شکار ہو جائے گا - یہ ایک ایسا مسئلہ کھڑا کیا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ حکومت پنجاب اس پر زور نہیں دیتی - میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے اور اس صوبے کے مضبوط اور قابل ترین گورنر سے بھی جناب والا کی وساطت سے یہ گزارش کروں کہ وہ مرکزی حکومت سے بات کریں کہ آیا انہوں نے اپنے اختیارات سندھ کے وزیر اعلیٰ کو تفویض کر دیئے ہیں ؟ اور

* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *
* * * * * * * *

* * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *

(قطع کلامیاں)

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ کوئی بانی سے تو تعلق رکھتا نہیں ۔ اور اس ایوان میں موصوف اپنا ڈیفنس پیش نہیں کر سکتے ۔ بحث بانی تک محدود رہے تو بہتر ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ میں مخدوم زادہ صاحب سے اس بات پر اتفاق کرتا ہوں کہ تحریک استحقاق پر اپنی بات کو بانی تک محدود رکھیں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا ہم اپنی بات بانی تک محدود رکھیں گے ۔ لیکن جب ہماری غیرت کو للکارا جائے گا تو ہم اس کا جواب ایک غیرت مند کی حیثیت سے دیں گے ۔ اس کا ہمیں حق ہے ۔ ہم صوبوں میں منافرت پھیلانا نہیں چاہتے ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم ساجدہ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتی ہیں ۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی ۔ جناب والا ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پہ گذارش کروں گی کہ

* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *

مخدوم زادہ محمد احسن شاہ ۔ میں نے آج وزیر اعلیٰ سندھ کا جو بیان پڑھا ہے وہ ارکان اسمبلی کے لئے شدید رد عمل کا باعث ہے ۔ میں تجویز کروں گا کہ ارکان اسمبلی میرے ساتھ دس منٹ کے لئے واک آؤٹ کر کے اسمبلی سے باہر چلے جائیں ۔ انہیں اتنا درد اور

* * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

پنجاب کا دکھ ہے - کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے - آپ سب واک آوٹ کر کے دس منٹ کے لئے میرے ساتھ باہر چلیں تاکہ انہیں پتا چلے کہ ہمارا رد عمل کتنا شدید ہے - وفاقی حکومت کو بھی اور سندھ کی حکومت کو بھی یہ پتا چلے -

رانا پھول محمد خاں - تو جناب والا میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ہمیں چاہیے ، ہماری غیرت کا ، انصاف کا اور قانون کا یہ تقاضا ہے کہ ہم ایک زور دار قرار داد کے ذریعے جناب صدر پاکستان ، وزیر اعظم پاکستان اور وزیر آبپاشی سے یہ مطالبہ کریں کہ وہ سندھ کے وزیر اعلیٰ کے خلاف ایکشن لیں کہ انہوں نے ایک مرکزی حکومت کی حیثیت سے یہ بیان دیا ہے - وہ ایک صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں - پاکستان کے پالیسی میٹر سے ان کا تعلق نہیں انہیں وہاں کابینہ کی میٹنگ میں بلایا جاسکتا ہے لیکن ان کا حکم نہیں مانا جا سکتا ہے - * * * *

* * * * * * * * * * * * * * *

بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی) - ہمارے خیالات ہماری سوچ میں وہ ایک بلند مقام رکھتے تھے انہوں نے یہ بیان سندھ کے ممبران کی حمایت حاصل کرنے کے لئے دیا ہے اور پنجاب کو بدنام کیا ہے - میں جناب کی وساطت سے اس معزز ایوان سے عرض کروں گا کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ کے بیان پر ہمارا واک آوٹ کرنا درست نہیں ہے بلکہ ہم دس منٹ کے لئے یہیں اپنی سیٹوں پر بیٹھ کر خاموشی کا مظاہرہ کریں پہلے آپ ایک کمیٹی بنا دیں اور اس کمیٹی کے ذریعے ہم خاموشی کا مظاہرہ کریں - میں یہ بھی پتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم تو ان کے اس بیان کا ماتم کریں گے - واک آوٹ تو ہم اپنی گورنمنٹ کے خلاف کر سکتے ہیں - صوبائی حکومت کے خلاف کر سکتے ہیں ہم ان کے خلاف واک آوٹ نہیں کرسکتے بلکہ ان کی اس بات پر ماتم کر سکتے ہیں -

ایک فاضل رکن - جناب والا بحث کافی طویل ہوچکی ہے میں جناب وزیر اعلیٰ سے عرض کروں گا اگر وہ اب تک کی کارروائی پر اپنا موقف رد عمل آج ہی بیان فرما دیں تو یہ ان کی عنایت ہوگی - اس طرح وہ ہاؤس کو اعتماد میں لے سکیں گے - مہربانی -

---

* * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

ایک معزز ممبر - یہاں سارے فاضل اراکین سندھ کے وزیر اعلیٰ کے خلاف باتیں کر رہے ہیں اور دوسرے لوگوں کے خلاف باتیں ہو رہی ہیں کہتا ہوں کہ جو پنجاب سے ہمارے ایم این اے حضرات وہاں گئے ہوئے ہیں جن کی وہاں اکثریت ہے کیا ہم انہیں نہیں پوچھ سکتے کہ آج تک کسی اخبار میں ان کا ایک بھی بیان کیوں نہیں آیا ؟ انہیں وہاں کیا سونگھ گیا ہے ؟ لوگ طرح طرح کی باتیں باہر کررہے ہیں کہ وہ بک گئے ہیں ان کی سودے بازی ہوگئی ہے - میں کہتا ہوں کہ ہمیں سب سے پہلے اپنے ایم این اے حضرات سے پوچھنا چاہئے - کوئی اخبار اٹھا کر دیکھ لیں ہمارے کسی خود دار ایم این اے کو کسی ایک کو بھی یہ جرات نہیں ہوئی - کیا یہ ان کا حق نہیں ہے ؟ کیا وہ پنجاب کی نمائندگی نہیں کر رہے ؟ وہاں پر ایسے بیٹھےہوئے ہیں جیسے انہیں کوئی سانپ سونگھ گیا ہو وہ کوئی بات ہی نہیں کررہے یہ سارے ممبر اپنے علاقے میں جائیں اور انہیں کہیں کہ وہ وہاں سٹینڈ لیں ہم جو کچھ یہاں کر رہے ہیں وہ سب کے سامنے ہے یہ ہمارے ایم این اے حضرات کا فرض ہے کہ وہ وہاں سٹینڈ لیں اور ہم بھی انشاءاللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہونگے -

رانا پھول محمد خان جناب والا میرے دو لفظ باقی رہ گئے ہیں اگر جناب اجازت بخشیں تو میں وہ عرض کروں

جناب سپیکر میاں اسحاق صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں -

رانا پھول محمد خان — میں صرف دو لفظ بول کر بیٹھ ہی جاتا ہوں -

* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *
* * * * * * * * * * *

(بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)-

جناب سپیکر - اس سلسلے میں سردار رفیق حیدر لغاری صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق ہے سردار شاہد اقبال صاحب اور دیگر معزز اراکین کی طرف سے بھی اسی سلسلے میں استحقاق کی تحریکیں ہیں -

---

* * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

رانا پھول محمد خان - جناب والا اس تحریک استحقاق کا تو فیصلہ دیں - اس ہاؤس سے پوچھیں کہ یہ دس منٹ کے لئے خاموشی اختیار کرنا چاہتا ہے یا واک آؤٹ کرنا چاہتا ہے - اس ہاؤس کی رائے کیا ہے وزیر اعلیٰ صاحب یا وزیر آبپاشی صاحب ہی اپنے خیالات کا اظہار دو منٹ کے لئے فرما دیں - اس ہاؤس سے پوچھیے ایک تحریک کے فیصلے کے بعد ہی آپ اب دوسری تحریک کو لے سکیں گے -

جناب سپیکر - میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے آج آپ اس تحریک استحقاق کو پہلے نمٹانے دیجئے - سات معزز اراکین کی طرف سے ایک ہی مضمون کی تحریکیں ہیں - مجھے انہیں اظہار خیال کی دعوت دینے دیجئے - وہ اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہوں تو فرمائیں کیونکہ مجھے چیف منسٹر صاحب کی طرف سے اطلاع ملی ہے وہ اس نہر کی اندنش کے مسئلے پر آج اس ایوان میں اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں - تالیاں

(نعرہ ہائے تحسین)

آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں؟ جی فرمائیے - میاں اسحاق صاحب پہلے بولیں گے -

میاں محمد اسحاق - جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کروں گا کہ اتنے دنوں سے یہ معاملہ پوشیدہ ہے اور سب معزز ممبران اس بات پر اصرار کر رہے ہیں - جناب اس کی وضاحت کریں کہ کون لوگ اسلام آباد میں ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور تعاون کون نہیں کرتے تاکہ جب وہ لاہور میں یا اپنے اپنے اضلاع میں آئیں تو عوام ان سے پوچھ سکیں کہ ہم نے آپ کو اسلام آباد کس لئے بھیجا تھا - اپنے ان منسٹروں کی نشاندھی کریں جو وہاں پانی کے مسئلے پر ہماری مخالفت کر رہے ہیں -

جناب سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے جسپال صاحب -

چودھری محمد خان جسپال - جناب والا رانا صاحب کی یہ تجویز ہے - کہ ہاؤس دس منٹ کے لئے خاموش ہو جائے مجھے ان کی اپنی صحت کے پیش نظر خطرہ ہے کہ کچھ اور حالات واقع نہ ہوجائیں (قہقہے)

جناب سپیکر - جی لغاری صاحب آپ بولنا چاہیں گے -

سردار رفیق حیدر خان لغاری - میری تحریک استحقاق کے دو حصے

تھے ایک کے بارے میں تو رانا صاحب کہہ چکے ہیں جو جنگ اخبار کی خبر تھی - مگر دوسرا حصہ ابھی رہتا ہے - چونکہ میں نے اپنی تحریک استحقاق انگریزی زبان میں دی ہے اور اکثر ممبران اردو میں سننا چاہتے ہیں اس لئے میں اجازت چاہوں گا کہ اردو میں اس کا خلاصہ پیش کروں اس طرح آپکا وقت کافی بچ جائے گا -

جناب سپیکر - جی فرمائیں -

پانی کے بارے میں پنجاب کا اپنے حقوق سے دست بردار ہونا -

سردار رفیق حیدر خان لغاری - پانچ تاریخ کے "Business Recorder" میں ایک نیوز آئٹم چھپا ہے جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ وفاقی سطح پر پانی کے بارے میں جو میٹنگ ہوئی ہے اس میں پنجاب حکومت نے اپنے حقوق surrender کر دیے ہیں اور سندھ کے مطالبے سے اتفاق کیا ہے اس طرح ہمارے حقوق کا تحفظ نہیں کیا گیا چیف منسٹر صاحب نے واپس آ کر ہمیں اور اس ایوان کو اعتماد میں نہیں لیا جب کہ پانچ چھ دن پہلے اس پانی کے سلسلے میں چند ممبران چیف منسٹر صاحب سے ملے تھے انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ جب وہ واپس آئیں گے تو ہمیں اعتماد میں لیں گے - اس میں انہوں باقاعدہ ساری میٹنگ کی کارروائی بھی دی ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو اعتماد میں نہ لے کر پنجاب کی حکومت نے اس طریقے سے surrender کر کے ہمارے حقوق کا تحفظ نہیں کیا اور اس طرح ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے - اس لئے میں یہ تحریک پیش کر رہا ہوں -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر آپ نے یہ تحریک استحقاق قبول فرمائی ہے ؟ ذرا یہ تو بتا دیجئے کہ یہ کس طریقے سے تحریک استحقاق بنتی ہے کس کا استحقاق مجروح ہوا ہے ؟ اور آپ مجھے فرما دیں کہ کس رول کے تحت آپ نے اس کو admit کیا ہے ؟

جناب سپیکر - مجھے ابھی اس پر رولنگ دینی ہے -

سردار رفیق حیدرخان لغاری - پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے -

جناب سپیکر - آپ کی تحریک استحقاق سمیت تمام تحاریک کو آپ کی accept کرنے یا رول آؤٹ کرنے کے بارے میں مجھے ابھی اپنی رولنگ دینی ہے میں چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ ایک ہی نوعیت کی ہیں ان کے محرک صاحبان اگر پسند کریں تو وہ اس پر بات کر سکتے ہیں - اس کے بعد

سردار شاہد اقبال صاحب کی تحریک استحقاق ہے ۔ اس نوعیت کی اور بھی ہیں ۔ اس پہ آپ بات کرنا چاہیں گے ؟

سردار شاہد اقبال ۔ جناب والا میں بات کرنی چاہوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ میرے خیال میں اس کے الفاظ بھی ایک جیسے ہیں ۔

سردار شاہد اقبال ۔ بالکل ایک جیسے ہیں مگر میں وضاحت کرنا چاہوں گا ۔ جو 5 تاریخ کی کراچی کی اس اہم اخبار میں 5 تاریخ کو جو خبر لکھی ہے اس میں دو باتیں کہی گئی ہیں ۔ ایک بات تو یہ ہے کہ پنجاب حکومت نے پانی کے مسئلے پر concede کر دیا ہے ۔ مگر اس کے ساتھ ایک بات اور بھی ہے کہ پنجاب حکومت نے اس لئے concede کیا ہے کہ پانی کے مسئلہ میں جو قلت دکھائی گئی ہے وہ عارضی اور مصنوعی تھی ۔ اسی بات سے میرا سوال بنتا ہے ۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ مصنوعی کمی تھی تو پھر کیا یہ صوبوں کو لڑانے کا منصوبہ ہے تو یہ اس طرح کی کمی کیوں پیدا کی گئی ہے اگر concede کیا گیا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ یہاں پنجاب میں کیوں نہیں وضاحت کی جاتی کہ ہم نے کیوں concede کیا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں اسی سلسلے میں ملک ربانی کھر صاحب کی تحریک استحقاق ہے ۔

ملک غلام محمد نور ربانی کھر ۔ جناب والا موضوع تو ایک ہی ہے ۔ میری طرف سے سردار رفیق حیدر لغاری صاحب بات کر لیں گے تاکہ وقت بچ جائے ۔

جناب سپیکر ۔ ان کی طرف سے تو تحریک استحقاق انگریزی میں لکھی ہوئی ہے اور آپ کی طرف سے اردو میں تحریر ہے ۔ اس پر آپ اصرار نہیں کرتے ؟

ملک غلام محمد نور ربانی کھر ۔ موضوع تو ایک ہی ہے ۔ باقی انہوں نے بات کر لی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اچھا ۔ اس پر آپ اصرار کرتے ہیں یا اس کو واپس لیتے ہیں ۔

ملک غلام محمد نور ربانی کھر ۔ میں اس پر اصرار کرتا ہوں withdraw نہیں کرتا ۔

جناب سپیکر - اصرار کرتے ہیں - withdraw نہیں کر رہے ہیں - لیکن اسے آپ explain نہیں کرنا چاہتے سردار زادہ ظفر عباس صاحب کی طرف سے اس قسم کی تحریک استحقاق ہے اس پر بات کرنے کی ضرورت ہے -

سردار زادہ سید ظفر عباس - جی ہاں دوچار لفظوں میں عرض کروں گا - ''بزنس ریکارڈ'' کا پہلے بھی ذکر ہوا ہے - میں صرف وہ چند لائنیں پڑھنا چاہتا ہوں جن کو نہیں پڑھا گیا -

"Business Recorder", dated 5th June—

According to reports reaching here a sort of understanding in this regard was reached between the representatives of Sind and Punjab at a high level meeting held in Islamabad a few days ago under the Chairmanship of Prime Minister Muhammad Khan Junejo."

یہ ذکر کیا گیا ہے اس میٹنگ کا جس میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف لے گئے تھے - اس میں ریکارڈ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس میں رضامندی کا اظہار کر دیا ہے جو کچھ اس تحریک کے بعد آج تک یہاں ہو رہا ہے - اس سلسلے میں ان کی وضاحت بھی ضروری ہے - اگر انہوں نے خفیہ طریقے سے وہاں پر کوئی agreement کر لیا ہے تو ہمارے پاس اس کی وضاحت ہونی چاہیئے - ہمیں اس کے متعلق اعتماد میں لینا چاہیئے -

آخر میں یہ عرض کروں گا -

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - شاہین منور صاحبہ کی طرف سے اسی ضمن میں تحریک استحقاق - آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گی ؟

بیگم شاہین منور احمد - جناب والا میں بھی کہنا چاہوں گی - میرے معزز بھائیوں نے پہلے کہا ہے کہ جب سے سیشن شروع ہوا ہے اس ایوان میں ایک ہی ڈیمانڈ تھی , اور وہ پانی کی تھی - ایوان کے اندر بھی اور اس سے باہر پنجاب کے عوام کی بھی - لیکن بڑی حیرت کی بات ہے

جو اخباروں میں ہمیں ملتا ہے شاید آج آپ کے پاس تحاریک استحقاق پہنچی ہیں تو وضاحت کرنے کی ضرورت کی گئی ہے ۔ اگر ایک وزیر اعلیٰ کو اس ایوان نے اعتماد کا ووٹ دیا تھا تو وہ پنجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے دیا گیا تھا ۔ اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگر انہوں نے اب تک ہم سے بات چھپائی ہے تو یہ بڑی دکھ کی بات ہے ۔ آج کہتے ہیں کہ وہ ہمیں بتائیں گے جس پر ہمیں یقین نہیں آ سکتا ۔ اس سے پہلے یہاں پر وزراء صاحبان نے بھی یقین دہانیاں کرائی ہیں کہ ہم پانی لینے جا رہے ہیں اور اگر آپ کو بتائیں گے لیکن ابھی تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں سوائے اس کے جو آپ اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ ہم شوق سے استعفا دیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ میں کسی مصلحت کے تحت چپ رہا ہوں چپ رہا یہ ذاتی حیثیت میں کر سکتے ہیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اس صوبے کے بطور چیف منسٹر وہ یہ کام نہیں کر سکتے ۔ ہمارا اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے پورے پنجاب کا اس کے غریب عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

شاید ان کا تعلق شہری علاقہ سے ہے ۔ بلدیات سے ہے ۔ اس لئے یہ ایسا کہ سکتے ہیں ۔ لیکن یہ بھول گئے ہیں کہ پنجاب کا نہری نظام آب پاشی دنیا بھر میں بہترین تھا ۔ لیکن پنجاب کی زمینیں خشک ہو رہی ہیں ، بنجر ہو رہی ہیں ۔ کیوں ؟ کس لئے ؟ کرسیوں کے لئے ؟ میں یہ پوچھتی ہوں کہ آپ کیوں نہیں بول سکتے جبکہ وزیر اعلیٰ سندھ ہر چیز آپ کو کہہ سکتا ہے اور آپ کو دھمکی بھی دے سکتا ہے ؟ یہ ہمارا تحفظ نہ کریں ۔ پنجاب کا تحفظ کریں ۔ کیونکہ انہیں ہم نے پنجاب کی کرسی سونپی ہوئی ہے ۔

وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا جس دن سے صوبائی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا ہے اس وقت سے یہ مسئلہ ہم بھی سن رہے ہیں پانی افراتفری کے بارے میں حالات سب کے سامنے ہیں ۔ لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ حالات سے نپٹا نہیں جا رہا یا حالات کا مقابلہ نہیں کیا جا رہا تو یہ ان کی سمجھ کی بھول ہے ۔ کیونکہ حالات سے جس قدر ہم لوگ نمٹ رہے ہیں اور پنجاب گورنمنٹ اور وزیر اعلیٰ خود اس معاملہ کا مقابلہ کر رہے ہیں ۔

جناب سپیکر بیگم صاحبہ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے -

وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ - یہ پوائنٹ آف آرڈر بس لیے ہیں کہ انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ وزیر اعلیٰ اس معاملے میں حصہ نہیں لے رہے -

جناب سپیکر - اس پر رولنگ آ چکی ہے - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

وزیر مقامی حکومت دیہی ترقی - پوائنٹ آف آرڈر بیگم صاحبہ نے وزیر اعلیٰ کو بلدیات سے منسلک کیا ہے میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ ذرا وضاحت فرمائیں کہ ان کا کیا مطلب ہے ؟

بیگم شاہین منور احمد - میں اس کی وضاحت کرنے کے لئے آپ سے اجازت چاہوں گی ویسے آپ نے بھی مجھ سے وضاحت کرنے کو کہا ہے وہ میں تحریک استحقاق کے بعد وضاحت کروں گی- وزیر موصوف کو سمجھا دیں-

جناب سپیکر - آپ پھر بلدیات کا جھگڑا لے آئے -

بیگم شاہین منور احمد - آپ نے مجھ سے بڑی زیادتی کی - ایک غلط رولنگ دی میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنی بات کا ثبوت دوں گی - یہ غلط ہے -

جناب سپیکر - بیگم صاحبہ آپ اس کو غلط ثابت کرنے سے پہلے اس کو غلط نہیں کہہ سکتیں - آپ کی یہ بات غیر متعلقہ بھی ہے اور غلط بھی -

MRS. SHAHEEN MUNAWAR AHMAD :—

I take my words back but I will prove it.

ایک معزز ممبر - میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

ایک معزز ممبر — آپ اسے پوائنٹ آف آرڈر کہہ لیجئے - جو مسئلہ ہے اس پر تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - آپ مجھے اجازت دیں کہ پہلے جو اس کے محرک ہیں وہ اس پر بات کرلیں - ریاض حشمت صاحب -

جناب ریاض حشمت - جناب سپیکر میں چشمہ جہلم لنک کینال کی بندش کے سلسلہ میں ایک تحریک استحقاق کرنا چاہتا ہوں - یہ مسئلہ پورے پنجاب کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے - لیکن اس سنگین مسئلے پر حکومت پنجاب عوام کو اعتماد میں لینے سے قاصر رہی - اور کل مورخہ 7.6.1985 کے روز نامہ ,,جنگ،، اور 5 جون کے روز نامہ ,,بزنس ریکارڈر میں ایسا مواد شائع ہوا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت پنجاب نے وفاقی سطح پر ہونے والی گفت و شنید میں ہمارے حقوق کا تحفظ صحیح طریقے سے نہیں کیا ہے اور سندھ کے مطالبات کو من وعن تسلیم کر لیا ہے -

جناب والا اتنے بڑے اہم مسئلے کے باوجود وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس معزز ایوان کے سامنے کسی قسم کی وضاحت پیش نہیں کی ہے اور پراسرار خاموشی اختیار کر رکھی ہے - جس پر کاشتکاران پنجاب اور ممبران صوبائی اسمبلی احتجاج کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت ہمارے حقوق کے تحفظ میں ناکام رہی ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے اہل پنجاب کا استحقاق مجروح ہوا ہے -

جناب والا اخبارات میں جس قسم کی قیاس آرائیاں اور مختلف قسم کے تبصرے شائع ہو رہے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ نے جنہیں ہم نے بڑے اعتماد کے ساتھ اور بڑے وقار کے ساتھ منتخب کیا تھا انہوں نے ہمارے حقوق کے مسئلے میں کمزوری کا مظاہرہ کیا ہے حالانکہ میں پہلے بھی یہاں عرض کر چکا ہوں کہ پانی کے مسئلے پر حکومت پنجاب کی کمزوری ہی پنجاب کی کمزوری نہیں ہے - اس کے بارے میں میں پنجابیوں کی طرف سے وزیر اعلیٰ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا -

حالات کے قدموں میں قلندر نہیں گرتا
ٹوٹے بھی یہ تارا تو زمین پر نہیں گرتا

گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
لیکن کبھی دریا میں سمندر نہیں گرتا

(نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری سپورٹس - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ، میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ بیگم صاحبہ نے بھی اور ریاض حشمت صاحب نے بھی اس ایوان کے

قواعد و ضوابط کے خلاف بات کی ہے کیونکہ دونوں نے چیف منسٹر صاحب کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے ان پر اعتراض کیا ہے۔ انہوں نے چیف منسٹر صاحب کو براہ راست مخاطب کیا ہے۔ اگر کسی کو ایسا مسئلہ زیر بحث لانا ہے تو وہ حکومت پنجاب کو مخاطب کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ ذاتی طور پا چیف منسٹر صاحب نے متعدد بار پریس کانفرنس کی ہیں ' اخبارات میں اپنے بیانات دیے ہیں۔

بیگم شاہین منور احمد : میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھوں گی کہ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھے آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری سپورٹس - جناب سپیکر ' میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں - یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے - اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے - چیف منسٹر صاحب متعدد بار پریس کانفرنسیں کر چکے ہیں ' ان کے بیانات آ چکے ہیں ' اس ہاؤس کا مکمل طور پر ریزولیوشن آ چکا ہے اور حکومت پنجاب کے موقف کے بارے میں ہر آدمی کو معلوم ہے - اگر اخبارات میں کچھ آ رہا ہے تو یہ ان کی بات ہے۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ کوئی معزز رکن چیف منسٹر صاحب کو براہ راست خطاب نہیں کر سکتا۔

سردار شاہد اقبال - I am on my legs on a point of order. میرا خیال ہے کہ جو بات یہاں کہی گئی ہے - اس کو پارلیمانی سیکرٹری صاحب سمجھ نہیں سکے - صرف اس اخبار کا حوالہ دیا گیا تھا اور اس میں لکھا ہے کہ :

"Punjab agrees to meet the needs of irrigation in Sind,

چیف منسٹر صاحب چیف ایگزیکٹو ہیں ' اس لیے انہیں یہ کہا گیا ہے۔

جناب سپیکر - چیف منسٹر صاحب اس پر اظہار خیال فرمانا چاہتے ہیں (نعرہ ہائے تحسین) -

پانی کے مسئلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی تقریر

وزیر اعلیٰ پنجاب - جناب سپیکر ' میں اس معزز ایوان کی کارروائی پچھلے کافی دنوں سے دیکھ رہا ہوں اور سن بھی رہا ہوں اور ایوان میں یہ معاملہ بارہا زیر بحث آیا۔ بعض اوقات میں سمجھتا تھا کہ میں اٹھ کر اس موضوع پر کچھ کہوں ' اظہار خیال کروں - لیکن یہاں سے وزیر آب پاشی اور وزیر زراعت دونوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے - دوسرے

حیران نے اس کے اوپر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے - جناب سپیکر ' آپ جانتے ہیں اور اس معزز ایوان کو بھی اس بات کا بخوبی علم ہے کہ جب سے ہماری حکومت بنی ہے ہمیں یہ معاملہ درپیش ہوا - بلکہ ہماری کابینہ ابھی معرض وجود میں نہ آئی تھی کہ نہر کو بند کر دینے کی خبریں اخبارات میں آنے لگیں - جذبات یہاں تک آ چکے ہیں - میں نہیں چاہتا کہ میں اس سلسلے میں اپنے جذبات کا اظہار کروں ' کیوں کہ قومی اور ملکی مفاد بھی ہمیں بہت مقدم ہے - اور ہمارے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جس سے قومی مفادات کو ٹھیس یا زد پہنچے - جب ہماری کابینہ نے حلف اٹھایا تو اخبارات میں یہ خبریں بڑی تیزی کے ساتھ آنے لگیں کہ اور روز کوئی نہ کوئی خبر ہوتی تھی کہ نہر بند کی جا رہی ہے - پھر اس کے بعد وفاقی سرکاری حلقوں کی طرف سے تردید بھی دی جاتی تھی کہ نہر کو بند نہیں کیا جا رہا - پھر اچانک وفاقی وزیر آب پاشی یہاں تشریف لائے - ہم نے ان سے رابطہ کیا - ان سے یہ کہا کہ اسلام آباد جانے سے پہلے آپ حکومت پنجاب سے بیٹھ کر بات کریں - ہم اس سلسلے میں وضاحت چاہتے ہیں - انہوں نے کچھ نہیں پیش کیا - بلکہ میں کہوں گا کہ پیچھا چھڑانے کی کوشش کی - لیکن ہم نے انہیں قابو کر کے یہاں بٹھایا اور ان سے بات کی - اس دن ہماری کابینہ کو حلف لیے ہوئے چند ہی روز ہوئے تھے - ہمارے وزیر آب پاشی ، وزیر زراعت ، ہمارے سرکاری افسران اور واپڈا کے چیئرمین سب اس میٹنگ میں موجود تھے - انہوں نے categorically یہ کہا کہ ہم اس نہر کو بند نہیں کریں گے - اور حکومت پنجاب سے مشورہ کرنے کے بعد کوئی ایکشن لیں گے - آپ بتائیے کہ اس سے زیادہ کس کی ہمیں وضاحت چاہیے ؟ کس بات کی یقین دہانی چاہیے ؟ کچھ دنوں کے بعد یہ خبریں آنے لگیں کہ تربیلا کی سطح زیرو ہو چکی ہے اور یہ نہر خود بخود بند ہو جائے گی - ہوا یہی کہ جب تربیلا کی سطح نیچے آئی تو یہ نہر بند ہوگئی - ہم نے ان سے پھر رابطہ قائم کیا - ہم نے کہا تھا کہ ہم کوئی بھی ایکشن لینے سے پہلے آپ سے بات کریں گے اور یہ نہر بند نہیں کی جائے گی لیکن نہر بند ہو چکی ہے - انہوں نے کہا کہ ہاں جی ، بند ہو چکی ہے - کیونکہ جو adhoc arrangement ہے ، اس کے حساب سے تو بند ہونا ہی تھا - اس پر انہوں نے ہمیں سرکاری طور پر کوئی اطلاع نہیں دی - اس نہر کا انہوں نے کسی بھی خط میں سرے سے ذکر ہی نہیں کیا - ہمیں بڑی پریشانی لاحق ہوئی - میں نے پرائم منسٹر صاحب سے ٹیلی فون پر بات کی - میں نے کہا کہ یہ واقعہ ہو چکا ہے - ہم آپ کے ساتھ

بیٹھ کر اس سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہیں - انہوں نے مجھے بلایا - انہوں نے وزیر اعلیٰ سندھ کو بھی بلایا - باقی جو سرکاری افسران تھے ، جس میں واپڈا کے چیئرمین بھی شامل تھے ، جمالی صاحب بھی شامل تھے ، وفاقی سیکرٹری صاحبان بھی شامل تھے ، انہوں نے سب کو بلایا - میں نے انہیں کہا کہ ہم پر یہ حالات گزرے ہیں - ہمیں پوری پفن دھانی کرائی گئی لیکن اس کے باوجود یہ نہر بند کی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس نہر کو بند کرنے کا کوئی جواز موجود نہیں - سندھ طاس معاہدے کے تحت اس نہر کو سندھ سے پانی ملے گا اور یہ نہر انڈس سے اپنا حصہ claim کرتی ہے اور اسی معاہدے کے تحت یہ نہر معرض وجود میں آئی ، یا اسے بنایا گیا - اور اب اس نہر کو بند کرنے کا جواز قطعاً نہیں ہے - سال میں دس مہینے یہ نہر اسی دریا سے پانی لیتی ہے - اور اب ان crucial دنوں کے اندر ، دو مہینوں کے اندر اگر آپ یہ کہیں کہ اس نہر کو انڈس سے پانی نہیں ملے گا کیونکہ یہ share claim نہیں کر سکتی تو میں نے کہا یہ سرا سر غلط بات ہے اور ہمیں قطعاً قابل قبول نہیں ہے - (نعرہ ہائے تحسین) - میں کسی فرد واحد کا نام نہیں لینا لیکن انہوں نے وہاں میٹنگ میں ایک agreement دکھایا کہ یہ دیکھئے ، agreement آپ کے سامنے ہے - جو کئی سال پہلے ، پچھلی حکومت کے دوران ، جیسا کہ ایک معزز رکن نصراللہ دریشک صاحب نے بھی جس کا ذکر کیا تھا ، کہ پنجاب اور سندھ کے درمیان یہ agreement ہے - اس کی رو سے اگر اس نہر کو پانی دیا جائے گا تو وہ سندھ کے وزیر اعلیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں دیا جائے گا - بتائیے ، وہاں پر میرے جیسے آدمی کے پاس کیا argument ہو سکتا تھا ، وہ کہتے تھے کہ یہ agreement آپ کے سامنے ہے - یہ ایک دفعہ نہیں ، بلکہ انہوں نے دو دفعہ کہا - میں نام نہیں لینا چاہتا لیکن وہ بھی میں پچھلی حکومت کی بات کرتا ہوں - لیکن ہمارے پاس یہ جواز تھا - ہم نے کہا کہ اس agreement کا اطلاق صرف اسی سال کی حد تک ہوتا ہے اور یہ international treaty کو over ride نہیں کر سکتا - ایک بین الاقوامی معاہدے کو یہ supersede نہیں کر سکتا -

اس معاہدے کی ہماری نظروں میں کوئی وقعت نہیں ہے - اور ہمیں پتہ نہیں ہے کہ یہ معاہدہ کن حالات میں کیا گیا ہے لیکن ایک بین الاقوامی معاہدہ انڈس بیسن ٹریٹی،، جو 1960ء میں طے کیا گیا تھا - اس کو یہ over ride کسی صورت میں نہیں کر سکتا - ہمیں اس ٹریٹی کے لحاظ سے پانی اگر ملے گا ، تو سندھ سے ملے گا اور ہم سندھ سے پانی لے کر

وہ بنگے (نعرہ ہائے تحسین) انہوں نے بہت دباؤ ڈالا - جب میں آپ سے بات کرتا ہوں تو میں کسی فرد واحد کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ میں پوری میٹنگ کی کارروائی بتانے کی کوشش کرتا ہوں - انہوں نے کہا کہ آپ منگلہ سے پانی لیں - آپ منگلا سے پانی کیوں نہیں لیتے ہم نے کہا کہ منگلا کو زیر بحث لانا کسی صورت مناسب نہیں ہے - وہ پنجاب کا حق ہے - اگر پنجاب چاہے تو آپ سے پوچھے بغیر منگلا سے پانی لے سکتا ہے - آپ منگلا کی بات چھوڑیں - آپ ہمارے ساتھ انڈس واٹر کی بات کریں - انہوں نے کہا کہ آپ فی الحال منگلا سے پانی لیں - میں نے کہا اگر آپ منگلہ کی بات کرتے ہیں تو اس وقت منگلا کے پانی کا لیول خطرناک حد تک نیچے جا چکا ہے - وہاں سے پانی لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - اس کی سطح اس قدر خطرناک حد تک نیچے جا رہی ہے بلکہ minimum rule curb سے بھی نیچے جا رہی ہے کہ اگر آج ہم وہاں سے پانی لیتے ہیں تو کل ات ہو گی ربیع کو پانی کہاں سے لیں گے - کیا ہم واٹر لفٹ کریں گے ؟ یا کسی طریقے سے انڈس سے پانی منگلا میں پہنچائیں گے ؟ ہمارے پاس کوئی متبادل راستہ نہیں ہے کہ منگلہ کینالز کو ربیع کے سلسلے میں پانی دے سکیں - انہوں نے بہت پریشر ڈالا - لیکن میں آپ کو یہ بتا کر انتہائی خوشی محسوس کرتا ہوں کہ ہم کسی پریشر کے نیچے نہیں آئے - (نعرہ ہائے تحسین) - ہم نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور یہاں واپس آئے میں نے اپنے علاقوں میں جا کر دورہ کیا اور ان علاقوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور وہاں پر میں ذاتی طور پر گیا میں نے ان علاقوں کا سڑکوں کے ذریعے دورہ کیا اس کے بعد میں نے ڈیرہ غازی خان ، بہاولپور اور ملتان ڈیزنوں کا دورہ کیا اور اپنے تمام ممبران سے بھی ملاقات کی - وہاں کے بارے میں ان سے بھی معلومات حاصل کیں - میں جب لاہور آیا تو آتے ہی میں نے وزیر اعظم صاحب سے بات کی میں نے کہا کہ صورت حال بڑی سنگین ہے - ہمارے کھیت پیاسے ہو رہے ہیں - ہمیں پانی پینے کے لیے نہیں مل رہا لہذا مہربانی کر کے فوری طور اس کا بندوبست کیجیے اور چشمہ جہلم لنک کو کھولیئے - انہوں نے کہا کہ میں ذاتی طور پر وزیر آبپاشی سے بات کروں گا میں نے کہا آپ بات کریں اور مجھے بھی دعوت دیں - میں اسلام آباد آ کر خود آپ سے ملنا چاہتا ہوں - دو تاریخ تو جو گزر چکی ہے - ہماری ان سے اس سلسلے میں آخری میٹنگ ہوئی تھی - میں نے ان سے پھر کہا کہ پنجاب کی کہانی تو ایک طرف رہی اگر آپ کو پنجاب کے ایک کروڑ یا اس سے زیادہ عوام کی خوشحالی سے کچھ دلچسپی ہے تو آپ براہ مہربانی اس نہر کو کھولیں -

کیاس تو دور کی بات ہے - ہمارے لوگ تو ویسے ہی بد حالی کا شکار ہو جائیں گے ان کا کوئی اور بندوبست نہیں ہے - اور وہ وہاں اپنی زمینوں کو بنجر ہوتے نہیں دیکھ سکتے - انہوں نے اس پر مجھ سے ہمدردی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں خود بھی چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ مسئلہ کس طور پر حل ہو اور مجھے اس صورت حال کا پورا احساس ہے - لیکن وہاں پر چونکہ سندھ کے وزیر اعلیٰ اور دوسرے لوگ بھی موجود تھے - انہوں نے بار ہا پھر اس معاہدے کی بات کی پنجاب اور سندھ کے درمیان یہ معاہدہ ہے - جناب سپیکر - آپ ہی بتائیے کہ معاہدے پر میں نے تو دستخط نہیں کیے تھے - یا ہمارے کس وزیر نے تو اس پر دستخط نہیں کیے تھے - اس دور حکومت کے کسی بھی آدمی نے دستخط نہیں کیے جو آج یہ کہا جاتا ہے کبھی کسی کا حوالہ دیا جاتا ہے اور کبھی کسی آرڈر کا حوالہ دیا جاتا ہے تو اس کو ثابت کریں ، آپ کے سامنے وزیر اعظم بھی ہیں - آپ کے سامنے وزیر بلدیہ آبپاشی بھی ہیں - - آپ کے سامنے چیرمین بھی ہیں - آپ کے سامنے سیکرٹری واٹر اینڈ پاور بھی ہیں آپ کے سامنے وزیر زراعت بھی موجود ہیں - کیونکہ وزیر آبپاشی کی اس دن طبیعت نا ساز تھی - یہ میرے ساتھ اس میٹنگ میں شامل تھے - آپ ان سے پوچھیں - ان تمام صاحبان سے پوچھیے کہ پنجاب کا موقف کیا تھا - کیا پنجاب نے اس معاہدے کو قبول کیا جو پہلے سے دستخط کیا ہوا تھا - نئے معاہدہ کی بات تو دور کی ہے - ہم اس کو بھی چیلنج کرتے ہیں جو آج سے دس سال پہلے ہوا تھا (نعرہ ہائے تحسین میں سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے اس معاہد پر دستخط کیے تھے وہ بھی شاید دیہاتی تھے -

وزیر بلدیات - یہ ان بیگم صاحبہ کو بتائیں -

بیگم شاہین منور احمد - آپ سپیکر صاحب سے بات کریں -

وزیر اعلیٰ - میں وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے یہ سمجھتا ہوں کہ میرا فرض ہے کہ میں پنجاب کے مفادات کی نگہداشت کروں اور ان کا تحفظ کروں میں ان کی سودے بازی نہیں کرونگا - یہ استعفوں کی خبر کل کے اخبارات میں آئی ہے میں نے اس کا بڑا serious نوٹس لیا ہے - کیونکہ یہ جملہ صرف میرے ممبروں کے اوپر نہیں ہے - بلکہ میری ذات پر ہے - (نعرہ ہائے تحسین) ہم استعفوں کی پرواہ نہیں کرتے اس دنیاوی جاہ و منصب کی پرواہ نہیں کرتے اس کی پرواہ وہ کرتے ہیں جنہیں اپنے مفادات حاصل کرنے مقصود ہوتے ہیں - جنہیں اس سے کچھ فائدہ اٹھانا ہوتا ہے - ہم نہ

فائدہ اٹھانے کی غرض سے یہاں آئے ہیں اور نہ انشاءاللہ کبھی ہمارے دل میں فائدہ اٹھانے کی بات آئے گی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا آپ ہرجانے کا دعویٰ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ لہذا یہ استعفے ہمارے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے ۔ استعفے ہم دے سکتے ہیں ۔ لیکن ہم پنجاب کے مفادات کا سودا نہیں کر سکتے جناب سپیکر میں اپنے معزز اراکین کو اس کی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ہم پر بے پناہ دباؤ ڈالا گیا ۔ لیکن مجھے از حد خوشی ہے کہ ہم نے کسی دباؤ کے آگے سر نہیں جھکایا ۔ کسی کاغذ کے اوپر دستخط نہیں کئے ۔ دباؤ میں آ کر کسی سادہ کاغذ پر دستخط نہیں کئے ۔ ہم صرف اور صرف اپنے موقف پر کھڑے رہے اور آج بھی اس موقف پر کھڑے ہیں ۔ جس کا احساس وفاقی حکومت کو ہو چلا ہے اور انشا اللہ آپ دیکھیں گے کہ خدا کے فضل و کرم سے یہ نہر کھلے گی اور کھل کر رہے گی (نعرہ ہائے تحسین) میں نے بڑے ضبط سے کام لیا ہے ۔ اس ہاؤس میں معزز اراکین بھی موجود ہیں ۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ کچھ قومی مفادات کا تقاضا ہوتا ہے ۔ بعض باتیں سننی پڑتی ہیں ۔ سہنی پڑتی ہیں ۔ لیکن زبان بند رکھنی پڑتی ہے ۔ زبان سے کچھ نکالنا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ قومی مفادت کا تقاضا کچھ ایسا ہوتا ہے ۔ لیکن میں کافی دیر سے یہ سوچ رہا تھا کہ آپ سے یہ بات کہوں ۔ جب میری میٹنگز مختلف ڈویژنز سے ہوئیں تو میں نے ان میں بھی اپنا اظہار خیال کیا ۔ لیکن ہاؤس کے اندر میں آج تک گریز کرتا رہا ہوں ۔ میرے وزرا نے اس ضمن میں بات کی ہے ۔ ممبران نے بات کی ہے ۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر کوئی مناسب وقت آیا تو پھر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا ۔ تو میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں ۔ اگر آج ہم اس دباؤ میں آ جاتے کہ ہم اس علاقے کو اور ان نہروں کو منگلا سے پانی دیں گے تو شاید آئندہ چشمہ جہلم کو پانی انڈس سے نہ ملتا اور انڈس سے آپکا حق ختم ہو جاتا ۔ لیکن ہم اس موقف پر قائم تھے ۔ قائم رہے ہیں جس کا اثر آئندہ انشاءاللہ آنے والے چند دنوں میں دیکھیں گے اور جس طریقے سے سندھ کے وزیر اعلیٰ صاحب کا بیان کل کی خبر میں آیا ہے ۔ مجھے اپنے معزز ایوان سے پوری ہمدردی ہے ۔ میں اپنے آپ کو بھی آپ کے ساتھ شریک سمجھتا ہوں اور میرا رد عمل آپ نے اخباروں میں پڑھا ہو گا ۔ میں اس سلسلے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا جنہوں نے اخبارات نہیں

پڑھے وہ جا کر آج کا نوائے وقت بھی پڑھ لیں اور جنگ میں بھی آپ کو میرا نقطہ نظر مل جائے گا ۔ میں معزز ایوان کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ ہم سب کچھ یہ جاہ و منصب یہ عہدے چھوڑ سکتے ہیں لیکن پنجاب کے حقوق کا سودا نہیں کر سکتے ۔

وزیر اعلیٰ کی تقریر پر اراکین اسمبلی کا اظہار خیال

سید حسنات احمد - پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ جو جناب چیف منسٹر صاحب ایگریمنٹ کے متعلق فرما رہے ہیں کہ دس سال پہلے ہوا تھا یہ کس طریقے سے ہوا تھا ۔ یہ کوئی قران کی آیت تو نہیں ہے ۔ اب بھی آپ کا یہ سارا ہاؤس کہہ رہا ہے کہ اس وقت انہیں کہنا چاہئے کہ ہم اس کو منظور نہیں کرتے ۔ لہذا اس کا خیال رکھا ہی جائے ۔ (قطع کلامی) میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سارا ہاؤس متفق ہے کہ ہم اسے قبول نہیں کرتے ۔

جناب سپیکر - No cross talk please. شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ اب محرک صاحبان ۔ رانا پھول محمد خان صاحب سے لے کر سردار زادہ ظفر عباس صاحب تک ان کی تحاریک استحقاق کے بارے میں ان سے رائے لینا چاہتا ہوں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات عرض کرنی چاہتا ہوں وہ سن لیں اس کے بعد رائے ہو گی ۔

جناب سپیکر - جی فرمائیں ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا ۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے متعلق تو بتایا ہے جو کچھ آج انہوں نے کہا لیکن میں جناب کی وساطت سے ان سے یہ عرض کروں گا کہ آئندہ وہ اس چشمہ جہلم۔ لنک کینال کی بندش کے بارے میں کہاں تک جانے کا ارادہ رکھتے ہیں نٹ اگر وہ drastic سے drastic step بھی لیں تو اس ہاؤس کی انہیں تائید حاصل ہو گی ۔ اور ساتھ ہی میں یہ عرض کروں گا کہ چونکہ ہمارے پہلے متفقہ ریزولوشن کے متعلق بھی آج تک وفاقی گورنمنٹ یا سندھ گورنمنٹ نے کوئی نوٹس نہیں لیا ۔ اس کے متعلق انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا ۔ اس کے متعلق انہوں نے کوئی تسلی نہیں دی ۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف ہماری باتوں سے اس میں کوئی دلچسپی نہیں لے گے ، بلکہ ہمیں باتوں سے ذرا آگے جانا چاہیے ۔ احتجاج کرنا چاہیے اور احتجاج

کو اس وقت تک جاری رکھنا چاہیے جب تک کہ یہ وہ نہر نہیں کھولتے یا وہ ہمارے ساتھ کسی ایگریمنٹ پر نہیں آتے -

جناب سپیکر - سردار زادہ صاحب ، آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا - میں آپ ممبرک صاحبان سے رائے لینا چاہتا ہوں - رانا پھول محمد صاحب -

سردار رفیق حیدر لغاری - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وزیر اعلیٰ صاحب نے اس سلسلے میں پچھلے دنوں اس کی وضاحت کی ہے اور میں نے ان کا اخباری بیان بھی پڑھا ہے - مگر میری ابھی تک تسلی نہیں ہوئی -

مسٹر سپیکر - آپ ذرا خود ہی تصور فرمائیے کہ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے -

سردار رفیق حیدر خاں لغاری - جی ، میں ان سے سوال کرنے لگا ہوں -

جناب سپیکر - یہ سوال آپ کس صورت میں کر رہے ہیں -

سردار رفیق حیدر خاں لغاری - جناب والا - ذرا آپ کو اس کا پس منظر دے دوں تو سوال ہی کر رہا ہوں -

جناب سپیکر - آپ اس ضمن میں اپنی تحریک استحقاق پر ضابطے کے مطابق بات کر سکتے ہیں - براہ راست آپ سوال نہیں کر سکتے - اور یہ پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں بنتا -

وزیر خزانہ - جناب والا - میں آپ کے توسط سے جناب لغاری صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے اپنی تحریک انگلش میں پیش کی ہے لہذا میں یہ چاہوں گا کہ اس پر وہ اظہار خیال بھی انگلش میں ہی فرمائیں -

سردار رفیق حیدر خاں لغاری - مخدوم صاحب - میرا خیال یہ ہے کہ میں آپ کو انگلش میں بھی بتا سکتا ہوں -

میاں عطا محمد قریشی - جناب والا کل شام تونسہ بیراج سے ایک لاکھ 38 ہزار کیوسک پانی کا اخراج ہوا تھا - جبکہ سندھ کو ایک لاکھ 58 ہزار کیوسک چاہیے جو شاید ایک دو دنوں میں پورا ہو جائے گا

اس کے بعد وہ چشمہ کینال خود بخود کھول دیں گے ۔ ہم اس کم پانی میں سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے بات صرف اتنی سی ہے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا انہوں نے جو اعداد دیئے ہیں وہ غلط ہیں ۔ سندھ کی requirement 1 لاکھ 50 ہزار سے اوپر نہیں ان کی ٹوٹل requirement 65 سے 70 لاکھ ٹیوسک ہے ۔ یہ پوائنٹ ان کو بار بار بتایا گیا ہے میں بالکل چیف منسٹر صاحب کے ساتھ وہاں تھا ۔ جو کچھ چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے وہ بالکل درست ہے انہوں نے اپنی وہ language استعمال نہیں کی جو انہوں نے ان کے ساتھ استعمال کی تھی میں ان کا ایک فقرہ واضح طور پر بتاتا ہوں ۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں کٹ جاؤں گا ۔ لیکن جھکوں گا نہیں (نعرہ ہائے تحسین) ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں چیف منسٹر صاحب سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ میں پہلا شخص تھا جس نے پانی کا مسئلہ چھیڑا تھا ۔ بھروانہ صاحب نے کہا تھا کہ یہ مسئلہ مرکز کا ہے ۔

ایک معزز ممبر ۔ جناب والا کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ؟

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب آپ اس تحریک استحقاق پر بولنا چاہتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جی ہاں ۔ میں اسی پر کہہ رہا ہوں ۔ چیف منسٹر صاحب کی statement ''پراپرٹی آف دی ہاؤس'' بن چکی ہے ۔ میں اس پر بات کرنے کا حق رکھتا ہوں ۔

Chief Ministers Statement is before the House.

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ صرف پانی کے مسئلے پر ہی نہیں بلکہ وزیر اعلیٰ سندھ نے پنجاب کے خلاف جو نفرت کا بیج بویا ہے اس پر بھی ہے پہلے آپ اس کا فیصلہ دیجئے ۔ بعد میں ان کی کسی تحریک التوا یا قرارداد یا پوائنٹ آف آرڈر پر فیصلہ دیجئے ۔ کیوں کہ یہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہے ۔ آپ اجازت فرما سکتے ہیں ۔ ابھی تو آپ کو میری تحریک استحقاق کا فیصلہ کرنا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہی کام تو کر رہا تھا ۔

رانا پھول محمد خاں - تو یہ کس نے کہا کہ دوسری تحریک استحقاق پر تقریریں شروع ہو جائیں - اب جناب والا - میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں وہ کمیٹی قرارداد تیار کرے مرکزی حکومت کو بھیجے اور یہ ہاؤس اگر ان کے اس غلط بیان پر ماتم کرنے کے لئے دس منٹ کی خاموشی اختیار کرنا چاہے تو وہ بھی میں ہاؤس کی رضی پر چھوڑتا ہوں - اور اگر سارا ہاؤس واک آوٹ کرنا چاہے تو وہ بھی اس ہاؤس کے مرضی پر ہے اب یہ فیصلہ ہاؤس کرے گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے - یہ میری ذات کا مسئلہ نہیں ہے (قطع کلامیاں) یہ ذمہ داری پنجاب کے نیشنل اسمبلی کے ارکان کی بھی ہے اور میں ان سے قوی امید رکھتا ہوں کہ وہ ہماری طرح ضمیر فروش تو ہو سکتے ہیں لیکن حقوق فروش نہیں ہوں گے اور وہاں ثابت کر دیں گے کہ ہم پنجاب کے سپوت بن کر آئے ہیں - یہ مسئلہ مرکز نے حل کرنا ہے - ہم نے صرف احتجاج کرنا ہے - واک آوٹ صوبائی حکومت کے خلاف کر سکتے ہیں - افسوس اور ماتم وزیر اعلیٰ سندھ کے بیان پر کر سکتے ہیں - اگر یہ مسئلہ صوبائی حکومت کے اختیار میں ہوتا تو پھر ہمارا واک آوٹ جائز تھا - اب دس منٹ کی خاموشی کے ذریعے ان کی غلط بیانی پر ماتم کرنا ہے یا جس طرح ہاؤس بہتر سمجھے - میں یہ فیصلہ ہاؤس پر چھوڑتا ہوں - اپنے بھائیوں پر چھوڑتا ہوں - یہ سب کی عزت اور غیرت کا مسئلہ ہے -

جناب سپیکر - پانی کے مسئلے پر چیف منسٹر صاحب کے اس بیان کے بعد آپ اپنی تحریک استحقاق پر زور دیتے ہیں - واپس لیتے ہیں یا کیا صورت ہے ؟

رانا پھول محمد خاں - جناب والا - میری تحریک استحقاق کے دو حصے ہیں - ایک نمبر 14 ہے - اور ایک نمبر 15 - نمبر 14 میں تو میں نے یہ کہا ہے کہ یہ کہہ کر پنجاب کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مصنوعی قلت پیدا کی گئی ہے - نمبر 15 میں میں نے یہ کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ سندھ نے یہ کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے تمام ارکان اگر استعفے دے دیں تو بھی ہم ایک گھونٹ پانی نہیں دیں گے یہ ہماری غیرت کو للکارا گیا ہے - وزیر اعلیٰ صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد اور آج کے اخبار میں ان کا بیان آجانے کے بعد اس خبر کو درست تصور نہیں کیا جا سکتا جو نامہ نگار کے حوالے سے آئی تھی - جب کہ

ان کا بیان آج کے اخبار میں موجود ہے - ہم ان کی کوششوں سے ان کی ہمت سے مطمئن ہیں - انہوں نے اس ہاؤس کو بھی یقین دلایا ہے - لیکن وزیر اعلیٰ سندھ کے رویے پر - ان کے بیان پر ہمیں دس منٹ کے لئے خاموشی اختیار کر کے ان کی غلط روش کا ماتم کرنا چاہئے - میری یہ تجویز ہے کہ ایک کمیٹی بنائیں جو بذریعہ قرارداد وزیر اعظم ، صدر پاکستان اور وزیر آبپاشی کو بھیجیں - اور اس میں یہ بھی تحریر کیا جائے کہ کب سے مرکز کے اختیارات وزیر اعلیٰ سندھ کو مل گئے ہیں کہ وہ پانی کی بوند بھی نہیں چھوڑیں گے - میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم ان کے حصے کی بوند لینا نہیں چاہتے - لیکن اپنے حق کے لئے ہم اپنا سر کٹا دیں گے - ان کو نہیں لینے دیں گے - ہم ایک قرارداد بھیجیں گے آج ماتم کریں یا واک آؤٹ ، لیکن اس سے ہم لاتعلق نہیں رہیں گے - یہ میری ایک آدمی کی رائے ہے - بلکہ سارا ہاؤس جو فیصلہ کرے - آپ پوچھ لیجئے - لیکن واک آؤٹ صوبائی اسمبلی کے خلاف ہو سکتا ہے - صوبائی حکومت کے خلاف ہو سکتا ہے ، سندھ اسمبلی کے خلاف نہیں ہو سکتا سندھ اسمبلی کے بھائیوں سے ہمیں ہمدردی ہے - چیف منسٹر سے ہمیں ہمدردی نہیں ہے ، کیوں کہ سندھ کے ارکان اسمبلی چیف منسٹر کے ساتھ نہیں ہیں - وہ ہمیں بد نام کر کے ان کی ہمدردیاں لینا چاہتے ہیں - اس لئے میرے خیال میں دس منٹ کی خاموشی کا مظاہرہ ہمیں کرنا چاہئے -

جناب سپیکر - آپ کی بات ہو گئی ہے - آپ تشریف رکھئے - رانا صاحب کی اس تحریک استحقاق پر ہاؤس کی کیا رائے ہے ؟

چودھری لیاقت علی خان - جناب والا فاضل ممبران کو موقع دیا جائے کہ وہ اس پر بحث کر سکیں - اس طریقے سے پوچھنا مناسب نہیں ہوگا -

جناب سپیکر - اس بحث کا تو پھر ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور ہاؤس کی ساری کارروائی معطل ہو کر رہ جائے گی -

چودھری لیاقت علی - جناب والا اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم خاموشی اختیار نہیں کرتے تو ہمارے مطالبے میں کمی آتی ہے - اگر ہم خاموش بیٹھ کر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم نے دس منٹ احتجاج کیا ہے - تو وہ کل کو اگر یہ بیان دے دیں کہ وہ اگر 24 گھنٹے کی خاموشی بھی اختیار کریں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا تو ہم 24 گھنٹے کے خاموشی نہیں رہ سکتے -

پنجاب کا میزانیہ برائے سال 86-1985ء
(بحیثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری))

جناب سپیکر ۔ پہلے اس بات کا فیصلہ کر لیا جائے کہ جو ممبرز اراکین آج بحث پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں وہ اس قومی مسئلے پر کتنی قربانی دینا پسند کریں گے کہ وہ اگر اپنا وقت پانی کے مسئلے کو دینا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اس پر بحث ہو جائے ۔

جناب امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ جناب والا ۔ ہم اپنا وقت اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کے لیے آپ کو اختیار دیتے ہیں ۔ ہمیں اجازت دی جائے یہ ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے ۔ یہ بجٹ سے کہیں زیادہ اہم مسئلہ ہے ۔ اس پر سب کو اظہار خیال کرنے کا موقع دیجیے ۔ ہم اپنا وقت آپ کو دینے کے لیے تیار ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری گل نواز صاحب کیا فرماتے ہیں ۔

چودھری گل نواز خان ۔ جناب چیف منسٹر صاحب نے مفصل حالات بتائے ہیں ۔ مفصل کوشش بتائی ہے ۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ دو تین دن تک انشاء اللہ پانی آ جائے گا ۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ کسی منسٹر نے یا کسی بھی بزرگ نے چیف منسٹر سندھ کو یہ پاور دے دی ہے کہ ان کی مرضی سے پانی دیا جائے گا ۔ ان حالات میں یہ درست ہے کہ انہوں نے بڑا غلط کیا ہے ۔ ایک وہ بھائی ہے کہ جس نے سال 1947ء میں یہ قربانی دی تھی کہ اپنے گھر کی ہر چیز کا نصف مہاجرین کو دے دیا تھا ۔ اور محبت کا ثبوت دیا تھا ۔ انہوں نے ہمارے ساتھ محبت کا ثبوت نہیں دیا تھا ۔ اور ہمارے لیے قربانی نہیں دی ۔ انہوں نے تعصب پیدا کیا ہے اور پنجاب کو بنجر کر دیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس میں آپ کی کیا رائے ہے کہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ بجٹ پر جو دوست اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں ۔

چودھری گل نواز خان ۔ وہ کریں گے ۔ ضرور بجٹ پر بات کریں گے ۔ انہیں وقت نہ دینے سے پانی نہیں آئے گا ۔ ویسے ہمیں انتہا درجے کی تکلیف ہے ۔ سارا پنجاب اس سے وابستہ ہے ۔ جس نہر میں پانی نہیں آیا وہاں کے رہنے والے تمام کے تمام پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ہم ضرور بجٹ پر اظہار خیال کریں گے ۔

جناب سپیکر ۔ تو صاحبان ، جو حضرات بجٹ پر نہیں بولے وہ یہ قربانی دینے کے لیے تیار ہیں ۔ میں ان ہاتھوں کو اوپر دیکھ رہا ہوں

جو پہلے تقریر کر چکے ہیں ۔

آوازیں : تیار ہیں ۔ تیار ہیں ۔

بیگم فرحت خواجہ رفیق ۔ جناب سپیکر ۔ پانی کا مسئلہ ہمارے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے ۔ سب سے پہلے اسے طے ہونا چاہیے ۔ اس کے بعد بجٹ پر بحث ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ، آپ کی بات میں نے سن لی ہے ۔ کوریجہ صاحب ، آپ فرمائیے ۔

جناب محمد اصغر کوریجہ ۔ جناب ، یہاں پانچ دن سے بجٹ پر بحث ہو رہی ہے ۔ تمام علاقائی مسائل یکساں ہوتے ہیں ۔ فرق صرف اس بات کا ہوتا ہے کہ ممبر جس حلقہ انتخاب سے منتخب ہو کر آتا ہے ۔ اس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کم از میرا نام اس حلقہ میں پڑھا جائے ۔ ورنہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسا معاملہ زیر بحث نہ آیا ہو ۔ میں جناب کی خدمت میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ پانی کے موضوع کو زیر بحث لایا جائے ۔

جناب محمد رفیق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میں معزز ایوان کے سامنے تقریر تو نہیں کرنا چاہتا ہوں ۔ آپ کے توسط سے صرف یہ ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ابھی کچھ وضاحت جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کی ہے اور اس ضمن میں دھواں دھار تقاریر بھی ہوئی ہیں ۔ اور وزیر اعلیٰ سندھ کے رویے کے خلاف ماتم کرنا یا واک آؤٹ کرنا مقصود ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ جب وزیر اعلیٰ سندھ کے خلاف ماتم کرنا ہے تو اس کی بجائے مرکزی حکومت کے رویے کے خلاف بھی کیوں نہ ماتم کیا جائے ۔ کیونکہ جب دونوں بھائی آپس میں لڑ رہے ہیں ۔ اور صوبائی تعصب پھیلایا جا رہا ہے تو اس میں مرکزی حکومت کیوں خاموش ہے ؟ وہ کیوں خاموش تماشائی کا رول ادا کر رہی ہے ؟ تمام اہم فیصلے مرکزی حکومت کرتی ہے اور صدر صاحب خود اہم فیصلے کرتے رہے ہیں ۔ تو اس معاملے میں وہ کیوں خاموش ہیں ؟ ان کا آج تک ایک بیان بھی نہیں آیا ۔

جناب سپیکر ۔ پیرزادہ صاحب ، آپ فرمائیے ۔

میاں ریاض حسین پیرزادہ ۔ جناب والا ۔ میری استدعا ہے کہ بجٹ پر لوگ پہلے تقاریر کر چکے ہیں ۔ اگر فیصلہ بھی آپ نے کرنا ہے کہ

آج کی بحث پانی پر ہوگی - تو کم از کم ان لوگوں کو موقع دیا جائے جنھوں نے آج بجٹ پر بحث کرنی ہے -

سید ظفر اللہ خان بھروانہ - جناب والا میں گزارش کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی مسئلہ اس ایوان میں پیش ہوتا ہے اس پر ممبران اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں - اس کے بعد قواعد کے مطابق پھر قائد ایوان کر فرماتے ہیں کہ آپ ان تمام لوگوں کے اظہار خیال کا جواب دیں - تو ان کے جواب کے بعد اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ پھر اسی موضوع پر بحث کی جائے جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے - اس روز سے یہ بحث جاری ہے اور پھر بجٹ کی تقریر میں ہر ممبر کو اختیار ہے اور اجازت ہے کہ اس موضوع پر بحث کرے لیکن اصول اور قانون کے لحاظ سے جب قائد ایوان ایک موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرلیں تو اس کے بعد دوبارہ اس موضوع پر بحث نہیں ہوسکتی - جناب والا میری دوسری یہ گزارش ہے کہ آج ممبران کے لئے بجٹ پر بحث کا آخری دن ہے - پھر یہ بجٹ اجلاس ایک سال کے بعد ہونا ہے - ان کے حقوق کیوں سلب کرتے ہیں ؟ یا تو ان کے لیے ایک دن اور بڑھائیں یا پھر ہمیں موقع دیں - آج کا دن چونکہ بجٹ پر تقاریر کے لیے مقرر ہے جو ممبران باقی رہ گئے ہیں انھیں پہلے بجٹ پر تقریر کرنے دیں اور پھر وقت بچ جائے تو اس کے بعد اور کام کیا جائے -

جناب کمال خان - جناب والا - میں نے کبھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا مجھے بات کرنے دیں جناب والا - ان لوگوں کے حقوق مت غصب کریں آپ لوگوں نے بول بول کر آسمان سر پر اٹھایا اورہمیں اس ہاؤس میں اپنے حقوق بنانے کا کوئی حق نہیں ہے ؟ جناب والا - میری تجویز یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے ایک دن بڑھایا جائے - ایک دن بڑھانے میں کوئی عذاب نہیں آجائے گا جمعہ ہے تو کیا ہوا ؟ ہفتہ کا ایک دن بڑھا لیں یہ مسئلہ بھی ضروری ہے -

جناب سپیکر - میں استحقاق کی ان کی تحریکوں پر وزیر قانون صاحب کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں -

وزیر قانون - جناب سپیکر - میں جناب والا کی وساطت سے معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک پانی کا مسئلہ ہے اس پر ہم چاہے دو دن بحث کریں چاہے چار دن - لیکن سب اس بات پر متفق ہیں کہ چشمہ جہلم لنک کنال سندھ طاس منصوبے کا حصہ ہے اس کو چلانا اس کو جاری کرنا پنجاب پر احسان نہیں ہے بلکہ اس کا

حق ہے - اس بارے میں تمام ایوان کی آراء ایک ہی نہج پر ایک ہی نکتے پر مرکوز ہیں - اس لئے اس بات پر جتنی بھی بحث کی جائے کم ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ آخری نکتہ یہی ہے اور ہم سب اس بات پر متفق ہیں اور میرے بزرگ فاضل رکن (ان کا نام میں بھول گیا ہوں) - انہوں نے جو بات کہی ہے اس سے اتفاق کرتے ہوئے اور تمام ایوان کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے میں یہ کہنے کی جسارت کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے اس بیان کے بعد اور ان کی اس یقین دہانی کے بعد میں اپنے ان محترم حضرات اور بھائیوں سے عرض کروں گا کہ ہم اس ایوان میں وزیر اعلیٰ سندھ کے متعلق جس قسم کے خیالات کا اظہار بھی کریں اور وہ جہاں تک بھی جائیں لیکن ہم پھر بھی انتہائی محتاط انداز سے بات کریں گے - ایک غلط بات کا جواب غلط انداز میں نہیں دیں گے - بلکہ اس ایوان کے ردعمل کو جس کا اظہار آج بھی ہوا اور اس سے پہلے ریزولیشن کی شکل میں بھی ہوا - اور اس تمام ایوان کی رائے ایک ریزولیشن کی شکل میں مرکزی حکومت کو بھجوائی بھی جا چکی ہے اور اس ریزولیشن کے بعد اخبارات میں جو کچھ آیا اور وزیر اعلیٰ سندھ کے بیانات سے پیدا شدہ صورت حال بھی آج زیر بحث آ چکی ہے - اس سلسلے میں جو تند و تیز تقاریر آئی ہیں اور جن جذبات کا اظہار ہوا ہے اس سے بھی اس ایوان کے موڈ کا اندازہ ہوتا ہے کہ پانی کی بندش کے سلسلے میں ہمارے کیا جذبات ہیں - اس ایوان سے میری مودبانہ التماس ہے کہ ہم اس مسئلے کو جتنا بھی آگے بڑھائیں لیکن ہم جذبات کی رو میں بہہ کر اتنا دور نہ نکل جائیں کہ اپنے قومی مفادات کو بھی پس پشت ڈال دیں - آپ کا اظہار بھی کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ، بلکہ مرکزی حکومت اور حکومت سندھ بھی آپ کے جذبات سے آگاہ ہے - آج جو یہاں پر آپ نے اظہار کیا اس سے بھی حکومت سندھ واقف ہو گئی ہو گی تو اس ایوان میں میری ناچیز رائے ہے کہ ہم اس تحریک کو جہاں تک بھی لے چلیں ، اس سے مقصد وہی حاصل کرنا ہے جس طرح میرے ایک فاضل بھائی نے کہا ہے کہ اس میں ہم آج کے ردعمل کی روشنی میں دو تین چار آدمیوں کی ایک کمیٹی بنا کر ایک ریزولیشن دوبارہ ڈرافٹ کریں کیونکہ حکومت سندھ کی طرف سے ہمارے ایوان کو جو تضحیک کا نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے - جس طرح اس ایوان کے جذبات کو پس پشت ڈال کر اس کا مذاق اڑانے کی کوشش کی گئی ہے - اس تمام ردعمل کو اس ریزولیشن کے ذریعے فیڈرل گورنمنٹ کو اور اگر مناسب سمجھیں تو فیڈرل گورنمنٹ کے ذریعے اپنے بھائی وزیر اعلیٰ سندھ کو بھی ان

جذبات سے آگاہ کریں کہ خشک سالی کے اس دور میں ہمارے خطے کو اس طرح پیچھے چھوڑ کر - جس طرح وہ treat کر رہے ہیں - نہیں کرنا چاہیے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم یہ ریزولیشن کی شکل میں کر لیں اور فیڈرل گورنمنٹ پر اپنے جذبات اور رد عمل واضح کر دیں تو اس سے ہمارا مقصد حل ہو جائے گا - باقی وقت بھی انہی خیالات کی تائید میں گزرے گا جن کا اظہار آج ہم نے کر لیا ہے - میرا نقطہ نظر تو یہی ہے اور میں معزز حضرات سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر مزید زور نہ دیں - بلکہ ہم رد عمل کے طور پر ایک اور ریزولیشن ڈرافٹ کر کے فیڈرل گورنمنٹ کو بھجوا دیں -

سردار امجد حمید خان دستی - پوائنٹ آف آرڈر - میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کو بدنام کرنے کے لئے یہ ایک سازش چل رہی ہے - جو کام آج سے دس سال پہلے ہوا انہی کا الزام لگایا جا رہا ہے - اگر کسی شخص نے ، چاہے وہ کتنا بھی بڑا تھا ، کسی دباؤ پریشر میں آ کے ہمارے خلاف سازش کر کے اس پر دستخط کر دیئے ہوں تو اس کی وضاحت ہونی چاہیے - ہم اس پر جتنی بحث کریں گے اس سے حق بات ، صحیح بات غلط بات سے علیحدہ ہو گی - میں یہ گزارش کروں گا کہ اس بات کو ختم کرنے سے یہ قصہ اس طرح سے ختم نہیں ہوگا بلکہ اس کی وضاحت اس طرح سے ہو گی کہ پنجاب کے حقوق آج سے دس سال پہلے کسی نے غصب کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کا الزام ہم لوگوں پر نہیں آنا چاہیے - تو اس پر جتنی بات ہو گی اس سے سچی بات باہر نکلے گی اور غلط باتیں دب جائیں گی - اگر آپ خاموش رہیں گے اور اس بات کو واضح نہیں ہونے دیں گے - اس پر بحث نہیں ہونے دیں گے تو یہ سمجھا جائے گا کہ پنجاب اس معاملے میں بالکل خاموش ہے اور اس کو اپنے حقوق کا کوئی پاس نہیں ہے - وزیر اعلیٰ صاحب نے جو واشگاف الفاظ میں یہ کہا ہے کہ ان کا کوئی قصور نہیں تو انہیں بھی بات کرنے دیجئے - ہمیں بھی بات کرنے دیجئے اور جو اس کے خلاف بات کرنا چاہتے ہیں انہیں بھی اجازت دیجئے -

جناب سپیکر - اس پر مزید بات کرنے سے پہلے میں یہ چاہتا ہوں کہ ان استحقاق کی تحریکوں کو نمٹاؤں - اس لئے ایوان کا مزید وقت یوں ہی اس الجھن میں نہیں گزرنا چاہیے - میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں اگر آپ یہ مناسب خیال کرتے ہوں کہ پانی کے موضوع پر ہی بولا

جائے تو میں فاضل رکن کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ پانی کے موضوع پر بھی وہی صاحبان ترجیحی بنیادوں پر اظہار خیال فرمائیں جنہوں نے اب تک بجٹ پر اظہار خیال نہیں فرمایا ورنہ پھر ان کی طرف سے ایک تحریک استحقاق آ سکتی ہے کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ ہمیں یہاں بات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر سر - جناب سپیکر - جب وزیر قانون کھڑے ہیں تو میں بھی کھڑا ہو گیا ہوں - انہیں چاہیے کہ جب آپ فرما رہے ہوں تو وہ تشریف رکھا کریں - میں انہیں چھیڑتا نہیں نہیں آداب محفل اور آداب ہاؤس سکھا رہا ہوں کہ جب سپیکر صاحب بول رہے ہوں تو انہیں احتراماً بیٹھ جانا چاہیئے -

وزیر قانون - جناب والا آپ کی رولنگ سے قبل میں یہ کہوں گا کہ میں اس دوران بیٹھ گیا تھا - لیکن میں نے اپنی بات ختم نہ کی تھی چونکہ فاضل رکن پوائنٹ آف آرڈر پر تھے تو میں آپ کی رولنگ سے پہلے بات ختم کر لوں - اس کے بعد آپ جو رولنگ دیں گے اس کے مطابق کام کیا جائے گا -

جناب سپیکر - آپ ایک منٹ تشریف رکھیں - اگر رانا پھول محمد خان صاحب ضابطے کے مطابق چلنا پسند فرمائیں تو میں وزیر قانون صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ ابھی بیٹھ جائیں لیکن آپ بھی ضابطے کی پابندی کریں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں آپ کے تابع ہوں میں جناب کی وساطت سے اس معزز ایوان سے یہ درخواست کروں گا کہ ہم وزیر اعلیٰ سندھ کے بیان پر دس منٹ کے لئے بالکل خاموشی اختیار کرتے ہیں -

جناب سپیکر - آپ کی بات ہو چکی ہے - اس کے بعد باقی مسائل پیش ہوتے رہیں گے - وزیر قانون صاحب اپنی بات جاری رکھیں گے -

وزیر قانون - جناب والا میں عرض کروں گا کہ ایک تو آپ نے میری رائے پوچھی تھی جو میں نے عرض کر دی ہے - اب قانونی پوزیشن کی میں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اس وقت جناب والا کے سامنے کئی ایک استحقاق کی تحریکیں موجود ہیں - اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ جب یہ پیش ہو چکی ہوتی ہیں تو اس کے بعد رول 58 کے تحت آپ کو یہ واضح کرنا ہوگا کہ -

Rule 58. If the Speaker holds the motion to be in order, the Assembly may consider and decide a question of privilege or, may, on a motion either by the member who raised the question or by any other member, refer it to the Committee on Privileges for report,

میں عرض کروں گا کہ اگر جناب والا ان تحریکوں کو باضابطہ قرار دیتے ہیں تو اس رولنگ کے بعد اس ایوان کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا اس کو مسئلے زیر بحث لا کر آج ہی فیصلہ کر دیا جائے یا اور اس کے بارے میں کیا طریقہ کار وضع کرنا ہے اور کیا ایکشن لینا ہے یا پھر اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور کمیٹی مقرر کی جائے تاکہ وہ کمیٹی اس ایوان کے ممبران کے استحقاق کی چھان بین کر کے پھر رپورٹ پیش کرے جہاں تک کمیٹی مقرر کرنے اور اس کی رپورٹ پیش ہونے کا تعلق ہے یہ ایک ایسا بڑا لمبا مسئلہ ہوگا یہ ایوان کے جذبات اس قسم کے ہیں کہ اس میں تاخیر نہیں کی جا سکتی اور اس کو موخر نہیں کیا جا سکتا اس لیے میں عرض کروں گا کہ اس لیے جناب والا کو فیصلہ کرنا ہوگا۔

رانا پھول محمد خان — یہ بات تو پہلے بھی ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر — رانا صاحب آپ ذرا خاموشی اختیار کریں۔

وزیر قانون — جناب والا میں تو یہ بات عرض کرنے والا تھا کہ دس منٹ کی خاموشی عملی طور پر اس ایوان میں نہیں ہو سکتی جب تک رانا صاحب موجود ہیں۔ اس لیے یہ قابل عمل نہیں۔

رانا پھول محمد خان — جناب والا میں وزیر قانون کے اس رویے پر واک آؤٹ کرتا ہوں جس پنجابی میں کہتے ہیں وہ کہہ رہے ہیں دس منٹ کے لیے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس موقع پر معزز ممبر واک آؤٹ کر کے چلے گئے)

جناب سپیکر — چودھری صاحب، آپ اپنا اظہار خیال کر رہے تھے کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کرنا اس کو LELAY کرنے کے مترادف ہے۔

وزیر قانون — میں عرض کروں گا کہ اگر تحریکیں باضابطہ ہیں تو ہاؤس کو پھر اس پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جائے تاکہ

جو خیالات سامنے آئیں ان کی روشنی میں جو لائحہ عمل طے کرنا ہے ، آج ہی اس پر فیصلہ کر لیا جائے -

میاں محمد امجد خان جوئیہ — پوائنٹ آف آڈر سر ،

جناب سپیکر — جی جوئیہ صاحب آپ فرمائیں -

میاں محمد امجد خان جوئیہ — جناب والا جس دن سے نہر بند ہوئی ہے ہمارے ہاؤس میں اور پنجاب بھر کے لوگوں میں یہ خبریں آ رہی ہیں کہ ہمارا حق مارا جا رہا ہے اور ہمارے علاقے میں اتنا زیادہ نقصان ہو رہا ہے - تو اس ہاؤس میں ہم ریزولیوشن بھی پاس کرتے ہیں اور خبریں بھی دیتے ہیں - میں عرض کرتا ہوں کہ یہ خبریں ہم جو منصب طریقے دیتے ہیں - تو سندھ والے بھی اس کے متبادل ایسی خبر پیش کرتے ہیں - ہر روز یہ خبروں کا آپس میں مقابلہ ہو رہا ہے - اس طرح آپس میں اشتعال بڑھے گا - اس ہاؤس کی آواز ہم نے مرکزی حکومت کو پہنچا دی ہے - اور مرکز نے فیصلہ کرنا ہے - یہ نہیں کہ ہم صوبے والوں نے فیصلہ کرنا ہے - باقی پنجاب کے قومی اسمبلی کے ممبران وہاں پہنچے ہوئے ہیں - وہ بھی اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس رقبے سے تعلق رکھتے ہیں جو برباد ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں بھی اپنے حق کے لیے آواز اٹھانی چاہیے - ہم ریزولیوشن ضرور پاس کریں کہ اس فیصلے سے ، ہمارے ایک سابق سربراہ نے دستخط کر دیئے تھے اس سے ہماری پریشانی کتنی بڑھی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب نے نوجوان آدمی ہو کر بھی ہاؤس کی اشتعال انگیزی کو برداشت کر کے اپنے ملک کے استحکام کو بحال رکھا ہے - اس میں ان کا نوجوانی کا جوش سامنے نہیں آیا - تو میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری پانی کی پریشانی کی اطلاع ہر روز جاری رہی ہے - اس میں ہمارا فیصلہ ضرور ہو جائے کیونکہ سندھ اور پنجاب کے پانی کا جھگڑا طے ہونا چاہیئے - جتنا ہمارا حق بنتا ہے دیہی پانی میں کمی آ جائے تو اس میں ہمارا کیا حق بنتا ہے - پانی بڑھتا ہے تو اس میں کیا حق بنتا ہے - ہمارے حق کا فیصلہ ہونا چاہیے اور پھر ہر سال اور ہمیشہ یہ اصول برتا جائے -

جناب سپیکر — جوئیہ صاحب آپ کی بات درست ہے مجھے اب ان تحریکوں پر فیصلہ کرنا ہے -

میاں محمد امجد خان جوئیہ — بجٹ پر بحث کے ضمن میں جو لوگ ابھی رہتے ہیں انہیں موقع دیا جائے -

جناب سپیکر – آپ اس پر ابھی اظہار خیال فرمائیے گا - میں آپ ہی کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہوں کہ آپ کو اظہار خیال کا موقع ملے آپ ذرا تشریف رکھیں - استحقاق کی تحریکوں پر فیصلہ ہو جانے دیجئے 14 نمبر سے لے کر 21 نمبر تک استحقاق کی تحریکیں ہیں - ان میں رانا پھول محمد خان صاحب کی طرف سے دو ہیں - باقی سردار رفیق حیدر خان لغاری صاحب ، سردار شاہد اقبال صاحب ، ملک ربانی کھر صاحب ، سردار زادہ ظفر عباس صاحب ، بیگم شاہین منور صاحبہ ، اور ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے ہیں - ان سب کو میں In order قرار دیتا ہوں اور ان تحاریک استحقاق Accept کرتا ہوں - اس پر آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے کے سلسلے میں ، اور کوئی ریزولیوشن اختیار کرنے کے سلسلے میں ہاؤس کے فیصلے کے لیے ممبران کو اظہار رائے کی دعوت دیتا ہوں - لیکن اس بات کا خیال رہے کہ جو صاحبان پہلے اظہار رائے نہیں کر سکے انہیں اولیت دی جائے گی - تو میں سب سے پہلے مہر ظفر اللہ خان بھروانہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر اظہار خیال فرمائیں -

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ – شکریہ جناب - جناب سپیکر میں جناب کی وساطت سے معزز ہاؤس کے ممبران کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ ٹائم سالانہ بجٹ کے حصے کا ہے اور سالانہ بجٹ پر جب بھی کوئی ممبر اظہار خیال کرے تو اس کو ہر لحاظ سے اجازت ہوتی ہے کہ وہ جس مسئلے پر بھی چاہے بات کر سکتا ہے ماسوا ان پابندیوں کے جو قانون میں ہیں -

جناب سپیکر – بے شک آپ سارا ٹائم پانی پر لگا دیں چاہے اس میں کوئی اور بات کریں لیکن جو تحاریک استحقاق آئی ہیں - ان کے سلسلے میں آئندہ کا لائحہ عمل تیار کرنے کے بارے میں اپنی تجویز ضرور دیں -

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ – وہ بھی میں عرض کرتا ہوں - جناب سپیکر پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ میری سیٹ یہاں سے بدلی جائے - پتا نہیں میرا نمبر یہاں کیوں آ گیا - جب دوسری کارروائی اردو میں ہوتی ہے تو سیٹوں کی الاٹمنٹ بھی اردو حروف تہجی ا ب پ سے ہونی چاہیے نہ کہ اے بی سی سے ہو - جناب ، مجھے یہاں ٹھونس دیا گیا اور اتفاق سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ سائیڈ زادوں کی بستی ہے - مخدوم زادہ سردار زادہ خان زادہ یہ زادہ اور وہ زادہ - میں جناب سے یہ التماس

کروں گا کہ آئندہ جب بھی اجلاس ہو ، یا تو اردو حرف تہجی کے لحاظ سے سیٹیں الاٹ ہوں ۔ میرا نام محمد ظفر اللہ ہے ۔ "م" کی طرح سے میرا سیٹ کا سلسلہ شروع ہو ۔

(اس موقع پر رانا پھول محمد خان واپس آگئے)

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ میری تحریک کا مستقل فیصلہ ہو چکا ہے ۔ براہ کرم اسکو ختم کر دیا جائے ، کیونکہ اس معزز ایوان کے پنجابی ارکان سندھ کے وزیر اعلیٰ کی بات کو پسند فرماتے ہیں ، لہذا میں اس پر کوئی زور نہیں دیتا ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب ، اس پر فیصلہ ہو چکا ہے ۔

سید ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ پیشتر اس کے کہ میں بجٹ پر آؤں ، میں پانی کے مسئلے پر گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ جب بھی کوئی حکومت بنے اس کا کسی ایک کو سربراہ یا قائد ایوان بننا ہوتا ہے ۔ یہ ضروری بات ہے اور یہ بھی انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ سب انسان یا سب مخلوق تو میرے خیال میں خدا پر بھی راضی نہیں ہے ۔ ایک آدمی پر تمام کا راضی ہونا انسانی فطرت کے منافی ہے ۔ ان اسمبلیوں میں یہ ہوتا آیا ہے کہ جب بھی حکومت بنتی ہے تو کچھ لوگ اس حکومت کو پسند نہیں کرتے ۔ اس میں خرچ کی کوئی بات نہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جو اس حکومت کے ساتھ اتفاق نہیں کرتے یا نہیں کرنا چاہتے تو انہیں کس اصول اور ضابطے کے تحت طریقہ کار اختیار کرنا چاہیئے ۔ یہ مناسب نہیں کہ بات کہیں کی ہو اور اس کو کسی اور کے ساتھ منسوب کر دیا جائے ۔ جناب والا ، یہ پانی کا مسئلہ بنیادی طور پر مرکز کا مسئلہ ہے ۔ ہم صوبے والوں کا بالکل نہیں ہے ۔ گو یہ تکلیف ہمیں ہے ، صوبے کو ہے ، لیکن دراصل اس کا فیصلہ کلی طور پر مرکز کو کرنا ہے ۔ اس کا یہی طریقہ ہے کہ ہم اپنا یہ مسئلہ مرکز سے حل کروائیں ۔ اس کے دو ہی طریقے ہیں ۔ یا تو ہمارے وزیر آبپاشی یا وزیر اعلیٰ خود تشریف لے جا کر وہاں وزیر اعظم سے ملیں ۔ وزیر آبپاشی سے ملیں اور ان سے یہ فیصلہ کروائیں ۔ ایسا وہ کر چکے ہیں ۔ ایک دوسرا طریقہ جو میں اس سے بھی effective سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ پنجاب کے ممبران کی نیشنل اسمبلی میں

اکثریت ہے جس طرح آج پنجاب اسمبلی میں تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے ، وہ بھی وہاں تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں - وہ بزور دست بذریعہ رائے اپنا یہ مطالبہ منوا سکتے ہیں - ہم جتنا احتجاج کریں جتنا واک آؤٹ کریں اس کا خاطر خواہ اثر نہ ہوگا - بھلا یہ بھی کوئی طریقہ ہے ؟ جناب والا واک آؤٹ تو اس وقت ہوتا ہے کہ اس اسمبلی کے کسی فعل پر کوئی ممبر اعتراض کرے - جب یہ مسئلہ ہے ہی مرکز کا تو اس پر واک آؤٹ کرنے یا خاموشی اختیار کرنے کا کیا فائدہ ؟ - آپ اخباروں میں بیان دے رہے ہیں ، آپ کی قرار دادیں جا رہی ہیں - میرے خیال میں اخباروں میں اور کوئی مسئلہ آ بھی نہیں رہا - وزیر اعلیٰ کا بیان روزانہ آ رہا ہے - وزیر آبپاشی کا بیان آ رہا ہے - آپ کی قرار دادیں آ رہی ہیں - اس کا ایک ہی حل ہے کہ قومی اسمبلی کے ممبران مجبور کریں - میں نے آج پڑھا ہے کہ مرکزی وزیر آبپاشی نے کہا ہے کہ میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے - جب تک وزیر اعظم فیصلہ نہ کریں ہمیں کچھ نہیں کر سکتا - تو وزیر اعظم صاحب سے ہمارے نیشنل اسمبلی کے ممبران ہی گزارش کر سکتے ہیں - وہ جس طریقے سے کریں کر سکتے ہیں اور ہماری یہ مصیبت حل ہو سکتی ہے -

جناب والا ، ٹائم بھی تھوڑا ہے - مجھے کچھ اپنے مسائل بھی عرض کرنے تھے -

مخدوم زادہ محمد احسن شاہ - جناب والا - ریزولیوشن اور مذاکرات تھے ابھی تک کوئی مسئلہ حل نہیں کیا -

جناب سپیکر - جس وقت آپ اظہار خیال فرمائیں گے تو آپ جو چاہتے ہیں اپنی طرف سے تجویز دیجیے گا -

میر ظفر اللہ خان بھروانہ - جناب والا ، وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے تو ممبران اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں - میں یہ عرض کروں گا کہ پہلے یہ بجٹ ایسے حالات میں پیش ہوا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں موجودہ حکومت نے یہ بجٹ بنا کر اس ہاؤس میں پیش کیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ہمیں بڑی قدر ہے - ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں - اتنے تھوڑے دنوں اور اتنی

قلیل مدت میں ایسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں خاص طور پر پنجاب کے دیہات کو ترجیحات کے لحاظ سے اتنی امداد سابقہ کسی بجٹ میں نہیں ملی جو اس بجٹ میں دی گئی ہے ۔ لہذا میں جناب وزیر خزانہ ، وزیر اعلیٰ اور اس حکومت کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نا مساعد حالات میں بہت اچھا بجٹ پیش کیا ۔

ایک معزز رکن ۔ ایک معزز ممبر تقریر کر رہے ہیں اور مخدوم صاحب کراس کر رہے ہیں ۔انہیں کون سی پاور ہے کہ کراس کرتے رہیں ۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب نے معذرت کر لی ہے ۔

میاں ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ اس ملک کو 8 سال کے متواتر مارشل لا کے بعد ایک ایسا معاشرہ ملا ہے جو مارشل لا کا زخم خوردہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ 8 سالوں میں جو برائیاں پیدا ہو چکی ہیں ، چاہے انتظامیہ میں ہوں ، چاہے عوام کے مسائل ہوں ، وہ اس قدر زیادہ ہیں کہ اس حکومت کے لئے بڑی مشکل پوزیشن ہے کہ اس کو فوری حل کریں ۔ میں جناب والا کے توسط سے ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ جو بھی تنقید کرنا چاہیں بڑی خوشی سے کریں ۔ صحت مند تنقید ہر آدمی کرتا ہے ۔ لیکن تنقید برائے تنقید سے اجتناب کریں ۔ ہاؤس کا وقت بھی ضائع نہ کریں ۔ وقت کی قلت کے پیش نظر اب میں اپنے ضلع کے کچھ مسائل بیان کرتا ہوں کیونکہ جھنگ کو اس دفعہ پتا نہیں کیا وجہ ہے کہ بجٹ میں بہت کم پیسہ ملا ہے ۔ وقت دے دیں تو اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ یہ کمی پوری کر دی جائے ۔ ایک اور گزارش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں یقین دلایا تھا کہ

دیہات کی ترقی ہر حالت میں ہوگی اور یہ اب ہمارا کام ہے کہ ان باتوں کی نشاندھی کریں ان باتوں پر عرض کریں ۔ جناب والا میں نے بہت سوچا اور بہت دیکھا ہے تجربہ بھی ہے پیسہ آپ جتنا خرچ کریں دیہات کا اصل مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ ایک صوبائی محکمہ امداد باہمی کا ہے جو خاص طور پر دیہاتوں اور زمینداروں کے لئے بے حد مفید محکمہ ہے ۔ جناب کی اطلاع کے لئے

عرض ہے کہ وہ ہر سال رقم دیتا ہے اور اس سال بھی غالباً ایک ارب ساٹھ کروڑ روپیہ اس محکمے کی طرف سے تقسیم ہوا ہے - جو کہ سوسائٹیوں کو بلا سود قرضہ دیا گیا ہے - اب ہر ضلع میں ایک دو ڈسٹرکٹ سوسائٹیز بن چکی ہیں اور ان کے بائی لاز بھی بن چکے ہیں - میں یہ عرض کروں گا کہ جو بھی ہمارے دیہات کے مسائل ہیں وہ کواپریٹو سوسائٹیز کے ذریعے بہتر طریقے سے حل ہو سکتے ہیں - کیونکہ سوسائٹیز میں ہر قسم کا کاروبار ہوسکتا ہے - ہمارا کھاد کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے کیونکہ جتنی بھی کھاد آئے وہ بذریعہ کواپریٹو سوسائٹیز علاقے میں جائے اور وہاں لوگوں کو ممبران کو اور دیہاتیوں کو ملے - بیج کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے - کریڈٹ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے مارکیٹنگ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے - کیونکہ ہم جب فصل کاشت کرتے ہیں تو اونے پونے بیچ دیتے ہیں جب وہاں گاؤں میں سوسائٹی موجود ہوگی اور اس کی مارکیٹنگ سوسائٹی موجود ہوگی تو پھر وہی سوسائٹی اس سے خرید کرے گی - اس طرح خریدار کو نقصان نہیں پہنچ سکتا - اس کے علاوہ انڈسٹریل لائن بھی cover ہوسکتی ہے - - کیونکہ انڈسٹریل سوسائٹی بھی اسی گاؤں میں قائم ہو سکتی ہیں - میں یہ گذارش کروں گا کہ اس محکمے پر خاص توجہ دی جائے اس کے ذریعے ہمارے دیہات کے مسائل بہتر طریقے سے حل ہو سکتے ہیں حکومت اگر کوشش کرے اور ہر گاؤں میں ایک سوسائٹی بن جائے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایک ایسا محکمہ ہے جو ہمارے اصل مسئلے حل کرسکتا ہے جناب والا اب میں یہ گذارش کروں گا کہ ہمارے ضلع میں انڈسٹری نام کو بھی نہیں - ایک دو ملیں ہیں جس طرح ڈیرہ غازی خان اور میانوالی کو ڈیوٹی فری اضلاع قرار دیا گیا ہے اسی طرح جھنگ بھی انڈسٹری کے لحاظ سے ڈیوٹی فری ضلع قرار دیا جائے - اگر میں عرض کرتا کہ وہ انڈسٹریل سٹیٹ بنائی جائے تو وہ ٹھیک نہیں ہے - کیونکہ انڈسٹریل سٹیٹ بننے سے 50 فیصد ڈیوٹی پھر بھی پڑتی ہے - فری ڈیوٹی سٹیٹ بننے سے ساری ڈیوٹی معاف کی جاتی ہے -

جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جھنگ کو فری ڈیوٹی ضلع قرار دیا جائے اس کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور اب بھی گذارش کروں گا -

بیگم شاہین منور احمد - میں آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ فاضل ممبر کو آپ نے کتنا وقت دیا ہے کیونکہ اب تو گھنٹی بجے بھی بہت دیر ہو چکی ہے -

جناب سپیکر - مقصد یہ ہے کہ اختصار سے کام لیجئے اور ایک منٹ میں ختم کر دیجئے -

مہر ظفراللہ خان بھروانہ - محترمہ کو بہت سی حکومتوں کا تجربہ ہے -

Mrs. Shaheen Munawar Ahmed Mr. Speaker I would like to state my personal explanation on this point of order, I want some time.

مہر ظفراللہ خان بھروانہ - جناب والا جب پہلی پارٹی کا دور آیا تو میں اس وقت بھی ممبر تھا اور اس وقت سے اس معزز خاتون کو جانتا ہوں - ممبر بن جانا کوئی ایسی بات نہیں لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ ہماری معزز ممبر بار بار اٹھتی ہیں اور انہیں شرم نہیں آتی اپنے گریبان میں تو جھانک کر دیکھیں کہ وہ خود کیا ہیں -

بیگم شاہین منور احمد - میں آپ سے یہ درخواست کروں گی کہ اب آپ مجھے وقت دیں personal explanation کے لئے یہ اس قسم کے غیر پارلیمانی الفاظ نہیں استعمال کرسکتے میں personal explanational کے لئے آپ سے ٹائم کی درخواست کروں گی -

جناب سپیکر - آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتی ہیں -

بیگم شاہین منور احمد - جی ہاں میں نے آپ سے صرف یہ کہا تھا کہ شاید فاضل ممبر یہ بھول گئے ہیں کہ انہیں کتنا وقت دیا گیا تھا اور گھنٹی کب بجی ہے - لیکن میں تو آپ سے مخاطب تھی - اب جبکہ انہوں نے گذشتہ حکومتوں کے ساتھ میرے تعلق کی بات کی ہے تو میں یہ کہتی ہوں مجھے بڑا فخر ہے کہ ہمارا تعلق گذشتہ حکومتوں کے ساتھ بھی تھا اور اس حکومت سے بھی ہے - لیکن مجھے دکھ یہ ہے کہ پہلے کل ایک فاضل وزیر صاحب یہاں سے اٹھے اور انہوں نے یہ بات کی - انہیں یہ سوچنا چاہئے تھا کہ اگر میرا تعلق گذشتہ حکومتوں کے ساتھ تھا تو ان میں کئی چہرے ایسے بھی تھے جو آج اس دنیا میں نہیں ہیں ، لیکن مجھے مجبور کیا ہے کہ ان کے تعلق میں آپ سے کہوں -

مسٹر سپیکر - آپ personal explanation پہ بول رہی ہیں -

بیگم شاہین منور احمد - جی بالکل یہ personal explanation ہے -

جناب سپیکر - یہ آپ ظفراللہ بھروانہ صاحب کی بات کا جواب دے رہی ہیں -

بیگم شاہین منور احمد - میں بھروانہ صاحب کی بات کا بھی جواب دوں گی -

مسٹر سپیکر - بھروانہ صاحب کی بات پر بولنا چاہتی ہیں -

بیگم شاہین منور احمد - میں ان کی بات کا جواب بھی دوں گی میں دونوں کی بات کا جواب دوں گی ..

جناب سپیکر—آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں -

حاجی محمد افضل چن - جناب والا میں پوائنٹ آف آرڈر پر پہلے بھی بولنا چاہتا تھا لیکن آپ نے اجازت نہ دی تھی حالانکہ اس وقت بڑی اہم بات تھی - میں اس وقت یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ٹائم دینا نہ دینا آپ کا کام ہے ہماری ڈیوٹی نہیں کہ کسی کو تھوڑا دے دے یا زیادہ اگر کوئی بات حقیقت پر مبنی ہے تو اس سے زیادہ گھبرانا نہیں چاہیے اس سے انصاف کرنا آپ کا کام ہے -

بیگم شاہین منور احمد—میرا personal point of explanation ہے - بھروانہ صاحب نے جو کہا ہے میں گریبان میں جھانک سکتی ہوں - میرا سر فخر سے بہت بلند ہے کہ میں نے اس حکومت کے ساتھ تعاون ضرور کیا لیکن اس وقت ہمیشہ کیا - اس کو چھوڑ دیا جس وقت انہوں نے غلط راستہ اختیار کیا تھا ہمارے ساتھ اس وقت تین لوگ تھے جنہوں نے اس حکومت کے خلاف اسٹینڈ لیا تھا - میں بھروانہ صاحب سے پوچھتی ہوں کہ اس وقت وہ ان کا خاندان کہاں تھا ؟ وہ تو پارلیمانی سیکرٹری بن کے بیٹھے تھے - گریبان میں تو یہ جھانکیں - میں ان سے یہ کہتی ہوں کہ آج اگر یہ گریبان کی بات کہتے ہیں تو میرا واسطہ رہا ہے اور میرا حکومت کے ساتھ بھی واسطہ رہے گا اور مجھے اس بات کا بڑا فخر ہے جی آپ بات کر لیجئے میں بعد میں بات کر لوں گی -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—آرڈر پلیز آرڈر پلیز آپ تشریف رکھیں - مہر صاحب ، آپ تشریف رکھیں - بیگم صاحبہ ، آپ کی personal explanation ہو گئی ، آپ تشریف رکھیں -

بیگم شاہین منور احمد—کل کی جو بات تھی میں نے اس کی وضاحت کے لیے آپ سے اجازت لی تھی -

جناب سپیکر—کون سی بات ؟

بیگم شاہین منور احمد—لوکل گورنمنٹ کی اور سابقہ گورنمنٹ کے ساتھ میرے تعلقات کی بات - لہذا اب اگر دو ممبروں نے بات کی ہے تو میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ مجھے وقت دیں - آپ نے مجھ سے پرسوں وعدہ بھی کیا تھا کہ آپ مجھے اس کے لیے وقت دیں گے کہ میں آپ کو یہ بتاؤں کہ آپ کی رولنگ میں کچھ خامی ہے -

بیگم شاہین منور احمد— بلدیات کی بھی بات کرتی ہوں -

جناب سپیکر—تو پھر آپ صرف بلدیات کی بات کیجئے -

بیگم شاہین منور احمد — جی بلدیات کے متعلق دو باتیں ہی ہیں -

مہر ظفر اللہ بھروانہ—جناب والا ، میں ایک گزارش ضرور کروں گا کہ مجھ پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ میں 1970ء میں ممبر بنا -

بیگم شاہین منور احمد—اب ان کی طرف سے personal explanation آئے گی یا میری طرف سے ؟ میری آئے گی -

جناب سپیکر—انہیں بھی personal explanation کا حق ہے - آپ کیوں دوسروں کی بات پہ اعتراض کرتی ہیں ؟

بیگم شاہین منور احمد—میں آپ سے پوچھنے کے بعد بولوں یا ان سے معافی مانگ لوں ؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—بھروانہ صاحب ، ذرا رکئے ذرا حوصلے سے بات کیجئے - آپ کو personal explanation کا حق ہے آپ بتائیے personal explanation پر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ؟

سہر ظفر اللہ بھروانہ—جناب والا ، بیگم صاحبہ نے کہا کہ میں پارلیمانی سیکرٹری بنا یہ بنا وہ بنا میں جناب کو اتنا عرض کروں کہ میں 1970ء میں صوبائی اسمبلی کا ممبر بنا اور وہ بھی آزاد ۔ 1977ء میں ممبر بنا وہ بھی آزاد ۔ میں پیپلز پارٹی کے دور میں کبھی پارلیمانی سیکرٹری نہیں رہا اور میں نے آج تک کوئی مفاد بھی حاصل نہیں کیا ۔

جناب سپیکر — شکریہ اب آپ بلدیات کے بارے میں بات کیجئے ۔ اپنے آپ کو بلدیات تک محدود کیجئے ۔

بیگم شاہین منور احمد — جب میں بولوں گی اس کے بعد ہی آپ کہیں گے ۔ 1973ء کے آئین کی شق 7 میں گورنمنٹ ، فیڈرل گورنمنٹ ، پارلیمنٹ ، پراونشل گورنمنٹ ، پراونشل اسمبلی ، لوکل گورنمنٹ کی تعریف دی گئی ہے ۔ آپ کا constitution یہ تین چیزیں آپ کے لیے lay down کرتا ہے ،

جناب سپیکر — آپ لوکل گورنمنٹ کی بات کرنا چاہتے ہیں ؟

بیگم شاہین منور احمد — بغیر کسی پس منظر کے میں ایک لفظ بھی آپ کو نہیں بتا سکتی میں کہتی ہوں کہ وہ لفظ کا غلط استعمال تھا وہ آپ مانتے ہی نہیں تو پھر مجھے آپ کو کاغذوں سے بتانا پڑے گا کہ یہ بات کس طرح بنتی ہے آپ ذرا سن لیجئے اب لوکل گورنمنٹ رورل ڈویلپمنٹ کی ایک full fledged منسٹری ہے اور پراونشل گورنمنٹ کے پاس بھی ہے ۔

سردار محمد صادق خان—پوائنٹ آف آرڈر سر

جناب سپیکر— جی فرمائیے ۔

سردار محمد صادق خان—اگر جناب کو یاد ہو تو جس دن جناب نے پرچیاں مانگی تھیں چھ تاریخ مقرر کی گئی تھی اور ساڑھے گیارہ بجے کا وقت دیا تھا ۔ اور آج میں پہلی دفعہ بول رہا ہوں ۔ یہاں عجیب حال ہو رہا ہے کبھی آپس کی discussion ہو رہی ہے اور کبھی کچھ ہو رہا ہے ۔ اتنا وقت ضائع ہو رہا ہے میرا اتنا تو خیال کریں کہ میرا ضلع دور اور پسماندہ ہے یہاں سے دوری کی وجہ سے ہمیں ہاؤس میں بولنے کی اجازت نہیں ہے ۔ یہاں کوئی کہہ رہا ہے کہ میں 1970ء سے ایوان میں آ رہا ہوں بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ میرا اتنے سال سے حکومتوں سے واسطہ رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ میں 25 سال سے آ رہا ہوں ۔ لیکن ہم تو پہلی دفعہ آئے ہیں ، اور جن غریب عوام کے لیے آئے ہیں جن سے ہم نے وعدے کیے ہیں ہمیں بھی ان کے لیے بولنے کی اجازت دیں ۔

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب ، آپ کی بات کو میں محسوس کر رہا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی بات بڑی جائز ہے اگر ہاؤس یہ فیصلہ کرے کہ بیگم صاحبہ بلدیات کی تاریخ میرے چیمبر میں آ کر بتا دیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

(قطع کلامیاں)

ایک فاضل ممبر۔جناب سپیکر یہ بہتر ہو گا کہ بیگم صاحبہ آپ کے چیمبر میں تشریف لا کر بلدیات کی تاریخ کے بارے میں satisfy فرما دیں ۔

جناب سپیکر۔بیگم صاحبہ ہاؤس کا فیصلہ ہو گیا ہے آپ تشریف رکھیں ۔

بیگم شاہین منور احمد۔بیٹھنے سے پہلے میں آپ سے ایک گذارش تو کر سکتی ہوں ۔ ہاؤس کے فاضل ممبران یہاں بھی سننا چاہتے ہیں آپ سے صرف ایک گذارش کروں گی کہ یہاں سب وزیر بھی موجود ہیں اور ممبران بھی ۔ ہر ممبر یہ غلطی بار بار کرتا ہے ۔ یہ ان کا قصور نہیں ۔ جو لوگ اس غلطی کے ذمہ دار ہیں وہ اس کو درست نہیں کرتے تو انہیں کیسے پتہ لگے گا ۔ آپ تو مطمئن ہو جائیں گے لیکن میرے فاضل بھائی تو پھر وہی غلطی کریں گے ۔

جناب سپیکر۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر میں مطمئن ہو گیا تو انہیں مطمئن کر دوں گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

بیگم شاہین منور احمد۔آپ مجھے یہ assurance دیں کہ جو میں آپ کو کہوں گی وہ یہاں آ کر پڑھیں گے اور اس ہاؤس میں آ کر بتائیں گے ۔

جناب سپیکر۔جی بالکل ۔ میں منسٹر لوکل گورنمنٹ کی بھی تسلی کرا دوں گا اور باقی ہاؤس کی بھی ۔

بیگم شاہین منور احمد۔اگر آپ انہیں اپنے پاس بلا لیں تو بہتر ہو گا ۔

جناب سپیکر۔اب آپ تشریف رکھیں ۔

بیگم شاہین منور احمد—مجھے آپ سے ایک بات پوچھنی تھی کہ آپ نے پہلے تو اجازت دی اور اس کے بعد آپ اپنی اجازت سے پھر گئے - اپنے آرڈر سے ہی پھر گئے - کوئی شخص ایک ہی وقت میں دو دو آرڈرز تو نہیں دیتا -

جناب سپیکر—بیگم صاحبہ یہ ہاؤس کا فیصلہ ہے -

بیگم شاہین منور احمد—آپ نے تو ہاؤس میں پیش کر دیا - پہلے آپ نے خود ہی ایک فیصلہ کیا - اس فیصلے کے پانچ منٹ کے بعد کیا وجہ ہوئی کہ آپ نے ہاؤس کے سامنے مسئلہ رکھ دیا ؟ یہ پہلے کر دیتے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—بیگم صاحبہ ہاؤس کے ممبران کا اعتماد حاصل کرنا اور ان کی بات سننا بھی تو ضروری ہوتا ہے -

بیگم شاہین منور احمد—آپ نے مجھے پہلے اجازت دی . یہ بڑی زیادتی ہے کہ اب آپ مجھے یہ کہیں کہ چپ کر جائیے چیمبر میں آئیے - شروع ہی میں آپ کہہ دیتے - یہ بڑی زیادتی ہے - اب مجھے بولنے کا یہ حق ملنا چاہئیے - کیونکہ یہاں سب موجود ہیں - یہ ہر محکمے کے متعلق سنتے ہیں - یہ بھی بڑا اہم مسئلہ ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں -

بیگم شاہین منور احمد—جب میں نے دو چار لفظ کہہ دیے تو اس کے بعد پھر آپ نے مجھے کیوں روکا - میں نے آپ کو اپنی طرف سے عرض کر دیا ہے -

Mr. Speaker : Please take your seat..

Mrs. Shaheen Munawar Ahmed. Why should I take may seat when you allowed me to speak.

Mr. Speaker. Begum Saliba, this is not proper. I have asked you to resume your seat.

Mrs. Shaheen Munawar Ahmed. First, I will like to be satisfied why I cannot continue my speech. You had given me permission to speak but now you have stopped me from doing so.

Mr. Speaker. This is very unfair. You must obey the Chair.

MRS. SHAHEEN MUNAWAR AHMED. Of course, I bow before your order but I must protest.

MR. SPEAKER. Please take your seat.

MRS. SHAHEEN MUNAWAR AHMED. Sir, you allowed me to speak but now you ask me to come to your Chamber. I would like to know the reason.

MR. SPEAKER. Please take your seat.

بیگم شاہین منور احمد - دیکھئے میں آپ سے پھر کہہ رہی ہوں -

جناب سپیکر - بیگم صاحب آپ تشریف رکھئے -

بیگم شاہین منور احمد- میں تشریف کیا رکھوں اگر آپ نے یہی بات کرنی ہے تو میں تشریف لے نہ جاؤں کہ آپ پہلے اجازت دیتے ہیں اور اس کے ایک منٹ کے بعد آپ واپس لیتے ہیں - مجھے کوئی تو جواب دیجئے -

جناب سپیکر - بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں -

بیگم شاہین منور احمد- آپ مجھے جواب تو دیں کہ آپ نے کیوں ایسا کیا ہے -

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں تو میں آپ کو جواب دوں -

(قطع کلامیاں)

صاحبزادہ محمد عثمان خان عباسی- جناب والا میں آج تک نہیں بولا - میں تھوڑی سی گذارش کرنی چاہتا ہوں سندھ کے معاملہ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے بیان دیا ہے تو سارا ہاؤس اس استحصال کے بارے میں اعتراض کر رہا ہے - ہم پسماندہ علاقے کے نمائندے ہیں - چھ دن سے انتظار میں بیٹھے ہیں - خود ہاؤس اس وقت ہمارا استحصال کر رہا ہے - اس کا کون جواب دے گا ؟ ہم کہاں بات کریں ؟ کس سے بات کریں ؟ یہاں تماشا بنا ہوا ہے - مچھلی بازار بنا ہوا ہے - کوئی ہماری بات سننے کے لیے تیار نہیں - ہمیں بتایا جائے کہ ہم کس سے بات کریں ؟ ہمارے حقوق کی بات نہیں ہونے دی جا رہی - ہم چھ دن سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ کوئی ہماری بات سنے - باربار کہتے ہیں کہ ہمیں بات کرنے دیں - وہاں ہمیں جاکر بتانا ہے - پھر پانی کے مسئلے کو لے کر بیٹھ گئے ہیں جیسے قیامت آ گئی ہے - ہمیں بھی بولنے کا کچھ حق ہے -

جناب سپیکر - میں اسی بات پر آنے کی کوشش کر رہا ہوں -

صاحبزادہ محمد عثمان خان عباسی —آپ کنٹرول کریں - ہم آپ سے احتجاج کریں گے - یہ بات ٹھیک نہیں - ہم بھی نمائندے ہیں -

(قطع کلامیاں)

ملک طیب خان - آپ کہتے ہیں کہ قیامت آ گئی ہے -

صاحبزادہ محمد عثمان خان عباسی — جناب والا اس سے بھی بڑی ایک قیامت ہے آپ مجھے بولنے کا موقع تو دیں - میں بھی صحرا کا نمائندہ ہوں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آڈر - آڈر Abbasi Sahib please take your seat. ملک صاحب بیٹھیے تشریف رکھیے پیرزادہ صاحب -

میاں ریاض حسین پیرزادہ - جناب سپیکر پانی کے مسئلے پر آج سے مہینہ پہلے جو حالات اخباروں میں شائع ہوتے رہے ہیں اور اسمبلی میں جو بیانات آئے ہیں اس کی روشنی میں یہ کہوں گا کہ جمہوریت پر جتنا بوجھ آج ہے اتنا شاید کبھی نہ تھا عوام کی اور تمام دنیا کی نظریں اس وقت پاکستان کے جمہوری اداروں پر ہیں اس وقت چاروں صوبوں کی اسمبلیاں اور نیشنل اسمبلی امتحان میں ہے نہ کہ پاکستان کا کوئی اور ادارہ پانی کے مسئلے میں ایک طرف تو یہ بحث چلتی ہے کہ سنٹر اور صوبوں کا جھگڑا ہے دوسری طرف ہمارے صوبے کے اندر اپنے ہی لوگ وزیراعلیٰ پر کیچڑ اچھالتے ہیں جمہوریت میں تو مل جل کر بیٹھ کر فیصلے کرنا مقصود ہوتا ہے نہ کہ لڑائی جھگڑے سے -

جناب والا پچھلے دنوں ایک بیان شائع ہوا جس میں شہری اور دیہاتی کا سوال اٹھایا گیا کہ چیف منسٹر اگر دیہاتی ہوتے تو پانی آجاتا میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا دیہاتی ہونے سے نہروں میں پانی آجاتا ہے شہری یا انڈسٹریلسٹ اس وقت مفاد اٹھاتا ہے جب زمیندار اپنی فصل منڈی میں بیچ دیتا ہے - اس کا انحصار دیہاتوں پر ہے دیہاتوں کی پیداوار پر ہے یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ کوئی شہری یا انڈسٹریلسٹ زمینداروں کے حقوق کو پامال کرے-

جناب والا میری یہ گزارش ہے کہ اس وقت حالات کے مطابق ہمیں وزیراعلیٰ پر اعتماد کرنا چاہیے اور میں اس کی مثال آپکو دوں گا کہ

کچھ فیصلے زمیندار چیف منسٹر نے بھی غلط کئے - 1953-54 سابق ریاست بہاولپور کے - جو بذات خود ایک legendary چیف منسٹر تھے legendary اس لئے وہ بہاولپور کے پہلے اور آخری چیف منسٹر تھے مخدوم زادہ سید حسن محمود ان سے بھی ایک ایسا فیصلہ ہوا کہ بہاول پور کی مالیہ کی شرح میں اضافہ کیا گیا اور وہ پنجاب سے آج بھی زیادہ ہے -

جناب والا میری یہ استدعا ہے کہ یہ شہری - دیہاتی اور پانی کا جھگڑا نہ کھڑا کیا جائے بجائے اس کے کہ غیر ممالک کو یا اپنے ملکی عوام کو یہ دکھائیں کہ ہم نااہل ہیں اور یہ عوامی نمائندے اس ایوان میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے کے سوا کچھ نہیں کرسکتے - اس سے بہتر ہوگا کہ ہم نے جن لوگوں کو اختیارات دیئے ہیں ان پر بھروسہ اور اعتماد کریں - یہ ٹھیک ہے کہ پانی کا مسئلہ اس وقت بہت سنگین ہے - میں چولستان کا رہنے والا ہوں میرے لئے پانی شائد آپ پنجاب سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہو - لیکن جناب والا اگر ہم لے اپنے ملک سے اپنے بھائیوں سے لڑ کر پانی لینا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ ایک اچھا عمل نہ ہوگا - پنجاب والے تو ویسے ہی upstream بیٹھے ہوئے ہیں - اگر لڑنے ہی کی بات ہے تو پانی تو پنجاب سے گزرکے جاتا ہے - جناب والا یہ کوئی بات نہیں - پانی اگر لڑ کر لیا جاتا ہے تو میرا خیال ہے کہ چیف منسٹر پہلے آدمی ہوتے جو اس لڑائی میں شامل ہوتے - لیکن یہ جمہوری دور ہے جمہوریت کا وقت ہے - مل جل کر بیٹھ کر فیصلے کرنے کا وقت ہے - یہاں پر ہمیں منافرت یا علاقائی لڑائی پیدا نہیں کرنی - ہمیں اپنے اپنے اختیارات اپنے اپنے دائرے میں رہنا چاہئے چیف منسٹر صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد جو انہوں نے ہاوس میں کرائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان پر اعتماد کرنا چاہئے - ہم نے انہیں جو قیادت دی ہے ہمیں اس پر قائم رہنا چاہئے -

جناب والا باقی رہی بجٹ کی بات روایتاً ہر بجٹ کی تقریر میں بے وجہ تنقید اور بے جا تعریف ہوتی ہے - جناب والا میں کسی بجٹ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ اس پر تنقید یا اس کی تعریف کی جائے - ہر رکن اپنے نقطہ نظر سے بجٹ کو دیکھتا ہے جس سے تنقید اور تعریف کے پہلو نکلتے ہیں - جناب والا اس بجٹ میں جو ایک روایتی بجٹ ہے میں وزیر خزانہ کو مبارک باد دوں گا کہ انہوں نے ترجیحات متعین کرتے وقت تعلیم اور دوسری welfare items پر رقومات مختص کیں وہ انقلابی ہیں اور نہایت لازمی تھیں اور جن کے لیے میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں -

جناب والا میں سب سے پہلے تعلیم پر بحث کروں گا - تعلیم کے لئے بہت بڑی رقم مختص کی گئی ہے لیکن شاید وزیر خزانہ کو فنانس منسٹری میں آئے ہوئے اتنا زیادہ وقت نہیں ہوا اور انہوں نے اس امر کی طرف توجہ نہیں دی کہ کس طرز تعلیم کی طرف پیسہ مختص کرنا تھا جناب والا تعلیم کا نظام ہمیشہ حکمران کی مرضی کے مطابق ہوتا آیا ہے 1837ء میں لارڈ ولیم بینٹک نے یہ نظام تعلیم جب ہندوستان میں رائج کیا اور 1848ء میں پنجاب کی annexation کے بعد جب پنجاب میں یہ سسٹم آیا تو اس وقت کے حاکم کا مقصد صرف کلرک اور وکیل پیدا کرنا تھا لیکن آج کے حکمران یعنی عوام یہ چاہیں گے کہ سائنسدان کرافٹسمین ٹیکنیشنز اور ہر شعبے میں skilled labour ان کی ضرورت ہے اور اس با مقصد تعلیم کے لئے اتنا پیسہ نہیں رکھا گیا کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ یہ صحیح allocation کی گئی ہے - جناب والا تعلیم کے مسئلے پر جتنی بھی بات کی جائے وہ کم ہے کیونکہ کوئی بھی شعبہ صحیح تعلیم کے بغیر نہیں چل سکتا - میں یہ کہوں گا کہ نچلے درجے پر تعلیم کا extensive پروگرام ہونا چاہیئے اور اوپر جا کے intensive سیم تھور زراعت غرضیکہ کوئی بھی محکمہ اس سے باہر نہیں - جب تک intensive education نہیں ہوگی ہم کسی بھی محکمے میں ترقی نہیں کر سکیں گے - یہی وجہ تھی کہ اس وقت کے حکمران نے ہمیں جو طرز تعلیم دیا اس میں ہمیں ٹیکنو کریٹس نہ ملے - ہمیں سائنسدان نہ ملے - انہوں نے اپنے مقصد کے مطابق تعلیمی نظام رائج کیا - اس میں وہ کامیاب رہے اور ہم آج تک اس چیز کا خمیازہ بھگت رہے ہیں - جناب والا کسی بھی پروگرام میں جو آج خرابی پیدا ہوتی ہے وہ گزشتہ دس سال کی غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے ہوتی ہے - یہ نہیں کہ جو آج مسئلہ کھڑا ہو آج ہی اس قسم کی وجوہات ہوں جن سے وہ خرابی پیدا ہوئی ہو - دس سال پرانی غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے وہ خرابی پیدا ہوتی ہے - میں یہ کہوں گا کہ پانی کا مسئلہ بھی دس سال پرانی غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے ہے - جناب والا محکمہ تعلیم میں خاص طور پر کچھ چیزیں آپ کے گوش گزار کروں گا - پنجاب کے تعلیمی نظام میں اور خاص طور پر اس کی جو ایڈمنسٹریٹو غلطیاں ہیں ان میں ایک غلطی ایڈہاک لیکچررز کی ہے جو کہ اس وقت مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں پندرہ سو کی تعداد میں کام کر رہے ہیں جناب والا 1972ء 1974ء اور 1976ء میں بغیر کسی امتیاز کے ان لوگوں کو confirm کر دیا گیا تھا لیکن 1979ء سے لے کر آج تک ان پندرہ سو کے لگ بھگ

لوگوں کا مسئلہ take up نہیں ہو رہا اور وہ بے چارے اب تک مستقل ہونے کے لئے دھکے کھاتے پھر رہے ہیں -

جناب والا میں آخر میں یہ کہوں گا - آپ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ تو بہر حال دے دیا ہے لیکن میں بہرحال پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اور چولستان سے میرا تعلق ہے - میں جب چھوٹا تھا اس وقت سے آج تک یہ سوچتا تھا کہ چولستانیوں پر جو ظلم و ستم ہوئے اور ان کے ساتھ جو زیادتیاں ہوتی رہیں اگر کبھی رب العزت نے عزت دی تو سنا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے در و دیوار کے کان ہیں - میں وہاں جا کر اپنی معروضات پیش کروں گا - جناب والا چولستان میں پانی کی قلت تو ویسے ہی ہے وہاں بارانی رقبے کی الاٹمنٹ ہوئی چولستان کی ایک لاکھ 64 ہزار ایکڑ اراضی میں سے ایک لاکھ بتیس ہزار ایکڑ چولستانیوں کو الاٹ ہونا تھا - پنجاب میں جہاں بھی کوئی کالونی بنی جہاں کوئی ڈیم بنا جہاں کوئی پل بنا جہاں کسی چیز کے لئے زمین acquire کی تو بورڈ آف ریونیو نے بہاول پور میں الاٹمنٹ کے آرڈر کئے - وہاں کے غریب چولستانی جن کا بنیادی حق ہے جو اتنے غریب ہیں کہ تپتے صحراؤں میں بے چارے دن رات پانی کے بغیر سسک رہے ہیں ان الاٹمنٹ میں ان کے کپڑے تک اتار لئے گئے - جن بے چاروں کو وہاں زمینیں الاٹ ہوئیں انہیں بارانی رقبے الاٹ کئے گئے - میں پوچھتا ہوں کہ بہاول پور میں کتنی بارش ہوتی ہے کہ وہاں بارانی رقبے الاٹ کئے جائیں جناب والا ان کے کپڑے تک اتار لئے گئے بے چارے سسکتے پھر رہے ہیں - جناب والا آج میں وزیر اعلیٰ لیڈر آف دی ہاؤس کو آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ اس کے لئے کسی واضح پروگرام کا اعلان کریں اور چولستان کے مسئلے کو take up کریں -

جناب والا پچھلے چار پانچ دن سے اس ایوان میں جو بحث ہوتی رہی ہے اس میں ہر ممبر نے اپنے مسائل بیان کئے ہیں چونکہ مسائل ہمیں ورثے میں ملے ہیں - مسائل کی فہرست تو بڑی لمبی ہے - میں یہ نہیں چاہوں گا کہ اپنے بھائیوں کا وقت لوں - بہر حال آخری فقرہ میں یہ کہوں گا کہ میں اس ایوان کو بتا دوں کہ جناب وزیر خزانہ جو میرے بچپن کے کلاس فیلو بھی ہیں دوست بھی ہیں انہیں ہر جگہ ہم نے قابل تعریف پایا اور یہ بجٹ پیش کرتے ہوئے تو انہوں نے کمال ہی کر دیا - (نعرہ ہائے تحسین) -

جناب سپیکر - ملک ممتاز خان صاحب -

ملک ممتاز احمد خان ۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین ۔

جناب سپیکر ، میں کئی سالوں سے انجمن کاشتکاران پنجاب کے صدر کی حیثیت سے کاشتکاروں کے مسائل پر بات کرتا رہا ہوں ۔ مگر ہماری بد قسمتی یہ رہی کہ ہماری تمام باتیں صدا بصحرا ثابت ہوئیں ۔ اب مجھے موقع ملا ہے کہ صوبے کے سب سے معزز اور جمہوری ایوان میں اپنی گزارشات دھاؤں ۔

جناب والا ، صوبے کی زرعی صورت حال جس خطرناک موڑ پر پہنچ چکی ہے اور نہری پانی کی قلت کی وجہ سے جو صورت حال ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کے لیے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں ۔ خشک سالی قدرت کی طرف سے ہمارے اعمال کی سزا ہے ۔ اس مصیبت کا بوجھ انتظامی سرحدوں سے اوپر اٹھ کر ہم سب کو مل کر اٹھانا چاہیے ۔ یہ پنجاب یا سندھ کا نہیں ، بلکہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے ۔ زرعی پیداوار میں کمی ملک کی مجموعی بد قسمتی ہوگی ۔ ملک کی خوشی حالی میں ہم سب کو برابر کا شریک ہونا ہے ۔ خدا کرے کہ ہمارے ارباب اختیار اس مسئلے کو بخوبی حل کر سکیں ۔ اس وقت پانی کے مسئلے نے تمام مسئلوں کی اہمیت کو پیچھے چھوڑ دیا ہے ۔ جناب والا ، اس ڈرامے کے مرکزی کردار ، شیخ وہاب ، جو مرکزی آب پاشی کے سیکرٹری ہیں ، بد قسمتی سے وہ پنجابی ہیں لیکن ان پر سندھی بننے کا بھوت سوار ہے ۔ اور وہ ہمارے تمام مسائل کو بخوبی جانتے ہیں ، کیونکہ وہ یہاں رہ چکے ہیں ۔ ان کو چار سال توسیع مل چکی ہے ۔ ہمیں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرنا چاہیے کہ ایسے شخص کو ملازمت سے فوری برخاست کر دیا جائے جو تمام صوبوں کو آپس میں لڑا رہا ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ جناب والا ، ہمیں گلہ ہے اپنے ان ایم-این-اے بھائیوں سے جو اس وقت وہاں بیٹھے ہیں ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ انھوں نے حالات سے کس طرح سمجھوتہ کر لیا ہے ۔ حالانکہ وہ اکثریت میں ہیں ۔

جناب والا ، جہاں تک زیر بحث بجٹ کا تعلق ہے ، میں یہ دلی رنج کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جہاں ہر شعبہ زندگی کے لیے رقوم کی تخصیص میں اضافہ ہوا ہے وہاں زراعت واحد شعبہ ہے جس کے لیے پچھلے سال کے مقابلے میں کم رقم مخصوص کی گئی ہے ۔ زراعت کے لئے موجودہ سالانہ ترقیاتی پروگرام

بجٹ برائے 86-1985ء ایک سو انیس کروڑ کی بجائے ایک سو چودہ کروڑ کا ہے ، جب کہ صحت کے لیے 48 کروڑ کی بجائے 68 کروڑ ، تعلیم کے لیے 48 کروڑ کی بجائے ایک سو اٹھارہ کروڑ اور صنعتوں کے لیے پانچ کروڑ کی بجائے چھ کروڑ مخصوص کیے گئے - یہ صرف سالانہ ترقیاتی پروگرام کی رقوم ہیں - بہر حال یہ رقوم تجویز کی گئی ہیں اگر وہ بھی پوری طرح مطلوبہ طور پر خرچ کر دی جائیں تو بھی غنیمت ہے - اس شعبے میں سب سے زیادہ اہمیت بجا طور پر منڈیوں کو سڑکوں تک ملانے کو دی گئی ہے اور زراعت کے شعبے میں ترقیاتی اخراجات کا 56 فی صد اس کام کے لیے مخصوص کیا گیا ہے - اصل میں یہ کام دیہی ترقیات کی مد میں آنا چاہیے تھا - مگر اس کا خرچ زرعی ترقیاتی پروگرام میں ہو رہا ہے - حالانکہ زراعت کی ترقی کے دوسرے کام بھی کافی اہمیت رکھتے ہیں -

جناب والا ، زرعی ریسرچ پر ترقیاتی خرچ کا صرف ساڑھے پانچ فی صد حصہ خرچ کرنے کی تجویز ہے یہ حصہ بہت کم ہے - اسی طرح زرعی mechanisation اور پانی کے وسائل کے ترقی کا حصہ ساڑھے تین فی صد ہے - کیا یہ محض اشک شوئی نہیں - ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ ترقیاتی کاموں کے ہدف پورے کرنے کی کبھی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی - مثال کے طور پر دیہی سڑکوں کی تعمیر کے بارے میں ملک کی مجموعی صورت حال قومی اقتصادی جائزے میں پیش کی گئی ہے - وہ یہ ہے کہ رواں مالی سال میں 1907 کلو میٹر کی بجائے صرف 829 کلو میٹر کی تکمیل ہو سکی - گویا اس طرح کام کی تکمیل میں 56 فی صد کی کمی ہے - موجودہ بجٹ میں پس ماندہ دیہی گرشوں کے لیے اور بارانی علاقوں کی ترقی کے لیے اخراجات میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے جو قابل تعریف ہے - یہ بات بھی موجب اطمینان ہے کہ بارانی علاقوں میں چھوٹے چھوٹے بند باندھنے اور تحفظ اراضی کے لیے اس سال خاص ترقیاتی پروگرام شروع کیا جا رہا ہے -

اس سے ہم بہت حد تک غافل رہے - بہر حال اب بھی کچھ ٹھوس منصوبے مکمل ہو جائیں تو جن علاقوں میں یہ مکمل ہو جائیں گے ، وہ کچھ سکون کا سانس لے سکیں گے جناب والا زرعی مسائل تو بہت ہیں - ان پر حسب موقع حسب ضرورت گفتگو ہوتی رہی - مگر ایک بنیادی ضرورت صوبے میں ایک زرعی چیمبر آف ایگریکلچر قائم کرنے کی ہے - سابقہ

وزیر زراعت نے اس بھاری پتھر کو چوم کر رکھ دیا تھا اور صوبے کی سطح پر انتخاب ہونے کے باوجود ابھی تک اس کے افتتاحی اجلاس کی نوبت نہیں آئی موجودہ وزیر زراعت نے اس سلسلے میں کام کرنے کا جو ارادہ ظاہر کیا ہے وہ قابل ستائش ہے ان کی مساعی میں صوبے کے تمام کاشتکار انکا ساتھ دیں گے - ہم لوگوں کی اگر ایک موثر جماعت ہو تو ہم اپنے حقوق اور مطالبات موثر طریقے سے پیش کر سکیں گے - جناب والا زرعی ریسرچ کو زیادہ مضبوط اور بار آور بنانے کے لئے انہوں نے وعدے کئے ہیں - یہ کام بڑی اہمیت کے حامل ہیں جس سے زرعی کارکن فعال بن سکیں گے اور جس دن کاشتکاروں کو اپنے وجود کا احساس ہونے لگے گا اور ہماری زرعی ریسرچ نتیجہ خیز ثابت ہونے لگے گی ، سمجھ لیجئے کہ اس دن سے زراعت کی ترقی کا سنہرا دور شروع ہو جائے گا - آخر میں زرعی ریسرچ کے بارے میں عرض کروں گا ، کہ دنیا اس میں بہت آگے نکل گئی ہے - میں کسی ریسرچ کے ادارے کا شخص یا کسی شخص کا نام لے کر اس کی منفی یا زیرو کار کردگی کا ذکر کر کے ایوان کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا صرف اتنا کہہ کر صورت حال کی وضاحت کر دیتا ہوں ؟

یاراں تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محو نالائے جرس کارواں رہے

چودھری فضل حسین راہی - میں نے بھی 2 تاریخ کو چٹ دی تھی - ابھی تک میرا نام نہیں آیا -

جناب سپیکر - راجہ محمد خالد صاحب

راجہ محمد خالد خان - بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر -

دھوکہ دینے کے فن پہ ان کو ناز ہے نہ جانے کتنا
اپنے پہلوان کے سب دھوکے جان بوجھ کر کھائے

جناب والا - 7 مئی کو چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ راولپنڈی تشریف لے گئے تھے - انہوں نے پنڈی ڈویژن سے تعلق رکھنے والے تمام ایم پی اے اور ایم این اے حضرات سے تجاویز مانگی تھیں - ہم نے تجاویز کی ایک لمبی چوڑی فہرست دی تھی - لیکن سالانہ ترقیاتی پروگرام دیکھنے سے پتا چلا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی تجویز نہیں لی گئی - اس میں میں نے ایک تجویز پیش کی تھی - گو میری اتنی حیثیت نہیں لیکن میں اس کو اپنی سر دردی لیتا ہوں کہ جس حلقے سے میں تعلق رکھتا ہوں

اس کی آبادی 75 ہزار ہے ، اس میں کالج کے قیام کے لئے میں 5 لاکھ روپے کی رقم دوں گا ۔ جناب والا وزیر بلدیات نے فرمایا تھا کہ نجی لوگوں کو سامنے آنا چاہئے ۔ ہم لوگ تو سامنے آتے ہیں لیکن ہم ان سے توقع کر سکتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے اس منصوبے کو بھی شامل نہیں کیا ۔ ہم لوگوں کے عطیات جمع کر کے ایک کالج کے قیام کے لے دینا چاہتے ہیں جناب والا ، زراعت کی مد میں میں صرف ایک فصل کی مثال دوں گا گنے کی فصل پر مل والے 9 روپے فی من کاشتکار کو ادا کرتے ہیں ۔ اس ایک من گنے سے سوا تین کلو چینی نکلتی ہے جس کا زمیندار کو 4 روپے فی کلو کے حساب سے ادا کیا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمیندار کو تیرہ روپے ادا کئے جاتے ہیں ۔ جناب والا ، اس گنے کا بھوک 27 روپے فی من بکتا ہے ۔ یہ مل والے سے ایک اور صنعتکار اٹھاتا ہے۔ جو اس من میں سے 9 روپے کا باقی بچتا ہے وہ 9 روپے زمیندار کو ادا کر دئے 13 روپے شوگر مل والے کو بچتے ہیں ۔ اس کے بعد اس ایک من گنے میں سے ایک لیٹر ریکٹیفائڈ سپرٹ نکلتی ہے ۔ جس کی قیمت 17 روپے ہے ۔ تیرہ اور سترہ یہ تیس روپے بنتے ہیں ۔ جناب والا اس کے بعد 6 روپے کے molarses نکلتے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمیندار کی سارے سال کی محنت صلہ نو روپے کے حساب سے اسے دیا گیا جو گنے بھوک بیچ کر اسے ادا کر دیا گیا ۔ اور ایک من گنے میں سے مل والا 36 روپے حاصل کر رہا ہے اور زمیندار کو اس کی سارے سال کی محنت کا صلہ 9 روپے فی من ادا کیا جا رہا ہے ۔ یہاں سارے زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں ۔ یہ مجھے بتائیں کہ اگر وہ فی ایکڑ چار سو یا پانچ سو من گنا پیدا کرتے ہیں تو ان کا بمشکل خرچ پورا ہوتا ہے ۔ 5 سو من گنا پیدا کرنے پر صرف خرچ پورا ہوتا ہے ۔ اگر کسی کا سو یا دو سو من گنا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اٹھارہ سو روپے کماتے ہیں اور مل والا اگر مٹی کو ہاتھ لگاتا ہے تو اس کا سونا بن جاتا ہے ۔ وہی بھوک ایک چپ بورڈ والا لے کر جاتا ہے تو وہ 305 روپے میں 50 کلو کا چپ بورڈ دیتا ہے ۔ کیا یہ زمیندار کے ساتھ زیادتی نہیں ہے ؟ ایک من گنے کو پیلنے ، اور کرشن کرنے پر مل والے کے کتنے اخراجات ہوتے ہیں ۔ 36 روپے میں سے وہ کچھ حصہ تو زمیندار کو دے ۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ اس پر نظرثانی کی جائے اور زمیندار کو اتنا دھوکے میں نہ رکھا جائے ۔ سال بھر کی کاوشوں کا اسے معقول معاوضہ ادا کیا جائے ۔

اب میں ایک اور مد پر آتا ہوں ۔ یوں تو اس ملک میں Islamisation کا بہت چرچا ہوتا ہے ۔ لیکن ثقافت کی مد میں جو رقم

108 فی صد بڑھا کر رکھی گئی - کیا ہم اس کو پورا کرنے کے متحمل ہیں - یوں تو Islamization کے نعرے لگائے جاتے ہیں اور دوسری طرف ہم باہر طائفے بھیجنے کے لیے اتنی بڑی رقوم رکھتے ہیں - پنجاب اس کا متحمل ہرگز نہیں ہے - تو میں گزارش کروں گا کہ اسلامی نظام معیشت اور اسلامی نظام حیات اپنانے میں کیا قباحت ہے جبکہ اسلام دنیا میں واحد مذہب ہے کہ پیدائش کے وقت بھی جس کا پیغام کانوں میں اذان کی صورت میں دیا جاتا ہے - اس کو بیک جنبش قلم جاری و ساری کیا جا سکتا ہے جو چٹ میں نے آپ کو بھیجی تھی اس کے تحت اپنے وعدے کے مطابق میں اس بات پر ختم کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ آپ اس شعر پہ غور فرمائیں :

حالات میکدے کے کروٹ بدل رہے ہیں
ساقی بہک رہا ہے مےکش سنبھل رہے ہیں

جناب سپیکر - چودھری گل نواز صاحب -

چودھری گل نواز خان وڑائچ - جناب سپیکر اور میرے معزز ہمسفرو یہ متوازی بجٹ زیر سرپرستی مارشل لاء تیار کرنے پر میں مبارکباد پیش کرتا ہوں - مجھ سے جب کوئی پوچھتا ہے کہ آپ جمہوری ادارے میں جا رہے ہیں یا مارشل لاء کے ادارے میں تو میں عرض کرتا ہوں کہ ہم تو چڑ گھگھو ہیں - جیسے ایک آدمی نے فاختہ کے انڈے لے کر ایک چڑیا کے نیچے رکھ دئیے جب بچے نکلے تو نہ چڑی کہتی تھی کہ میرے بچے ہیں اور نہ فاختہ کہتی تھی کہ میرے بچے ہیں - تو ہم چڑ گھگھو ہیں - خدا کرے مارشل لاء ختم ہو جائے - موجودہ ہاؤس کی خوش نصیبی ہے کہ یہ غیر جماعتی بنیاد پر معرض وجود میں آیا اور اللہ کے فضل سے میرا ہر بھائی اور ہر ممبر اتنی استطاعت ، اتنا رسوخ ، اتنے تعلقات ، اتنا شعور اور اتنی لیاقت رکھتا ہے کہ وہ اپنی قابلیت کے بل بوتے پر ممبر بنے - ہر ممبر کا اپنا اپنا manifesto ہے - میں نے اخبار میں پڑھا تھا ، ایک صاحب کا بیان آیا ہے کہ آج کل جو ممبر بنے ہیں ان کا کوئی manifesto نہیں - میرے بھائیو ، اب ممبر کا جو manifesto ہے وہ عوام کا manifesto ہے - ہر ممبر اپنے حلقۂ نیابت کا ایک manifesto لے کر آیا ہے - ہر ممبر اپنے عوام سے ایک وعدہ کر کے آیا ہے جو ہم نے انشاء اللہ پورا کرانا ہے وہ وعدے پورے ہوں گے - میں فخر سے کہہ سکتا ہوں - اور مجھے اس پر خوشی ہے کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب جس شرافت ، جس دیانت اور جس محبت سے یہ وعدہ پورا کرنا چاہیے ہیں میں نے ممبر صاحبان سے چند

ایک مطالبات بھی کہہ دیے ہیں - اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس میں کم از کم اس کا کچھ حصہ پورا کریں گے اور بقایا چند دنوں میں پورا کریں - کیونکہ ہم بھی مالی پریشانیوں میں جا رہے ہیں - اور مہنگائی ہمیں بھی متاثر کرتی ہے -

اور یہ معزز ممبر ہیں ہیلز ہاؤس میں ایک کمرے میں چار چار ممبر ٹھہرے ہیں - تکلیف اس لئے ہوتی ہے کہ وہ معزز ممبر ہیں - ان کے لئے علیحدہ کمرے ہونے چاہیں - وہ پڑھ سکیں - وہ سوچ سکیں - وہ کوئی بیان دے سکیں (نعرہ ہائے تحسین) ہوتا یہ ہے کہ چار ممبر ایک کمرے اور ان کے ملنے والے اس کے علاوہ -

میں جناب مخدوم صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ ایسے گھوم رہے ہیں جیسے بیاہ میں نائنین گھومتی ہیں - خدا کے لئے ہمیں تقریر کرنے دیں اور گھومیں نہیں جناب قبلہ مخدوم صاحب بہادر تیس میرے ہو - اس ہاؤس دی سرپرستی کرو - اس ہاؤس دی سرپرستی کرویا نہ کرو جناب سپیکر اسیں وی تہاڈے کول گلاں کرن آ جایے - ایہہ قانون تے قاعدے نہ توڑو - جناب والا ایس طراں نہ کرو - میں مخدوم صاحب نوں جانتا ہاں - ایہہ پنجیں واری ایڈو ہو چکے نیں اور ایہناں ایڈو نوں چیلنج وی نئی کیتا -

وزیر زراعت — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا مخدوم صاحب پرانے پارلیمینٹیرین ہیں انہیں جناب سپیکر کے پاس آ کر بات کرنے کی اجازت نہیں (قطع کلامیاں) -

جناب سپیکر - مخدوم زادہ صاحب تشریف رکھیں - جی فرمائیے راہی صاحب -

جناب فضل حسین راہی — جناب والا - گل ایہ وے کہ ساڈے وچوں اگر کوئی بندہ گستاخی کرے اوہنوں نال تساں روک لو گے - اگر تساں ایداں کرو تے کنوں کہے - (قطع کلامیاں) تساں اسیاں نوں تقریر کرن دی اجازت دتی اے اور ایہناں نوں بغیر کسی وجہ دے Interrept کیتا گیا اے - حالانکہ ایہناں توجہ دلائی اے کہ انج ہویا اے تساں اوس گل دی کوئی اہمیت نئیں سمجھی - عالیجاہ ایہ گزارش ہے کہ اگر ایس طراں irregularities کرو گے تے پھر ساڈا کی حال ہووے گا -

جناب سپیکر صاحب — جی چوہدری صاحب -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ — بڑی نوازش جناب - میں مخدوم صاحب نوں عرض کراں گا کہ تسیں بڑے قابل آدمی او - بڑے

پارلیمینٹرین او - ساڈی سرپرستی کرو - تہاڈا وقت ہن سر پرستی کرن دا اے تے ایہ جیڑا گھڑی گھڑی نائن وانگوں بھونڈے او ایہدا صواد کوئی نئیں اے ایہدے بعد فیر ساڈے دل وچ عزت نئیں رہندی - میں انہاں دی بڑی عزت کرناں ہاں - انہاں دی وجہ نال بڑی مار کھادی اے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود -- تہاڈے کولوں عزت کروانہ دی سوہنوں ضرورت نئیں -

چوہدری گل نواز خاں وڑائچ -- جناب تشریف رکھو - جناب قصہ ایہ وے کہ اسیں عوام دا اک manifesto لے کے آئے آں - ایہ جنے ممبر آئے نیں خدا دے فضل نال ہر اک دا manifesto یہ ہے - بجلی پانی تے سڑک دی تعمیر اور انہاں دی ضروریات جیڑیاں نہیں اوہ وی explain کرن اور انشاءاللہ ایتھوں ایہ مذا لے جان گے جیہڑا ایہ بیان آیا میں صبح اخبار وچ پڑھیا اے کہ جیہڑے ممبر ہن elect ہوئے نیں انہاں دا manifesto کوئی نئیں - ساڈا اصل وچ ایہو manifesto اے - کیونکہ اسیں عوام دا manifesto لے کے آئے آں - اور direct اونہاں والوں آئے آں - ایس توں علاوہ جناب میں عرض کراں کہ مارشل لاء خدا کرے جلدی ختم ہووے - اسیں اپنے آپ کی آکھ سکدے آں - جیہری ساڈی سیاسی چادر یا جمہوریت دی چادر سی اوہ مارشل لاء دے کنڈیاں وچ اڑی ہوئی اے ایس واسطے میں استدعا کراں گا کہ عقل نال ساڈے چیف منسٹر صاحب دوسرے بھائیاں نال مل کے ایس چادر نوں اونہاں کنڈیاں وچوں کڈھن جے زور دی ناں کھچن گے تے پاٹ جاوے گی - ایس واسطے عقلمندی نال تے تحمل نال ایہ چادر مارشل لاء دے کنڈیاں وچوں کڈھن - (نعرہ ہائے تحسین) -

میں ہن بجٹ ول آنا واں - جناب اک عرض اے - میں منسٹر فنانس نوں مبارک باد دیناں ہاں کہ انہاں بجٹ بنان لئیاں بڑی محنت کیتی اے - تے ایہ کوشش کیتی اے کہ نواں ٹیکس نئیں لایا تے چھوٹ وی دتی اے - میں تھوڑی جیئی چھوٹ دی تجویز کرناں واں کیا موٹر ٹرانسفر واسطے تسیں 450 روپے سال دے لیندے او میں دعوے نال کہہ سکنا واں کہ صرف دو فیصد آدمی موٹر ٹرانسفر کراندے نیں ورنہ کوئی وی نئیں کراندہ - فیس ساڈھے چار سو دی بجائے سو روپے دتی جائے تے لوگ زیادہ ٹرانسفر کران گے اور گورنمنٹ نوں زیادہ بچت ہووے گی -

ایس توں علاوہ میں ساری ایگر یکلچر دا پڑھیا اے - باغبانی دا کدھرے ذکر ای نئیں آیا - باغبانی اوہ وے کہ ساڈے ملک وچ citrus بہت

زیادہ پیدا ہوندا اے تے اینہاں ضائع جاندا اے جس وقت بہتات وچ ہوندا اے تے مارکیٹاں وچ کوئی اک ایسے توں وی نیئی لیندا ایہدے واسطے کوئی باہر مارکیٹ ویکھی جائے ایسی مارکیٹ ویکھنے جتھے اسیں ایکسپورٹ کریے - بڑا تھوڑا ایکسپورٹ ہوندا اے - تے میں تہاڈی وساطتے نالی استدعا کراں گا کہ ایہدے واسطے گورنمنٹ نوں لکھیا جاوے کیونکہ citrus زیادہ پنجاب وچ ای پیدا ہوندا اے - گورنمنٹ اک کمیٹی بنائے فروٹ Grower نوں باہر بھیجے تے اسی مارکیٹاں دیکھنے تے ایہدے نال سانوی بہت زیادہ رقم ملے گی تے ساڈی ایہ چیز ایکسپورٹ وی ہو جاوے گی - میں باہو ویکھ کے آیاں اں کہ ایہدی بہت زیادہ ڈیمانڈ اے - لیکن ایہ اونہاں دے ہتھاں وچ اے، زمیندار دے ہتھ وچ نئیں - ایہ اونہاں صاحباں دے ہتھاں وچ اے جیہڑے کہ اوتھے چیز وکھاندے کچھ نہ تے دیندے کچھ نہ تے فیر ساڈی بدنامی وی ہوندی اے تے رسوائی وی - ایس واسطے زمینداراں دی اک ایسوسی ایشن یا سوسائٹی بنا لین تے اوہ ایکسپورٹ کرن - تے اوہ ایہدے وچ ریسرچ کرکے بہتر قسماں پیدا کرن جس طراں ہور وی بہت ساریاں چیزاں باہر دیاں نظر آوندیاں نیں - اور جنیاں چیزاں اسی پیدا کر سکیے تے انشاء اللہ ساڈی زمین ایس قابل ہے کہ اس میں بہتر پھل پیدا کر سکیے -

میں جناب ہن ایہ عرض کراں گا کہ لاء اینڈ آرڈر تے رشوت دے متعلق میرے بھائیاں نیں گلاں کیتیاں نیں میرے کول اہدے نالوں وی زیادہ گلاں نیں - لیکن میں ایس واسطے گلاں نئیں کردا کہ جیہڑا تھوڑا بہتا حساب ہے اوہوی ختم نہ ہو جاوے - کیونکہ ایہ نہ ہووے کہ لنگدیاں لنگدیاں بھڑ بیٹھے تے آکھے کہ کڈھ جو کچھ بوجھے وچ ہئی - تے ایس توں بچن واسطے میں ایسے نوں الزام نئیں دیندا پر اک عرض کراں گا کہ خدا دے واسطے ایس قانون دا کچھ احترام پیدا کراو - اوہدے وچ میں اک چوائنٹ دسناں کہ سب توں پہلاں ٹرانسپورٹ تو لوو - جس وقت مختلف اضلاع دے مختلف دیہاتاں دے آدمی بیٹھ کے بس وچ جاندے نیں - جو انہاں نال سلوک ہوندا اے - جنیاں سواریاں ہوندیاں نیں جس طراں کلینڈر انہاں نال کردا اے جس طراں اوہ ٹرک پاس کردے نیں جس طراں اوہ قانون شکنی کردے نیں تے اوہ سارا کچھ ویکھدیاں ہوئیاں جدوں اک بند پنڈ جاندا اے تے کہندا اے دیکھو جی دیکھیں شہروں میں قانون کی حالت کیا ہے وہ گاؤں میں جاکر کہتا ہے کہ شہروں میں بالکل قانون ہے ہی نہیں بلکہ لاقانونیت ہے - اور اس کے دل میں بھی قانون شکنی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کے لئے اس ٹرانسپورٹ کو کنٹرول کریں اور

میری تجویز یہ ہے کہ ہر ممبر کو ٹریفک کنٹرولر بنا دیا جائے اور اس کے ساتھ ایک آدمی ہو وہ سفر کریں اور قانون شکنی کرنے والے کا چالان کر کے پولیس کو بھیج دیں اور ایک کاپی ہیڈ آفس کو بھیج دیں تاکہ وہ چالان کہا نہ جائے ۔ ہر ممبر نوں ایہ پاور ہووے تے گورنمنٹ دا خرچ وی کچھ نہیں ہووے گا ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب ۔ آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

چوہدری گل نواز خاں وڑائچ ۔ ایک سیکنڈ ۔ جناب من میں ایہ عرض کراں کہ جلال پور جٹاں میرا شہر اے ۔ تے میں پریس دی وساطت نال سنٹرل گورنمنٹ نوں عرض کراں گا کہ اوتھے ٹیلیفون ڈائریکٹ ڈائلنگ منظور ہو چکیاں اے ۔ سوئی گیس منظور ہو چکی اے لیکن اجے تک ایس واسطے میری آواز نئیں ہن تک پہنچی ۔ نہ سانڈے عوام دی آواز پہنچ سکی اے اجے تک لگ نہیں سکی ۔ (قطع کلامی) اوئے چڑ گھگھو ہوندا ای ۔ یہ میں ذاتی طور پر عرض کررہیا آں کہ ہم چڑ گھگھو ہیں ۔ نہ جمہوریت ہے نہ مارشل لاء ہے ۔ میں پھر اردو میں شروع ہو جاتا ہوں میں پریس کی وساطت سے چاہتا ہوں کہ سنٹرل گورنمنٹ کو یہ استدعا کی جائے کہ ڈائریکٹ ڈائلنگ ٹیلیفون اور سوئی گیس جلال پور جٹاں کو پہنچائی جائے ۔ جلال پور جٹاں ایک بہت پرانا صنعتی شہر ہے ۔ اس میں ایک سمال اسٹیٹ بھی بنائی جائے کیونکہ پاکستان بننے سے پہلے جلال پور جٹاں کو مانچسٹر آف انڈیا کہا جاتا تھا ۔ اور اب ان غریبوں کی یہ حالت ہے کہ لوگوں کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور جلال پور جٹاں میں سمال اسٹیٹ بنائی جائے ۔ اسی طرح میرے دیہات ہیں ان کے متعلق صرف ایک سیکنڈ میں عرض کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ بہت وقت لے چکے ہیں ۔

چوہدری گل نواز خاں وڑائچ ۔ جناب والا صرف ایک سیکنڈ میں عرض کرتا ہوں ۔ میرے دیہات بھی ہیں ایک متیانہ جوڑا جلال پور ہیریانوالہ اور بہت سے ہیں جن میں حالت یہ ہے کہ میری وہاں ایک مشت نالہ ہے بچیاں وہاں پر گڑھا کھود کر پانی لے جاتی ہیں اور وہاں کا پینے کا پانی بہت کڑوا ہے نہ تو پی سکتے ہیں اور نہ ہی استعمال کرسکتے ہیں ۔ میرے وزیر بھائی چوہدری پرویز الٰہی صاحب

میرے ساتھ وہاں گئے تھے - ہم نے ایک جگہ کا پانی taste کیا گھنٹے تک ہمارا منہ کڑوا رہا تھا خدا کے لئے ان لوگوں کے لئے سڑک بجلی اور پانی کا ضرور انتظام کردیں وہ لوگ آپ کو دعا دیں گے -

اب میں عرض کروں گا کہ یہ جو تعلیم اور صنعت ہے ان کو شہروں میں لے جانے کی بجائے دیہاتوں میں لے جائیے اس طرح دیہاتوں سے لوگ شہروں میں آنے بھی کم ہوجائیں گے تعلیم میں سادگی بھی ہوگی اور یہ بے حیائی بھی نہیں ہوگی اور والدین کی سرپرستی بھی ہوگی اور بچے تعلیم بھی حاصل کرسکیں گے - السلام علیکم -

جناب سپیکر—

جناب محمد سلیم باجوہ

جناب محمد سلیم باجوہ — الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوات والسلام علی رسولہ الکریم الامین و علی الہ الطیبین الطاہرین و اصحابہ الہادیین والمہدیین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی دین کلہ وکفیٰ باللہ شھیداً - صدق اللہ ھو العلی العظیم -

جناب سپیکر—

اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے
عشق کے درد مند کا طرز کلام اور ہے

جناب سپیکر یہ ملک جب معرض وجود میں آیا تو ہم نے کیا مانگا ؟ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ - اس کے لئے ہم نے قربانیاں دیں - اس لا الہ الا اللہ کے لئے ہمارے لیڈر قائد اعظم نے اپنے آپ کو پیش کیا اور کہا کہ ہندوستان میں دو قومیں آباد ہیں - ہم مسلمان ہیں جو اپنے لئے علیحدہ ملک مانگتے ہیں - اس کا نظام علیحدہ ہے - اس کے لئے ؟

He separated himself from All India Congress in 1921 on the basis of two nation theory.

انہوں نے کہا کہ دو قومیں آباد ہیں - ہماری قوم رہنے کے لئے علیحدہ گھر مانگتی ہے جس کا نظام علیحدہ ہے - اس نظام کی تمنا کے لئے پاکستان معرض وجود میں آیا - پاکستان کے معرض وجود میں آنے کی غرض و غایت

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ ہے ۔ اس لا الہ الا اللہ کے لئے اس بجٹ میں کیا رکھا گیا ہے ؟

ایک فاضل ممبر۔ جناب والا معزز ممبر کو پورا کلمہ پڑھنا چاہیے لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ بھی پڑھیں ۔

جناب محمد سلیم باجوہ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اس میں تین چیزیں ہیں ۔ لا الہ ایک جملہ ہے ۔ الا اللہ دوسرا اور محمد رسول اللہ تیسرا اور میں ان تینوں کی علیحدہ علیحدہ تشریح کر سکتا ہوں ۔ جناب سپیکر یہ پوری بات نہیں جانتے اس لئے مجھ پر اعتراض کرتے ہیں ۔ لا الہ الا اللہ یہ نفی اثبات ہے ۔ یہ نفی اثبات یہ کائنات میں لا الہ الا اللہ کی تشریح کر سکتا ہوں ۔ لیکن وقت کی قلت ہے اور مجھے بجٹ پر آنا ہے مجھے صرف اس کے گرد گھومنا ہے ۔ میں اس لئے تھوڑا سا وقت لوں گا ۔ پاکستان کی تمنا کیا تھی لا الہ الا اللہ ۔ مگر انہوں نے لا الہ الا اللہ کا نظام نہ نافذ کیا اس لئے یہ تمام مسائل پیدا ہو رہے ہیں ۔ لا ینحل مسائل قائم رہیں گے ۔ ان کا حل صرف لا الہ الا اللہ میں ہے ۔ لا الہ الا اللہ پر ہاتھ ہوتا تو آج یہ بجلی اور پانی کا جھگڑا نہ ہوتا اور لسانی جھگڑے کبھی پیدا نہیں ہو سکتے تھے ۔ تمام زمین اللہ تعالیٰ کی ہے ہم اس کی مخلوق ہیں اور یہ دریا وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے ہیں ۔ دو ملکوں میں علیحدہ علیحدہ دریا تو ہو سکتے ہیں ۔ لیکن ایک ملک کے اندر علیحدہ علیحدہ نہیں ہو سکتے ہم سب پاکستانی ہیں ہم مسلمان ہیں ۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ سے رو گردانی کی ہے اس کی ہمیں سزا مل رہی ہے ۔ ہم نے اگر قرآن کو نہ سینوں سے بھلایا ہوتا تو آج زمانے نے ہمیں یہ زمانہ نہ دکھایا ہوتا ۔ جب ہم نے لا الہ الا اللہ سے رو گردانی کی تو رزلٹ کیا ملا کہ ہمارے پاکستان کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ ایک جگہ ہم بنگالی ہیں ۔ ایک جگہ پنجابی ہیں ۔ یہ سندھی ہے ۔

یہ ہندی وہ خراسانی یہ ایرانی وہ طورانی
تو اے شرمندہ ساحل ابھر کر بے کراں ہو جا

خودی میں ڈوب جا غافل اسی میں زندگانی ہے
نکل کر حلقہ شام و سحر سے جاوداں ہو جا

اسی جرم پر یہ ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ۔ لسانی بنا پر ٹکڑے ٹکڑے کئے ۔ میں ان ارباب اقتدار سے پوچھتا ہوں کہ لسانی بنیادوں پر پانی کی تقسیم

کی گئی تو کل کو اس ملک کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے - سندھی جو ہیں ان کا سندھ کا علاقہ دوسری طرف لگتا ہے - وہ ادھر چلیں جائیں گے - پنجابی دوسرے پنجاب کے ساتھ چلیں جائیں گے اور پشتو بولنے والے پٹھانوں کے ساتھ چلیں جائیں گے - اس لئے ایسی تمیز پر پانی کی تقسیم نہ کی جائے - نمائندہ وہ ہوتا ہے جو کہ آئندہ پر نظر رکھتا ہو -

امروز کی شورش کو آئینہ فردا دے

جو آنے والے واقعات پر نظر نہیں رکھتا وہ ہمارے ملک کا نمائندہ نہیں ہو سکتا جب ہم نے اللہ کے احکام سے رو گردانی کی تو کیا پاکستانی کے اس ملک کے دو ٹکڑے ہوگئے - جب دو ٹکڑے ہوئے تو قوم نے محسوس کیا لاالہ الا اللہ کے بغیر یہ پاکستان قائم ہی نہیں رہ سکتا 1972ء میں تقاضا کیا گیا کہ اس پاکستان میں جب تک نظام مصطفےٰ نافذ نہ ہوگا ہم چین سے دم نہیں لیں گے - بے شمار قربانیاں دی گئیں پنجاب پورا یہ کہتا تھا کہ ہمارے پورے ملک میں نظام مصطفےٰ نافذ ہو گا - لیکن مصطفےٰ کا نظام ہی نافذ نہ ہوا - تمنا بھی لاالہ الا اللہ کی تھی - تقاضا بھی لاالہ الا اللہ تھا 1984ء میں ریفرنڈم کروایا گیا - ہمارے صدر صاحب نے کہا کہ تم نظام مصطفےٰ چاہتے ہو ہم نے کہا ہاں - اس نے کہا پھر پانچ سال میں ہوں اس کا مطالبہ ہے کہ انہوں نے ضمانت دی تھی - ہمارے صدر مملکت نے ضمانت دی تھی کہ میں اسلام نافذ کروں گا - فیصلہ بھی یہی ہوا کہ اس ملک کی تقسیم اسلام سے اور لاالہ الا اللہ سے وابستہ ہے - اب میں پوچھتا ہوں کہ جو بات ہماری تمنا بھی ہو تقاضا بھی ہو اور اس بات کا فیصلہ بھی ہو - اس چیز کے لئے بجٹ میں کیا رکھا گیا ہے - بجٹ میں اگر اس کے لئے کچھ نہیں رکھا گیا تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ اسمبلیاں کیوں معرض وجود میں آئیں - یہ اسمبلیاں اس لئے معرض وجود میں آئیں کہ ہم نے اس بات کا عزم کیا تھا کہ اسمبلی خواہ صوبائی ہو یا ملکی یعنی قومی اسمبلی - وہ قانونی اور آئینی طور پر اور اخلاقی طور پر اس بات کی پابند ہیں کہ وہ صدر مملکت کی معاون ہوں گی اور وہ اس بات کی ضمانت دیں گی کہ اس ملک میں اسلام نافذ ہو گا -

ایک فاضل ممبر - جناب والا - فاضل ممبر سے کہیں کہ یہ آہستہ بولیں - میں نے بھی ان سے پہلے گزارش کی تھی - میانہ روی اسلام میں بہتر ہے -

جناب محمد سلیم باجوہ ۔ شکریہ جناب والا ۔ یہ ہماری اسمبلیاں اس لئے معرض وجود میں آئیں کہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ اسلام نافذ ہو ۔ یہ صدر مملکت کے ساتھ معاونت کریں اور یہ کہیں کہ ہم اس چیز کی ضمانت دیتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام نافذ ہو گا ۔ اب ہماری اسمبلی پر یہ ڈیوٹی عائد ہوتی ہے کہ ہم اسلام کے نفاذ کے لئے اس کے معاون ہوں ۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس بجٹ میں اس معاونت کے لئے کیا کچھ رکھا گیا ۔ اسلام تب نافذ ہو گا جب اللہ کا حکم نافذ ہو گا ۔ اور اللہ کا حکم تب نافذ ہو گا جب انصاف بندوں کے ہاتھ سے نکل کر شریعت کے ہاتھ میں چلا جائے گا ۔ ان کے لئے یہ بجٹ اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ یہ کام کریں کہ آئندہ سال اسلام نافذ ہو جائے گا ۔ کوئی فنڈ نہیں ۔ اس مقصد کے لئے موجودہ بجٹ میں کچھ نہیں رکھا گیا ۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں بنیادی طور پر اس کے لئے علیحدہ رقم رکھنی چاہیے کہ وہ مقاصد جن کے تحت یہ ملک قائم ہوا ہے ان کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں پھر وہاں پر رشوت کی بات ہوتی ہے ۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے افسران راشی نہیں ہیں بلکہ ہمارا قانون راشی ہے جو کہ انہیں رشوت لینے کے مواقع مہیا کرتا ہے ۔ ہم نے اس بجٹ میں کیا رکھا ہے کہ وہ مواقع ختم کئے جائیں ۔ ہماری قانون کی جتنی بھی کتب ہیں وہ جرائم کی درسی کتابیں ہیں ۔ جو بھی قانون کی کتاب پڑھتا ہے وہ جرائم کر سکتا ہے ۔ جب مارشل لاء کی بات آتی ہے تو مارشل لاء نہیں جاتا ہے ۔ کیوں جائے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ جو آدمی سمجھ دار ہو جاتا ہے وہ لڑنے کے قابل نہیں رہتا ۔ دانائی اور لڑائی کا کوئی میل نہیں ۔ ہمارے مارشل لاء والے ہم پر حکومت کرتے کرتے سمجھ دار ہو گئے ہیں ۔ اس لئے وہ لڑنا پسند نہیں کرتے ۔ وعدوں پر بار بار ہمارے ساتھ خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں ۔ لیکن ہمارے فوجی حضرات کہتے ہیں کہ ہم صبر و تحمل سے کام لیں گے ۔ جناب والا کبھی فوجی نے بھی صبر و تحمل سے کام لیا ہے ۔ جو حکومت کرنے کا عادی ہو جائے ۔ جو ہمیں سزائیں دینے کا عادی ہو جائے وہ باہر کے ملک سے لڑنا پسند نہیں کرتا ۔ اس لئے وہ نہیں جاتا ۔ جہاں کوئی مسئلہ ہے وہاں اس کا حل بھی ہے ۔ ہمیں تلاش کرنا ہو گا ۔ کہ اس مسئلے کا حل کیا ہے ۔ کہ ہمارا ملک زراعت سے صنعت کی طرف ترقی کر رہا ہے ۔ لیکن کبھی سوچا ہے کہ اس ضمن میں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں ۔ تمام گاؤں میں چھوٹی چھوٹی صنعتیں لگائی جائیں ۔ زمیندار کو اس کے لئے قرضے مہیا کریں ۔ ملک کی پیداوار بھی بڑھے ۔ اور عوام مستفید ہوں ۔

جناب سپیکر — باجوہ صاحب - آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے -

جناب محمد سلیم باجوہ — ایکسٹنٹ جناب - ہمارے علاقہ میں 1947ء سے ایک اسکول ہے - لیکن اس کو آج تک upgrade نہیں کیا گیا - بہت ساری آبادی اس سے ملحق ہے - چک جھمرا جو 40 ہزار کی آبادی ہے - ٹاؤن ہے - اس میں بھی گرلز کالج بنایا جائے - اور تعلیم جہاں بھی ہو اس کے ساتھ تربیت کا بندوبست کیا جائے - اس علاقے میں ایسی کوئی سڑکیں نہیں جو ایک دوسرے موضع کو ملاتی ہوں - 43 آر - بی سے چک جھمرہ تک ایک لنک روڈ بنائی جائے جو کہ اس علاقہ کو دوسری ملحقہ آبادیوں سے ملائے گی -

چوہدری حاکم علی — پوائنٹ آف آڈر سر - جناب والا سارے لوگ اپنے نال دیاں چٹاں دے کے بیٹھے نیں - اینان نے جیہڑی اسلام تے تقریر کرنی سی او کر لئی اے - ہن او اپنے مسائل جناب دے چیمبر وچ جا کے دسن - اپنی دیر دے بعد ہن اپنے مسائل دسن لگے نیں -

جناب محمد سلیم باجوہ — اسلام وی اپنا مسئلہ اے - نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے -

چوہدری حاکم علی — لا الہ الا اللہ دا نال ایسلی سارے جالندے آں - مسلمان آں - باقی اپنے مسائل چیمبر وچ جا کے دس دینا -

جناب سپیکر — تشریف رکھیں - سید مظہرالحسن چن پیر - صاحب -

جناب فضل حسین راہی — جناب والا - میں تہانوں گزارش کراں گا کہ مینوں ٹائم دے دیو ، تہاڈی بڑی مہربانی -

جناب سپیکر — راہی صاحب آپ تشریف رکھیں آپ کو ٹائم ملے گا -

جناب فضل حسین راہی — جی بڑی مہربانی ، پر مینوں تھوڑا جیا ٹائم دے ای دیو -

صاحبزادہ سید مظہر الحسن شاہ (المعروف چن پیر) -

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد ، فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

جناب سپیکر ، سب سے پہلے میں اس معزز ایوان کے توسط سے ، جناب وزیر اعلیٰ پنجاب صوبائی وزیر خزانہ کو آئندہ مالی سال 86-1985 کا متوازن بجٹ پیش کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں - اس کے بعد اپنے علاقے کے چند ایک مسائل پیش کرتا ہوں - اصل بات یہ ہے کہ مریدکے نارووال روڈ بہت دیر سے چل رہی ہے اور وہ سنگل سڑک 85-1984 میں مریدکے سے لے کر نارنگ منڈی تک سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سڑک شامل ہو گئی تھی اور اس کی توسیع کا کام شروع ہے - نارنگ منڈی سے لے کر نارووال تک سنگل سڑک ہے اور اس سڑک پر روز بروز حادثات ہوتے رہتے ہیں - اس کو بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام 86-1985ء میں شامل کر کے اس کو ڈبل کیا جائے -

دوسری میں یہ گزارش کروں گا کہ نارووال کو ضلع کا درجہ دینا ہمارا بہت پرانا مطالبہ ہے جب گورنر صاحب نارووال دورے پر تشریف لے گئے تو اسوقت بھی ہم نے یہ مطالبہ ان کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے ہمارے ساتھ یہ وعدہ فرمایا تھا کہ جب آئندہ اضلاع بنائیں گے تو نارووال کو بھی ضلع بنایا جائے گا - مگر اس کے باوجود نارووال کو نظر انداز کیا گیا - اب میں آپ سے اپیل کروں گا کہ جب دوبارہ اضلاع بننے کا موقع آئے تو اس وقت نارووال کو اولیت دی جائے -

اس کے بعد یہ عرض کروں گا کہ نارووال کے ساتھ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اس کا نام فتح گڑھ ہے - وہاں پچھلے 135 سال میں ایک مڈل سکول کا اجراء ہوا ہے اور اس کو آج تک ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا گیا - میں یہ بھی مطالبہ کروں گا کہ اس سکول کو آئندہ ہائی سکول کا درجہ دیا جائے -

تیسری بات یہ عرض کروں گا 84-1983ء میں نارووال میں ایک واٹر سپلائی سکیم منظور ہوئی جس کا 25 لاکھ روپے کا حصہ بلدیہ نے ادا

کر دیا اور پچھلے سال سے ہی ٹیوب ویل وہاں لگا ہوا ہے جس کو آج تک کنکشن نہیں ملا اور نارووال کے عوام پانی کے لیے ترس رہے ہیں -

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ نارووال سے چار پانچ اسٹیشن دور رعیہ خاص ہے جو سابقہ تحصیل ہے اور 1927ء کے بعد تحصیل نارووال بن گئی - وہاں پر ایک مرکز بھی ہے اور تھانہ بھی ہے جس کا کوئی راستہ نہیں ہے - اسلئے میں یہ عرض کروں گا کہ اس کو نارووال کے ساتھ ملانے کے لئے بند کے اوپر سڑک تعمیر کی جائے - یہ چند ایک مطالبات تھے - اس کے بعد میں آپ سے اجازت چاہوں گا -

جناب سپیکر - سردار امجد حمید خان دستی صاحب -

سردار امجد حمید خان دستی - بسم اللہ الرحمان الرحیم - جناب سپیکر میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے بالآخر مجھے اپنی موضوعات پیش کرنے کا موقع دیا - جیسا کہ میں نے یہ گزارش کی تھی اس ملک کا اور خاص طور پر اس صوبہ کا سب سے اہم سب سے بڑا مسئلہ پانی کا مسئلہ ہے اس ضمن میں ہماری ایک معزز ساتھی جب بول رہی تھیں تو وزیر قانون نے انہیں ٹوکا تھا اور میں نے وزیر قانون سے یہ گزارش کی تھی کہ ہمارے علاقے کے جنوبی پنجاب کے لوگ اس معاملے میں خاصے Touchy ہیں اسلئے مہربانی کر کے ہماری گزارشات سن لیجئے اور گزارشات سننے کے بعد جو موزوں فیصلہ ہو وہ آپ کریں گے تو ہم آپ کے ساتھ ہیں انہوں نے میرے ساتھ اتفاق کیا تھا اور میں آج گورنمنٹ اور سپیکر صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اجازت دی ہے کہ اس مسئلہ پر سب ممبران کو زیادہ سے زیادہ بولنے کا موقع دیا جائے -

سب سے پہلے تو میں چند الفاظ بجٹ کے متعلق کہوں گا کہ یہ بجٹ ہمارے فاضل وزیر خزانہ نے بڑے تھوڑے عرصے میں اپنے محکمے کی معاونت سے تیار کیا ہے اور اس لحاظ سے یہ قابل ستائش ہے کہ انہوں نے اس تھوڑے سے عرصے میں یہ نیا بجٹ تیار کیا ہے - اس میں وزیر اعلیٰ کی سرپرستی بھی ان کے ساتھ شامل تھی اور ان کا تجربہ بھی شامل تھا انہوں نے اپنے تجربے کی بناء پر اس بجٹ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی ہے - میں اس کے بعد یہ گزارش کروں گا کہ گورنمنٹ کے لیے سب سے اہم مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ حکومت اور لوگوں کے درمیان تعلق داری ظاہر ہو - اس سلسلے میں ایک سکھ سردار سے یہ پوچھا گیا تھا کہ گورنمنٹ کی کیا تعریف ہے تو

اس نے کہا کہ بھلے مانسو ایہہ تے بڑی سوکھی جئی تے سدھی گل اے جیڑی غور طلب اے،، تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ غور تو کرتے ہیں ہمارے مسائل آپ کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو مہربانی کر کے غور کرنے کے بعد ان کی تکمیل بھی کیجئے ان پر فیصلے بھی صادر کیجئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہر ڈویژن کو یہ موقع دیا ہے وہ اپنے اپنے مسائل اس ایوان میں پیش کر سکیں اور اس طرح ہر ایک ممبر کو اپنے مسائل پیش کرنے کا موقع ملا ہے -

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد مجھے اپنے ضلع کے مسائل بتانے میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہیے اور سب سے زیادہ ضروری مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانی چاہیے - مجھے کچھ غلط فہمیاں تھیں - میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے ذہن میں میرے دل میں یہ خیال تھا کہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب ریزرویشن رکھتے ہیں اور صحیح بات اپنی زبان پر نہیں لانا چاہتے - لیکن آج میری یہ غلط فہمی ختم ہو گئی ہے وہ اس ضمن میں بالکل کھلے دل سے نیک نیتی سے اور اپنی پوری یک جہتی اور جانفشانی سے ہماری معروضات کو سنتے ہیں اور ہماری معروضات کو مرکز تک پہنچانے میں بھی بخل سے کام نہیں لیتے - ان کے متعلق جتنے بھی شکوک و شبہات تھے وہ آج دور ہو گئے ہیں اور صاف اور واضح ہو گئے ہیں ہمارا یہ خیال تھا کہ سردار نصراللہ خان دریشک صاحب نے وجوہات کہی ہے وہ غالباً کسی مقامی تعصب کی بناء پر کہی ہے - لیکن آج جناب وزیر اعلیٰ کی زبانی یہ بات صاف ہو گئی ہے -

پارلیمانی سیکرٹری برائے لیبر وسماجی بہبود

پوائنٹ آف آرڈر سر جناب والا میں اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں جو بات کہی جا رہی ہے کہ غلام مصطفیٰ کھر نے دستخط کیے تھے اس کو چیلنج کرتا ہوں وہ غلام مصطفیٰ کھر کے دستخط نہیں ہیں - وہ صادق حسین قریشی کے دستخط ہیں اور میں اس کو ثابت کر سکتا ہوں - (قطع کلامیاں) کیونکہ یہاں پر یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ جو معاہدہ ہوا تھا اس پر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے دستخط کیے تھے - یہ غلط بات ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - یہ کس نے نام لیا ؟

سردار محمد عارف (پارلیمانی سیکرٹری) - یہ آپ نے ابھی کہا ہے کہ دریشک صاحب نے یہاں پر ان کا نام لیا تھا - اس دن

میں اس ایوان میں تھا اس لئے میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے دستخط نہیں کئے تھے -

جناب سپیکر - براہ راست بات نہ کریں ، مجھے مخاطب ہوں اور آپ تشریف رکھیں - سردار صاحب آپ ان سے مخاطب نہ ہوں -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب سپیکر ، میں آپ کی وساطت سے سردار صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ وہ معتبر اور اہم آدمی ہیں -

سردار نصراللہ خان دریشک - جناب والا ، مجھے اجازت ہے کہ میں اس کی وضاحت کرسکوں

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا میں نے تو کسی کا نام نہیں لیا - میں نے تو یہی کہا ہے کہ دریشک صاحب نے یا وزیر اعلیٰ صاحب نے جس بد بخت کا بھی نام لیا اس کی ذمہ داری اس گورنمنٹ یا اس ایوان پر کہ یا ممبران پر نہیں آنی چاہیے - وہ چاہے غلام مصطفےٰ کھر تھا یا صادق قریشی تھا - ہمیں ان کے کارناموں سے کوئی تعلق نہیں ہمیں اگر تعلق ہے تو اس بات سے ہے کہ کس بد بخت نے پنجاب کو بیچا (نعرہ ہائے تحسین) اور کس نے مرکزی حکومت اور وزیر اعظم کے رعب میں آکر اس کے دباؤ میں آکر پنجاب کا بیڑہ غرق کرنے کی کوشش کی جیسا کہ وزیر اعلیٰ نے اس ایوان کو یقین دلایا ہے ہم بھی انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ اس معاملے میں جرات سے دلیری سے جانفشانی سے اور اپنا ذاتی کام سمجھ کر اور یہ سب کا ذاتی کام ہے ہمیں بھوک پیاس سے بچانے کے لئے کام کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہیں - اگر ہم بھوکے پیاسے مریں گے تو میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ شمال اور جنوب کا مسئلہ نہیں - اگر آج مثلاً سے شمالی پنجاب کو پانی مل رہا ہے اور جنوب کو کسی اور نہر سے نہیں مل رہا تو یہ خوش ہونے کا مقام نہیں - یہ زد سب پر پڑے گی -

اس مسئلے پر زیادہ سے زیادہ غور کریں - چاہے ہماری وابستگیاں کسی شخص سے بھی ہوں ہم اس مسئلے پر متفق اور متحد ہو کر سنٹرل گورنمنٹ سے مطالبہ کریں کہ وہ ہمارے حقوق ہمیں دیں یہ عجیب بات ہے کہ اس معاملے میں آج سے بہت پہلے اختر حسین کمیٹی بٹھائی گئی - وہ اپنی رپورٹ بھیج چکی ہے فضل اکبر کمیٹی بیٹھی اس نے

اپنی رپورٹ بھیجی ہے اور سب سے بڑی کمیٹی جسٹس علیم کی کمیٹی تھی جس میں ان کی سرکردگی میں تمام صوبوں کے چیف جسٹس موجود تھے انہوں نے اپنی رپورٹ سنٹرل گورنمنٹ کو دی ہے - اور میں حیران ہوں کہ ہمارے ایم - این - اے صاحبان وہاں اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ایک شخص سے اسقدر مرعوب ہیں اور وہ شخص عبدالوہاب ہے - میرے ایک دوست نے بھی اس کا نام لیا تھا جو پیپلز پارٹی کے دور میں بھی واٹر اینڈ ڈویلپمنٹ کا سیکرٹری تھا اور آج بھی ہماری بدبختی کے لئے وہ وہاں سیکرٹری بن کر بیٹھا ہوا ہے - اور ہم حیران ہیں کہ اس شخص کی ملازمت کی مدت ختم ہوچکی ہے - اور اسے دو سال کی توسیع دی جا چکی ہے کیا اسے میں دی گئی ہے کہ وہ ہمارا گلہ گھونٹے اور پنجاب کو آگ لگانے کے لئے بیٹھا ہے

آوازیں - شیم شیم -

سردار امجد حمید خان دستی - ہمارا صوبہ جل رہا ہے اور وہ نیرو کی طرح بیٹھا ہوا بانسری بجا رہا ہے - میں گذارش کرتا ہوں کہ اگر وہ نیرو نہیں رہا تھا اور وہ بری موت مرا تھا تو یہ بھی اس چیز پر افسوس کرے گا - اور میں یہ چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچے گورنمنٹ سے ہمارے صوبے کا یہ مطالبہ ہونا چاہئے کہ اس شخص کو جلد سے جلد اپنے گھر کو واپس کرے یہ شخص ہماری قسمت کے ساتھ کھیل رہا ہے - وفاقی گورنمنٹ کے ساتھ کھیل رہا ہے - یہاں اور وہاں کسی کو یہ جرات نہیں ہوئی کہ حق کی بات کہے ایک کاغذ کا پرزہ دکھا کر ہمارے حقوق سلب کئے جارہے ہیں - ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں کہ یہ صادق قریشی تھا یا کھر تھا ہمیں تو اس بات سے تعلق ہے کہ ہمارے جو حقوق سلب کئے جارہے ہیں وہ جلد سے جلد بحال کئے جانے چاہئیں میں اس ضمن میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا صرف یہ کہوں گا کہ اگر ہمارے ریزولیشن ہماری تقریروں سے ہماری تحریکوں سے سنٹرل گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے صاحب اقتدار لوگ ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں تو ہمارے اپنے بھائی جو وہاں موجود ہیں ایم - این - اے حضرات انہیں کیا ہوگیا ہے انہیں کونسا سانپ سونگھ گیا ہے وہ کیوں نہیں بولتے - تو میں یہ گذارش کروں گا کہ اگر وہ ہماری بات سننے کے لئے تیار

نہیں تو ہم سب کو ایم - این - اے صاحبان کا گھیراؤ کرنا چاہئے - انہیں کیا ہوگیا ہے ان کی زبان کیوں بند ہے وہ کیوں نہیں بولتے یہاں ہم انہیں اس چھوٹی اسمبلی کے ممبران بیٹھے ہوئے دن رات باتیں کرتے ہیں - اپنے دل کی باتیں کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ کس طرح یہ صوبہ پیاس کی وجہ سے جل رہا ہے - ان ممبران کو کیا ہو گیا ہے ان کی توجہ منعکس کروانے کے لئے ہمیں کوئی ایسی کارروائی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے کہ وہ ہمارے مطالبات کو سنٹرل گورنمنٹ تک پہنچا دیں -

جناب سپیکر - سردار صاحب آپ کی تقریر کا وقت ختم ہوگیا ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - دو تین پوائنٹ ہوں - میں یہ گزارش کر کے ختم کرتا ہوں - یہ ایک رسم چل نکلی ہے کہ اپنی انفرادیت کو دکھانے کے لئے کچھ لوگ پنجابی میں بات شروع کر دیتے ہیں اور کچھ بلوچی میں - میں یہ عرض کروں گا کہ انفرادیت جگانے کا یہی طریقہ نہیں کہ اکبر بگٹی کی طرح کہا جائے کہ مجھے اردو سمجھ نہیں آتی - میں آپ سب بھائیوں سے کہتا ہوں چاہے یہ سردار فتح محمد گلزار ہیں یا میرے دوست راہی ہیں یا گل محمد صاحب ہیں کہ ایسی باتوں سے انفرادیت نہیں اجاگر ہوتی - اس کے اور بھی طریقے ہیں سب سے بڑے پنجابی اور سب سے بڑے پاکستانی حضرت علامہ اقبال مرحوم تھے ان کی پیروی کیجئے - انہوں نے تو سب سے بڑے پنجابی ہوتے ہوئے بھی کبھی یہ کوشش نہیں کی تھی کہ پنجابی کو ہر جگہ تھوپا جائے - کیا یہ زبان اردو بھی ''بھائی'' بن گئی ہے - اگر ہم اپنے ہی صوبے میں جہاں اس کی زیادہ سے زیادہ پرورش اور حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے تھی - اس کا گلہ گھونٹنا شروع کر دیں تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا ؟ مجھے اس سلسلے میں کینیڈی کے قاتل کی بات یاد آ رہی ہے - جب پکڑا گیا تو اس نے کہا کہ کوئی کال گرل تھی اس کی توجہ اپنی طرف منعکس کرانے کے لئے میں نے یہ قتل کیا تھا - تو میں راہی صاحب سے اور گلزار صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی ایسی بات ہے تو ان کی توجہ منعکس کرانے کے اور طریقے بھی ہیں -

جناب سپیکر - اب آپ اپنی تقریر کو ختم کریں - آپ پہلے ہی بہت زیادہ وقت لے چکے ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی - میں آخری بات آپ سے گذارش کرتا ہوں -

جناب فضل حسین راہی - پوائنٹ آف آرڈر سر -

سردار امجد حمید خاں دستی - میں جب ختم کروں گا تو آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی explanation دیجئے گا -

جناب سپیکر - آپ پوائنٹ آف آرڈر پر چیئر کو مخاطب کیجئے فاضل ممبر کو مخاطب نہ کیجئے -

جناب فضل حسین راہی - سر میں آپ کو مخاطب کر رہا ہوں -

جناب سپیکر فرمائیے -

جناب فضل حسین راہی - سر کل آئے وے -

ایک معزز ممبر - پہلے پنجابی بولنے کی اجازت لوں -

جناب فضل حسین راہی چلو جی اجازت دے دیں - میں سردار صاحب نوں تہاڈے حوالے دے نال تہاڈے توسط دے نال صرف اے دسنا چاہنا کہ میں کسے انفرادیت دے واسطے پنجابی نئیں بولدا - میں ایسی زبان نوں وارث شاہ دی تے بابا بلھے شاہ دی زبان سمجھدیاں ہوئیاں - ایس زبان نوں شاہ حسین دی تے اپنے دے ہیرو دی زبان سمجھدیاں ہویاں جنہاں نے پنجاب دے واسطے بڑیاں قربانیاں دتیاں پنجابی بولداواں -

جناب سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - آپ اپنی بات ختم کر دیں personal explanation پر بحث میں بات کیجئے گا - لیکن ابھی آپ بیٹھیں-

سردار امجد حمید خاں دستی - میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ یہ جو لسانی اختلافات ہیں - صوبائی اختلافات ہیں - اس کا نتیجہ سابقہ دور میں یہ بھی ہوا تھا -

جناب سپیکر - سردار صاحب آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے -

سردار امجد حمید خاں دستی - میں ختم کرتا ہوں - اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ یہاں ہماری ایک محترم بہن بیگم شاہین منور ہیں - ان کے دو نوجوان بھائی لسانی فسادات کی نذر ہو گئے اور ان باقی

ماندہ خاندان کو وہ اراضی محض اس خوف سے بیچنی پڑی کہ سی ۔ ٹی ۔ اے نے انہیں رہنے نہیں دیا تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس طرح اختلافات کو ہوا نہ دیجیئے ۔ اس صوبے میں بھی اس پر فساد ہو سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ ہمیشہ سے دستور رہا ہے ۔ کوئی نئی بات نہیں ہوئی اور اس میں بحث کی بھی ضرورت نہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ تساں اسمبلی دے سپیکر او ۔ تھانیداراں وانگوں دبکے مارن لگے ہوئے ۔ ہیڈ ماسٹر وانگوں رڈے او ۔

جناب سپیکر ۔ اور آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ آپ ہر وقت غیر ضروری بات کریں ۔ آپ قاعدے کے مطابق بات کریں ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ آپ تقرر کی اجازت تو دیں جناب ۔

جناب سپیکر ۔ تقریر کی اجازت دینا میری صوابدید پر ہے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ ہاؤس آپ کی صوابدید پر چلتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیئے اور اگر اس کے بعد آپ نے ایوان کا وقت ضائع کیا تو مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ آپ ایوان سے باہر تشریف رکھیں ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ ہنیں ای جی ؟

جناب سپیکر ۔ اس کے بعد اگر آپ نے ایوان کا وقت ضائع کیا تو ۔ پھر جناب مظہر علی گل

جناب مظہر علی گل ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب سپیکر پنجاب کے پانی کی بندش کے سلسلے میں اس ایوان میں کافی بحث ہو چکی ہے بہت ساری باتیں ہو چکی ہیں ۔ اس معزز ایوان نے ایک ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کر کے سنٹرل گورنمنٹ کو بھیجا ۔ لیکن میں اس معزز ایوان کی وساطت سے جناب صدر پاکستان محمد ضیاء الحق صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ خدا را یہ ملکی سلامتی کا معاملہ ہے ۔ ایک بھائی دوسرے بھائی کا حق دبائے بیٹھا ہے اور دوسرا بھائی پانی کی بوند کو ترس رہا ہے ۔ مہربانی

فرما کر اس معاملے کو جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کریں - اور وہ نام نہاد لوگ جو اس فعل کے مرتکب پائے جائیں ان کے خلاف پاک دشمنی کے تحت مقدمے چلائے جائیں - میرے خیال میں یہ پنجاب کی حکومت خاص طور پر میاں نواز شریف صاحب کے خلاف ایک سازش ہے جس کے تحت اس حکومت کو کمزور ثابت کرکے ختم کرانا چاہتے ہیں - لیکن میں ان لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب کے باسی ان کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے -

اب میں بجٹ کے متعلق کچھ تھوڑی بہت عرض کروں گا - میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف صاحب اور جناب وزیر خزانہ کو ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد دیتا ہوں - تعلیم کے شعبہ پر حکومت نے کافی رقم اس بجٹ میں مقرر کی ہے لیکن اس پر کافی رقم خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تھوڑی سی اصلاح کی بھی ضرورت ہے - اس بجٹ میں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسرز کی آسامیاں رکھی ہوئی ہیں - میرا خیال زیادہ عہدے بڑھانے سے تعلیم کا نظام بہتر نہیں ہو سکتا - اگر اس کو ختم بھی کر دیا جائے ، یا اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی جائے تو اس سے بھی معاملہ حل ہو جائے گا - محکمہ تعلیم کو چیک کرنے یعنی نگران عملے کا معیار تو ہم نے دیکھا ہے جہاں سکول میں ان کی مرغ اور انڈوں سے تواضع ہوتی ہے اس کے رزلٹ بہت اچھا نکلتا ہے اس سکول کو اچھے ریمارکس دیتے ہیں دوسرا طریقہ امتحان کا ہے - میرے خیال میں پرائمری کا امتحان ڈائریکٹوریٹ میں ہونا چاہیے - ڈائریکٹر صاحب کے پاس اس کا کنٹرول ہونا چاہیے - مڈل اور ہائی کا کنٹرول بورڈ میں ہونا چاہیئے - اور آٹھویں کلاس کے جو طلبہ ہائی سکولوں میں پڑھتے ہیں ، ان پر بھی لازمی شرط ہونی چاہیئے کہ میٹرک کا امتحان دیں -

باقی جناب صحت کا معاملہ ہے اس کے لیے بھی حکومت نے بجٹ میں کافی رقم شامل کی ہے ہم نے اکثر ہسپتالوں میں دیکھا ہے کہ لال سی دوائی بوتل میں بنا کر دی جاتی ہے - اس کے علاوہ کسی کو اور کچھ نہیں ملتا - اور یہ جو ڈاکٹر صاحبان ہیں یہ بھی خاص طور پر اپنے ہسپتالوں میں بہت زیادہ ذمہ دار ہیں - جو آدمی لڑائی نہ کرکے گاؤں سے جاتا ہے تو وہاں رزلٹ لینے کے لئے ریٹ مقرر ہوتے ہیں - اگر آپ نے 26 کا نتیجہ لینا ہے تو آپ 5 ہزار ڈاکٹر کو دے دیں - 25 کا لینا ہے تو 3 ہزار اور 24-23 کے دو ہزار دے دیں - میرا خیال ہے کہ ہر گاؤں اور ہر محلے میں ایک کمیٹی بنائی جائے - وہ دیکھے کہ جس واقعہ کے متعلق ڈاکٹر نے سرٹیفکیٹ دیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں -

باقی جنرل ایڈمنسٹریشن کی مد میں حکومت نے کافی رقم رکھی ہے اس سلسلہ میں پولیس پر کافی رقم خرچ ہوگی - پولیس کی گاڑیوں پر واٹر لیس سیٹ مہیا کرنا حکومت کا فرض ہے - لیکن میں ان سے بھی گذارش کروں گا کہ خدارا پٹرول کے لئے غریب لوگوں کی جیبوں سے اپنی نظر دور رکھیں - کسی آدمی کے گھر لاش پڑی ہوتی ہے اور تھانیدار جاتا ہے تو کہتا ہے کہ جلدی سے جاؤ گاڑی میں پٹرول ڈالنا ہے - اگر کسی آدمی کی چوری ہوتی ہے وہ رپورٹ درج کرتا ہے - اس گھر تو پہلے ہی لٹ چکا ہے لیکن جب وہ رپورٹ درج کرانے تھانے جاتا ہے تو رہتی سہتی کسر بھی وہاں نکل جاتی ہے - میرے خیال میں ان کو اپنا رویہ درست کرنا چاہیئے -

باقی جناب یہ محکمہ خوراک ہے - اس محکمے کا پہلے ضمنی بجٹ میں بھی ذکر آیا کہ کچھ رقم ان کو ایزادی دینی پڑی ہے جس سے خرچہ اور بڑھ گیا ہے - لیکن اس بجٹ میں بھی محکمہ خوراک کے لئے کافی رقم ہے - لیکن ہمارے بھی کچھ واجبات ہیں جو محکمہ خوراک کے ذمے ہیں مہربانی کرکے وہ بھی ہمیں واپس دلائے جائیں - وہ ایسے ہے کہ زمیندار جب اپنی گندم گودام میں لے جاتا ہے تو وہاں اس کو اپنی اصل جنس کے علاوہ 90 پیسے فی بوری مزدوری کے بھی ملتے ہیں - لیکن جب ہم بل وصول کرنے بینک جاتے ہیں تو ٹھیکیدار بھی ساتھ ہی جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ 90 پیسے فی بوری کی رقم میری ہے - یہ مجھے واپس دو - حالانکہ وہ مزدوری زمیندار کے کھیت سے شروع ہوکر گودام تک جاتی ہے - اور ٹھیکیدار کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ زمیندار کی بوری گلے سے یا ٹرالی سے اتار کر گودام میں رکھ دیتا ہے - تو مہربانی فرماکر وہ 90 پیسے جو ٹھیکیدار لے جاتا ہے وہ بھی زمینداروں کو ملنے چاہیئں - اس ٹھیکیدار کا حق نہیں ہونا چاہیئے - باقی زرعی ترقی کے لئے حکومت نے بہت کچھ کیا ہے - میری چند ایک تجاویز ہیں جو اس معزز ایوان کے توسط سے پیش کرنا چاہتا ہوں - بجلی اور کھاد کی قیمتیں فوری طور پر کم کی جائیں - آبیانہ جو ہر سال 25 فیصد بڑھایا جاتا ہے فوری طور پر ختم کیا جائے - اس سال 10 فیصد کمی کی جائے - موجودہ آبیانہ کی کی معافی کا جو طریقہ ہے اس میں کچھ تبدیلی ہونی چاہیئے - اور ضلعدار کو موقع پر اختیار ہونا چاہیے کہ ایک زمیندار کا کھیت اگر آٹھ کنال کی بجائے ایک کنال پیدا کرتا ہے تو موقع پر جو پٹواری ہوتا ہے وہ آٹھ کنال ہی کی گرداوری کر دیتا ہے - اور اس میں ہمارے لئے یہ رعائت

رکھی ہوتی ہے کہ آپ معاملے کی معافی کے لیے درخواست دیں حالانکہ ہم زمینداروں کو علم بھی نہیں ہوتا کہ درخواستوں کی تاریخ کب آتی ہے - اور کب ختم ہو جاتی ہے - باقی جو ٹیوب ویل ہیں اس میں گورنمنٹ 25 فیصد rebate دیتی ہے - میرے خیال میں یہ طریقہ اتنا پیچیدہ ہے کہ کوئی بھی آدمی اس rebate کو حاصل نہیں کرسکتا - اگر کوئی آدمی سارے کاروبار چھوڑ کر اس کو حاصل کرنے کے درپے ہو جائے تو اس میں بھی کم از کم چھ ماہ لگتے ہیں - تو مہربانی فرما کر اس rebate کے نظام کو تبدیل کیا جائے - اور وزیراعلیٰ پنجاب جب فیصل آباد تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ وہاں ریوینیو کی ایک کمیٹی بنائی جائے گی اور اس میں زمینداروں کو شامل کیا جائے گا اور وہاں اس کا فیصلہ ہو جائیگا لیکن ابھی تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا - ٹیوب ویلوں کا دوہرا آبیانہ وصول کیا جاتا ہے - وہ اس طرح کہ جس آدمی نے اپنا ٹیوب ویل لگایا ہوتا ہے وہ اس نہری کھال سے پانی گذارتا ہے تو اس پر ڈبل آبیانہ لگا دیا جاتا ہے میرے خیال میں یہ چیز بھی ختم کرنی چاہیے -

جناب وزیر بلدیات چوہدری پرویز الٰہی صاحب نے فرمایا تھا کہ لوکل باڈیز کے ادارے بہت اچھا کام کررہے ہیں - میرے خیال میں یونین کونسلوں کو سب سے زیادہ فعال بنانا چاہیئے - میری ایک تجویز ہے زمینداروں سے دیہات میں کم از کم تین ادارے ٹیکس وصول کرتے ہیں - ایک یونین کونسل ایک مارکیٹ کمیٹی اور ایک ڈسٹرکٹ کونسل اگر یونین کونسل کو یہ عزت کا مقام دینا ہے کہ وہی فعال ادارہ بنے

(اس مرحلے پر محترمہ بشریٰ رحمن کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

تو چونکہ نچلی سطح پر جو بنیاد ہے وہ یونین کونسل ہی ہے تو یہ یونین کونسل کو ہی اختیار ہونا چاہیئے کہ دیہاتی علاقے میں ڈسٹرکٹ کونسل اور مارکیٹ کمیٹی جو ٹیکس وصول کرتے ہیں وہ یونین کونسل وصول کرے -

جناب میرے اپنے علاقے کے چند مسائل ہیں وہ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں - وزیراعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جب فیصل آباد تشریف لے گئے تھے تو وہاں سمندری کے شہریوں کا ایک وفد ان سے ملا تھا وزیراعظم نے فرمایا تھا کہ میں آپ کو ایک industrial estate دے رہا ہوں بلکہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ سمندری والوں کے لئے ایک تحفہ ہے اس کو آپ منظور سمجھیں میں یہ اس ایوان کی وساطت سے وزیراعظم پاکستان

کو اپنا وہ وعدہ یاد دلاتا ہوں جو کہ فیصل آباد میں بیٹھ کر انہوں نے سمندری کے لوگوں سے کہا تھا ۔ سمندری کالج میں ایک بوائے کالج تھا جو سب سے پہلے جب بنا تھا تو انٹر سائنس کالج تھا ۔ لیکن اب اس میں ڈگری کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے اس کی بلڈنگ بہت محدود ہے کم از کم اس میں چھ نئے کلاس کے کمروں اور ایک چار دیواری کی فوری طور پر تعمیر ہونی چاہوئے ۔ سمندری میں ایک گرلز انٹر کالج موجود ہے اس کی بلڈنگ بن رہی ہے اب اگر اس بجٹ میں اس کو ڈگری کا درجہ دے دیا جائے تو بہت مہربانی ہو گی ۔ چک نمبر 135 گ ب کے مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دے دیا جائے اور چک 214 گ ب کے پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دے دیا جائے ۔

ایک فاضل رکن—دو دفعہ گھنٹی بج چکی ہے سارے معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جتنا جتنا وقت ملتا ہے وہ برائے مہربانی اپنے وقت کے اندر بات ختم کریں ۔

جناب مظہر علی گل — مہربانی سر صرف ایک مسئلہ رہ گیا ہے مدت کے بعد اب باری آئی ہے ۔

جناب چیئرمین—بہت نوازش اگر آپ اس کو مختصر تر کر دیں ۔

جناب مظہر علی گل—مختصر جناب ۔

جناب چیئرمین—فرمائیے ۔

جناب مظہر علی گل—یہ سڑکوں کا معاملہ ہے ہمارے 84-1983ء کے دس سالہ ماسٹر پلان میں ایک سڑک 527 گ ب سے 45 گ ب تک جو گوجرہ سمندری کو جاتی ہے کو بنانے کے لئے یہ منصوبہ اس میں شامل ہے مہربانی کر کے اس کے لئے اگر رقم مہیا کی جائے تو تقریباً دس دیہاتوں کو اس سے فائدہ ہو گا ۔

جناب چیئرمین—اب آپ تشریف رکھئے ۔

ایک فاضل رکن—یہ جو چیف منسٹر صاحب ہر ضلع کے delegation سے مل رہے ہیں اور ہر ضلع کے مسائل ان سے پوچھ رہے ہیں ان پر بجٹ میں آپکو زیادہ بات کرنی چاہیئے ۔

جناب چیئرمین—جی مہربانی شکریہ خواجہ محمد اصغر کوریجہ ۔

خواجہ محمد اصغر کوریجہ—جناب والا آج کے نوائے وقت میں چیف منسٹر صاحب کا پانی کے متعلق بیان ہے ۔ اس سلسلے میں ہم

مطمئن ہیں اور ان کی کوششوں کو سراہتے ہیں ۔ جہاں تک مرکزی حکومت کا تعلق ہے میں یہ ضرور کہوں گا کہ ایک پیاسا پانی مانگتے مانگتے مر جائے اور پانی اس کو اس وقت ملے جب وہ مر چکا ہو اور اس کی قبر پہ ڈال دیا جائے ۔ اس کے متعلق میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

میں مختصر وقت لوں گا اور کوئی کوئی پوائنٹ آپ کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ سڑکوں کے اور بجلی کے مسئلے ڈسٹرکٹ کونسل بھی حل کرتی رہتی ہے مگر اہم مسئلہ تعلیم کا ہے ۔ خاص طور پر پرائمیری تعلیم کا پرائمیری تعلیم صحیح طور پر نہ ملنے کی وجہ سے دیہاتی بچے آگے تعلیم حاصل نہیں کرسکتے اور پانچویں جماعت کے بعد انہیں گھر میں بیٹھنا پڑتا ہے ۔ تو میری یہ استدعا ہے کہ مہربانی کر کے ہر گاؤں میں ، ہر بستی میں ایک پرائمیری سکول ہو اور یونین کی سطح پہ ایک ماڈل سکول ہو ۔ جناب والا ، اس سے ایک فائدہ ہے کہ والدین شہروں کی مسافت سے بھی بچ سکتے ہیں اور ان کے اخراجات میں بھی کمی واقع ہو سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ میری دوسری تجویز زراعت سے متعلق ہے ۔ چونکہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے اور ہمارا دارو مدار بھی زراعت پر ہی ہے ۔ ڈیزل کی قیمت کم ہوگئی ہے ہم شکر گزار ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ کھاد کی قیمت کو بھی کم کیا جائے ۔ اور سپرے کا جو طریقہ کار ہے اس کو صحیح ناپ کر دیا جائے ۔ چونکہ سپرے کے وقت ہمیں سپرے کی مشینیں نہیں دستیاب ہو سکتی ہمیں مجبوراً پھر سپرے سے محروم ہونا پڑتا ہے ۔ میری تجویز ہے کہ سپرے محکمہ زراعت خود کرائے اور وہ اس بات کا پابند ہو ۔ اگر وہ سپرے کرنے میں ناکام رہے تو وہ اس بات کا جواب دہ ہو ۔ میں جناب کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ میرے اور بھائی بھی بیٹھے ہیں ۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ حاجی سردار خان صاحب ۔

حاجی سردار خان میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بھی بجٹ پر بحث کا موقع دیا ۔ جناب والا ، ہم نے الیکشن میں حصہ اس لئے لیا تھا کہ مارشل لاء یہاں سے ختم ہو جائے گا لیکن افسوس ہے کہ مارشل لاء ابھی تک ختم نہیں ہو رہا ۔ دوسرا مسئلہ جو پانی کا چل رہا ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر اپنا بیان دیا ہے ۔ لیکن اگر وہ یہ فرما دیتے کہ یہ معاہدہ کس نے کیا تھا اور

اس معاہدے پر آج تک عمل درآمد ہوا ہے یا نہیں ہوا تو میرا خیال ہے اس سے کافی تسلی ہو جاتی۔

جناب والا ، میں کچھ اپنے علاقے کے مسائل کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں - سب سے پہلے تو یہ ہے کہ تعلیم کو جو priority دی گئی ہے یہ واقعی بہت ضروری ہے - لیکن پنجابی میں ایک کہاوت ہے "جیدے گھر دانے اوہدے کملے وی سیانے" -

جس قسم کے حالات سے دیہاتی لوگ گزر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ سکولوں کی تعمیر ، اجراء اور استادوں کا تقرر اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا - پہلے دیہاتی لوگوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے - اس وقت وہ مسائل میں گھرے ہوئے ہیں - زراعت ہمارے ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے - ہماری 75 فیصد دیہاتی آبادی اس سے متعلق ہے اور زراعت کے لئے پانی کی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ہے - واپڈا نے بجلی مہیا کرنے کے جو انتظامات کئے ہیں وہ بڑے مایوس کن ہیں - ایک آدمی جب کنکشن لینے کے لیے جاتا ہے تو اسے دس دس ہزار روپیہ رشوت دینا پڑتا ہے جو کہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں - پھر اس کے بعد لائن کا خرچہ دینا پڑتا ہے اور اگر کسی کو بدقسمتی سے کنکشن مل بھی جاتا ہے تو تیسرے چوتھے مہینے کے بعد اس کا میٹر defective قرار دے دیا جاتا ہے اور اس کو average کا بل جاری کر دیا جاتا ہے - جناب والا ، میں اس چیز کو محسوس کرتا ہوں کہ اگر محکمہ بجلی والوں کے یہی دن رات رہے تو زمیندار بجلی کے ٹیوب ویل چلانا بند کر دیں گے - اور ایک بات بڑی افسوس ناک ہے جوں جوں یہ محکمہ ترقی کر رہا ہے توں توں بجلی کے ریٹ بڑھ رہے ہیں اس کی شائد یہ وجہ ہے جتنے بھی محکمے کے ملازم ہیں ادنی سے لے کر اعلیٰ تک ، وہ مفت بجلی استعمال کرتے ہیں اور ان کا یہ استحقاق بنا ہوا ہے - جس طرح یہ محکمہ بڑھ رہا ہے ، ترقی کر رہا ہے اس طرح ان کا خرچہ بھی بڑھ رہا ہے اور ان کا خرچہ صارفین پر ڈالا جا رہا ہے - اگر ہم سے کاشتکاری کو چلانا ہے ، اپنی معیشت کو مضبوط کرنا ہے ، ہم نے غلے کے معاملے میں خود کفیل بننا ہے ، ہمیں اپنی چاول اور روئی سے جو زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے اسے قائم رکھنا ہے تو ہمیں اس ڈھانچے میں تھوڑی سی تبدیلی کرنی پڑے گی مجھ سے پہلے بھی میرے کئی فاضل دوستوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ہندوستان کی طرح یہاں flat rate مقرر کیا جائے اور ہمیں میٹر اور میٹر ریڈر سے مکمل طور پر نجات دلائی جائے -

جناب والا ۔ محکمہ انہار بھی ہمیں پانی مہیا کرتا ہے ۔ یہ بات پچھلے سال سے ، بلکہ اس سے بھی پچھلے سال سے دیکھنے میں آ رہی ہے کہ محکمہ کے اہلکار چھوٹا موگے کو اکھاڑنا شروع کر دیتے ہیں ۔ اگر زمیندار ان سے جا کر مل لے اور انہیں کچھ قیمت ادا کر دے تو موگا قائم رہ جاتا ہے ورنہ اس کو چھوٹا کر دیتے ہیں ۔ یہ نہیں کہ ایک ہی دفعہ یہ معاملہ ختم ہو گیا ۔ یہ طریقہ ہر سال چلتا ہے ۔ اس کے لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو ختم کیا جائے ۔

اس کے علاوہ محکمہ نہر ان زمینداروں کو جو ٹیوب ویل لگا کر آبپاشی کرتے تھے 25 فیصد subsidy دیتا تھا ۔ اس سال سے وہ subsidy بھی ختم کر دی گئی ہے ۔ اور یہ کہا گیا ہے کہ جس نے نہر کا پانی نہیں لگوانا وہ اپنا رقبہ خارج کروالے ۔ حالانکہ یہ اس کا حق ہے کہ وہ نہری پانی کے ساتھ اگر ٹیوب ویل کا پانی لگاتا ہے تو اسے اس کی subsidy ملنی چاہئے ۔ زمیندار یا کاشتکار جو پہلے ہی بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے اس کے لئے جو رعائتیں تھیں وہ بھی ختم کی جا رہی ہیں یہ کس لئے کیا جا رہا ہے ۔ کیا یہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ گندم ہمیشہ باہر سے منگواتے رہیں ، ان لوگوں کے سامنے جا کر جھولیاں پھیلاتے رہیں ۔ اس پر نظر ثانی کرنا پڑے گی ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ میں priority کا دوسرا نمبر سڑکوں کو دینا چاہتا ہوں کیونکہ وہ بھی زمینداروں اور کاشتکاروں کے متعلق ہیں ۔ جب تک زمیندار کی جنس کھیت سے منڈی تک پہنچانے کا انتظام نہ کیا جائے اس وقت تک وہ اس سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔

جناب والا ، اس کے علاوہ میرے دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ میرے حلقہ نیابت میں پانچ سال پہلے تین سڑکیں شروع کی گئی تھیں ۔ کھڈیاں سے حسین خان والا ۔ کھڈیاں سے چونیاں اور کھڈیاں سے سرالی ہٹھاڑ لیکن وہ ابھی تک مکمل نہیں ہوئیں ۔ پہلے جو کچے راستے زمیندار استعمال کر رہے تھے وہ بھی ناقابل استعمال بنا دیے گئے ہیں ۔ کہیں مٹی ڈال دی گئی ہے ۔ کہیں روڑا ڈھیر کر دیا گیا ہے ۔ کہیں گڑھے پڑے ہیں ۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ براہ مہربانی ان سڑکوں کو جلد از جلد مکمل کیا جائے ۔

اسکے علاوہ ایک سڑک نور پور نہر سے سوڈی وال تک ہے جس کے ذریعے پینتیس چالیس دیہات میں روڈ سے رابطہ قائم کرتے ہیں - اس پر سولنگ لگی ہوئی ہے - 30 سال ہو گئے ہیں اس پر اتنے گڑھے پڑ گئے ہیں کہ وہ استعمال کے قابل نہیں رہی - اس سڑک کو پختہ کیا جائے تاکہ اس سے لوگ فائدہ اٹھا سکیں -

اسکے بعد جناب والا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ دیہات میں ہسپتال بننے چاہئیں - لوگوں کو صحت کے متعلق سہولت ملنی چاہیے اور حکومت کا یہ منصوبہ بھی ہے کہ ہر کونسل میں ایک یونٹ بیسک ہیلتھ سنٹر بنایا جائے لیکن میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جہاں جہاں یہ ہیلتھ سنٹر بنے ہیں نہ ڈاکٹر پہنچتا ہے نہ دوائیاں - اور نہ ڈاکٹروں کا معاون عملہ ہی پہنچتا ہے - جو رقم بیسک ہیلتھ یونٹ بنانے پر خرچ کی جارہی ہے جب تک وہاں ڈاکٹر - ان کا عملہ اور دوائیاں نہ بھیجی جائیں اس وقت اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے - جو ڈاکٹر Basic Health Centre میں بھیجے جائیں انہیں سہولتیں دی جائیں - انہیں خاص الاؤنسز دیے جائیں اور وہاں دوائیاں بھی مہیا کی جائیں تاکہ لوگ اس سے صحیح فائدہ اٹھا سکیں -

جناب والا ایک بیسک ہیلتھ یونٹ ہمارے موضع جوڑہ میں بنا ہوا ہے - وہ پختہ سڑک سے تین میل کے فاصلے پر واقعہ ہے - وہاں کوئی راستہ نہیں ہے جس راستے سے بیماروں کو وہاں تک پہنچایا جا سکے - کچے راستے ہیں زمیندار وہاں ٹریکٹر ٹرالی یا تانگے پر مریضوں کو لے جاتے ہیں ان پر جاتے جاتے بیمار ویسے ہی دم توڑ جاتے ہیں - میں یہ گزارش کروں گا نور پور نہر سے جوڑے بیسک ہیلتھ یونٹ تک سڑک بنائی جائے -

اس کے علاوہ جناب والا تعلیم پر بہت زیادہ خرچ کیا جا رہا ہے - اس کے لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جو پہلے سکول جاری ہوچکے ہیں ان کی عمارتیں پہلے مہیا کی جائیں - بچے اور بچیاں درختوں کے سائے میں بیٹھ کر تعلیم حاصل نہیں کرسکتے - جو عمارتیں پہلے بن چکی ہیں ان کی حالت خستہ ہوچکی ہے - ان کی مرمت کی جائے -

میرے حلقے میں سات ہائی سکول چل رہے ہیں ہائی سکول کی تعلیم کے بعد جو لڑکے فارغ ہوتے ہیں وہ قصور یا لاہور کا رخ کرتے ہیں - قصور کالج کے ساتھ ہوسٹل نہیں ہے تو ان دیہاتی لڑکوں کو روزانہ جانا

پڑتا ہے اور وہ بسوں کی چھتوں پر بیٹھ کر سفر کرتے ہیں جو نہایت افسوس ناک چیز ہے - بسوں والوں سے کئی جھگڑے ہوئے ہیں اور نقصان بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ قصور کالج کے ساتھ ہوسٹل بنایا جائے اور کھڈیاں جو ٹاؤن کمیٹی ہے جس کی آبادی 20 ہزار سے متجاوز ہے وہاں ہائی سکول بڑی دیر سے چل رہا ہے - اور اس کے پاس رقبہ بھی کافی ہے وہاں انٹر کالج کا قیام عمل میں لایا جائے -

جناب والا میں آپ کے وقت کا احساس کرتے ہوئے اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں -

رانا پھول محمد خان - محترمہ چیئرمین صاحبہ کی وساطت سے میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں - چونکہ پانی کا مسئلہ زیر بحث ہے - میرے علاقہ کے راجباہ نیاز بیگ پر 12 گاؤں کی اس قدر بری حالت ہے کہ وہ آبیانہ ادا نہیں کر رہے ہیں - وہاں پانی نہیں پہنچ رہا ہے- ان مواضعات کے نام محکمہ آبپاشی سے متعلقہ اگر کوئی صاحب نوٹ کرتے ہیں وہ کر لیں - بلوکی - سندھو - رکھ والا - بیڑ وال - جمبے ٹھٹھی تاڑ - خانے موڑ - روڑے- سرائے مغل - ان موضعات میں پانی نہیں پہنچ رہا - میں جناب سے درخواست کروں گا کہ وزیر آبپاشی صاحب کو یہ حکم فرمائیں کہ اجلاس کے خاتمے کے بعد وہ ایک دن اس علاقے کے ٹیل کے علاقے کا دورہ رکھیں -

جناب نسیم احمد - جناب والا رانا صاحب کا یہ عجیب طریقہ ہے - ہم تو نہیں سمجھ سکے کہ یہ کس چیز پر بات کرتے ہیں - جب جی چاہتا ہے اٹھ کر کھڑے ہوجاتے ہیں - میرا خیال ہے کہ وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہوں گے جنہوں نے انہیں منتخب کیا کرکے ادھر بھیج دیا اور جان چھڑالی -

جناب چیئرمین - رانا صاحب آپ تشریف رکھیں - جناب نسیم احمد -

جناب فضل حسین راہی - جناب والا دو چار منٹ مہربانی کر دیو - تسیں ادب او میں شاعر آں دونویں ممبر وی آں -

جناب چیئرمین آپ بیٹھ جائیے - پھر آپ مجھ پر جانبداری کا الزام لگائیں گے جو تھوڑی دیر پہلے آپ نے سپیکر صاحب پر لگایا تھا - یہ کہا جائیگا کہ ادیب ہو کر شاعروں کو پہلے موقع دے رہے ہیں -

جناب فضل حسین راہی - جناب میں یہ آپس کی گل کیتی اے۔

جناب چیئرمین - آپ بیٹھ جائیے - آپس کی بات پوری محفل میں نہیں کرتے -

(قہقہے)

ایک آواز - ہم بھی اسی طرح زبردستی بولنے لگیں گے -

جناب چیئرمین - جناب نسیم احمد -

جناب نسیم احمد - جناب سپیکر سب سے پہلے تو میں اللہ تعالی کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے یہ موقع عطا کیا کہ میں بحیثیت ایم - پی - اے ملک کی خدمت کر سکوں -

فقط اس کی یہ عنایت ہے

ورنہ میں کیا میری حقیقت کیا

میاں منظور احمد وٹو صاحب تو ہیں نہیں میں ان کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے بڑے صبر کے ساتھ ہمارے ان معزز اراکین کو اظہار خیال کا موقع عطا کیا - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم جس مقصد کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں - ان کی راہنمائی میں انشاءاللہ یہ حاصل کرکے رہیں گے اس کے بعد میں وزیر خزانہ مخدوم الطاف احمد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں - اور انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں - کہ جنہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف کی قیادت میں ایک ریکارڈ بجٹ پیش کیا ہے - اس بجٹ کے ضمن میں خراج تحسین کچھ اس طرح پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں - کہ

زینت حلقہ آغوش بنو

دور بیٹھو گے تو چرچا ہو گا

جس بھی فنکار کے شاہکار ہو تم

اس نے صدیوں تمہیں سوچا ہو گا

(نعرہ ہائے تحسین) - اب میں ایک واقعہ پنجابی میں عرض کرتا ہوں - اجازت ہو تو -

جناب - چیئرمین فرمائیں -

جناب نسیم احمد - اک دفعہ ملاں نصیرالدین احمد نے اعلان کرادتا کہ ملاں صاحب تقریر کرن گے بڑی دنیا اکٹھی ہو گئے چلی گئی ملا نصیرالدین نے پچھیا سی تہانوں پتہ اے جو کچھ میں کہنا چاہناں واں لوگ کہن لگے نہیں جی - سانوں نئیں پتا - ملا جی کہن لگے کہ فیر اتھے کی لین آئے او - تھوڑے دناں بعد لاؤڈ سپیکر تے فیر اعلان کر دتا کہ ملا صاحب بڑی شان و شوکت دے نال جلسہ کرن گے - اور تقریر کرن گے - پبلک چلی گئی پچھیا کدوں بھئی - تہانو اے میں کی آکھنا چاہناں واں - لوکاں آکھیا کہ اگے اسی آکھیا سی بئی سانوں نئیں پتا - جواب ہو گیا سی - اوہ ایہہ آکھن لگے بئی سانوں پتا اے - آکھن لگے - تہانو پتا اے تے فیر اتھے کی لین آئے او اک ہفتے بعد فیر اعلان کر دتا گیا کہ جناب - ملا نصیرالدین تقریر کرن گے - دنیا فیر چلی گئی - پچھیا بئی تہانوں پتا اے میں کی کہناں چاہندا واں - ادھیاں آکھیا ہاں جی سانوں پتا اے - ادھیاں نے آکھیا جی سانوں کوئی نئیں پتا - اوہ آکھن لگے جنہاں نوں پتا اے - اونہاں نوں دس دین - جنہاں نوں نئیں پتا - پانی دے معاملے وچ ، بجٹ دے معاملے وچ ، میرے بہت سارے بھائیاں نے ، میرے بہت سارے معزز دوستاں نے بہت کچھ کہہ لیا اے - ایس ویلے ایہناں تے کچھ کہن دی کوئی خاص ضرورت نئیں - چند اک گلاں ، چند اک چیزاں ، جھڑیاں میرا خیال اے کہ ایس توں پہلاں پیش کیتیاں گئیاں ، میں اوہ کہواں گا بجٹ 86-1985ء کی سب سے بڑی خوبی تو یہ ہے - کہ یہ ایک ریکارڈ بجٹ ہے - اس میں ترقیاتی منصوبوں پر پچھلے سالوں کی نسبت سب سے زیادہ رقم رکھی گئی ہے - جو 85-1984ء کے ترقیاتی بجٹ کے مقابلے میں 32 فی صد سے زیادہ ہے - اور اگر خصوصی ترقیاتی پروگرام کی رقم بھی اس میں شامل کر لی جائے تو یہ تناسب بڑھ کر 39 فی صد ہو جاتا ہے -

ملک طیب خان - پوائنٹ آف آرڈر پہ عرض کرتا ہوں کہ میرے بھائی نے کہا ہے کہ پانی کا تو بہت کچھ ہو چکا ہے - جنہیں پتا نہیں ، وہ بتا دیں - میرا خیال ہے - انہیں پانی کے متعلق بتانے سے شرم آتی ہے - تو برائے مہربانی یہ پانی کے متعلق بھی کچھ بتا دیں تو بہتر ہو گا -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب نسیم احمد - پانی کے متعلق تو ہم یہاں فیصلہ کر چکے ہیں یہاں قرار دادیں پاس ہو چکی ہیں ہاؤس نے متفقہ فیصلہ کیا ہے یہ تو سب کچھ ہو چکا ہے - دیہی ترقی کے لئے مختص کی جانے والی رقوم

جو 1978-79ء میں کل ترقیاتی بجٹ کا تقریباً 27 فی صد تھیں 1984-85ء انھیں بڑھا کر 61 فیصد کردیا گیا ۔

رائے جعفر خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ یہ ریکارڈ بجٹ ہے ۔ ریکارڈ بجٹ سے ان کیا مطلب ہے ذرا یہ سمجھا دیں

جناب نسیم احمد ۔ اور اب یہ 70 فیصد سے زائد ہو جائیگا کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ۔ یہ پہلا بجٹ ہے جسے ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ کوئی منی بجٹ پیش نہیں کیا جائیگا ۔

اب میں تعلیم کے متعلق گذارش کروں گا ۔ اگرچہ تعلیمی تناسب ملکی سطح سے قدر بہتر ہے ۔ تاہم تعلیم کے میدان میں بہت سارے پالیسی پروگرام کے خلاء پائے جاتے ہیں جہاں بہتری کی کافی گنجائش ہے ۔ وزیر خزانہ صاحب نے جو اقدامات یہاں بیان فرمائے ہیں مثلاً اساتذہ کی تعداد میں اضافہ تعلیمی اداروں کی نگرانی ابتدائی تعلیم میں توسیع سازوسامان کی فراہمی فنی تعلیم کا فروغ یہ اگرچہ نہایت ضروری ہیں اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ بجٹ میں سب سے زیادہ رقم تعلیم کے شعبے کے لئے رکھی گئی ہے ۔ لیکن میرے خیال میں چند ایک ایسے امور ہیں جن کی طرف توجہ دئے بغیر خاطر خواہ نتائج نہیں نکل سکتے میں وہ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ہے دوہرا نظام تعلیم ۔ یعنی انگلش میڈیم اور اردو میڈیم ۔ سرکاری اور نجی ادارے ۔ وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا ہے کہ نجی ادارے مزید کھولنے کی اجازت دی جائے گی ۔ یہ بہت ہی اچھی بات ہے ۔ اس سے تعلیم عام ہوگی ۔ مگر یہ واضح طور پر عرض کروں گا ۔ کہ حکومت کو اس نظام میں یکسانیت پیدا کرنی ہوگی ۔ یعنی جو نظام سرکاری سکولوں میں رائج ہوگا وہی نجی اداروں میں اپنایا جائیگا ورنہ یہیں سے سماجی تعصب شروع ہو جاتا ہے ۔ مقامی حکومت کو تعلیمی ادارے بلدیاتی اداروں کو واپس کرنے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور نئے ادارے کھولنے کی اجازت دینی چاہیئے ۔

رائے جعفر خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ معزز ممبر پڑھ رہے ہیں ۔

جناب نسیم احمد ۔ یہ میرے پاس علیحدہ علیحدہ پوائنٹس ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھئے وہ پوائنٹس پڑھ رہے ہیں ۔

ملک طیب خان - جناب سپیکر میرے بھائی اکیلے ممبر ہی نہیں ہیں وہ پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں -

جناب نسیم احمد - معلوم ہوتا ہے کہ حکمت تعلیمی اداروں کے نظام میں مخمصے میں پڑی ہوئی ہے - یعنی کبھی تو یہ ہو جاتا ہے کہ دو سیکرٹری بنا دئیے جائیں گے کبھی یہ ہو جاتا ہے کہ دو ڈی پی آئی بنادئیے جائیں - یہ ان چیزوں کا حل نہیں - ہم نے بھی دیکھا ہے کہ پندرہ بیس سال پہلے صرف ایک ڈویژنل انسپکٹر ہوا کرتے تھے - تو کام صحیح اور اچھے طریقے سے چلتا تھا - اس کا واحد علاج میں عرض کرتا ہوں کہ ہر کالج اور سکول کے لئے ایک انتظامی کمیٹی ہونی چاہئے - وہ انتظامی کمیٹی کن افراد پر مشتمل ہو ایک اس ادارے کا سربراہ والدین کا نمائندہ بلدیاتی اداروں کا نمائندہ یا ایم این اے اس علاقے میں رہنے والے شہریوں میں سے کوئی فنی ماہر خواہ وہ ریٹائرڈ سرکاری ملازم ہی ہو ان افراد پر مشتمل یہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو اپنا خود اپنا انتظام چلائے اور اپنا حساب اکاؤنٹ کھولے اور اپنے ہی دیئے ہوئے کوائف کے مطابق انھیں رقوم مہیا کی جائیں - گورنمنٹ براہ راست اس کمیٹی کو اپنے ہی مہیا کردہ کوائف پر امداد فراہم کرے اور ہر ادارہ ایک فنڈ کھولے جس مقامی مخیر حضرات کے عطیات ہوں - اب بھی مخیر حضرات عطیات دینے کو تیار ہیں - مگر گورنمنٹ کے انتظام کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں - اور یہی طریقہ کار ہسپتالوں کے لئے بھی اپنانا چاہیے کیونکہ ان کا سارا نظام بھی درہم برہم ہوچکا ہے -

چوہدری حاکم علی پوائنٹ آف آرڈر - بقایا تقریر تو مولوی نصیرالدین صاحب نے سنا دینی ہے - سب کو وقت اور اجازت ملنی چاہئے -

(وقت ختم ہونے کی گھنٹی)

جناب نسیم احمد - میرا وقت ابھی ختم نہیں ہوا - دس منٹ ابھی بقایا ہیں - آپ نے گھنٹی بجا دی ہے - میں ایک بات آخری عرض کرنا چاہتا ہوں - بیوروکریسی کے متعلق میرے فاضل بھائیوں نے بہت کچھ کہا ہے - کس نے نوکر شاہی کہا ہے اور کس نے افسر شاہی مگر میں عرض کرتا ہوں کہ سارے کا سارا قصہ ان کا نہیں ہے -

مولانا منظور احمد چنیوٹی - خواہ مخواہ مجھے کیوں نشانہ بنایا گیا ہے ممبر اس کی وضاحت کریں -

جناب چیئرمین ۔ مولانا آپ تشریف رکھیں ، وہ وضاحت کر دیں گے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ میرا نام لے کر مجھے کیوں نشانہ بنایا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ مولانا آپ بیٹھیں گے ۔ تب ہی تو وضاحت کریں گے ۔

جناب نسیم احمد ۔ بیوروکریسی کے متعلق عرض ہے کہ اس پر تنقید سب نے کی ہے لیکن اس کے لیے کوئی تجویز نہیں پیش کی ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ تنقید کی بجائے خود تجاویز بھی پیش کرنی چاہئیں ۔ ہمیں پہلے کاروبار سلطنت کو سمجھنا چاہیے ۔ ہمارے ملک میں ایک عجیب phenomment یہ ہے ۔ وہ تمام کام جن میں discreation ہو ، یا جوڈیشنل استعمال درکار ہو مثلاً بھرتی کرنا تعلیمی اداروں میں داخلہ وغیرہ اور لائسنس جاری کرنا یہ تمام غیر جانبدار کام بیوروکریسی کے حوالے ہونے چاہئیں ۔ ہمارا کام تو قانون سازی ہے ۔ مگر حال یہ ہے کہ ہم نے اپنے رول ایک دوسرے کو دے دیے ہیں ۔ ان کے کام ہم نے سنبھال لیے ہیں کہ ہم لائسنس جاری کرنا چاہتے ہیں ۔ اور ہم نے اپنے کام انہیں دے دیے ہیں ۔ جو subordinate کام ہیں ، وہ ہم خود کرنا چاہتے ہیں ۔ اور جو dominating کام ہیں ، وہ ان کے حوالے کر دیے ہیں ۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ہماری بات مان لیں ۔ کیونکہ ہمارا تو کام ہی قانون سازی ہے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب والا انہوں نے میری ذات کو نشانہ بنا کر بات کی ہے ۔ وہ اس کی وضاحت کریں اگر کوئی دینی بات ہوتی تو وہ کہہ سکتے تھے کہ میرے ساتھ بات کریں ۔ اگر وہ بجٹ پر بات کر رہے ہیں یا تقریر کر رہے ہیں ۔ انہوں نے کس سلسلے میں مجھے نشانہ بنایا ہے اس کی وضاحت کریں

جناب چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھئے ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ اور بھی تو معزز ارکان بیٹھے ہیں ۔ انہوں نے میرا ہی نام کیوں لیا ہے ؟

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین ۔ مولانا آپ تشریف رکھیں گے تو تب ہی تو وہ بتائیں گے ۔

* * * * **چودھری فضل حسین راہی** *

* * * * * * * * *

(بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

جناب چیئرمین—میں اس معزز ایوان سے یہ التماس کرتی ہوں کہ آپ اس سکون اور سبھاؤ کے ساتھ اس کو نبھائیں جس طرح آپ پہلے نبھا رہے تھے اگرچہ میں اس قابل نہیں لیکن پھر بھی میں ہمت کر رہی ہوں آپ نے جو منصب مجھے عطا فرمایا ہے مجھے اس کا اعزاز بخشیں - میری آزمائش نہ کریں - میں آپ سب کو باری دوں گی - جناب والا آپ کس چیز کی وضاحت چاہتے ہیں ؟

مولانا منظور احمد چنیوٹی—راہی صاحب نے ایک اور الزام لگا دیا ہے - یہ ذاتی حملے کرنا تو غلط ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین—آپ تشریف رکھئے -

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مولانا منظور احمد چنیوٹی—پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر آپ کی اجازت سے آپکی تشریف آوری سے قبل یہاں کچھ اس قسم کے ذاتی حملے کئے گئے ہیں - جن سے ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے - پارلیمانی سیکرٹری صاحب تقریر فرما رہے تھے - تو جناب ایک معزز ممبر نے کہا کہ انہیں کہیں کہ یہ اپنی تقریر کر دیں اور باقی ماندہ تقریر چنیوٹی صاحب کو سنا دیں - آخر انہوں نے میرا نام کیوں لیا -

چودھری حاکم علی—یہ بات کہ بقایا تقریر چنیوٹی صاحب کو سنا دیں میں نے نہیں کہے -

جناب سپیکر—مولانا صاحب کو اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں -

مولانا منظور احمد چنیوٹی—یہ ایک بات انہوں نے کی ہے دوسری بات راہی صاحب کی کہ * * * * *

(قطع کلامیاں)

---

* * * * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

راہی صاحب ہر ایک کی ذات پر حملہ کرتے ہیں کبھی آپ کی ذات پر اور کبھی کسی کی ذات پر کبھی آپ کو تھانیدار کہہ دیا کبھی کسی کو کچھ کہہ دیا یہ انہیں زیب نہیں دیتا کہ ہر ایک کی ذات پر حملے کریں۔

جناب سپیکر۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں اور راہی صاحب کو کسی بھی معزز رکن کے بارے میں بات کرتے ہوئے احتیاط سے کام لینا چاہیئے

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ انہیں یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ وہ کون سے الفاظ تھے مولانا ؟

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ وہ یہ فرما رہے تھے کہ * * * * * * * * * * * * * * * * * ۔ حالانکہ ان کے متعلق کسی نے کوئی بات نہیں کی۔ ان کے بارے میں اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ خواہ مخواہ غلط تاثر کیوں دیتے ہیں ؟ یہ غلط بات کیوں کرتے ہیں ؟

ایک معزز رکن۔ ہاؤس کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اس لئے راہی صاحب کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب معزز ایوان کی رائے یہ ہے کہ آپ اس ضمن میں اپنے الفاظ واپس لیں۔

چودھری فضل حسین راہی۔ معزز ایوان کی یہ رائے بالکل نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ آپ اس سلسلے میں رانا صاحب کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے وہ بات کر لیتے ہیں اور پھر واپس لے لیتے ہیں۔

چودھری فضل حسین راہی۔ سپیکر صاحب میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جو غلط ہو اور جسے واپس لینا پڑے۔

(قطع کلامیاں)

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ آپ نے یہ کیوں کہا ہے ؟ آپ نے یہ بات کیوں کی ہے ؟

---

* * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

* * * * * **چودھری فضل حسین راہی**۔ان کا * * * * * * * (قطع کلامیاں)

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ جب ایک بات ختم ہوچکی ہے آپ اس بات کو پھر دھرانا چاہتے ہیں

جناب سپیکر ۔ آپ راہی صاحب اپنے الفاظ واپس لیں ۔ اس پر فیصلہ دیا جا چکا ہے ۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیں

چودھری فضل حسین راہی ۔ مجھے اس کا کوئی پتہ نہیں کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا لیکن میں اپنے الفاظ واپس لوں گا میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ۔

مولانا منظور احمد چینیوٹی ۔ آپ کے آرڈر کی بھی تعمیل نہیں ہو رہی

چودھری فضل حسین راہی ۔ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ۔

جناب سپیکر ۔ راہی صاحب آپ کو فراخدلی کے ساتھ کام لینا چاہیئے ۔

چودھری فضل حسین راہی ۔ جناب سپیکر میں نے کوئی غلط بات نہیں کی مولانا صاحب نے غلط اعتراض اٹھایا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

آوازیں ۔ انہیں الفاظ واپس لینے چاہیں ۔

چودھری فضل حسین راہی۔ سپیکر صاحب میں کوئی غلط گل نئیں کیتی کہ چھڑی واپس لواں ۔ (قطع کلامیاں) مولانا صاحب نے ایویں اپنا نان وچ ے آند نئیں میتوں بڑا افسوس اے کہ مولوی منظور احمد چنیوٹی دے پچھے لگ کے ایہ سارا کجھ ہوندا پیا اے (قطع کلامیاں)

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر ۔ میں پرزور طور پر پورے ایوان کو گزارش کروں گا کہ مہربانی کرکے ایک بری روایت قائم نہ کریں بلکہ جناب سپیکر کا ساتھ دیں ۔ اور جو رولنگ دی گئی ہے وہ ایوان کے تقدس کے لئے مہربانی کر کے اس کا ساتھ دیں ۔

ایک معزز ممبر ۔ ہم یہاں جگا سسٹم نہیں چلنے دیں گے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

---

* * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

جناب سپیکر ۔ راہی صاحب ابھی تک آپ کو کچھ اس بات کا خیال پیدا ہوا ہے کہ آپ سپیکر کی رولنگ کا احترام کریں اور اس ایوان کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھیں ۔

چودھری فضل حسین راہی ۔ جناب والا مجھے آپ کا احترام ہے ۔ آپ کی رولنگ کا احترام ہے ۔ اس ہاؤس کا احترام ہے ۔ مجھے اپنے قوانین کا احترام ہے ۔ جو اس کے پروسیجرز ہیں سب کا احترام ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ الفاظ واپس لینا چاہتے ہیں

چودھری فضل حسین راہی ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کی عدم موجودگی میں الفاظ کہے گئے ہیں صرف مولانا چنیوٹی کے پیچھے لگ کر کہہ رہے ہیں کہ الفاظ واپس لیں ۔ یہ بات نہیں ہے (قطع کلامیاں)

آوازیں ۔ یہ پورے ہاؤس کا مذاق اڑ رہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ راہی صاحب آپ الفاظ واپس لیتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مولانا چونکہ میرے پیر بھائی بھی ہیں ۔ اگر ان کے جذبات کو کوئی ٹھیس پہنچی ہے تو ان سے معذرت کر لینے میں کوئی حرج نہیں ۔

چودھری فضل حسین راہی ۔ * * * * * * * * * * * * * * (قطع کلامیاں) میری بات سنیں ۔ آپ میرا version سن لیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں سردار صاحب آپ بھی تشریف رکھیں ۔ سب صاحبان تشریف رکھیں ۔

سردار محمد صدیق خاں ۔ جناب والا ابھی تک مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اس تقدس کا مطلب کیا ہے تقدس کس بلا کا نام جو کچھ ہو رہا ہے یہ چیز اخباروں میں آئے گی ۔ دوسرے شہروں میں جائے گی بی بی سی کے پاس جائے گی اگر یہی تقدس کا حال ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیں یا ہاؤس خود ہی فرمائے کہ اس کا کیا حال بنے گا دوسری گزارش یہ ہے کہ ساہیوال اور کیمبل پور کا کم از کم اتنا فاصلہ نہیں ہے جتنا آپ نے بڑھا دیا ہے ۔

جناب سپیکر۔ سردار صاحب آپ تشریف رکھیئے راہی صاحب آدھ گھنٹہ لابی میں تشریف رکھیں گے۔ (قطع کلامیاں) راہی صاحب آدھے گھنٹے کے لئے لابی میں تشریف رکھیں گے۔

(اس مرحلہ پر چودھری فضل حسین راہی لابی میں تشریف لے گئے)

یہ ریمارکس جو ہیں ان کے بارے میں تجویز کروں گا میں اگر آپ اجازت دیں تو ان کو کارروائی سے حذف کردیا جائے۔

آوازیں۔ اجازت ہے۔

جناب سپیکر۔ ہاؤس اجازت دیتا ہے کہ یہ الفاظ حذف کردئے جائیں۔ جی میاں محمد رشید صاحب۔

میاں محمد رشید۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اس سے پیشتر کہ میں اپنا مدعا بیان کروں مجھے پنجابی میں تقریر کرنے کی اجازت دی جائے۔ (قطع کلامیاں)۔

جناب سپیکر۔ میں ایک گزارش یہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہی بجٹ پر جنرل ڈسکشن ہے۔ اس کو ہمیں ختم کرنا ہے اور بہت سے معزز اراکین اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں جن کو ابھی ٹائم نہیں ملا۔ تو میں یہ درخواست کروں گا کہ اختصار سے کام لیا جائے۔ پانچ چھ منٹ میں اپنی relvent بات کو ختم کیا جائے تاکہ سب دوستوں کو موقع مل جائے جی میاں رشید صاحب

میاں محمد رشید۔ بجٹ دے دوران میرے بڑے باشعور بھراواں تے۔

جناب سپیکر۔ آپ پنجابی میں بات کرنا چاہتے ہیں۔

میاں محمد رشید۔ جی ہاں

جناب سپیکر۔ پھر آپ اجازت لیں۔

میاں محمد رشید۔ جناب والا میں نے اجازت پہلے مانگ لی تھی۔

جناب سپیکر۔ اجازت ہے فرمائیں۔

میاں محمد رشید — جناب سپیکر۔ بجٹ 86-1985ء کے دوران میرے باشعور بھائیوں اور بہنوں نے اپنے خیالات کا اظہار اتنے اچھے اچھے انداز سے کیا ہے کہ اب میں مناسب تو نہیں سمجھتا

کہ کچھ بیان کروں لیکن اپنے علاقائی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے کچھ عرض کرنا چاہوں گا

جس طرح کہ کل بجٹ کا 70 فیصد حصہ دیہاتی ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے مختص کیا گیا ہے تمام ممبران صوبائی اسمبلی میں برابر تقسیم کیا جائے - کسی شخصیت کو دوسرے کسی ممبر پر اہمیت نہ دی جائے - اگر اہمیت دی جانی مقصود ہو تو پسماندہ علاقے کو دی جا سکتی ہے -

اس کے علاوہ جب کہ ہم بجٹ سیشن کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں تو ہمارے علاقہ کے لوگوں کی نظریں ہم پر لگی ہوئی ہیں - جب ہم یہاں سے واپس جائیں گے تو وہ لوگ ہم سے سوال کریں گے کہ اس بجٹ میں سے آپ ہمارے لئے کیا حصہ لے کر آئے ہیں ؟ کتنے سکول آپ کو ملے ہیں ؟ کتنے پیسک ہیلتھ یونٹ ، سڑکیں اور بجلی کے گاؤں آپ کو ملے ہیں ؟

جناب والا - ہمیں بتایا جائے تاکہ ہم ان لوگوں کو جواب دے سکیں - ہم سے تجاویز لی جائیں اور ہماری تجاویز کو حتمی سمجھا جانا چاہیے -

جناب والا ، میرا علاقہ شکر گڑھ ہے - اور شکر گڑھ علاقے میں زیادہ لوگ جموں و کشمیر کے ہیں جو 1947ء میں مہاجر ہو کر یہاں آباد ہوئے تھے - حکومت پاکستان نے انہیں وہ زمینیں عارضی الاٹ کر دیں جو کہ غیر مسلم چھوڑ کر ہندوستان اور ریاست جموں و کشمیر میں چلے گئے تھے - جب مارشل لاء حکومت کے دوران ان مہاجرین کو آفر ملا کہ آپ لوگ دس روپے یونٹ جمع کروا کر مالکانہ حقوق حاصل کر لیں - تو جن کے پاس روپے تھے ان لوگوں نے پیسے جمع کروا دیے لیکن جن لوگوں کے پاس پیسے نہ تھے انہوں نے حکومت پاکستان سے درخواست کی کہ ہم بھی ریاست جموں و کشمیر میں زمینیں چھوڑ کر آئے ہیں - اس لئے ہمیں روپے معاف کر دیے جائیں اور مالکانہ حقوق دیئے جائیں - تو ان لوگوں کو یہ رعایت ملی کہ دس روپے کی بجائے سو روپے کر دیے گئے اور وہ اس شرط پر کہ وہ ریونیو بورڈ سے اجازت طلب کریں - اگر وہاں سے اجازت مل جائے تو وہ روپے جمع کروا کر مالکانہ حقوق حاصل کر سکتے ہیں - میں گزارش کروں گا کہ میرے مہاجر بھائیوں کی امداد کی جائے انہیں دوبارہ دس روپے جمع کروا کر مالکانہ حقوق حاصل کرنے کی مدت بڑھائی جائے تاکہ دوبارہ دس روپے فی یونٹ جمع کروا کر مالکانہ حقوق حاصل کر سکیں -

جناب والا ، اس بجٹ 86-1985ء میں کافی رقم مرچنگ گرانٹ کے لئے رکھی گئی ہے جو کہ پچھلے سالوں میں بھی رکھی جاتی تھی لیکن اس رقم

میں سے میرے علاقہ میں ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہیں لگ سکا ۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ میرا علاقہ 1971ء کی جنگ میں ہندوستان کے قبضے میں آ گیا تھا جب لوگ گھروں سے بے گھر ہوئے تھے اس وقت ان کے پاس صرف تن کے کپڑے تھے ۔ تو جب یہ لوگ دو تین سال بعد دوبارہ اپنے علاقوں میں آئے تو ان کو صرف ایک ایک ہزار روپیہ دیا گیا تھا ۔ اپنے اور اپنے مویشیوں کے مکان بنانے کے لئے جو کہ بالکل ناکافی تھا ۔ جناب والا اس صورت میں جب کہ وہ اپنے مکان بھی مکمل نہیں کر سکے تو وہ پچاس فیصد ذاتی امداد کے تحت کیسے میچنگ گرانٹ کی لنک روڈز بنا سکتے ہیں ؟ میری استدعا ہے کہ اس پسماندہ علاقہ کو 25 فیصد رقم ذاتی مدد کے تحت لنک روڈز بنانے کی اجازت دی جائے ۔

جناب والا ۔ تحصیل شکر گڑھ کا علاقہ بہت پسماندہ ہے ۔ وہ رانی ہے ۔ اور پانی بہت گہرا ہے اور ساڑھے سات ایکڑ اراضی اور ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی کے چھوٹے چھوٹے مالکان ہیں جو کہ خود ٹیوب ویل نہیں لگا سکتے ۔ تو میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ اپنی ٹریاٹیں لگائیں اور زمینداروں سے آبیانہ وصول کیا جائے ۔

جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ آئندہ بجٹ سیشن ہونے سے پہلے حکومت کو چاہیے کہ ہر ممبر صوبائی اسمبلی سے تجاویز وصول کریں اور ان کو پہلے بتایا جائے کہ آپ کو کیا کچھ مل رہا ہے تاکہ ان کے مطابق وہ تجاویز دے سکیں ۔

جناب سپیکر ۔ ہم آپ کی اور اپنے وزراء صاحبان کی عزت کرتے ہیں اور انشاء اللہ انہیں اونچا اور مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں ۔ لیکن یہ بھی بتا دینا مناسب سمجھوں گا کہ اگر ہمارے حقوق کو پامال کیا گیا تو خدا کی قسم ، ہم اسی صورت بھی خاموش نہیں رہیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ حاجی مقصود احمد بٹ نہیں ہیں ۔
صاحبزادہ سید محمد اقبال احمد شاہ صاحب ۔ نہیں ہیں
میاں عطا محمد صاحب ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر ۔
ہاں میں نے لہو اپنا گلستاں کو دیا ہے
مجھ کو گل و گلزار پہ تنقید کا حق ہے
میں یاد دلاتا ہوں شکایت نہیں کرتا
بھولے ہوئے اقرار پہ تنقید کا حق ہے

جناب سپیکر ، میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ایک متوازن بجٹ پیش کیا ہے سچی بات تو یہ ہے کہ یہ متوازن بجٹ ہم پنجاب کے عوام کی ایک ضرورت تھی - عوام کی پس ماندگی اس بات کی متقاضی تھی کہ کمر توڑ مہنگائی اور بے روزگاری میں مزید کوئی ٹیکس نہ لگائے جائیں جس سے غریب لوگوں پر مزید بوجھ پڑتا ہو - جناب سپیکر ، فوری توجہ کے یوں تو بے شمار مسائل صوبے میں پہلے سے چلے آ رہے ہیں - جن میں سر فہرست بے روزگاری کا مسئلہ ہے شاید ہم اس پر کوئی توجہ دے ہی پاتے کہ ہمارے لئے ایک نہایت ہی صبر آزما زندگی اور موت سے وابستہ پانی کا مسئلہ کھڑا ہوگیا ہے - جس سے نہ صرف پنجاب ہی کی معیشت متاثر ہو رہی ہے بلکہ پنجاب میں انسانوں اور حیوانوں تک کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے افسوس کہ ہر چند قربانیاں دینے والا یہ بڑا بھائی آج زندگی کے لئے ایڑیاں رگڑ رہا ہے - چاروں طرف اسے ہوکا عالم نظر آ رہا ہے لیکن ہمارے چھوٹے بھائی نہ صرف اپنا حق قربانی ادا نہیں کر رہے ہیں بلکہ ان کے لئے یہ امر باعث حیرت و استعجاب ہے کہ اب تک ہم کیوں زندہ ہیں - بلکہ میں یہ عرض کروں گا

تشنگی ، تشنگی ارے توبہ
قطرے قطرے کو ہم ترستے ہیں
اے خداوند کوثر و تسنیم
تیرے بادل کہاں برستے ہیں

ابھی تو ہم زندگی کی اس ہیجانی کیفیت سے دو چار ہی ہیں کہ مورخہ 28 مئی کے ''نوائے وقت'' اور اس کے بعد ''جنگ'' اخبارات میں پنجاب کی کمر میں آخری کیل ٹھونکنے کی خبر شائع ہوئی ہے کہ پنجاب میں مزید صنعتیں نہیں لگائی جا سکتی - میں اس پر گیارہ تاریخ کو اظہار خیال کروں گا -

جناب سپیکر بجٹ کے اعداد و شمار میں جانے سے پہلے اراکین اسمبلی اور وزراء صاحبان سے بالعموم اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے بالخصوص براہ راست مخاطب ہوں گا - یہ بات سب کے علم میں ہے کہ ہمیں جو عزت و توقیر اور قدر و منزلت آج ملی ہوئی ہے - اور جس کی وجہ سے ہم سب لوگ اس مقدس ایوان میں موجود ہیں - وہ صرف صرف اور صرف غریب عوام کی دی ہوئی ہے یہ امانت ہے ان لوگوں کی جن کے بدن پر تن ڈھانپنے کو

کپڑا نہیں ہے - رہنے کو جگہ نہیں - جن کے بچے سکول میں نہ جانے کی وجہ سے آوارہ کہلاتے ہیں - جو غریب عوام علاج نہ ہو سکنے کی وجہ سے شاید وقت سے پہلے مر جاتے ہیں - ہم نے ان سے وعدے کئے ہوئے ہیں - میں ان وعدوں کا اعادہ کرتے ہوئے یاد دلاتا ہوں کہ ہمیں ان وعدوں کو یہاں نہیں بھولنا چاہیے - اور اگر خدانخواستہ ہم ان لوگوں کو بھول گئے تو یہ بات وزیر اعلیٰ سے لے کر عطا قریشی تک کو یاد رہنا ہو گی کہ ان غریب لوگوں نے جب کسی مطلق العنان کو پائے حقارت سے ٹھکرایا ہے تو اس کا نام و نشان ہی باقی نہیں رہا - ایسی مثالیں اسی الیکشن میں دیکھی گئی ہیں - میں بار بار وزیر اعلیٰ سے گذارش کروں گا کہ اگر آپ نے پنجاب کے عوام کو خدانخواستہ تحفظ نہ دیا تو یہ پورا ایوان اور یہ پورا پنجاب آپ کے ساتھ نہیں ہو گا - اور اگر خدانخواستہ آپ اپنے فرض کو بھول گئے تو ہم سب کا بھی وہی حشر ہو گا جو ہم سے پہلے آنے والوں کا ہو چکا ہے -

ہماری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

جناب سپیکر وزیر خزانہ نے بیان فرمایا ہے کہ 85-1984ء میں دیہی ترقی پر کل بجٹ کا 60 فیصد حصہ خرچ کیا گیا ہے - اور 86-1985ء میں یہ رقم بڑھا کر کل رقم کا 70 فیصد حصہ خرچ کرنے کو کہا گیا ہے - یہ بات نہایت ہی خوش آئند ہے - لیکن عملی طور پر مجھے اعداد و شمار کہیں بھی نظر نہیں آ رہے ہیں - مجھے تو ترقی کے تمام تر اسباب بڑے شہروں میں نظر آتے ہیں - موجودہ بجٹ میں بھی لاہور جیسے بڑے شہر کو نواز گیا ہے - دماغی طور پر معذور بچوں کا ادارہ - جوہر ٹاؤن میں یتیم اور بے سہارا بچوں کا ادارہ میوہسپتال میں توسیع ، جنرل ہسپتال اور میوہسپتال کی نئی آسامیاں وغیرہ اس میں شامل ہیں - 80 فیصد آبادی کا علاقہ یعنی ہمارے دیہات بیسویں صدی کی ساری سہولتوں سے یکسر محروم ہیں - اب بھی دیہاتوں کی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جنہیں اگر ٹی وی کی خوبیاں بیان کی جائیں تو وہ حیران ہوتے ہیں - بجٹ ہی کے سلسلہ میں میرا پہلا اعتراض ڈویلپمنٹ اتھارٹیز پر ہے - جن میں ایم - ڈی - اے ، ایف - ڈی اے اور ایل ڈی اے شامل ہیں ان پورس کے سفید ہاتھیوں کو اگر فیل خانوں میں بند کر دیا جائے تو کیا ہی اچھا ہوتا - ان پر اٹھنے والے اخراجات جو کہ صفحہ 183 پر درج ہیں وہ 21 کروڑ اور 46 لاکھ روپے بنتے ہیں - وہ اخراجات اگر بلدیاتی اداروں کو دے کر کام کرایا جائے تو کہیں بہتر ہو گا -

آخر میں میں جناب والا اپنے علاقے کے مسائل کی طرف آتا ہوں ۔ میرے علاقہ روہیلانوالی ضلع مظفر گڑھ میں پینے کے پانی کی سکیم کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ مظفر گڑھ کو چھوٹے ملازمین کے کوارٹرز کے لئے نظر انداز کیا گیا ہے ۔ اسی طرح سے صفحہ نمبر 203 سیریل نمبر 1158 نئی سکیم کے تحت مکتب سکول کے سلسلہ میں ڈیرہ غازی خان ڈویژن کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ اور ڈیرہ غازی ڈویژن کے چاروں اضلاع میں ایک بھی مکتب سکول نہیں دیا گیا ۔ مظفر گڑھ میں سرونٹ ہاؤسنگ سکیم کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ ایجوکیشن خصوصاً ٹیکنیکل ایجوکیشن میں مظفر گڑھ کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ لائیو سٹاک میں مظفر گڑھ کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ اور فشریز میں مظفر گڑھ کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ اور سمال انڈسٹریز میں بھی مظفر گڑھ کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ پس ماندہ ضلع مظفر گڑھ صوبہ پنجاب کا حصہ نہیں ہے ؟ میں اختصار کرتے ہوئے التجا کروں گا کہ میں نے جو گزارشات کی ہیں مہربانی کر کے متعلقہ وزیر صاحبان اور وزیر اعلیٰ صاحب ان کی طرف توجہ فرمائیں ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ۔ اب اجلاس کی کارروائی 2 بجے تک کے لئے برائے نماز ظہر ملتوی کی جاتی ہے ۔ دوبجے سے لے کر جس وقت تک ممبران چاہیں گے ان کی تقاریر ہوں گی ۔ یہ اجلاس اس وقت تک جاری رہے گا ۔

(اس کے بعد اجلاس کی کارروائی 2 بجے تک ملتوی کر دی گئی) ۔

(نماز ظہر کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چودھری فضل حسین راہی ۔ جناب سپیکر ، کورم نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ کورم پورا ہے ۔ جو صاحب بولنا چاہتے ہیں وہ بولیں سید اقبال احمد شاہ صاحب ۔

سید اقبال احمد شاہ ۔ جناب سپیکر ، میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ہے ۔ میں چاہوں گا کہ پرچالی میں بات کروں ۔ میں پہلے قیمتوں کے بارے میں بات کروں گا ۔ 1970 میں مونجی کی قیمت 48 روپے تھی گندم کی قیمت 42 روپے کھاد کی قیمت 65 روپے تھی اور ٹریکٹر کی قیمت 61573 روپے تھی ۔ اس کے بعد 1980 میں مونجی کی قیمت 56 روپے ، گندم کی قیمت 48 روپے 24 پیسہ اور کھاد کی قیمت بڑھا کر 93 روپے کر دی گئی ۔ اور ٹریکٹر کی قیمت بڑھا کر 76462 روپے

کر دی گئی ۔ 1982 میں مونجی کی قیمت 83 روپے ، گندم کی قیمت 58 روپے کھاد کی قیمت 118 روپے اور ٹریکٹر کی قیمت 85860 روپے 1983 میں مونجی کی قیمت 89 روپے ، گندم کی قیمت 64 روپے ، کھاد کی قیمت 120 روپے اور ٹریکٹر کی قیمت بڑھا کر 88800 روپے کر دی گئی ۔ 1985 میں مونجی کی قیمت 92 روپے ، گندم کی قیمت 70 روپے اور کھاد کی قیمت بڑھا کر 128 کر دی گئی اور ٹریکٹر کی قیمت 93000 روپے کر دی گئی ہے ۔ جناب والا یہ کتنا بڑا ظلم ہے اور یہ کس تناسب سے یہ قیمتیں بڑھائی گئی ہیں جناب والا میں اس کے بعد پنجابی میں بات کروں گا ۔ جدوں اسی مونجی لے کے منڈیاں وچ جانے آں تے اوہ اس وقت ساڈے کولوں 172 روپے کلو دے حساب لتے جاندے نیں ۔ مگر سانوں 170 روپےکلو دتا جاندا اے ۔ اڑھائی کلو زیادہ لتا جاندا اے ۔ سوا روپیہ تیں گڈ کٹ او تے کٹو فیر وی سوا کلو آڑھتی زیادہ لیندا اے ۔ ایہ زمیندار نال کاشتکار نال کتنی زیادتی اے اینوں ہر موقع تے کچلیا جاندا اے ۔ اگے آناں میں گنے تے ۔ نو روپے من گنے دی قیمت اے دس من گنے وچوں اک من کھنڈ نکل دی اے ۔ میرے فاضل دوست نے فرمایا اے کہ اس دے وچ اضافہ کرنا چاہنا آں ۔ کھنڈ دی قیمت سوا ست روپے لاؤ تاں تقریباً 300 روپے بندی اے ۔ دس من گنے دے وچوں پھوگ نکلدا اے ، راب نکلدی اے ۔ اینوں 70 روپے دا گنا پیندا اے اور اے 300 روپیہ کماندے نیں ۔ گورنمنٹ اتاں نال جڑی زیادتی کر دی اے او ایہ آکہ جدوں مل وچوں کھنڈ نکل دی اے دو روپے فی سیر گورنمنٹ ڈیوٹی لیندی اے ۔ حالانکہ ہندوستان دے وچ ڈیوٹی نہیں اے ۔ ٹیکس جیڑا ساڈے کولوں وصول کیتا جاندا اے لیتا تے جاندا اے کارخانہ دار کولوں مگر اوہ ساڈے تے پے جاندا اے ۔ کہ 70 روپے دا لے کے 300 روپے دی گورنمنٹ وچے دو روپیہ فی سیر ڈیوٹی اوے اے کاشتکار نال کتنی زیادتی اے ؟ کاشتکار پسیا جاندا اے ۔ میں ایہ نئیں کیندا کہ ساڈیاں قیمتاں ودائیاں جان ۔ جس تناسب نال حکومت ودھاندی اے اس تناسب نال ساڈی قیمتاں ودھائیاں جان ۔ اے ساری حکومتاں کیندیاں نیں کہ کاشتکار ریڑھ دی ہڈی ہے مگر شاید پچھلی سائیڈ نظر نئیں آندی ۔

چودھری فضل حسین راہی ۔ جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ہاؤس نے اس کی اجازت دی ہوئی ہے ۔ یہ پتا ہے کہ کورم پورا نہیں ہے لیکن ہاؤس نے اجازت دی ہوئی ہے ۔ ہاؤس

آف کا منز کی یہ روایت ہے کہ اگر وہاں پر بھی کورم پورا نہ ہو تو ہاؤس کی کارروائی جاری رکھی جا سکتی ہے - پہلے ممبران نے اجازت دے دی ہے - اس بنا پر ہاؤس کی کارروائی کا آغاز کیا جا چکا ہے -

چودھری فضل حسین راہی - میرا پوائنٹ نوٹ کیا جائے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپکا پوائنٹ پہلے ہی نوٹ کیا جا چکا ہے- آپ تشریف رکھیں - ممبران گن لئے گئے ہیں - ٹھیک ہیں - (قطع کلامیاں) یہ ہاؤس کی مرضی سے کارروائی شروع ہوئی ہے -

ایک معزز رکن - جو لوگ یہاں بول چکے ہیں وہ اپنے اپنے گھروں میں جا کر میٹھی نیند سو چکے ہیں -

ایک معزز رکن - راہی صاحب نے جو کہا ہے وہ vaild ہے - ہاؤس کو یہ اجازت نہیں ہے جب تک وہ کسی رول میں ترمیم نہ کریں - وہ رول ہاؤس پہ لاگو ہو گا - اسلئے راہی صاحب درست کہتے ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ویسے ملتوی شدہ اجلاس کی کارروائی شروع کی جا سکتی ہے -

ملک اللہ یار خان - جناب والا رولز آف پروسیجر اس ایوان نے بنائے ہیں - رولز آف پروسیجر یہی ایوان بناتا ہے - اگر ایوان کی خواہش ہو اور سپیکر صاحب کی اجازت ہو تو یہ ایوان کسی بھی رول کو suspend کر سکتا ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - جب ہاؤس کی کارروائی شروع کی گئی تو ہاؤس کی اجازت سے اور سپیکر کی مرضی سے اسکا آغاز کیا گیا ہے -

(قطع کلامیاں)

ایک معزز رکن - جناب سپیکر آپ نے اس پر رولنگ دے دی ہے - میرے معزز فاضل رکن نے یہ فرمایا کہ جو میں نے عرض کیا ہے وہ نوٹ کیا جائے - وہ نوٹ بھی ہو چکا ہے - میری آپکی وساطت سے یہ استدعا ہے کہ انہوں نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا اس پر آپ نے اپنی رولنگ دے دی ہے - اس کے بعد وہ اپنی نشست پر تشریف رکھیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - راہی صاحب آپ کی بات سن چکے ہیں آپ تشریف رکھیں -

چوہدری فضل حسین راہی - جناب والا رولز آف پروسیجر میں یہ کہیں نہیں ہے میں تو آپکو آنے والے دن کے ضمن میں بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں - آپکے مشورے کا شکریہ آپ خود کیا رولز آف پروسیجر کا خیال رکھ رہے ہیں ؟ (قطع کلامیاں)

چوہدری فضل حسین راہی - کورم پورا نہیں ہے - 47 ممبران ہیں -

چوہدری پرویز الٰہی — کورم پورا ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر — آپ تشریف رکھیں - کیا آپ پرانی روایت دہرانا چاہتے ہیں - آپ تشریف رکھیں -

چوہدری پرویز الٰہی — جناب والا ، کل بھی انہوں نے اس قسم کی حرکت کی تھی - ہاؤس کی کارروائی کو انہوں نے خراب کرنے کی کوشش کی تھی - آج بھی وہ اس کوشش میں مصروف ہیں - انہیں یا تو بٹھا دیا جائے یا باہر بھیج دیا جائے -

چوہدری فضل حسین راہی — جناب سپیکر صاحب میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں - اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو میں واک آؤٹ کرتا ہوں —

سردار شاہد اقبال — جناب سپیکر صاحب ، کل کی کارروائی بھی غیر قانونی ہوئی ہے میں آپ کی توجہ آرٹیکل 182 پر دلاتا ہوں جس کے مطابق اگر کورم پورا نہیں ہے اور کوئی ممبر بھی پوائنٹ آوٹ کرے تو یہ سپیکر پر لازم ہے کہ وہ گنتی کرائے - اس کے بعد گھنٹیاں بجوائے -

چوہدری پرویز الٰہی — آپ گنتی کرلیں ، کورم پورا ہے -

سردار شاہد اقبال — دیکھئے پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا -

جناب ڈپٹی سپیکر — سردار صاحب ، آپ کورم کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں - آپ تشریف رکھیں - گنتی کرالیتے ہیں - جی فرمائیے -

سید اقبال احمد شاہ — ہر بندہ ایہہ کہندا اے کہ کاشتکار ریڑھ دی ہڈی اے۔ کیونکہ اینان دی 80 فیصد آبادی اے مگر ایہہ زبانی کلامی اے۔ بہر حال ایدھر توجہ نہیں دتی گئی - جدوں تک ایس پاسے توجہ

نہ دتی گئی اودوں تیکر کاشتکار دی حالت بہتر نئیں ہو سکدی ۔ کاشتکار نے دو تن سال پہلاں گندم ، چاول تے چینی دے وچ ملکنوں خود تفیل کیتا سی ۔ انہاں نو ایس دی قدر نہ آئی خود کفالت مک گئی ہن ایسی کنک باہروں منگوانی آں ۔ اس وقت کہا گیا سی کہ ترقیاتی ٹمان تے ایہہ خرچ نیتا جائے گا ۔ محکمہ نواں بنا دتا گیا اے ۔ اگر ایہو ای ٹم تحصیلدار کولوں لیا جاندا اے ایتاں خرچ جیہڑا جیہاں تے پٹرول تے ہوندا اے ، ایہہ نہ ہوندا تے ایہہ رقم صحیح طریقے دے نال خرچ ہوندی ۔ ہن میں سیم دی گل کراں گا ۔ ہیڈ مرالہ توں لے کے بمیاں والے تک نہر دے دواواں کناریاں دے نال نال زمین سیم نال کافی خراب ہو چکی اے ۔ تے ایڈی بگی اے ۔ جھتے جنگل پیدا ہویا اے اوھدھے وچ سور رہندے نیں ۔ زمیناں کچیاں نیں تے سور فصل نو خراب کر دے نیں ۔ چیئرمین صاحب گوجرانوالے تشریف لے گئے سن ۔ میں جہ عرض کرتی سی ۔ کہ اگر اھدے دواواں کناریاں تے ٹیوب ویل لگا دتے جان تے پانی نہر وچ گرا دتا جاوے تے سیم ختم ہو جاوے گی ۔ ہزاراں ایکڑ زمین قابل کشت ہو جائے گی ۔ جنگل ختم ہو جان نال سور ختم ہو جان گے تے ساڈی فصل نوں نئیں اجاڑن گے ۔ اوہ 20 میل دا ایریا اے ۔ اگر دس میل اک سال وچ بنا دتا جاوے اور دس میل دوسرے سال وچ تے ایہو مسئلہ حل ہو سکدا اے ۔

دوجا پولیس دے بارے وچ کجھ آکھاں گا ۔ اک تے ایہہ عرض کراں گا 107 تے 151 ساڈے زمیندار واسطے بہت تکلیف دہ دفعہ اے ۔ ایہہ اک درخواست ہو جاندی اے ۔ پنڈاں دے پنڈ ٹھپ کے لے جاندے نیں ۔ جا کے تھانے بٹھا دیندے نیں ۔ تے جدوں تیکر ضمانت نہ ہووے ، گھر نئیں اوندے ۔ اوھدے نال ایہہ ہوندا اے کہ دشمنی ودھ جاندی اے ۔ لوکی قتلاں تک پہنچ جاندے نیں ۔ میں ہاؤس دے اگے عرض کراں کہ اوہ سفارش کرے کہ حکومت 107 تے 151 ختم کرے ۔ پولیس دے بارے ایہہ عرض کراں گا کہ پولیس دے ریکارڈ وچ پرچے بڑے گھٹ درج ہوندے نیں ۔ چوریاں ہوندیاں نیں ۔ ڈاکے ہوندے نیں مگر اپنی نیک نامی واسطے کہ میں حلقے دا بڑا تگڑا ایس ایچ او ہاں ۔ میں تھانے دا بڑا چنگا ایس ایچ اوھاں ۔ اپنی شہرت بہتر بنان واسطے اوہ پرچے درج نئیں کردا لوکی پرچے درج کران آوندے نیں تے پرچے درج نئیں ہوندے ۔ پولیس نوں حکم دتا جاوے کہ جیہڑا پرچہ رجسٹر کران آوے ۔ جیہڑا رپٹ درج کران آوے اوھدی رپٹ درج کیتی جاوے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ محمد الطاف صاحب ۔

ملک محمد الطاف ۔ جناب سپیکر و معزز اراکین، السلام علیکم میرا قصبہ لاوا ، تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک ۔ اور محمد الطاف میرا نام ہے ، میں اعوان قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں ۔ سب سے پہلے میری گذارش یہ ہے ۔ کہ پہلے ہمارا ضلع اٹک تھا ۔ جناب صدر نے ہماری تحصیل چکوال کو ضلع بنا دیا ہے اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ ساتھ ہی انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک گورنمنٹ کالج بھی چکوال میں ہو گا ۔ تو میں یہ درخواست کروں گا کہ چونکہ چکوال ضلع بن گیا ہے ۔ اس واسطے گورنمنٹ کالج تلہ گنگ میں ہونا چاہئے ۔ ساتھ ہی تلہ گنگ ایک بڑی تحصیل ہے ۔ وہاں سوئی گیس ابھی تک نہیں آئی ۔ اس کا بھی وہاں پر آنا لازمی ہے ۔ تیسری بات جو میں عرض کر رہا ہوں کہ اس ایوان میں اتنے دنوں سے جو میں دیکھ رہا ہوں کہ سوائے آپس میں ایک دوسرے کے اوپر نکتہ چینی کے اور کارروائی نہیں ہو رہی ۔ کوئی کہتا ہے ، فلاں آدمی پنجابی میں بات کر رہا ہے ۔ کوئی کہتا ہے ، اردو میں کر رہا ہے ۔ کوئی کہتا ہے کہ کسی کے سر پر سے دوپٹہ کھسک گیا ہے ۔ تو جس مقصد کے لئے ہم لوگ یہاں آئے ہیں ۔ اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہا ۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ ایک عورت کا بچہ اسی دن جس دن میرا الیکشن ہو رہا تھا فوت ہو گیا ۔ اس نے بچے کو دفنا کر کہا کہ پہلے میں ووٹ ڈالوں گی اور بعد میں دوسرا کام کروں گی تو ان لوگوں نے ہم سے جواب لینا ہے کہ آپ نے وہاں جا کر ہمارے واسطے کیا کیا ہے ؟ لیکن ہم یہاں ایک دوسرے پر اعتراض اٹھانے کے سوا کچھ نہیں کر رہے ۔ میرا علاقہ تقریباً 40 میل لمبائی پر محیط تھا ۔ جہاں سے میں الیکشن لڑ رہا تھا ۔ اور ایسے ایسے علاقے تھے جہاں پر کوئی سوزوکی نہیں جاتی تھی ۔ وہ لوگ جو میرے ووٹر تھے ان میں جو بیمار تھے ۔ اور چل نہیں سکتے تھے ۔ ان کو چارپائیوں پر لایا گیا ۔ انہوں نے مہربانی کی اور ووٹ دیا ۔ اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ ہر ممبر صاحب اپنے اپنے علاقے کے مسائل بیان کریں اور ایوان کا وقت ضائع نہ فرمائیں ۔

اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔ اب میں یہ عرض کروں گا کہ میرا علاقہ پسماندہ ترین ہے ۔ اور ہم لوگوں نے یعنی میرے علاقے کے لوگوں نے ، جہلم اور اٹک کے لوگوں نے اپنا خون دے کر یہ پاکستان بنایا ۔ اور سب سے زیادہ قربانی ان لوگوں نے دی ہے ۔ جو وہاں فوج میں ملازمت کرتے ہیں ۔ اس واسطے ہر قسم کی پسماندگی دور کرنے کے لئے ہمارا پہلا حق ہے ۔ جناب والا میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ سے

درخواست کروں گا کہ وہ ہمارے اس پسماندہ علاقے کو خاص نظر میں رکھیں - اور جو وہاں پر تکالیف ہیں - ان کو دور کریں -

اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں - ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے میرے خیال میں ٹیکس نہ لگا کر ایک اچھی روائت قائم کی ہے - اور ایک اچھا بجٹ پیش کیا ہے - تیسری بات میں ایڈمنسٹریشن کی طرف آتا ہوں - کہ میجر صاحب یا ایک بریگیڈئیر صاحب کو فوج سے بلا کر ڈی - آئی - جی بنا دیا جاتا ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ جو ایک اے - ایس - پی بھرتی ہوا - دس بارہ سال اس نے سروس کی - وہ بطور ڈی - آئی - جی اچھی سروس کر سکے گا یا کہ ایک میجر یا بریگیڈئیر کو بطور ڈی - آئی - جی اچھی سروس کر سکے گا - میرا اپنا تمام خاندان فوجی ہے - جنرل شیر بہادر ، چیف آف سٹاف رہے ہیں - میرے بھائی بریگیڈئیر حیات ، گورنر انسپکشن ٹیم کے چیئرمین رہے ہیں - وہ میرے بھائی ہیں - ایس ایس پی قصور میرے بھتیجے ہیں - تو ایک ایسے خاندان میں ہونے کی وجہ سے مجھے یہ سب حالات معلوم ہیں - اس واسطے میں آپ لوگوں کے گوش گزار کر رہا ہوں - کہ اگر خدا کرے کہ آپ میں سے بعد میں کوئی پرائم منسٹر بنے تو ان چیزوں کا خیال رکھے - اور ان پر عملدرآمد کرائے تاکہ جو اتنی کوشش کر کے اے - ایس - پی بنتے ہیں - ان کو اچھی آسامی پر لگایا جا سکے - علاوہ ازیں آفیسر صاحبان توسیع پر توسیع لیتے جا رہے ہیں - والدین اس توقع پر بیٹھے ہیں کہ ابھی ہمارا لڑکا اے - ایس - پی بن گیا ہے - ابھی ڈی آئی جی بنے گا - آئی جی بنے گا - معلوم نہیں اسے کتنا عرصہ اور لگ جائے ؟ یہ جو پرانے صاحبان ہیں میری درخواست ہے کہ انہیں بھی اپنی میعاد ختم ہونے پر آرام کرنا چاہئے - انہوں نے ہم لوگوں کے لئے اتنی تکالیف اٹھائی ہیں - فوجیوں کا ایک مقولہ ہے کہ سکھ رسالدار میجر تھا - اس کو پینشن ہو گئی - کرنل انگریز تھا - رسالدار میجر صاحب ، اس کے پاس گئے کرنل نے کہا کہ سردار صاحب آپ تشریف لے جا رہے ہیں ؟ انہوں نے پنجابی میں کہا " نئیں کرنل صاحب،، میں ہن اوتھے جاناں اے تہاڈے گھوڑیاں دے پچھے ٹریا ٹریا پھرساں ،، تو اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ جو صاحبان اپنی ملازمت کا وقت پورا کر چکے ہیں وہ بجائے گھوڑے کے پیچھے چلنے کے آرام سے اپنا وقت گزاریں -

ہمارے علاقے میں سب بڑی تکلیف پانی کی ہے - میں آپ سب

صاحبان کی توجہ اس طرف دلاؤں گا ۔ کہ ہمارے کسان جو کہ اپنے گاؤں سے چار چار پانچ میل دور جا کر اپنی فصل کاٹتے ہیں ، ان کے بیوی بچے ان کے ساتھ ہوتے ہیں ۔ سارا دن ہماری بہنیں اور بیٹیاں وہاں پر کام کرتی ہیں ۔ روزہ ہوتا ہے ۔ شام کو واپس آتی ہیں ۔ پھر اپنا گھر کا کام کرتی ہیں ۔ کھانا وغیرہ پکا کر ان کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے جو تقریباً دو میل دور ہے ۔ وہاں پر وہ رات کو وہ جاتی ہیں اور پانی وہاں سے لاتی ہیں ۔ تو یہ منظر آپ دیکھ لیں ۔ ایسے منصوبوں پر رقم خرچ کی جائے کہ جن لوگوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں ان کی تکالیف دور ہو سکیں ۔

ہسپتالوں کا معاملہ یہ ہے کہ لاوا میں تقریباً 10 ، 12 سال سے ہیلتھ سینٹر ہے وہاں پر لیڈی ڈاکٹر کوئی نہیں ہے ۔ اور جو ادویات ہیں وہ ایک ڈسپنسر معلوم نہیں کتنے لاکھوں کی دوائی وہ فروخت کر رہا ہے ۔ اور وہاں پر اس کو کوئی چیک کرنے والا نہیں ہے ۔ اور جس مطلب کے لئے اتنے پیسے لگا کر ہیلتھ سینٹر بنایا گیا تھا ہمارا وہ مسئلہ بھی وہاں پر حل نہیں ہوا ہے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ڈاکٹر بہت ہو گئے ہیں ، لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے تو ابھی تک ایک بھی ڈاکٹر نہیں ہوا ہے ۔

سڑکوں کے بارے میں عرض ہے کہ دس بارہ میل لنک روڈز بنانی ضروری ہیں کیوں کہ وہاں پر یہ سڑکیں ایسی جگہ پر ہیں جہاں پر کوئی بس یا سوزوکی نہیں جا سکتی ہے ۔ تو سب سے پہلے اس پر خاص توجہ دی جائے ۔ تا کہ وہاں پر سڑکیں بن سکیں اور لوگ آسانی سے آجا سکیں ۔ ہمارا جو ہسپتال ہے اس میں پوسٹ مارٹم کے لئے کوئی کمرہ نہیں ہے ۔ اگر ایک قتل ہو جاتا ہے تو اس کو پہلے تلہ گنگ تحصیل میں لایا جاتا ہے اور وہاں پر پوسٹ مارٹم کا کمرہ ہے ۔ بد قسمتی سے اگر وہاں پر ڈاکٹر موجود نہ ہو ۔ پھر پنڈی گھیب لے جانا پڑتا ہے ۔ اور ایک دفعہ تو ایسا واقعہ ہوا کہ پنڈی گھیب سے انہیں راولپنڈی جانا پڑا آپ اندازہ کریں کہ جس گھر کا نقصان ہو جائے ۔ قتل ہو جائے ۔ اس پر کرائے کا اور خرچ کا کتنا بوجھ اور کیا پڑ رہا ہے ۔ اس لئے میرے خیال میں ہر ہیلتھ سینٹر میں ایک پوسٹ مارٹم کا کمرہ ہونا چاہیے ۔ جہاں پر پوسٹ مارٹم کا بندوبست ہو سکے ۔ ایک اور بات جو کہ ہمارے علاقہ میں نہیں ہوئی میرے خیال میں سارے علاقے

میں ایسا ہے - میرے خیال میں تمام علاقوں میں بارشیں نہیں ہوئیں - ہمارا علاقہ بارانی ہے - جہاں ایک ایکڑ سے 10 من گندم آتی تھی وہاں ایک من آتی ہے اس کے باوجود ڈپٹی کمشنر صاحب کا حکم ہے کہ گندم اکٹھی کر کے فوڈ والوں کو دی جائے - مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جہاں ہم اپنے کھانے کے لئے گندم مہیا نہیں کر سکتے - ہم گورنمنٹ کو کیسے دیں گے - دوسرے اضلاع سے گندم لانا بھی مشکل ہے ، کیونکہ دوسرے اضلاع سے لانے پر پابندی ہے - اس لئے گندم دن بدن مہنگی ہو رہی ہے - میں عرض کروں گا کہ جن اضلاع میں ، مثلاً پنڈی ، جہلم میں گندم تھوڑی ہوئی ہے وہاں پر لوگوں سوشل پرمٹ دئے جائیں تاکہ وہاں پر ان کے لیے کھانے کی گندم کا انتظام ہو سکے - اور ان لوگوں کو تکلیف نہ ہو - لاوا میں تقریباً جب یہ مارشل لا لگا زرعی اصلاحات شروع ہوئی اور ابھی تک زرعی اصلاحات کا مسئلہ ختم نہیں ہوا ہے - وہاں ایک زمیندار ہے جن کی اب صرف 10 بیگھے زمین رہ گئی ہے - لیکن اس کے باوجود وہ ایک ہزار من گندم وہاں سے لے رہے ہیں - ان کے مزارعین سارا دن اب بھی بیگار کرتے ہیں - لیکن وہ چونکہ جاگیردار ہیں تحصیلدار - ڈی سی ، اے سی ، روز ان کے ریکارڈ میں تبدیلی کر رہے ہیں کہ آج یہ , الف ، کو الاٹ ہو گئی ہے - آج یہ , ب ، کو الاٹ ہو گئی ہے - تو خدا کے واسطے جس کام پر گورنمنٹ توجہ دیتی ہے - جس کو شروع کرتی ہے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے نہ کہ راستے میں چھوڑا جائے اور ان لوگوں کو تکلیف ہو کیوں کہ جو مزارع آپس میں تبادلہ کر رہے ہیں - وہاں پر انہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے - وہ ان کو گندم وغیرہ نہیں دیتے - تو میں یہ وزیر مال سے خاص طور پر آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ وہ وہاں سے چیک کرائیں کہ اس زرعی اصلاحات کیا بنا ہے جو لاوا میں اتنے عرصہ سے ملتوی ہو رہی ہیں -

ایئر مارشل نور خان نے ، جب میں ان کے کیبنٹ میں تھا ، گورنر صاحب سے لاوا کے لیے ایک کالج کی خصوصی منظوری کروائی تھی جو کہ لاوا سے چھ میل کے فاصلہ پر منظور بھی ہو چکا ہے - لیکن اب سنا ہے کہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے وہ کالج نہیں کھل رہا ہے - تو میں یہ جناب کی وساطت سے وزیر تعلیم سے یہ عرض کرونگا ہم پرائیویٹ

مکان لے کر وہاں پر کلاسوں کا اجرا کر سکتے ہیں - ان غریب دیہاتیوں کا جن کو کیونکہ وہاں چھ سات میل تک کوئی کالج نہیں ہے - غریب دیہاتی وہاں جا کر اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں - ایک موضع ہے ھنووال ، جہاں دو سال سے ایک مڈل سکول ہے - اس کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا - یہ بھی مہربانی فرمائیں تاکہ یہ سکول ہائی ہو سکے جناب نے بیٹھنے کے لئے مجھے حکم دیا ہے میں میں آپ کی مہربانی کی وجہ سے گزارشات پیش کر سکا - میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

جناب سپیکر - سردار محمد صادق خان صاحب -

سردار محمد صادق خان - بسم اللہ الرحمان الرحیم - جناب سپیکر معزز اراکین ، میں آپ کا بےحد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے آپ کے سامنے خیالات کا اظہار کر سکوں - اللہتبارک و تعالیٰ کا شکر ہے آج کہ تقریبا 8 سال طویل عرصہ کے بعد یہ ایوان اس قابل ہوا کہ اپنا بجٹ آپ بنا سکے اور پنجاب کے غیور عوام کے مسائل کا حل تلاش کر سکے - اگرچہ اس حکومت کو بنے زیادہ عرصہ نہیں گزرا - تاہم اتنے تھوڑے وقت میں جو متوازن بجٹ پیش کیا گیا اس کے لیے جناب وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ یقینا مبارک باد کے مستحق ہیں - انشاء اللہ یہ بجٹ پنجاب کے عوام اور ساتھ ساتھ دیہات کے رہنے والے باسیوں کے لئے نیک فال ثابت ہو سکتا ہے - اور اگر خدا نخواستہ کسی چیز کی کمی بھی رہی تو یہ کوئی آسمانی صحیفہ تو نہیں کہ بدل نہیں سکتا اس میں ہر وقت ترمیم ہو سکتی ہے - اور آپ کی وساطت سے سب وزرا صاحبان اور یہ ہاؤس مل جل کر بھی اس کو صحیح کر سکتا ہے - اس بجٹ میں ترجیحات مقرر کی گی ہیں - ہمیں ان سے اچھی توقعات وابستہ کرنی چاہیں - انشاء اللہ اچھی تبدیلیاں رونما ہوں گی -

زراعت ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے - اس کے لئے کافی رقوم رکھی گئی ہیں - صرف دیکھنا یہ ہے کہ اس رقم کے استعمال میں کوتاہی نہ برتی جائے - یہ میں عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میرا تعلق بارانی علاقے سے ہے ضلع اٹک سے ہے ، جو کہ پنجاب کا آخری ضلع ہے - اتنا پس ماندہ ہے کہ شاید آپ تصور بھی نہ کر سکیں -

جناب والا یہاں باتیں ہوتی ہیں ساہیوال کی ، ملتان کی ، قصور وغیرہ کی لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ ضلع اٹک میں جائیں اور دن کے وقت بھی چار ، پانچ میل کا سفر اکیلے کرنا پڑ جائے تو میں یقیناً کہتا ہوں کہ وہ خوف کی وجہ سے سفر بھی نہیں کر سکیں گے جس طرح کا وہ ویران اور غیر آباد علاقہ ہے ۔

یہاں پانچ چھ دن سے پانی کا ذکر ہو رہا ہے ، اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ پنجاب میں پانی کی بڑی سخت تکلیف ہے ۔ لیکن کاش آپ ہمارے علاقے میں جاکر دیکھیں کہ ہم سال کے بارہ مہینے آسمان کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ کب خدا کی طرف سے باران رحمت آئے اور ہماری فصل پیدا ہو سکے اور ہم کھانے پینے کے قابل ہو سکیں ۔ علاوہ ازیں پانی کا یہ حال ہے کہ جب کبھی سال میں ایک دو دفعہ بارشیں ہوتی ہیں ، تو جوہڑوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے ۔ اور آپ یقین مانیں اور میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آپ وہاں جا کر دیکھیں کہ مویشی اور انسان ایک جگہ سے پانی پیتے ہیں اور آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کی کیا حالت ہوتی ہوگی اور کتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہوں گی ۔

اب اس بیماری کی وجہ سے ہسپتال کا بھی ذکر آئے گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ سڑکوں کا بھی ذکر آئے گا ، ساتھ ہی تعلیم کا ذکر آئے گا ۔ میں تو یہ عرض کروں گا کہ سڑکیں ، زراعت تعلیم ، ہسپتال ، صحت ، یہ سب چیزیں لازم و ملزوم ہیں ۔ جہاں سڑک نہیں ہوگی ، وہاں آپ تعلیم نہیں حاصل کر سکیں گے ۔ جہاں آپ کو تعلیم کی آسانی میسر ہو گی ، وہاں آپ کو سڑک بھی مہیا کرنی پڑے گی ۔ جہاں زراعت ہو گی وہاں پر بھی آپ کو سڑک مہیا کرنی پڑے گی ۔ میری وضاحت کا مطلب یہ ہے کہ اب جو گورنمنٹ نے فارم ٹو مارکیٹ روڈ پر عملی کام کرنا شروع کیا ہے، اس پر خصوصی توجہ دینی چاہیے ۔ کیونکہ ہمارے بعض علاقے ایسے بھی ہیں کہ جہاں منڈیوں میں ہم گندم 80 روپے من بیچتے ہیں اور باقی علاقوں میں 90 روپے اور 100 روپے من بیچتے ہیں اسلئے میں یہ گزارش کروں گا کہ فارم ٹو مارکیٹ روڈ پر خاص توجہ دی جائے ۔ جہاں تک کاشت کاری کا تعلق ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ہمارے ضلع اٹک کے جو کاشت کار اور زمیندار ہیں وہ وقت خدانہ کبھی بھی نہ لائے لیکن وہ وقت بہت قریب آنے والا ہے کہ لوگ زمینیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ آبادی کی طرف

دیکھیں کھاد کی کتنی قیمت ہے ؟ ڈیزل کی طرف دیکھوں اس کی کتنی قیمت ہے ؟ ہر مشینری اتنی مہنگی ہے اور کام کرنے والا آدمی آج کل ملتا نہیں میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ گورنمنٹ جب یہ قیمتیں مقرر کرتی ہے وزرا صاحبان اور خاص طور پر وزیر زراعت کی خدمت میں یہ عرض کروں گا ان چیزوں کی قیمتیں مقرر کرتے وقت ان سب چیزوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے - ادھر ٹیوب ویلوں کی قیمت بڑھ رہی ہے دوسری طرف گندم کی قیمت کم ہو رہی ہے - ٹریکٹر جو بتیس تیئیس ہزار میں مل رہا تھا آج ایک لاکھ دس پندرہ ہزار میں مل رہا ہے اور گندم کی قیمت پچاس ساٹھ روپے بڑھی ہے تو میری وزرائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہمیں کچھ ایسے ٹیکنو کریٹ مقرر کرنے چاہییں جو ان چیزوں کا موازنہ کریں کہ کھیتی کی قیمت کیا ہے زمیندار کو کیا ملتا ہے اور اس پر خرچ کتنا آتا ہے - جناب والا گھنٹی تو آپ نے بہت جلدی بجا دی ہے اتنے دیر کے بعد آپ نے مجھے موقع دیا ہے کہ میں اپنے خیالات اس معزز ایوان میں پیش کرسکوں اسلئے مجھے تھوڑا سا موقع ضرور دیں -

جناب سپیکر - سردار صاحب آج اس بجٹ پر بحث ختم ہوئی ہے اور ابھی بہت سے معزز ممبران باقی ہیں - اس وقت جو صاحبان ایوان میں موجود ہیں یہ تقریر کرنے والے ہیں -

سردار محمد صادق خان - جناب والا میں اپنے دو تین مطالبات پیش کرنے کے بعد اس ایوان کو آج ایک نئی چیز بتائوں گا - اور اس پر وزراء کرام اور تمام ممبران توجہ دیں گے-

تعلیم کے سلسلے میں میں کیا عرض کروں ؟ اسٹاف ہے تو کمرہ نہیں ہے کمرہ ہے تو استاد نہیں استاد ہے تو سامان نہیں - پرائمری تعلیم ایک بنیادی چیز مگر پرائمری سکول نہ تو ڈسٹرکٹ کونسلوں نے بنائے ہیں اور نہ ہی گورنمنٹ نے یہ عجیب سلسلہ ہے جو میری سمجھ میں تو آج تک نہیں آیا - نہ تو گورنمنٹ پرائمری سکولوں کے لیے عمارتیں بناتی ہے اور نہ ہی ڈسٹرکٹ کونسلیں عمارتیں بناتی ہیں - اور وہ بیچارے گاؤں کے بچے اس دھوپ میں بھی گرمیوں میں بھی بغیر عمارت کے تعلیم حاصل کر رہے ہیں - ہم یہاں گرمی محسوس کررہے ہیں - ان بچوں کا خیال کریں ان کی کیا حالت ہوتی ہو گی - آپ خود سوچیں وہ کس طرح اپنی تعلیم پر توجہ دیتے ہوں گے - لہذا یہ میری گذارش ہے کہ تعلیم کے معاملے میں خاص طور پر توجہ دی جائے -

گزارش ہے کہ سڑکوں کے متعلق جناب گورنر صاحب نے ہمارے ضلع میں دو تین سڑکوں کے متعلق directive دیا تھا لیکن پتا ہی نہیں کہ ان کا کیا بنا ۔ لہذا میری یہ گزارش ہے کہ جناب گورنر صاحب کے لیٹر پر عمل کیا جائے اور جو دو تین سڑکیں انہوں نے منظور کی ہیں ان پر فوراً عمل شروع کیا جائے اس کے علاوہ ایک سڑک جو گگن سے مہورہ تک ہے یہ 11 میل تک سڑک ہے اور گگن میں بھی ہائی سکول ہے ۔ جناب آپ خود فرمائیں کہ 11 میل دور سے ایک لڑکا بغیر سڑک کے کیسے جا کر تعلیم حاصل کرے گا ۔ لہذا میری گزارش ہے کہ گگن سے مہورہ تک سڑک کو اولیت دی جائے ۔

جناب سپیکر اس کے علاوہ میں پانی کے متعلق گزارش کروں گا ۔ میں پہلے بھی کچھ عرض کر چکا ہوں لیکن بعض علاقوں میں پانی کڑوا ہے اور لوگ کڑوا پانی پی رہے ہیں اور جہاں بھی پانی ملتا ہے دو دو تین تین میل کے فاصلے پر ملتا ہے جیسا کہ میرے کچھ دوست پہلے بھی عرض کر چکے ہیں ۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ لوگ تو پیداوار کے لئے پانی کا مطالبہ کرتے ہیں ۔ میں تو پینے کے پانی کے لئے کہتا ہوں ۔ جہاں پینے کے لئے پانی نہیں ملتا اس کا بندوبست کیا جائے ۔

باقی جو دوسری گزارش میں نے کرنی ہے وہ رشوت کے متعلق ہے رشوت کے متعلق کافی دنوں سے یہاں پر بحث ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر—آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

سردار محمد صادق خان—جناب والا میں نے گزارش تو کی تھی کہ بڑے زمانے کے بعد وقت ملا ہے ۔

مسٹر سپیکر—اپنے دوسرے بھائیوں کو باری دیں ۔ جناب سجاد احمد چیمہ صاحب

سردار محمد صادق خان—جیسے آپ کی مرضی ۔

رائے جعفر خان—جب ضمنی بجٹ پر بحث ختم ہوئی تھی تو بحیثیت سپیکر آپ نے اس وقت چند نام گنوائے تھے ۔ اس وقت آپ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ جن لوگوں کا ضمنی بجٹ میں نام نہیں آ سکا وہ جنرل بجٹ پر سب سے پہلے بات کر سکیں گے اور میرے خیال میں وہ وعدہ آپ پورا نہیں کر سکے ۔

مسٹر سپیکر۔ ابھی چند لمحوں کی بات ہے رائے صاحب - وعدہ ایفا ہونے میں چند لمحوں کی بات ہے -

رائے جعفر خان۔ لیکن جناب سپیکر آپ نے وعدہ خلافی کا ثبوت تو دے دیا ہے - آپ نے اس ایوان میں ہی یہ اعلان فرمایا تھا -

مسٹر سپیکر۔ ابھی میں اس اعلان پر کاربند ہوں - سردار صاحب آپ تشریف رکھیں - انہیں بات کرنے دیں -

سردار محمد صادق خان۔ جناب سپیکر میں یہ گذارش کروں گا کہ آپ نے تمام مقررین کو دس دس پندرہ پندرہ منٹ دیئے ہیں - اور میرے کئی بھائی ایسے بھی ہیں ، مجھے ان پر اعتراض نہیں ، لیکن وہ دو دو دفعہ بولے ہیں ، ہم غریبوں کو جن کے ماں باپ مرے ہوئے ہیں - اور جو اتنی دور سے آئے ہیں - آپ ہمیں پانچ منٹ دے رہے ہیں - بہر حال میں آپ کے حکم کی تعمیل میں بیٹھ جاتا ہوں لیکن ہمارے ساتھ یہ سراسر بے انصافی ہے -

مسٹر سپیکر۔ آپ کو خیال نہیں رہا ، آپ بارہ منٹ بولے ہیں -

سردار محمد صادق خان۔ کافی تو میرے سامنے ہے -

مسٹر سپیکر۔ میرے سامنے گھڑی ہے - مجھے پورا خیال ہے -

سردار محمد صادق خان۔ جناب والا - آپ کو تو اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ غلطیاں کر رہے ہیں - کل 9 منٹ میں نے تقریر کی ہے - ابھی میں کافی ساری تقریر چھوڑ بھی گیا ہوں -

مسٹر سپیکر۔ جی - چیمہ صاحب ، آپ فرمائیں -

جناب سجاد احمد چیمہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ، جناب سپیکر ، میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے طویل انتظار کے بعد آج موقع دیا ہے - اس دوران میرے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے - کہ میں انتظار بھی کرتا رہا ہوں - اور کچھ سیکھتا بھی رہا ہوں - اپنے بزرگوں کو دیکھتا رہا ہوں - ان کی باتیں سنتا رہا ہوں - بہر حال میں شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے آج موقع دیا - سب سے پہلے میں بجٹ اور اے - ڈی - پی کی بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں - اس سلسلہ میں جو ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس میں انہوں نے ممبران کی رائے معلوم کی - اس تشکیل پر مجھے اعتراض تھا - ہونا تو یہ چاہئیے تھا کہ ایسے منتخب لوگوں کو اسمیں بٹھایا جاتا کہ وہ کمشنر اور دوسرے متعلقہ احکام سے ان کی رائے معلوم کرتے - نہ کہ

بورو کریٹس ٹیبل پر بیٹھ کر ہمیں sit stand کرواتے اور ہماری رائے معلوم کرتے - اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ انہوں نے ہماری رائے تو معلوم کی لیکن اس کا ذرا بھر پاس نہ کیا - اس کا احترام نہ کیا - اور کسی صورت میں بھی اس بجٹ میں شامل نہ کیا - بجٹ چونکہ خسارے کا ہے - ٹیکسوں کا بوجھ پہلے ہی عوام پر زیادہ تھا مزید بوجھ برداشت کرنے کی سکت نہ رکھتے تھے - اس وجہ سے یہ کوئی خاص بات نہ تھی کہ ٹیکس نئے نہیں لگائے گئے - کفایت شعاری اور سادگی کو اپنا کر اور اپنے وسائل پر انحصار کرکے بیرونی قرضوں پر کم انحصار کرکے اسے اور بہتر طور پر پیش کیا جا سکتا تھا - بد قسمتی کی بات ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد سے اب تک ہم اپنے بنیادی مسائل حل نہیں کر سکتے دیہات میں ہم تعلیم ، صحت ، سڑکیں ، بجلی نہیں پہنچا سکے ، ہمارا کسان تو سارا سال محنت کرتا ہے - سردیوں میں آدھی رات کو اٹھ کر کھیت میں پانی لگاتا ہے - یہی مزدور جب یورپ یا مشرق وسطی میں جاتا ہے تو اپنے کام کا معقول معاوضہ پاتا ہے - لیکن اتنے محنتی مزدور اور اتنے محنتی کسان کے باوجود ہم انہیں کچھ نہیں دے سکتے - صرف اور صرف یہی وجہ ہے - جب میں سوچتا ہوں تو اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ یہ ہمارے حکام - ہمارے decision makers - ہمارے پالیسی میکرز اس قابل نہ تھے کہ وہ ہماری آئندہ پالیسی بنا سکتے - اس کو واضح کر سکتے اور ہر چیز ad hoc basis پر - day to day planning پر اس انداز سے ہوتی رہی کہ Long term planning نہ ہو سکی -

میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں - وہاں سب سے بڑا مسئلہ سیم اور تھور کا ہے - گذشتہ کئی سالوں سے سیم اور تھور پھیلتی ہی جا رہی ہے - ایک مربع سے دوسرا مربع - ایک گاؤں سے دوسرا گاؤں - اور ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک پہنچ گئی ہے - جس طرح انگریزی میں کہا جاتا ہے - a stich in time save nine اگر بر وقت اس کا حل نہ کیا گیا تو یہ آئندہ کئی سالوں میں اربوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود بھی ہم اس پر قابو نہ پا سکیں گے - اس علاقے میں لوگوں کو سڑکیں نہیں چاہئیں - پانی نہیں چاہیے - تعلیم کی سہولتیں نہیں چاہئیں - ان کی کسی قسم کی demand نہیں - وہ تو صرف اپنا زندہ رہنے کا حق مانگتے ہیں - یہ ہم اس صورت میں انہیں دے سکتے ہیں کہ ہم سیم کے مرض کا علاج اور اس مسئلے کا کوئی حل تلاش کر سکیں - یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ

اس بجٹ میں بہت محدود رقم اس کے لیے رکھی گئی ہے جو بالکل ناکافی ہے۔ اسے اگر دگنا یا تگنا کر بھی دیا جائے۔ پھر بھی ہم اس سال سیم پر قابو نہیں پا سکتے۔

سیم کے بعد میں تعلیم کی طرف آتا ہوں۔ ہم اتنی کثیر رقم تعلیم میں رکھنے کے باوجود کوئی خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں کر سکتے۔ پچھلے کئی سالوں میں اربوں روپیہ ہم نے خرچ کیا ہے لیکن تعلیم کا معیار بلند نہیں کر سکے۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن پر توجہ نہیں دے سکے۔ بے روزگار پڑھے لکھے لوگوں کو ہم کہیں کھپا نہیں سکے۔

حادثات میں اضافہ۔ ادویات کی کمی۔ بیروزگار ڈاکٹروں کی حالت جب دیکھتے ہیں تو صحت کی پالیسی پر ہم اطمینان کا اظہار نہیں کر سکتے۔

دیہاتوں میں بجلی کی قلت ہے۔ دیہاتی لوگ جب بجلی کا تقاضا کرتے ہیں تو وہ صرف روشنی یا ٹیوب ویل چلانے کے لئے مانگتے ہیں۔ اس سے زیادہ وہ بجلی نہیں چاہتے۔ اس دور میں جب ہم بجلی کی کمی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور یہ سوال کرتے ہیں کہ بجلی کیوں نہیں۔ لوڈشیڈنگ کیوں ہے تو ہمیں جواب یہ ملتے ہیں کہ ابھی برف نہیں پگھلی۔ اس سائنسی دور میں۔ اس جدید دور میں یہ دقیانوسی جواب کچھ معقول نہیں لگتا۔

سڑکوں کے بارے میں میری یہی عرض ہے کہ سڑکیں بہت ضروری ہیں۔ شہر سے منڈیوں تک اگر سڑکیں بن جائیں تو زمیندار کا مال بروقت پہنچ سکتا ہے اور وہ اپنا حق بروقت حاصل کر سکتا ہے۔

امن عامہ کے لئے عرض ہے کہ پولیس پر ہم نے بے انتہا خرچ کیا ہے۔ پولیس کو مزید مراعات دے رہے ہیں۔ لیکن ان کی ٹریننگ نہیں ہو رہی۔ وہ اس دقیانوسی اور اس پرانے انداز میں تربیت حاصل کر رہے ہیں جو ایک ان پڑھ کے لئے۔ ایک جاہل کے لئے تو ٹھیک تھی۔ لیکن اس جدید دور میں وہ بالکل ناکافی ہے۔ جدید طرز کی ٹریننگ بہت ضروری ہے اور اس کو اختیار کرتے ہوئے وہ جدید حالات اور تقاضوں پر پورا اتر سکیں گے۔ حال یہ ہے کہ جس علاقے سے میں تعلق رکھتا ہوں۔ گوجرہ شہر سے پچھلے ہفتے وہاں پانچ افراد کو اکٹھے ذبح کر دیا گیا۔
اور پولیس اپنی تمام تر کوشش کے باوجود ابھی تک کوئی سراغ نہیں لگا سکی کروڑہا روپیہ خرچ کرنے کا کیا فائدہ جب حالات یہ ہوں کہ

ایک شہری کی جان و مال اور اور عزت محفوظ نہ ہو - دیہی ترقی کے بارے میں عرض ہے کہ دیہی ترقی کے ترقیاتی پروگرام میں ایم پی - اے صاحبان کی شرکت اور عمولیت ضرور ہونی چاہیے ان معاملات میں ہماری رائے معلوم کرنی چاہیے تاکہ ہم یہاں کی کارروائی عوام کو بتا سکیں اور وہاں کے مسائل یہاں آ کر اسمبلی میں اٹھا سکیں - یہی چند ایک گذارشات تھیں - انہی کے ساتھ میں اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں -

چوہدری فضل حسین راہی - سر میں دو تاریخ آون چٹ دتی اے - میری واری نئیں آندی -

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

ملک محمد عباس خان کھوکھر - جیسا کہ حالات سے ظاہر ہے اور ہمیں نظر آ رہا ہے کہ ہمیں بجٹ پر تقریر کرنے کے لئے وقت نہیں دیا جائے گا - ہم نے بھی اپنے ووٹروں کو جا کر جواب دینا ہے - میں تھوڑی سی گذارش کرونگا کہ ہمارا یہ احتجاج کارروائی میں شامل کر لیا جائے تاکہ ہم اپنے ووٹروں کو یہ بتا سکیں کہ ہم نے احتجاج کیا تھا ہمیں وقت نہیں دیا گیا اس لئے ہم آپ کی نمائندگی نہیں کر سکے -

جناب سپیکر - میں آپ کا مسئلہ حل کر دیتا ہوں - اس سلسلے میں میرے ساتھ مسلسل رابطہ رہا ہے کچھ وزراء کرام بھی اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان تقریباً سب اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں - لیکن میں یہ تجویز کرونگا کہ اگر آج بجٹ پر عام بحث کو ختم ہونا ہے تو پھر وزرائے کرام اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اظہار خیال نہ فرمائیں بلکہ باقی ممبر صاحبان اظہار خیال فرمائیں -

ملک محمد عباس خان کھوکھر - جناب ہم بھی ووٹ لے کر اور منتخب ہو کر آئے ہیں ہم نے بھی واپس جا کر ان لوگوں کو جواب دینا ہے کہ ہم نے ان کے لئے اس ایوان میں کیا بات اٹھائی ہے - آپ ہمارا یہ حق کیوں سلب کرتے ہیں میں کہتا ہوں کہ آپ وقت کیوں نہیں بڑھا دیتے یہ کوئی قرآنی احکام کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی کہ جمعہ کے بعد ہم اسمبلی میں آ نہیں سکتے - ہم کافی ووٹ لے کر اس ایوان میں آئے ہیں - ہم نے ان کو حق کے لئے یہاں آواز اٹھانی ہے - ہم نے انہیں وہاں جا کر بتانا ہے کہ آپ کے مطالبے ہم پیش کرکے آئے ہیں - ہمارا یہ حق آپ کیوں چھینتے ہیں پارلیمانی سیکرٹری بن کے ہم نے جو برا کیا ہے

اس کی سزا آپ ہمیں ہماری ذات تک دیں - ہمارے ووٹروں کو نہ دیں - ہم نے پارلیمانی سیکرٹری بننے کے بعد آپ کی ہر بات اور ہر نکتہ چینی کو بڑے حوصلے اور بڑی تسلی سے برداشت کیا وہ ہماری ذات تک تھی - ہمارے ووٹروں کا حق ہے ہم اس کا استحصال نہیں ہونے دیں گے - ہمیں آپ جو مرضی کہیں ہم برداشت کریں گے -

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں - روایات بھی یہی رہی ہے کہ بجٹ پر عام بحث میں وزراء صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹری شمولیت نہیں کرتے - حصہ نہیں لیتے - جو میں نے Precedent دیکھا ہے - اور وہاں نیشنل اسمبلی میں بھی ہم یہی کچھ دیکھ رہے ہیں کہ وہاں بھی وزرائے کرام عام بحث میں حصہ نہیں لے رہے -

جناب فاروق انور عباسی - نیشنل اسمبلی میں سپیکر صاحب نے رولنگ دی ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری جو بھی چاہیں ، جیسے بھی بات کرنا چاہیں کر سکتے ہیں - ہمارا حق مارا جا رہا ہے - جناب ، ہم بھی منتخب ہو کر آئے ہیں - صبح سے لے کر اجلاس کے اختتام تک اس ہاؤس کی باتیں سنتے ہیں - ہمارے خلاف بھی باتیں ہوتی ہیں - ہمیں پارلیمانی سیکرٹری بننا یوں لگتا ہے جیسے ہمارے لئے گالی بن گیا ہے - مگر ہم یہ بتا دیں کہ ہم بھی ان کی طرح ووٹ لے کر آئے ہیں - ہم نے بھی جا کر اپنے علاقے کو منہ دکھانا ہے یہ بات غلط ہے ہاؤس کو مچھلی بازار بنا رکھا ہے -

جناب سپیکر - عباس صاحب ، تشریف رکھئے - اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحبان نے اظہار خیال کرنا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں - لیکن پھر اس میں یہ ہو گا کہ جو عام ممبر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ حصہ نہیں لے سکیں گے -

(قطع کلامیاں)

چودھری فضل حسین راہی - جناب سپیکر جب تک ہر ممبر بات نہیں کر لیتا ، فجر تک عام بحث ختم نہیں ہونی چاہئے - یہ جاری رہنی چاہئے - یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے - پارلیمانی سیکرٹری صاحبان نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی قرآنی احکامات کی خلاف ورزی نہیں ہو جائے گی اگر آپ ایک دو دن عام بحث کے لئے بڑھا دیتے ہیں - اب آپ یہ بھی دیکھیں کہ 8 سال اس ملک میں مارشل لاء رہا ہے اور 8 سال کے بڑے واقعات ہوں جو لوگوں نے کہنے ہیں - ان کے لئے بہت وقت چاہئے -

جناب اعجاز احمد شیخ - جناب سپیکر ، اگر ہمارے یہ معزز دوست ایوان کا اس طریقے سے ٹائم ضائع نہ کریں تو میرے خیال میں اب تک ہاؤس میں سے کوئی پانچ دس پارلیمانی سیکرٹری صاحبان تقریر کر سکتے تھے - لیکن ان کا طریق کار یہی رہا ہے کہ جب اجلاس شروع ہوا ، کارروائی شروع ہوئی ، کسی نے تقریر جاری کی تو انہوں نے کوشش کی کہ اس اجلاس کو کسی نہ کسی طریقے سے adjourn کرا جائے - تو میری ان سے گذارش ہے کہ براہ مہربانی ایسے مسئلے پر پوائنٹ آف آڈر اٹھایا نہ کریں کہ ایسے مسئلے پر پوائنٹ آف آڈر نہ اٹھایا کریں ایسے مسئلے پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا کریں جب رولز کی خلاف ورزی ہو رہی ہو -

ملک اللہ یار خاں - جناب والا آپ نے فرمایا ہے کہ قومی اسمبلی اور اس ایوان کی یہ روایت رہی ہے کہ بجٹ کی عام بحث کے دوران یا اس کے بعد وزرائے کرام کو بولنے کی ضرورت نہیں پڑتی - میں سمجھتا ہوں کہ عام بحث کے بعد جوابات دینے کے لئے بالخصوص وزیر خزانہ کو ہر صورت میں بولنا ہے -

جناب سپیکر - جی بالکل انہیں بولنا ہے -

ملک اللہ یار خاں - علاوہ ازیں جو مختلف وزرائے کرام کے محکمہ جات کے بارے میں یہاں اعتراضات ہوئے ہیں تجاویز ہوئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کا بھی اس بحث میں حصہ لینا بہت ضروری ہے - تا کہ جن اراکین نے مختلف موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے - اس ضمن میں وزراء کرام کی طرف سے اپنا نکتہ نظر اور حکومت کا نکتہ نظر اس ایوان کے سامنے پیش کیا جائے -

ملک طیب خاں - میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ وزرائے کرام اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان نے پیش کیا ہے میرے خیال میں انہیں اس پہ بولنے کی ضرورت نہیں - ممبر حضرات کا بولنا ضروری ہے - یہ حضرات اسے بناتے وقت اور ہاؤس میں پیش کرتے وقت جو دیکھ لیتے ہیں - ان کے لئے وہی کافی ہے -

جناب سپیکر - بیگم نجمہ تابش الوری صاحبہ -

ایک معزز رکن - وزراء صاحبان اور پارلیمانی سیکریٹری صاحبان اگر اتنا ہی ضروری سمجھتے ہوں تو ایک دن کے لئے وقت بڑھا لیں -

جناب سپیکر - اس بات پہ غور کرتے ہیں -

چودھری فضل حسین راہی ۔ تمہاری مہربانی اے جناب ۔

جناب سپیکر ۔ سعید صاحب آپ اس بات سے مایوس نہ ہوں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ابھی معاملہ طے نہیں ہوا تشریف رکھیں ۔ جی بیگم صاحبہ ۔

بیگم نجمہ تابش الوری جناب والا ! میں نے ان اللہ مع الصبرین کے قرآنی احکام پر عمل کیا ہے اور مجھے یہ خوشی ہے کہ آپ نے اپنا یہ فیصلہ صادر نہیں فرمایا کہ بجٹ اجلاس پر یوم حشر میں آپ تقریر کیجیئے گا ۔

جناب والا ۔ نہری پانی کے مسئلے نے پورے صوبے کو ہیجان و بحران میں مبتلا کر دیا ہے ۔ اور جناب نواز شریف صاحب نے اپنی لمبی چوڑی تقریر میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ اس مسئلے کا کیا حل نکالا گیا ہے ۔ میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ ان کو "مرکز نواز شریف" کہا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا ۔

جناب والا ، پنجاب کی زرعی معیشت پانی کے مسئلے پر تاریخ کے بد ترین خطروں سے دو چار ہے ۔ اور یہ مسئلہ نفرتوں اور عصبیتوں کا آتش فشاں بھی بن سکتا ہے ۔ اس لئے اس کو صوبوں کے درمیان مستقل طور پر حل کیا جائے اور نئے سرے سے اس کے حقوق متعین کیے جائیں ۔ چشمہ جہلم لنک کینال فوری طور ، بلا تاخیر کھولی جائے ۔ منگلا اور چناب سے جنوبی پنجاب کو پانی کی فراہمی فوری طور پر زیادہ مقدار میں کی جانی چاہیئے ۔
جناب والا ۔

فریب وقت نے گہرا حجاب ڈالا ہے

وہاں پہ شمع جلادو جہاں اجالا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ پنجاب کا موجودہ سالانہ بجٹ صبح صادق اور صبح کاذب کے حسین امتزاج کی تصویر ہے ۔ اس کا پسندیدہ پہلو یہ ہے کہ پنجاب کا ریکارڈ ترقیاتی بجٹ ہے اور اس کی ترجیحات بہتر ہیں ۔ اور دیہی ترقی کو اس میں بہت اہمیت دی گئی ہے ۔ اور اس کا ناپسندیدہ پہلو یہ ہے کہ یہ روایتی انداز کا ، نوکر شاہی بجٹ ہے ۔

ایک معزز رکن ۔ بیگم صاحبہ لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ پڑھ تو نہیں رہی ہیں ؟

بیگم نجمہ تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جب نوٹس دیکھنے کا وقت آئے گا تو میں اس سے بھی استفادہ حاصل کروں گی ۔

جناب والا - میں سمجھتی ہوں کہ اسطرح ایوان کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے - یہ پنجاب کا موجودہ سالانہ بجٹ نوکر شاہی کا تیار کردہ ہے اس میں کوئی ایسی جدت کوئی ایسی ندرت اور کوئی ایسی بشارت نہیں - اس میں کوئی نیا پن نہیں جو اس کو منتخب جمہوری حکومت کا طرہ امتیاز بنا سکے - اس میں فکر کی کوئی نئی کرن نہیں - اور میری نظر میں تو یہ ایک روبوٹ کا تیار کردہ مشینی بجٹ نظر آتا ہے - جو بے جان بھی ہے اور بے کشش بھی

جناب والا ، موجودہ حکومت اسلامائزیشن کی سب سے بڑی مدعی ہے لیکن اس بجٹ میں اسلامی نظام حیات اور اسلامی معاشرے کی طرف کوئی پیش رفت نظر نہیں آتی - بلکہ اس سلسلے میں لفظی اظہار تک سے گریز کیا گیا ہے - توقع یہ تھی کہ نیا بجٹ نئے جمہوری افق پر طلوع ہو گا ، لیکن حالات کے اندھیرے برابر ہمیں گھیرے ہوئے ہیں اور مارشل لا بدستور اپنے جاہ جلال کے ساتھ جاری و ساری ہے - بنیادی حقوق معطل ہیں - صحافت پر پابندیاں عاید ہیں - امن عامہ کی حالت ابتر ہے - چادر اور چاردیواری کا تقدس مجروح ہو رہا ہے - رشوت اور بدعنوانی اپنے اپنے نقطہ عروج پر پہنچی ہوئی ہے - وفاقی بجٹ کے بعد گرانی کی نئی لہر نے ، اشیاء میں 25 فیصد اضافے نے تنخواہوں کے 13 فیصد اضافے کو غیر معنی اور غیر موثر بنا دیا ہے -

جناب والا ایک حالیہ فیصلہ جس نے موجودہ حکومت کو سب سے زیادہ غیر مقبول بنا دیا ہے وہ ہسپتالوں میں فیسوں کا ہے - اس اقدام سے آمدنی کم اور بدنامی زیادہ ہو گی - لہذا میں مطالبہ کرتی ہوں کہ اس غیر دانشمندانہ ، بلکہ ظالمانہ فیصلے کو فوری طور پر واپس لیا جائے ،

جناب والا ، موجودہ حکومت نے خواتین کو جمہوری اداروں میں پہلے سے دگنی نمائندگی دے کر قابل تحسین کام کیا ہے - لیکن میں مطالبہ کرتی ہوں کہ سینٹ میں بھی خواتین کی ایسی ہی نمائندگی ہونی چاہیئے - اور خواتین کو زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں -

آخر میں جناب والا، مجھے بہاولپور کی محرومیوں اور حق تلفیوں کا ازالہ کرنا ہے جو زندگی کے مختلف شعبے میں ایک عرصے سے جاری و ساری ہیں - اس سلسلے میں میرے اہم مطالبات ہیں ذرا نوٹ فرمائے جائیں - یہ میں آپ سے نہیں سیکرٹری صاحبان سے عرض کر رہی ہوں - بہاولپور میں بڑے اور چھوٹے کارخانے لگائے جائیں - بہاولپور کو اے کلاس شہر قرار دیا جائے - بہاولپور کے لوگوں کے لئے پسماندگی کی بنیاد پر سرکاری ملازمتوں

کا کوٹہ مقرر کیا جائے - بہاولپور میں خواتین کا ایک کالج پولی ٹیکنک اور ایک انٹر کالج قائم کیا جائے -
اور خواتین کے لئے بی اے کی کلاسوں کا اجرا کیا جائے- بہاولپور شہر میں اومنی بس کا اجرا کیا جائے -

آخر میں معزز اراکین سے میں التماس کرتی ہوں کہ انہوں نے میری گزارشات کو بڑے صبر و تحمل سے سنا لیکن کہیں کہیں سے ہوشہ چھوڑا گیا ہم بھی آپ کی بہنیں ہیں اور آپ ہمارے بھائی ہیں اگر آپ ہی سے عرض نہیں کریں گی تو اور کس سے کریں گی - شکریہ

جناب سپیکر-چھٹہ صاحب آپ بولنا چاہیں گے ؟

چوہدری نعیم حسین چٹھہ-جناب سپیکر کئی دنوں سے نہر کے بند ہو جانے پر واویلا اس معزز ایوان میں کیا جاتا رہا ہے - میں یقیناً اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ پنجاب حکومت نے حتی المقدور نہایت موثر طریقہ سے اس کے لئے کوشش کی وزیر آبپاشی وزیر زراعت اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے - لیکن اس کے باوجود ابھی تک ہماری کوشش بار آور ثابت نہیں ہوئی اور پنجاب اس طرح بے آب گیاہ ہوتا جا رہا ہے اور ویرانے کے دہانے پر کھڑا ہے - لوگ مفلوک الحال ہوتے جا رہے ہیں - لیکن اس کی آخر وجہ کیا ہے - اس کا آخر حل کیا ہے - کہیں تو کوئی ایسا سقم ہے کہ ہماری یہ کوشش بار آور نہیں ہو رہی اور ہم دن بدن اپنی ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہو کر غربت اور پسماندگی کی طرف بڑھ رہے ہیں - تو میرے خیال میں سب سے بڑی وجہ نیشنل اسمبلی ہے جو تقریباً 235 ممبران پر مشتمل ہے اور جس میں ایک considerable majority تقریباً 137 ممبروں پر مشتمل اکثریت پنجاب سے تعلق رکھتی ہے اور اس اس وقت جو کابینہ کے ممبران ہیں اس میں بھی میرا خیال ہے انفرادی طور پر اکثریت صوبہ پنجاب ہے - لیکن میں نے ابھی تک پنجاب کے ان نمائندوں کی طرف سے واضح طور پر کوئی قدم اٹھاتے نہیں دیکھا - انہوں نے کوئی موثر اقدام نہیں کیا ورنہ میں یہ یقین کرنے کے لئے تیار ہی نہیں کہ 137 آدمی آج کہیں کہ پرائم منسٹر صاحب وزیر آبپاشی کو معطل کر دیا جائے اگر وہ کہنا نہیں مانتا تو اس پر عمل نہ ہو اور اگر وزیر اعظم صاحب کی اعانت اس مسئلے میں موجود ہے تو وزیر اعظم صاحب بھی ایک گھنٹے سے زیادہ قائم نہیں رہ سکتے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے نمائندگان دیانتداری سے اپنے فرائض کی انجام دہی نہیں کر رہے - لہذا

میں اس ہاؤس کی طرف سے متفقہ طور پر یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ ایک دو دن کے اندر اندر پنجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے پنجاب کے حقوق کی نگرانی نہیں کر سکتے تو وہ خدا را اپنی اس نمائندگی سے استعفیٰ دے دیں یقیناً یہ ایک قومی خدمت ہو گی۔

ایک فاضل رکن—حضرت ذرا پڑھ کر تقریر نہ کریں۔ اگر کرنی ہی ہے تو فی البدیہہ کریں۔

چوہدری نعیم حسین چٹھہ—جناب بالکل نہیں پڑھ رہا۔ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر—چٹھہ صاحب پڑھ نہیں رہے بلکہ وہ عادتاً نیچے دیکھ کر تقریر کرتے ہیں۔

ایک فاضل رکن—ان سے پوچھ لیں کہ پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔

چوہدری نعیم حسین چٹھہ۔ نہیں بالکل پڑھ رہا میرے سرکار آپ کو غلط فہمی ہے۔

جناب سپیکر۔ جی ارشاد فرمائیے۔

چوہدری نعیم حسین چٹھہ۔ جناب والا کئی دنوں سے یہ ہو رہا ہے فاضل ممبران نے باہر یہی کہا ہے اور میں بھی ان کے اس خیال سے متفق ہوں کہ موجودہ سالانہ بجٹ جو اس ایوان میں مخدوم صاحب نے پیش کیا ہے وہ متوازن ہے۔ مخدوم صاحب اپنی جوان سال عمر میں اور کم تجربہ کاری کی حیثیت کے باوجود پورے مخدوم ہو چکے ہیں لیکن دوسری طرف ہمارے کہنہ مشق اور پرانے سالی کے باوجود جناب حسن محمود تا حال مخدوم زادہ ہیں مجھے اس فرق کی بھی آج تک سمجھ نہیں آئی کہ یہ آخر کیا منطق ہے؟ یا تو پورا مخدوم بننے کے لیے مخدوم الطاف صاحب نے کوئی زیادہ تیز رفتاری اور تندھی سے کام لیا ہے اور پورے مخدوم بن گئے لیکن انہوں نے اس معاملے میں سست روی سے کام لیا ہے اور ابھی تک مخدوم زادہ ہی ہیں۔ بہر حال میں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ بجٹ یقیناً اس لحاظ سے قابل تعریف ہے کہ اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا اور اس میں productive measures کئے گئے ہیں on going schemes پر اس کا زیادہ حصہ خرچ کر دیا گیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس دفعہ نومنتخب ممبران کے حصے میں ڈویلپمنٹ کا

کوئی خاص قابل ذکر حصہ نہیں ہوگا بہر حال پرانے منصوبوں سے گلو خلاصی کرنے کا یہ ایک اچھا طریقہ ہے۔

جناب والا اس بجٹ میں ایک اور خوش آئند حقیقت یہ ہے کہ اس کا ستر فیصد حصہ دیہاتی آبادی کی بہبود اور دیہات کی ترقی کے لیے لگایا گیا ہے یا لگانے کا ارادہ ہے یہ یقیناً خوش آئند اور قابل تعریف بات ہے۔ اس لحاظ سے میں اسے ایک اچھا اور مستحسن بجٹ قرار دیتا ہوں۔

جناب والا بجٹ صرف ایک میزانیہ ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کو ملک اور اپنے علاقے کی آئند بہبود اور ترقی کے لیے کچھ سمتیں اور کچھ منزلوں کی نشاندھی کرنی ہوتی ہے اس ضمن میں چند ایک ضروری چیزوں کی نشاندھی کرنا چاہتا ہوں جو ملک کے آج کل کے مسائل ہیں ان میں سب سے بڑا مسئلہ بے روز گاری کا ہے۔ بے روز گاری کے سدباب کے لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ دیہاتوں میں کاٹیج انڈسٹری لگائی جانی ضروری ہے اس کو ترجیح دی جانی چاہیے اور ایسی انڈسٹری ہو جس کا خام مال دیہات ہی سے دستیاب ہو اس سے بے روز گاری بھی ختم ہوگی اور علاقے کی خوشحالی اور بہتری کی طرف بھی ہم یقیناً سفر کریں گے۔

جناب والا دوسرا بڑا مسئلہ گرانی کا ہے گرانی نے اس وقت متوسط اور غریب طبقے کی کمر توڑ رکھی ہے اس بجٹ میں خاص طور پر اس اس بات کی ضمانت دینا ہوگی کہ مزید گرانی نہ بڑھے اور غریب آدمی کو بھی زندہ رہنے کا حق حاصل رہے۔

اس کے بعد رشوت ملک میں بہت بڑی لعنت ہے۔ تنخواہیں جتنی بھی بڑھا دی جائیں میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ ساتھ ساتھ گرانی بھی بڑھ جاتی ہے۔ لیکن تنخواہیں بڑھانے کا جو عمل ہے وہ فیصد کے حساب سے ہوتا ہے۔ چھوٹے طبقات جن کو کہ زیادہ تکلیف ہوتی ہے ان کو فیصد کے حساب سے تھوڑا فائدہ ہوتا ہے اور بڑی تنخواہ والوں کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ کار غلط ہے۔ ہمارے بجٹ بنانے والوں کو اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئیے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ تنخواہیں جتنی بھی بڑھا دی جائیں یا جتنے بھی کرنسی نوٹ چھاپے جائیں اس معاملے کا حل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم قوم کو مکمل سادگی کی طرف آمادہ نہ کریں جناب والا۔ اب میں اپنے ضلع کے چند موٹے موٹے مسائل کی نشاندھی کرنا

چاہتا ہوں وہ ہیں کہ مورخ ضلع کا زیادہ تر حصہ سکارپ ایریا کے اندر واقع ہے اور سکارپ کے ٹیوب ویل ایوب خان کے دور 59-1958 لگے ہوئے ہیں جو اپنی زندگی پوری کر چکے ہیں وہ سیم تھور کا واحد علاج تھا جس سے ہم نے سیم اور تھور پر قابو پایا - لیکن اب وہ فرسودہ ہونے کی وجہ سے ٹھیک کام نہیں کر رہے تو اب میری گزارش ہو گی بجٹ بنانے والوں کی سب سے زیادہ توجہ اس بات پر ہو کہ ان کی reboring ان کو ٹھیک کرنے اور repair کرنے پر زیادہ فنڈ مختص کئے جائیں تاکہ ضلع شیخوپورہ کی سیم و تھور اس طرح قابو میں رہے اور لوگ کسی ناگہانی تکلیف کا سامنا نہ کر سکیں -

جناب والا دو تین سڑکیں ہیں مثلاً ایک قادر آباد باوکی لنک کنال روڈ جو گورنر صاحب نے منظور کر رکھی ہے - اس دفعہ میں نے اے ڈی پی کو پڑھا ہے - اس میں دس فیصد اس کی تعمیر کا پیسہ مختص کیا گیا ہے جو کہ بہت تھوڑا ہے - لہذا میری گزارش ہو گی کہ یہ سڑک بہت اہم ہے اور اس کو زیادہ سے زیادہ فنڈ دیا جائے - اس کے علاوہ ایک سڑک جو پرانا کوٹ کیرج شیخوپورہ سے لاہور آتی ہے وہ تقریباً moterable نہیں ہے اس کو priority دی جائے اور اسکے لئے فنڈ مختص کئے جائیں اس کے علاوہ ایک فیروز وٹواں واربرٹن ننکانہ روڈ ہے ننکانہ ایک بین الاقوامی شہر کی حیثیت حاصل کر چکا ہے اور اکثر کینیڈا ، برطانیہ سے سکھ لوگ یاترا کے لیے وہاں آتے ہیں اس سڑک کو وسیع کرنا انتہائی ضروری ہے اس کی توسیع کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں -

اس کے علاوہ میری تعلیم کے بارے میں گذارش ہے - یہ جو محکمہ تعلیم ہے سرکار ہمارے ضلع کے shelterless سکول بہت سارے ہیں - نئے سکول کھولنے کی بجائے پرانے سکولوں کے لئے عمارت مہیا کرنا بہت ضروری ہے کہ میرے ضلع کے 500 سکولوں کے لئے پنڈتک اس بجٹ میں مہیا کی جائے جو کہ ہمارے عوام الناس کی اہم ضرورت ہے -

اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ نے اس بات کی نشاندھی کی ہے کہ ہر تحصیل میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اور اے - ڈی - ایچ تعینات کئے جا رہے ہیں - یہ یقیناً گورنمنٹ کا ایک رجحان (trend) ہے - ہر محکمے میں ہر جگہ Decentralization کی نشاندھی ہوتی ہے - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے عملہ بڑھے گا - افسر بڑھیں گے ان کے دفاتر بڑھیں گے عمارتیں بڑھیں گی - یہ اسی Pattern کا حصہ ہے جیسے ضلعے بناتے ہیں -

ضلعے بنانے کے لیے تحصیلیں پیدا کرتے ہیں اور اس کو اکٹھا کرنے کے لیے ڈویژن بنائی جاتی ہے ۔ ساری عمارتیں ، دفاتر ، عملہ ہر چیز سارا کچھ Production کا خرچ ہے ۔ یہ چیزیں بے شمار اضافے کا باعث بنتی ہیں ۔

جناب سپیکر — چوہدری صاحب آپکی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔ چوہدری محمد اسلم صاحب اس سے قبل کہ آپ تقریر شروع کریں میں یہ معزز اراکین اطلاع کیلئے بتائے دیتا ہوں کہ ابھی چونکہ کافی زیادہ مقرر اپنا اظہار خیال نہیں فرما سکے آپ کے اصرار کے پیش نظر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بجٹ پر بحث کا حق ایک دن اور بڑھا دیا جائے چنانچہ کل بھی بجٹ پر تقاریر ہو سکیں گی ۔ اس لئے جو صاحبان میری طرف خونخوار نظروں سے دیکھ رہے ہیں وہ ذرا حوصلے سے بیٹھیں ۔ جی چوہدری صاحب ۔

چوہدری محمد اسلم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب سپیکر سابقہ روایات کے مطابق ہمیں وزیر خزانہ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیے ۔

ایک فاضل ممبر — جناب والا مجھے بھی کچھ اظہار خیال کرنا تھا کل کر لوں گا ۔

جناب سپیکر — رائے صاحب جیسے آپ پسند کرتے ہیں لیکن ابھی آپ کی باری آ سکتی ہے ۔

ایک فاضل ممبر — کل کو باری آ جائے گی ۔

جناب سپیکر — جیسے آپ پسند کرتے ہیں ۔ جی چوہدری صاحب ۔

چوہدری محمد اسلم — لیکن میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ بحث اس معزز ایوان کے معزز اراکین اور عوام کی امنگوں اور آرزوں کی ترجمانی نہیں کرتا ۔ جناب والا سب سے اہم مسئلہ تو مارشل لا کا ہے ۔ میں اس ایوان کو ہدیہ تبرک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے متفقہ طور پر ریزولیوشن پاس کرکے سنٹر کو بھیج دیا ۔

جناب والا اس دیوھیکل نظام کے بطن سے ایک بچے نے جنم لیا ہے جو نہری پانی کی صورت میں ہے جس کی نگاہیں پنجاب کی سر سبز شاداب زمین ویرانی اور بربادی کی طرف لگی ہوئی ہیں بلکہ اس کے علاوہ اس کا منتہائے نظریہ پاکستان کی سالمیت پاکستان کی بقا کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے ۔ اس لیے

میں سمجھتا ہوں کہ نظریہ پاکستان کے جانثاروں کو اس وقت انتہائی متحد ہو کر اور تندہی سے کام کرنا چاہیئے اگر اس سفینے کو بچانا ہے تو ان ہاتھوں کو کاٹ دیجیے اس میں سوراخ کرنا چاہتے ہیں ۔ ان ہاتھوں کو مضبوط کیجیے جو اس کشتی کی حفاظت کر رہے ہیں ۔

جناب والا اس کے علاوہ پریس کی آزادی کا مسئلہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں جس طرح مچھلی پانی کے بغیر اور انسان ہوا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اسی طریقے سے قوموں کی روح پریس کی آزادی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ۔ گو ہمیشہ ارباب اقتدار اور قلم کی کشمکش رہی ہے ۔ ارباب اقتدار قلم کو خریدنے یا قوت سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن ان مشکلات کے باوجود بھی قلم اپنے احتساب کا فرض اور اپنے ضمیر کی آواز اٹھاتا رہا ہے ۔

جناب سپیکر اب میں اپنے حلقہ نیابت کے چند مسائل کی طرف جناب کے توسل سے توجہ مبذول کروانی چاہتا ہوں ۔ جناب والا میرا حلقہ نیابت تحصیل راولپنڈی چوترہ روات پر مشتمل ہے ۔ میرے حلقہ نیابت کے گاؤں بقول غالب

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا وہ ویرانی کا منظر پیش کرتے ہیں ۔ سب سے اہم مسئلہ سڑکوں کا نہ ہونا ہے ۔ میں نے جناب چیئرمین صاحب پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی خدمت میں بھی عرض کی تھی کہ ایک سڑک ہماری بڑی اہم ہے جناب چیف منسٹر صاحب کی خدمت میں بھی عرض کی تھی میں نے پہلی ملاقات میں جناب گورنر صاحب کی خدمت میں بھی عرض کی تھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ موجودہ بجٹ میں اس کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ موٹر گاڑیاں سے جبر سواناں تک اس علاقے کی کیفیت یہ ہے کہ بیمار کو چارپائی پر اٹھا کر بیس بیس میل دور پختہ سڑک تک لے جانا پڑتا ہے ۔

اس کے علاوہ ہماری سڑک کی ایک سکیم جو چکری تا تلاگنگ ہے ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے سال بجٹ میں اس کے لئے 92 لاکھ روپیہ رکھا گیا اور اس وقت اس بجٹ میں صرف 20 لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے یہ انتہائی تھوڑی رقم ہے ۔ اور اس سڑک کی افادیت یہ ہے کہ راولپنڈی کو تلا گنگ سے ملاتی ہے ۔ اگر دریائے سوات پر چوترہ کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے تو اس سڑک سے راولپنڈی سے تلا گنگ کا فاصلہ جو کہ اب 84 میل ہے وہ صرف 52 میل رہ جاتا ہے ۔ اس کی افادیت

صرف دو اضلاع کے لئے نہیں بلکہ یہ تمام پنجاب کے لئے ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس سڑک کے لئے مزید رقم رکھی جائے گی -

اسکےعلاوہ ہمارا مسئلہ پانی کا ہے - پبلک ہیلتھ سکیم کے تحت اس سے قبل جو واٹر سپلائی کی سکیمیں تھیں میں جناب کے توسل سے جناب چیف منیسٹر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ شاید ابھی تک یہ محکمہ آپ کے ہی پاس ہے - واٹر سپلائی کی ایک سکیم چکری کی ہے - جو آج سے تقریباً سات آٹھ سال سے چل رہی ہے - لیکن گزشتہ جون سے وہ سکیم بند پڑی ہے - محکمہ والوں کی حسن کارکردگی سمجھیے کہ وہ آج تک اس سکیم کو چلا نہ سکے - اس ٹیوب ویل کو چلا نہیں سکے اس سے پہلے وہ چلتا رہا - اسے بند پڑے آج تقریباً سال ہو گیا ہے - لیکن وہ نہیں چلا سکے - میں امید کرتا ہوں کہ اگر یہاں اس محکمے کے کوئی سیکرٹری بیٹھے ہیں چیف انجنیئر بیٹھے ہیں تو وہ ضرور مہربانی کریں گے کہ اس سکیم کو چلانے کی کوشش کریں -

اس کے علاوہ تعلیم کا مسئلہ ہے - میرے حلقے میں اس بجٹ میں نہ کوئی سکول اپ گریڈ ہوا ہے نہ مڈل سے ہائی کیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ لڑکوں اورلڑکیوں کے لئے ایک ڈیریاں والا بڑا پرانا پرائمری سکول ہے اس کو مڈل کا درجہ دیا جائے - ڈھڈیال میں ایک بہت پرانا پرائمری سکول ہے اسے بھی مڈل کا درجہ دیا جائے جس طریقے سے واقعی تعلیم کے لئے بہت رقم رکھی گئی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اگر اتنے دور دراز علاقے میں چکری یا ڈھڈیاں میں انٹرمیڈیٹ کی کلاسیں شروع کرائی جائیں تو ہمارے لئے انتہائی بہتر ہو گا -

اس کے علاوہ ہسپتالوں کا مسئلہ ہے - ہسپتالوں کی عمارتوں کی حالت بالکل ناگفتہ بہ ہے - اگر کوئی ایک آدھ کمرہ ہے تو ڈاکٹر کوئی بھی نہیں اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ان عمارتوں کی تو سیع کے لئے ، اور ان پرانی عمارتوں کی مرمت کے لئے ضروری رقم فراہم کی جائے - میں اپنی تقریر کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہوں -

جناب سپیکر — حاجی مقصود احمد بٹ -

حاجی مقصود احمد بٹ : — بسم اللہ الرحمان الرحیم - جناب سپیکر ، آج اور آج سے پیشتر کئی دنوں سے اس ایوان میں پانی پانی کی باتیں ہو رہی ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ پانی ہمارے صوبہ پنجاب کے لئے یہ ایک اہم مسئلہ ہے یقیناً اس ایوان کے معزز اراکین کی طرح میں بھی پانی کے مسئلہ پر گفتگو نہیں کر سکتا - تا ہم ترستی ہوئی دھرتی کو دیکھ کر اور مستقبل کے واقعات کو ذہن میں لا کر

اس پر تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ جناب سپیکر میں آج جناب وزیر اعلیٰ کی باتوں سے اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ لوگ جس طرح پانی کے مسئلے پر رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں ۔ کیا وہ کربلا کی تاریخ دہرانا چاہتے ہیں ؟ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلےٰ سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ ان یزیدوں کو اس ایوان میں بے نقاب کریں جو پنجاب میں کربلا کی تاریخ دہرانا چاہتے ہیں ۔ جناب سپیکر ، ہمارے محنت کش کسانوں کو پانی چاہیے ۔

حاجی محمد افضل چن : جناب سپیکر ، میرے بھائی نے واقعہ کربلا کی بات کی ہے واقعہ کربلا تو ہمارے لئے بہت بڑی سعادت ہے ۔ اگر مسلمانوں میں وہ جذبہ ہو تو انشاءاللہ تعالیٰ ، پھر کوئی ایسی بات نہیں ۔ پھر میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ واقعہ کربلا کا دہرانا بری بات نہیں ہے ۔ وہ تو ہمارے لئے ایک سبق ہے ۔

حاجی مقصود احمد بٹ : جناب سپیکر ، میں نے یہ بات اس لیے کہی تھی کہ صبح یہاں تحریک استحقاق پیش کی گئی تھی اور وزیر اعلیٰ سندھ کے وہ بیانات ہیں کہ پنجاب کو ایک قطرہ پانی نہیں دیا جائے گا ۔ اس وقت یہ بات میرے ذہن میں آئی کہ کیا وہ لوگ وہی واقعہ دہرانا چاہتے ہیں جو اس سے پیشتر کربلا کے میدان میں پیش آیا تھا تو یہ میرے جذبات تھے ۔ جناب سپیکر ، ہمارے محنت کش کسانوں کے پسینے اور ان کے آنسوؤں سے یہ زمین سیراب نہیں ہوگی اور وہ پانی قدرت نے انکے لیے پیدا کیا ہے جو پہاڑوں کا سینہ چیر کر ان کی طرف خود بخود کھینچا چلا جاتا ہے ۔ جناب سپیکر ، میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ سے یہ اپیل کروں گا ۔ اسلام آباد میں جو گفتگو ہوئی وہ تو انہوں نے بتا دی ۔ لیکن ان لوگوں کے نام بتانے سے گریز کیا جن کا ہمارے صوبہ ، پنجاب کی معیشت کو تباہ کرنے میں ہاتھ ہے اور ان سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ انکے نام بھی اس ایوان میں بتائیں ۔ آج وزیر اعلیٰ کی تقریر سے میں مطمئن ہوں اور ان پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہوں ۔ لیکن پھر بھی ان حالات میں یہ سوچنا چاہیے کہ اگر ہم ان حالات پر قابو نہ پاسکے اور کسی اور ذرائع سے پانی حاصل نہ کر سکے تو جناب والا ، میں یہی کہوں گا کہ ہم سب کے لئے چلو بھر پانی کافی ہوگا ۔

جناب والا۔ اسکے بعد میں محکمہ تعلیم کے بارے میں کہوں گا کہ تعلیم کے لئے بجٹ میں خاص توجہ دی گئی ہے۔ اور یہ شعبہ تھا بھی اس قابل کہ اس پر خاص توجہ دی جاتی۔ جناب سپیکر۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ میرے علاقہ میں ایک سنٹرل ماڈل فامی سکول ہے۔ چالیس پچاس لاکھ آبادی والے شہر لاہور کی اس پر نظریں جمی ہوئی ہیں۔ ہر ایک کی کوئی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچے کو اس میں داخلہ دلوائے۔ میری یہ گذارش ہے کہ اس میں ڈبل شفٹ سسٹم کر دیا جائے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ گیارھویں اور بارھویں جماعت کی کلاسیں کا اجرا سکولوں میں کیا جائے گا۔ اسکے لئے بھی گزارش کروں گا کہ اس سال سے اس سکول میں گیارھویں اور بارھویں جماعتوں کی کلاسیں شروع کی جائیں۔ کیونکہ اس میں گنجائش بھی ہے۔

اس کے علاوہ میرا علاقہ اندرون شہر کے علاوہ پسہ اخبار اردو بازار، شیش محل روڈ، بلال گنج، معصوم گنج، کریم پارک، وحدتی روڈ، امین پارک، چودھری پارک، نین سکھ، ان تمام علاقوں پر مشتمل ہے میرے پورے علاقے میں بچیوں کے لیے کوئی کالج نہیں ہے اس کے لیے میں یہ گذارش کروں گا کہ داتا صاحب کے قریب بلال گنج ایک ٹی بی ہسپتال واقع ہے۔ اس کو شہر سے باہر منتقل کر دیا جائے اور اس عمارت میں بچیوں کے لیے ایک کالج شروع کیا جائے۔

جناب والا، پچھلے دنوں جناب چیئرمین پی اینڈ ڈی نے اراکین صوبائی و قومی اسمبلی سے ٹاؤن ہال لاہور میں ایک ملاقات کے ذریعے ان کے علاقوں کے مسائل کے بارے میں معلومات کی تھیں۔ تو ہم نے اپنے تمام علاقے کے مسائل تحریری طور پر بھی اور زبانی طور پر بھی گوش گزار کر دیئے تھے۔ لیکن میرے پورے حلقے میں نہ تو پکی سڑکیں ہیں اور نہ گلیاں ہیں یہ علاقہ ایک پسماندہ ترین بستی ہے۔ کئی جگہیں تو ایسی ہیں کہ شاید صوبے کے کئی گاؤں اس سے زیادہ بہتر ہوں۔ اس بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ حکومت کی ذرا سی توجہ اس علاقے کی قسمت کو بدل سکتی ہے۔ لہذا اس ترقیاتی بجٹ سے کچھ رقم میرے اس علاقے پر خرچ کی جائے اس پر میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب سے عرض کروں گا۔

اوروں کی طرف پھینکے ہیں گل اور ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

جناب سپیکر ، اس بجٹ کو ایک نظر دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ بحال رکھنے کے لیے محکمہ پولیس پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور اس کے لیے زیادہ فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ حکومت پنجاب نے اس طرف بھی توجہ دی اور اس لیے بھی اسے جدید خطوط پر چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ آئندہ جرائم کا سد باب کیا جا سکے۔ لیکن جناب والا ، اس موقع پر ایک افسوس ناک واقع کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ پچھلے دنوں پہلی اور دوسری جون کی رات کو برانڈرتھ روڈ پر واقع ایک دکان پر آگ لگ جانے سے یہ واقعہ پیش آیا۔ وہاں پولیس نے تو بے انتہا تعاون کیا لیکن جب فائربریگیڈ کا عملہ وہاں پہنچا تو سب سے پہلے انہوں نے کہا کہ بجلی کی رو کو بند کرایا جائے۔ وہ لوگ جب واپڈا کے اہلکاروں کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا علاقہ نہیں ہے۔ جب علاقے والے کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ آپ جلدی سے چلیں اور ہماری گاڑی میں بیٹھ کر چلیں تاکہ آگ زیادہ نہ پھیل جائے۔ تو انہوں نے یہ کہا کہ آپ چلیں ہم اپنی سائیکلوں پر آئیں گے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جس وقت وہ موقع پر پہنچے تو اس وقت مالک اپنا زندگی بھر کا اثاثہ اپنی آنکھوں کے سامنے جلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس کے بعد جس وقت بجلی کی رو کو کاٹ دیا گیا تو تب پتہ چلا کہ فائربریگیڈ کے جو پائپ تھے ان میں سوراخ تھے اور پانی آگ تک پہنچنے سے پہلے ان سوراخوں سے نکل جاتا اور جب پانی ختم ہو جاتا تو وہ لوگ شاہدرہ سے پانی لینے چلے جاتے۔ جناب سپیکر ، یہ لاہور جس کو پاکستان کا دل کہا جاتا ہے آپ سے گزارش کروں گا کہ اس میں ایسے واقعات دوبارہ رونما نہیں ہونے چاہیں شکریہ۔

جناب سپیکر - چودھری محمد عبداللہ ورک صاحب۔ (معزز ممبر موجود نہ تھے)

پیر اللہ یار چشتی - جناب سپیکر - پانی کا مسئلہ انتہائی سنگین ہے۔ ہمارے وزیر اعلیٰ آج اظہار خیال کرچکے ہیں۔ اس لئے ہم سب کو ان پر مکمل بھروسہ کرنا چاہیے۔ ایم این اے صاحبان کے متعلق عرض ہے ،

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

جناب والا ۔ میرا قبولہ سے تعلق ہے ، پی پی 210 ساہیوال ۔ سارے ملک میں لوڈ شیڈنگ ہے لیکن میرے حلقے میں ایسے لگتا ہے کہ جیسے بجلی کے کنکشن ہی کاٹ دئے گئے ہیں ۔ وہاں چوبیس گھنٹے میں بائیس بائیس گھنٹے بجلی نہیں آتی ۔ زراعت تباہ ہو رہی ہے اور انسان گرمی سے جل رہے ہیں ۔ رشوت جیسی لعنت ختم کرنے کے لئے میری رائے ہے کہ ایک حکم جاری کیا جائے کہ ضلع میں ایم پی اے کی اکثریت جس افسر کے خلاف رپورٹ کرے اس کے خلاف ایکشن لینا چاہیے ۔ تعلیم کے متعلق میں عرض کروں گا کہ میرے حلقے میں کوئی تعلیم نہیں ہے ، اس لئے قبولہ میں جلد ازجلد کالج منظور کیا جائے ۔ بجٹ میں 1350 مسجد سکول رکھے گئے ہیں ۔ تحصیل اور ضلع ساہیوال کو تو سکول دئے گئے ہیں جبکہ میرے حلقے کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ گرلز پرائمری سکول بجٹ میں 1250 سکول رکھے گئے ہیں ، جبکہ تحصیل اور ضلع ساہیوال کو 41 ملے ہیں اور میرے حلقے کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے ہزار پرائمری گرلز سکولوں کی چار دیواری بنانے کے لئے بجٹ میں رقم رکھی گئی ہے ۔ ساہیوال تحصیل و ضلع کے سو پرائمری سکولوں کے لئے یہ بجٹ ہے اور میرے حلقے کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ میرے حلقے میں کوئی سکول اپ گریڈ نہیں کیا گیا ، اس لئے التماس ہے کہ میرے 149 ۔ ای بی کے دونوں لڑکیوں اور لڑکوں کے مڈل سکولوں کا درجہ بڑھایا جائے قبولہ رورل ہیلتھ سنٹر میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے ۔ وہاں پر کافی آبادی ہونے کی وجہ سے ایک ڈاکٹر توجہ نہیں دے سکتا ۔ مہربانی کرکے اس ہیلتھ سنٹر کا درجہ بڑھا کر اس کو ہسپتال کا درجہ دیا جائے ۔ جس میں ایکسرے اور سرجیکل کا بھی انتظام ہو ۔ قبولہ کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جائے ۔ مارکیٹ کمیٹی عارف والا قبولہ سے 1961ء سے لیے کر آج تک لاکھوں روپے مارکیٹ فیس وصول کررہی ہے ۔ لیکن قبولے پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا گیا ۔ مہربانی کرکے حکم دیا جائے کہ وہ رقم قبولے پر خرچ ہو ۔

جناب والا ۔ قبولہ میں ایک واٹر ورکس ہے ۔ شہر میں پانی کی بہت کمی ہے ۔ آبادی بہت بڑھ گئی ہے ۔ اس لئے مہربانی کرکے واٹر ورکس کی ایک سکیم اور منظور کی جائے ۔ دریائے انڈس اور بیاس پر پل کی منظوری ہر حکومت میں سنتے آئے ہیں لیکن آج تک کوئی کام شروع نہیں ہوا ۔ یہ پل بہاولنگر اور ساہیوال کو ملاتا ہے جس سے علاقے میں بہت ترقی ہوگی ۔ اس لئے اگر پہلے کوئی منظوری نہیں ہے تو اس سلسلے میں جلد از جلد مہربانی فرمائی جائے ۔ 207 ای بی ۔

کو جانے کے لئے لمبا راستہ طے کرنا پڑتا ہے - اگر وہاں پل منظور ہو جائے تو عوام کے لئے آسانی ہو جائے گی -

جناب والا میرے حلقے میں دو سڑکیں نہایت ہی ضروری ہیں - ایک سعد اللہ پور سے تھانہ احمد یار جو کہ ڈیفینس کے طور پر استعمال ہو سکتی ہے - وہ پہلے ریلوے لائن ہوتی تھی - دوسری سڑک چک ماچھی سنگھ سے سیدن رکھ - راستے میں کافی بڑے بڑے گاؤں ہیں - عارف والا کو تحصیل کا درجہ دیا جائے - آخر میں مولانا اشرف صاحب خطیب مسجد شان اسلام پچھلے سال اغوا ہوئے تھے لیکن آج تک ان کا کوئی سراغ نہیں ملا - مہربانی کر کے پولیس کو ہدایت کی جائے کہ اس پر خاص غور فرمائیں -

جناب سپیکر—میاں عبدالرشید صاحب پگانوالا -

میاں عبدالرشید پگانوالا —اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب سپیکر صاحب - وقت کی کمی کے پیش نظر میں بجٹ پر کوئی بات نہیں کروں گا - میں صرف اپنے حلقے کے مسائل کی طرف توجہ دلاؤں گا جو کہ مندرجہ ذیل ہیں -

ہمارے شہر گجرات میں ایک ہی گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ہے - مجھے وہاں پر visit کرنے کا موقع ملا تو پتا چلا کہ وہاں پر اسمبلی کے لئے کوئی ہال نہیں ہے - وہاں پر 15 سو بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں - یہ بہت پرانا سکول ہے اور کافی سٹینڈرڈ کا سکول سمجھا جاتا تھا - بورڈ کے امتحانات بھی اکثر اس سکول میں ہوا کرتے تھے - بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں پر فنکشن کرنے کے لئے یا بچیوں کو اکٹھا ہونے کے لئے کوئی ہال موجود نہیں ہے - لہذا میری گزارش ہے ان کے لئے ہال کی فوری طور پر منظوری دینی چاہیئے -

ایک معزز ممبر—جناب والا - کورم پورا نہیں ہے - معزز ممبر تقریر کرتے جا رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم سزا کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں

جناب سپیکر— جی میاں صاحب فرمائیں -

میاں عبدالرشید پگانوالا—جناب والا - میں نے سکول کی کلاسیں دیکھیں - ان کلاسوں میں اس قدر ہجوم تھا کہ ایک ایک کرسی پر دو دو بچیاں بیٹھی ہوئی تھیں - فرنیچر کی بہت کمی ہے لہذا اس سکول کے لئے فرنیچر کا بھی بندوبست کرنا چاہیئے - کافی سے زیادہ فرنیچر ٹوٹا پھوٹا پڑا ہے -

اس کی بھی مرمت کروانی بڑی ضروری ہے - ہر ایک کلاس کے چار چار سیکشن ہیں - بھیڑ بکریوں کی طرح بچیاں وہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں جن پر ترس آ رہا تھا کہ اس ماحول میں وہ بچیاں کیسے تعلیم حاصل کرتی ہوں گی - اور میری پرزور سفارش ہے کہ اس سکول کے لئے کم از کم کلاس کے پانچ اور کمرے بنوانے چاہیں اور اس کی فوری طور پر منظوری دینی چاہیے - اس کے علاوہ وہاں کمروں میں کوئی پنکھوں کا انتظام نہیں ہے - اس سخت گرمی کی وجہ سے وہ بچیاں گرمی سے گھبرا جاتی ہیں لہذا میری گزارش ہے وہاں کمروں میں پنکھے لگوانے چاہیں - دوسری عرض یہ ہے کہ چار دیواری چھوٹی ہے اس کے لئے بھی فنڈز مہیا ہونے چاہئیں تاکہ وہ چاردیواری با پردہ ہو جائے - گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت اس سکول کو ابھی انٹرمیڈیٹ کا درجہ دے دینا چاہیے تاکہ بچیاں اپنی تعلیم آئندہ کے لئے جاری رکھ سکیں -

جناب والا سب سے بڑا مسئلہ جو کہ میرے حلقہ کا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے حلقہ میں سے ایک نالہ گذرتا ہے جو کہ آزاد کشمیر سے آتا ہے وہ جس طرف سے گزرتا ہے تباہی مچا جاتا ہے بارشوں کے موسم میں وہ خاص طور پر جس طرف سے گذرتا ہے تو کناروں پر جو دیہات موجود ہیں ان کو بہا کر چلا جاتا ہے - اور مال مویشیوں کو بھی بہا کر لے جاتا ہے اور ہمارے دیہاتی بھائی کافی تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور خانہ بدوش کی سی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتے ہیں - اس لئے میری تجویز ہے کہ جیسا کہ میرے فاضل ممبر چوہدری اعانت صاحب نے بھی تجویز پیش کی ہے کہ نالہ پر اگر چھوٹے چھوٹے ڈیم بنا دیئے جائیں تو یہ سیلاب کا پانی اکھٹا ہو جایا کرے گا - جس سے دہرا فائدہ ہو سکتا ہے - ایک تو یہ کہ وہ پانی جو اکھٹا ہوگا وہ زراعت کے کام آسکے گا - جس سے ملکی زراعت کو بہت فائدہ پہنچے گا اور اس کے علاوہ وہ جو دیہاتی کناروں پر بس رہے ہیں وہ بھی اس تباہی سے بچ جائیں گے - اس لئے وہاں پر ڈیم بنائے جائیں - اگر ڈیم بنانے کے لئے اتنے فنڈز نہ ہوں تو کم از کم نالے کے دونوں طرف بند بنا دیا جائے تاکہ وہ دیہاتی لوگ سکون کی زندگی بسر کر سکیں اور تباہی سے بچ سکیں -

جناب والا چوہدری غلام رسول صاحب ایم پی اے یہ تجویز پیش کر چکے ہیں کہ آفیسر صاحبان کی جب اے سی آر لکھی جائے تو اس میں ایم پی اے حضرات کو بھی شامل کیا جانا ضروری ہے یہ ایک اچھی تجویز ہے اس کے علاوہ جو بھی Progress ہو جو بھی کام شروع ہو اس میں ایم پی اے صاحب کی بھی شمولیت ضروری ہونی چاہیئے اور جو ٹھیکیدار کام کرے - اس

کا جب بل منظور ہو تو اس پر ایم پی اے کے دستخط ہونے بہت ضروری ہیں ۔ تاکہ کام تسلی بخش ہو اس سے ترقیاتی کام اور دوسرے مسائل اچھی طرح سے حل ہو جائیں گے ۔ اور کام کی Progress بھی اچھی ہوگی ۔

اس کے علاوہ ہمارے گجرات کی میونسپل کمیٹی کے وسائل بہت کم ہیں ۔ سڑکیں بہت ٹوٹی پھوٹی ہیں گندے نالوں کی صفائی کے لئے کافی پیسہ درکار ہے ۔ آدھے سے زیادہ بجٹ ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہو جاتا ہے ۔ لہذا کافی منصوبے پیچھے رہ جاتے ہیں ۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ ہماری میونسپل کمیٹی کے لئے کم از کم تیس لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کی جائے ۔ تاکہ گجرات شہر کو صاف ستھرا بنایا جاسکے سڑکوں کی حالت بھی درست کی جاسکے اور پینے کے پانی کے لئے ٹیوب ویل بھی نصب کیا جا سکے ۔ بجٹ تو تقریباً ہر سال ٹھیک ہوتے ہیں ۔ ذمہ دار لوگ ہی اس کو بناتے ہیں ۔ مگر خرابی اس وقت ہوتی ہے جب کہ بجٹ کے پیسے مختلف منصوبوں پر خرچ کئے جاتے ہیں ۔ اور کافی سے زیادہ پیسہ آفیسر انچارج کی جیبوں میں چلا جاتا ہے ۔ کچھ کمشنوں کی صورت میں افسروں کی جیبوں میں چلا جاتا ہے ۔ اس کے لئے ایم پی اے حضرات سے کام لینا چاہیئے ان کو انچارج بنانا چاہیے تاکہ ان کی نگرانی میں سارے کام ہوں ۔ اس سے کام کی کوالٹی بہتر ہو جائے گی ۔

ہمارے گجرات شہر میں لوگوں کی ٹیلیفون کی بہت زیادہ ڈیمانڈ ہے محکمہ ٹیلیفون نے ایک ہزار ٹیلی فون کی extension دی ہے جو کہ بہت کم ہے ۔ اس کو کم از کم ایک ہزار کی بجائے تین ہزار کی گنجائش دینی چاہئے ۔ سوئی گیس کا کوٹہ ہمارے شہر کے لئے بہت کم رکھا گیا ہے ۔ اگلے مالی سال میں سوئی گیس پائپ کا سپیشل کوٹہ پہلے سالوں سے کم از کم دگنا ضرور ہونا چاہیے تاکہ اس نعمت سے لوگ محروم نہ رہیں ۔

آخر میں میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ ہمارے شہر میں گھکر سے لے کر کھاریاں تک جی ٹی روڈ پر کوئی ہسپتال نہیں ہے ۔ جو ہسپتال گجرات میں ہے ۔ وہ شہر سے کافی دور ہے ۔ مریض پہنچتے پہنچتے راستے میں ہی دم توڑ جاتے ہیں ۔ اگر حکومت ہمارے ضلع گجرات میں ایک ہسپتال جی ٹی روڈ پر منظور کر دے تو ہم بڑے شکر گزار ہوں گے ۔ اس کے لئے میں اپنی طرف سے بغیر معاوضہ 9 کنال زمین بھی دینے کو تیار ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

آخر میں میری گزارش یہ ہے کہ ہسپتالوں میں جو 10 روپے یومیہ بیڈ ٹیکس مریضوں پر لگایا ہوا ہے - اس کی معافی دینی چاہیے - شکریہ -

جناب کمال خان - جناب والا ، سب سے پہلے تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اسی سیشن کے دوران میں نے بالکل کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھایا اور نہ ہی اس ایوان کا وقت ضائع کیا ہے - اب اگر آپ گھنٹی بجائیں تو یقیناً میرا استحقاق مجروح ہو جائے گا - چونکہ میں تقریر جاری رکھوں گا اور اس کے ذمہ دار جناب ہوں گے -

پہلے میں مارشل لاء کے بارے میں عرض کروں گا - مارشل لا سیاستدانوں کی نالائقی کی وجہ سے آیا ہے - یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب پنڈت جواہر لال نہرو انڈیا میں کہہ رہا تھا کہ پاکستان میں ہفتے میں اتنے وزیر بدلتے ہیں جتنے میں پاجامے نہیں بدلتا - مارشل لاء آیا - اس کے بعد موجودہ مارشل لاء یا جس کو لانے میں قومی اتحاد کی ہر جماعت شامل تھی - لوگوں نے قربانیاں دیں - قربانیاں دینے والوں کو ہم نے شہید کا رتبہ دیا اور پیپلز پارٹی نے دھاندلی کو روا رکھ کر مارشل لاء کی راہ ہموار کی - مارشل لاء آ گیا - اب ایم آر ڈی انہی جماعتوں نے بنائی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ مارشل لاء نہیں ہونا چاہیے - در حقیقت یہ بات نہیں ہے وہ مارشل لاء کو ہمیشہ قائم دائم دیکھنا چاہتے ہیں - زبان سے یہ کہتے ہیں کہ مارشل لاء نہیں ہونا چاہیے لیکن حالات ایسے پیدا کرتے ہیں کہ مارشل لاء کبھی نہ جائے - مارشل لاء لگوانے والے اور مارشل لاء لگنے پر حلوے تقسیم کرنے والے اور دھاندلی کو روا رکھ کر مارشل لاء کی راہ ہموار کرنے والے کبھی مارشل لاء کو ہٹوانا نہیں چاہتے کیونکہ روس جو ان کا آقا ہے وہ چاہتا ہے کہ مارشل لاء نہ ہٹے کمیونزم اسی طرح آیا کرتا ہے - یہ موجودہ اسمبلی جو معرض وجود میں آئی ہے یہ اپنے طریقے سے مارشل لاء ہٹائے گی انہیں چیخ و پکار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں - اور میں ایک شعر عرض کروں گا -

باغ بہشت سے مجھے حکم سفر دیا تھا کیوں
کار جہاں دراز ہے اب میرا انتظار کر

یہ نام نہاد لیڈر جو ایم آر ڈی میں شامل ہیں یہ کسی نہ کسی وقت پر سر اقتدار رہ کر قوم کو اپنے کرشموں سے نواز چکے ہیں قوم مزید ان کے کرشمے دیکھنا نہیں چاہتی اور نہ ہی اتنی ہی سکت رکھتی ہے - اور وہ یہ بات بھول گئے ہیں کہ یہ پاکستانی قوم تہیہ کر چکی ہے کہ مارشل لاء

کو روک دے گی اور روک چکی ہے - یہ الیکشن مارشل لاء اور کمیونزم کو روک چکے ہیں لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم سڑکوں اور ان چیزوں میں الجھے ہوئے ہیں - حالانکہ یہ اسمبلیاں اسلام لانے اور کمیونزم روکنے کے لئے معرض وجود میں آئی ہیں -

ایک مسئلہ اس ملک میں بے روزگاری کا ہے اس میں افسر شاہی نے انٹرویو کا طریقہ ایجاد کر کے اقربا پروری ، رشوت اور بدعنوانی کے راستے کھلے رکھے ہیں میرا مطالبہ ہے کہ اس مکمل انٹرویو میں عوامی نمائندوں کو شامل ہونا چاہیے اور ان کی رائے فائق ہونی چاہیے (نعرہ ہائے تحسین) - اس لئے کہ وہ عوام کے نمائندے ہیں اور ہر وقت عوام کے سامنے جواب دہ ہیں اور پانچ سال کے بعد انہوں نے عوامی عدالت میں پیش ہونا ہے - اس لیے ان کی رائے فائق ہونی چاہیے -

جناب والا اگر رشوت اور بد عنوانی کو نہ روکا گیا تو پھر کمیونزم آئے گا اور اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی - اگر ہم رزق حرام کھانے والوں کو رزق حلال کھانے پر مجبور نہ کر سکے تو کمیونزم آئے گا اور آ کر رہے گا -

جناب والا پانی ایک قومی مسئلہ ہے - میں حیران ہوں کہ عوام نے اس پر اتنا زور دیا کہ اس سے زیادہ زور نہ دے سکتے تھے در اصل یہ اس ایوان کے اس وزیراعلیٰ کے اختیارات کا مسئلہ نہیں ہے - نواز شریف کیا کر سکتے ہیں ؟ اس کو ایک لاٹھی دو اور کہو جاؤ پانی لے کر آؤ - آپ کے پاس کوئی قانون ہے ؟ وہ یہی کر سکتے ہیں کہ جیسے ہم چیخ رہے ہیں وہ بھی وہاں جا کر چیختے ہیں -

ہم نے قومی اسمبلی کس لئے منتخب کی ہے قومی اسمبلی میں بھی اکثریت پنجابی کاشت کاروں کی ہے - اگر تینوں صوبے مل کر ہمارے خلاف سازش کریں تب بھی ہماری اکثریت ہے - (نعرہ ہائے تحسین) - تو وہ کیا کر رہے ہیں ہم ملک دشمن لوگوں کے ہاتھوں کھیل رہے ہیں - ہمیں نہیں کھیلنا چاہیے اور یقیناً ہمیں اس مسئلے پر جذباتی نہیں ہونا چاہیے -

اس کے بعد جناب والا میں یہ گذارش کروں گا کہ پرائمری سکول ماں کی گود کا درجہ رکھتے ہیں - ان کی حالت بہتر بنائی جائے جن کی حالت بہت ابتر ہے - ہر یونین کونسل میں ایک پرائمری سکول اور ایک مڈل اور ایک ہائی سکول ہونا چاہیے -

جناب والا اس کے بعد میں بارڈر ایریا کے بارے میں کچھ عرض کروں گا - بارڈر ایریا کے لوگوں کو دوسرے درجے کا شہری بنا کر رکھ دیا گیا ہے

درخت کاٹنے پر پابندی ہے - درختوں کو فوج ، بارڈر پولیس اور انٹیلی جنس کی ملکیت بنا دیا گیا ہے - وطن عزیز کے دفاع کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے ، کیونکہ درخت تو کاٹ لئے جاتے ہیں مگر اس کی قیمت کاشت کار کو ایک چوتھائی ملتی ہے اور باقی محکمے بڑے آرام سے اپنا حق سمجھتے ہوئے باقی رقم اپنی جیب میں ڈال لیتے ہیں - ان حضرات کو بے نقاب کرنے پر جو طوفان ان محکموں میں اٹھے گا اور بارڈر ایریا میں جس طرح ہمیں تنگ کیا جائے گا اس سے ہم بخوبی واقف ہیں لیکن جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے سے باز نہیں رہ سکتے -

بارڈر ایریا میں سڑکیں نہیں ہیں ، بجلی وہاں نہیں ہے ، نہروں پر پل نہیں ہیں اور پینے کے لئے میٹھا پانی وہاں میسر نہیں ہے - زیر زمین پانی کڑوا ہے اور زمین کی سطح نہر سے بلند ہے - اس لئے ڈیزل انجنوں کے ذریعے آبپاشی ہوتی ہے - تیل مہنگا ہے اور اس مہنگائی کی وجہ سے زمیندار کی قوت خرید ختم ہو چکی ہے اور ڈر ہے کہ کہیں رقبہ بنجر نہ ہو جائے اسلئے وہاں بجلی کا پہنچنا بے حد ضروری ہے - جناب والا اس کے مقابلے میں انڈیا اپنی زیرو لائن پر بارڈر چوکیوں پر بھی بجلی پہنچا چکا ہے نہروں پر پل اور پختہ سڑکیں زیرو لائن پر پہنچ چکی ہیں - درخت اکھاڑے اور کاٹے جاتے ہیں ان کی طرف دیکھ کر ہمارے پاکستانی کاشت کار بے حد مایوسی کا شکار ہیں اور یہ مایوسی دفاع وطن کے لئے مفید نہیں ہے - ہمارے پالیسی ساز اداروں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ عوام کی مایوسی وطن عزیز کے دفاع کے لئے ہرگز نیک فال نہیں ہو سکتی -

جناب والا ، بہاولنگر سیم زدہ ضلع ہے وہاں پر گنا کاشت ہو سکتا ہے - شوگر مل نہ ہونے کی وجہ سے کاشت کار غربت کا شکار ہیں - تحصیل بہاولنگر ، منچن آباد میں شوگر مل کی منظوری عطا فرمائی جائے تاکہ کاشت کار اپنا پیٹ بھر سکیں - شکریہ -

جناب سپیکر — مہر محمد سلیم صاحب -

مہر محمد سلیم —

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب والا کسی بھی قوم کے بجٹ کو دیکھ کر اس کے اقتصادی اور معاشرتی پہلو اجاگر ہو جاتے ہیں اور قوم کے ہر فرد کو پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کہاں کھڑا ہے اور اس کی آئندہ منزل کہاں ہے - میں صرف دو چار

محکموں پر اپنی تجویز پیش کروں گا - موجودہ بجٹ میں تعلیم کے لئے جو فنڈ رکھا گیا ہے وہ ضرورت کے لحاظ سے ناکافی ہے ، کیونکہ موجودہ نظام تعلیم کچھ تبدیلیاں مانگتا ہے - میں گذارش کرتا ہوں کہ موجودہ تعلیمی نظام کو 80 فیصد فنی اور 20 فیصد ادبی رکھا جائے جو پرائمری سے شروع ہو جائے اور میٹرک تک طالب علم کو متوسط درجے کا انجینئر ہونا چاہیے اور بی - اے تک تعلیم مکمل ہو جائے تو انجینئر یا ڈاکٹر بن جانا چاہیے - صرف سادہ تعلیم جیسے میٹرک ، ایف - اے بی اے اور ایم - اے جدید دور میں وقت اور پیسے کا ضیاع ہے - اس سے ہر سال لاکھوں کارک پیدا ہوتے ہیں اور کوئی فائدہ نہیں - کارک صرف دس فیصد درکار ہیں جب کہ 90 فیصد فنی تعلیم درکار ہے -

جناب والا حالیہ بجٹ میں جو پرائمری سکول کھولے جا رہے ہیں ان کو تمام ایم پی - اے حضرات میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ وہ اپنے علاقے میں جس جگہ ضرورت محسوس کریں ، وہاں اپنی نگرانی میں سکول کھلوائیں اور اپنی رائے دینے میں بااختیار ہوں - بلدیات کے بارے میں ، میں یہ عرض کروں گا کہ جس طرح جنرل الیکشن غیر جماعتی بنیادوں پر ہوئے ہیں ، اس طرح بلدیاتی الیکشن بھی غیر جماعتی بنیادوں پر ہوئے تھے - سیکرٹری بلدیات بار بار ہدائت دے چکے ہیں کہ بلدیاتی اداروں میں کوئی اپوزیشن نہیں ہے اور جو بھی فنڈ دیے جائیں وہ دونوں پارٹیوں کے کونسلروں کو مساوی تقسیم ہونے چاہیں - لیکن ان کے احکام کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور اس پر کوئی عمل درآمد نہیں کر رہا میری اس میں تجویز یہ ہے کہ بلدیاتی اداروں میں کم از کم 50 فیصد بجٹ کا حصہ ایم - پی - اے صاحبان کی تجویز پر خرچ ہونا چاہیے -

جناب والا بلدیات کے بارے میں ، میں ایک عرض کروں کہ ہمارے گوجرانوالہ میں سولہ سو سینٹری ورکر ہیں - اس میں چار سو جعلی سینٹری ورکر ہیں- اس کے بارے میں بار بار کمشنر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان کو ہم تحریری طور پر لکھ کر دے چکے ہیں اور انہوں نے ایک حکم صادر فرمایا تھا کہ سینٹری ورکر کو شناختی کارڈ جاری کیا جائے اور ان کو بنک کے ذریعے تنخواہ دی جائے - لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا گوجرانوالہ میں ایک لیبر جج تھے جو اس وقت یہاں پر وزیر آبپاشی ہیں جناب عبدالرزاق صاحب نے 11-5-1975 کو ایک حکم صادر کیا تھا کہ تمام سینٹری انسپکٹروں کو شناختی کارڈ جاری کیے جائیں اور اور انہیں بنک کے ذریعے تنخواہ دی جائے - لیکن اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا - 400 سینٹری

ورکروں کی ایک سال کی تنخواہ 30 لاکھ روپے بنتی ہے اور اس تیس لاکھ روپے کو کارپوریشن کے میئر اور ان کے حواری کھا رہے ہیں۔ اس کی تحقیقات کروائی جائے۔

جناب والا میری ایک تجویز سینما ٹیکس کے بارے میں ہے جو ڈیوٹی فری ٹیکس ہے۔ اس سے پہلے صرف پنجاب کے سینماؤں میں 150 فیصد تک ڈیوٹی فری ٹیکس تھا جب کہ اس کے مقابلے میں سندھ میں 100 فیصد ہے۔ سرحد میں 75 فیصد ہے اور بلوچستان میں 50 فیصد ہے۔ اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ آج سے ڈیڑھ سال پہلے سینما مالکان نے پنجاب میں ہڑتال کر دی تھی اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ اس وقت وزیر خزانہ تھے۔ انہوں نے پنجاب کا ٹیکس 100 فیصد کر دیا تھا۔ جب یہ ٹیکس 150 فیصد تھا تو حکومت پنجاب کی آمدنی 15 کروڑ روپے تھی اور جب یہ ٹیکس گھٹا کر 100 فیصد کر دیا گیا تو حکومت کی آمدنی 20 کروڑ روپے ہو گئی۔ میری اس میں تجویز یہ ہے کہ اس ڈیوٹی فری ٹیکس کو مزید گھٹا کر 50 فیصد کر دیا جائے۔ اس سے حکومت کی آمدنی میں دس کروڑ روپے اضافہ ہو سکتا ہے اور دوسری طرف لوگوں کو بھی سستی تفریح مہیا ہو سکتی ہے۔ جس طرح انڈیا میں سینما کی ٹکٹ زیادہ سے زیادہ 5 روپے ہے۔ بنگلہ دیش میں زیادہ سے زیادہ ٹکٹ 5 روپے ہے۔ لیکن پاکستان میں خصوصی طور پر پنجاب میں سینما کی ٹکٹ کی شرح پندرہ پندرہ یا بیس بیس روپے ہے اس میں میری ایک تجویز یہ بھی ہے کہ محکمہ ایکسائز سینما والوں کے ساتھ ملی بھگت کرکے ٹکٹوں کی بلیک کرتا ہے۔ اگر اس پر قابو نہ پایا گیا تو تفریح ٹیکس کم کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب والا میری تجویز کارپوریشن الاؤنس کے بارے میں ہے۔ گوجرانوالہ کو کارپوریشن کا درجہ ملے تقریباً تین سال ہوگئے ہیں۔ لیکن گوجرانوالہ کے سرکاری افسران یا ملازمین کو ابھی تک کارپوریشن الاؤنس نہیں ملا۔ گوجرانوالہ کی آبادی 6 لاکھ سے زیادہ ہے جبکہ الاؤنس کی شرح 5 لاکھ کی ہے۔ گوجرانوالہ کارپوریشن کا بجٹ 7 کروڑ روپے سے زیادہ ہے جبکہ الاؤنسز کے لئے صرف 3 کروڑ روپے مقرر کیے گئے ہیں۔ گوجرانوالہ ملک کی سب سے بڑی چھاؤنی ہے گویا ہر لحاظ سے شہری آبادی اور زندگی پر زائد انحصار ہے۔ گوجرانوالہ ایک اہم صنعتی شہر ہے اور محکمہ شماریات کے مطابق پاکستان کا مہنگا ترین

شہر ہے - ڈویژنل ہیڈ کوارٹر بن جانے سے شدید مہنگائی کے علاوہ رہائش کا مسئلہ مزید شدت اختیار کر گیا ہے - یہ تمام تر بوجھ تنخواہ دار طبقے کے لیے ناقابل برداشت ہے -

سردار رفیق حیدر خان لغاری - جناب سپیکر ، پوائنٹ آف آرڈر - میرے خیال میں کورم پورا نہیں ہے - اور قانونی طور پر کارروائی نہیں ہو سکتی -

مہر محمد سلیم - میں ان کی بات سے اتفاق کرتا ہوں - سپیکر صاحب ، ان کی بات مان لیں - کیونکہ انہیں نیند آ رہی ہے - کافی لوگ بیٹھے ہیں - کورم تو واقعی پورا نہیں - لیکن میرا ایک آخری لفظ ہے - اگر آپ سن لیں تو مہربانی ہوگی - جناب عالی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ملتان ، فیصل آباد اور راولپنڈی جیسے بڑے بڑے شہروں میں ملازمین کو کارپوریشن الاؤنس مل رہے ہیں میری گزارش ہے کہ گوجرانوالہ شہریوں کو بھی فوری طور پر کارپوریشن الاؤنس ملنا چاہیے - جناب ، میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں -

جناب سپیکر - لغاری صاحب ، آپ بجٹ پر تقریر کر چکے ہیں -

سردار رفیق حیدر خان لغاری - جناب والا ، میں نے تو کورم کی بات کی ہے -

چودھری ارشاد علی - جناب والا اجلاس کو adjourn کر دیا جائے ، کیونکہ کورم پورا نہیں ہے -

جناب سپیکر - اس طرح تو میں سمجھتا ہوں کہ کل بھی مقررین رہ جائیں گے - لغاری صاحب در اصل آرام کرنا چاہتے ہیں -

سردار رفیق حیدر خان لغاری - نہیں جی ، میں تو آپ کو رولز کی بات بتا رہا ہوں ، کل بھی اس قسم کی کارروائی ہوتی رہی ہے جو کہ غیر قانونی تھی - بہرحال اس قسم کی مثالیں پیدا ہوتی رہیں اور ہم خود جو کہ قانون بناتے ہیں ، قانون کی خلاف ورزی کریں گے تو پھر آپ خود سمجھ سکتے ہیں -

جناب سپیکر - کل کی کارروائی غیر قانونی نہ تھی -

حاجی محمد افضل چن - پوائنٹ آف آرڈر - کل سے پیشتر بھی یہ بات تین چار دفعہ ہو چکی ہے کہ کل والی کارروائی غیر قانونی تھی - کل والی

کارروائی غیر قانونی بالکل نہ تھی ، کیونکہ ہاؤس کی اپنی مرضی سے اسے جاری رکھا گیا تھا ۔ کل سارے ہاؤس نے یہ فیصلہ کیا تھا ، اس لئے کل کارروائی جاری رکھی گئی تھی ۔

سردار شاہد اقبال ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ ہاؤس اپنی مرضی کے ساتھ کورم تو پورا نہیں کر سکتا ۔ قانون یہ اجازت نہیں دیتا ۔ اس لیے وہی کرنا چاہیے جو قانون اجازت دے ۔ نامکمل کورم میں کارروائی نہیں ہو سکتی ۔

چودھری ارشاد علی ۔ جناب سپیکر ، جب تک کورم کے متعلق کوئی اعتراض نہ اٹھایا جائے اس وقت تک تو ہاؤس کی کارروائی جاری رہ سکتی ہے ۔ لیکن جب اس پر اعتراض آ جائے تو اس وقت یہ ضروری ہے کہ کورم کا لحاظ رکھا جائے ۔ چونکہ اس وقت تعداد بہت کم ہے ، اس لیے کورم کا لحاظ رکھا جائے ۔

سردار رفیق حیدر خان لغاری ۔ میرے خیال میں کل بھی اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا گیا تھا ۔

جناب سپیکر پوائنٹ آؤٹ کیا گیا تھا اور اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی تھی ۔ کورم پورا ہونے پر دوبارہ اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی تھی ۔ اب پانچ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس کی کارروائی 5 منٹ کے لئے ملتوی کردی گئی)

جناب سپیکر 5 منٹ ہوگئے ہیں ۔ کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ہاؤس کی کارروائی کل صبح 8 بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

اسمبلی کا اجلاس اتوار 9 جون 1985ء آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا گیا

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

اتوار 9 جون 1985ء

(یک شنبہ 19 رمضان المبارک 1405ء)

جلد 3 ۔ شمارہ 12

سرکاری رپورٹ

مندرجات

اتوار 9 جون 1985ء

صفحہ نمبر

1197 ۱ ۔ تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - -

1198 چشمہ جہلم لنک کینال کھلنے کی خوشخبری - - - - - - -

مسئلہ استحقاق

1201 چشمہ جہلم لنک کینال کی بندش (بحث جاری) - - - -

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

1215 بحیثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری) - - - - -

پوائنٹ آف آرڈر

1225 ممبران اسمبلی کی دوہری رکنیت سے متعلق کمیٹی کی تشکیل - -

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

بحثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری) - - - - - - 1237

سہ پہر کی نشست

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

بحثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری) - - - - - - 1297

قرار داد

ممبران اسمبلی کی دوہری رکنیت پر عائد کردہ پابندی کی تنسیخ 1306

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

بحثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری) - - - - - - 1307

مجالس قائمہ کی تشکیل - - - - - - - - - - - - - - 1342

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

بحثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری) - - - - - - 1345

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیسرا اجلاس

اتوار 9 جون 1985
(19 رمضان المبارک 1405ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ، اسمبلی چیمبرز ، لاہور میں صبح 8 بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۝ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

س النساء نمبر ۴ آیت ۳۱ ، ۳۲ ، ۴۰ اور ۶۵

اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب کرو گے تو ہم تم سے تمہاری برائیوں کو معاف کر دیں گے اور تم کو عزت کے محلات میں داخل کریں گے ۔ اور جس چیز میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کیا کرو ۔ مردوں کو ان کا اجر ملے گا جو انہوں نے کئے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثبوت ملے گا جو انہوں نے کئے اور تم لوگ تو اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو بلاشبہ اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے ۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ کسی شخص کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کو دوچند کر دے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا کرے گا ۔

تمہارے رب کی قسم تم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم اپنے تنازعات میں آپ کو منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کر دیں اس سے اپنے دل میں تنگی نہ پائیں بلکہ اس کو خوشی سے من و عن قبول نہ کر لیں ۔

وما علینا الا البلاغ

چشمہ جہلم لنک کینال کھلنے کی خوشخبری

وزیر آبپاشی— جناب سپیکر - چشمہ جہلم لنک کینال کھلنے کی خوشخبری تو آپ نے اخبار میں پڑھ لی ہو گی میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی کوششیں بارآور ہوئیں - اور ساتھ ہی ساتھ اپنی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے جناب چیف منسٹر کو مبارکباد پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ ان کی انتھک کوششیں اور ان کی مستقل مزاجی سے بالآخر اس معاملے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور رات ساڑھے سات بجے نہر کھول دی گئی - (نعرہ ہائے تحسین) - جن افراد نے مایوس ہو کر ہماری ناکامی پر غصہ کرتے ہوئے ہمارے محکمہ کے مطالبات زر پر جو کٹ موشن دی ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ ہمارے مطالبات ناجائز نہیں ہیں اور نہ ہی ناجائز خرچ ہوں گے - برائے مہربانی وہ واپس لے لی جائیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب سپیکر - میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے کل جو سندھ کے چیف منسٹر کے خلاف غیر ضروری اور پالی سے تعلق نہ رکھنے والے ریمارکس تھے از راہ کرم وہ حذف کر دیئے جائیں اور ہاؤس سے پوچھیں اور چونکہ ان کا اس پانی سے کوئی تعلق نہیں تھا اور یہ غیر مناسب ہے کہ ہم دوسرے صوبے کے چیف منسٹر کے خلاف ذاتی حملے کریں - دوسری میری گزارش یہ ہے کہ ایک ممبر نے سنٹر کے سیکرٹری اریگیشن پر بھی الزامات لگائے تھے وہ نازیبا تھے - یہی چشمہ لنک کا پانی کی سطح بڑھنے سے کھلا ہے۔

آوازیں—نہیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — میری عرض سنیں - آپ کی تگ و دو ٹھیک ہے - لیکن اس میں اللہ کا فضل شامل ہے - سطح بڑھی ہے نہر کھلنی تھی کھل گئی - میں کل بھی یہ کہنا چاہتا تھا کہ ہم خواہ مخواہ شور مچا رہے ہیں ہمارے پانی کو کوئی روک نہیں سکتا پانی کا حق ہمیں حاصل ہے - کوئی حکومت ہمارا حق تلف نہیں کر سکتی - لیکن یہ ریمارکس حذف کر دیں تو مناسب ہو گا -

جناب سپیکر— چیف منسٹر سندھ کے بارے میں جو ریمارکس ہیں یہاں اس لہجے میں یعنی پانی کے سلسلے میں آپ کی تائید کرتے ہوئے ان کو expunge ہونا چاہیئے - البتہ سیکرٹری کے متعلق جو بات کہی گئی ہے -

محترمہ نجمہ حمید—جناب والا وہ خود موجود ہوں اور خود وہ الفاظ واپس لیں تو زیادہ بہتر ہے ۔

جناب سپیکر—اس میں واپس لینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ ہاؤس کی منشاء ہے اور ہاؤس کی مرضی سے ہو سکتا ہے

محترمہ نجمہ حمید—لیکن ان کا موجود ہونا بھی تو بہت ضروری ہے ۔

جناب سپیکر—بیگم صاحبہ کوئی ضروری نہیں ہے ۔

راجہ خلیق اللہ خان— جناب والا ۔ پانی پر جو موشن دیئے گئے ہیں وہ واپس ہونے چاہییں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو الفاظ یہاں کہے گئے ہیں وہ حذف ہونے چاہییں ۔ ان کا بڑا خوبصورت بیان آیا ہے

جناب سپیکر—کیا آپ ان الفاظ کو حذف کرنے کی اجازت دیتے ہیں ۔ وہ الفاظ جو چیف منسٹر سندھ کے بارے میں کہے گئے ہیں ۔

آوازیں—اجازت ہے ۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—ان الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے اور جہاں تک وفاقی سیکرٹری اریگیشن کا تعلق ہے ان کے بارے میں کیا رائے ہے ؟

وزیر قانون—جناب سپیکر ۔ چونکہ حقائق سے ان کا تعلق تھا ۔ میرا خیال ہے بیان کرنے میں ہاؤس کو کوئی عار نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ حقائق تھے جن کے متعلق یہ بات کی گئی تو اس بارے میں ہاؤس میں بات کی جا سکتی ہے ۔ ویسے بھی جو غیر ضروری ریمارکس چیف منسٹر سندھ کے بارے میں بیان کئے گئے ہیں اس بارے میں ہاؤس کو کمال شفقت سے درخواست کی ہے کہ وہ الفاظ حذف کر دیئے جائیں ۔ اور اس بارے میں مخدوم زادہ صاحب کی طرف سے یہ انکشاف کہ یہ نہر کھلنی تھی ۔ اگر یہ اس ہاؤس کو پہلے پتا چل جاتا تو میرے خیال میں یہ ساری تگ و دو ہمیں نہ کرنی پڑتی ۔ یہ ہمارے لئے ایک انکشاف ہی ہے جو آج کھلنے کے بعد کیا جا رہا ہے ۔ ورنہ تو میں سمجھتا ہوں کہ پرسوں کے بیان کی روشنی میں کہ یہ کس شکل میں اس میں سے ایک قطرہ پانی کا نہیں لیا جا سکتا ۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ یہ نہر کھلنی تھی تو یہ بات میرے خیال میں تمام ہاؤس کی feelings کو injure کرنے کے مترادف ہے ۔ ہاؤس نے اتنی پریشانی سے یہ دن کاٹے ہیں ۔ کس طرح کرب کے دن کاٹے ہیں

**** (بحکم جناب سپیکر 8 جون 1985ء کی کارروائی سے متعلقہ الفاظ کو حذف کیا گیا ۔)

کس طرح اپنے اپنے جذبات کا اظہار کر سکے نہ صرف فیڈرل گورنمنٹ کو بلکہ صوبائی حکومت سندھ کو اپنے جذبات پہنچانے کے بعد ان مراحل سے گزر کر ہم اس مرحلے تک پہنچے ہیں کہ آج ہمیں یہ خوشخبری نصیب ہوئی ہے اور اس کے متعلق یہ سادہ سے الفاظ کہہ دینا کہ یہ تو ہونا ہی ہونا تھا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات کسی شکل میں اس ہاؤس کے جذبات سے مطابقت نہیں رکھتی اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کو پریشان ہونے کی ضرورت نہ تھی پھر ایک صبح on a fine morning مخدوم زادہ صاحب آتے اور یہ بات سب کو بتا دیتے کہ آپ پریشان نہ ہوں بیٹھئے یہ فلاں وقت میں نہر کھلنی ہی کھلنی ہے اس لئے آپ کو پریشان ہونے اور ڈیمانڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے - جو میرا خیال ہے کہ جو کچھ ہاؤس نے اس بات پر خرچ کیا ہے وہ خرچ نہ کرتے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات اس طرح نہیں تھی بلکہ اس ہاؤس نے جسطرح اٹھتے بیٹھتے اپنے کرب کا اظہار کیا ہے جسطرح اپنی پریشانی کا اظہار کیا ہے - جن جذبات کا اظہار کیا ہے اور سب سے بڑھ کر جسطرح ہم سب اس ہاؤس کے تمام ممبران اور پورے صوبہ پنجاب کے لوگ اس کے لئے پریشان تھے بالآخر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہم اس میں کامیاب ہوئے - در اصل بات اصول کی تھی اور اصول یہ تھا کہ اس نہر چشمہ جہلم لنک سے پنجاب کا حق بنتا ہے اور دوسری طرف سے بات تھی کہ نہیں آپ منگلا سے پانی لیں اس سے آپ کا حق نہیں بنتا - اصل میں جنگ اصول کی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس اصول کی فتح ہوئی اور ہمیں اس لنک نہر سے پانی دیا گیا - (نعرہ ہائے تحسین) -

جناب سپیکر — میرا خیال ہے اس پر ڈیبیٹ کی ضرورت نہیں ہے -

ملک اللہ یار خان — جناب والا - میں ایک حقیقت کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں اور وزیر قانون صاحب کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی خوش آئند بات ہے کہ مرکزی حکومت نے یہ نہر کھولنے کا حکم صادر کر دیا ہے اور یہ نہر کھول دی گئی ہے - لیکن جناب دیکھنا یہ ہے کہ کیا اصولی طور پر ہمارا موقف تسلیم کیا گیا

ہے یا نہیں ۔ جہاں تک اس نہر کے کھولنے کا تعلق ہے آج سے ایک ہفتہ عشرہ قبل جناب میر جمالی صاحب نے اپنی ایک میٹنگ میں یہ بات بتا دی تھی کہ جونہی دریائے سندھ میں زیادہ پانی آگیا تو اس وقت وہاں سے اس نہر کو پانی دیا جائے گا یہ واضح طور پر انہوں نے اپنے بیان میں بتا دیا تھا ۔ گو ان دنوں اور آج تک ہمیں کچھ زیادہ مشکل کا سامنا کرنا پڑا اور ہمارا بہت زیادہ نقصان ہوا ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔ لیکن اس کے باوجود بھی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ انہوں نے نہر کھول دی ہے لیکن بات جو فیصلہ طلب ہے اس کے بارے میں میں یہ وضاحت چاہونگا کہ کیا اصولی طور پر پنجاب کے موقف کو تسلیم کر لیا گیا ہے یا نہیں ۔ اور وہ موقف یہ ہے کہ پنجاب کو چشمہ جہلم لنک کینال میں دریائے سندھ سے پانی حاصل کرنے کا حق ہے جناب والا اصولی طور پر اس پر فیصلہ ہونا باقی ہے اور میں اس کے متعلق یہ وضاحت چاہوں گا کہ کیا اصولی طور پر مرکزی حکومت نے کوئی فیصلہ کر دیا ہے یا نہیں ۔

میر ظفر اللہ خان بھروانہ — جناب والا میں اس سلسلہ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ پانی کا مسئلہ اس سال کوئی زیادہ زور پکڑ گیا ۔ لیکن یہ ہر سال ہمارے پنجاب کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور مصیبت کا باعث بنتا ہے اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس مصیبت کی وجہ صرف مرکزی سیکرٹری آب پاشی ہیں جو ہمیشہ یہ مسئلہ کھڑا کر دیتے ہیں ۔ پانی تو اس وقت ہمیں مل گیا ہے لیکن میں سیکرٹری کے خلاف مزید کچھ عرض کروں گا کہ وفاقی حکومت کو یہ سفارش کی جائے کہ اس آفیسر کو براہ مہربانی کسی اور پوسٹ پر لگایا جائے کیونکہ وہ ہر سال کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر دیتا ہے ۔ جناب والا پانی کی سطح تین چار روز سے بلند ہو چکی ہے لیکن اس آفیسر نے خوامخواہ روڑا اٹکائے رکھا اور ہمارے وزراء کو بھی اصل حقیقت سے آگاہ نہ کیا ۔

مسئلہ استحقاق

چشمہ جہلم لنک کینال کی بندش

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر — کل اسی سلسلہ میں کوئی سات استحقاق کی تحریکیں تھیں جن پر کافی بحث وتمحیص کے بعد ایوان میں پیش

کر دیا گیا تھا مزید کارروائی کیلئے اور ایک کمیٹی بنانے کے سلسلہ میں تو کل پانچ بجے شام تک معزز اراکین اسمبلی نے اپنے رائے کا اظہار بھی کیا اب میں ان استحقاق کی تحریکوں کے محرک حضرات سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ چشمہ جہلم لنک کینال کے کھل جانے کے بعد اپنی استحقاق کی تحریکوں کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے - کیا وہ یہ واپس لیتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب والا بیشتر اس کے کہ (mover) حضرات اپنی یہ تحریکیں واپس لیں میں حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ جب اُن کو حکومت پاکستان نے پانی دے دیا ہے - انہوں نے ہمارا پانی روکا ہوا ہے وہ کھول دیں - کیونکہ ہمارا پنجند سے 10 ہزار 5 سو کیوسک کا حق ہے وہاں سے پانچ ہزار کیوسک پانی release ہوا ہے لیکن وہ پانی راستے میں روک لیا گیا ہے - اب میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم پر بھی رحم کریں - خدا نے آپ پر رحم کیا ہے - اب آپ ہم پر رحم کریں اور ہمارا پانی پورا کر دیں -

وزیر آبپاشی - میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ پانی نہیں روکا جائے گا -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - یہ اب کھول دیں -

وزیر آبپاشی - کھل جائے گا -

سردار زادہ ظفر عباس - - جناب سپیکر اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو میں بعد میں کہہ دوں گا -

مسٹر سپیکر - جی میں آپ سے یہی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ سب محرک حضرات اپنی استحقاق کی تحریکیں واپس لیتے ہیں ؟

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا میں اسی کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی مرکزی حکومت نے چونکہ فالتو پانی کھولا ہے ہمارے اس ایوان کا غم و غصہ دیکھ کر یا ہمیں ٹھنڈا کرنے کیلیے تو اسلیے میں یہ ایوان سے اور جناب سے استدعا کروں گا کہ ہماری ان تحاریک کو ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور اسوقت تک ہم انہیں واپس لینے کیلئے تیار نہیں جب تک کہ کوئی واضح فیصلہ ہم تک نہ پہنچ جائے کہ اس پانی

کا آئندہ کیا ہوگا اور اس پانی میں سے پنجاب کو کتنا حق ہمیشہ ملا کرے گا ۔ لہذا اسوقت تک ان تحاریک کو معرض التواء میں ڈال کر ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بسم اللہ کیجئے اور کمیٹی کیلئے نام بتائیے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو اس کمیٹی بنانے میں کوئی اعتراض ہے ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا میری اس وضاحت کے بعد شاید میرے فاضل ممبر اپنی تحاریک واپس لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی فرمائیں ۔

وزیر زراعت ۔ جناب والا میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس مسئلہ کا جب تک کوئی مستقل حل نہ ہو جائے ۔ اس وقت تک ہمیں جدوجہد نہیں چھوڑنی چاہیے ۔ اسوقت جو پانی چھوڑا گیا ہے ۔ ہاؤس کے پریشر کی وجہ سے چھوڑا گیا ہے یا پنجاب نے جو احتجاج کیا ہے اس کی وجہ سے چھوڑا گیا ہے ۔

ایک آواز ۔ پانی زیادہ آگیا ہے ۔

وزیر زراعت ۔ پانی زیادہ آنے کی بات نہیں ہے ۔ پانی پچھلی تاریخ کو بھی اتنا تھا اور اب اس میں صرف تین ہزار کیوسک کا اضافہ ہوا ہے ۔ لہذا پانی زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں چھوڑا گیا ۔ 73 ۔ 1972 کی adhoc arrangements تھیں یہ adhoc arrangements ہمیں قبول نہیں ہیں انشاءاللہ ہم اس مسئلے پر پھر بیٹھیں گے ۔ وفاقی حکومت کے ساتھ بیٹھیں گے اور اس کا کوئی مستقل حل لے کر آئیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو سردار زادہ صاحب کی بات کی تائید ہو گئی ہے کہ اس معاملے کے مستقل حل تک ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو اس مسئلہ پر غور کرے اور غور کرکے اس کا حل تلاش کرے ۔ تو میں اس ایوان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ جن صاحبان کو اس کمیٹی میں رکھنا چاہتے ہیں ان کے نام تجویز کریں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا اس مسئلہ پر ایک بات کی وضاحت ہونا ضروری ہے کہ تحاریک استحقاق کا جو مضمون ہے اس کو دیکھ لیا جائے ۔ اگر تو یہ کھولنے کے متعلق تھیں یا مستقل حل کے متعلق تھیں تو پھر میں یہ سمجھتا

ہوں کہ ایک کمیٹی وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں تشکیل دی جائے اور اس ایوان کی رائے اور اس کمیٹی کی رائے کے بعد اس سلسلے میں مناسب قدم اٹھایا جائے لیکن یہ دیکھ لیں کہ کیا اس موشن کا مقصد مستقل حل ہے یا کل کے اخبارات کے بیانات اور وزیر اعلیٰ سندھ کے بیانات سے پیدا شدہ صورت حال اور ان کے انکاری کے سلسلہ میں پیدا شدہ صورت حال کے بابت ہے اگر یہ بات تھی تو وہ مسئلہ اب باقی نہیں رہا - اب اس کے مستقل حل کا مسئلہ رہ گیا ہے اس کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اور آپ سب کو مل کر کوشش جاری رکھنی چاہیے اور پنجاب حکومت کا یہ فرض بھی بنتا ہے کہ اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے اس مسئلے کا حل مرکزی حکومت کے ساتھ طے کرے اور اپنا مقصد حاصل کرے - اس بات کو مدنظر رکھ لیا جائے کہ کیا ان استحقاق کی تحریکوں کا جو Contents ہے وہ مستقل حل کے متعلق ہے یا اخباری بیانات سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس سے متعلق ہے -

ملک اللہ یار خان - جناب والا میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ وزیر قانون محض استحقاق کی تحاریکوں کے الفاظ کی ہیر پھیر میں اس مسئلہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں فی الحقیقت یہ مسئلہ اصولی مسئلہ ہے اور آج سے بہت سال پہلے سے یہ مسئلہ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے اور ad hoc arrangenment کے بارے میں اس سال جو خط موصول ہوا ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مسئلہ حتمی طور پر حل نہیں ہوا اور اس ایوان میں جو اتنے دنوں بحث ہوتی رہی اور معزز اراکین نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ صرف اسی مقصد کے لیے تھا کہ اس مسئلے کا حتمی طور پر حل تلاش کیا جائے - میں سمجھ نہیں سکتا کہ تحریک استحقاق کو واپس لے لینے سے کیا وزیر قانون یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کا حتمی فیصلہ کر دیا جائے گا - جناب والا معزز رکن جنہوں نے یہ تحریک استحقاق پیش کی میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو ہمیں ختم نہیں کرنا چاہیے بلکہ جیسے انہوں نے تجویز کیا ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دینی چاہیے تاکہ اس مسئلہ پر مزید غور و خوض کیا جائے اور ان تمام تحریکات کا جائزہ لیا جائے جو ایک مستقل حل جو پہلے کیا گیا تھا اس فیصلے کو تبدیل کرنے کے بارے میں جو محرکات تھے وہ کیا تھے اور ان کے حل کیلئے ہمیں مزید کیا اقدامات کرنے چاہیں -

میر ظفر اللہ خان بھروانہ - جناب سپیکر میں یہ گزارش کروں گا کہ مسئلے جو بھی یہاں پیدا ہوتے ہیں وہ کمیٹیوں کے سپرد

بھی کئے جاتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ہمارے پنجاب اسمبلی کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے ۔ ہم تو اس پر یہ احتجاج ہی کر سکتے ہیں اور وہ ہم نے بہت کیا بے حد کیا ۔ اور اب اگر اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو وہ کمیٹی بھی اس پر غور و خوض کرنے کے بعد یہی کہے گی کہ اس پر مزید احتیاط برتی جائے ۔ لیکن یہ مسئلہ چونکہ ہماری صوبائی اسمبلی کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے لہذا میرے خیال میں یہ استحقاق کی تحریکیں کمیٹی کے سپرد کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب اصل میں زیر بحث موضوع کئی ایک پرولیج موشنز کے متعلق ہے جو کل میرے ایک فاضل رکن ہی کی طرف سے نہیں تھا بلکہ کئی فاضل اراکین نے اس ایک ہی قسم کے موضوع پر ملتے جلتے پرولیج موشنز کا تحرک کیا تھا ان تحریکوں پر دو باتیں سامنے آئیں تھیں ایک یہ کہ کس اخبار میں ایک خبر شائع ہوئی اور انہوں نے اپنے ذرائع سے یہ کہا تھا کہ پنجاب کے چیف منسٹر یا حکومت پنجاب نے اچشمہ جہلم لنک کنال کے ذریعہ دریائے سندھ کے پانی سے اپنے حقوق سے conceded کر لیا ہے ۔ یہ چشمہ لنک جہلم کے پانی کے متعلق معاملہ تھا اور دوسری بات یہ تھی کہ اس پرولیج موشن کے تحت یہ کہا جا رہا تھا کہ سندھ کے بعض کرم فرماؤں نے اپنے بیانات کے ذریعہ اہل پنجاب اور اس اسمبلی کے جذبات اور استحقاق کو مجروح کیا ہے تو در اصل میں اس وقت موضوع زیر بحث یہ ہے کہ آیا وہ مسئلہ اس وقت موجود ہے یا نہیں ؟ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی جانی چاہیے یا نہیں ۔ یہ میرے خیال میں اس مسئلے سے متعلق بات نہیں ہے ۔ اس میں تو ایک قسم کا الزام تھا جس کے متعلق پرولیج موشن تھا اور دوسری بات چیف منسٹر سندھ کا وہ بیان تھا جس سے کہ ہمارے اراکین کے جذبات مشتعل ہوئے تھے ۔ میرے خیال میں اس کو موضوع بنا کر اب ایک کمیٹی بنانا کہ وہ پانی کے مسئلے کی permanent settlement کے لئے اپنا کام کرے وہ اس سے مطابقت نہیں رکھتی ۔ اس لیے جو پرولیج موشنز زیر بحث ہیں ان کو میرے خیال میں اب واپس ہونا چاہیے ۔ رہ گئی یہ بات کہ اگر یہ ہاؤس محسوس کرتا ہے تو اس سلسلے میں اس ہاؤس کے چند آراکین پر مشتمل کوئی کمیٹی بیٹھنی چاہیے تو میرے خیال میں یہ علیحدہ بات ہے اور اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہو سکتا اس کے متعلق چیف منسٹر صاحب سے بیشک وہ مل لیں اور اس میں ان احباب کو بھی بیشک لے لیں جنہوں

نے اس سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تھا لیکن جو زیر بحث پرولیج موشن ہے اس کا اس موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ And these Motions deserve to be withdrawn

سردار شاہد اقبال ۔ میں نے جو پرولیج موشن move کیا تھا اور وزیر صاحب نے ابھی فرمایا وہ یہ نہیں تھا کہ دو باتوں پر مشتمل تھا اول بات یہ تھی کہ پنجاب حکومت نے اپنے rights concede کر دیے ہیں ۔ concede کی جو بات ہوئی تھی تو اس سلسلہ میں یہ کہنا ہے کہ اب جو چشمہ جہلم لنک کنال کھلی ہے وہ پانی کی سطح اونچی ہونے کی وجہ سے کھلی ہے ۔ پرولیج موشن میں موقف یہ تھا کہ کیا پنجاب گورنمنٹ نے اپنا right concede کر لیا ہے ۔ کہ نہیں ۔ اس سلسلہ میں کمیٹی بنانا ضروری ہے کہ اس چیز کا پتا چلے کہ ہم لوگ اپنا right concede کر کے آچکے ہیں اور کوئی اور agreement کر آئیں ہیں جس طرح کل اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا ۔

چوہدری ارشاد علی (اوکاڑہ) ۔ جناب سپیکر مجھے اس بات سے اتفاق ہے جو تجویز میرے فاضل دوست نے فرمائی ہے کہ جو پرولیج موشن تھا وہ صرف یہ تھا کہ تھا کہ وزیر اعلیٰ سندھ نے جو بیان دیا تھا اس کو ہم concumned کرتے ۔ دوسری بات جو تھی کہ حکومت پنجاب نے ہمارے حق کو conceed کیا ۔ جب وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کی explanation دے دی تو اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو concede کرنے والی بات ہے وہ طے ہو چکی تھی ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ سندھ صاحب نے جو بیان دیا ہے اس کی بھی انہوں نے آج اخبار میں تردید کر دی ہے اور انہوں نے واضح طور پر کہا ہے کہ پنجاب اور سندھ میرے لئے برابر ہیں اور اس کا ایک ایک ایکڑ جو ہے وہ میرے لئے وہی حیثیت رکھتا ہے اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ پرولیج موشن ان دونوں نکات پر بے سود ہے البتہ جہانتک پانی کے حل کا اصولی مسئلہ ہے اس کے لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک کمیٹی کا تشکیل دیا جانا بہت ضروری ہے ۔ میرے بھائی صاحب نے جو فرمایا تھا کہ یہ سٹار کا مسئلہ ہے یہ ہمارے دارہ اختیار میں نہیں ہے ۔ مجھے ان سے اتفاق نہیں ہے ۔ یہ ہماری زندگی کا مسئلہ ہے اور ہمیں اس میں تگ و دو کرنی پڑے گی ۔ اور کریں گے اور ضرور کرنی چاہیئے اس کے لئے ہمیں ایک کمیٹی بنانی چاہیئے ۔ تاکہ وہ اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لئے حل کروانے کے لئے تگ و دو کرتی رہے ۔ اور اور اس میں جدو جہد کرے ۔

جناب سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اب کوئی زیادہ اختلاف رائے نہیں ہے ۔

میاں محمد اسحاق - پوائنٹ آف آرڈر سر - جناب سپیکر میں عرض کروں گا کہ جب بھی کوئی اس نوعیت قومی مسئلہ اٹھایا جاتا ہے اور اگر عارضی طور پر وہ حل ہو جاتا ہے تو ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس سے پہلے بھی کئی دفعہ کمیٹیاں بنیں اور جب وہ مسئلہ وقتی طور پر حل ہو گیا تو ہم نے اس کا مستقل حل تلاش کرنا چھوڑ دیا - مقصد یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب ہمیں یہ تسلی دینا چاہتی ہے کہ کل اگر پھر ایسا کوئی واقعہ پیش آیا تو یہ ذمہ دار ہوگی پانی نہ ملنے کی وجہ سے پنجاب کا اتنا نقصان ہوا ہے اور اگر کل پھر ایسا ہی واقعہ ہوا اور انہوں نے پانی بند کر دیا تو کیا پنجاب کی حکومت یہ ذمہ لے گی کہ وہ پانی بند نہیں ہونے دے گی اس لئے اس کا مستقل حل تلاش کرنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے اور یہ جو پرولج موشن ہے اس کو بحال رکھا جائے اور ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کا مستقل حل تجویز کرے- اور اس کو حکومت پنجاب اپنی تجاویز کے ساتھ شامل کرے - اور وہاں اسلام آباد جا کر اس کا مستقل حل تلاش کرے- ورنہ یہی ہوگا کہ جو عارضی طور پر مسئلہ حل ہو جاتا ہے ہم اس کا پیچھا چھوڑ دیتے ہیں پھر جب مصیبت آتی ہے تو پھر ہم اس کے پیچھے ہو جاتے ہیں - تو میری گزارش یہ ہے کہ میں سنگین صورت حال کا کوئی مستقل حل تلاش کیا جائے -

جناب سپیکر - تشریف رکھیں جی رفیق صاحب ۔

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر آپ کی اجازت سے میں ایک نہایت اہم پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو حال ہی میں ابھر کر سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ ابھی پہلے ایک معزز رکن نے فرمایا کہ چونکہ یہ مسئلہ ہماری صوبائی اسمبلی کے عمل دخل میں نہیں ہے اس لئے اس کو چھوڑ دینا چاہئے دوسرا موقف جو سامنے آیا وہ rights کو concede کر دینے والا تھا ۔ جس کے بارے میں کل وزیر اعلیٰ صاحب فرمائی تھی کہ انہوں نے concede نہیں کیا بلکہ جو سابقہ حکومت تھی اس نے rights کو concede کیا ہے اب جو بات سامنے آتی ہے وہ rights کو concede کر دینے والی ہے - چاہے سابقہ حکومت نے ہی concede کیا ہو اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارا پنجاب کا حق اور عمل دخل ہے اس کو تو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے یہ کہہ دینا کہ یہ ہمارے دائرہ

اختیار میں نہیں ہے ہمارا حق ہے ہم یہ سوچ کر اپنے حق سے تو دستبردار نہیں ہو سکتے یا اپنا حق ماننا چھوڑ نہیں سکتے ہیں اس واسطے یہ ضروری ہے کہ اس Privilege Motion کو draw کر دینا میں مناسب نہیں بلکہ وہ کمیٹی والی بات درست ہے وہ بیٹھ کر سوچیے - اور اس کا مستقل حل تلاش کرنا چاہیئے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - جی فرمائیے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر اسکے دو طریقے ہیں جو پرولیج موشن اب آئی ہوئی ہے اسکے لئے آپ علیحدہ کمیٹی بنادیں میں چیف منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اپنے متعلقہ وزراء کے علاوہ میں انکی خدمت میں اپنی خدمات پیش کرتا ہوں پانی کے سلسلے میں جتنا مجھے علم ہے as a lower riparian بہاولپور چونکہ اسمیں حصہ دار تھا اب بہاولپور پنجاب کا حصہ ہے - اسکے متعلق میں بہتر جانتا ہوں اور اسمیں مجھے World Bank سے لیکر آج تک تمام حالات و واقعات rights کے متعلق معلوم ہیں - میں اپنی خدمات پیش کرتا ہیں (نعرہ ہائے تحسین) جب یہ مرکز سے گفتگو کرنا چاہیں میں انکے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں اور پنجاب کے حقوق کی جو بات ہے میں ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہوں وہ کمیٹی الگ ہے وہ الگ رہے گی اور وہ کافی دیر تک رہے گی لیکن پرولیج موشن کی disposal کے لیئے بھی آپ الگ کمیٹی تشکیل کریں -

وزیر قانون - جناب سپیکر مجھے ہاؤس کے جذبات کا احساس ہے اس وقت جو بات ہو رہی ہے اسمیں دو چیزیں ہیں ایک بات یہ کہ آیا پانی کی تقسیم اور چشمہ جہلم لنک کے کھلنے کا جو پنجاب کا حق ہے کیا اس کا مستقل حل تلاش کر لیا گیا ہے - اور کیا ہاؤس کو اس مسئلے کو عارضی سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے اور دوسری بات جو ہے وہ یہ ہے کہ پرولیج موشن move ہوئی ہے اسکے لئے کمیٹی بنائی جائے اور وہ بدستور کام کرتی رہے میں عرض کروں گا کہ جہاں تک پرولیج موشن کا تعلق ہے- جناب والا نے فاضل ممبران کے خیالات سنے ہیں خاص طور پر فاضل ممبر ملک اللہ یار صاحب نے فرمایا کہ یہ چونکہ پانی اصولی مسئلہ ہے اس کا ابھی تک حل نہیں ہوا - تو میں عرض کروں گا کہ مسئلے

کو ہمیشہ تھوڑا سا اس طرح اپنا ہوگا کہ پرولیج موشن جو ہے وہ Breach of the Privilege of the House کی بات ہو رہی ہے کہ آیا ہاؤس کا اور ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے ؟ اس کی جو وجوہات بیان کی گئیں ہیں وہ دو ہیں ۔ ایک تو یہ کہ پریس میں آنے والی خبریں کہ چیف منسٹر سندھ کے بیانات سے پیدا شدہ صورت حال اور پنجاب گورنمنٹ کا سنٹرل گورنمنٹ کے سامنے اپنے حقوق کا concede کرنا ۔ یہ دو باتیں ہیں اس وقت سامنے آئیں ۔ جہاں تک صوبہ سندھ کے بابیانات سے پیدا شدہ صورت حال اور اخبارات سے پیدا شدہ صورت حال کا تعلق ہے سب ممبران کی رائے وہ ریمارکس expunge کردیئے گئے ہیں ۔ اور چیف منسٹر سندھ کے آج کے بیانات سے ہمارے فاضل ممبران مطمئن ہیں ۔ اس لیے وہ تو مسئلہ drop ہوگیا ۔ دوسری بات یہ ہوئی کہ کیا کوئی ایسے حقوق ہیں جنہیں concede کیا گیا ہے ۔ اس کی بابت میں عرض کروں گا کہ چیف منسٹر پنجاب نے پوزیشن واضح کرکے اس بات کی تردید کی ہے کہ پنجاب کے حقوق کو نہ concede کیا گیا ہے نہ کیا جائے گا بلکہ ہمارا جو حق ہے اس کے لیے ہم لڑتے رہیں گے ۔ اس کی تصدیق میں جو آج خوشخبری آئی ہے جو چیف منسٹر صاحب کے بیان کی support کرتی ہے کہ ہم نے اپنا حوق چھوڑا نہیں concede نہیں کیا ۔ اب یہ بات رہے گی کہ کوئی حقوق injure ہوئے ہیں کوئی استحقاق مجروح ہوئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ میں اپنے نئے فاضل ممبران سے درخواست کروں گا کہ اس معاملہ کو طوالت دینے کی بجائے ہمیں ایک ایسی فضا پیدا کرنی چاہیئے کہ اس قومی اور اپنے مسئلے کے تحت ہم سب کو اکٹھا کریں ۔ ہمارے درمیان کوئی اختلاف رائے نہیں ۔ آپ اور ہمارے حقوق مشترکہ ہیں ۔ ہم اس بارے میں بیٹھنا نہیں چاہتے نہ اختلاف ہونا چاہیئے ۔ ہم سب ایک ہیں اور ایک ہی صف میں کھڑے ہوکر اپنے اس مطالبے پر قائم رہیں گے ۔ یہ ہمارے حقوق ہیں انہیں concede نہیں کریں گے ۔ اور چیف منسٹر صاحب کی statement کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر پریویلیج لوشن کا مسئلہ ختم ہونا چاہیئے ۔ رہی بات یہ کہ اس کو عارضی مسئلہ سمجھ کے اس کو دفن نہ کر دیا جائے تو میں بھی اس حق میں ہوں کہ یہ مسئلہ عارضی نہیں ہے ۔ ہمیں اسے چھوڑنا نہیں چاہیئے ۔ بلکہ ہاؤس کے خیالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مستقل لیڈر آف دی ہاؤس کی وساطت سے بنی چاہیے اس میں تمام ہاؤس کی representation ہو ۔ ایسی کوئی کو فارم کرنا چاہیئے جسکی نہ صرف حکومت پنجاب مدد کرے بلکہ vigilance کے طور پر اس معاملہ

کو دفن ہونے نہ دے اس استحقاق کو اس اصول کو مستقل طور پر طے کرنے کے لئے کمیٹی کے تشکیل میں ہمیں کوئی انکار نہیں ہے - اس بارے میں ہم ہاؤس کے خیالات سے اتفاق کرتے ہیں اور جہاں تک پرولیج موشن کا تعلق ہے - میں اپنے فاضل ممبر حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو further ایجانے کے لئے جو صورت حال پیدا ہوئی تھی پانی کے نہ کھولنے سے وہ کم از کم اس وقت ختم ہو چکی ہے - اس میں مزید شک وشبہ پیدا نہ کیا جائے - بلکہ ہم سب مل کر اس کمیٹی کو form کریں - تاکہ جو مستقل حل ہے اس کے لئے حکومت کی بھی مدد ہو سکے اور سنٹرل گورنمنٹ سے بھی اس بارے میں اپنا رابطہ قائم کر سکیں تو اس بارے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو پریویلیج موشن میں جو breach of privilege ہے اس کو اس مرحلے پر continue نہیں کرنا چاہیئے نہ اس کو جاری رہنے کے لئے کوئی بات موجود ہے - بلکہ دونوں مسئلے چیف منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ کے بعد حل ہو چکے ہیں اور اس کی تائید بھی نہر کھلنے سے ہو چکی ہے - اس لئے جو مسئلہ استحقاق کے مجروح ہونے کا ہے - وہ اب موجود نہیں ہے - اس کو جاری نہیں رہنا چاہیے - البتہ ایک مستقل کمیٹی جس کا اظہار ممبران صاحبان اور مخدوم زادہ صاحب نے بھی کیا ہے کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے - جس کی فاضل ممبران بھی مدد کریں - تاکہ اس مسئلے کو دفن ہونے سے روکا جائے - اس کی میں تائید کروں گا -

جناب سپیکر — جی ملک صاحب -

ملک اللہ یار خاں — میں وزیر قانون کا بے حد شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے کہ اس ایوان کی کمیٹی تشکیل دی جائے -

(اس مرحلہ پر محمد افضل چن صاحب کھڑے ہوئے)

ملک اللہ یار خاں — ان کو پہلے تقریر کو لینے دیجیئے -

جناب سپیکر — میں نے ان کو پہلے بولنے کی اجازت دی ہے -

ملک اللہ یار خاں — جناب سپیکر - میں وزیر قانون صاحب کا بے حد شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس تجویز سے اتفاق کیا ہے کہ اس ایوان کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے - جو کہ اس مسئلہ کے مستقل

حل کے بارے میں غور و خوض کرے اور اس سلسلہ میں مرکزی حکومت کے ساتھ رابطہ قائم کرے ۔ اور یہ کوشش کرے کہ اس مسئلے کا حتمی طور پر حل ہو جانا چاہیئے ۔ اس یقین دہانی کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ جو اس تحریک کے محرک ہیں ۔ انہیں اس پہ اصرار نہیں کرنا چاہیئے اور میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس تحریک کو واپس لے لیں ۔

(اس مرحلہ پر پھر محمد افضل چن صاحب کھڑے ہوئے)

جناب سپیکر — جی ارشاد فرمایئے ۔

جناب محمد افضل چن — جناب میری گزارش یہ ہے کہ کئی دنوں سے پانی کے مسئلے پر یہاں گرما گرم بحث ہوتی رہی ہے ۔ ہمارے ایوان میں بھی جو اٹھتا تھا یہی کہتا تھا کہ ہمارے چیف منسٹر صاب نے کچھ نہیں کیا ۔ جب ہم باہر جاتے تھے تو ایسے بھی ہمارے ممبران ہیں جو کہتے ہیں کہ چیف منسٹر صاب کمزور ہیں ۔ اگر کمزور نہ ہوتے اور ان کی جگہ ہم ہوتے تو پانی بند ہی نہ ہوتا ۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ جب ہمارا پانی بند ہوا ہے اور ہم نے تمام ذمہ داری چیف منسٹر صاحب پر ڈالی ہوئی ہے تو جب پانی کھلتا ہے تو کوئی کہتا ہے پانی زیادہ آ گیا ، اس لئے کھول دیا کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو ذمہ دار آدمی ہے ہمارے لئے وہی کافی ہے ۔ نئی کمیٹی کی جناب کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر پانی کا مسئلہ حل نہ ہوگا تو ہم ان سے پوچھیں گے ۔ کیونکہ وہ ہمارے پنجاب کے ذمہ دار ہیں ۔

جناب سپیکر — میں سمجھتا ہوں اب اس معاملے کو drop کرنا چاہیئے اس لئے کہ اس پہ سارا دن بحث کریں گے تو پھر آپ کہیں گے کہ ہمیں بجٹ پر تقریر کا وقت نہیں ملا ۔

جناب سپیکر — جی ۔

چوہدری خادم حسین صاحب — میرا خیال ہے کہ کمیٹی کا بنانا پورے ہاؤس نے اتفاق کیا ہے ۔ تو کیوں نہ ہم چیف منسٹر صاحب کی صوابدید پر چھوڑ دیں کہ وہ ایک مستقل کمیٹی تشکیل دیں ۔ اور وہی ہاؤس کو قابل قبول ہو ۔

جناب سپیکر — جی شکریہ ۔

میاں محمد امجد خان جوئیہ — جناب میری بھی ایک گذارش ہے - پانی کے متعلق -

جناب سپیکر - جی -

میاں محمد امجد خان جوئیہ — یہ پانی کی جو کمیٹی بنائی جا رہی ہے یہ بہت اچھی بات ہے اور ہر سال کوئی بات بنے گی تو اس میں ہماری کمیٹی کوئی نہ کوئی کرتی رہے گی اسی جذبات کے تحت میں بھی گذارش کرتا ہوں کہ ہماری تھل کینال جو ہے اس میں بھی پنجاب کے چار اضلاع ہیں خوشاب ، لیہ ، بھکر ، میانوالی -

جناب سپیکر — جوئیہ صاحب یہ پرولیج موشن پہ بات ہو رہی ہے آپ اس پہ بات کر سکتے ہیں -

میاں محمد امجد خان جوئیہ — تھل کینال میں بھی پانی کی کمی ہے - وارہ بندی رہتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی اس پہ بھی غور و خوض کرے -

جناب سپیکر — اس کے لئے آپ علیحدہ move کریں - وزیر آبپاشی بیٹھے ہی وہ آپ کی بات پہ غور کریں گے -

جناب ممتاز احمد ستیانہ — عرض یہ کرتا ہوں کہ کل وزیر قانون صاحب نے کہا تھا کہ کل تک سب کمیٹیز کے بارے میں لائحہ عمل بتائیں گے اگر وہ واضح کر دیں کہ کب تک سب کمیٹیز بنائی جائیں گی تو ان میں اریگیشن اینڈ واٹر کمیٹی بھی بنائی جائے گی اور اس کے ذمہ یہ کام بھی سونپا جا سکتا ہے - نئی کمیٹیاں بنانے کی بجائے ہمیں سب کمیٹیوں کی تشکیل پہ زور دینا چاہیئے اور انہیں فوری طور پر بنانا چاہیئے -

جناب سپیکر - جناب چوہدری صاحب

چوہدری گل نواز وڑائچ - عرض یہ ہے ہمارا پرولیج موشن پانی اور چیف منسٹر سندھ کے بیان سے متعلق تھا - جناب لا منسٹر صاحب نے مفصل طور پر اس کی تردید کر دی - کہ میرا بیان توڑ موڑ کے اخبار والوں نے دیا ہے - ان کی مہربانی ہے ہمیں تو ان سے اختلاف نہیں - اس طرح پریولیج موشن تو ختم ہو گیا - اب یہ پانی کا قصہ ہے جیسے انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے اور ملک صاحب مہربانی کر کے اسے واپس لے لیں اور ایک privilege committee بنا لی جائے جو پانی کے مسئلہ پر غور و خوض کرے -

جناب سپیکر - سردار زادہ صاحب اس کے بعد اب آپ کی کیا رائے ہے -

سردار زادہ ظفر عباس—میں تو یہ کہہ چکا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائی جائے -

جناب سپیکر—یہ پریولیج موشن دیا ہے ان کے بارے میں کہوں گا کہ اب جو صورت حالات ہے - اس کے پیش نظر آپ کو نئے انداز سے decision لینا ہو گا -

سردار زادہ ظفر عباس—میں تو اس decision پر قائم ہوں کہ کمیٹی لازمی بنائی جائے کیونکہ جب تک اس کا مستقل حل نہیں ہو گا یہ ہر سال ہمارے لئے سوہان روح ہو گا -

جناب سپیکر—کمیٹی بنانے سے کس کو اختلاف نہیں ہے -

سردار زادہ ظفر عباس—تو پھر بنا دی جائے جناب والا -

جناب سپیکر—کمیٹی بنانے سے اختلاف نہیں ہے سوال یہ ہے کہ پریولیج موشن جو تھے وہ breach of privilege اور چیف منسٹر سندھ کی سٹیٹمنٹ کے سلسلہ میں تھے - اور پنجاب گورنمنٹ کے پانی کے سلسلہ میں concede کرنے کے بارے - اب پانی آ جانے کے بعد اور چیف منسٹر کی سٹیٹمنٹ کے بعد اب یہ بریچ والا معاملہ نہیں بنتا - اس کے بارے میں آپ بات کریں کہ اب یہ tsand کرتا ہے یا نہیں -

سردار زادہ ظفر عباس—جناب والا جس وجہ سے ہمارا پریولیج مجروح ہوا تھا اس کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا - ہمیں نہیں پتا جناب کہ جس اخبار پہ ہم نے وہ موشن پیش کئے تھے اس کے متعلق نہ تو ہمارے پاس کوئی مواد ہے نہ ہمیں کچھ پتا - اس لئے اس کمیٹی کا بننا لازمی ہے -

جناب سپیکر - Mr. Speaker let us make a compromise.

جناب محمد ظفر اللہ بھروانہ—رولز 57 میں mention ہے کہ اگر یہ واپس نہیں لیتے تو پریولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا - چونکہ کمیٹیاں اب بن جاتی ہیں - لہذا اگر یہ مصر ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ 57 کے تحت پریولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے -

جناب سپیکر۔ یہ بھی ایک ممبر صاحب نے ٹیکنیکل بات کی ہے کہ اگر اس پہ کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے تو اس کمیٹی نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا breach of privilege ہے یا کہ نہیں۔ ایک تو ہے یہ issue اور دوسرا issue یہ ہے جیسے ملک اللہ یار صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ ہمیں اس پانی کے مستقل حل کے لئے یعنی ایڈھاک بندوبست پہ ہمیں اکتفا نہیں کرنا چاہیئے اس کو مستقل ذریعے سے لانا چاہیئے تو اب کی breach of privilege ایک sparate issue ہے اور اس کا مستقل حل جو ہے یہ ایک علیحدہ issue ہے تو اگر آپ اس کو withdraw کریں تو permanent solution کے لئے کمیٹی تشکیل دی جا سکتی ہے اس پہ کسی کو بھی اعتراض نہیں ہے اگر آپ اس کو withdraw نہیں کرتے تو آپ کے breach of privilege کے ضمن میں جو کمیٹی بنے گی اس نے یہ فیصلہ دینا ہے کہ breach of privilege ہے یا کہ نہیں۔ اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

سردار زادہ ظفر عباس۔ تو کیا وہ ایک ہی کمیٹی دونوں چیزوں کے متعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ وہ separate issue ہے۔ آپ کی جو تحریک استحقاق ہے اس میں اسکے permanent solution کا کوئی ذکر نہیں ہے کیونکہ permanent solution جو ہے وہ کسی ممبر کا breach of privilege نہیں وہ تو ایک علیحدہ issue ہے جو کہ ہم سب کا اس سارے ایوان کا سارے ہاؤس کی problem ہے۔

سردار زادہ ظفر عباس۔ اگر وہ دوسری کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو اس کا مستقل حل تلاش کرے تو پھر میں اسے واپس لینے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر۔ ٹھیک ہے اس سلسلے میں ایک تجویز آئی ہے جس کی مخدوم زادہ صاحب نے ابھی تائید کی ہے اور انہوں نے اس ضمن میں اپنی خدمات بھی پیش کی ہیں تو اس سلسلے میں آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب اس سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جس میں مخدوم صاحب کی خدمات سے بھی استفادہ حاصل کیا جائے آپ حضرات اتفاق کرتے ہیں۔

آوازیں۔ (جی ہاں)۔

جناب سپیکر۔ یہ تو طے ہوا کہ تحریک استحقاق mover حضرات نے واپس لے لی اور اس پانی کے مسئلے کے permanent solution

کیلئے چیف منسٹر صاحب اس ہاؤس کے ارکان پہ مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیں گے جو چشمہ جہلم لنک کینال کے پانی کے Permanent solution کیلئے مسلسل کوششیں کرتی رہے گی ۔

یہ ملک سلیم اقبال کی طرف سے تحریک استحقاق ہے ۔ ملک سلیم اقبال صاحب تشریف رکھتے ہیں تو اس کے بعد میں یہ دو تحاریک استحقاق ہیں اعجاز احمد چیمہ صاحب کی طرف اور جناب اعجاز احمد شیخ صاحب کی طرف سے یہ دونوں mover حضرات جو ہیں اس کو withdraw کر چکے ہیں ۔

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

(بحیثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث)

جناب سپیکر—اب میں میزانیہ برائے 86-1985ء پر عام بحث کی طرف آتا ہوں ۔ اس میں آج کا دن آپ کی سہولت کے لئے بڑھایا گیا ہے تاکہ آپ اس پہ بجٹ پر اظہار خیال کر سکیں جو آپ کے علاقے کی مشکلات ہیں ان کو پیش کر سکیں تو اس میں میں یہ تجویز کروں گا اس وقت کا صحیح معنوں میں استفادہ حاصل کیا جائے تاکہ ہمارے زیادہ سے زیادہ دوست اظہار خیال کر سکیں اس پہ میں تجویز کروں گا کہ ٹائم کو دس منٹ سے بھی کم کر دیا جائے میری تجویز یہ ہے کہ آج اس کو دو بجے ختم کرنا چاہیے تاکہ دو بجے وزیر خزانہ صاحب اس کو wind up کریں کیونکہ پچھلے پہر یعنی بعد دوپہر کا سیشن ہو تو اس میں اگر وزیر خزانہ صاحب wind up کریں تو آپ جانتے ہیں کہ اس میں کورم کی کیا حالت ہوتی ہے اس لئے دو بجے اس کو میں ختم کرنا چاہتا ہوں برائے مہربانی جو صاحبان ہیں ایک تو اس میں وقت ضائع نہیں ہونا چاہیے آپ کا وقت ہے اس معزز ایوان کا وقت ہے میں اس پہ شیافت طبع کے لئے اظہار خیال کرنے والے حضرات کی خدمت میں بھی گزارش کروں گا کہ وہ اس ایوان کے وقت کو آج خصوصی طور پر ملحوظ خاطر رکھیں اور زیادہ سے زیادہ موقع فراہم کریں جو دوست اس پہ اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں وہ اظہار خیال کر سکیں ٹائم جو ہے ذرا کم لیں to the point اور relevant بات ہونی چاہیئے ۔ میں چوہدری حاکم علی صاحب کو اظہار خیال کی دعوت دیتا ہوں صاحبان آٹھ آٹھ منٹ وقت ہوگا ۔ چوہدری حاکم علی صاحب ۔

چوہدری حاکم علی (قصور) ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر ۔ پہلے تو جناب کی وساطت سے میں ایم پی اے ہوسٹل کی بات کرنی چاہتا ہوں جو میں نے اس دن بھی لکھ کر دیا تھا اور اس سلسلے میں 1964ء میں ایک چھٹی سنٹر گورنمنٹ سے جاری ہوئی تھی تو میری عرض یہ ہے کہ ہاؤس کے اراکین یعنی میرے جتنے یہ فاضل دوست ہیں یہ چار سو میل دور سے روانہ ہوتے ہیں اور جب یہ شام کے وقت یہاں پہنچتے ہیں اور صبح ہاؤس میں آنا ہوتا ہے تو انہیں کوئی جگہ کہیں بھی نہیں ملتی ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے اتنے عربوں روپے کا بجٹ پاس کرنا ہے اگر ہوسٹل کے لیئے اور ان اراکین کی سہولت کے لئے بھی کچھ رقم رکھی جائے اور ہوسٹل بنایا جائے تو بہت بہتر ہوگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اب جتنا بجٹ پیش ہوا ہے جو بھی ہوا ہے یہ بہت اچھا ہے اس پہ میں درخواست کرتا ہوں اور سب اراکین اتفاق کریں گے ۔ ہم مارشل لاء کو لے بیٹھتے ہیں آٹھ سال میں پہلے بھی جو کام ہوا ہے اس سے پچھلی جتنی حکومتیں گئی ہیں انہیں بھی دیکھ لیں دیہی ترقیات پر کتنا کام ہوا ہے اور ان چھ سال میں کتنا ہوا ہے تو یہ جو مارشل لاء کا مسئلہ ہے ہم نے آہستہ آہستہ ان کے قرضے اٹھا دیئے ہیں جو انہوں نے اس بجٹ میں رکھے تھے تو وہ بھی آہستہ آہستہ چلے ہی جائیں گے ۔ اب میرے علاقے کی بات ہے کہ میں نے گورنر صاحب سے آج سے ایک سال پہلے ایک عرض کی تھی تو انہوں نے فلڈ ریلیف کمشنر کو بھیجا اور انہوں نے جا کر موقع دیکھا اور ستو کی میر محمد ، راجہ جنگ ، جانے کی متا ، پانی کی لپیٹ میں تھے وہاں کے قصور کے ڈپٹی کمشنر بھی ساتھ تھے قصور کا سارا عملہ بھی ساتھ تھا اور وہ ممبر بورڈ ریونیو ہر جگہ پر ہر موقع پر گئے ہر جگہ دیکھی پھر انہوں نے کیا رپورٹ دی وہ ہمیں ابھی تک کوئی پتا نہیں بارڈر ایریا پر میرے چالیس گاؤں ہیں جو بیدیاں بارڈر سے شروع ہوتے ہیں ان چالیس گاؤں کو کسی جگہ سے کسی روڈ کے ساتھ نہیں ملایا گیا ۔ اگر وہ نہر کی پٹری کے کنارے پہ آتے ہیں تو چالان کرا دیتے ہیں وہاں پہ اگر کسی قسم کا کوئی ٹریکٹر یا جیپ میں گندم وغیرہ لے کر منڈی میں جاتے ہیں تو وہ انہوں کسی طریقے سے لے جانے سے روک دیتے ہیں اور وہ وہاں پہ پہنچ نہیں سکتے تو میں عرض کروں گا کہ بارڈر ایریا کے چالیس گاؤں کو دس میل کی سڑک اگر دی جائے تو وہ فیروز پور روڈ سے لنک ہو جائے گی اس طرح سے وہ جو سیم نالہ ہے نالے کی بیدیانہ ڈرین تھی تو انہیں کوئی معاوضہ دیا گیا آج تک نہ تو اس

ڈرین کو صاف کیا گیا جو 1966ء میں بنی وہ علاقہ تقریباً پچیس تیس گاؤں پر مشتمل ہے جو سردار عارف رشید صاحب کے حلقے میں بھی آتے ہیں اگر اس ڈرین کو صاف کیا جائے تو سیلاب سے چالیس گاؤں کو وہ ڈرین بچا سکتی ہے تو میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اس ڈرین کے لیے بلکہ قصور کے لیے اس بجٹ میں کوئی رقم نہیں رکھی گئی رورل ہیلتھ سنٹر مصطفےٰ آباد للیانی میں بہت زیادہ مریض ہیں جو کہ بارڈر ایریا سے یا کچھ اور جگہوں سے آتے ہیں - وہاں پہ ایکسرے پلانٹ نہیں ہے میں نے بار بار وہاں پہ عرض کیا پنجاب کونسل میں بھی عرض کیا کہ وہاں پہ اگر ایکسرے پلانٹ مل جائے تو جتنے مریض ہیں ان کو سہولت مل جائے گی - تو جناب والا یہ میرے علاقے کی انتہائی بدقسمتی ہے - جتنا میرا حلقہ ہے وہ بارڈر پر ہے وہاں پر جو درخت لگائے جاتے ہیں - وہ زمیندار ان کو پروان چڑھاتے ہیں لیکن وہاں اسکی ٹہنی کاٹنی بھی ان کے لیے جرم ہے - وہ ڈپٹی کمشنر کو اختیارات دیئے جائیں۔ وہ آرمی والوں کے دروازوں پر جا کر کھڑے رہتے ہیں وہ بچارے اتنے غریب لوگ ہیں کہ لاہور آ نہیں سکتے ہیں - اگر وہ لاہور میں آئیں تو آرمی کا جو سپاہی باہر دفتر کے کھڑا ہوتا ہے وہ انہیں اندر نہیں جانے دیتا اس لیے ڈپٹی کمشنر کو حکم دیا جائے اور انہیں کہ دیا جائے کہ اگر انہیں ضروریات ہیں تو وہ درخواست دیں وہ درخت کاٹنے کے لیے ہیں بنانے کیلئے یا اپنا کچا مکان بنانے کے لئے وہاں پر درخت کاٹ کر بنا سکیں - ورنہ اگر انہیں یہ اجازت نہ دی گئی تو پھر انہیں وہ درخت لگانے کی وہ پودہ لگانے کی ضرورت کیا ہے - کیونکہ وہ اگر پودہ لگاتے ہیں تو وہ اس لئے لگایا جاتا ہے کہ اس سے کچھ نہ کچھ مفاد حاصل ہو - اس سے کچھ مفاد حاصل ہے تو پھر اسے پروان بھی چڑھائیں گے اور اس کی حفاظت بھی کریں گے -

جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ میرے علاقے کے لیے ایک ڈرین کی ضرورت ہے - فلڈ ریلیف کمشنر صاحب موقع پر وہاں گئے - اس وقت کے چیف منسٹر اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف صاحب کو میں لے کر گیا تھا - انہیں بھی یہ پتہ ہے وہاں پر چار پانچ گاؤں میں ابھی تک تقریباً چار چار فٹ پانی کھڑا ہے - وہ اتنے بڑے گاؤں ہیں کہ اگر وہ ڈرین نکالی جائے میں سمجھتا ہوں سات آٹھ گاؤں کو اس سے کافی مفاد حاصل ہو سکتا ہے - جناب والا میں عرض کروں گا کہ اس کیلئے کوئی رقوم رکھی جائیں -

جناب سپیکر - چوہدری اختر علی -

چوہدری اختر علی (سیالکوٹ - 2) جناب سپیکر وزیر خزانہ پنجاب نے جو 1985-86 کا بجٹ اس ایوان میں پیش کیا ہے میں اس کے بارے میں چند ایک معروضات پیش کرنی چاہتا ہوں - یہ انتہائی مالیت کا بجٹ اس سال عوامی حکومت کے آنے پر جو پیش کیا گیا ہے میں اس پر وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں - میرے فاضل دوستوں نے بجٹ پر اظہار خیال کیا ہے - بہت سے دوستوں نے بجٹ کے حق میں تقاریر کی ہیں - کچھ نے بجٹ کے خلاف بھی تقاریر کی ہیں میں سمجھتا ہوں یہ بجٹ ایک متوازن بجٹ ہے - اور یہ سب سے زیادہ دیہی علاقے پر جو توجہ دی گئی ہے اور 70 فیصدی یا 72 فیصدی جو دیہاتی آبادی ہے اس کو جو اس بجٹ میں زیادہ حصہ دیا گیا ہے یہ میں سمجھتا ہوں دیہی علاقے کے لیے بہترین بجٹ قرار دیا جا سکتا ہے -

جناب والا جو ترجیحات اس بجٹ میں رکھی گئی ہیں اس میں محکمہ تعلیم کو لے لیں - محکمہ تعلیم کو نمبر ا ترجیح دی گئی ہے اور یہاں خواندگی بقہ کا ریٹ ہمارے ملک میں 17 فیصد ہے جسکو زیادہ کرنا انتہائی ضروری ہے - اگر خواندگی نہ بڑھے گی تو لوگ جو احساس زندگی کی محرومیوں کا شکار ہیں وہ ترقی یافتہ قوموں کی طرف رجوع بھی نہیں کر سکتے - ہمارے پریزیڈنٹ صاحب جب کوریا گئے تھے تو انہوں نے کوریا کے لوگوں سے پوچھا فرض کریں ایکے ملک میں 17 فیصد خواندگی کا ریٹ ہو تو آپ کیا کریں گے تو کوریا کی حکومت نے کہا تھا کہ ہم فرض کرنے کیلئے ہی تیار نہیں ہیں کہ ہماری کبھی 17 فیصد ریشو ہو سکتی ہے تو یہ ترقی یافتہ قوموں میں شامل ہونے کیلئے ہمیں بھی اس انداز پر کام کرنا چاہئے نہ کہ حکومت نے بجٹ میں زیادہ پیسے رکھ دیئے ہیں اس سے خواندگی کا ریٹ بڑھ جائے گا میں سمجھتا ہوں کہ ہم منتخب نمائندگان کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے اور جہاد کی طرح ہمیں بھی دیہی ایریا میں خواندگی کا ریٹ اوپر کرنے کے لیے حکومت کا ساتھ دینا چاہئے -

جناب والا زراعت ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے زراعت میں جو کھیت سے منڈی تک سڑکوں کا پروگرام شامل کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے دیہی علاقے کے لوگوں کی زندگی میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کو اپنی اجناس منڈیوں تک لے جانے کیلئے سہولتیں ملی ہیں - پچھلے چار سال میں ضلع کونسل کا چیئرمین کی حیثیت سے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ضلع میں جو ترقیاتی کام ہوئے ہیں - کھیت سے منڈیوں تک جو سڑکیں

دی گئی ہیں یہ دیہی ایریا کے لیے بہت ہی مفید بات ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ جس علاقے میں ذرائع آمدو رفت نہیں ہوں گے ان کو تعلیم کی سہولتیں ان کو بیماری میں جانے آنے کی سہولتیں میسر نہیں آ سکتیں۔ یہ پروگرام جو شامل کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں یہ دیہی ایریا کے لیے بہت ہی مفید اور سود مند پروگرام ثابت ہوگا۔

جناب والا اسکے بعد اس دفعہ جو لائیوسٹاک میں حکومت نے ضلع کونسلوں کی مدد کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ بجٹ میں رقوم رکھی ہیں سمجھتا ہوں یہ بھی حکومت کا احسن اقدام ہے۔ اس لیے کہ ضلع کونسلیں صرف لائیوسٹاک میں اپنے محدود وسائل میں رہ کر جانوروں کی ادویات کا انتظام کرتی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وسائل اتنے نہیں ہیں کہ وہ وسیع پیمانے پر لائیوسٹاک میں اتنا پیسہ بجٹ میں رکھ سکیں۔ حکومت نے جو لائیوسٹاک میں فنڈز رکھے ہیں یہ بھی دیہی علاقے کے لوگوں کی خوشحالی کیلئے میں سمجھتا ہوں اچھا قدم ہے۔

جناب والا اسکے علاوہ محکمہ تعلیم کے متعلق میری ایک تجویز ہے کہ محکمہ تعلیم میں بجٹ میں زیادہ رقم رکھنے سے محکمہ تعلیم خواندگی کا ریٹ زیادہ نہیں بڑھے گا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جو پالیسی ہے اسکو زیادہ بہتر بنایا جائے مثال کے طور پر میں نے ڈویژنل کمیٹیوں میں بھی ایک دو دفعہ ذکر کیا ہے کہ ہمارے پرائمری سکولوں میں جو فرنیچر سپلائی کیا جاتا ہے اس سکول کی کرسی کو اگر آپ دیکھ لیں تو آٹھ گھنٹے کیلئے وہ کرسی جو ٹیچر کو آرام دینے کیلئے دی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس ماسٹر کو سزا دینے کیلئے اس کرسی کا ڈیزائن بنایا گیا ہے۔ اس میں تین بھٹیاں نیچے ہوتی ہیں اور تین اسکی پشت پر ہوتی ہیں کوئی آدمی اٹھ کر اس پر بیٹھ نہیں سکتا۔ میں نے دو تین دفعہ اپنی ڈویژنل رابطہ کمیٹی میں یہ پوائنٹ اٹھایا تھا میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ابھی تک کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس کا بھی بغور جائزہ لیا جائے۔ ان کو جو فرنیچر دیا جاتا ہے اس کا ڈیزائن بالکل اچھا نہیں ہوتا۔ نہ ہی آرام دہ ہوتا ہے۔

جناب والا۔ میں اس ضمن میں محکمہ تعلیم سے گزارش کروں گا کہ اس پر غور کیا جائے اور اس کا ڈیزائن بہتر بنانے کی کوشش کی جائے اتنے ہی پیسے میں بہتر کرسی میسر ہو سکتی ہے۔ جتنے ریٹ اسکے مقرر کئے گئے ہیں۔ اس پر بھی غور کیا جائے۔ سکولوں میں بغیر چھٹی کے

بغیر کسی حساب کے ٹیچر غائب ہوتے ہیں - یعنی دو اگر پرائمری سکول میں لگے ہوتے ہیں باری باری وہ سکولوں میں جاتے ہیں - ایک جاتا ہے تو دوسرا چھٹی کر جاتا ہے میں سمجھتا ہوں اسکی چیکنگ کا جو سلسلہ ہے اگر ضلع کونسلوں کو پرائمری سکول نہ بھی دیئے جائیں تو ممبر صاحبان ان کو چیک کریں - اپنے اپنے حلقے میں ان کو سزا وغیرہ دینے کے بھی اختیارات ہونے چاہیں ورنہ صرف چیکنگ کرنے سے تو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا - اس سے بھی کوئی معیار بہتر ہوجائے گا - کیونکہ سکول میں حاضری جو ہے وہ انتہائی ضروری ہے - ہم سب لوگ جانتے ہیں جو پرائمری سکولوں کی حالت ہے وہ بہتر کرنے سے ہی اچھے نتائج برآمد ہوسکتے -

جناب والا میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا -

چوہدری فضل حسین راہی -

ہرا ہے گوتند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے

وہ مرد قلندر درویش حق نے جسکو دیئے ہیں انداز خسروانہ

جناب سپیکر میں پنجاب کے شہر فیصل آباد کی مرکزی شہری نشست سے رکن منتخب ہوکر اس اسمبلی میں پہنچا ہوں جسکے آپ سپیکر ہیں - اور جس میں بیٹھا ہوا ہر رکن پنجاب کی سرحدوں کے اندر سے دیہی یا شہری علاقوں سے منتخب ہو کر یہاں پہنچا ہے - پنجاب اسمبلی کا ہر رکن با شعور ہے - جسکے شعور کا ثبوت لوگوں کے اعتماد سے بھری ہوئی جھولیاں لے کر یہاں پہنچا ہے - اور جناب والا جتنی میں کسی مسئلے کو سمجھ سکتا ہوں اس سے بہتر اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے بزرگ تجربہ کار کارکن سمجھ سکتے ہیں - میں ایمانداری سے یہ سمجھتا ہوں پنجاب اسمبلی جو پنجاب کے دل لاہور میں واقع ہے اور جس میں ہر رکن پنجاب کی سرحدوں سے منتخب ہو کر یہاں پہنچا ہے - اس میں پنجاب کی مادری زبان کو استعمال کرنے کی بلا جھجھک اجازت ہونی چاہئے - مجھے افسوس ہے کہ یہاں ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے - انتہائی دکھ کے ساتھ پنجابی میں بات کرنے کی اجازت چاہوں گا -

جناب سپیکر - اجازت ہے -

چوہدری فضل حسین راہی - صدیاں پہلے دی رسم دے مطابق کسے انسان دی قربانی دے کے کسی آفت نوں ٹالیا جا سکداتے میں سب نوں پہلے اپنی قربانی دے کے ایس ملک توں مارشل لاء ہٹاں دیندا - جناب والا مارشل لا کڈی وڈی آفت اے ایہ میں تہانوں لفظاں وچ نہیں

دس سکدا ۔ میں صرف انج سمجھا سکداں کہ 8 ورھیاں دے وچ یعنی ۔ 8 ورھیاں توں میں اپنے ملک دے وچ نہیں بلکہ کسی آفت زدہ ملک دے وچ رھندا ھواں ۔ وسنیکاں دے اگے اگے خوفناک تند اے جیسے دھویاں سڑیاں زمیناں پیاسی زمیناں کوڑیاں دی مار اے۔ ایہ اپنی جگہ ٹھیک ہے اے اپنی جگہ درست ہے ۔ تے حقیقت اے یھک نال بلک دے بال میں ایہ پچھناں واں کہ کسی آفت زدہ علاقے دیاں ھور کوڑیاں علامتاں ھوندیاں نئیں ۔ مارشل لا نے سب توں پہلا حملہ سائے پاکستان دے متفقہ آئین دے اتے کیتا جیڑا قومی اسمبلی دے ممبران نے 1973 دے وچ متفقہ طور تے بنا کر پیش کیتا ۔ اور عوام دا بڑا پرانا مطالبہ حل کر کے دیتا ۔ لیکن مارشل لا نے انوں نکرے لا دتا مارشل لا دے قواعد و ضوابط نافذ کرن نال جنگل دا قانون اک چنگے بھلے ملک دے وچ ترن لگ پیا ۔ اور چنگے بھلے ملک دا قانون جنگلاں ول ٹور دیتا گیا جناب والا میں انتہائی دکھ دے نال ایہ گل اپنے کرنال چاناں واں جدوں اسمبلیاں بن چکیاں جدوں انہاں دے وچ سپیکر وی اپنی اپنی مرضی دے نال کے بیٹھا دیتے گئے اساریاں اگے ناچ نچن والیاں کابینہ چاروں پاسے تشکیل دیتاں گیاں نیں ھن کیڑی چیز اے جیڑی مارشل لا دے پیونوں ساڈی حیاتی دے رستے وچوں کڈن واسطے رکاوٹ بنی ھوئی اے۔ جناب والا سپیکر جنوں چاھوے اجازت دیوے جنوں چاھے بولن توں روک دیوے ایس توں ودھ اسیں کی تعاون کر سکدے آں ۔ جیدان دا وزیر اعلیٰ جس دی صوبے نوں دے دیتا انہوں ایسے طرح من لیا جدان دا سپیکر دیتا اسیطرح من لیا مینوں کسی نے کھیا کہ تیری سپیکر نال لاگت بازی اے ۔ میں کیا جناب میں سپیکر صاحب نوں بالکل اسے دن ھی جانن لگا جس دن او سپیکر دی کرسی تے بیٹھے ایس توں پہلے کوئی واقفیت نہیں سی ۔ نہ میرے نال اوناں دی واقفیت سی ۔ ایس کر کے میری اناں نال کوئی لاگت بازی نہیں ھو سکدی او بڑے گناں والے بندے ھین ایسے واسطے حکومت نے ساریاں توں نظر بچا کے بغیر مقابلے دے کرایا ۔انہاں نوں لیا کے اپنے بیٹھا دتا۔ میں اس بندے نال اتفاق کیتا کہ انہاں نوں کنٹرول کرن دی عادت اے ۔ کنٹرول کر سکدے ھین ۔ انہاں نوں پتہ اے میں کنہوں بولن دینا اے کنہوں نہیں بولن دینا اے کیدا ورشن کی ھونا اے کھڑا کی کہنا چاھندا اے جس بندے نے پہلے دن سپیکر دے انتخاب دے اتے ڈپٹی سپیکر دے انتخاب دے اتے اتے انہاں نوں مبارک باد بھی نہ دیتی ھوے اونہوں کمدان سپیکر بولن

دیو ۔ او نہوں کہدان سپیکر جان دیوے دا۔ اے گل میری سمجھ دے وچ تے آندی اے باقی ایس ملک دے اندر آج دی حکومت دے اگے ایہ مطالبہ کر کے ویکھ لو کہ سیاسی جماعتاں نوں ملک دے وچ کم کرن دیو انہاں نوں ملک دے عوام دے نال رابطہ کرن دیو اسی طرح سیاسی تعلیم ہوگی لوکاں نوں اپنے حقوق دا پتہ لگے گا ۔ لوکاں دے اندر شعور ترقی پائے گا تے اس ویلے آج دی حکومت ایس مطالبے نوں منن واسطے تیار نہیں ہون دی مینوں ایس گل دی کوئی سمجھ نہیں آندی پاکستان دے ایواناں دے وچ صوبے دے ایواناں دے وچ اے پارلیمانی گروپ کہدے واسطے بنائے جا رہے ہیں ۔ ایہ اک سیاسی جماعت نہیں تے ہور کی اے ۔ جیڑی ایواناں دے وچ تشکیل دیتی جا رہی ہے ۔ اور میں ایمان داری نال کناں ہاں کہ جیڑی سیاسی جماعت دا عوام دے اندر وجود نہ ہووے عوام دے وچوں نہ نکل کے آگے ودے اس سیاسی جماعت دا جیڑا حال ہوندا اے او تاریخ نوں دیکھ مینوں دسن دی لوڑ کوئی نہیں اے پارلیمانی گروپس اے سیاسی جماعت دی نشان دہی کر دے ہین جیڑی مفادات دے اتے مبنی ہے ۔ لوک ڈر دے ایہ دے وچ جان دے نیں آیا اپنے مفادات دے حوالے نال اہدے وچ جاندے نیں یا اپنے عدقیاں دے کم کران واسطے ایدے وچ جان دے نیں ورنہ اہدے وچ کوئی charm نہیں ۔ ورنہ ایدے وچ جاندیاں مینوں کوئی وجہ سمجھ نہیں آندی اے میں ایہ کہنا ہاں کہ صرف پنجاب دے عوام دی نہیں بلکہ پاکستان دے عوام دی نمائندگی کر دیاں ہویاں ایہ مطالبہ کرناں ہاں کہ بجائے پارلیمانی گروپاں دے چلان دے تسیں ایس ملک دے وچ سیاست نوں چلن دیو ۔ سیاست دے اتوں پابندیاں نوں ختم کرو ۔ لوکاں دے حقوق انہاں نوں دیو آئین نوں اہدی اصل شکل دے وچ بحال کرو آج 1985ء دے وچ 1973ء دے آئین نوں منن دے واسطے ہور سیاسی دھڑے منڈے نہیں او ایس گل تے اڑے ہوئے نیں 1985ء دی صورت حال ہور اے 1973ء دی صورت حال ہور اے ۔آج دی صورت حال دے حوالے نال 1973ء دا آئین کمزور ہو گیا ایس اہدے اندر ڈویلپمنٹ چاہنے آں ۔ لیکن اہدے باوجود اہنوں اہدی شکل دے وچ نافذ کرن واسطے تیار نہیں ایس کر کے تیار نہیں کہ اہدے وچ صوبیاں دے مسئلیاں نوں کسی حد تک حل کر دینا گیا سی ۔ ایس کر کے میں اے ایہ چاہناں آں کہ سیاسی جماعتاں نوں کم کرن دی اجازت دیتی جاوے ۔ اس پارلیمانی گروپاں دی صورت وچ جیڑا سانڈے کواون مڑ کے اعتماد لین دی کوشش کیتی جا رہی ہے میں پچھناں چاہناں واں کہ

ساڈا اعتماد ایڈا کمزور نہیں جہڑا دو مہینیاں دے وچ ٹٹ جاوے ایسے واسطے ایس اسمبلی دے وچ ساریاں ممبران وچوں کس نے نہ نہیں کیتی ساریاں نے ہاں ای کیتی اے ساریاں نے اعتماد ہی کیتا مگر ساڈے اعتماد دا اے نتیجہ نکلیا کہ دو مہینیاں دے وچ ساڈا اعتماد ختم ہو گیا ساڈے کولوں مڑ کے اعتماد منگن لگ گئے سپیکر صاحب میں ایمانداری نال کہنا ہاں کہ ساڈا منتخب ممبران دا دیتا ہویا اعتماد ایڈا کمزور نہیں کہ دو مہینیاں اندر ریزہ ریزہ ہو کے ڈگ پوے میں کہنا ہاں کہ اوہ ہو بڑے کمزور ہو جاندے نیں جیڑے ساڈے عوام دے منتخب نمائندیاں دا بوجھ چکن توں انکار کرن یا تسی سدھیاں گلاں کرو ساڈے کولوں تہاڈا بھار نہیں چکیا جاندا یا ساڈے نال بار بار اعتماد دی گل نہ کرو ۔ ایس کر کے مرد اک واری گل کر دا اے اسیں مڑ کے آڑ جاندے آں ایس تے ہمیشہ واسطے تہاڈے تے اعتماد کیتا بادشاہو ۔ سی ایویں سانوں ایس گل تے لیان ڈہے او ساری پارلیمانی گروپاں دی تشکیل اگر اسمبلیاں وچ اپوزیشن نہیں وی بنی سی تو انہاں نوں بنان واسطے حکومت نے ایہ قدم اٹھایا اے میں نہیں سمجھدا کہ ایڈی آرام نال چلدی ہوئی اسمبلی وچ حکومت نوں پھٹے بازی کرن دی کیہ ضرورت سی ۔ ایس کر کے میں اہناں نوں کہنا آں کہ جناب منتوں دو تین منٹ ہور دیتے جان ۔

جناب سپیکر ۔ یہ ایوان میں فیصلہ ہو گیا ہے ۔ کہ 8 منٹ تقریریں ہوں گی تب ہی سارے ممبران اظہار خیال کر سکیں گے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ میرے چھوٹے چھوٹے مسئلے بڑے ہیں ۔ میں تہاڈا وقت تھوڑا لاں گا ۔

(قطع کلامیاں)

شیخ محمد اسلم ۔ جناب سپیکر ۔ معزز ممبر ہاؤس کا وقت ضائع کر دیتے ہیں ۔ آپ نے اس معزز رکن کو 13 منٹ کا وقت دیا ہے ۔ میری یہ آپ سے گزارش ہوگی کہ آپ نے پہلے ہی انہیں زیادہ ٹائم دے دیا ہے ۔ برائے مہربانی اب آپ ان کو بیٹھنے کے لیے کہیں ۔

جناب سپیکر ۔ راہی صاحب، آپ کی تقریر کا وقت ختم ہوگیا ہے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ جناب والا ۔ تھوڑا سا وقت دے دیں ۔ میں جلد ختم کروں گا ۔

جناب عطا محمد ۔ جناب والا ۔ یہ فاضل رکن ہمیشہ ہاؤس کو باتوں میں الجھا کر وقت ضائع کرتے رہے ہیں اور ہم سب ساتھیوں کا حق تلف ہوتا رہا ہے ۔ اس وجہ سے وقت بڑھانا پڑا اور ایک دن بڑھانا پڑا ۔ مہربانی کر کے ان سے کہا جائے کہ یہ مداخلت نہ کریں ۔

جناب سپیکر ۔ ملک اللہ یار ہراج ۔ راہی صاحب آپ تشریف رکھیئے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس میں ممبران 30 ، 35 اور 40 منٹ تک تقاریر کرتے رہے ہیں ۔ ہماری حق تلفی ہوئی ہے ۔ آپ کے اس رویہ کے خلاف میں احتجاجاً 15 منٹ کے لئے واک آؤٹ کرتا ہوں ۔

سردار اللہ یار ہراج ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا ۔ جناب والا میں مختصر طور پر اپنے علاقہ کے مسائل کا ذکر کروں گا جہاں سڑکوں ، سکولوں اور بجلی کی بے حد کمی ہے ۔ میں حکومت پنجاب سے گزارش کروں گا کہ ان مسائل پر ترجیحی بنیادوں پر توجہ دی جائے ۔ جناب والا اس موقع پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ پنجاب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس صوبہ کو ایک ٹیکس فری بجٹ دیا ۔ اب میں آپ کے توسط سے ایک قومی مسئلہ کی طرف آتا ہوں ۔ جس کا اس ایوان میں کئی دن سے چرچا ہے وہ مسئلہ پانی کا اگرچہ ہے چشمہ لنک کینال کھول دی گئی ہے ۔ جس کے لئے ہم حکومت کے ممنون ہیں ۔ پھر بھی اس وقت ملتان ڈویژن اور بہاولپور کے اضلاع میں کپاس کی کاشت بمشکل پانچ فیصد سے 14 فیصد تک ہوئی ہے یہ گزشتہ سال سے اس وقت تک 7 لاکھ ایکڑ رقبہ کاشت ہو چکا تھا ۔ اس سال تقریباً ڈیڑھ لاکھ ایکڑ کاشت ہوئی ہے ۔ میں آپ کے توسط سے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی خدمت میں اس علاقہ کے عوام کی طرف سے اور اپنی طرف سے ہمدردانہ اپیل کروں گا کہ جس طرح انہوں نے بنگلہ دیش کے طوفان زدہ علاقہ کا دورہ فرمایا اسی طرح سے خشکی کے طوفان زدہ علاقہ کا دورہ بھی فرمادیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کسقدر نقصان ہوا ہے ۔ آخر میں آپ کے توسل سے صدر مملکت اور وزیراعظم سے اپیل کرتا ہوں کہ پانی کے مسئلہ کا حتمی فیصلہ جس قدر جلدی ممکن ہو سکے صادر فرمائیں ۔ یہ بات قومی اور ملکی مفاد میں ہے ۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر ۔ ملک جلال دین ڈھکو صاحب ۔

پوائنٹ آف آرڈر

چوھدری اکرام الحق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ڈپٹی ممبر شپ کے متعلق بہت سے ریزولوشن آپ کے دفتر میں موصول ہو چکے ہیں اور میرے علم ہے کہ ایک دو دن میں سینٹرل گورنمنٹ اس پر فیصلہ کر رہی ہے اور اس لئے کوئی سب کمیٹی بھی تشکیل دی جا چکی ہے ۔ اگر یہ ریزولشن اپنی باری پر یعنی 13 یا 14 جون کو پیش ہوتے ہیں تو ان کی کوئی افادیت نہیں رہے گی اور یہ Infructuous ہو جائے گا ۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ کو اختیار حاصل ہے کہ رول معطل کر کے کسی بھی ریزولشن کو آپ پہلے پیش کروا سکتے ہیں ۔ تاکہ ہاؤس میں discuss ہونے کے بعد اس پر کوئی کارروائی ہو سکے ۔ اس کے بعد اس کا کوئی فائدہ نہیں رہے گا ۔

جناب سپیکر ۔ کیا خیال ہے حضرات ۔

چوھدری اکرام الحق ۔ وفاقی حکومت نے ایک سب کمیٹی اس سلسلے میں تشکیل دی ہوئی ہے اور یہ کل معاملہ پیش ہو رہا ہے ۔ اگر آج اس پر کوئی action نہیں ہوتا تو Infructuous ہو جائے گا اور اس ریزولیشن کو کوئی افادیت نہیں رہے گی ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ ان کمیٹی کے فیصلے سے پہلے ہمیں یہ ریزولیشن بھجوانا ہوگا ۔ تاکہ ہماری سفارش کو وہ مد نظر رکھ کر اس پر بھی غور کر سکیں ۔ لہذا میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آج ہی اس پر بحث کی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ درست ہے ۔

چوھدری اکرام الحق ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلہ میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اس ایوان کے فاضل ممبران کی ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ ایک یا دو گھنٹے میں ڈرافٹنگ کر کے ریزولشن اس ہاؤس میں پیش کر دے ۔

جناب سپیکر ۔ اس سلسلہ میں اس معزز ایوان کی آرا سے اتفاق کرتے ہوئے اس ریزولیشن کو آج ہی پیش کرنے کے لئے میں اس رول

کو suspend کرتا ہوں اور کمیٹی کی تشکیل کے سلسلہ میں میں تجویز کرتا ہوں کہ غلام حیدر وائیں صاحب کی سربراہی میں یہ کمیٹی قائم کی جائے۔ کیونکہ یہ لوکل گورنمنٹ کے ایک ایکسپوٹ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ اور کون صاحبان اس کمیٹی میں شامل ہونا چاہیں گے ؟

جناب غلام حیدر وائیں ۔ جناب والا اس سلسلہ میں وزیر بلدیات چوہدری پرویز الٰہی کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے۔ بلکہ میں یہ عرض کروں گا کہ میں ان کے ماتحت کام کروں گا۔

جناب سپیکر ۔ ایک تو اس میں اس کے Mover ہو گئے۔ چوہدری اکرام الحق صاحب اور ملک اللہ یار صاحب مہربانی فرما کر اس میں شامل ہو جائیں اور کوئی نام تجویز کیجئے چوہدری پرویز الٰہی کو اس میں شامل کیا جائے۔

ملک محمد اقبال ۔ جناب سپیکر ۔ صرف جو چیئرمین ہیں ۔ ان کے نام ہی رکھنے چاہیں ان لوگوں کے نام بھی رکھنے چاہئیں جو کسی بلدیہ کے رکن نہیں ہیں ۔ جو ڈبل ممبر نہ ہو ان کو شامل کریں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر — آپ کی اس تجویز سے ہاؤس اتفاق نہیں کرتا ہے ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر ایک وقت میں ایک ممبر بول سکتا ہے ۔ لہذا آپ تشریف رکھیں ۔ میں آپ میں سے ایک صاحب کو بات کرنے کی اجازت دیتا ہوں ۔ جی ہاں عطاء محمد صاحب آپ بات کریں ۔

میاں عطا محمد — گذارش یہ ہے کہ جن کی ڈبل ممبر شپ ہے ۔ آپ ان ہی لوگوں کو اس کمیٹی میں شامل کر رہے ہیں ۔ آپ اس ایوان کے ان معزز ارکان کو اس کمیٹی میں شامل کریں کہ جن کی ڈبل ممبر شپ نہ ہو ۔ اس ایوان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر — نہیں اس کی نگرز موجود ہیں ۔ یہ 132 ارکان اس ہاؤس میں ایسے ہیں ۔ جو کہ دوہری رکنیت رکھتے ہیں ۔ اور ان کے ساتھ ساتھ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ کچھ ان کے ہمدرد بھی ہیں ۔ جو کہ چاہتے ہیں کہ دوہری رکنیت برقرار رہے ۔ جی دستی صاحب ۔

سردار امجد حمید دستی — جناب والا ہم اس ریزولیشن کے خلاف نہیں ہیں - کہ جو تلوار لٹکی ہوئی ہے اس کو ہٹا دیا جائے - لیکن ایک بات کی وضاحت نہایت ضروری ہے کہ یہ صوبائی اسمبلی کا جو بجٹ ہے - اس بجٹ کا استعمال جو ہے - وہ از راہ کرم ہم ممبران کے حوالے کیا جائے - میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ڈبل ممبر شپ ہے - اس لئے غیر جانبدارانہ طریقہ سے ہماری بات سن لیجئے - میں آپ کے خلاف نہیں ہوں -

جناب سپیکر — یہ اس ضمن میں بات نہیں ہے - آپ اپنی تقاریر میں اس پر بات کریں کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے -

سردار امجد حمید دستی — میں آپ کے حقوق کا ہمدرد ہوں - اس اسمبلی کے معزز ممبران کے حقوق کا آپ بھی خیال رکھیں - اور میں بھی گزارش کرتا ہوں کہ یہ ممبران کی غیر حاضری کے دوران جو اختیارات آپ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ممبران کو اس چٹھی کی رو سے تفویض کئے گئے تھے - constitutional measure نہیں تھا - کہ فیلڈ ٹو مارکیٹ روڈز - بجلی کی ترسیل - سکول اور -

جناب سپیکر — یہ بات irrelevant ہو گئی ہے دستی صاحب یہ غیر متعلقہ بات ہے - دستی صاحب آپ بزرگ ممبر ہیں - آپ پارلیمانی آداب کو جانتے ہیں - اس ریزولیشن کے سلسلہ میں آپ کی یہ بات غیر متعلقہ ہے - اس لئے میں نے آپ کو گزارش کی ہے کہ آپ تشریف رکھیں -

چوہدری اصغر علی — جناب والا - جن کا اس سے تعلق ہے - وہی پیش کریں گے یہ لوگ نہیں چاہتے ہیں - وہ اپنی تقریر میں جو مرضی آئے کہیں - وہ بات کر سکتے ہیں - لیکن سب کمیٹی جو ہے وہ صرف دوہری رکنیت والوں کی ہونی چاہئے -

مولوی منظور احمد — جناب والا میں یہ کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ چونکہ دونوں قسم کے اراکین ہیں - ڈبل ممبر شپ والے بھی اور سنگل ممبر شپ والے بھی - اس لیے آپ اس کمیٹی میں برابر برابر دونوں طرف کے آدمی رکھیں تاکہ ایک متفقہ لائحہ عمل طے ہو جائے - دونوں اپنی اپنی آرا دیں اور پھر اس کے بعد ایک متفقہ لائحہ عمل طے ہو جائے -

چوہدری خادم حسین — جناب والا ۔ فاضل ممبر صاحب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ کل اس کا فیصلہ ہونا ہے مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی ہے کہ جب قومی اسمبلی میں یہ تجویز پیش ہوئی ہے ۔ تو ہم کمیٹی کس لیئے بنا رہے ہیں ۔ یہ ہی تو ہمارا ایک متفقہ فیصلہ ہے کہ آیا ہماری ڈبل ممبر شپ رہنی چاہئے یا کہ نہیں رہنی چاہئے ۔ اس سلسلہ میں آپ ووٹنگ کروا لیں ۔ اور جو فیصلہ ہوگا متفقہ ہو گا ۔ یا اکثریت کی بنیاد پر ہوگا ۔ وہ گورنمنٹ تک پہنچا دیں گے ۔ کمیٹی کی تو اس میں کوئی ضرورت ہی نہیں ہے ۔

جناب سپیکر — آپ تشریف رکھیں آپ کی بات ہو گی ۔ رائے جعفر صاحب بات کریں ۔

رائے جعفر خان ۔ جناب والا ۔ یہ متفقہ فیصلہ ہے ۔ آج ہی ہونا چاہئے ۔ کمیٹی کی اس میں ضرورت نہیں ہے ۔ آپ نے ایک کمیٹی بنانے کے لئے کہہ دیا ہے ۔ اس کے بعد 20 منٹ ہو گئے ہیں ۔ کیونکہ کئی ممبر حضرات اور خاص طور پر چیئر کو بھی اس بات میں فائدہ تھا ۔ یہ 20 منٹ ضائع ہو گئے ہیں ۔ ہمارا استحقاق مجروح ہو رہا ہے ۔ شاید آپ ہمیں مزید وقت نہ دے سکیں ۔

جناب ارشد لودھی — جناب سپیکر ۔ میں اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں کمیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ کل وہاں پر فیصلہ ہو رہا ہے ۔ ایک دو اصحاب کی طرف سے ریزولیشن پیش ہونا چاہیے اور اس کا جلدی فیصلہ ہونا چاہیے ۔ دوسری بات جو میرے بزرگ سیاستدان نے خدشہ ظاہر کیا ہے ۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ڈسٹرکٹ کونسل کے معاملات علیحدہ ہوں گے ۔ اور پنجاب اسمبلی کے معاملات علیحدہ ہوں گے ۔

جناب سعید احمد قریشی — وزیر زکواۃ جناب سپیکر ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بالکل درست ہے ۔ جیسا کہ ریزولیشن پاس کرنے کی تجویز ہے ۔ اس کو پیش کیا جائے اور ساتھ ہی اس کے لیے بالکل مختصر بحث ہونی چاہیے تاکہ دوسرے لوگ جو کہ ڈبل ممبر شپ نہیں رکھتے ہیں ۔ اس کے متعلق وہ بھی اپنا اظہار رائے کر سکیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد رفیق — جناب سپیکر ۔ آج ایک ایسی بحث چھڑ گئی ہے ۔ اور وہ لوگ جو کہ ایک ہفتہ سے منتظر ہیں اپنا نکتہ نظر بیان کرنے کے لیے ۔ یہ ان کا وقت ضائع جا رہا ہے ۔ بہتر یہی ہو گا کہ آپ نے جو کمیٹی تشکیل دی ہے ۔ وہ قرار داد ڈرافٹ کر کے یہاں پر پیش کر دے اور اس پر بحث کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ معاملہ صرف اس قدر ہے کہ آیا وہ رکنیت بحال رہنی چاہیے یا نہیں رہنی چاہیے ۔ اس بحث میں ہم لوگوں کا وقت کیوں ضائع کیا جا رہا ہے ۔ اگر آپ اس پر بحث کرنے کے لیئے تیار ہیں تو اس پر آپ دن بڑھا لیں ۔

رائے جعفر خان — آپ بحث کے دن اور بڑھا لیں بھائی ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب سپیکر — آپ تشریف رکھیں ۔ تو صاحبان یہ طے ہوا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ اس پر غور و خوض کرنے کے بعد ایک ریزولیوشن ڈرافٹ کر دے گی جو کہ اس ایوان میں پیش کر دیا جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان — پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر — اب ایک بات طے ہو گئی ہے تو اب رانا صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

چوہدری اکرام الحق — جناب والا ۔ آپ ممبران کے نام لے رہے تھے ۔ تو میری تجویز یہ ہے کہ اس میں اختر علی صاحب کو بھی شامل کیا جائے ۔ (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان — جناب والا ۔ اس کو دو ماہ کے بعد آج ہی فیصلہ کرنے کے لیے آئے ہیں ۔ اس پر کمیٹی غور و خوض کرے گی ۔ پھر اسی پر رپورٹ آئے گی ۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اس کو جلد کچھ کرنا چاہئے ۔

جناب سپیکر — یہ آج ہی اپنی رپورٹ پیش کرے گی ۔ ڈرافٹ ہی پیش کرنا ہے ۔ یہ پانچ ممبران پر مشتمل کمیٹی میرے خیال میں کافی رہے گی ۔ تو اس کے لیے جناب غلام حیدر وائیں ۔ ملک اللہ یار صاحب ، چوہدری پرویز الٰہی صاحب ، رانا پھول محمد صاحب اور چوہدری اکرام الحق صاحب جو موجود ہیں وہ اس کمیٹی میں شامل ہوں گے ۔ یہ پانچ صاحبان پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر—گوریجہ صاحب اصرار کرتے ہیں تو پھر اور بھی کئی دوست اصرار کریں گے۔

(قطع کلامیاں)

وزیر زکواۃ و عشر—جناب سپیکر میں اس کمیٹی کے بارے میں تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ،،

وہی قاتل وہی مخبر وہی منصف ٹھہرے
کریں اب اقرباء میرے قتل کا دعویٰ کس پر

وہ اپنے متعلق خود ہی فیصلہ کروانا چاہتے ہیں تو پھر یہ بات غلط ہے۔ وہی ممبر صاحبان جو duel membership چاہتے ہیں ان کو بھی آپ اس کمیٹی کا ممبر بنانا چاہتے ہیں۔ اس طرح نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کے ساتھ دوسرے آدمیوں کو بھی شامل کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنا نقطہ نظر پیش کر سکیں۔

(قطع کلامیاں)

سردار امجد حمید خان دستی (مظفر گڑھ)—میں جناب سپیکر آپ کو یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایک دو آدمی جو اختلاف رکھتے ہیں ان کے نقطہ نظر کو بھی شامل کیا جائے اور انکو اس کمیٹی میں بھی شامل کرنا چاہیے۔ وزیر صاحب کو بھی شامل کر لیجئے میرا نام بھی اس میں شامل کر لیجئے میں کوئی پانچ آدمیوں کو کہا نہیں جاؤں گا صرف اپنا نقطہ نظر بیان کروں گا۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر—آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اور جناب سعید قریشی صاحب کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیجئے۔

ایک آواز—جناب والا یہاں پر حقوق سلب ہو رہے ہیں۔

مسٹر سپیکر—دستی صاحب کو بھی اس کمیٹی شامل کر لیجئے۔

وزیر زکواۃ و عشر—جناب والا میں اس لئے نہیں اٹھا کہ میرا نام بھی اس میں شامل کیا جائے، بلکہ میں تو اس لئے یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ ملکی مفاد کی خاطر آئندہ کوئی ایسی پالیسی طے کی جائے۔ اور اس میں وہ لوگ بھی شامل ہوں جو اس سے متاثر نہیں ہیں۔ ورنہ کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ میرا نام بھی شامل کیا جائے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر—جناب آئندہ کا یہ مسئلہ نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز - آرڈر پلیز - میاں صاحب تشریف رکھیں - پیر صاحب تشریف رکھیں - چوہدری صاحب تشریف رکھیں - رفیق صاحب تشریف رکھیں - آپ بھی جناب پیر گل صاحب تشریف رکھیں - آرڈر پلیز - آرڈر پلیز -

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ—جناب سپیکر اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں -

جناب سپیکر—جناب آپ کیلئے تو سارا کچھ کر رہا ہوں فرمائیے آپ -

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ—جناب والا آپ جو کمیٹی تشکیل دے رہے ہیں اس کمیٹی کے بارے میں میری ایک رائے ہے کہ اس کمیٹی میں ہر ضلع سے ایک آدمی نامزد کر دیں اور اگر ایک ضلع میں ایک سے زائد ممبران ہو اس کا فیصلہ قرعہ اندازی سے کر دیں ، آپ اس کمیٹی میں چند اضلاع کو کیوں شامل کرتے ہیں ہر ضلع کی نمائندگی ہونی چاہیے - ہر ضلع کی رائے معلوم کرنی چاہیے -

جناب سپیکر—جناب والا یہ قابل عمل نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

سب لوگ تشریف رکھیں - چوہدری صاحب آپ محرک ہیں آپ بات کریں -

جناب چوہدری اکرام الحق — جناب والا میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر — فرمائیں -

چوہدری اکرام الحق —جناب والا غالباً وزیر زکواۃ صاحب اور چند دوسرے معزز ممبران صاحب کچھ غلط فہمی کا شکار ہیں کہ جو ریزولیشن ڈرافٹ ہو گا - اسی رات اسی کمیٹی نے carry کر دینا ہے - یہ کمیٹی صرف ریزولیشن کی ڈرافٹنگ کیلئے بنی ہے اور اس کے بعد یہ ایوان میں پیش ہو گی اور اس پر بحث ہو گی اس میں کوئی بھی ترمیم کی جا سکتی ہے - اس کو select بھی کیا جا سکتا ہے - اس کو accept بھی کیا جا

سکتا ہے ۔ تو ممبران اس سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں کہ جو کچھ کمیٹی کرے گی وہ carry ہو جائے گا ۔ ڈرافٹنگ کے بعد یہ ریزولیشن پھر اس ایوان میں پیش ہوتا ہے اور بحث کے بعد فیصلہ ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر۔آپ تشریف رکھیں ۔ یہ درست فرما رہے ہیں ۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی وضاحت ہو جانے کے بعد اس پر اب اختلاف رائے کی کوئی گنجائش نہیں ۔ سعید قریشی صاحب اس کمیٹی میں شامل ہو گئے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب رانا پھول محمد خان۔جناب والا مسٹر پیٹر گل صاحب جو اقلیتوں کے نمائندہ ہیں ان کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیا جائے اور ان کو بھی یہ حق دیا جائے ۔

جناب سپیکر۔اب تو یہ بات ختم ہو گئی ہے ۔

چوہدری خادم حسین ۔(جہلم) ۔ جناب والا ایک آدمی جو پہلے ہی ہماری مخالفت کر رہے ہیں ۔ ٹھیک ہے وہ وزیر موصوف ہیں ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں ۔ لیکن جب ان کے پہلے سے ارادے ہی ہمارے خلاف ہیں تو ہم یہ احتجاج کرتے ہیں کہ انہیں اس کمیٹی میں شامل نہ کیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

ایک معزز رکن۔پہلے ہی سب لوگ الیکشن میں تھکے ہوئے ہیں کون کہتا ہے کہ دوبارہ الیکشن ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

ایک معزز رکن ۔جناب والا وہی لوگ تحریک پیش کریں گے جن کا interest ہو گا ، جن کا اس میں کوئی interest نہ ہو تو تحریک کیوں پیش کریں گے جو اس چیز کا مخالف ہے وہ جب تحریک پیش ہو اس وقت بول سکتا ہے یہ قانون کے ویسے خلاف ہے کہ جو تحریک کے خلاف ہیں وہ تحریک پیش کریں ۔

جناب سپیکر ۔میاں صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ اس بحث کو اب ختم ہونے دیں ۔

ایک معزز رکن - جناب والا ایک بات کو ذہن میں رکھا جائے کہ قومی اسمبلی میں 107 دن اور صوبائی اسمبلی کیلئے ضروری ہے کہ 70 دن کیلئے اجلاس منعقد ہو - اس کا مطلب یہ ہوا کہ کم از کم چار مہینے صوبائی اسمبلی میں ہم اپنے کاروبار سے غیر حاضر ہوں گے اور چھ مہینے کیلئے قومی اسمبلی میں کاروبار سے غیر حاضر رہیں گے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں - اب یہ طے ہو گیا - یہ اب فیصلہ ہو گیا کہ غلام حیدر وائیں صاحب - چوہدری پرویز الٰہی صاحب , رانا بھول محمد خان صاحب ، چوہدری اکرام الحق صاحب ملک اللہ یار خان صاحب ، جناب محمد سعید قریشی صاحب کمیٹی میں شامل ہوں گے -

آوازیں - نہیں نہیں ، سعید قریشی صاحب کو شامل نہ کیا جائے-

جناب سپیکر - نہیں کوئی حرج نہیں -

وزیر زکواۃ و عشر - جناب والا میں اس کمیٹی میں شامل نہیں ہونا چاہتا اور میں ایک منٹ کیلئے اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آرڈر ، آرڈر -

وزیر زکوۃ و عشر - میرے دوستوں کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے کہ میں ان کی بات کی مخالفت کر رہا ہوں - یا میں اس ریزولیشن کے خلاف ہوں - بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ملکی مفاد کی خاطر کوئی ایسا ریزولیشن پاس کیا جائے جو اس مسئلے کو حل کرنے کے ساتھ ساتھ آئندہ کے لئے بھی لائحہ عمل طے کرے - میری طرف سے کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ میں اس ریزولیشن کے خلاف ہوں یا ان لوگوں کو نہیں چاہتا کہ duel membership ہو جائے - کوئی ایسی بات نہیں ہے -

جناب سپیکر - ویسے بھی آپ کا مسئلہ خانیوال کے ضلع بن جانے کے بعد حل ہو گیا ہے -

(قہقہہ)

وزیر زکواۃ و عشر - جی

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ جناب کسی بات پر فیصلہ ہو جائے دیں ۔

چوہدری خادم حسین ۔ جناب والا وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ اس میں ملکی مفاد ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں ملکی مفاد کیا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر زکوٰۃ و عشر ۔ جناب سپیکر اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں ۔

جناب سپیکر ۔ قریشی صاحب تشریف رکھیں ۔

وزیر زکوٰۃ و عشر ۔ جناب والا ایک آدمی اگر ملکی مفاد کے متعلق پوچھنا چاہتا ہے تو میں بتا دیتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ آپ سب حضرات تشریف رکھیں ۔

چوہدری صاحب آپ وزیر بلدیات ہیں ۔ آپ کی اطلاع کے لئے میں عرض کر دوں کہ ڈبل سیور شپ کے لئے تحریک پیش ہوئی ہے ۔ اور سنٹرل گورنمنٹ اس مسئلہ پر ایک دو دنوں میں فیصلہ کرنے والی ہے ۔ تو اس ریزولیشن کو اگر پرائیویٹ ممبرز ڈے میں take up کیا جائے تو شاید اس وقت تک فیصلہ ہو چکا ہو ۔ تو پنجاب اسمبلی کو اس ریزولیشن کو آج ہی take up کرنا چاہیے اور مجھے یہ کہا گیا ہے کہ آپ رولز کو معطل کر کے ۔ اس ریزولیشن کو اس ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دیں ۔ میں نے رولز کو معطل کر دیا ہے ۔ اور یہ ریزولیشن ایوان کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی کی تشکیل کا فیصلہ ہوا ہے جس میں ہم نے ابھی تک ان ناموں پر اتفاق کیا ہے ۔

(1) غلام حیدر وائیں صاحب ۔ (2) چوہدری پرویز الٰہی صاحب ۔

(3) رانا پھول محمد خان صاحب ۔ (4) چوہدری اکرام الحق صاحب ۔

(5) سردار امجد محمود خان دستی صاحب ۔

(پارلیمنٹری سیکرٹری لیبر) پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی صاحبان اختلاف رائے رکھنے والے بھی اس کمیٹی میں شامل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے ۔ اس پر کیا آفت آ جائے گی ان کو اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کی اجازت ہونی چاہئے ۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ ۔ ہر ضلع کو نمائندگی دی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ جناب ہر ضلع کی نمائندگی ممکن نہیں ہے ۔

ملک غلام محمد نور ربانی کھر ۔ سر ہم یہ چاہتے ہیں کہ دستی صاحب کو شامل نہ کیا جائے ۔ دوسرا یہ کہ ہماری ان کے ساتھ مخالفت ہے ۔ وہ آپ نے کل بھی دیکھی ہے اور اسی سے پہلے بھی ہاؤس سے آپ پوچھ لیں دستی صاحب ہمیں منظور نہیں ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ take your seat please چوہدری صاحب آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں ۔

وزیر لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ ۔ برائے مہربانی یہ بڑا اہم نوعیت کا مسئلہ ہے ۔ آپ اس شور شرابے میں اس کو خراب نہ کیجئے تو میری سب معزز ممبران سے یہ درخواست ہو گی کہ اسے ہمیں بڑی خوش اسلوبی سے طے کرنا چاہیئے اور جس طرح آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے اسے ہم سب کو قبول کرنا چاہیئے اور اگر جو بھی آدمی اس میں اختلاف رائے رکھتا ہے اس کو بھی اس میں شامل کیا جانا چاہیئے ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔

جناب سپیکر ۔ تو یہ فیصلہ ہوا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔ غلام حیدر وائیں صاحب ۔ ۔ ۔ ۔

DR. SHILA CHARLES. It is possible to have one of the Members of the minority community on this Committee.

MR. SPEAKER. Is this a problem relating to the minorities also.

DR. SHILA CHARLES. Why not.

MR. SPEAKER. It is necessary.

DR. SHILA CHARLES. Sir, it is necessary that at least one member of the minority community should be placed on this Committee

MR. SPEAKER. Please take your seat. We will consider it.

سردار امجد حمید خان دستی - سابقہ دور میں انہوں نے اس پروشن اسمبلی میں مری بھرپور مخالفت کی تھی اور اس کے باوجود میں سولہ سترہ ہزار ووٹوں سے جیتا تھا انہوں نے بے پناہ پیسے خرچ کئے اور یہ پارٹی کا پراپیگنڈہ کیا - (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آرڈر پلیز آرڈر پلیز تشریف رکھیں no cross talk please کمیٹی کے ارکان کے نام یہ ہیں -

رانا پھول محمد خان - سر یہ کتنی دفعہ سنائیں گے -

Mr. Speaker take your seat please.

(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری سپورٹس جناب سپیکر اگر ڈرافٹ کرنا ہے تو کمیٹی کی کیا ضرورت ہے جو mover ہے وہ یہاں پر mover کردے جنہوں نے اختلاف کرنا ہو گا وہ اختلاف کریں گے اور جنہوں نے favour کرنی ہو گی وہ favour کریں گے - وہاں پر کوئی سفارش تو جانی نہیں ہے - کمیٹی بنے گی تو اور اختلاف بڑھے گا یہ میری گزارش ہے -

(قطع کلامیاں)

وزیر بلدیات چوہدری پرویز الٰہی - میرا یہ خیال ہے کہ اگر ان صاحبان کو اعتراض ہے تو کیوں نہ ہم اس مسئلے کو فوری طور پر نپٹا لیں اور جس کو کوئی اعتراض ہے وہ اپنا اعتراض یہاں پر بیان کر لے - اور اس کے بعد ہم اسے متفقہ طور پر منظور کرلیں -

(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری - گذارش یہ ہے کہ اس کو آپ نے خواہ مخواہ اتنا لمبا مسئلہ بنادیا ہے - ایک دو آدمیوں کی کمیٹی بناتے وہ جاکراپنے حقوق وہاں بیان کردیتے اور یہ معاملہ ختم ہو جاتا - ادھر ادھر جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے - وہاں پر صرف وائس صاحب یا صرف پرویز صاحب کو بھیج دیں - کمیٹی بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے - ایک ہی آدمی کافی ہے - (قطع کلامیاں)

ایک معزز ممبر مہربانی کرکے جو آپ کہہ چکے ہیں اس پر قائم رہیں - یہ غلط روایت قائم ہورہی ہے - اور آپ کے ہاتھ سے یہ روایت قائم ہو رہی ہے -

میاں محمود احمد - جناب سپیکر میری یہ گذارش ہے کہ جو فیصلہ جو رولنگ آپ دے چکے ہیں اس پر قائم رہیں -

مخدوم زادہ محمد احسن شاہ - آپ کا ہاؤس پر مکمل کنٹرول ہونا چاہئے ایک گھنٹے سے یہاں جو حالت ہورہی ہے یہ آپ کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے آپ نے جو رولنگ دی ہے اس پر قائم رہیں - اور آرڈر کریں - اگر آپ ہر ایک کی بات سنیں گے تو اسطرح یہ سارا دن یہی تماشا ہوتا رہے گا - وقت ضائع ہورہا ہے - آٹھ دن سے ہم بیٹھے ہوئے ہیں بجٹ پر تقریر کرنی ہے - آپ جو فیصلہ کریں تو اس پر عمل کروائیں - اگر آپ اسطرح کریں گے تو کل کو آپ کا کوئی کہنا نہیں مانے گا - (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - میں اس پہ فیصلہ دے چکا ہوں اور میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان صاحبان پر مشتمل کمیٹی ہو گی - جس میں

1 - غلام حیدر وائیں صاحب (وزیر صنعت)
2 - چوہدری پرویز الٰہی وزیر لوکل گورنمنٹ و رول ڈویلمنٹ)
3 - رانا پھول محمد خان ایم پی اے
4 - چوہدری اکرام الحق ایم پی اے
5 - ملک اللہ یار خان ایم پی اے
6 - جناب محمد سعید قریشی ایم پی اے
7 - جناب امجد حمید دستی ایم پی اے
8 - محترمہ ساجدہ نیر عابدی (وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈویلمنٹ یہ

کمیٹی آج ہی اسی نشست میں قرار داد motion کرکے ہاؤس کے سامنے پیش کرے گی -

جناب فضل حسین راہی تساں ایہ کمیٹی بنان واسطے میرا خیال اے کہ 45 منٹ ضائع کیتے ہن تے مینوں تقریر کرن لئی 5 منٹ نئیں ہی دتے -

جناب سپیکر - آپ مجھے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں -

رائے جعفر خان - یقیناً اس وقت بھی آپ کو پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا - کاش میں پھول خان کی نظروں سے دیکھ رہا ہوتا تو آپ مجھے ضرور ٹائم دیتے -

پنجاب کا میزانیہ برائے 1985-86ء
بحیثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث

جناب سپیکر - ملک جلال دین صاحب -

پارلیمانی سیکرٹری زراعت—(ملک جلال دین)بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب والا ۔ 1985-86ء کا ایک اچھا اور رفاعی بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی ایک بڑا مسئلہ جو اس ایوان میں زیر بحث رہا ہے اور اس پر یہ گرما گرم بحثیں ہوئیں - تقریریں ہوئیں - جوشیلے انداز سے گفتگو ہوئی اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور جناب وزیر اعلیٰ پنجاب جناب نواز شریف صاحب کی کاوشوں اور اس ایوان کی کوششوں سے حل ہو گیا ہے - اور پانی چشمہ جہلم لنک کینال میں کھول دیا گیا ہے - تو اس ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب نواز شریف صاحب کو اور پنجاب اسمبلی کے اراکین اور پنجاب کے عوام کو آج مبارکباد پیش کرتا ہوں - اس کے بعد مجھے یقین ہے اور میں یقین سے بات کر رہا ہوں کہ جناب نواز شریف صاحب کی کاوشوں اور محنت سے مستقل طور پر اس معاملہ کا حل ہو گا - اس سلسلہ میں جناب نواز شریف صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب سے یہ التجا کرتا ہوں کہ وہ ایک کمیٹی تشکیل فرمائیں جیسا کہ ہاؤس میں ابھی پاس ہوا ہے - اور اس معاملہ میں پوری محنت اور تندہی سے کام کر کے اس کا مستقل حل تلاش کریں -

رانا پھول محمد خان — نکتہ اعتراض جناب پارلیمانی سیکرٹری سے میں جناب کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ نمک خوار ہیں انہیں وزیر اعلیٰ کا نام لے کر نہیں پکارنا چاہیئے - جناب چیف منسٹر یا وزیر اعلیٰ کہہ سکتے ہیں - نواز شریف کا لفظ استعمال کیا ہے وہ ان کے گھر میں تمہیں بیٹھے ہوئے - ان کو پارلیمانی آداب سے واقفیت ہونی چاہیئے کہ وہ وزیر اعلیٰ یا چیف منسٹر کہہ کر پکاریں -

ملک جلال دین — میں رانا صاحب سے التجا کرتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ نمک حرام کون ہے ؟

رانا پھول محمد خان — ان کے عہدے کے تقدس کو پامال کر کے نمک حرامی آپ نے کی ہے - ہم تو دودھ پینے والے مجنوں ہیں

Mr. Speaker, No cross talk please.

پارلیمانی سیکرٹری زراعت —اس کے بعد جناب مارشل لاء کا مسئلہ ہے - اس پر بھی بڑی بحث ہوئی - لیکن اس مسئلہ میں ہر کسی کا شریک ہونا ضروری ہے - اور اس ضمن میں یہ مارشل لاء اور جمہوری حکومت اکٹھے نہیں چل سکتے - ان کے راستے جدا جدا ہیں اور ہو سکتا ہے کسی وقت آمنا سامنا ہو جائے اور ملکی استحکام

کے لئے یہ خطرہ پیدا ہو جائے - اس ضمن میں عرض کروں گا کہ مارشل لاء کو جلد جانا چاہئے - اور جس طرح سے مارشل لاء کو جانا چاہئے رانا پھول محمد خاں کو بھی جانا چاہئے - وہ بھی مہربانی کر کے اپنی زبان پر کچھ بندش رکھیں - اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ نفاذ اسلام کے لئے یہ ملک بنا - یہ ملک جب تشکیل ہوا تو اس کے لئے اسلامی آئین کا وعدہ کیا گیا - کہ اس ملک کو اسلامی آئین دیا جائے گا اور مجاہدین کی تحریک میں اور منشور میں واضح طور پر یہ الفاظ موجود تھے کہ اس ملک کو نظام مصطفےٰ پر چلایا جائے گا - لیکن آج تک اس ملک کو اسلامی آئین کے نزدیک سے گزرنے نہیں دیا گیا - تو اس ضمن میں میں یہ عرض کروں گا کہ نیشنل اسمبلی کو مجلس قانون ساز کو یہ اسمبلی فوری طور پر move کرے کہ کم از کم اس ملک میں اسلامی آئین کو ضرور نافذ کرے تا کہ انگریزوں کا بنایا ہوا قانون جس کا بڑا تلخ تجربہ ہو چکا ہے اس سے چھٹکارا حاصل ہو - اور مسلمان کم از کم اپنے آئین کے ساتھ سکھ کا سانس لے سکیں

اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ بجٹ ایک رقامی اور اچھا بجٹ ہے - اس ضمن میں دیہات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے - دیہات کی تعمیر و ترقی کے لیے اس بجٹ میں 70 فیصد روپیہ رکھا گیا ہے - میں اس ضمن میں عرض کروں گا کہ اس سے پہلے نہ کسی مارشل لاء نے نہ پیپلز پارٹی نے اور نہ کسی حکومت نے 70 فیصد روپیہ نہیں رکھا - میں یہ با وثوق طریقہ سے کہہ رہا ہوں - میں اس ضمن میں عرض کر دوں 70 فیصد جو روپیہ رکھا گیا ہے اس میں دیہات کی تعمیر و ترقی کا جو کام ہوگا وہ انشاءاللہ تعالیٰ تسلی بخش ہو گا - دیہات کے لوگوں کو اس سے بڑا فائدہ ہوگا دیہات میں آج تک پکی سڑکات اور تعلیم کا فقدان ہے پکی سڑکات بھی بنیں گی - تعلیم بھی عام کر دی گئی ہے - اور جن ہائی سکولوں یا پرائمری سکولوں کا درجہ بڑھایا گیا ہے - ان کی تعداد بھی پانچ سال سے زیادہ ہے - اس ضمن میں عرض کردوں کہ دیہات کی تعمیر ترقی سے دو فوائد ہوگے - ایک پروڈکشن بڑھے گی - دیہات میں جو لوگ اس مایوسی میں بیٹھے ہیں کہ ان لوگوں کو اپنے گھر سے منڈی تک اپنی اجناس لے جانے میں دقت پیش آ رہی ہے وہ لوگ سڑکات کے بن جانے سے باآسانی اپنی منڈیوں تک لے جا سکیں گے - اور شوق سے اپنی کھیتی باڑی کریں گے - اور پروڈکشن بڑھے گی - دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ کچھ ہمارے بھائی رانا صاحب واک آؤٹ کیوں کر رہے ہیں آپ ؟

پارلیمانی سیکرٹری زراعت - ملک جلال کچھ ہمارے بھائی دیہات کو اس حیثیت سے بھی اچھا نہیں سمجھتے کہ ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کا اس ماحول دیہات میں اچھا نہیں ہوتا اور وہ نقل مکانی پر مجبور ہو جاتے ہیں - اور شہروں کی طرف رخ کرتے ہیں - تو اس ضمن میں ان لوگوں کے لئے بھی وہاں وہ سہولیات میسر آجائیں گی جو کہ شہروں میں ہیں - اور نقل مکانی بھی رک جائے گی - دیہاتوں کی آبادی انشاءاللہ تعالی وہاں رہنے پر خوش رہے گی - تو اس ضمن میں یہ عرض کردوں کہ ہمارا ایک زراعت کا معاملہ ہے جس پر بڑی تنقید ہوئی - اور اس کے لئے بڑے حملے کئے گئے - محکمہ زراعت کی کارکردگی بڑی کمزور ہے اس ضمن میں سرکاری ملازمین جو اپنے دفتروں میں بیٹھے رہتے ہیں دیہات کی تعمیر و ترقی کے لیے انہوں نے کوئی کوشش نہیں کی - آپ کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے کہ اس ملک کا تمام تر دارو مدار تمام تر انحصار زراعت پر ہے - آپ کا روٹی کپڑا اور مکان زراعت کے مرہون منت ہیں - اور اگر ہماری زراعت کمزور ہوگئی پروڈکشن کمزور ہوگئی تو یہ ملک خدا نہ کرے ناکام ہوجائے گا - اور اس ملک کی معاشی حالت بد تر ہو جائے گی -

جناب سپیکر - آپ کی تقریر کا وقت ختم ہوگیا

پارلیمانی سیکرٹری زراعت - اسکے علاوہ سولہ ہزار چار سو پکے کھالے اور اسکے علاوہ چھ سو بائیو گیسز اور گرین بیلٹ وغیرہ کا جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے جو سرکاری ملازم اس وقت اپنے دفاتر میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو انشاء اللہ تعالیٰ گرمی ہو یا سردی وہاں کھیتوں میں لے جائیں گے اور ان کو ٹیکنالوجی سمجھائیں گے -

جناب سپیکر - آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا آپ تشریف رکھیں - جی رائے جعفر خان صاحب -(قطع کلامیاں)

مخدوم زادہ سید حسن محمود - مجھے دس تاریخ تک کا ایجنڈا ملا ہے اس کے بعد کا نہیں ملا -

جناب سپیکر - اس کے بعد کا ایجنڈا بھی آپ کو مل جاتا ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب والا ابھی دلوا دیں -

جناب سپیکر - جی ہاں ، میں ابھی کہتا ہوں - جی رائے صاحب -

رائے جعفر خان (فیصل آباد) — سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری وہ پیار بھری نظریں جو میں نے آپ کے چہرے پہ جمائے رکھیں آپ نے ان کا کچھ نہ و کچھ صلہ دیا - شکریہ - سب سے پہلے میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ نہری پانی کے متعلق جو انہوں نے رویہ اختیار کیا وہ قابل ستائش ہے اور میرے خیال میں پنجاب اسمبلی کی بات سب سے پہلے ہوئی اس کیلئے ہم ان کے فکر گزار ہیں - (نعرہ ہائے تحسین) اس سے پہلے ایک وزیر اعلیٰ نے اس نہری پانی کیلئے بات کی تھی اس کا تو شائد اچھا اثر نہ لیا گیا خدا کرے اس طوفان سے اس گستاخی کی سزا سے یہ بچ سکیں ہم ان کے ساتھ ہیں اور ان کے ساتھ بھر پور تعاون کریں گے جناب والا اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں یہ بجٹ ہمیں بنا بنایا ملا - وقت تھوڑا تھا جناب وزیر خزانہ صاحب نے کچھ تھوڑی سی تبدیلی کی اور وہ بھی صرف فیصل آباد ڈویژن کی کم رقم دینے کیلئے انہوں نے اپنے اختیارات استعمال کئے - سب سے کم آبادی کے لحاظ سے اونٹ کے منہ میں زیرہ ہی نہیں دیا گیا جناب - میں ان کا شکر گزار ہوں انہیں نے کم از کم اپنے اختیارات تو استعمال کئے - جناب والا یہاں بات ہوتی ہے تعلیم کی تو میں عرض کروں گا کہ محکمہ تعلیم میں سب کچھ ہے لیکن ایک تعلیم نہیں ہے ہمیں صرف حرف شناس قوم بنایا جا رہا ہے خاص طور پر دیہاتوں میں یہ ہمیں نوازا جاتا ہے کہ ہر ایک گاؤں میں ایک ایم-پی - اے کو ایک ڈسٹرکٹ کونسل کو سکول دیدیا جاتا ہے اور وہاں نہ کوئی ٹیچر ہوتا ہے نہ کوئی بلڈنگ ہوتی ہے - سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پرائمری تعلیم کا اب کوئی سٹنڈر نہیں رہا پانچویں جماعت تک اس کو کوئی نوکری نہیں دے سکتے کسی جگہ ملازم نہیں رکھ سکتے - براہ کرم پرائمری کلاس کو مڈل کا درجہ دیا جائے مڈل کلاس تک یعنی آٹھویں کلاس تک (قطع کلامی) نہیں نہیں میری بات نہیں آپ تو خوامخواہ بات کر گئے -

جناب سپیکر - آرڈر پلیز ، رائے صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں اور بے فکر ہو کر بات کریں -

رائے جعفر خان - باتیں ہوتی رہی ہیں کہ پرائمری سکول کے بچے اس کڑی دھوپ میں بھی بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ میرے شہر جڑانوالہ میں ایک ڈگری کالج ہے جو تمام سب ڈویژن پہ محیط ہے اور تمام سب ڈویژن کے بچے وہاں پر پڑھتے ہیں تقریباً ستر فیصد بچے باہر دھوپ میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے کمرے بھی نہیں (قطع کلامیاں) جناب آپ تو توجہ بھی نہیں دے رہے -

جناب سپیکر - جناب رائے صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں - چوہدری صاحب تشریف رکھیں -

رائے جعفر خان - جناب والا میری گذارش ہے کہ جڑانوالہ ڈگری کالج میں کمرے بنا دئیے جائیں تاکہ وہاں کے طالب علم وہاں کے بچے باعزت طور پر اپنے اپنے کمروں میں بیٹھ کر پڑھ سکیں اور تعلیم حاصل کرسکیں - کم از کم ڈگری کالج میں تو ایسی حالت نہیں ہونی چاہئے - وہاں پر ایک لڑکیوں کا ڈگری کالج ہے اس میں ہاسٹل کی بہت کمی ہے ہوسٹل کے بہت تھوڑے کمرے ہیں تمام تحصیل کی بچیاں وہاں تعلیم حاصل کرتی آپ جانتے ہیں کہ موجودہ ماحول میں دیہات سے سکول تک بچیوں کا آنا بہت دشوار ہے ہاسٹل بالکل تھوڑا ہے تیس چالیس لڑکیاں رہ سکتی ہے اور وہ سب کی سب ڈویژن کیلئے ناکافی ہے میری گذارش ہے کہ وہاں کے ہاسٹل کو وسیع کیا جائے کہ تمام دیہات کی بچیاں جو ہیں پڑھنا چاہیں وہ اس ہاسٹل میں رہ سکیں - جناب اب میں زراعت کی طرف آتا ہوں جناب - بات پانی نکلی تھی تو سارا پنجاب چیخ اٹھا تھا اور میں پہلے مبارکباد بھی دے چکا ہوں ہمیں جناب والا چاول کی قیمت ملتی ہے 52 فیصد ریٹ یہ ملتی ہے اور 70 فیصد گندم پہ ملتی ہے تو جناب والا ہماری جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں ان کی قیمت تو گورنمنٹ مقرر کردیتی ہے لیکن کبھی یہ نہیں سوچا کہ جو چیزیں ہمیں باہر سے منگوا کے دیتے ہیں انکی قیمت بھی کم از کم انٹرنیشنل ریٹ پہ دیں - ہمیں ٹریکٹر تیس فیصدی زیادہ قیمت پر دیئے جا رہے ہیں او وہ بھی پنجاب میں ایسا ہو رہا ہے - کھاد جناب ہمیں جو loan پہ ملتی ہے اسکے لیے مرکزی حکومت کا بڑا واضح فیصلہ تھا - جب ہم قرض لیتے ہیں تو ہمیں 128 روپے ریٹ ملتی ہے جب ہم نقد مارکیٹ سے لیتے ہیں تو ہمیں وہ - 105 روپے ملتی ہے یہ 23 روپے کا جو فرق ہے اگر وہ - 105 روپے میں بک کے ڈیلرز کو

فائدہ میں رہتی ہے تو براہ کرم اس کا نرخ - 105 روپے ہی مقرر کردیا جائے - جناب آبیانہ ہم پہ ہر سال بڑھتا رہا ہے لیکن آج تک میری نظر میں سے جو گزرا ہے وہ یہ کہ تقریباً دس سال سے کسی راجباہ کی مرمت نہیں ہوئی انکی پٹڑیاں ختم ہوچکی ہیں انکی صفائی نہیں ہوئی اور ہمیں پانی پورا نہیں مل رہا ہمیں آبیانہ قبول تو نہیں ہے لیکن جب ہم پر جبراً مسلط کر دیا گیا ہے تو کم از کم اس کا ہمیں بدل تو مل جائے ہمیں پانی تو پورا دیا جائے جب وہ پانی چھوڑے ہمیں تو وہ پٹڑیاں بیچ پاتی ہیں اور ہمیں tails پہ پانی نہیں مل سکتا -

جناب والا یہاں کی لوکل آبادی جو تھی وہ پہلے دریاؤں کے کنارے آباد تھی بد قسمتی سے وہ ٹیل پر آگئی لیکن ان کو پانی 35 فیصد دیا گیا اور کالونی چکوک کو 85 فیصدی دیا گیا - اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ ان چکوک کو پانی دینے سے سیم کا خطرہ بڑھ جائیگا یا سیم زیادہ ہو جائے گی جناب والا یہ ٹکنیکی بات ہے کہ دریا کے کنارے کبھی سیم نہیں ہوتی - ان کی سوچ کی وجہ سے جو لوکل آبادی کا حق مارا گیا ہے وہ براہ کرم پورا کیا جائے — شکریہ .

جناب سپیکر - محترمہ شاہدہ ملک صاحب

محترمہ شاہدہ یاسمین ملک - جناب سپیکر صوبے کے مسائل بے شمار ہیں لیکن اس پر مختصر سے وقت میں پر سرسری سی نظر ڈالنا بھی ممکن نہیں - لیکن میں بات اپنی یعنی عورت سے شروع کرتی ہوں اور عورت بھی دیہات کی -

جناب والا ہمارے دیہات کی عورت بے حد مظلومیت کا شکار ہے وہ وقت سے کہیں زیادہ کام کرتی ہے - کھیت تک مرد کے برابر کام کرتی ہے اور گھر میں تنہا کام کرتی ہے پھر زیادہ کام کرنے کے باوجود بھی اسے انسانی بنیادی حقوق بھی حاصل نہیں بلکہ ستم تو یہ ہے کہ بیچاری عورت کو یہ بھی علم نہیں کہ اسے کونسے قانون تحفظات حاصل ہیں - بچوں کی زندگی کا مسئلہ ہو یا زندگی کے دوسرے مسائل تمام حقوق مرد کو حاصل ہیں - مرد عورت کا بیٹا - بھائی اور شوہر ہی نہیں اس کا مالک بھی ہوتا ہے - دیہات کی ان پڑھ عورت کو نہ تو قانون کے حقوق ملتے ہیں اور نہ اسلام کے - عورتوں کی اس بے چارگی اور مظلومیت کی دو بڑی وجوہات ہیں - ایک تو اس کی تعلیم سے محرومی اور دوسرے معاشی میں

مرد کی محتاجی - جناب والا میرا یہ پر زور مطالبہ ہے کہ جب بھی بجٹ بنایا جائے تو خواتین کے لئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ان دونوں چیزوں کی طرف خاص توجہ دی جائے - ایک تو انہیں تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے دوسرے معاش میں وہ مرد کی محتاجی کرتی ہے - اس لئے بجٹ میں میرے اس مطالبہ کو مد نظر رکھا جائے کہ ان دونوں باتوں کا ان کو فائدہ پہنچے - کیونکہ جب تک عورت میں تعلیم نہیں ہو گی نہ تو ہمارے گھر مہذب بن سکتے ہیں اور نہ ہی ہمارا معاشرہ -

تعلیم کے ساتھ ساتھ روزگار میں کمی کی شدت محسوس کی جاتی ہے - گھریلو دستکاریوں پر گورنمنٹ کو رقم مخصوص کرنی چاہئے کیونکہ اس پر حکومت کا اتنا خرچ نہیں ہو گا جتنی زیادہ اس سے آمدنی بڑھے گی - اور اس سے خواتین کے روزگار کا مسئلہ بھی حل ہو گا -

دیہات کے اور بھی کئی ایسے مسائل ہیں جن کی سزا عورت صدیوں سے بھگت رہی ہے - پینے کے پانی کی قلت اور طبی امداد کی نایابی جس کی وجہ سے کئی عورتیں زچگی کے عالم میں ہی دنیا سے گذر جاتی ہیں -

یہ تو میں نے دیہات کی خواتین کا ٹائم کی کمی کی وجہ سے مختصر سا ذکر کیا ہے - اس کے علاوہ صوبے میں دیہات کی آبادی کا شہروں کی طرف رجحان ایک خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے - اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم دیہات کے باشندوں کو روزگار فراہم کرنے میں بڑی طرح ناکام رہے ہیں - صنعتوں کا پھیلاؤ بڑے شہروں کی طرف بڑھ رہا ہے - ان کارخانوں میں دیہات کے مزدور اور دیہات کا پیداکردہ خام مال استعمال ہوتا ہے اور ستم تو یہ ہے کہ پھر ان کی مصنوعات واپس دیہاتوں میں جا کر گراں قدر قیمتوں پر فروخت کر دی جاتی ہیں -

دیہی آبادی کے استحصال کی یہ ایک مکرو وہ صورت ہے - جب تک یہ صورت باقی رہے گی دیہات کے لوگ روزگار کی تلاش میں شہروں میں آتے رہیں گے اور اس سے شہروں میں جو مسائل پیدا ہوں گے ان پر ہم اپنے بجٹ میں کروڑوں روپے صرف کرتے رہیں گے - ہمیں اگر شہروں کو مسائل سے محفوظ رکھنا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ذرائع روزگار کا رخ دیہاتوں کی طرف موڑ دیا جائے اور پابندی لگا دی جائے کہ آئندہ صنعتیں چھوٹے اضلاع اور دیہی مراکز ہی میں قائم کی جائیں گی کیونکہ یہ ان کا حق ہے -

جناب سپیکر۔ میاں محمود احمد صاحب ۔ محمد احسن صاحب

مخدوم زادہ سید محمد احسن شاہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب سپیکر یہ خوشی کی بات ہے کہ اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بجٹ میں منتخب ممبران کو بالکل ignore کیا گیا ہے ۔ حالانکہ اس سے پہلے pre budget session ہونا چاہئے تھا جس میں ہماری ترجیحات کو شامل کیا جاتا اور اس کے مطابق بجٹ بنایا جاتا ۔

جناب والا on the going scheme پر 54 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ on going scheme کتنی ہیں اور نئی روڈ جو شامل کی جا رہی ہیں وہ کتنی ہیں ۔ اس طرح واٹر مینجمنٹ پر 21 کروڑ 26 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ کھال 30 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد تک کئے جائیں ۔

Agriculture Mechanization Research Institute کا احتساب کیا جائے ۔ ان کو چاہئے ریسرچ اور یہ publicity پر لٹریچر شائع کریں تاکہ کاشتکاروں کو علم ہو سکے کہ ہماری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کیا کام کر رہی ہے ۔ fruit growing اور fruit processing پر کافی زور دینا چاہئے جو ہمارے فروٹ ہیں ان کی باہر کے ممالک میں ڈیمانڈ بہت کم ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ریسرچ انسٹیٹیوٹ والے fruit growing areas پر زیادہ توجہ نہیں دیتے ۔

جناب والا اس کے علاوہ زکواۃ کا جو موجودہ نظام ہے اس سے کافی پیسہ ضائع ہو رہا ہے اور میری یہ تجویز ہوگی کہ اس عشر اور زکواۃ کے پیسے کو معذور طلباء پر خرچ کیا جائے ہسپتالوں پر خرچ کیا جائے اور جو آپ نے 10 روپے فی بستر ٹیکس لگایا ہے اس کو ختم کر کے یہ رقم وہاں خرچ کی جائے ۔ کچھ رقم ہسپتالوں اور تعلیم پر خرچ کی جائے تو زیادہ بہتر ہو گا ۔ جس طرح یہ پیسہ ضائع ہو رہا ہے یہ زیادتی ہے ۔

رائے احمد سعید خان۔ جناب والا جو بات ہمیں اسلام نے سکھائی اس کو نشانہ بنانے کا ہمیں کوئی حق نہیں ہے ۔

مخدوم زادہ سید محمد احسن شاہ ۔ میں نے جناب والا عشر اور زکواۃ کے متعلق کہا ہے کہ معذور بچوں پر اور کچھ رقم ہسپتال میں لوگوں پر خرچ کی جائے ۔

رائے احمد سعید خان۔ جناب والا رائے زنی کرنے کا فاضل ممبر کو کوئی حق نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ رائے صاحب آپ Point out کر چکے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

مخدوم زادہ سید محمد احسن شاہ۔ جناب والا ملتان آبادی کے لحاظ سے اور تاریخ کے لحاظ سے ایک بہت بڑا شہر ہے۔ لیکن اس کی ڈویلپمنٹ پر بہت کم رقم رکھی گئی ہے۔ میری یہ گذارش ہو گی کہ ملتان یونیورسٹی کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو چاہئے کہ اس کو مزید رقم دے کیونکہ اس کی فی الحال حالت بہت بری ہے۔ اور وہاں ایگریکلچرل اور انجینئروں کے شعبہ جات کھولے جائیں۔

جناب والا اس طرح لاہور کے recreation park کے لئے 30 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ لیکن ملتان کے لئے بھی کوئی recreation park ہونا چاہئے۔ اور اس کے لئے بھی رقم رکھی جانی چاہئے۔ اسی طرح وہاں کوئی سپورٹس کمپلیکس نہیں ہے۔ جو کہ باقی شہروں میں ہے۔ میں اپنے بجٹ بنانے والوں کو یہ کہوں گا کہ وہ یہ بجٹ بناتے وقت ہر ضلع کو مد نظر رکھیں۔ جناب والا میری یہ گذارش ہوگی کہ ہر تین مہینے بعد سالانہ ترقیاتی پروگرام کے چیئرمین اور فنانس سیکرٹری جو ہیں ہر ضلع میں میٹنگ کریں اور منتخب نمائندوں کی تجاویز کو لیکر نوٹ کریں۔ سال کا بجٹ بناتے وقت ان کو شامل کیا جائے۔ اگر یہ اپنے دفتروں میں بیٹھ کر کام کریں گے تو یہ کام صحیح پایا تکمیل کو نہیں پہنچ سکے گا۔

جناب والا اس کے علاوہ میں واپڈا کی طرف آتا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ اس وقت کوئی آدمی یہاں نہیں بیٹھا ہوا ہے۔ جناب والا ایک ایشن پنک سکیم ہے۔ اس کے تحت جو ریلز ہیں۔ وہ یہ نہیں کہ ایک موضع کو بجلی دی جائے۔ جب وہ بجلی دی جاتی ہے تو ارد گرد جو موضع جات ہوتے ہیں۔ وہ ignore ہو جاتے ہیں۔ اور اخبار میں یہ آ جاتا ہے کہ بجلی فلاں موضع میں پہنچ گئی ہے۔ ان کو پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے یہ ہدائت کی جانی چاہئے کہ جب وہ ایک موضع میں بجلی پہنچائیں تو باقی موضعوں کو بھی بجلی دیں۔ اس سکیم میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح ایک یو۔ ایس۔ ایڈ ایجنسی سکیم نکلی ہے۔ جو واپڈا کے تحت چلے گی۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب گورنمنٹ واپڈا کے حکام سے یہ پوچھے کہ اس سکیم کے تحت انہوں نے عوام کو بالکل مطلع نہیں کیا۔ اور کوئی اطلاع نہیں دی۔ اس پر کروڑوں روپیہ یو۔ ایس ایڈ ایجنسی دے رہی ہے۔ واپڈا کو چاہئے کہ وہ سکیم عوام تک پہنچائیں اور ہمیں بتائیں۔ اس سکیم کے تحت منتخب نمائندوں کی وساطت سے دیہاتوں تک بجلی پہنچائی جائے۔ اس کے متعلق ابھی تک واپڈا نے عوام کو نہیں بتایا کہ یو۔ ایس۔ ایڈ ایجنسی کے متعلق وہ کتنا پیسہ دے رہے ہیں اور کن دیہاتوں کو بجلی دی جائے گی۔

جناب والا میں دیہات کی طرف آتا ہوں۔ دنیا کا ہر ملک یہ کوشش کرتا ہے کہ کاشتکار کے مفاد کو مد نظر رکھا جائے۔ اور اس کی فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جائے۔

جناب والا ہمارا جو ایگریکلچر پرائس کمیشن ہے وہ جب کاٹن کا ریٹ مقرر کرتا ہے۔ وہ کاشتکار کی کاسٹ آف پروڈکشن کو سامنے رکھ کر قیمتیں fix کرتا ہے۔ حالانکہ بھٹی جو ہے۔ وہ دو اجزا کا مرکب ہے روئی اور بنولہ۔ روئی کی قیمت ایگریکلچر پرائس کمیشن منسٹری آف کامرس مقرر کرتی ہے۔ اور بنولہ کی قیمت مارکیٹ کے ریٹ کے حالات کو مدنظر رکھ کر مقرر کی جاتی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ جو ایگریکلچر پرائس کمیشن ہے اس میں انڈسٹر لسٹ کے علاوہ کاشتکاروں کو بھی شامل کیا جائے۔ تاکہ جب کپاس کا ریٹ فکس کیا جائے تو ہماری رائے کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ اس کے علاوہ ناقص پلاننگ کی وجہ سے اس سال ہمیں 150 کروڑ روپے کا زرمبادلہ کا نقصان ہوا ہے۔ جناب والا اگر یہ ناقص ڈیلنگ ہوئی ہے اس میں کاشتکار کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس کے لئے بھی میں حکومت سے کہوں گا کہ ناقص پلاننگ کی طرف توجہ دے۔ اور اس میں بھی کاشتکاروں کو صنعتکاروں کے بندھن کے ساتھ الیکٹ کیا جائے اور کاشتکاروں کو یہ پاورز دی جائیں کہ وہ ناقص پلاننگ جو ہو رہی ہے اور جس سے ہمیں کروڑوں روپے کا زرمبادلہ کا نقصان ہو رہا ہے ہم بھی اس میں ترجیحات دیں اور ان کو سمجھائیں کہ اس کو کس طرح کنٹرول کیا جائے اس کے علاوہ میں وزیر بلدیات سے گزارش کروں گا کہ ڈسٹرکٹ ٹونسل میں ہمیں ٹاؤن پلانرز انجینئرز اور ریجنل پلانرز کو شامل کرنا چاہیے۔ تاکہ وہ پلان بنائیں تو وہ صحیح منصوبہ جات کے تحت بنائیں۔ اور اس کو پنج سالہ پلان کے

مطابق ڈسٹرکٹ پلان ڈویلپمنٹ کے لیے بنانا چاہئے - اور اس میں منتخب ممبر کو اور وہاں کے لوکل کونسل کے ممبران کو بھی شامل کیا جائے - تاکہ سڑکیں بناتے وقت اور سکول بناتے وقت ایک صحیح طریقے سے پلاننگ ہو اس وقت موجودہ حالت یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل میں ایک انجینئر ہوتا ہے اور ایک ایکس ای این ہوتا ہے - اور ڈسٹرکٹ لیول پر کوئی سپیشلسٹ نہیں ہوتا - اگر یہ ٹاؤن پلانر اور ریجنل پلانراس میں شامل کئے جائیں - اور یہ پنج سالہ پلان بنایا جائے - اور اس میں منتخب ممبروں کی فوقیت رکھ کر ان کو پلان کیا جائے تو میرے خیال میں شہروں ڈسٹرکٹ کونسل اور کارپوریشن میں زیادہ بہتر طریقے سے ڈویلپمنٹ ہو سکتی ہے - اس وقت حالت یہ ہے کہ ایک سڑک بنتی ہے وہ پھر رک جاتی ہے - کس کی چوڑائی کم ہوتی ہے کسی میں کوئی اور خامی ہوتی ہے اس طرح کافی مشکلات پیش آتی ہیں - میری رائے ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل میں بھی پنج سالہ پلان بھی ہونا چاہئے - اور اس میں منتخب ممبروں کو بھی شامل کیا جائے - اور ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژن لیول پر بھی پنج سالہ پلان کے مطابق کام ہو اس کے علاوہ ملتان شہر کی جو حالت ہے وہ بہت خراب ہے سیوریج سسٹم اور پینے کے پانی سے 6 لاکھ آدمی محروم ہیں - اس وقت ملتان میں نہ تو کوئی آرٹ کونسل ہے اور نہ ہی سپورٹس کمپلیکس ہے اور جو یونیورسٹی بنائی گئی ہے اس کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے - اگر ان چیزوں کو مدنظر رکھ کر بجٹ بناتے وقت توجہ دی جائے ملتان ترقی کر سکتا ہے - اس کے علاوہ کئی دنوں سے سب ارکان نے اسلحہ کے لائسنس کا ذکر کیا تھا کہ 20 دیئے جائیں ابھی تک وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں کچھ نہیں بتایا - صرف انہوں نے یہی کہا کہ یہ وفاقی مسئلہ ہے میرے خیال میں یہ صوبائی مسئلہ ہے - اور سیشن کے دوران ہی ہمیں اس کے متعلق بتانا چاہیئے - اس کے لیے میری ایک تجویز ہے کہ ڈپٹی کمشنر اس وقت سو لائسنس دیتے ہیں - ان کا کوٹہ کم کر دیا جائے - لائسنس کی فیس بڑھا دی جائے - تو وہ بہتر ہوگا 5 سے بڑھا کر 20 کر دیئے جائیں - اور میری جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہوگی کہ یہ جو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹی ہے ان کے ہیڈ ڈپٹی کمشنر ہوتے ہیں ان کو ہٹا کر منتخب ممبر کو وہاں رکھنا چاہئے تاکہ ان کا عوام سے رابطہ رہے -

جناب سپیکر — احسن صاحب آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے صاحبزادہ محمد فاروق عباسی -

صاحبزادہ محمد فاروق عباسی — بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب سپیکر آپ کے توسط سے وزیر خزانہ کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بغیر کوئی نیا ٹیکس لگائے ایک اچھا بجٹ پیش کیا میں روائتی تقاریر سے ہٹ کر اپنے جذبات اس ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر میں جس علاقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں اس علاقے کے لوگوں کا سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا کہ ملک میں نظام اسلام جلد سے جلد نافذ کیا جائے میرے بزرگوں کی روایات سارا ہاؤس جانتا ہے ریاست بہاولپور میں اس وقت نظام اسلام نافذ تھا جبکہ ہندوستان میں کافروں کی حکومت تھی - یعنی انگریزوں کی حکومت تھی - اس وقت مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا گیا جبکہ یہ بیج انگریزوں نے اسلام کو کمزور کرنے کے لئے بویا - یہ فخر صرف ریاست بہاولپور کو حاصل ہے - میں نہیں سمجھتا کہ اسلامی نظام نافذ کرنے میں وہ کونسی ایسی طاقت ہے جس نے اس کو روکا ہوا ہے - میں آپ کے توسط سے ہاؤس سے گذارش کروں گا کہ پانی کے مسئلے پر اپنے اختیارات کے مسئلے پر اپنے حلقوں کے کام کے مسئلے پر اور اپنے بنیادی حقوق کے مسئلے پر ہم متحد ہو جائیے ہیں خدا را اس نظام کی خاطر بھی سوچئے یہ ملک صرف اسلام کے لئے حاصل کیا گیا تھا (نعرہ ہائے تحسین) نہ کہ کسی اور سوشلسٹ نظام کے لئے یا کمیونسٹ نظام کے لئے اس کے بعد آپ کے توسط سے جناب والا میں ہاوس کی توجہ 29 مئی کے جنگ اخبار میں ایک بیان کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جس میں سندھ کے ایک لیڈر جی ایم سید نے کہا کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ ہوئی تو ہم بھارت کے ساتھ ہوں گے اس میں اس نے یہ بھی کہا کہ میں نے اندرا گاندھی کو پاکستان کے خلاف لڑنے کی ترغیب دی تھی - جناب والا ہم آج جس طرح پانی کے مسئلے پر متحد ہوئے ہیں - اور ہم نے وہ مسئلہ حل کرا لیا ہے اور ہم مبارک باد کے مستحق ہیں میں جناب والا ہاؤس سے آپ کے توسط سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے اپنی اس حکومت میں اتحاد پیدا کیجئے اور اس ملک کی خاطر ایک جان ہو کر ان ناسوروں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیں جو ملک کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں اور اس ملک کو توڑنے کی کوشش کر رہے ہیں - اس میں ہماری عزت ہے - یہ ہمارے جو علاقے کے لوگ یہ صوبے یہ سب پیچھے ہیں سب سے پہلے ہمارا ملک ہے اگر یہ ملک ہے تو آپ کی عزت ہے اگر یہ ملک نہیں تو آپ کی کوئی عزت نہیں - اس کے بعد جناب والا آپ کے

تو سط سے یہ بھی عرض کروں گا کہ اب جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں ہمیں بہت تھوڑا ٹائم ملا میں امید کرتا ہوں کہ انشاءاللہ آئندہ بجٹ میں ہم سب بھائی مل کر ایک ایسا بجٹ پیش کریں گے ایک ایسا لائحہ عمل تیار کریں گے جس سے غریب عوام کو سب سے زیادہ مراعات دی جائیں گی ۔ جناب والا آپ بھی الیکشن لڑ کر آئے ہیں ۔ اور میں بھی اور یہ پورا ہاؤس ۔ ہم نے دیکھا ہو گا کہ سب سے زیادہ ووٹ دینے والے غریب ہیں اور یہی لوگ سب سے زیادہ مصیبتوں اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں اور یہی ہماری امداد کرتے ہیں ۔ یہ صرف اور صرف غریب عوام ہیں ۔ کوئی امیر اپنے ایئرکنڈیشنر کمروں سے نکل کر ووٹ دینے نہیں آتا ۔ یہ غریب ہی ہیں جو ہمیں اس ہاؤس تک پہنچانے کی عزت بخشتے ہیں ۔ ہمیں مل کر ان غریبوں کے لئے سوچنا ہوگا ۔ کیونکہ یہ غریب ہی سیاسی پارٹیاں بناتے ہیں ۔ سیاسی پارٹیوں کو جنم دیتے ہیں ۔ لیڈر بناتے ہیں لیڈروں کو ان کی کرسیوں سے ہٹاتے ہیں۔یہ سب کچھ یہی غریب ہیں اور میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ کرسیاں ۔ یہ جاہ جلال یہ عزت سب کچھ عارضی ہے ۔ سب سے زیادہ برتر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ہمیں اس کے احکام کے مطابق چلنا ہو گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ سردار محمد عارف صاحب ۔

پارلیمانی سیکرٹری ، لیبر ویلفیئر ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب والا ۔ میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آخر آج آپ نے مجھے وقت دے ہی دیا ۔ جناب والا ۔ ایک اچھا بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں اس ہاؤس کی اور وزیر اعلیٰ کی ایک خاص مسئلے پر توجہ مبذول کراؤں گا ۔ جناب والا آئے دن اخبارات میں اور اسمبلی میں بھی یہ تقاریر ہوتی رہی ہیں کہ اس علاقہ میں اس پنجاب میں سیم اور تھور بہت کثرت سے بڑھ رہی ہے ۔ لیکن جناب والا آج تک کبھی ہم نے یہ نہیں سوچا کہ اس سیم اور تھور پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہاں پر اکثر غیر ملکی وفود اور ماہرین آتے رہے اور اکثر ہمارے بجٹ کا حصہ وہ ٹی اے ڈی اے اور تنخواہ ہوں میں لے جاتے رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کچھ مفید کام بھی کئے جیسے سکارپ 1 ، سکارپ 2 اور سکارپ 3 بنائے ۔ اس سے اس علاقے کو تو فائدہ ہوا لیکن باقی علاقے میں سیم زوروں سے شروع ہو گئی ۔ جناب والا ۔ فیصل آباد آپکا سب سے زیادہ زرخیز ضلع مانا جاتا

تھا لیکن فیصل آباد میں بھی آپ یہ حالت دیکھیں کہ وہاں پر ایک دو چک ایسے بھی ہیں جہاں آپ جائیں تو جوہڑوں کا منظر پیش کر رہے ہیں ۔ اس طرح میرے ضلع قصور میں بھی جو وہاں جاتا ہے چکرا جاتا ہے کہ یہ پنجاب کا دل ہے اور وہاں پر سیم اور تھور زوروں پر ہے ۔ جناب والا وقت کم ہے اس لئے میں زیادہ detail میں نہیں جاؤنگا ۔ اور یہ گزارش کرونگا کہ پچھلے سال ستمبر کے پہلے ہفتے میں میں کراچی گیا تھا وہاں پر ایک Fair Festival ہو رہا تھا ۔ وہاں ایک ڈیا کا سٹال تھا ۔ وہاں پریذیڈنٹ صاحب بھی تشریف رکھتے تھے میں بھی وہاں چلا گیا ۔ جناب والا ۔ وہاں پر وہ فلم دکھا رہے تھے جس کے ذریعے سیم اور تھور پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے ۔ اور غلے اور اجناس کو کیسے محفوظ کیا جا سکتا ہے جناب والا ۔ سب سے پہلے میں یہ سیم اور تھور کے متعلق بتاؤنگا کہ وہاں پر جو انجینئرز تھے میں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ یہ سیم اور تھور پر قابو پانے کا کیسے طریقے بتا رہے ہیں ۔ انہوں نے بتایا کہ ہم ہر نہر پر پولتھین پلاسٹک شیٹ لائننگ کر رہے ہیں ۔ اس سے 15 ہزار میں لمبی نہر سے ایک لاکھ 25 ہزار کیوسک پانی ایک سال میں ضائع ہوتا ہے اس سے مزید ڈیڑھ لاکھ ایکڑ اراضی ایک سال میں سیراب ہو سکتی ہے ۔ اس کو بچایا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر وہ پلاسٹک لائننگ نہروں پر لگائی جائیں گی اور کھالوں پر لگائی جائیں گی تو اس پانی کا جو سیوریج ہے وہ ختم ہو جائے گا ۔ جب پانی کی سیوریج نہیں ہو گی تو سیم رک سکتی ہے ۔ اور سیم نہیں ہو گی ۔ جناب والا میرے پاس کچھ کاغذات بھی ہیں میں اجلاس کے بعد جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو اور وزیر زراعت صاحب کو اور وزیر آبپاشی کو پیش کرونگا ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ غلے کے گودام کے لئے ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم غلے کے پختہ گودام یہاں بنا سکیں ۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہر سال لاکھوں ٹن گندم ضائع ہو جاتی ہے ۔ اس کو بچانے کے لئے جو انہوں نے فلم دکھائی تھی اس میں بھی انہوں نے دکھایا تھا کہ پولی کور تیار کیا گیا ۔ اس سے گندم کی بوریاں ڈھانپی جاتی ہیں جس سے گندم بارشوں میں ضائع نہیں ہوتی اور گندم کو کیڑا بھی نہیں لگتا اور گندم بچ جاتی ہے اور اس پر بہت کم لاگت آتی ہے جناب والا ۔ وقت کی کمی کی وجہ سے اب میں اپنے علاقہ کے مسائل کی طرف آتا ہوں ۔ پتوکی شہر اسی ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے ۔

جناب سپیکر: آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سردار محمد عارف: جناب والا۔ آپ نے پہلی گھنٹی بھی نہیں بجائی۔ دوسری گھنٹی بجائی گئی۔ جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ پتوکی شہر کی آبادی چار مشتمل ہے وہاں پر چھ ہائی سکول ہیں جو کہ پتوکی گرلز کالج کے لئے کافی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ پتوکی شہر میں ایک گرلز کالج قائم کیا جائے۔ دوسرے جناب یہ کہ پتوکی سے سمبلکا روڈ تک ٹھوائی دور جیسے ہیں غلامی کا دور کہتا ہوں کافی تھی۔ یہ اس کی سڑک سولنگ ہوئی تھی۔ وہ آج اس قابل بھی نہیں ہے کہ اس پر سائیکل چلایا جا سکے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس سڑک کو پختہ کیا جائے۔ جناب والا۔ اب میں یہ عرض کروں گا کہ ہیڈ لوئر باری دوآب نہر کے دوسری طرف گاؤں ہیں سرسنگھ۔ ہرگا۔ واندر ان دیہات کو لوئر باری دوآب سے پانی عطا فرمایا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: رانا احمد سعید خان صاحب۔

رانا احمد سعید خان: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ السلام علیکم۔ جناب سپیکر، معزز حاضرین۔ جب بھی کسی قوم کی زندگی اور تابناکی کا اندازہ لگایا جاتا ہے تو اس وقت اس قوم کے معزز ایوانوں کی طرف سے رجوع کیا جاتا ہے تو اس وقت ہماری قوم کا ہر انسان خیر و فلاح کے معاملوں کا آغاز چاہتا ہے مگر یہ آغاز کس طرف سے شروع ہوگا۔ عدالتوں سے تھانوں سے بازاروں سے، ہرگز نہیں۔ ہمیں اپنے آپ پر غور کرنا ہوگا۔ کیونکہ جو قوم اپنی معاشرت ترک کر دیتی ہے وہ حروف غلط کی طرح مٹ جایا کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں صحیح معنوں میں دیہاتی عوام جیسا موجودہ بجٹ کے متعلق کوئی اظہار خیال کروں کیونکہ یہ ملک پاکستان اسلامی نظام کے لئے معرض وجود میں آیا تھا۔ تو میں جب رات کو سوچتا ہوں کہ ہم از کم مشرقی پاکستان جو کہ اب بنگلہ دیش کا چوبیس کہا جا چکا ہے اس میں جو ہماری مسلمان ہیں وہ کس تکلیف میں وہاں زندگی بسر کر رہے ہیں انہوں نے کس لئے یہ قربانیاں دی تھیں اور کس لئے اپنے گھر بار چھوڑے تھے اور کس لئے اپنی عصمتوں کا خون بہایا تھا۔ میں تو یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں ان بھاری بھاؤں کے لئے

کوئی پائے نہ کوئی رقم مختص کی جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ضروری ہے کہ وہ دوسرے کا تخیل ذہن میں لائیں تو جو بھی رقم مختص کی جانی چاہیے تھی وہ ان دیہاتی مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دی جائے۔ دوسری بات دیہاتی عوام کی ہے۔ ہم بھی دیہات سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرا حلقہ جو قریباً قصبہ ہے اس کا نام راجہ سنگھ ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ جتنے بھی غیر اسلامی نام ہیں وہ کم از کم ختم کر کے اسلامی نام رکھنے چاہئیں۔ مگر جب بھی کوئی چاہنے کی بات کی جاتی ہے تو کوئی طریقہ وضع کیا جاتا ہے جو بدقسمتی سے افسروں کی نذر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے ڈھابیاں سنگھ بھی میں نے پاس کیا اور وہ بات کمشنر تک پہنچی مگر ابھی تک اس کا کوئی نتیجہ نظر نہیں آیا۔

جناب والا! دیہاتی عوام کی بات چل نکلی ہے تو انگریزوں نے ساری دنیا پر حکمرانی کی۔ مگر انہوں نے انصاف کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ مگر یہاں تو الٹ ہو گیا۔ 70 فیصد آبادی دیہات میں رہتی ہے اور جو باقی 30 فیصد شہر میں رہتی ہے۔ ساری کی ساری رقم شہروں کا رخ کر گئی۔ اسی لئے دیہاتی لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے۔ اور زمیندار جسے بادشاہ کہا جاتا تھا اور اب بھی (بادشاہی کہا جاتا ہے) دیہاتوں کا جو میں ذکر کر رہا ہوں میں اس PROCESS سے گزر کر آیا ہوں اگر یہی صورت حال رہی تو چند سالوں کے اندر اندر کوئی آدمی زمیندارہ بنانا کرنا تو کیا اسے چھوڑ ہی دے گا۔ ہم جب بھی وہاں بیٹھتے تھے ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کبھی موقع دیا اور اسمبلی میں گئے تو اسمبلی میں جا کر آپ کی بات منوائیں گے تو یہ بات ہے۔ بات صحیح بھی ہے۔ کوئی کمیشن بٹھا دیں کسی طریقہ سے آپ ان کا جائزہ موازنہ کریں ان کی زندگیاں اجیرن بن چکی ہیں۔ ان کو دن کا سکون اور نہ رات کی نیند نصیب ہے۔ رات کی نیند چوروں اور ڈاکوؤں کی نذر ہو چکی ہے۔ اور دن کا سکون ان نامساعد حالات کی نذر ہو چکا ہے۔ تو میری جناب والا یہ گزارش ہے کہ کم از کم صحیح طریقہ سے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انہیں پذیرائی بخشی جائے۔ اگر یہ حالت نہ رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ایک آدمی نہیں بلکہ میں تو کم از کم اپنی سب کچھ قربان کر دوں گا اور دامن پر لگا دوں گا۔ میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف صاحب سے یہ گزارش کی تھی کہ سر چھوٹو رام نے زمینداروں کے لئے قربانی دی تھی اور اچھے اصول بتائے تھے وہ دیہاتی بھائی ان پڑھ ہونے کے باوجود جب بھی کبھی ان کا ذکر

ایسے کرتے ہیں جیسے ان کا کوئی محسن ہو حالانکہ وہ غیر مسلم تھا - آپ نوجوان ہیں باہمت ہیں - آپ عزم و استقلال اور استقامت کا مظاہرہ کریں - اور ایسا کارنامہ سر انجام دیں کہ ہماری آنے والی نسلیں آپ کی قبر کو بھی پوجیں - اگر آپ اپنے بھی صرف زبانی کلامی انہیں خوش کرنے کی کوشش کی جیسے پیپلز پارٹی والے اور دوسرے لوگ خالی خولی نعروں سے ہمیں بہلاتے رہے اور بھکاتے رہے اب وہ وقت ہمارے سر سے گزر چکا ہے - ہم آرام سے اس بات کو نہیں مانیں گے - میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ پوری دلجمعی سے ہماری بات کی جائے -

ایک فاضل ممبر—پوائنٹ آف آرڈر جناب والا بات یہ ہے کہ یہاں تو نظام اسلام کی بات ہوتی رہتی ہے لیکن یہ قبروں کو پوجنے کی بات کر رہے ہیں انہوں کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی قبر کو پوجیں گے - وزیر اعلیٰ صاحب ابھی جوان ہیں - اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور عمر دراز کرے - انہوں نے پہلے ہی قبروں کو پوجنا کہنا شروع کر دیا ہے -

رائے احمد سعید—یہ تو آپ کو سیاق و سباق بتا رہا ہوں اور زمینداروں کی ناگفتہ بہ حالت کا مختصر الفاظ میں ذکر کرتا ہوں - ایک کواپریٹیو کا محکمہ ہے جو کہ ہمیں قرضے فراہم کرتا ہے - سال 77-1976ء میں زمینداروں کے ذمہ دو کروڑ 72 لاکھ روپیہ تھا - میں مختصر کرتا ہوں کیوں کہ وقت کم ہے - ویسے مجھے ضمنی بجٹ پر بولنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا ہے - وہ بھی آپ کو مجھے وقت دینا چاہیے اور اس کے بعد سال 80-1979ء میں یہ رقم 40 کروڑ 50 لاکھ روپیہ ہو گئی - اور 84-1983ء میں ایک ارب 39 کروڑ روپیہ کی رقم زمینداروں کے ذمہ اسی طرح سے بلوچستان میں یہ ایک کروڑ 48 لاکھ روپیہ تھی وہ انہوں نے واپس نہیں کیا کیوں کہ وہ اسے ناروا سمجھتے تھے - مگر پنجاب 90 فیصد کے لگ بھگ ہر سال واپس بھی کرتا ہے مگر اس کے باوجود اب جو سکیمیں بن رہی ہیں - اس کے تحت یہ بھی چیز ختم کی جارہی ہے کیونکہ کھاد کی بوری 128 روپے دی جاتی ہے اور مارکیٹ میں 103 یا 104 روپے مہیا ہو رہی ہے - اس طرح سے زرعی ترقیاتی بنک ہے میرا تسلسل وقت کم ہونے کی وجہ سے نہیں رہا ہے - میں جلدی جلدی پوائنٹس بتا رہا ہوں - تو آخر میں یہی گزارش ہے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے اہل پاکستان والو

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں -

اگر آپ نے 70 فیصد آبادی کو نظر انداز کیا - تو ایسا انقلاب آئے گا - کہ نہ آپ اسے روک سکیں گے اور نہ اسے کوئی اور روک سکے گا - لہذا میری یہی پر زور اپیل ہے کہ آپ دیہی عوام پر رحم کریں - ان کا خیال اور انہیں بھی ایک اچھے باسیوں کی طرح زندگی گزارنے کا موقع عنایت فرمائیں -

جناب سپیکر - شکریہ رائے صاحب! ملک احمد یار ذیلدار -

ملک احمد یار وارن ذیلدار - (بہاولپور) - جناب سپیکر - جناب میری زبان تو سرائیکی ہے لیکن میں پنجاب میں کھڑا ہوں میں تھوڑی بہت اردو بولوں گا - سرائیکی میں تقریر کروں کچھ مناسب نہیں ہے -

جناب سپیکر - ذیلدار صاحب اردو میں تقریر کرنا چاہتے ہیں کیا ایوان کو کوئی اعتراض ہے ملک صاحب آپ جس زبان میں مناسب سمجھتے ہیں تقریر کرسکتے ہیں -

ملک احمد یار وارن ذیلدار - ہندوستان کے مسلمانوں نے جمہوری انتخاب سے پاکستان لیا تھا - انگریز اور ہندو سے اسلام کو بچا کر اپنا ملک چلائیں گے اس سال کے انتخابات میں ووٹرز نے ہمیں اس شرط پر ووٹ دیا ہے کہ ان کے حقوق کی اسمبلی میں جا کر حفاظت کریں گے - میرے علاقہ کی زرعی زمین تین حصوں میں بٹی ہوئی ہے ایک حصہ سیم زدہ ہے - دوسرا حصہ سیلابی ہے - جس کو دریا اور ہم دھار کہتے ہیں - وہاں نہ بجلی ہے نہ نہر ہے - نہ کوئی پکی سڑکیں ہیں - نہ کوئی پانی کا انتظام ہے - بڑی بڑی بستیاں ہیں - نہ کوئی گلی نہ کوچہ - سڑکیں اس واسطے نہیں نکالی جاتیں کہ وہ دریائی علاقہ ہے مگر تیس سال ہوئے ہیں کہ وہاں سیلاب نہیں آیا وہاں پر جو ٹیوب ویل ہیں ان کے لیے تیل لے جانا ہمارے لیے دشوار ہے - پہلی عرض تو یہ ہے کہ دریائی علاقے کو سڑکیں دی جائیں - پانی کا انتظام کیا جائے - بجلی دی جائے وہاں اب تیل کے اخراجات برداشت نہیں ہوتے ہیں - تیل کی قیمت بڑھ چکی ہے بار برداری پر بہت پیسہ لگتا ہے - تیسرا حصہ نہری ہے - اس دفعہ پانی کی کمی ہے - وہ تو ویسے کا ویسا پڑا ہوا ہے -

جناب والا ساڑھے کروڑوں برس عرصہ دیاں پرانڑیاں آبادیاں ہن ساڑھے تین سو سال کروڑوں اج تو نڑی 38 سال تھی گین پاکستان کو

بنڑیں ہوئیں اج تو نڑیں کوئی تھوڑی بہت ترقی ہوئی ہے - آج تونڑیں کوئی ترقی دادھیاں وں نئیں - خیال کریں 40 کلو میں دا علاقہ ہے جھاڑ لے - باقی اجاڑ اے جیکوں اساں پکے دان علاقہ سڈیندے ہیں - اتھاں وی سن 1942ء دے مڈل سکول بنے ہوئے ہن ہن ہائی بنن - کوئی کمرہ نئیں کوئی بالاں دے رہن دی جائیں - کوئی فرنیچر نئیں - ہن دوالی تھین ہائی بنن اے پنج چار سکول - ایہ ڈاھوین جماعت تک ہن - نہ اتھاں عمارت اے - سن 1942ء دے مڈل ہن - اج تونڑی عمارت نئیں بنڑی - ایہدی جگہ دھوڑ پور - تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور سپیکر صاحب جناب پیا عرض ایہ ہے تہاڈی خدمت وچ سڑکاں جھیڑاں ہن دوجھے علاقے دیاں بنڑدن ساڈے ضلع دئے منصوبے ہن کوئی تکمین ہن توئیں نئیں تھین اساں جھیڑیاں سڑکاں ڈتیاں ہالی تک سانوں اتھاوں کئیں نی کہ ایہ منظور تھین یا نا منظور تھین - انہاں دے تاں ٹینڈر وی نئیں تھے - اھک سڑک پنج ند نہر کولوں بختیاری موضع تے بیٹ احمد تک پنج میل ویندی اے - اوتھوں تاں منظور تھی کے آئی اے - ایتھاں اوندا ٹینڈر نئیں تھیا - ڈوجھی سڑک جناب بہاولپور کنوں نوشہرہ جدید تک بھانویں اوہ 30 میل دی مسافت ہے یا 20 میل دی مسافت - کوئی سڑک نئیں - اوہ سڑک وی اساں منظور کیتی ہے - ہالی تک اوندا ٹینڈر نئیں تھیا - اساں ضلع کونسل وچوں منظور کر کے پٹھی اے - ڈوجا نول چانوں دی ہلاکت تھیندی اے - ہیڈ پنجند تے پٹرول پمپ ہن - ساڈے علاقے والے خیر پور وچ موضع ڈھیر سارے ہن ہوئیں کونسلاں چار ہن پند دے اتے ڈریکٹر ونجن نئیں ڈیندے - اس واسطے اوہ سڑک ڈیتی سے اوہ سات میل اے - اونہاں دے ٹینڈر ہالی تک نئیں تھے - میڈی عرض تے ایہا کجھ ہے اگر منظور ہون تاں بہت پرانا قصبہ اے ٹاؤن کمیٹی اے جناب اتھاں نان تو کوئی بالاں دا پارک اے نہ کوئی جلسہ کرن دی جا اے جناب کوئی جلسہ ای کرنا ہوے تاں کہیں دا ڈیرہ مکنا پوندے - ایں واسطے اتھاں پارک منظور کیتا ونجے - اوچ شریف دی سڑک جیھڑی احمد پور کول آندی اے بڑی تکلیف اے گندے لارھیاں چلدن ایں واسطے اوکوں ڈین کیتا ونجے تاں چنگا اے بساں والے اوہسن تے ساڈی مشکل آسان تھی ویسی ایں ساکوں ڈو گھنٹے لگدن سئیں -

مسٹر سپیکر —میاں محمود احمد صاحب -

میاں محمود احمد —بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سپیکر میں چند ایک گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جناب عالی میں سب سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ پنجاب میں خاص

طور پر وی - سی - آر پر مکمل پابندی عائد کر دی جائے (نعرہ ہائے تحسین) وی - سی - آر کے استعمال سے ہماری نوجوان نسل تباہ و برباد ہو رہی ہے - اس سے فحاشی عام ہو رہی ہے اور ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے -

مخدوم محمد احسن شاہ—جناب والا میرے فاضل دوست نے جو یہ کہا ہے کہ وی - سی - آر پر پابندی لگائی جائے - اس سے آپ لٹریچر اور جنرل نالج کے متعلق فلمیں بھی دیکھ سکتے ہیں - کچھ موویز علم حاصل کرنے کے لئے بھی ہوتی ہیں تعلیم کے متعلق پروگرام ہوتے ہیں ڈاکٹروں کے لئے آپریشن دکھائے جاتے ہیں اس کے فوائد بھی ہیں اس لئے اس پر پابندی نہیں ہونی چاہئے -

جناب سپیکر—احسن صاحب آپ تشریف رکھئے میاں صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں - (قطع کلامیاں)

میاں محمود احمد - میرا وقت ضائع نہ کریں میرا وقت کم ہو رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری خوراک -چوہدری محمد صدیق سالار جناب والا - ان کی تقریر تین دفعہ ہوئی ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - میاں صاحب آپ اپنی بات جاری رکھیں -

میاں محمود احمد - جناب سپیکر دوسرے نمبر پر میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت نے جن دریاؤں پر زمین ٹھیکہ پر دے رکھی ہے ان کو مالکانہ حقوق عطا کئے جائیں -

اس کے علاوہ راوی روڈ پر ایک گرلز ہائی سکول ہے اس میں ساڑھے تین ہزار بچیاں پڑھ رہی ہیں - اس کے لئے بجلی کا انتظام کیا جائے -

اس کے علاوہ کارپوریشن کے تہہ بازاری کے عملہ کو عیدی وصول کرنے کے لئے ریڑھی بانوں کو تنگ کرنے سے منع فرمایا جائے -

ربوہ کا نام تبدیل کر دیا جائے اس کے بعد مہربانی کر کے لائسنسوں کا کوٹہ بڑھایا جائے اگر بڑھانا پسند نہ ہو تو یہ پانچ لائسنسوں کا کوٹہ بھی ختم کر دیا جائے تاکہ لوگ ہمیں پریشان نہ کریں -

(نعرہ ہائے تحسین)

شاہدرہ گرین بلیٹ قرار دیا گیا ہے - مہربانی کر کے گلشن راوی کی طرح اور علامہ اقبال ٹاؤن کی طرح شاہدرہ کو بھی رہائشی علاقہ قرار دیا جائے -

جناب عالی پولیس کی من مانی کو ختم کیا جائے ، میں عرض کرتا ہوں اور آپ کے سامنے ایک ناخوشگوار واقعہ پیش کرتا ہوں 25 تاریخ کو میرے علاقہ میں ایک پارٹی آئی کہ ہمارا جھگڑا ہو گیا ہے اور ہماری صلح کروا دی جائے ، تو میں اس سلسلہ میں تھانہ شاہدرہ میں گیا اور ان سے کہا کہ دونوں فریق اگر صلح کرنے پر متفق ہوں تو ان کو میرے پاس بھیج دیں ، کیونکہ میرے علاقہ کا کیس ہے میں اس کو نپٹاتا ہوں ، تو ایس - ایچ - او صاحب نے میرے خلاف اپنے روز نامچہ میں پہلے 325 کا کیس رجسٹرڈ کیا اور اس کے بعد رپٹ درج کی "کہ میاں محمود احمد ایم-پی-اے نے دونوں فریقین کو بلایا ہے چونکہ اب پرچہ درج کر چکے ہیں اس لیے رپٹ لکھنا ضروری تھی دونوں فریقین کو بھیجا جاتا ہے" - لیکن بھیجا پھر کسی کو نہیں ، تو جناب پولیس کی من مانی کو ختم کیا جائے اور ممبران کا وقار بڑھایا جائے ،

(نعرہ ہائے تحسین)

شاہدرہ میں گرلز کالج کے متعلق فوراً اقدامات کئے جائیں ، اس کے علاوہ شاہدرہ ٹاؤن کو ملانے کے لئے اور ہیڈ برج تعمیر کیا جائے اور راوی پل پر ٹول ٹیکس فوری طور پر ختم کیا جائے ،

ایک آواز - قیمت وصول کرنے کے لئے ٹول ٹیکس لیا جاتا ہے -

میاں محمود احمد - یہ جناب جب سے بنا ہے تب سے سن رہے ہیں - جناب والا ایم - پی - اے حضرات کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ کونسلروں کے کاموں کی نگرانی کیا کریں -

ایک آواز - کون سے کاموں کی ؟

میاں محمود احمد - ترقیاتی کاموں کی ، اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ شاہدرہ میں کارپوریشن نے دو ڈسپنسریاں تعمیر کی ہیں -

رائے جعفر خان - جناب والا ہمیں سمجھ نہیں آئی - - - -

میاں محمود احمد - جناب والا اگر یہ disturb کریں گے تو مجھے وقت اور ملے گا ؟

جناب سپیکر ۔ رائے صاحب آپ تشریف رکھیں ، جو صاحبان اپنی باری پر بات کر چکے ہیں ، اب دوسروں کے وقت کا بھی خیال فرمائیں ۔

میاں محمود احمد ۔ جناب والا شاہدرہ میں کارپوریشن نے آج سے چھ سات سال پہلے دو ڈسپنسریاں تعمیر کی تھیں ۔ اور ایک سکول جنا موسیٰ میں تعمیر کیا تھا ۔ لیکن متعلقہ کونسلر صاحب کو اس علاقہ میں چونکہ کوئی ووٹ نہیں ملا لہذا وہ غیر مکمل پڑے ہوئے ہیں ۔ اور وہاں پر دوبارہ کوئی کام نہیں ہوا ۔ اور تقریباً چار پانچ لاکھ روپے اس مد میں خرچ ہوا ہے ۔ اور وہ بے کار پڑی ہوئی ہیں ۔ ان کو فوری طور پر تعمیر کروایا جائے ۔

اس کے بعد جناب والا میں یہ عرض کرونگا ۔ اور یہ اخباری نمائندوں کے متعلق ہے ۔ کہ یہ مہربانی کرکے ہماری گذارشات کو اور علاقہ کے مسائل کو اخباروں میں مناسب جگہ دیں ۔ تاکہ ہمارے علاقہ کے لوگ تو کم از کم مطمئن ہو سکیں ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری محمد صدیق سالار صاحب ۔

پارلیمانی سیکرٹری خوراک ۔ محترم سپیکر صاحب میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ۔ سب سے پہلے میں وزیر خزانہ کو مبارک باد دیتا چلوں کہ انہوں نے ترجیحات کی بنیاد پر اس بجٹ میں تعلیم کے لئے رقم رکھی ہے ۔ جہاں انہوں نے پرانے سکولوں کی دیواروں کے لئے پرانے سکولوں کے کمروں کے لئے نئے سکولوں کیلئے اور بے کاری کو دور کرنے کیلئے نئے طالبعلموں کیلئے ، اور نئے ٹیچرز کیلئے رقم مختص کی ہے ۔ اسی طرح تعلیم کی بہتری کیلئے ۔ سمم کیلئے ہر چیز پر وزیر خزانہ نے اس بجٹ میں جو کام کیا ہے ۔ وہ مبارک کے قابل ہے ۔ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں موجود ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ فیصل آباد کے کالجوں میں ایم ۔ اے کی کلاسز شروع کی جائیں ۔ کیونکہ وہاں پر گورنمنٹ کا کوئی خرچ نہیں ہو گا ۔ اس طرح کامرس کالج میں اگر ایم ۔ اے کی کلاسز کھول دی جائیں ۔ جہاں پر گورنمنٹ کا کوئی خرچ نہیں ہو گا ۔ صرف اجازت دینی ہو گی ۔ جناب والا فیصل آباد کے لیے ایک بائی پاس روڈ جو پہلے منظور کیا گیا تھا ۔ اسے ضرور بنایا جائے ۔ کیونکہ فیصل آباد ایک ایسا شہر ہے ۔ جہاں پر تجارت کے مرکز ہیں ۔

اور اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ فیصل آباد کے شہر کے سیم کو دیکھیں ، گوجرہ سے لیکر مدھو والا ڈرین - بہلوال ڈرین - کھڑیاں والا - چک جھمرہ سالار والا ، اور آپ کا ایئرپورٹ بھی سیم کی نظر ہو کر دب جائے گا - سیم والی زمینوں کو درست کرنے کیلئے جتنی بھی رقم آپ خرچ کرینگے وہ زمینیں بہتر ہو کر آئندہ سالوں میں آپ کو بہتر فصلوں کی شکل میں وہ اپنا کیا ہوا خرچ واپس کر دیں گی - اور اس سے ملک کے اندر بہت بہتری ہو گی - اس کے ساتھ ساتھ میں فیصل آباد شہر کی بات کرونگا - فیصل آباد مزدوروں کا شہر ہے ، آپ اندازہ کریں گے 13 برس سے پنجاب کی حکومتوں نے کوئی سکول اپ گریڈ نہیں کیا - ایم - بی - اے حضرات کو ایک پرائمری سکول کے داخلے کیلئے ساتھ جانا پڑتا ہے - اور ٹیچرز حضرات کہتے ہیں کہ ہم ایسے کہاں داخل کریں کیونکہ ایک ایک کلاس میں ڈھائی سو تک طالب علم ہو چکے ہیں - جناب والا - آپ کو چاہئے کہ جس طرح آپ پنجاب کے اندر تعلیم کا جال بچھا رہے ہیں تو فیصل آباد کی وہ محرومیاں اب تک موجود ہیں - انہیں آج تک مناسب سہولتیں نہیں مل سکیں - ان کو وہ سکول کی شکل میں دی جائیں - جناب والا پنجاب کے تمام ایم - بی - اے حضرات کو تعلیم کے سلسلہ میں وہ تمام رقم برابر برابر تقسیم کر دی جائے جو تعلیم کی مد میں رکھی گئی ہے - تاکہ وہ عوام سے کئے ہوئے وعدوں کو اپنے اپنے حلقوں میں پورا کر سکیں - (نعرہ ہائے تحسین) -

جناب والا - میں آخر میں یہ بات بھی کہوں گا کہ جہاں آپ کالجوں کیلئے گرانٹ دیتے ہیں - تو فیصل آباد میں جہاں لڑکیوں کیلئے کالجز بہت کم ہیں - اور وہاں پر کالج کی تعمیر رکی ہوئی ہے - اس کو مکمل کیا جائے - اور اس کے ساتھ فیصل آباد مانوانہ ایک ایسی آبادی ہے - جہاں پر ایک مڈل سکول ہے - اور اس کو اگر ہائی سکول کا درجہ دیا جائے تو اس چار پانچ میل کے علاقہ کے اندر تعلیم کی کمی دور ہوسکتی ہے - فیصل آباد شہر کے گرد اکثر دیہی آبادیوں میں اکثر پینے کا پانی کڑوا ہے - اور میٹھا پانی میسر نہیں ہے - اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ ان کے لئے اور شہر میں میٹھا پانی مہیا کیا جائے - اور اس کے علاوہ سیوریج کے متعلق عرض کروں گا کہ

سیوریج فوری طور پر ہماری نعمت کالونی اور نصیر آباد منظور پارک کی طرف بنائے جائیں - آخر میں میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبر آپ جب تک بھی انصاف کرتے رہیں گے یہ آپ کو اپنا صدر مانتے ہوئے آپ کے ہر حکم

کی تعمیل کریں گے ۔ آخر میں وزیر خزانہ سے یہ میری درخواست ہے کہ جو 1250 نئے پرائمری سکول بنائے جا رہے ہیں وہ ان کو ذرا غور سے دیکھیں کہ ان میں میں نے پڑھا ہے کہ صرف ملتان کے لیے 125 ہیں ۔ اس لیے ڈسٹرکٹ میں ان سکولوں کو تقسیم کریں ۔ خواہ وہ دینیات کے سکول ہو یا پرائمری ۔ اس طرح آپ جو مڈل سکول اپ گریڈ ملتان میں کر رہے ہیں ان کو بھی پورے پنجاب میں تقسیم کیا جائے اور اس طرح جو ہائی سکول اپ گریڈ کئے جا رہے ہیں ۔ ان کو بھی پورے پنجاب میں تقسیم کیا جائے ۔

مخدوم زادہ محمد احسن شاہ ملتان — پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر — جی احسن صاحب پوائنٹ آف آرڈر raise کر رہے ہیں ۔

مخدوم زادہ محمد احسن شاہ — جی ۔ جناب والا ۔ پارلیمانی سیکرٹری کو ملتان کے ساتھ کیا گلہ ہے کہ یہ ملتان کے اوپر زیادہ زور دے رہے ہیں ۔

پارلیمانی سیکرٹری خوراک — میں نے پورے پنجاب کے لیے بات کی ہے ۔

جناب سپیکر — سالار صاحب آپ کہہ چکے ہیں کہ آپ اپنی تقریر کو ختم کر رہے ہیں اور آپ کا وقت تقریر کرنے کا ختم ہو گیا ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری خوراک — نہیں سر ۔ ابھی میرے دو منٹ باقی ہیں میرے سامنے جو گھڑی ہے اس میں دو منٹ باقی ہیں ۔ بہر حال آپ کے حکم کی تعمیل میرا فرض ہے ۔

جناب سپیکر — آپ کی مہربانی ۔ چوہدری محمد صدیق صاحب ۔

چوہدری محمد صدیق — بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ جناب والا نواز شریف صاحب نے اس دن وعدہ کیا تھا کہ میں پانی کے مسئلے پر کٹ جاؤں گا مگر انشاء اللہ سودے بازی نہیں کروں گا ۔ جناب آج اس مسئلے کو وضاحت کر دیں کہ آج ہی کے لیے نہر کھلی ہے یا ہمیشہ کے

واسطے کھل چکی ہے - جناب والا سب سے پہلے سکول اور سڑکیں ہیں میں اس کے برخلاف نہیں ہوں جتنے میرے دوست دوسرے خواہشمند ہیں میں بھی علاقے کے واسطے اتنا خواہشمند ہوں - سب سے پہلے اگر اپنا گھر مضبوط نہیں ہوئے گا تو کچھ بھی نہیں ہے - سب سے زیادہ پیسہ دفاع پر ہونا چاہئے - ٹھیک ہے بہر حال اپنا گھر مضبوط نہیں ہوئے گا تے نہ سڑکیں نہ سکول نہ نہریں کسے کام نہیں ہوئیں گی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا جو رشوت دا مسئلہ اے سارے دوستاں نے ہاوس میں دھائی پائی اے جناب والا یہ مسئلہ جو ہے آئی جی صاحب سے یہ اسی کو چاہیئے کہ ہر ضلع میں ہر مہینے میں جائے کیا یہ رولا پیا ہے رشوت دا - اور اس پر قابو پائیں - اور اس کا خود ذمہ دار آئی جی صاحب ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

دوسرا مسئلہ اے ہے کہ صدر صاحب ریفرنڈم وی کرا چکے -

(قہقہے)

اور الیکشن وی کر وا چکے اے - ہمیں سمجھ نہیں لگتی کہ صدر صاحب مارشل لاء اٹھانے سے کس بات سے گریز کر رہے ہیں - کیوں نہیں اٹھا رہے اور اسلامی قانون کیوں نہیں نافذ ہو رہا - اے کون سا اتنا قانون اے - جیڑا صدر صاحب سے اٹھایا نہیں جاتا -

جناب سپیکر فوراً مارشل لاء اٹھنی چاہئے - اور اسلامی قانون نافذ ہونا چاہیئے کوئی کتابیں نہیں چھاپنی پڑیں گی - کتاب تو پہلے چھپ چکی ہے - اس پر صرف عمل کرنا ہے -

جناب والا - ہمارے علاقے میں بارڈر کا ٹھونس مچایا جاتا ہے بارڈر ہے تمام بارڈر میں اے کوئی ایسی حکم نہیں بنور بارڈر ہے اوتاں دیاں سڑکاں ، بساں ہر چیز بارڈر تے اے - کافی سڑکاں بنیاں اے جناب والا اوتاں دے تے اے ہوائی اڈے وی بن چکے اے - اوتاں دی قوم کو ڈر اے ہماری قوم کو کوئی ڈر نہیں - چاہے بجلی چمکدیاں ہوں - چاہے سڑکاں اپنے بارڈر تے ہوں ہماری قوم ڈرن والی نہیں اے - انشاءاللہ جناب عالی ہمارے جوان جو سپاہی نے انشاءاللہ کدی وی نہیں ڈرتے دشمن سے -

جناب والا ہمارے علاقے میں خدا کے لئے ہمیں سڑکاں دیں - مہربانی کرکے منظوری دیں - ایک سڑک جو ہے منصورے سے لے کے بزمان تک اور

20 میل دا ٹوٹا جناب - اور جو کہ رکاوٹ بنیا اے ڈیڑھ سو میل دا ولا بہندا بہاولپور جان نوں کراچی نوں جان نوں ملتان نوں جان نوں - مہربانی کرکے جناب ھمیں نہ ٹرکھائیں - مہربانی کرکے ھمارے منصوبے منظور کریں - جناب والا اصل مطلب کیا اے غریبوں کا - غریبوں کا مطلب یہی ہے کہ اونان لئی پانچ مرلے - نے بارہ بارہ - سولہ سولہ بچے نے اونان دے جناب او پانچ مرلے میں کیا کریں گے - اونان نوں کوئی دس دس مرلے پندرہ پندرہ مرلے جناب فوری الاٹ کیتے جائیں -

جناب سپیکر - چوھدری صاحب سنیں -

چوھدری محمد صدیق (بہاولنگر) - جناب والا ابھی صدر صاحب کو گھبرانا نہیں چاھیئے - انکے بازو بن کے ھم اسمبلی میں آ چکے ھیں -

(قہقہے)

عوام صدر صاحبہ کے ساتھ ھیں - آج ھی یا کل انکو اعلان کرنا چاھیئے مارشل لاء ختم ھو چکا - جناب والا آپ کی بڑی مہربانی آپ نے زیادہ بحث کرنی نہیں چاھتا - اور میں نواز شریف صاحب اور وزیر خزانہ کو مبارک باد دیتا ھوں ایک میں بات عرض کروں گا جو ھمارے نمائندے وزیر ھیں مہربانی کر کے ھمارے ضلعوں میں بالکل دخل نہ دیں جو قتل ھوئے ھیں چوریاں ھوئی ھیں بالکل جناب والا میں اپیل کرتا ھوں ان میں کوئی حصہ نہ لیں - جو فرائض ھیں وہ ادا کریں ھمارے علاقے میں کس کی سفارش نہ کیا کریں - اسلام علیکم -

جناب سپیکر - سید طاھر احمد شاہ صاحب -

سید طاھر احمد شاہ - وقت کی قلت کے باعث اپنی جو باتیں کروں گا اس پہ دلائل نہیں دے سکوں گا - مختصر الفاظ میں جو میرے احساسات ھیں یا جو میرے مشاھدات یا تجربات ھیں ، آج کی اس تقریر میں اپنے مطالبات کی صورت میں پیش کروں گا - سب سے پیشتر میں یہ عرض کرنا چاھوں گا کہ پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر مارشل لاء کو اٹھانے کے بارے میں جو قرار داد پیش کی ہے وہ صرف الفاظی طور پر ھی محدود نہیں رھنی چاھیئے - بلکہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کو وزیر اعلیٰ پنجاب اور ارکان اسمبلی کو پوری طور پر جد و جہد کرنی چاھیئے - کہ جتنی بھی جلد ھو سکے ملک سے مارشل لاء کے نفاذ کا خاتمہ کر دیا جائے -

چونکہ جب اسمبلیاں اور پارلیمنٹ اور سینٹ معرض وجود میں آچکے ہیں تو اب دوہرا نظام ملک میں بہتر طور پر نہیں چل سکتا - دوسرا میرا مسئلہ یہ ہے کہ پولیس کے بارے میں اکثر ممبران نے بات کی ہے میں جناب وزیر اعلیٰ کے علم میں آپ کے توسط سے لانا چاہتا ہوں کہ شام کے وقت کے بعد جب بھی تھانوں میں عوام کی پریشانیوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں یا کسی بھی شخص کے کام کے ضمن میں رابطہ قائم کیا جاتا ہے تو بد قسمتی سے ان کے افسران - ایس ایچ او صاحبان یا ڈپٹی ایس ایچ - او صاحبان نہیں ہوتے ہیں تو نچلے طبقے کے لوگ وہ معذرت کرتے ہیں صحیح بات بتلانے سے گریز کرتے ہیں - اور اس کے ساتھ ساتھ جب کوئی معاشرے کا شخص کوئی جرم کرتا ہے یا اس پر کوئی الزام سچا یا جھوٹا عائد کیا جاتا ہے تو اس کے عزیز واقارب کو قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تھانوں میں لاکر ذلیل کیا جاتا ہے - اور ان کو اس وقت تک رہائی نصیب نہیں ہوتی - جب تک کہ متعلقہ شخص تھانے میں حاضر ہو نہیں جاتا یا اسے پیش نہیں کر دیا جاتا اور اس کے ساتھ ساتھ پولیس والے جب کسی ملزم کی تلاش میں ہوتے ہیں تو وہ چادر اور چار دیواری کے تقدس کو بھی پامال کرنے سے گریز نہیں کرتے - یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ جب بھی انہیں کسی ملزم کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بغیر کسی search warrant اندرون خانہ گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں - وہاں پہ خواتین بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں اور خواتین کی اس طریقہ سے بے حرمتی اور بے پردگی ہوتی ہے - اس کا جناب والا تدارک بڑا ضروری ہے -

اب میں جناب والا پنجاب کے محکمہ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کی طرف آپ کے توسط سے حکومت پنجاب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وہاں پہ ایک سپلائی ونگ کو توڑ کر حکومت پنجاب کی پرچیزز کو decentralise کر دیا گیا ہے - ٹھیک ہے اگر حکومت پنجاب کی سوچ کے مطابق یہ فیصلہ درست ہے تو میں اس سے اختلاف نہیں کرتا بلکہ میں بھی ان کی تائید کرتا ہوں - مگر جتنے بھی پہلے کے کیسز ہیں ، میں یہ مطالبہ حکومت پنجاب سے کروں گا کہ چونکہ انہوں نے 30 جون کے بعد decentralise کر کے سپلائی ونگ کو ختم کر دیا ہے تو ان پر پرانے کیسز کے لئے کچھ عرصہ تک ایک سال بعد اگر نہیں تو کم از کم چھ ماہ تک کے لئے اس میں ایک سیل رکھا جائے چونکہ وہاں کے بیشتر

اہلکار یا ملازم یا افسران جو ہیں وہ سرپلس پول میں چلے جائیں گے۔ تنخواہیں تو مفت میں لیں گے ہی تو بہتر یہ ہے کہ ٹھیکیداروں کے مفاد کے لئے وہاں پہ ایک سیل قائم کیا جائے کہ جو پرانے کیسز ہیں وہاں کے مطابق deal ہو سکیں۔ جناب والا پچھلے دنوں فیصل آباد میں فیصل آباد ڈویژن سے ملنے کے لئے چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ تشریف لے گئے تھے تو میں اس وقت وہاں پہ موجود تھا۔ تعمیر و ترقی کے بیشمار منصوبوں کی تجاویز پیش کی گئی تھیں۔ مگر میں نے جو بجٹ کی کتابوں کا معائنہ کیا ہے اس میں ان تجاویز کو شامل نہیں کیا گیا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ فیصل آباد آبادی کے لحاظ سے تیسرا بڑا شہر ہے۔ اور صنعتی لحاظ سے دوسرا بڑا شہر ہے۔ عام طور پر جب ہم لاہور میں آتے ہیں تو ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ایک بہت بڑے گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ وہاں پہ ٹریفک کے بہت زیادہ مسائل ہیں۔ چوہدری صدیق سالار صاحب نے بائی پاس کا ذکر کیا ہے۔ سرکلر بائی پاس جیسے گوجرانوالہ میں یا دیگر شہروں میں بنائے گئے ہیں۔ اس کی اشد ضرورت ہے۔ اگر اس مرتبہ بنانے میں مصلحت نہیں ہے تو میں عرض کروں گا کہ آئندہ سال اس ضمن میں منصوبہ بندی ضرور ہونی چاہئے۔

جناب والا۔ ہمارے شہر میں کوئی تفریحی مقام نہیں ہے۔ حالانکہ تقریباً 18 لاکھ کی آبادی۔ ہمارے شہر کی ہے۔ وہاں پہ ماضی میں ایک منصوبہ بنایا گیا تھا کہ گلشن اقبال ٹرسٹ پر ایک ایک تفریحی پارک فیصل آباد میں بنایا جائے گا۔ مگر وہ منصوبہ کھٹائی۔ میں ڈال دیا گیا جناب والا بہتر یہ ہے کہ جلد از جلد اس منصوبہ پر دوبارہ عمل کیا جائے۔ اور فیصل آباد شہر میں عوام کی تفریح کے لیے کھلاڑیوں کی تفریح کے لیے ایک تفریحی پارک بنایا جائے۔ جیسے لاہور میں عظیم الشان پارک بنایا گیا ہے۔ فیصل آباد میں بھی اس کی تعمیر کی جائے۔ جناب والا گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈگری کالج کو تبدیل کرکے چک نمبر 213 میں شہر کے دوسرے کونے پر تبدیل کیا جا رہا ہے۔ تو یہ میرا مطالبہ ہے کہ وہاں پر بھی کالج رہنا چاہئے حالانکہ پہلے سے موجود کالج میں ایف اے اور ایف ایس سی کی کلاسوں تک تعلیم کا سلسلہ جاری ہے تو اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ تھوڑا سا عملہ اور لگے گا۔ وگرنہ اندرون شہر کی بچیوں کو اتنا دور دراز فاصلے میں بہت زیادہ دقت پیش آئے گی۔

جناب والا میں کچی آبادیوں کی بھی بات کرنا چاہتا ہوں ۔ اس دن وزیر بلدیات نے کچی آبادیوں کی تعمیر و ترقی کی بات کی تھی ۔ ایک وقت تھا کہ جب پاکستان کے غریب لوگ ہندوستان سے ہجرت کرکے آئے تھے تو جگہ نہ ملنے کی وجہ سے با امر مجبوری انہوں نے سرکاری زمینوں پہ ڈیرے ڈالے ۔ اور اس طریقہ سے بے شمار کچی آبادیاں معرض وجود میں آگئیں ۔ اب جناب والا وقتاً فوقتاً کچی آبادیاں کو وہاں سے اٹھا کے جدید کالونیوں میں بٹھایا جاتا رہا ہے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب 78ء کے بعد اب یہاں اس ایوان میں ایک معزز رکن نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ 1984ء تک کچی آبادیاں جو معرض وجود میں آچکی ہیں ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ایک fix dead line کر دینی چاہیئے ۔ کچی آبادیاں کس طریقے سے معرض وجود میں آتی ہیں ۔ یہ اہلکاران افسران کی ملی بھگت اور مجرمانہ غفلت کی وجہ سے ان سے ساز باز کرکے جو anti social elements ہوتے ہیں کچی آبادیوں کے نام پر مراعات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے بدلے حکومت سے زمینیں حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ لوگ یہ منصوبہ بندی کرتے ہیں ۔ تو اس پہ جناب والا بڑی سخت ضرورت ہے کہ کڑی نظر رکھی جائے اور آئندہ سے جتنی بھی کچی آبادیاں صوبے میں موجود ہیں اور ان کا سروے کرلیا جائے اور آئندہ کوئی بھی کچی آبادی معرض وجود میں آتی ہے تو متعلقہ ادارے کے افسران اور اہلکاران کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کرنی چاہیئے ۔ تاکہ کچی آبادیوں کا یہ لامتناعی سلسلہ نہ چلتا رہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کی تقریر کا وقت ختم ہوگیا ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا آپ کی نوازش ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ آپ دو منٹ زیادہ لے چکے ہیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ اگر جناب والا عنایت کردیں دو منٹ میں تو آپ سے عرض کرسکتا ہوں جناب والا میں نے دلائل تو دئیے ہی نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرلیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ڈچکوٹ روڈ فیصل آباد پر ہمارے شہر میں چونکہ بالائی پل کی بڑی ضرورت ہے اس لیے آئندہ منصوبہ بندی کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھا

جائے جناب والا ۔ میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا وہ یہ کہ گورنمنٹ اسلامیہ کالج برائے خواتین جو ہمارے شہر کے وسط میں واقع ہے اس کا رقبہ 13 کنال ہے اس کے ساتھ 8 کنال کا رقبہ ہے جو کہ متروکہ وقف اوقاف کا ہے ۔ وہاں پہ لوگوں نے گورنر پنجاب کے سامنے مطالبہ پیش کیا تھا اور گورنر پنجاب نے ایک directive دیا تھا تو میں جناب آپ کے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ جو گورنر صاحب نے directive اس زمین کیلئے دیا تھا وہ زمین جو ہے وہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین کو دے دینی چاہیئے ؛ تاکہ وہاں پر بچیاں بہتر طریقے سے تعلیم حاصل کرسکیں ۔

جناب سپیکر - شکریہ شاہ صاحب ۔ سردار زادہ ظفر عباس صاحب ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس شاہ - شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ۔ جناب سپیکر

یہ دستور زبان بندی ہے کیا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زبان میری

بہت انتظار کے بعد شکریہ بجٹ میں ہم نمائندگان عدم شمولیت میں روح بنی ہے لیکن منسٹر صاحب کی تیاری قابل داد ہے جناب والا سات آٹھ روز سے یہ دیکھا جارہا ہے کہ گورنمنٹ کے اداروں سے ہر عوامی نمائندہ تنگ ہے نمائندے نے ہر ادارے پر حرف زنی کی ہے تو جناب کی وساطت سے میں حکومت پاکستان سے یہ استدعا کروں گا کہ ان اداروں کے set up اور ان اداروں کے اختیارات پر نظر ثانی کرے تاکہ پاکستان میں پنجاب بالخصوص ہر پاکستان بالعموم اس سے مطمئن ہوسکے ۔ میں ایک دیہاتی ہوں اس لیے دیہات کے متعلق میں کچھ زیادہ ہی عرض کرنا چاہتا ہوں ہمارے دیہات کی زبوں حالی عرصہ سینتیس اڑتیس سال سے جب سے یہ پاکستان بنا ہے اس میں روز بروز اضافہ ہی ہو رہا ہے شہروں کی ترقی نمایاں ہے وہ بڑھ رہے ہیں اور دیہات گھٹ رہے ہیں دیہات کی آبادی منتقل ہوکر شہروں کی طرف آرہی ہے اور یہ ویسے بھی ہم نے یہ الیکشن اس لیے لڑے ہیں کہ ہم یہاں پر اسلام کے مطابق دستور لاسکیں اسلامی روایات کو یہاں پر ہم اپنا سکیں لیکن حکومت کی پالیسی جو شہروں کیلئے مختلف ہے اور دیہاتی کیلئے مختلف ہے یہ ہماری سمجھ میں نہیں آئی ۔ شہریوں میں کیا مراعات ہیں اور دیہات میں دیہاتیوں

کو کیا تکالیف ہیں ۔ ان کا مداوا بہر حال حکومت وقت کو کرنا چاہئیے اور یہاں تک کرنا چاہئیے کہ وہ دیہاتی آبادی جو ہے آہستہ آہستہ ان کو بھی شہری سہولیات مل سکیں جو ان سے بہت دور ہیں ۔ جناب والا تعلیم کیلئے ایک خطیر رقم تو رکھ دی گئی ہے لیکن اس اصل شکایت کا ازالہ نہیں کیا گیا جو بڑے عرصے سے یہاں پر عوام جس کی شکایت کر رہے ہیں کہ یہاں ذریعہ تعلیم جو ہے وہ مشنری سکول ہیں ۔ انگلش میڈیم سکول ہیں ، ماڈل سکول ہیں ۔ شہری سکول ہیں ۔ دیہاتی سکول ہیں اتنی قسم کی تعلیم پاکستان میں دی جارہی ہے حالانکہ پاکستان میں جو آدمی بستے ہیں وہ پاکستانی ہیں ان کو گورنمنٹ کی طرف سے ایک جیسی مراعات حاصل ہونی چاہئیں نہ کہ اتنی قسم کی مراعات جتنی کہ وہ آدمی جن کو یہ مراعات نہیں ملتیں وہ نالاں ہیں ۔ ان کا مدہاب اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایک ہی تعلیم کا ذریعہ ہونا چاہیے وہ شہر ہوں چاہے وہ دیہات ہوں اس تعلیم کے حصول کے بعد دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ اس تعلیم کے بعد یا تو بابو بنتے ہیں یا بی سی ایس بنتے ہیں یا سی ایس پی بنتے ہیں اور تو کوئی ذریعہ معاش اس تعلیم کو حاصل کرنے کے بعد کسی شہری کو حاصل نہیں ہوگا تو خدا کیلئے اس تعلیم کے نظام کو بدل دیں وہ تعلیم دیں جس سے کہ ہر پاکستانی صحیح معنوں میں پاکستانی شہری بن سکے ۔ اور اگر اور کچھ نہیں ہو سکتا یعنی یہ طریقے تبدیل نہیں کئے جا سکتے تو کم از کم دیہات میں تو زرعی تعلیم بچوں کو دی جائے وہ ہمارا حق ہے اور ہمیں ملنا بھی رہا ہے اور کچھ دنوں سے زرعی تعلیم کا سلسلہ جو ہے وہ دیہات میں بند کر دیا گیا ہے اور اگر طریقہ تعلیم یہی جاری رکھنا ہے تو پھر اس کیلئے میں مطالبہ کروں گا کہ دیہاتی بچوں کو پیشہ ورانہ اداروں میں آبادی کے تناسب سے حق نمائندگی دی جائے اور کوٹہ مقرر کیا جائے اس طرح ملازمتوں میں بھی شہری دیہاتی آبادی کے لئے ان کی آبادی تناسب سے کوٹہ مقرر کیا جائے کیونکہ تعلیم جو دیہات میں ملتی ہے شہروں کی تعلیم کے مقابلے میں صفر ہے ۔ اس طرح جناب والا زراعت کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ 1962-63ء سے جو اخراجات ہیں وہ بڑھ رہے ہیں 1962-63ء سے جو بھی یہاں پاکستان میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے تو ان کی وجہ سے جو دیکھنے میں آیا وہ یہ ہے کہ بجلی کے نرخ آٹھ گنا بڑھے ہیں ڈیزل کے نرخ بیس گنا بڑھے ہیں کھاد کے نرخ سترہ گنا بڑھے ہیں مالیہ وغیرہ جو ہے وہ آٹھ گنا بڑھ

گیا ہے لیکن اس کے مقابل گندم جو ہے اس کی قیمت میں صرف چھ گناہ اضافہ ہوا ہے گنے میں دو گنا اضافہ ہوا ہے چاول اور کپاس کے اضافے کا تو ہمیں پتہ ہی نہیں چل سکتا کیونکہ وہ تو ایکسپورٹ ہو جاتا ہے اور ہمیں اس کے متعلق بتایا ہی نہیں جاتا جیسے ہماری ضروریات میں اضافہ ہوا ہے اس طرح اتنا ہی اضافہ ہمارے اجناس کی قیمتوں میں کیا جائے - کارخانے والوں کو اجازت ہے کہ وہ اپنی اشیاء کے نرخ خود مقرر کریں لیکن بیچارے کاشتکار جو زرعی اجناس پیدا کرتا ہے اور جس کے کارخانے اس کے کھیت ہیں ان کے بھاؤ جو ہیں اس پر گورنمنٹ سختی سے ہمارے پیداواری اخراجات کے مطابق بھاؤ مقرر کرے - جناب والا اس سال گندم کی فصل میں 23 لاکھ ٹن کی کمی واقع ہوئی ہے جو کہ آپ کی گورنمنٹ کے اعدادو شمار کے مطابق ہے وہ 23 لاکھ ٹن گندم کی کمی جو ہے وہ کاشتکار کے پلے پڑی ہے اس کا بوجھ تو کاشتکار پر ہی آتا ہے - کیونکہ اخراجات تو کاشتکار نے ویسے ہی کئے تھے جیسے وہ پہلے کرتا تھا - پھر اب ان کے موسمی حالات اور بجلی وغیرہ کی کمی کی وجہ سے اس کے اخراجات تو اتنے ہی ہو گئے لیکن yield کم ہو گئی اس لئے میں استدعا کروں گا کہ اس میں مالیہ اور آبیانہ کی کمی کی سبسڈی دی جائے تاکہ کاشتکار یہ بوجھ برداشت کر سکیں -

جناب والا گندم باہر سے منگوانے پر جو اخراجات اٹھائے جائے ہیں ان کی بجائے اگر ٹریکٹر - کھاد - بجلی - پانی اور تیل کی قیمتوں میں گورنمنٹ مناسب کمی کر دے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں باہر سے گندم نہیں منگوانی پڑے گی -

آخر میں جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ اگر بجلی کے فلیٹ ریٹس کر دیئے جائیں اور بجلی کے نرخ ہارس پاور کے مطابق کر دیئے جائیں تو گورنمنٹ کو بجلی میں جو نقصان ہو رہا ہے بجلی کی چوری ہو رہی ہے اور موٹروں کا خرچ ہے وہ بچ جائیگا - ہر ایک آدمی اپنی موٹر کے ہاوس پاور کے مطابق بل ہر ماہ ادا کرے -

آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ بجلی کی کمی پوری نہیں ہو سکتی تو پرائیویٹ سیکٹر کو یہ اجازت دی جائے کہ وہ نہروں کی چھالوں پر falls پر چھوٹے چھوٹے بجلی گھر تعمیر کرے تاکہ بجلی کی کمی ہے وہ پوری ہو سکے شکریہ -

جناب سپیکر — سردار ذوالفقار کھوسہ صاحب -

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ —

جناب سپیکر اس ایوان میں ہر معزز ممبر نے اپنے اپنے ضلع کے متعلق مسائل اور تکالیف بیان کی ہیں - میں اپنے بد نصیب ضلع ڈیرہ غازی خان کی طرف سے یہ کہتا ہوں کہ جہاں فرداً فرداً کئی سکولوں یا کالجوں کی تکمیل یا صنعت کی توسیع کا مطالبہ یا تفریحی کاموں کے مطالبے اور جس جس قسم کے مطالبے پیش کئے گئے ہیں یہ سب جملہ طور پر ہمارے بد نصیب ضلع ڈیرہ غازی خان میں مسائل موجود ہیں - جب ہم اس بجٹ سیشن سے واپس اپنے اپنے گھروں میں جائیں گے ہر ممبر سے اس کا حلقہ انتخاب یہ پوچھے گا کہ آپ اپنے ضلع کیلئے خصوصاً اپنے حلقہ انتخاب کیلئے کیا لیکر آئے - میں اور ہمارے ضلع کے جو اور ارکان ہیں یہ خوشخبری اپنے ضلع کے لوگوں کو یا باشندوں کو نہیں دے سکیں گے کہ ہم آپکے لئے کوئی ترقیاتی منصوبے لیکر آئے ہیں - بعض ممبران نے اس بجٹ کو بیلنس بجٹ کہا ہے - بعض ممبران نے اسے اس طرح سراہا ہے کہ نئے ٹیکس عائد نہیں ہوئے ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہم اپنے ضلع کیلئے اس بجٹ میں کیا پاسکتے ہیں -

مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے جہاں ہمارا ضلع 57 فیصد irrigated area سیم اور تھور کی زد میں آچکا ہے وہاں سیم اور تھور کو مٹانے کے لئے اس بجٹ میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی - جہاں ہمارے ضلع کے ایک تہائی حصے میں پینے کا پانی مہیا نہیں ہے اور ہم نے بار بار حکومت وقت سے پینے کے پانی کی سکیم مانگی ہے وہاں پینے کے پانی کی کوئی سکیم منظور نہیں کی گئی - جہاں سڑکوں کی ضرورت بار بار حکومت کو پیش کی ہے وہاں ہمیں کوئی سڑکیں نہیں دی گئیں - جہاں تین سو سے زائد سکولوں کی عمارتیں ہمارے ضلع میں نہیں ہیں - بچے کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہاں ہمیں کوئی نئی عمارت نہیں دی گئی - جہاں بجلی کے قواعد کچھ بنائے گئے ہیں - کچھ اصول بنائے گئے ہیں جہاں چکوک پر تقسیم رکھی گئی ہے ہمارے ضلع میں حکومت کو علم ہے کہ وہاں چک نہیں بلکہ موضع جات ہیں - وہاں دس دس اور پندرہ میل پر بھی ایک موضع موجودہ ہے ڈیرہ غازی خان میں - وہاں چکوک کی بنیاد پر ہمیں کب تک کس صدی میں جا کر بجلی مکمل ہوگئی کیونکہ یہ ایک اصول بنایا گیا ہے کہ جب ایک

چک میں بجلی آجائے تو اس چک کے دوسرے پرائنٹ میں بجلی نہیں جائے گی - ہمارے ضلع میں بجلی کا جال کب مکمل ہوگا ایسی کوئی صورت مجھے نظر نہیں آتی -

جناب والا - اسی طرح بے روزگاری کا ذکر کیا گیا ہے - ہمارے ضلع میں چند انڈسٹریز حکومت کے پبلک سیکٹر میں لگی ہوئی ہیں اور ایک آدھی پرائیویٹ سیکٹر میں - یہ میرے کہنے کی بات نہیں بلکہ ریکارڈ کی بات ہے کہ جو ٹیکنیکل سٹاف دیا جاتا ہے وہ باہر کے اضلاع سے منگوایا جاتا ہے حتیٰ کہ ڈرائیور اور چپڑاسی بھی باہر کے اضلاع سے منگوائے جاتے ہیں اور ہمارے غریب عوام کہاں جائیں ملازمت تلاش کریں -

جناب والا - دو ایسے محکمے ہیں - جہاں مقامی لوگ لئے جاتے ہیں - یعنی ایک پولیس کا محکمہ اور دوسرا جنگلات کا محکمہ - یہ باوردی پولیس ہے - پولیس کے رولز کے تحت چھاتی کم از کم اتنی ہونی چاہئے - قد اتنا ہونا چاہئے ہم ڈیرہ غازی خان کے غریب عوام کی بات کرتے ہیں - جن کو صبح شام کھانے کے لئے مکمل غذا نہیں ملتی - وہ 33 انچ کی چھاتی کہاں سے لائیں - پانچ فٹ 7 انچ کا قد کہاں سے لائیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح بنیادی طور پر ڈیرہ غازی خان ایک زرعی علاقہ ہے - اور زراعت کا یہ عالم ہے کہ محکمے کا ہمیں پتہ نہیں کہ وہ کہاں بستے ہیں - کہاں نہیں بستے - میں یہ اپنے ذاتی تجربہ سے عرض کر رہا ہوں - جب میں نے کبھی ان کے دفتر سے ٹیلیفون کر کے پوچھا ہے - یا خود جا کر وہاں سے پوچھا ہے کہ اے - ڈی - اے صاحب یا فیلڈ اسسٹنٹ صاحب کہاں ہیں - کہتے ہیں دورے پر ہیں - کس علاقے کے دورے پر ہیں - ہم کہاں سے رابطہ قائم کریں کہتے ہیں پتہ نہیں - میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں - کہ ان لوگوں کو پہنچایا جائے - جس ڈیوٹی کیلئے وہ وہاں متعین کئے گئے ہیں - اس کی وہ رپورٹ کسی ادارے کو پہنچائیں - کوئی ایسی کمیٹی بنائی جائے میرے ضلع میں جو ان پر کوئی کنٹرول تو رکھے ، ہوتا دورے کا عذر ہے - بیٹھے یہ سب لوگ گھروں میں ہوتے ہیں -

اسی طرح ڈیرہ غازی خان کا پہاڑی حصہ ہے - جو تقریباً ایک سو میل لمبا 70 میل چوڑا ہے - وہاں کوئی 12 چھوٹی رود کھوئیاں - اور 13

بہت بڑی رود کھوئیاں جو دریا نما رود کھوئیاں ہیں - وہ بارش کے پانی سے چلتی ہیں - ان پر کوئی کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے جب وہ چلتی ہیں تو فصلوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں - اگر ان پر بند بنائے جائیں - چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں - اس کا یہ فائدہ ہو گا - کہ وہ کاشت irrigated رقبہ کو وہ برباد نہیں کریں گی - بلکہ بارانی علاقے جو ٹھلاتے ہیں - وہاں وہ پانی بندوں کے ذریعہ اور ڈیم کے ذریعہ تقسیم کر دیا جائے - تو لاکھوں ایکڑ رقبہ اس میں آباد ہو سکتا ہے - بہر حال حکومت کی توجہ ان رود کھوئیوں کی طرف دلائی ہے - لیکن آج تک صرف سکیمیں بنتی رہی ہیں - کاغذات میں کام ہوتا رہا ہے - عملاً آج تک کچھ نہیں ہوا - جس کے نتیجہ میں ہر سال ڈیرہ غازی کی بلا مبالغہ کروڑوں روپے کی گھاس اور اسی طرح موسم کی جو فصلات ہوئی ہیں وہ تباہ ہو جاتی ہیں - کاشتکاروں سے زمینداروں سے مالیہ اور آبیانہ اسی طرح وصول کیا جاتا ہے - جس طرح کہ اس کی بہترین فصل لگی ہوئی ہو - اس طرف میں آپ کے توسط سے حکومت کی خصوصی توجہ دلاتا ہوں -

جناب والا - وقت کی قلت ہے - مسائل بہت زیادہ ہیں - لیکن مختصراً عرض کرتا ہوں - ہمارے تمام ضلع میں صرف دو شہر ہیں -

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر قرمی صدارت پر متمکن ہوئے)

ایک شہر ڈیرہ غازی خان ایک ڈویژنل ہیڈکوارٹر بن چکا ہے - دوسرا تونسہ شریف تحصیل تونسہ کا صدر مقام ہے - لوگ تو بہت سے مطالبات - شہر کے لئے کرتے ہیں - لیکن میں وہ بنیادی ضرورت کا مطالبہ کرتا ہوں - حکومت پنجاب سے جو ہر پاکستانی کا حق بنتا ہے - اور وہ ہے پینے کا پانی اس وقت تک ہمارے شہر ڈیرہ غازی خان میں پینے کے پانی کی سپلائی صرف اس قدر ہے کہ بلاک میں اس کا پانی پہنچتا ہے - بیشتر آبادی مجبوراً کھارا پانی پی رہی ہے - یہ آپ وہاں کے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے معلوم کر سکتے ہیں - کہ ڈیرہ غازی خان میں سب سے بڑی شکایت گردے کی پتھری کی ہے - اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جو پانی وہاں مہیا کیا جاتا ہے - وہ سرکاری رپورٹوں میں موجود ہے - وہ human consumption کے لئے unfit کیا گیا ہے - اور یہ declare کر دینے کے باوجود بھی آج تک حکومت پنجاب نے ہماری اس drinking water supply کی طرف کوئی رقم نہیں دی کوئی توجہ نہیں دی -

دی اسی طرح تونسہ تحصیل میں حال ہی میں پانی کی سکیم تو دی گئی ہے - مگر جو بجلی کی لوڈشیڈنگ کی حالت ہے - آٹھ آٹھ دس دس گھنٹے بجلی بند رہتی ہے - واٹر سپلائی سکیم لگانے کا وہاں فائدہ کیا ہوا - وہاں کوئی جنریٹر یا کوئی متبادل انتظام کیا جائے - تاکہ جو بنیادی ضرورت ہے - بنیادی حق ہے - ہر پاکستانی کا وہ تو اسے مل سکے -

جناب والا - اس کے علاوہ مسائل تو بہت ہیں - آپ نے پھر انگلی گھنٹی پر رکھ دی ہے - میں دوسرے اسی ممبر کا وقت نہیں لینا چاہتا - جو اور باتیں ہونگی اگر اسمیں وقت دیں گے - وزیر اعلیٰ صاحب اور متعلقہ وزیر صاحبان تو پھر ان سے علیحدگی میں بات کر لیں گے -

جناب ڈپٹی سپیکر صاحب — بیگم نجمہ حمید صاحبہ -

بیگم نجمہ حمید — بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا - وٹو صاحب گورنمنٹ کے لوگوں کو ٹائم نہیں دیتے لیکن اس کے باوجود ہر طرف سے یہ آوازیں آتی ہیں - کہ یہ حکومت کے لوگوں کو ٹائم دے رہے ہیں - تو میں صبح سے ان کے ہاتھ جوڑ رہی ہوں کہ مجھے ٹائم دیں لیکن انہوں نے ٹائم نہیں دیا اس لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں ویسے بھی یہ ہر بات میں کہتے ہیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اپنا حق ادا کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے حق کی بات کرنے میں مجھے کوئی عذر نہیں ہے -

ایک معزز رکن — بیگم صاحبہ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں -

بیگم نجمہ حمید — جناب میں نے چٹ لکھ کر بھیج دی ہے کہ میری سیٹ تبدیل کی جائے جناب سپیکر میں تقریر بجٹ کے بارے میں کرنا چاہتی تھی لیکن اب میں بجٹ سے ہٹ کر بات کروں گی میں سب سے پہلے مبارک باد دیتی ہوں وزیر خزانہ صاحب کو وزیر اعلیٰ صاحب کو اب یہ لوگ کہیں گے یہ پارلیمانی سیکرٹری ہے اس لئے یہ حق ادا کر رہی ہے - تو حق بات کرنے میں مجھے کوئی عذر نہیں ہے - میں حق بات کر رہی ہوں کرتی رہوں گی میں ان کو مبارکباد دیتی ہوں انہوں نے بڑا متوازن اور ترقیاتی بجٹ پیش کیا - دوسری مبارکباد میں اپنے ہاؤس کے لوگوں کو دیتی ہوں اور وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی اور مخدوم صاحب نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہے اللہ تعالیٰ کی مدد شامل کئے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا - اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل تھی تو ہم یہاں ہیں - اللہ تعالیٰ کی مدد کی شامل تھی تو وزیر اعلیٰ کی سیٹ پر نواز شریف صاحب ہیں - اللہ تعالیٰ

کی مدد شامل تھی تو آپ بھی سپیکر صاحب کی سیٹ پر موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا ۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی کرم نوازی کی ہے کہ 8 سال کے بعد ہماری اسمبلیاں بحال ہوئی ہیں ۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ہے کہ ہمیں پانی مل گیا ۔ اور اس میں وزیر اعلیٰ اور پنجاب اسمبلی والوں کی بھی کچھ عزت رہ گئی ۔ اور ہمارے شور مچانے پر شاید اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہوئی ۔ ویسے مخدوم صاحب کہتے ہیں کہ ان کو پہلے ہی پتہ تھا کہ آج پانی کھل جانا تھا تو پھر یہ تین چار دن پہلے بتا دیتے تاکہ جو تین چار دن ہم پانی پر بحث کرتے رہے ہیں وہ بحث پر کر لیتے انہیں علم تھا وہ کہتے ہیں کہ مجھے علم تھا میں کہتی ہوں کہ کم از کم ہمیں اطلاع دے دیتے وہ سیدھی بات جو میں کہنا چاہتی ہوں کہ 14 دن سے پارلیمانی سیکرٹری زیر بحث آتے رہے ہیں اگرچہ پارلیمانی سیکریٹریز بحث کا حصہ نہیں تھے اور میں سمجھتی ہوں کہ جو فرسٹ فوقیت دی گئی ہے وہ صرف پارلیمانی سیکریٹریز تھے ۔ جناب والا میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ پارلیمانی سیکریٹریز ہاؤس کے ملازم ہیں ۔ اور وہ ہاؤس کی طرف سے حکومت کے ساتھ ایک رابطہ قائم کرنے کے لئے اور انہی لوگوں کو مطلع کرنے کے لئے انہی لوگوں کے کام آنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں اگر یہی لوگ جو آج یہ دعوے کرتے ہیں ۔ نوکر شاہی جو ہمارے سروں پر مسلط ہے اور اگر یہ ہمیں اسطرح تنقید برائے تنقید کر کے ہمیں led down کرتے رہے ہیں یہ نوکر شاہی بھی اسطرح رہیگی اور یہ وزرائے کرام جن کو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کون سا معرکہ مارا ہے یہ آ کر ان سیٹوں پر بیٹھ جائیں پارلیمانی سیکرٹری حضرات تو deserve نہیں کرتے کہ یہ کیوں آ کر ان سیٹوں پر بیٹھ گئے ہیں ۔ ہم پنجاب کے لوگوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو قربانی نہ دے سکے ۔ اور یہ وزیر اعلیٰ سے لے کر نیچے تک کوئی بھی یہ نہیں چاہتا ۔ آپ ہماری سیٹوں پر آ جائیں ہم سیٹیں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں ۔ میں چھوڑنے کے لئے بالکل تیار ہوں ۔ آپ میں سے کوئی بھی آ جائے میں خدا کی قسم چھوڑنے کے لئے بالکل تیار ہوں ۔ میں یہ بات ہاؤس میں کہہ رہی ہوں تنقید برائے تنقید نہ کریں ۔ صحتمندانہ تنقید کریں ہمیں منظور ہے

ایک معزز رکن — آپ حضرات تو بے اختیار ہیں ۔

بیگم نجمہ حمید — میرے بھائی اگر آپ با اختیار بنائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ با اختیار بنیں گے ۔ اگر آپ بے اختیار بنائیں گے تو پھر

سیکرٹری حضرات ہی سیٹوں پر رہیں گے اور یہی لوگ با اختیار رہیں گے - ہم لوگ کبھی نہیں ہو سکتے -

آپکے تعاون کی ضرورت ہے - اگر آپ تعاون کریں گے تو یہی پارلیمانی سیکرٹری بھی آپکی خدمت کے لیے یہاں پر مامور ہوئے ہیں - کوئی اپنے لیے نہیں ہوئے - پارلیمانی سیکرٹریوں کو اتنی باتیں کہی گئیں ہیں کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ اپنا حق ادا کر رہے ہیں کوئی کہتا ہے ٹھیک خوار ہیں ایک میرے بھائی ایک دن بولنے لگے انہوں نے یہ کہا کہ بیگم صاحبہ کو اجازت ہوگئی ہے شاید عباس صاحب بولنے لگے تھے انہوں نے کہا پارلیمانی سیکریٹریز کو شرم آنی چاہئے - جو اتنا بول رہے ہیں - انہوں نے کہا کہ بیگم صاحبہ میں تو آپکے حق میں بات کر رہا تھا آپکو سپیکر صاحب نے اجازت دی ہے میں یہ سمجھتی ہوں جو حق بات بھی کرے وہ بھی جھوٹی جو جھوٹی کرے وہ بھی جھوٹی خدا کے لئے آپ لوگ ہم لوگوں سے تعاون کریں - آپ لوگ اگر نوکر شاہی اور مارشل لاء رکھنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ لوگ تعاون نہیں کریں گے تو ہمیں کوئی اختیار نہیں ملیں گے - میں آپکو ایک بات بتا دوں میاں محمد صاحب کا ایک کلام ہے - میں وہ پڑھنا چاہتی ہوں

مندر ڈھا دے مسجد ڈھا دے ڈھا دے جو کچھ ڈھندا اے
اک بندے دا دل نہ ڈھاویں رب ایدے وچ رہندا اے

دوسری بات جو سب سے بڑی بات ہے وہ یہ ہے میں یہ سمجھتی ہوں کہ صوبائی کونسل کو بہت کچھ کہا گیا ہے - جناب سپیکر میں آپکی وساطت سے عرض کرنا چاہتی ہوں صوبائی کونسل کے جو ممبر تھے وہ اتنے بھی برے نہیں تھے - وہ نا مزد ضرور تھے لیکن آج سپیکر نیشنل اسمبلی کی سیٹ تھی ایک صوبائی کونسل کے ممبر کے پاس ہے یہ بھی صوبائی کونسل کا ممبر ہے ہمارے شاہین عتیق الرحمن - ساجدہ نیر چوہدری غفور - ثوانہ صاحب اور جناب وزیر اعلےٰ جیسی شخصیتیں بھی صوبائی کونسل کی وساطت سے یہاں تک پہنچی ہیں - میں یہ عرض کرتی ہوں کہ آپ لوگوں کو اتنی نفرت کیوں ہے - آخر پنجاب کونسل کے لوگوں نے آپکے علاقوں میں کوئی کام نہیں کرائے - آپ انکا پیڈ تک بر داشت نہیں کرتے - کہ وہ پیڈ ہمارے سامنے کیوں آیا ہے - میں کہتی ہوں کہ 5 سال تک آپ لوگوں کے کام کئے ہیں - میں بجٹ پر بولنا چاہتی تھی لیکن اتنا ڈسٹرب کیا گیا ہے کہ (قطع کلامیاں) آپ لوگ ہمیشہ ہمارے اوپر ریمارکس دیتے رہے ہیں ہم

لوگ سنتے رہے ہیں - بڑی خندہ پیشانی سے اور ہنس کر سنتے رہے ہیں - اور ہمیشہ آپ لوگوں نے جو کچھ بھی کہا ہم نے سنا ہے - (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں

چوہدری خادم حسین جناب سپیکر میں یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں جب بھی آپ سیٹ پر تشریف رکھتے ہیں - ہم کیا سمجھتے ہیں کہ کیا یہ سیٹ وٹو صاحب کے لئے ہے اور رانجھا صاحب کے لیے نہیں ہے - یہ سیٹ سپیکر کے لئے ہے اسلئے میں گذارش کروں گا کہ ہاوس سے بھی اور آپ سے بھی کوئی اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے وہ کہتا ہے پوائنٹ آف آرڈر اور پھر یہی کہتا ہوں کہ یہ نشس مارکیٹ بنی ہوئی ہے اس پر کنٹرول کریں -

جناب ڈپٹی سپیکر - فرمائیے بیگم صاحبہ -

بیگم نجمہ حمید - جناب میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں ہم پارلیمانی سیکرٹریز یا وزراء کرام انکے بغیر کچھ بھی نہیں ہیں ہم انکے بغیر ادھورے ہیں - اگر یہ ہمارے ساتھ تعاون کریں تو مارشل لا بھی ختم ہوگا - اور نوکر شاہی جو ہم پر مسلط ہے جو کہ ہمیں کوئی اختیار نہیں دیتے وہ آپ بھائیوں کے تعاون سے ہمیں دیں گے ورنہ ہمیں کچھ نہیں ملے گا - جناب سپیکر آپ سے درخواست کرنی ہوں کہ تنقید برائے تنقید نہ کیا کریں - اگر بات ہو یا صحت مندانہ تنقید ہو ہم خندہ پیشانی سے آپکی تنقید برداشت کریں گے - میں دوسری بات اپنی پنڈی کے لیے کہتی ہوں اگر آپ کچھ ٹائم دے دیں یہ کہتے ہیں کہ پارلیمانی سیکریٹریز اندر جا کر ریکارڈ کرالیں اور ہاوس میں تجاویز نہ دیں بہت سی تجاویز چوہدری نواز صاحب نے دے دی ہیں وہ بھی پنڈی سے تعلق رکھتے ہیں - بچیوں کے لیے دو چار تجاویز ہیں وہ میں دینا چاہتی اگر ہاوس اجازت دے تو میں عرض کروں گا - پارلیمانی سیکریٹریز ایک ایسی ناپسندیدہ شخصیت ہیں سپیکر صاحب کو پسند سیکرٹریز کو ناپسند وزرا کرام کو بھی ناپسند اور ہاوس کو ناپسند - (قطع کلامیاں)

بیگم فرحت خواجہ رفیق - آپ بتائیں کہ آپ کس کی پسندہ ہیں -

بیگم نجمہ حمید - وزیر اعلے جو ہمیں خند پیشانی سے خوش آمدید کہتے ہیں ہم تو انکی پسند ہیں سچی بات تو یہ ہے انہوں نے ہمیں

نامزد کیا ہے - ہم لوگ بھی انہی کی عزت کی خاطر اور انکے وقار کے خاطر یہ عہدہ نبھا رہے ہیں اور نبھاتے رہینگے - (قطع کلامیاں)

چوہدری فضل حسین راہی - سہاگن وہ جسے پیا چاہے -

بیگم نجمہ حمید - جناب والا ووکیشنل نصاب میں تمام ہائی سکولوں کے ساتھ لازمی قرار دیں تاکہ پڑھائی کے ساتھ طالبات ہنر سیکھ کر آمدنی میں اضافہ کر سکیں - کمپیوٹر کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہائی سکولوں میں اس کورس کو مرتب کرنے کے لیے کمپیوٹر کی تعلیم دی جائے تاکہ لڑکیاں ہنرمند ہوسکیں - بی اے اینڈ بی ایڈ اور سی ٹی کا لڑکیوں کے لئے پنڈی میں کوئی ادارہ نہیں ہے اسلئے ایک ادارہ ضرور کسی کالج کے ساتھ تعلیمی بجٹ میں شروع کیا جائے - اردو ٹائپ رائٹنگ کا مرتب کیا جائے یہ سکولوں کی سطح پر مرتب کیا جائے - بچیاں کافی بیکار ہیں - میٹرک اور ایف اے کے بعد ان کورسز سے مستفید ہوکر کہیں نہ کہیں جاب Job مل سکتی ہیں - خاص طور پر گرمیوں کی چھٹیوں میں کسی نہ کسی سکول میں کورس ضرور کروائے جائیں - جناب والا - راولپنڈی میں داخلے کا مسئلہ غور طلب ہے - میں سمجھتی ہوں کہ وہاں کالج دینا بہت ضروری ہے - کیونکہ انہوں نے پہلے بھی کہا تھا کہ راولپنڈی کو کالج دینگے - اس کے علاوہ میں یہ عرض کرونگی کہ دارالخلافہ اور جی - ایچ - کیو کی منتقلی کے بعد پنڈی کے لوگ کافی متاثر رہے ہیں - اور انہوں بہت کم رقوم دے کر زمینیں دیں اور گھروں سے بے گھر کر دیا - تو جناب والا - میں یہ گذارش کرتی ہوں کہ ان کے لئے پنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام ضروری ہے - کیونکہ فیصل آباد ملتان اور لاہور میں بھی ایسا کیا گیا ہے - میں سمجھتی ہوں کہ پنڈی میں کسی بھی منصوبہ کے تحت کام نہیں ہو رہا - ویسے بھی آپ پنڈی میں جا کر دیکھیں - محلوں میں بہت سی جگہوں پر لوگ بوند بوند پانی کو ترس رہے ہیں - لہذا میں یہ التماس کروں گی کہ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام ضرور عمل میں لایا جائے - اب میری تقریر کا وقت ختم ہو رہا ہے - اور ان لوگوں نے شور مچانا ہے - میں اپنی سکیمیں ویسے ہی ہیلتھ کی اور باقی محکموں کو ہی دے دونگی - بہت بہت شکریہ -

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر - بیگم صاحبہ - آپ تشریف رکھیں - جناب ذرا ہاوس کے تقدس کو بحال کریں - آپس میں گفتگو سے احتیاط فرمائیں - سردار عاشق سین صاحب -

چوہدری فضل حسین راہی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب ۔ ایدھر نوں تہاڈی گردن نئیں ہوندی ۔ میں ویسے التجا کیتی اے ، جناب ، دی ، مہربانی ۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر — میری ہی نہیں بلکہ سارے ہاؤس کی آپ کی طرف نظریں لگی ہوئی ہیں ۔

چوہدری فضل حسین راہی — جناب ۔ گل ایہ ہے کہ میں صرف تہاڈے کولوں ایہ پچھنا چاہنا ہاں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کتنی دیر تک تقریر کیتی ۔ کتے منٹ تقریر کیتی اے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر — آپ تشریف رکھیں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ جناب اس میں آپ کو کیا پروبلم ہے ۔ جو ٹائم ان کو الاٹ ہوا تھا اسی کے مطابق انہوں نے تقریر کی ہے ۔

چوہدری فضل حسین راہی — جناب والا ۔ آپ اپنی مرضی سے جتنا وقت جسے چاہتے ہیں دے دیتے ہیں ۔ جسے چاہتے ہیں بٹھا دیتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر — یہ جو آپ اب ٹائم لے رہے ہیں یہ اپنی مرضی سے ہی لے رہے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

چوہدری فضل حسین راہی — جناب سپیکر ۔ انہوں نے بیس پچیس منٹ تقریر کی ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر — نہیں بیس منٹ تقریر نہیں کی ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

(قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری — جناب سپیکر اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے والا شخص (کوئی ممبر ہو) یا کوئی پارلیمانی سیکرٹری ہو یا کوئی منسٹر ہو وہ ہم آئندہ برداشت نہیں کریں گے ۔ ہر بات پر ہمارے چیئرمین پر تنقید ۔ ہر معاملے میں اور کام میں رکاوٹ یہ بڑا ناجائز اور برا فعل ہے اور بری بات ہے ۔ بار بار ایسی باتوں کرنے سے اس ایوان کا تقدس پامال ہو جائے گا اور یہ تمیز نہیں رہے گی کہ سپیکر

اور عام ممبر میں کوئی فرق ہے یا نہیں اور یہ بچوں کا کھیل بن جائے گا - اور میں یہ گزارش کروں گا کہ راہی صاحب نے بار بار تقدس پامال کرنے کی کوشش کی ہے انہیں تنبیہ کی جائے کہ وہ آئندہ ایسی حرکات سے باز رہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - ٹھیک ہے - راہی صاحب تشریف رکھیں -

(قطع کلامیاں)

ایک معزز ممبر - جناب سپیکر - رائے صاحب کو ذرا ہدایت کیجئے کہ وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ کر بات کریں - اور اپنی سیٹ چھوڑ کر علیحدہ بیٹھے ہیں - اور ہر بات پر تنقید کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں - ان کو ان کی سیٹ پر بیٹھنے کی ہدایت کی جائے -

(قطع کلامیاں)

سید حسنات احمد شاہ - جناب والا - ایوان میں ہاؤس کا تقدس بار بار پامال ہو رہا ہے - سب سے زیادہ قابل اعتراض بات یہ ہے کہ جو سپیکر کی چیئر ہے - اس پر ہم سب نے متفقہ طور پر اعتماد کیا ہے - اگر اس کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کئے جائیں تو وہ سارے ہاؤس کی توہین ہے - راہی صاحب بار بار ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں - ابھی انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے کہ کیا آپ کی گردن اس طرف نہیں مڑتی - میں یہ سمجھتا ہوں - کہ یہ نہایت توہین آمیز الفاظ ہیں - انہیں ان الفاظ کو واپس لینا چاہئے - یہ ہماری سب کی بے عزتی ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر سردار نذر محمد جتوئی صاحب -

سردار نذر محمد خان جتوئی - جناب سپیکر - سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ جو ٹائم ہے وہ نوٹ فرمائیں - ایسا نہ ہو کہ یہ جو بحث چلی ہے وہ بھی میرے وقت میں سے کاٹ دی جائے - جناب سپیکر - میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع عنایت فرمایا اور سب سے پہلے میں میاں نواز شریف صاحب کو اور اس ہاؤس کو مبارک باد دیتا ہوں کہ ان کی کوششوں کی وجہ سے ان کی سعی کی وجہ سے اب پانی کا مسئلہ حل ہو گیا ہے اور یہ تمام ہاؤس اس مبارک باد کا مستحق ہے - جناب سپیکر - اب میں بجٹ

کی طرف آتا ہوں اور بجٹ پر بحث کرنے سے پہلے میں جناب وزیر خزانہ صاحب کے دو حوالوں کا ذکر کروں گا - جناب وزیر خزانہ نے تقریر کے آخری حصہ میں اس بجٹ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے دو خامیوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے - پہلے نمبر پر وزیر خزانہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس بجٹ میں کم آمدنی والے گروپ اور کسانوں کا خیال رکھا گیا ہے - جناب سپیکر - میں نے یہ دیکھنے کے لئے کہ وزیر خزانہ صاحب اپنی version میں کس حد تک سچے ہیں اور یہ دیکھنے کے لئے کہ بجٹ بنانے والے کا رخ کس طرف ہے - ان کی مہربانیوں کی سمت کس طرف ہے - یہ دیکھنے کے لئے میں نے صرف اس بجٹ میں سے دو آئٹم کا تجزیہ کیا ہے - جناب سپیکر - یہ بجٹ تقریباً 15 سو صفحات پر مشتمل ضرب تقسیم کا ایک خوشنما کھیل ہے - اس تمام بجٹ کو بغور دیکھنا اور تمام بجٹ کا بغور تجزیہ کرنا ممکن نہیں تھا میں نے صرف اس میں سے یہ دیکھنے کے لئے کہ کہاں تک کم آمدنی والے گروپ کا خیال رکھا گیا ہے - میں نے صرف میڈیکل الاؤنس اور اعزازیہ کی صورت میں جو دو رقمیں ہر ڈیپارٹمنٹ کے لئے - رکھی گئی ہیں میں نے صرف ان دو آئٹم کا تجزیہ کیا ہے - جناب سپیکر سب سے پہلے میں میڈیکل الاؤنس کے متعلق عرض کروں گا - وہ طبی امداد ہے جو ہر محکمے ہر طبقے کیلئے مختلف صورت میں مخصوص کی گئی ہے - میں نے بہت سارے محکموں کا تجزیہ کیا ہے لیکن وقت کی قلت کی بنا پر میں یہاں محکمہ تعلیم کا ذکر کروں گا - جناب سپیکر محکمہ تعلیم کو طبی امداد کے لیے دو طبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے نمبر ۱ - سیکرٹری صاحبان اور ان کا متعلقہ عملہ ان کے لئے ایک الگ شعبہ سے میڈیکل الاؤنس رکھا گیا ہے اور اس کے بعد پرائمری سکول کے اساتذہ جو دیہاتوں میں کام کرتے ہیں ان کے لئے میڈیکل الاؤنس کی شرح مختلف رکھی گئی ہے - اب میں فیگرز کی طرف آتا ہوں - جناب سپیکر - سیکرٹری صاحبان اور ان کے عملے کے میڈیکل الاؤنس کے طور پر جو رقم رکھی گئی ہے جب ہم اس تمام عملے پر اس رقم کو تقسیم کرتے ہیں تو وہ 475 روپے فی کس بنتی ہے - جناب والا - جب ہم پرائمری سکول کے اساتذہ کی طرف آتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ اساتذہ کے لئے اس مد میں کتنی رقم رکھی گئی ہے - جب ہم اس رقم کو تمام اساتذہ پر تقسیم کرتے ہیں تو شرم کی بات ہے کہ یہ رقم تین روپے بیس پیسے بنتی ہے جناب سپیکر کیا یہی ہے جو کہ جناب وزیر خزانہ نے پہلے پہلے فرمایا تھا کہ کم آمدنی والے گروپ کا خیال رکھا گیا ہے - کیا پرائمری سکول کے

اساتذہ زیادہ آمدنی والے گروپ میں شامل ہیں ؟ کیا وہ کم آمدنی والے نہیں تھے - اس طرف وہ توجہ کیوں نہیں دیتے ہیں ؟ جناب سپیکر اس کے علاوہ ایک اور رقم ہے جو کہ مختلف محکموں کے لئے مختلف صورت میں رکھی گئی ہے - اس کو یہ اعزازیہ کہتے ہیں - جناب سپیکر اس سلسلہ میں بھی میں نے صرف محکمہ تعلیم کو ہی دیکھا ہے - تو محکمہ تعلیم کو اس مد میں بھی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے - ایک وہ طبقہ جو سیکرٹری صاحبان ہیں - اور ان کا متعلقہ عملہ ہے اور دوسرے طبقہ پرائمری سکول کے اساتذہ ہیں اور دیہاتوں میں کام کرتے ہیں - جناب والا ! آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ سیکرٹری صاحبان اور ان کے متعلقہ عملہ کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس کی فی کس شرح 265 روپے فی کس بنتی ہے - اور آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اس مد میں پرائمری سکول کے اساتذہ کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے - یہ پاکستان کا واحد طبقہ ہے جس کے لئے اس مد میں کوئی رقم نہیں رکھی گئی ہے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک لاکھ 81 ہزار چھ سو کچھ اساتذہ بنتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی جناب وزیر خزانہ نے اس قابل نہیں سمجھا ہے کہ ان کی دلجوئی کرنے کے لئے کچھ رقم ان کو بطور اعزازیہ کے دی جا سکے - جناب والا کیا یہ ممکن ہے کہ اساتذہ کی اتنی بڑی تعداد میں سے کوئی بھی شخص اس قابل نہ ہو جس کو کہ اعزازیہ کا مستحق سمجھا جائے - یہ بات باعث شرم ہے - اور میں ان دونوں صورتوں میں مطالبہ کرتا ہوں - یہ مطالبہ ان اساتذہ کا ہے میں ان کی تصدیق و تائید کرتا ہوں کہ میڈیکل الاؤنس جو کہ تمام محکموں کو دیا گیا ہے وہ تمام محکموں کا اکٹھا کرکے تمام ملازمین میں برابری کی بنیاد پر تقسیم کیا جانا چاہیے - اس میں یہ نہیں ہے کہ ہماری صرف سیکرٹری صاحب کے عملہ کے پاس زیادہ آتی ہے اور پرائمری سکول کے ماسٹر کے پاس کم آتی ہے - ہماری یہ نہیں دیکھتی ہے کہ یہ امیر ہے یا غریب ہے - ہماری سب کے لئے برابر ہے اور اس کا معاوضہ سب کو برابر ملنا چاہیے - اور جناب سپیکر اعزازیہ کی صورت میں جو رقم سیکرٹری صاحبان اور ان کے عملہ کے لئے رکھی گئی ہے اور اس مد میں پورے 38 سال سے محکمہ تعلیم کے پرائمری اساتذہ کو اس مد میں سے کچھ نہیں دیا گیا ہے - تو میری تجویز یہ ہے کہ سیکرٹری صاحب مہربانی کریں اور ان کا عملہ اس سال قربانی دے اور اس سال جو رقم اس مد میں ان کے لئے رکھی گئی ہے وہ پرائمری سکول کے اساتذہ میں تقسیم کی جائے جناب سپیکر وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا تھا کہ

بجٹ بناتے وقت ایم پی اے کی گزارشات کو مد نظر رکھا گیا ہے ۔ جناب سپیکر میری طرح اس معزز ایوان کے تمام معزز اراکین اس بات کی تصدیق کریں گے کہ یہ بات غلط ہے اور سبھی ممبران صاحبان نے اس بات کا اعادہ کیا ہے ۔ اور میں بھی یہی کہتا ہوں کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب ڈیرہ غازی خان تشریف لائے تھے اور میں نے اپنے علاقہ کے صرف ایک ہی مسئلہ کی طرف ان کی توجہ دلائی تھی ۔ اور میں نے یہ عرض کیا تھا کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب ۔ اس وقت پورا پنجاب پانی کو ترس رہا ہے ۔ لیکن ہم تحصیل علی پور کے باشندے دریائے سندھ کے کٹاؤ کا شکار ہیں ۔ اس ہاؤس کی اطلاع کے لئے میرے خیال میں آپ یقین نہیں کریں گے کہ جو پانی سندھ کو جا رہا ہے ہم اس کے ساتھ ساتھ راستہ میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور دریائے سندھ کے کٹاؤ کا مسلسل چار سال سے شکار ہیں جناب والا ۔ میں نے وزیر اعلیٰ کی خدمت میں یہ بھی عرض کیا تھا کہ اس وقت دریائے سندھ پوری آبادی سے 200 گز کے فاصلہ پر ہے ۔ اگر اس سال دریائے سندھ نے یہ 200 گز کا بھی فاصلہ طے کر لیا تو وہاں پر یقیناً دو لاکھ آبادی کو نقصان اٹھانا پڑے گا ۔ میں نے یہ بات ان کی خدمت میں عرض کی لیکن جب بجٹ کو دیکھا تو میں حیران رہ گیا ۔ کہ جہاں پر زندگی اور موت کا مسئلہ تھا وہاں پر کسی کو بھی خیال نہیں آیا ، بجٹ میں اس کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا ۔ اور میں نے پورے بجٹ کے 1500 صفحات پڑھے ہیں ۔ لیکن مجھے کہیں پر تحصیل علی پور کا نام نظر نہیں آیا ہے ۔ جناب والا اس صورت حال میں میں یہ کیسے کہہ سکتا ہوں کہ اس بجٹ کو بناتے وقت ایم ۔ پی ۔ اے ۔ کے خیالات کو مدنظر رکھا گیا ہے ۔ یہ بات غلط ہے اب بھی وقت ہے میں یہ پورے ایوان سے گذارش کرتا ہوں ، وزیر اعلیٰ سے گذارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے ٹھنڈے دل سے اس بجٹ پر دوبارہ غور کریں اور اس بجٹ میں تمام ایم ۔ پی ۔ اے ۔ کے خیالات کو سوچا جائے ۔ جناب سپیکر وقت کی قلت کی بنا پر میں ان خیالات کے بعد آپ سے اجازت چاہوں گا ۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میں معزز ممبران کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وقت کی کمی کے پیش نظر آپ یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے میں ذرا محتاط ہو جائیں ۔ کیونکہ ابھی چیف منسٹر صاحب نے بھی خطاب فرمانا ہے ۔ اور وزیر خزانہ نے بھی بجٹ کی تقریر کو wind up کرنا ہے ۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ لوگ پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے وقت ذرا محتاط ہوں ۔ وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے ۔

جناب فیض محمد چوہدری — پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا وہ جو کمیٹی بنی ہے وہ یہیں ہے یا اسلام آباد گئی ہے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں۔ محمد سعید ظفر صاحب۔ موجود نہیں ہیں ملک سعید منظور صاحب۔

جناب سعید منظور — بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب میں پنجابی وچ گل کرن دی اجازت چاہواں گا۔ میں سب توں پہلے جناب وزیر خزانہ دا اس ایوان دے وچ منتخب نمائندیاں دی طرفوں انہاں نوں پہلا بجٹ پیش کرن تے مبارکباد پیش کراں گا۔ میں جناب والا بجٹ اعداد و شمار دا مجموعہ تے ضخیم کتابیاں تے مشتمل اک دستاویز ہوندی اے۔ لیکن فی الحقیقت بجٹ دے نال ای عوام دی تعمیر و ترقی تے اوھدی معیشت دا صحیح پتا لگدا اے۔ پاکستان دے سب توں وڈے صوبہ پنجاب دا ایہ کوئی پہلا بجٹ نہیں ہیگا۔ اس توں پیشتر 37 بجٹ ہو چکے نیں۔ اور ہر بجٹ دے تیار کرن ویلے ایہ ضرور کہیا گیا اے۔ کہ ایہہ جیہڑا بجٹ ہے گا وے ایہ تہاڈی ترقی دے وچ سنگ میل دی حیثیت رکھدا اے۔ لیکن افسوس نال کہینا پیندا اے کہ اوہ تہانوں اج تک نصیب نئیں ہوئی۔ جیڑھی کہ آزاد تے خود مختار قوماں دے نصیباں وچ ہوندی اے۔ جناب والا آخر کی وجہ اے کہ جدوں وی بجٹ دا ٹائم آندا اے اشیائے صرف بازار وچوں مفقود ہو جاندیاں نیں کوئی چیز نبھدی نئیں ہوکی۔ ذخیرہ اندوزی ہو جاندی اے۔ پورے ملک دے وچ خوف تے ہراس دا عالم طاری ہوندا اے۔ جبکہ ہر آدمی جاندا ہیگا کہ بجٹ دے نال قیمتاں وچ اضافہ ہووئے گا۔ ایہ جناب خوف دی وجہ نال ہونا ہیے گا اے۔ ورنہ دوجے ممالک دے وچ بجٹ آندے رہندے نیں۔ اوھدے وچ ٹیکساں وچ اضافہ ہوندا رہندا اے۔ اوہ لوگ خوشی نال ٹیکس بھردے نیں۔ کوئی وی ٹیکس دی چوری نئیں کردا۔ اوھدی وجہ صرف ایہ ہے گی کہ اونہاں احباب نوں اپنیاں حکومتاں تے اعتماد ہوگیا ہے جیڑھا اپنے نئیں ویکھا گیا اوھدی وڈی وجہ میں جناب نوں عرض کراں کہ جنہاں نوں طبی سہولتاں وی فراہم نہ ہوون۔ جیہڑے ٹیکس وی ادا کردے ہوون لیکن اوہ ڈگریاں چک کے پھردے ہون اونہاں نوں ملازمت نہ ملے، انہاں علاقیاں ول وی ذرا غور فرماؤ جیہڑے 37 سال توں برابر ٹیکس ادا کر

رہن اے۔ سارے دیہات نیں تے میں یقین نال کہہ سکناں واں کہ میرے ایریا وچ میرے حلقے وچ صرف دو سڑکاں نیں جیہڑی کہ اس حالت وچ نیں جنہاں تے تھوڑا بہت ٹریا جا سکدا اے، ورنہ اوہ پورے دا پورا ایریا سڑکات توں محروم اے۔ سڑکات دا حوالہ میں اس واسطے دے رہیاں واں کہ سڑکاں ہونیگاں تے کچھ سکول ہونگے، کچھ ہور جیہڑیاں سہولتاں نے جس طرح ہسپتال وغیرہ نے۔ جدوں سڑکاں ای نہیں ہونگی تے ناں کسے نے ڈاکٹر کول جانا اے تے نہ ای کوئی ہسپتال بننا اے جناب والا میرا تعلق رحیم یار خان توں اے اور میں اس واسطے اپنے علاقے دا حوالہ دے رہیاں ہاں۔ ویسے وی اوہ پنجاب دا آخری ضلع اے تے اوہ وی پسماندہ ضلع قرار دتا جاندا اے۔

جناب ساڈے پاسے اک ہور مسئلہ وی ہے جیہڑا کہ کچی آبادیاں دا اے جیہڑیاں کے شہر دے نال نال بن گئیاں نیں، شہر وچ وی بڑا مسئلہ اے۔ جناب اس تے وی غور فرمان، وزیر اعلیٰ صاحب نے وعدہ وی فرمایا سی تے اس ول وی غور فرمایا جاوے جناب ساڈے کول اوتھے پانی دا وی بڑا وڈا مسئلہ ہے گا وے، شہر دے دوسرے علاقہ وچ زیر زمین پانی کڑوا اے، اوتھے مٹھے پانی دی بہت زبردست تنگی اے، اوہ لوگ پانی پین واسطے وی سخت تنگ آگئے نیں۔ مہربانی کر کے اونہاں دا پانی دا مسئلہ وی حل کرتا جاوے۔ جناب والا سڑکاں واسطے میں فیر پورے ایوان دی توجہ دواناں چاہناں کہ از راہ مہربانی میرے علاقہ وچ ضرور سڑکاں دی مہربانی کیتی جاوے۔ کیونکہ اودر سڑکاں بالکل کوئی نیں ہے گیاں، اگر کوئی بندا کسے مرض وچ مبتلا ہو جاندا اے تے اونہوں سڑک تے لیان واسطے وی پہلے دس بارہ بندے کٹھے کر کے اونہوں کسے چارپائی تے لمیاں پا کے لیجانا پیندا اے۔ بعض دفعہ تے اوہ مریض سڑک تے پہنچن توں پہلے مر جاندا اے۔ جناب والا میرے علاقہ وچ سڑکاں دی زبردست تنگی ہے گی اے تے اس واسطے مہربانی فرما کے میتوں ضرور سڑکاں عنایت کیتیاں جان۔ بڑی بڑی نوازش۔

جناب ڈپٹی سپیکر - چوہدری غلام رسول صاحب۔

چوہدری غلام رسول - جناب سپیکر میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا، سب سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس ایوان میں بہت قیمتی تجاویز پیش ہوئی ہیں، اسلئے ان پر کچھ نہ کچھ عمل ضرور کیا جائے ایسا نہ ہو کہ

برخاستند ، ہی ہمارا مسئلہ بن جائے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ایسی ایسی تجاویز یہاں پیش کی گئی ہیں جو سنہری حروف میں لکھی جا سکتی ہیں ایک سال بھی اگر سروے کیا جائے تو یہ سارے پنجاب کے مسائل اتنے معلوم نہیں ہو سکتے اس لیے ، میں یہ گزارش کروں گا کہ ان پر کچھ نہ کچھ ضرور غور کیا جائے ۔ اس کے بعد جناب والا بجٹ کے بارے میں میری یہ مختصر گزارش ہے کہ بہت سی باتیں ہو چکی ہیں میں صرف یہ کہوں گا کہ یہ بجٹ جو ہے قدرے ٹھیک ہے اس پر کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ، ویسے بھی ڈویلپمنٹ کیلئے کافی رقم مختص کی گئی ہے لیکن ایک چیز میں میرا تھوڑا سا اختلاف ہے وہ یہ کہ لاہور میں جو اخراجات کئے گئے ہیں مثلاً یہ چوبرجی کوارٹر ہیں ان کیلئے دو کروڑ روپیہ مختص کیا گیا ہے ۔ حالانکہ پچھلے سال ہی 20 لاکھ روپیہ ان کی مرمت پر خرچ کیا گیا تھا ، اب پھر دو کروڑ روپیہ اس پر خرچ کر کے ان کو Demolish کر کے ان کی دوبارہ تعمیر کی جائے گی ۔ اس کے علاوہ پرانے راوی پل کے متعلق میں عرض کروں گا کہ یہ اچھا بھلا پل تھا اب اس پر ڈھائی کروڑ روپیہ صرف کیا جا رہا ہے ، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے جو دیہات ہیں پہلے ان کے مسائل کو حل کرنے میں اولیت دی جانی چاہیے تھی کیونکہ وہ ہماری بنیاد ہے ، جس طرح ایک آدمی نے بہت اچھا لباس مثلاً سوٹ پہنا ہوا ہو اور اگر وہ پاؤں سے ننگا ہو تو اس کی کیا خوبصورتی ہو گی ۔ تو اگر دیہاتوں کو نظر انداز کر دیا جائے اور لاہور شہر میں جو چیزیں بنی ہوئی ہیں ان کو مسمار کر کے دوبارہ رقم خرچ کی جائے تو یہ پھر ٹھیک نہیں ہے ۔

اس کے بعد جناب والا میں ایڈمنسٹریشن کے بارے میں چند گزارشات پیش کروں گا کہ محض اخبارات میں یہ دینے سے کہ کرپشن کو بالکل ختم کر دیا جائے گا خوبصورت بیان دے دینے سے یا ریڈیو پر تقریر کر دینے سے یہ کرپشن ختم نہیں ہو جائے گی ۔ میں یہ کہوں گا کہ چھانٹی کی جانا بہت ضروری ہے ۔ یعنی overhauling of government machinery ۔ اسلئے جو بد عنوان آفیسر ہیں ان کی رپورٹیں دیکھ کر ان کی چھانٹی کی جائے اور جو بد عنوان آفیسر ہیں ان کی چھٹی کروائی جائے اور ان کی جگہ نئے جو لوگ ہیں بڑے اچھے لوگ ہیں ان کو آگے لایا جائے ۔

اس کے علاوہ اب میں اپنے علاقہ کے چند مسائل آپ کی خدمت میں پیش کروں گا ، مارشل لاء کے متعلق میری صرف یہ گزارش ہے کیونکہ میں پہلے یہ پوائنٹ بھول گیا تھا کہ صدر صاحب نے کہا تھا کہ

It is not a Martial Law, it is only a Ninty days fairplay operation

انہوں نے کہا کہ اسے مارشل لاء کا نام نہ دیں یہ صرف ninty days fairplay operation ہے اور اس کے بعد There will be no Martial Law. تو میں یہ کہتا ہوں کہ ہم نے تو fairplay operation کا نام بھی نہ دیکھا ، نہ کوئی فیئر پلے ہوا ، اور نہ ہی کوئی آپریشن ہوا نہ کچھ اور ہوا اور سب چیزیں چلتی رہیں - تو میں یہ کہتا ہوں کہ Ninty days fairplay operation کے بعد اب یہ عملی طور پر ختم کیا جائے کیونکہ اب تو 90 مہینے بھی گزر چکے ہیں میرے دوست کہیں گے کہ بار بار یہ یہی بات کرتے ہیں ، منڈی بہاؤالدین کو ضلع کا درجہ نہیں دیا گیا ، حالانکہ یہ پنجاب کا سب سے بڑا سب ڈویژن ہے ، بھکر ، وہاڑی ، چکوال اور جو چھوٹے چھوٹے علاقے ہیں ان کو ضلع بنا دیا ہے ، اسلئے میں گذارش کروں گا کہ منڈی بہاؤالدین کو ضلع کا درجہ دیا جائے - اس کے علاوہ سوئی گیس منڈی بہاؤالدین کے نزدیک سے گزرتی ہے لیکن منڈی بہاؤالدین میں سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی ، اسلئے فوری طور پر سوئی گیس مہیا کی جائے - اس کے علاوہ ہمارے ہاں ایک ریلوے کا پھاٹک ہے جو ابھی تک نہیں بن رہا جس کی وجہ سے پچھلے دو تین سال سے وہاں ٹریفک کا نظام خراب ہے - حالانکہ وہاں پر ساری سڑک مکمل ہو چکی ہے اسلئے ریلوے پھاٹک کو فوری طور پر بنایا جائے ، متعلقہ محکمہ کو ہدایت کی جائے کہ اس پھاٹک کو فوری طور پر مکمل کریں -

اس کے علاوہ سکارپ ایریا کے ساتھ ساتھ مونگ تا ملک وال دریائے جہلم اور لوئر جہلم کینال کے درمیان بارانی علاقہ ہے جس میں اسی نوے دیہات ہیں ، نہر کے ایک طرف سرکاری ٹیوب ویل نصب کئے جا چکے ہیں ، لیکن مونگ تا ملک وال اسی نوے دیہات ہیں ان میں ٹیوب ویل نہیں لگائے گئے لہذا اس کو بھی سکارپ ایریا میں شامل کیا جائے - اس کے علاوہ برساتی اور سیم نالوں کی کھدائی ہمارے علاقہ میں بہت ضروری ہے ، کچھ تو جدید نالے کھودے جانے چاہیں اور کچھ جو پہلے نالے ہیں ان کی صفائی بھی کی جانی ضروری ہے - اس کے بعد میری

یہ گزارش ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اپنی تقریر میں ہمارے اسلحہ کے لائسنسوں کا مسئلہ ضرور حل کریں کیونکہ ہر ایک ممبر کے پاس کم از کم دو دو سو لائسنس فارم جمع ہو چکے ہیں (نعرہ ہائے تحسین) تو میں یہ وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس مسئلہ کو حل کیا جائے ویسے بھی گورنمنٹ کو اس سے ریویو ملتا ہے ، ہم شریف لوگوں کو لائسنس دیں گے کیونکہ ممبر صاحبان جن لوگوں کو لائسنس دیں گے وہ کسی غیر مستحق آدمی کو نہیں دیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم مستحق لوگوں کو لائسنس دیں گے ۔

جناب والا منڈی بہاؤالدین میں گورنمنٹ انٹر کالج فار گرلز کو دو سال قبل زبانی طور پر ڈگری کالج کا درجہ دینے کا حکم ہوا تھا ۔ لیکن دو سال سے کلاسز کا اجراء نہیں ہو رہا جس سے کافی پریشانی ہے ، حالانکہ منڈی بہاؤالدین کافی بڑا سب ڈویژن ہے اور وہاں پر لڑکیوں کا کوئی کالج نہیں ہے ۔

اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ جناب ایکسپریس پچھلے تیس سال سے اس روٹ پر پنڈی سے پشاور کی طرف جاتی تھی لیکن جناب والا وہ روٹ ختم کر کے اس گاڑی کو براستہ کندیاں چلا دیا گیا ہے ، اس سے بھی ہمیں بہت نقصان ہوتا ہے محکمہ نہر کے دفاتر جو منڈی بہاؤالدین میں تھے ان کو بلا وجہ گجرات منتقل کر دیا گیا ہے حالانکہ Canal Irrigation Office منڈی بہاؤالدین تحصیل پھالیہ میں تھا ۔ لہذا گجرات میں دفتر کے منتقل کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا ، لہذا وہ احکام واپس لیے جائیں ۔ دوسرا جناب میونسپل کمیٹی کی جو حدود ہیں ان کی توسیع بہت ضروری ہے کیونکہ اس کے ارد گرد کافی بستیاں بن چکی ہیں اور وہ ان سہولیات سے محروم ہیں جو ایک شہری کو ملنی چاہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر — چوہدری صاحب آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

چوہدری غلام رسول — جناب والا subsidy سکیم کے تحت ٹیوب ویل زمینداروں کو زیادہ تعداد میں مہیا کیے جائیں کیونکہ نہری پانی کی بڑی قلت ہے دوسرا جناب بجلی کے جو ٹیوب ویل ہیں وہ بھی بڑے کم ہیں ، اس لیے میں جناب سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ضرور مہیا کیے جائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر – آپ تشریف رکھیں - ملک محمد اشرف صاحب -

ملک محمد اشرف پارا – جناب سپیکر بحث پر بجٹ کے دوران پانی کی بات ضرور کرنی پڑتی ہے - پانی کے بارے میں صرف کہوں گا کہ یہ صوبہ جس کا نام پانچ پانیوں کے مالک ہونے کی وجہ سے پنجاب رکھا گیا - اور اب اس کی آدھی آبادی پانی کو ترس رہی ہے - میں مرکزی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس صوبہ کو اس کی ضرورت کے مطابق پانی دیا جائے - ایسا نہ ہو کہ اس کا نام پنجاب کی بجائے دو آب پڑ جائے -

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا اس کے بعد بجٹ کا جو اعلان کیا گیا ہے کہ بجٹ کا جو 70 فیصد حصہ ہے وہ دیہی آبادی کی ترقی پر خرچ ہوگا دیہی آبادی کی ترقی میں سب سے بڑی اولیت زراعت کو دی جاتی ہے کیونکہ دیہی آبادی کے کاشتکار اور غیر کاشتکار جو بھی لوگ ہیں ان کی ترقی کا دار و مدار زراعت پر ہوتا ہے زراعت میں بیج ایک بنیادی چیز ہے - بیج کے بارے میں آپ سے عرض کروں گا کہ اچھا بیج زمینداروں کو سستے داموں پر ملنا چاہیے تاکہ زمیندار اچھا بیج بو کر اپنی پیداوار بڑھا سکیں مگر منسٹر بلدیات سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ عام جنس پر جو چونگی لگتی ہے بیج پر اس سے زیادہ کیوں لگائی جاتی ہے حالانکہ صدر پاکستان نے 16-10-80 کو اسلام آباد میں زمینداروں کا جو کنونشن ہوا اس میں یہ اعلان کیا -

Abolition of octroi on agricultural inputs no prior duty will be levied by Local Bodies on pesticides and other agricultural inputs.

اس اعلان کے باوجود بھی بیجوں پر بہت زیادہ چونگی لیتے ہیں جن کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے - گندم چیچہ وطنی میں فی کیوسٹنل 40 پیسے چونگی لی جاتی ہے - جبکہ گندم کے بیج پر 3 روپے 31 پیسے لی جاتی ہے اوکاڑہ میں گندم کے بیج پر 5 روپے 63 پیسے - کاٹن کے بیج پر اوکاڑہ میں 1 روپیہ 32 پیسے پتوکی میں گندم کے بیج پر 5 روپے 63 پیسے -

راجہ محمد خالد خان - پوائنٹ آف آرڈر - کیا فاضل رکن منڈی کے بھاؤ بتا رہے ہیں -

ملک محمد اشرف بارا - نہیں جناب جو محصول کے ریٹ ہیں وہ بتا رہو ہوں -

جناب سپیکر - ملک صاحب آپ کی تقریر کا وقت میرے خیال میں ختم ہوگیا ہے -

ملک محمد اشرف بارا - ابھی تو شروع ہوا ہے جی - یہ میں ریکارڈ پیش کرتا ہوں جو بیج پر زیادہ محصول لیا جاتا ہے - حالانکہ بیج پر محصول جو ہے وہ معاف ہونا چاہیے - اگر معاف نہیں تو عام جنس کے مطابق ہونا چاہیے -

جناب سپیکر - ٹھیک ہے یہ آپ پیش کر دیں -

ملک محمد اشرف بارا - اس کے علاوہ جناب زراعت کی جو دھان کی نرسری کی treatment ہو رہی ہے اس میں وزیر زراعت صاحب کو پوچھتا ہوں کہ یہ کاٹن سے متعلق ایک دوائی ہے جو 75-11-17 کو تیار ہوئی اور اس کی stability storage جو ہے وہ دو سال میں ختم ہو جاتی ہے یعنی 77-11-19 کو ختم ہو جاتی ہے اور اب یہ نرسری کی treatment کے لیے استعمال ہو رہی ہے - کیا اس کا کوئی اثر ہے زراعت کیا ترقی کرے گی - اس کے علاوہ جناب یہ جو ایل ڈی اے وغیرہ ترقیاتی ادارے بنے ہیں یہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ایل ڈی اے کے ایمپلائز کی ترقی کے لئے بنے ہیں یا کہ عوام کی ترقی کے لئے بنے ہیں - لاہور کی آبادی کے ساتھ ساتھ جو دیہات ہیں ان میں زمینداروں کی ایکڑوں کے حساب سے ملکیت ہے کسی کی ایک ایکڑ کسی کی دو ایکڑ کسی کی تین ایکڑ مگر یہ جو زبردستی aquire کر لی جاتی ہے - اس میں 30% زمین زمیندار کو پلاٹوں کی شکل میں واپس دی جاتی ہے - یہ جو زمیندار کو 70% زمین کا ریٹ دیتے ہیں وہ دو ہزار ساٹھ روپے فی مرلہ دیتے ہیں - اس کے بعد زمینداروں کو جو 30% زمین دی ہوئی ہے ان کا مقابلہ کرتے ہیں تو ڈویلپمنٹ چارجز 50,000 ہزار روپے فی کنال وہ دیں اور اس میں آدھا پہلے دیں اور آدھا بعد میں دیں - دیکھیں اب اگر ایک زمیندار کی زمین 10 کنال ہے تو اسے 3 کنال زمین واپس ملتی ہے جو ایل ڈی اے سے اسے ملتے ہیں وہ 14420 روپے سات کنال کے ملتے ہیں - اور اس سے جو وصول کرتے ہیں یعنی ڈیڑھ لاکھ روپیہ اسکے تین کنال کے ڈویلپمنٹ چارجز بنتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ 75 ہزار روپیہ پہلے دے - جسکی کل جائیداد ملکیت 14420 روپے ہے وہ پہلے 75 ہزار روپیہ کہاں سے دے گا - میں آپکی وساطت سے

اس حکومت کو اپیل کرتا ہوں کہ ایک جو ڈویلپمنٹ چارجز ہیں وہ 50 ہزار کی بجائے 25 ہزار کر دیئے جائیں جو اس سے پہلے تھے اتنی مہنگائی کونسی ہو گئی ہے کہ یکدم 25 ہزار سے 50 ہزار کر دیئے ہیں -

جناب سپیکر- ملک صاحب آپکی تقریر کا ٹائم ختم ہو گیا ہے - اب آپ تشریف رکھیں -

رائے جعفر خان-ان کو بات کرنے دیں کیونکہ ملک عباس صاحب کو آپ نے ٹائم نہیں دینا -

ملک محمد اشرف ہارا- وہ میری برادری کے ہیں اس لئے انکے حصے کا بھی ٹائم مجھے دے دیں - (قہقہہ)

جناب سپیکر-ملک صاحب اب آپ تشریف رکھیں - آپکی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے -

وزیر قانون-جناب والا کی اجازت سے ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آج بجٹ پر general discussion کا آخری دن ہے - کل طے یہ ہوا تھا کہ دو بجے آج ہاؤس کی کارروائی ختم کر دی جائے گی کیونکہ کل کی جو Demand for Grants اور کٹ موشنز پر ووٹنگ ہو گی اس کے لئے بھی وقت چاہیئے - ابھی جناب کے سامنے دو تین چیزیں pending ہیں ایک تو آپ نے کمیٹی مقرر کی تھی double membership کے لئے اس لئے بھی ریزولیوشن پاس کرنا ہے - اندازہ تھا کہ اس پر کچھ گرما گرم بحث بھی ہو تو وہ بھی ٹائم کچھ لگے گا - چونکہ منسٹر صاحبہ ہاؤس کے سامنے ایک اہم شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتے تھے کچھ وقت اس میں لگے گا اور ایک جو آخری آئٹم اس اجلاس کے آخری دن کی ہے وہ وزیر خزانہ صاحب اس کو wind up کریں گے تو میرا خیال ہے کہ کافی ٹائم ہو چکا ہے -اب میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ ابھی دو دن بقایا ہیں - ابھی جو کٹوتی کی تحریکیں آئیں گی ان پر بھی بات کرنے کے لئے لوگوں کو وقت چاہیئے - اس پر بھی بات ہو سکے گی - سات دن اس پر بحث ہو چکی ہے - اگر آپ آج کی بحث کے اختتام کا اعلان کریں اور دیگر کارروائی شروع کریں تو میں چاہتا ہوں کہ اس سے قبل میں نے کل ایک سٹیٹمنٹ دینے کا وعدہ کیا تھا جو مجالس قائمہ میں اس کے متعلق میں بتانا چاہتا تھا کہ اس کے متعلق کیا کیا جائے - اگر مجھے اجازت دیں تو میں عرض کروں -

جناب سپیکر—اس سے پہلے وہ ریزولیوشن آ جائے۔

وزیر قانون— جی ہاں۔

وزیر بلدیات الٰہی—جناب سپیکر ریزولیوشن تیار ہو گیا ہے تو آپ اجازت دیں کہ پیش کیا جائے۔

ایک معزز ممبر—آپ بالکل سپیکر کے فرائض ٹھیک طریقے سے انجام نہیں دے رہے۔ جب تک ہمیں ٹائم نہ دیا جائے تب تک ہاؤس کی کارروائی ختم نہیں ہونی چاہیئے۔ میں پہلی دفعہ بولا ہوں۔ اور میں یہ اپنا حق آپ سے لے کر رہوں گا اگر آپ نہیں دیں گے میں چھین کر لوں گا۔

چوہدری محمد رفیق—(جناب سپیکر مجھے بھی حق حاصل ہے۔ ہمیں سنا نہ گیا یا ہمیں سننے سے انکار کیا گیا تو ہمارا استحقاق مجروح ہو گا۔ اور ہم مسلسل ایک ہفتے سے انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب آپ ہمارا نام پکارتے ہیں۔ اور میرے خیال میں جتنے حضرات تشریف رکھتے ہیں اور بولنے سے رہ گئے ہیں۔ انہیں بولنے کا پہلے موقع دیا جائے اور بقیہ کارروائی کو التوا میں رکھا جائے۔ اور اس کے بعد باقی کارروائی شروع کی جائے۔

جناب سپیکر—ملک صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ بات کر چکے ہیں۔

جناب محمد اشرف بارا— جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر— جی فرمائیے۔

ملک محمد اشرف بارا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے بھی ٹائم اس لئے کم دیا گیا ہے۔ کہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ قرار داد پیش ہونی ہے۔ آپ بھی چیئرمین ہیں۔ اور وہ قرار داد آپ کے بھی مفاد میں ہے اس لئے ہم لوگوں کو ٹائم نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر۔ صرف قرارداد کا مسئلہ نہیں ہے۔ اس میں چیف منسٹر صاحب کچھ اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے بعد وزیر خزانہ نے اس کو wind up کرنا ہے۔ ٹائم اب بھی بڑھایا جا سکتا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ جب ٹائم بڑھایا جاتا ہے۔ تو یہاں سپیکر موجود ہوتا ہے۔ یا مقررین صاحبان موجود ہوتے ہیں لیکن اور مقررین صاحبان بھی موجود نہیں ہوتے ہیں۔ جو آج اصرار کر رہے ہیں۔

کہ ہمیں ٹائم دیا جائے - میں نے دیکھا ہے کہ کل کی afternoon نشست میں میں نے نوٹ کیا کہ بے شمار مقررین کے نام پکارے گئے - یہاں میرے بھائی گواہ بیٹھے ہیں کہ وہ یہاں ہاؤس میں موجود نہیں تھے - رفیق صاحب آپ رہے رہیں ہیں میں مانتا ہوں - اس سے پہلے بھی جب afternoon سیشن ہوا تھا - تو یہاں سپیکر اور مقررین کے سوا اس ہاؤس میں کوئی نہیں تھا - اور ہمارے اخبارات نے اگلے دن یہ سرخیاں لگائیں - کورم نہیں تھا - اس کے باوجود کارروائی جاری رہی - تو یہ کس وجہ سے سارے جتن کئے گئے ہیں کہ afternoon سیشن بھی کیا گیا ساڑھے پانچ بجے تک ہم یہاں بیٹھے رہے ہیں - محض اس لئے کہ آپ کا حق ہے - کہ آپ اظہار خیال فرما سکیں - آپ کو اپنا حق استعمال کرنے کا پورا پورا اختیار ہے - اور ہمیں آپ کے حق کو honour کرنا چاہئے - ہم پہلے بھی honour کرتے ہیں - آج بھی houour کرتے ہیں - اب یہ آپ فرمائیے کہ جو صاحبان اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں - وہ سارے commitment کرتے ہیں - کہ دو بجے کے بعد جو afternoon سیشن ہو گا - اس میں تشریف لائیں گے - تو میں وقت کو بڑھائے دیتا ہوں - آپ سارے صاحبان اس بات کی commitment کریں - تو میں وقت بڑھائے دیتا ہوں - اور آپ کو اظہار خیال کی دعوت دیتا ہوں - لیکن سوال یہ ہے کہ لوگ موجود نہیں ہیں - اور ابھی فنانس منسٹر صاحب نے اس کو wind up کرنا ہے - تو یہاں بیچوں یہ لوگ موجود نہیں ہوں گے تو وہ wind up کس کے سامنے کریں گے -

جناب محمد نصیر خان - جناب سپیکر - میری یہ تجویز ہے کہ اگر آپ چیف منسٹر صاحب کی تقریر آخر میں رکھیں تو ظاہر ہے - کہ اس وقت تک منسٹر بھی بیٹھے رہیں گے - پارلیمانی سیکرٹریز بھی - اور ہاؤس کا کورم بھی پورا رہے گا - اگر آپ نے انہیں پہلے موقع دیا تو ہم لوگ پھر رہ جائیں گے - پھر آپ کہیں گے کہ کورم پورا نہیں - مہربانی کرکے آپ ہمیں موقع دیں - کہ ہم کچھ کہہ سکیں -

جناب سپیکر - تو آپ صاحبان جو یہاں تشریف رکھتے ہیں - یہ اس بات کی commitment کرتے ہیں - کہ آپ afternoon session میں یہاں موجود ہوں گے -

(آوازیں - نہیں - نہیں)

ایک معزز رکن ۔ afternoon session ہوئے ہیں ۔ وزراء صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان بھی موجود رہے ہیں ۔ لیکن تعداد بہت کم رہی ہے ۔ اس وقت تو سبھی لوگ کہیں گے کہ ہم بیٹھنا چاہتے ہیں ۔ لیکن اس وقت کوئی بھی موجود نہیں ہوتا ۔

جناب سپیکر ۔ ابھی کہنے کو بھی کوئی تیار نہیں ۔

ایک معزز رکن ۔ ابھی دو تین معزز اراکین نے بڑی شدت کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ بیٹھنا چاہتے ہیں ۔ لیکن اس موقع پر کوئی بھی نہیں بیٹھتا ۔ تو اس لئے میری یہ گذارش ہوگی کہ آپ پہلے ریزو لیوشن کو لے لیں اس کے بعد پھر ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے تقریر wind up کرنی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ تو اس میں میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں . . . . چودھری صاحب تشریف رکھیں . . . . . رائے صاحب آپ تشریف رکھیں آپ بول چکے ہیں ابھی کچھ ایام ہیں کل سے بجٹ پر رائے شماری ہوگی ، تحاریک کٹوتی آئیں گی ، دوستوں کو اظہار خیال کا موقع ملے گا ۔ اور اس کے بعد دو دن کے لئے Private Members Business ہے اس میں آپ کے سوالات ہیں ۔ ان پر ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں ۔ آپ کو اظہار خیال کا بھی موقع ملے گا ۔ لیکن جو صاحبان نہیں بول سکے مجھے ان کا سب سے زیادہ احساس ہے اور آپ یقین مانئیے گا کہ اگر آپ اس کو دیکھیں کہ 2 جون سے بجٹ پر بحث شروع ہے اور 2 جون سے لے کے آج 9 جون ہے پورے 8 دن ہو گئے ہیں آپ اندازہ فرمائیے جو صاحبان بھی اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں اس میں سب سے پہلا رکن اسمبلی جو اظہار خیال کرے گا وہ 2 تاریخ کو آٹھ بجے کرے گا اور سب سے آخری جو ہے وہ 9 تاریخ کو دو بجے کرے گا ۔ تو آگے پیچھے پھر صورت ہوتا ہے کسی نے پہلے اظہار خیال کرنا ہے کسی نے بعد میں ۔ جو صاحبان اظہار خیال کرنے سے رہ گئے ہیں ان کا میرے دل میں بے حد احترام اور مقام ہے اور آپ یقین جانیئے کہ کسی بھی انداز میں میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ان میں سے کسی دوست کو نظر انداز کروں ۔ یہ صرف آگے پیچھے والی بات ہے ۔ آپ کو اظہار خیال کا موقع ملے گا ، یقیناً ملے گا اور یہ جو باقی ایام ہیں ان میں ہی آپ کو موقع مل جائے گا ۔

رائے جعفر خاں — ہم نے کل بھی یہ احتجاج کیا تھا ، ہمیں وقت تو ملتا ہے ۔

ایک معزز رکن — ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے زیادتی ہوئی ہے ۔ ہم اپنے علاقے کے مسائل بیان نہیں کر سکے صرف اور صرف آپ کی وجہ سے ۔ آپ نے ہمیں ٹائم نہیں دیا ۔ آخر اس کی وجہ بیان کریں ۔ کیا ہم ووٹ لے کر کامیاب نہیں ہوئے ۔ کیا ہم دو تین لاکھ آدمیوں کی نمائندگی نہیں کرتے خدا کی قسم ۔ میں نے ہر روز آپ کو پانچ چٹیں دی ہیں کہ مجھے ٹائم دیا جائے ۔ ایسا کیوں ہوا ہے ، وہی آپ اپنے ملازم سے پوچھیں کہ میں نے آپ کو پانچ چٹیں نہیں بھیجیں کہ مجھے ٹائم دیا جائے کہ میں اپنے علاقے کے مسائل بیان کروں ۔ اس سے پوچھیں یہ آپ کا ملازم ہے ۔ خدا کی قسم میرے ساتھ آپ نے زیادتی کی ہے کہ مجھے ٹائم نہیں دیا ۔ یہ زیادتی ہے ۔ ہم اس کے خلاف احتجاج کریں گے ۔

جناب سپیکر — میں آپ کی مشکل تسلیم کرتا ہوں ۔ آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور آپ کی چٹیں جو میرے پاس آئی ہیں ان کی بھی قدر کرتا ہوں ۔ میرے پاس جو جو چٹیں آئی ہیں ۔ ان میں جو جو مضامین ہیں ۔ ان کو میں پڑھ کے سنا نہیں سکتا ۔ ان میں کچھ شعر ہیں کچھ مطالبات کئے ہیں ۔ مجھے آپ سب کے جذبات کا دلی طور پر احترام ہے ۔ لیکن وقت کی جو قید ہے اس کا میرے پاس کیا علاج ہے ، میں وقت اب بھی extend کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ ہاؤس اگر اتفاق کرتا ہے تو مجھے کوئی عرج نہیں ہے ۔ چیف منسٹر صاحب سے بھی درخواست کی جا سکتی ہے کہ وہ بعد دوپہر کے سیشن میں تشریف لائیں اور وزیر خزانہ اس کو afternoon سیشن میں wind up کر سکتے ہیں ۔ لیکن جو صاحبان یہاں موجود ہیں ان سے میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ ان اپنے بھائیوں کے جذبات کا احساس کریں . . .

چوہدری محمد خالد — ہمارے علاقے پنڈی کے ساتھ جو ناانصافی ہوئی ہے خاص طور پر تحصیل کہوٹہ کے ساتھ ۔ جدو مری کہوٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی تھی ۔ مری کو تو اس کا حصہ مل گیا ہے لیکن کہوٹہ کو نہیں ملا ۔ اس بنا پر میں آپ کے رویہ پر واک آؤٹ کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خاں — ہم اپنے بھائی کو واک آؤٹ نہیں کرنے دیں گے ۔ میں جناب سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ ان کو پہلے ٹائم دیں ۔

میں گزارش کروں گا کہ وہ اپنا وقت اپنے اس بھائی پر قربان کر دیں جو اس وقت ضروری بات کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔

وزیر قانون - رانا صاحب یہ میرا وقت نہیں ہے میں تو سپیکر کی اجازت سے کھڑا ہوا ہوں کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کتنے فاضل ممبران رہ گئے ہیں جن کو اس budget debates میں بحث کا موقع نہیں مل سکا۔ جناب سپیکر کارروائی جاری رکھیں اب تک تو دو افراد بھگت جاتے تھے۔

جناب سپیکر - بات ابھی طے ہو سکتی ہے اور یہ آسانی کے ساتھ طے ہو سکتی ہے معزز اراکین اسمبلی میں تو آپ کی ناراضگی کو بھی اپنے سر آنکھوں پر لیتا ہوں آپ کے تندو تیز جملوں کو بھی محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میں آپ کے لئے یہاں بیٹھنے کے لئے تیار ہوں شام تک بیٹھنے کے لئے تیار ہوں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ دوسرے معزز اراکین اسمبلی جو اظہار خیال فرما چکے ہیں۔ اپنے اپنے علاقوں کے مسائل بیان کر چکے ہیں اپنے جو grievences ہیں ان کو اس کورم پہ highlight کر چکے ہیں وہ اپنے ان بھائیوں کا احساس کریں جو ابھی تک بات نہیں کر سکے اگر آپ احساس کرتے ہیں تو آئیے میرے ساتھ بیٹھیے ہم ان بھائیوں کو بھی وقت دیں۔

رانا پھول محمد خان - آپ نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ آپ کی ناراضگی میں بھی سہتا ہوں گزارش یہ ہے کہ عیدیں وہی مناتے ہیں جو روزے رکھتے ہیں جب آپ ہمارے ہاؤس کے صدر ہیں ہمارے دکھ درد شکائتیں تو آپ کو سننی پڑیں گی اور طعنے بھی سننے پڑیں گے۔ کیونکہ جو عیدیں مناتے ہیں وہ روزے بھی رکھتے ہیں۔

ایک فاضل رکن - جناب سپیکر۔ میں نے جو گزارش کی تھی اس کا جواب نہیں ملا۔

جناب سپیکر جی فرمائیں۔ یعنی میرے پاس جو لسٹ ہے اس بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔

ایک فاضل رکن - سر میں اس لئے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں بھی ان میں سے ہوں جن کو ابھی تک باری نہیں مل سکی۔

جناب سپیکر - جی مجھے معلوم ہے۔

ایک فاضل رکن - وقت کی کمی کی خاطر میں یہ قربانی دینے کے لئے تیار ہوں - وہ دوست - وہ بھائی جو اس موڈ میں ہیں کہ اپنا حق آپ سے چھین کر لینا چاہتے ہیں انہیں باری دے دی جائے - اگر وہ دو چار ہیں پھر تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور اگر وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں ، تیس یا چالیس ہیں پھر تو نہ میرے بس میں ہے نہ آپ کے بس کی بات ہے - اگر اس قسم کا کوئی حل نکل سکتا ہے تو نکال لیں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - اچھا جناب - میرے پاس جو فہرست ہے اس میں بارہ اراکین اسمبلی ایسے ہیں جو چاہتے تھے کہ اظہار خیال کریں اور وہ نہ کر سکے اور ان کے علاوہ تین پارلیمانی سیکرٹری صاحبان ایسے ہیں جو چاہتے تھے کہ اظہار خیال کریں مگر نہیں کر سکے - کل پندرہ ہیں اور اگر آپ اس بات پہ اتفاق کریں کہ ہاؤس کا وقت بڑھا دیا جائے اور آپ یہاں تشریف رکھیں گے تو ٹھیک ہے -

ایک فاضل رکن - ہم یہاں بیٹھیں گے اور ضرور بیٹھیں گے اور گلفام اشرف صاحب بھی اپنی تقریر دوبارہ شروع کر دیں -

جناب سپیکر - صاحبان - آپ اس بات کی commitment کرتے ہیں کہ آپ آدھ گھنٹے کے وقفے کے بعد تشریف لائیں گے سب صاحبان اگر commitment کرتے ہیں تو پھر ہم چیف منسٹر صاحب سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ یہ afternoon session میں تشریف لائیں - رمضان شریف کا مبارک مہینہ ہے سب صاحبان اس بات کا اقرار کر رہے ہیں - سبھی اقرار کر رہے ہیں - ہاتھ کھڑے کریں جو صاحبان اس کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ afternoon session میں تشریف لائیں گے جن کو اپنے ان بھائیوں کا احساس ہے جن کو ان کے استحقاق کا احساس ہے جو اپنے دوپہر کا آرام قربان کر سکتے ہیں - تو بیگم صاحبہ آپ تو ہاتھ کھڑا کر رہی ہیں نا -

(اس مرحلہ پر ممبران نے ہاتھ کھڑے کئے) -

ایک فاضل رکن - جناب سپیکر ایک دن اور بڑھا دیا جائے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر سر -

اس ہاؤس کی یہ روایت نہیں - ایسی روایت تو ہے کہ کھڑے ہو کر تو گنتی کروا سکتے ہیں لیکن ہاتھ کھڑے کر کے آج تک ارکان اسمبلی نے اپنی رائے کا کبھی اظہار نہیں کیا - ہاتھ کھڑے سکول کے بچے کرتے

میں میں گستاخی کی معافی چاہتا ہوں آئندہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک نہ کیجئے گا۔

جناب سپیکر - شکریہ رانا صاحب - جی شکریہ - حضرات اس وقت کی کارروائی کو دو بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے - دو بجے ہم پھر دوبارہ اکٹھے ہوں گے اور اپنے بھائیوں کی باتیں سنیں گے - اور پھر چیف منسٹر صاحب اور وزیر خزانہ صاحب بھی اظہار خیال فرمائیں گے -

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دو بجے تک ملتوی ہو گئی)

سہ پہر کی نشست

پنجاب کابینہ کا میزانیہ 1985-86ء

بحثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری)

(وقفے کے بعد جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر— ریزولیشن کے محرک موجود ہیں - - - کوئی ممبر صاحبان موجود نہیں ہیں - میرے خیال میں کمیٹی کا کوئی آدمی پیش کر سکتا ہے -

وزیر بلدیات— جناب میرے خیال میں بہتر ہے کہ موور خود پیش کریں -

جناب سپیکر—جناب محمد رفیق -

جناب محمد رفیق— جناب سپیکر - بہت بہت شکریہ - کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے - زیر بحث بجٹ کی بنیاد اور انحصار مرکز کی امداد اور قرضوں پر منحصر ہے - اور مرکزی بجٹ کی بنیاد اور اس کا انحصار بیرونی ورلڈ بنک کے قرضہ جات پر ہوتا ہے - اور اس کی بیساکھیوں پر قائم ہے - جو کہ امریکی سامراج کا ایک طفیلی ادارہ ہے اور یہ تمام تر قرضہ جات جو کہ بیرونی قرضہ جات کی شکل میں ہمیں ملتے ہیں یا ورلڈ بنک ترقی پذیر ملکوں کو دیتا ہے وہ محض اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے دیتا ہے تاکہ ان ملکوں کو خود کفیل بنانے کے لئے ہماری اپنی اصولی پالیسی کے متعلق یہ بات سوچ لیں کہ ہم نے جب بھی یہ قرضہ جات اپنے آپ کو خود کفیل بنانے کے لئے مانگے تو ہمیں کبھی وہ قرضہ جات نہیں ملے بلکہ ڈویلپمنٹ سکیم کے لئے وہ قرضہ جات ملتے ہیں - سڑکیں وغیرہ یا

ہسپتال وغیرہ بنوانے کے لئے اور اس قسم کی سکیموں کے لئے اور بعینہ پنجاب کے بجٹ کی بھی یہی پوزیشن ہے - کہ چونکہ یہ مرکزی بجٹ کے تحت اور اس کی قرضہ کی امداد سے چل رہا ہے اور ہمارے کاشتکار بھائی جن کو امداد کی زیادہ ضرورت ہے اور ڈویلپمنٹ کی زیادہ ضرورت ہے - وہ اس پیسا کھی کے نہ رہ جانے سے بالکل ادھورے رہ جاتے ہیں - ان کا کوئی مقام نہیں جناب والا میں جو سمجھتا ہوں کہ 72 فیصد آبادی جس کو اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے اور اس ریڑھ کی ہڈی کو جس طرح سے سوتیلانہ اور سوداگرانہ سلوک کے ساتھ برتا گیا - آج تک جس کی تعمیر و ترقی پر پہلے توجہ نہیں دی گئی - اور نہ ہی اس بجٹ میں بھی توجہ دی گئی ہے - بجٹ میں جو رقوم رکھی گئی ہیں - میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس میں خاصے وسائل موجود ہیں - اور اس سلسلہ میں جو رقم مختص کی گئی ہے وہ بھی ضروریات کے مطابق پسماندگیوں اور محرومیوں کو دور کرنے کے لئے ہے وہ ایسے ہی ہیں جیسے اونٹ کے منہ میں زیرہ - جناب والا کسی بجٹ کے اچھے یا برے ہونے کا ایک اندازہ ایک عام آدمی کے گھریلو زندگی سے ہوتا ہے - اور اس کے گھریلو بجٹ سے ہوتا ہے - کہ وہ کس حد تک اچھا ہے یا مفید ہے - آپ دیکھتے ہیں کہ آج عام آدمی کی کمر مہنگائی کی وجہ سے ٹوٹی ہے اور اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہے نہ کوالٹی کنٹرول ہے اور نہ ہی پرائس کنٹرول ہے جس کا جتنا جی چاہے منافع خوری کرتا ہے - ذخیرہ خوروں اور منافع خوروں کی موج ہے نہ ان پر کسی کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور بجٹ پر جتنے ٹیکس لگتے ہیں وہ زیادہ تر غریب آدمی ہی سہارتے ہیں اور اس کے اثرات انہی لوگوں پر پڑتے ہیں - جناب والا یہ تسلیم کرتے ہیں کہ وسائل کم ہیں اور وسائل کی کمی کی وجہ سے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ تعمیر و ترقی ممکن نہیں ہے - میں یہ بھی مانتا ہوں کہ وسائل کم ہیں - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وسائل کیوں کم ہیں - وسائل جہاں سے بنتے ہیں مثال کے طور پر - ٹیکسیشن ہے کسٹم ڈیپارٹمنٹ ہے - آپ دیکھتے ہیں کہ وسائل کے راستے میں قومی خزانے کے راستے میں وہ ہر جگہ پر مورچے لگا کر بیٹھے ہیں اور ان کی منتھلیاں مقرر ہیں اس لئے وہ قومی خزانے تک پوری رقم نہیں پہنچنے دیتے اور اس پر بھی المیہ یہ ہے کہ جو وسائل بن جاتے ہیں وہ بھی پوری طرح سے خرچ نہیں ہوتے بلکہ راستے میں مگرمچھ بیٹھے ہیں جو بلوں کی تیاری اور کمیشن کے سلسلہ میں تقریباً اس کا آدھ حصہ کھا جاتے ہیں اور آدھی رقم کہیں جا کر صرف ہوتی ہے اور اس طرح ترقی کی

رفتار نصف رہ جاتی ہے۔ جناب والا بجٹ کا تمام تر اثر عام آدمی کی زندگی پر پڑتا ہے۔ مہنگائی کا ذکر میں آپ کے سامنے کر چکا ہوں اور اس کے علاوہ بے روزگاری جو ملک میں عام ہے اور پڑھا لکھا طبقہ بے کار پھر رہا ہے یہ بھی بجٹ ہی کی وجہ سے ہے کہ ان کو روزگار کا کوئی تحفظ نہیں ہے، حالانکہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ رہائش فراہم کرے، دال روٹی اور روزگار مہیا کرے، جان و مال کا تحفظ چادر اور چار دیواری کا تحفظ کرے تعلیمی اور طبی سہولتیں فراہم کرے، بجلی سڑکیں اور آمد و رفت کی بھی سہولتیں فراہم کرے۔ جناب والا جہاں تک رہائشی مسائل کا تعلق ہے میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ کالونی ایریا جو ہمیں خصوصاً پنجاب میں آباد کاری کے علاقوں میں، ہو سکتا ہے کہ پنجاب کے باقی اضلاع میں بھی یہی صورت حال ہو کہ جب یہ 1980ء میں یا اس سے کچھ پہلے جب آباد کاری ہوئی تو عام کاشت کاروں کو ایک مربع زمین اور رہائش کیلئے ایک احاطہ ملا تھا جو کہ آج تک تقسیم ہوتے ہوتے کھیتوں اور کنالوں تک زرعی زمین کی پوزیشن پہنچ گئی ہے اور جو رہائشی احاطہ جات ہیں وہ وراثت میں آتے آتے مرلوں تک پہنچ گئی ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ الاٹمنٹ کیلئے جو قوانین بورڈ آف ریونیو نے بنائے اس میں یہ بات تھی اور یہ چٹھیاں جاری ہو چکی تھی اور جس کی وجہ سے یہ الاٹمنٹ دیہات میں نہیں ہوئی کہ جن لوگوں کو وراثت میں ایک یا دو مرلے بھی حصہ ملتا تھا، ان کو الاٹمنٹ کا کوئی حق نہیں تھا، اس سلسلہ میں احتجاج کرنے کے بعد میرے خیال میں کوئی سال چھ مہینے ہوئے ہیں کہ یہ شرط relax ہوئی ہے۔ دوسرا المیہ جناب والا یہ ہے کہ جو مالک زمین نہیں، جن میں مزدور اور کھیت مزدور شامل ہیں ان کو الاٹمنٹ کا سرے سے حق ہی نہیں دیا گیا، ان حالات میں لوگ مجبوراً سر چھپانے کیلئے گھر تعمیر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور ان لوگوں نے ناجائز تجاوزات، جن کا آج کل اخبارات میں عام تذکرہ ہے انہوں نے اپنے یہ گھر تنگ آکر تعمیر کئے ہیں، اب حکومت ان کو بے دخل کرنے کیلئے، یا ان ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کیلئے یہ قانون بنایا گیا ہے کہ یا تو ان کو خریدو یا پھر کرایہ دو جناب والا خریدنے کی شرائط یہ ہیں کہ آپ سن کر حیران ہونگے کہ دیہات میں جو قیمت مقرر کی گئی ہے وہ ہے لوکل ریٹ جو کہ وہاں پر prevail کرتی ہو جمع 60 فیصد سرچارج۔ یہ تقریباً ڈھائی تین ہزار سے لیکر چھ ساڑھے چھ ہزار روپے فی مرلہ تک بنتی ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے اور جو کرایہ کیلئے

رکھی گئی ہیں وہ بھی 20 روپے مرلہ ہے چاہے وہ بیس سال سے بیٹھا ہو وہاں سے لے کر اسے سارا کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے تب جا کر کہ وہ اپنے حقوق ملکیت حاصل کر سکتا ہے۔ ان حالات میں ان قیمتوں میں کوئی کاشت کار مزدور یا کھیت مزدور جس میں اتنی سکت نہیں ہے کہ جو گھر اس نے تعمیر کر لیا ہے اس کی قیمت ادا کر سکے اس کی دوسری طرف شہری کچی آبادیاں کو regularize کرنے کے لئے جو ریٹ مقرر کئے گئے ہیں وہ 172 روپے فی مرلہ ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ شہروں میں جہاں کہ زمینیں مہنگی ہیں اور وہاں پر کچی آبادیوں کے لئے فی مرلہ قیمت سستی رکھی گئی ہے اور جہاں پر زمینیں سستی ہیں وہاں پر فی مرلہ قیمت خرید زیادہ رکھی گئی ہے۔ اس تفاوت کو ختم کرنے کے لئے میں آپ کے توسط سے یہ عوامی مطالبہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ ان قوانین میں ترمیم کی جائے۔ اگر حکومت دیہاتی کچی آبادیوں کو regularize کرنے کے لئے حقوق ملکیت کم قیمت پر مہیا نہیں کر سکتی تو پھر کم از کم شہری کچی بستیوں کے برابر ہی 172 روپے فی مرلہ قیمت مقرر کی گئی ہے۔ اسی کے حساب سے ہی ان کو حقوق ملکیت دئیے جائیں۔

رانا پھول محمد خاں—172 روپے زیادہ ہے۔

چوہدری محمد رفیق—جناب والا چھ ساڑھے چھ ہزار روپے فی مرلہ دیہاتوں میں بنتا ہے میں تو یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر 172 روپے سے کم قیمت پر حکومت نہیں مہیا کر سکتی تو۔

مسٹر سپیکر—رفیق صاحب آپ چیئر کو ایڈریس کریں۔

چوہدری محمد رفیق—جناب سپیکر میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان شرائط کو نرم کر کے کچی بستیوں کو جس کے متعلق وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی اخبارات میں بیان تھا اور وزیر لوکل گورنمنٹ نے بھی اسی دن سٹیٹمنٹ دی تھی کہ ان کچی آبادیوں کو regularize کیا جا رہا ہے اور کچھ کچی بستیوں کو حقوق ملکیت دے دیئے گئے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قرین انصاف ہو گا کہ جو شہری کچی آبادیاں ہیں ان کو بھی حقوق ملکیت دیئے جائیں اور دیہات کی جو کچی آبادیاں ہیں ان کو بھی حقوق ملکیت دیئے جائیں اور شہری اور دیہاتی کچی آبادیوں میں جو قیمتوں کا تضاد ہے اس کو بھی ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر non-propietors کا میں نے ذکر کیا تھا کہ بے مالک زمین کو الاٹمنٹ کا کوئی حق نہیں ہے سابقہ حکومت نے ایک پانچ مرلہ حکم جاری کی تھی اب وہ ختم ہوگئی ہے میرا مطالبہ یہ ہے کہ بے مالک زمین کو بھی پھر سے دوبارہ الاٹمنٹ کے حقوق مہیا کئے جائیں (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب والا وہ لوگ ہماری زرعی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں ہماری ملکیت کی اساس ہیں اگر ہم ان کو سر چھپانے کے لئے بھی جگہ نہیں دے سکتے ان کو یہ حق بھی نہیں دے سکتے تو ہم ان سے کسی حب الوطنی کی توقع رکھ سکیں گے۔

جناب سپیکر کاشت کار کے مسائل پر میں تھوڑی سی روشنی ڈالتا ہوں اور علامہ اقبال کے دو شعر ہیں جو میں آپ کی نذر کرتا ہوں۔

کانپتا ہے دل ترا اندیشہ طوفان سے کیا
نا خدا تو بحر تو کشتی بھی تو ساحل بھی تو
آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقان ذرا
دانہ تو کھیتی بھی تو باراں بھی تو حاصل بھی تو

جناب والا کاشت کار کے جو مسائل ہیں ان میں سر فہرست پانی کا مسئلہ ہے مالیہ کی زیادتی ہے کھاد اور بیج کے مسائل۔ پھر سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ کاشتکار کو اس کی محنت کا صلہ نہیں ملتا کیونکہ جب وہ اپنی پیداوار منڈی میں لے کر جاتا ہے۔

مثال کے طور پر سبزی لے لیں، فروٹ لے لیں ایک ریڑھی والا یا دکاندار وہی سبزی اور فروٹ وہاں سے خرید کر کے، فرض کریں سبزی وہ سو روپے کی لاتا ہے اور دام کو وہ اپنی دکان یا ریڑھی پر سو روپے کے دو سو روپے بناتا ہے، حالانکہ کہ کاشت کار کو چھ مہینے میں یا دو مہینے میں بھی اتنا نہیں ملتا۔ اسلئے گزارش یہ ہے کہ جس طرح کہ صنعت کار کو حق ہے کہ اپنی کاسٹ آف پروڈکشن کو شامل کر کے اپنی قیمت کا تعین کرے، کاشت کار کو بھی یہ حق ملنا چاہیے کہ وہ اپنی کاشت آف پروڈکشن اور منافع شامل کر کے اپنی قیمتوں کا تعین کر سکے۔ اگر کاشت کار کو زندہ رکھنا ہے اور اگر زرعی معیشت کو زندہ رکھنا ہے، جو کہ اس ملک کی اساس ہے اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے، ہماری صنعت کی بنیاد ہے، ہمارے وجود کی بنیاد ہے۔ تو جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ 72 فیصد آبادی جو اتنی محرومیوں کا

شکار ہے پسماندگیوں کا شکار ہے - میرا یہ مطالبہ ہے کہ جب تک اس کو شہری آبادیوں یا شہری سہولتوں کے برابر نہیں لایا جا سکتا تب تک اس کا حل یوں تجویز کیا جا سکتا ہے کہ جتنی اعلیٰ ملازمتیں ہیں ان میں آبادی کے تناسب سے اعلیٰ ملازمتوں میں کوٹہ مقرر کیا جائے یونیورسٹیوں میں پروفیشنل کالجز میں بھی آبادی کے تناسب سے ان کا کوٹہ مقرر کیا جائے اور کالجوں میں داخلے کا بندوبست کیا جائے - اس کے ساتھ ساتھ دیہاتوں میں ان کیلئے یہ ساری سہولتیں اور آسائشیں بھی مہیا کی جائیں -

مسٹر سپیکر — رفیق صاحب آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے -

چوہدری محمد رفیق — جناب والا میں اپنی آخری بات کیلئے دو منٹ کی اجازت چاہوں گا ، اس کے ساتھ ساتھ کاشت کار کا جو استحصال ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر — رفیق صاحب آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ اگر آپ اپنے ٹائم پر بیٹھیں گے نہیں دوسروں کو کیسے وقت ملے گا

چوہدری محمد رفیق — جناب والا میں نے اپنی بات اسی پر ختم کر لینی تھی کہ تھانوں میں ریٹ مقرر ہیں ، ہسپتالوں میں mod o legal کے ریٹ کا مقرر ہیں -

رائے جعفر خان (فیصل آباد) — جناب والا ان کو بات کرنے دیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر — آپ ملک صاحب کے توسط سے رفیق صاحب کو ٹائم دیتے ہیں -

رائے جعفر خان — جناب والا غلام رسول صاحب کا ٹائم ان کو دے دیں -

مسٹر سپیکر — مجھے افسوس ہے - میں آپ کے اس مشورے پر عمل نہیں کر سکتا

جناب محمد رفیق - جناب والا جہاں جہاں کاشتکار کا یعنی 77 فیصد آبادی کا واسطہ پڑتا ہے وہاں ان کو اسی چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ہسپتالوں میں میڈیکولیگل کے ریٹ مقرر ہیں چاہیے جونسا

پر تعلیمی معیار کو قائم کرنا چاہیئے - سکول جو پہلے بن چکے ہیں میرے خیال میں ماسوائے چند علاقوں کے شاید کوئی exception ہوں ہمارا جو سنٹرل پنجاب ہے اسمیں میں سمجھتا ہوں کہ پرائمری سکولز کی تعداد دیہاتوں میں اب اس حد تک ہو گئی ہے کہ اگر ان سکولوں کو سٹاف کے لحاظ سے اور بلڈنگ کے لحاظ سے معیاری کر لیا جائے تو یہی کافی کچھ ہیں اس کے بعد جوں جوں ملک کے وسائل صوبے کے وسائل اجازت دیں گے تعلیم کا پرائمری سطح پر مزید پھیلاؤ بڑھایا جا سکتا ہے - اور اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ کم از کم پرائمری سکول کا ہیڈ ماسٹر ایک معیاری ہیڈ ماسٹر ہونا چاہیئے اس کی تعلیم کم از کم بی - اے ہو - گورنمنٹ کو ایک اکیڈیمی بنانی چاہیئے جہاں ان اساتذہ کی ٹریننگ ہو - تربیت ہو - اور اکیڈیمی سے فارغ التحصیل ہو کر یہ لوگ سکولوں میں جائیں اور بہتر طلب علم پیدا کریں اس کے بعد جناب والا محکمہ صحت کا ذکر آتا ہے تو ہمارے دیہاتی علاقے میں Basic Health Unit یا رورل ہیلتھ سنٹرز بن رہے ہیں عملی طور پر یہ ہو رہا ہے کہ صرف عمارات کھڑی ہو رہی ہیں - ان میں نہ سٹاف ہے اور نہ ہی دوائیاں ہیں تو عمارات بنانے کے ساتھ ساتھ اس پہلو پر بھی غور کیا جائے کہ وافر مقدار میں دوائیاں ان سنٹروں میں فراہم کی جائیں اور پورا ٹوینٹی سٹاف ان میں تعینات کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ شہروں میں ڈاکٹروں کے لئے یا دوسرے جو ملازمین ہیں خاص طور پر دیہاتی علاقوں میں جن ملازمین کی زیادہ ضرورت محسوس کی جاتی ہے وہ ڈاکٹرز اور ماسٹر ہیں - تو شہروں میں دیہاتوں کی نسبت تنخواہیں بھی زیادہ ہیں زندگی کی سہولتیں بھی زیادہ ہیں - الاؤنسز بھی زیادہ ہیں اس وجہ سے یہ ملازمین کے دونوں طبقے دیہات کی ملازمت کو پسند نہیں کرتے تو میری تجویز یہ ہے کہ ان کو یہ تمام سہولتیں اور ایکسٹرا الاؤنسس دیئے جائیں یعنی جو لوگ دیہات میں سروس کرنا چاہیں اور اس کے علاوہ ان کی تنخواہ زیادہ کرنی چاہیئے تاکہ یہ دیہات کی زندگی میں کشش محسوس کریں اور یہ دیہات میں رہنا پسند کریں -

جناب سپیکر—گلفام صاحب تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے -

جناب محمد گلفام اشرف—صرف ایک پوائنٹ جی - پولیس کے متعلق میں عرض کرنے والا تھا -

جناب سپیکر—ایک منٹ میں آپ ختم کریں -

سمجھتا ہوں کہ شہروں کی نسبت بنیادی سہولتوں سے محروم دیہاتی علاقوں میں رہنے والی اس آبادی کو اس کا حق ادا نہیں کیا گیا ہے ۔ دیہاتوں میں رہنے والے دن رات سخت محنت کرنے والے یہ بیچارے لوگ حکومت وقت کی خاص توجہ کے مستحق ہیں ۔ لہذا وقت کی کمی کی پیش نظر دیہاتی ترقی اور دیہاتی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے میں چند گزارشات پیش کروں گا ۔ سب سے پہلے دیہاتی زندگی کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ذرائع آمدورفت کو بہتر بنایا جائے اور یہ ایک اصول ہے کہ ذرائع آمدورفت کی بہتری ایک بہتر زندگی کی ضمانت ہوتی ہے اس سے جیسے شہروں سے دیہاتوں کی جانب ہر وہ چیز جنکی دیہاتوں میں ضرورت ہوتی ہے کی ترسیل ہو سکتی ہے اس طرح سے زرعی پیداوار پروڈکشن کی ترسیل دیہاتوں کی جانب سے شہروں کی طرف ہو سکتی ہے یا پھر محنت مزدوری کرنے والے لوگ طالب علم یا بیمار جن کو نزدیک ترین بنیادی سہولتیں میسر نہیں ہوئیں ان کا ایک بہتر ذرائع آمد و رفت یا سڑکیں یا سڑکوں کا ذریعہ ہی رابطہ ہو سکتا ہے ۔ تو اس کے بعد میں جناب والا زراعت کی طرف آتا ہوں زراعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ سارے صوبہ کی زمین کا سروے کیا جائے اور چپہ چپہ زمین کی soil testing کرائی جائے اور پھر مناسب کھادوں کا استعمال کیا جائے یہ سب کچھ زمیندار کاشتکار اپنی بنیاد پر نہیں کر سکتے یہ ڈیوٹی گورنمنٹ کو اپنے ذمہ لینی چاہیئے ۔ گورنمنٹ کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ صوبہ کی تمام زمین کو ٹیسٹ فرمائے اور اس کے بعد محکمہ زراعت والے زمینداروں کو بتائیں کہ فلاں علاقے میں کھاد اس تناسب سے استعمال کریں اور فلاں علاقے میں اس اس تناسب سے استعمال کریں ۔ اسکے علاوہ زرعی ٹیکنالوجی زیادہ سے زیادہ تھیت میں لائی جانی چاہیئے ۔ یہ محکمہ زراعت کے دفتروں تک محدود نہیں رہنی چاہیئے ۔ تیسرا یہ کہ ہماری جو فصلیں ہیں بیمار ہوتی ہیں اور یہ بیماریاں جو ان سالوں میں آ رہی ہیں اس قسم کی ہیں کہ زمیندار یا کاشتکار ان کی تشخیص نہیں کر سکتا یہ بھی محکمہ کا فرض ہو کہ وہ ہر آنے والی بیماری کی نشاندھی کرے اور اس بیماری کے مطابق جو pesticides ہیں یا زہر ہیں یا ادویات ہیں وہ زمینداروں کو suggest کرے ۔

اس کے بعد تعلیم کا ذکر آتا ہے تو تعلیم کے متعلق میری یہ گزارش ہے کہ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے ساتھ ساتھ معیار تعلیم بڑھانا چاہیئے ۔ اس کو بلند کرنا چاہیئے اور خاص طور پر پرائمری سطح

پر تعلیمی معیار کو قائم کرنا چاہیئے - سکول جو پہلے بن چکے ہیں میرے خیال میں ماسوائے چند علاقوں کے شاید کوئی exception ہوں ہمارا جو سنٹرل پنجاب ہے اسمیں میں سمجھتا ہوں کہ پرائمری سکولز کی تعداد دیہاتوں میں اب اس حد تک ہو گئی ہے کہ اگر ان سکولوں کو سٹاف کے لحاظ سے اور بلڈنگ کے لحاظ سے معیاری کر لیا جائے تو یہی کافی کچھ ہیں اس کے بعد جوں جوں ملک کے وسائل صوبے کے وسائل اجازت دیں گے تعلیم کا پرائمری سطح پر مزید پھیلاؤ بڑھایا جا سکتا ہے - اور اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ کم از کم پرائمری سکول کا ہیڈ ماسٹر ایک معیاری ہیڈ ماسٹر ہونا چاہیئے اس کی تعلیم کم از کم بی - اے ہو - گورنمنٹ کو ایک اکیڈیمی بنانی چاہیئے جہاں ان اساتذہ کی ٹریننگ ہو - تربیت ہو - اور اکیڈیمی سے فارغ التحصیل ہو کر یہ لوگ سکولوں میں جائیں اور بہتر طلب علم پیدا کریں اس کے بعد جناب والا محکمہ صحت کا ذکر آتا ہے تو ہمارے دیہاتی علاقے میں Basic Health Unit یا رورل ہیلتھ سنٹرز بن رہے ہیں عملی طور پر یہ ہو رہا ہے کہ صرف عمارات کھڑی ہو رہی ہیں - ان میں نہ سٹاف ہے اور نہ ہی دوائیاں ہیں تو عمارات بنانے کے ساتھ ساتھ اس پہلو پر بھی غور کیا جائے کہ وافر مقدار میں دوائیاں ان سنٹروں میں فراہم کی جائیں اور پورا ٹوینٹی سٹاف ان میں تعینات کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ شہروں میں ڈاکٹروں کے لئے یا دوسرے جو ملازمین ہیں خاص طور پر دیہاتی علاقوں میں جن ملازمین کی زیادہ ضرورت محسوس کی جاتی ہے وہ ڈاکٹرز اور ماسٹر ہیں - تو شہروں میں دیہاتوں کی نسبت تنخواہیں بھی زیادہ ہیں زندگی کی سہولتیں بھی زیادہ ہیں - الاؤنسس بھی زیادہ ہیں اس وجہ سے یہ ملازمین کے دونوں طبقے دیہات کی ملازمت کو پسند نہیں کرتے تو میری تجویز یہ ہے کہ ان کو یہ تمام سہولتیں اور ایکسٹرا الاؤنسس دیئے جائیں یعنی جو لوگ دیہات میں سروس کرنا چاہیں اور اس کے علاوہ ان کی تنخواہ زیادہ کرنی چاہیئے تاکہ یہ دیہات کی زندگی میں کشش محسوس کریں اور یہ دیہات میں رہنا پسند کریں -

جناب سپیکر—گلفام صاحب تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے -

جناب محمد گلفام اشرف—صرف ایک پوائنٹ جی - پولیس کے متعلق میں عرض کرنے والا تھا -

جناب سپیکر—ایک منٹ میں آپ ختم کریں -

سمجھتا ہوں کہ شہروں کی نسبت بنیادی سہولتوں سے محروم دیہاتی علاقوں میں رہنے والی اس آبادی کو اس کا حق ادا نہیں کیا گیا ہے ۔ دیہاتوں میں رہنے والے دن رات سخت محنت کرنے والے یہ بیچارے لوگ حکومت وقت کی خاص توجہ کے مستحق ہیں ۔ لہذا وقت کی کمی کی پیش نظر دیہاتی ترقی اور دیہاتی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے میں چند گزارشات پیش کروں گا ۔ سب سے پہلے دیہاتی زندگی کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ذرائع آمدورفت کو بہتر بنایا جائے اور یہ ایک اصول ہے کہ ذرائع آمدورفت کی بہتری ایک بہتر زندگی کی ضمانت ہوتی ہے اس سے جیسے شہروں سے دیہاتوں کی جانب ہر وہ چیز جنکی دیہاتوں میں ضرورت ہوتی ہے کی ترسیل ہو سکتی ہے اس طرح سے زرعی پیداوار پروڈکشن کی ترسیل دیہاتوں کی جانب سے شہروں کی طرف ہو سکتی ہے یا پھر محنت مزدوری کرنے والے لوگ طالب علم یا بیمار جن کو نزدیک ترین بنیادی سہولتیں میسر نہیں ہوئیں ان کا ایک بہتر ذرائع آمد و رفت یا سڑکیں یا سڑکوں کا ذریعہ ہی رابطہ ہو سکتا ہے ۔ تو اس کے بعد میں جناب والا زراعت کی طرف آتا ہوں زراعت کے لئے یہ ضروری ہے کہ سارے صوبہ کی زمین کا سروے کیا جائے اور چپہ چپہ زمین کی soil testing کرائی جائے اور پھر مناسب کھادوں کا استعمال کیا جائے یہ سب کچھ زمیندار کاشتکار اپنی بنیاد پر نہیں کر سکتے یہ ڈیوٹی گورنمنٹ کو اپنے ذمہ لینی چاہیئے ۔ گورنمنٹ کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ صوبہ کی تمام زمین کو ٹیسٹ فرمائے اور اس کے بعد محکمہ زراعت والے زمینداروں کو بتائیں کہ فلاں علاقے میں کھاد اس تناسب سے استعمال کریں اور فلاں علاقے میں اس اس تناسب سے استعمال کریں ۔ اسکے علاوہ زرعی ٹیکنالوجی زیادہ سے زیادہ نہیت میں لائی جانی چاہیئے ۔ یہ محکمہ زراعت کے دفتروں تک محدود نہیں رہنی چاہیئے ۔ تیسرا یہ کہ ہماری جو فصلیں ہیں بیمار ہوتی ہیں اور یہ بیماریاں جو ان سالوں میں آ رہی ہیں اس قسم کی ہیں کہ زمیندار یا کاشتکار ان کی تشخیص نہیں کر سکتا یہ بھی محکمہ کا فرض ہو کہ وہ ہر آنے والی بیماری کی نشاندھی کرے اور اس بیماری کے مطابق جو pesticides ہیں یا زہر ہیں یا ادویات ہیں وہ زمینداروں کو suggest کرے ۔

اس کے بعد تعلیم کا ذکر آتا ہے تو تعلیم کے متعلق میری یہ گزارش ہے کہ تعلیم کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے ساتھ ساتھ معیار تعلیم بڑھانا چاہیئے ۔ اس کو بلند کرنا چاہیئے اور خاص طور پر پرائمری سطح

آوازیں - کوئی اعتراض نہیں -

جناب سپیکر - تو اس ترمیم کے ساتھ یہ قرار داد منظور ہوئی -

(قرارداد منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد اشرف بارا - پوائنٹ آف آرڈر سر - یہ جو قرارداد اس وقت پیش کی گئی ہے کہ جب کہ یہاں کونسلرز کے علاوہ باقی چند ایک ممبران بیٹھے ہوئے ہیں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آرڈر پلیز -

وزیر بلدیات - (چوہدری پرویز الٰہی) - میری یہ گذارش ہے کہ چونکہ ہاؤس کا کورم پورا ہے اس لئے ان کا یہ اعتراض غلط ہے -

جناب سپیکر - یہ اعتراض نامناسب ہے اور بے محل ہے اس وجہ سے کہ اس قرارداد کو پیش کرنے کے متعلق ہاؤس ملتوی کرنے سے پہلے فیصلہ ہوا تھا کہ after noon سیشن میں یہ قرارداد پیش کی جائیگی تو یہ قرارداد با اتفاق رائے منظور ہوئی -

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

بحیثیت مجموعی میزانیہ پرعام بحث (جاری)

جناب سپیکر - چوہدری محمد خالد صاحب -

چودھری محمد خالد - جناب والا - یہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں - میں رسمی طور پر سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع فراہم کیا -

جناب والا - کتنی ستم ظریفی ہے اس ملک کے ساتھ کہ اس وقت یہاں سیاست کو غیر سیاسی طریقے ، جمہوریت کو غیر جمہوری طریقے اور آئین کو غیر آئینی طریقے سے چلایا جا رہا ہے -

جناب والا - میں اس کی تشریح میں نہیں جانا چاہتا - کیونکہ آپ وقت بہت کم دے رہے ہیں - ساتھ ہی ساتھ میں ارکان اسمبلی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے مارشل لا کے خلاف متفقہ قرار داد پاس کی - کتنا ہی اچھا ہوتا کہ ارکان اسمبلی 1973ء کے آئین کی اصلی شکل میں بحالی کی قرار داد کو متفقہ طور پر پاس کرتے ؟

اس ملک کی بقا اور سلامتی 1973ء کے آئین اور عوام کے جمہوری حقوق میں وابستہ ہے -

جناب والا - اس ملک میں شروع ہی سے اس قسم کی زیادتیاں ہوتی رہی ہیں - اس ملک کو تجربہ گاہ بنایا گیا ہے - اس لیے میری آپ کی وساطت سے یہ اپیل ہے - کہ 1973ء کے آئین کو اصلی شکل میں بحال کیا جائے ، مارشل لاء کو ختم کیا جائے ، اور عدلیہ کی آزادی کو بحال کیا جائے - 1973ء کا آئین کسی فرد واحد کا مسلط کردہ آئین نہیں بلکہ 8 کروڑ عوام کے منتخب نمائندوں کا تیار کردہ آئین ہے - اس لیے ہم کسی فرد واحد کو قطعاً اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ اس میں کسی قسم کی ترمیم کرے -

یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے - کہ یہ حکومت جب کوئی حکم جاری کرتی ہے - تو ساتھ ہی ساتھ ترمیم جاری کر دیتی ہے - صرف اس پر دستخط ہونے باقی ہوتے ہیں -

جناب والا - ایک فاضل ممبر نے مارشل لاء کے متعلق یہ کہا ہے - کہ یہ مارشل لاء 90 دن کے لیے آیا تھا - یہ مارشل لاء 90 دن کے لیے نہیں آیا تھا - اب تو 90 مہینے بھی گزر چکے ہیں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آپ فرمائیں - آپ رانا صاحب کی کمنٹری کا خیال نہ کریں -

چودھری محمد خالد صاحب - یہ میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں ، کہ اس ملک کو تجربہ گاہ کے طور پر استعمال نہ کیا جائے -

آخر میں ، میں بجٹ کی طرف آتا ہوں - میں نے اس کو تین نقطہ نگاہ سے دیکھا ہے - اس کی تقسیم ، منصوبہ بندی اور ارکان اسمبلی کی شمولیت ، اس نئے بجٹ میں ان تینوں باتوں کا فقدان ہے -

نہ ہی تقسیم ٹھیک ہے - نہ منصوبہ بندی اور نہ ہی ارکان اسمبلی کی آرا کو شامل کیا گیا ہے - اس بجٹ کو ہم افسر شاہی اور خوشامد کا بجٹ کہہ سکتے ہیں -

ساتھ ہی ساتھ میں اپنے حلقہ انتخاب کی طرف آتا ہوں - گوجر خان بیول روڈ کو بیول ہی تک محدود کیا گیا ہے - کیونکہ اس کے بعد میرا

ضلع کونسل کا حلقہ آتا ہے ۔ اس لیے اس کو وہاں تک محدود رکھا گیا ہے ۔ گوجر خان بعول روڈ کو Extend کر کے کاھلیاں سیاھلیاں تک کر دیا جائے ۔

دوسری سڑک روات سے کار سیدان تک محکمہ ھائی وے بنا رہا ہے ۔ اس کو Extend کر کے دانگلی تک کیا جائے ۔ کیونکہ حکومت آزاد کشمیر نے دانگلی کے مقام پر دریائے جہلم پر ایک معلق پل تعمیر کیا ہے ، اور آزاد کشمیر سے بن تک سڑک بھی آ چکی ہے ۔ لہذا اگر اس سڑک کو دانگلی تک Extend کر دیا جائے تو 95 میل کی مسافت کم ہو جاتی ہے ۔

اس طرح ایک اور سڑک دو بیرن بناھن روڈ ہے ۔ اس سڑک کے گرد و نواح کے باسی تقریباً 20 ، 25 روپے فی من کرایہ ادا کرنے کے باوجود منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے اور پھر 3 ، 3 ، 2 ، 2 من وزن کندھوں پر اٹھا کر پیدل اپنے گھروں کو جاتے ھیں ۔ لہذا استدعا ہے کہ ان تینوں سڑکوں کو ھائی وے کی تحویل میں دیا جائے ۔

ساتھ ھی ساتھ میرا حلقہ تین تحصیلوں پر مشتمل ہے ۔ کہوٹہ راولپنڈی اور گوجر خان ۔ کہوٹہ ایک پسماندہ علاقہ ہے ، اور کہوٹہ سے ہمیشہ ناانصافی کی گئی ہے ۔ اس لیے میں استدعا کرتا ھوں کہ میری کہوٹہ ڈویلمنٹ اتھارٹی کو بحال کیا جائے ۔ اب کہوٹہ کے ساتھ ساتھ راولپنڈی اور گوجر خان کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ لہذا میری استدعا ہے ، کہ اس بجٹ میں پنڈی اور گوجر خان کو بھی اس کا جائز حصہ دیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ مشتاق حسین صاحب ۔

جناب مشتاق حسین ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سپیکر میں آپ کا ممنون ھوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان کے سامنے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ۔ جناب والا اس ملک کو بنے ھوئے 37 سال گذر گئے اور آج تک ھم یہ فیصلہ نہ کر پائے کہ یہ ملک ھمیں اسلام کے نام پر ملا ۔ لیکن آج تک ھم اس ملک میں اسلام نافذ نہ کر سکے اور اب تک ھم تجربے کر رہے ھیں جناب والا آج سے کچھ عرصہ پہلے سکولوں میں انگریزی تعلیم کو ختم کر دیا گیا کیا میں پوچھ سکتا ھوں کہ انگریزی بولنے سے خدانخواستہ ھم کافر ھو جاتے ھیں اگر ایسی بات تھی تو آج کا یہ بجٹ انگریزی میں نہیں بلکہ اردو میں ھونا چاھیے تھا ۔ جناب سپیکر 1977ء میں تمام تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لیا گیا اور جیسے ھر

حکومت نے پرائیویٹ تعلیمی ادارے کھولنے کی اجازت دی تو لوگوں نے جگہ جگہ انگلش میڈیم سکول کھولے اور ان سکولوں کی تعداد اتنی تیزی سے بڑھی کہ انگلش میڈیم سکول اب زائد فیسوں کی وجہ سے پھلنے پھولنے لگے ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ اپنے بچوں کو سکولوں میں داخل کروانے کی استطاعت نہیں رکھتے اور لوگوں کے لاکھوں بچے جنہیں سکولوں میں ہونا چاہیئے تھا وہ آج کل گلی کوچوں میں پھر رہے ہیں ہماری آئندہ نسل تباہی کی طرف بڑی تیزی سے جا رہی ہے اس ضمن میں محکمہ منصوبہ بندی برائے بہبود آبادی کی طرف سے تقریباً ہر ملکی اخبار میں اشتہار دیئے ہوئے ہیں جس کا عنوان ہے اگر ماں باپ ذمہ دار ہوتے تو یہ بچے گلیوں میں نہ پھرتے گلیوں میں پھرنے کی بجائے سکول جاتے جناب والا یہ طنز ماں باپ کی بجائے محکمہ تعلیم کے ذمہ دار آفسروں پر صادق آتی ہے کیونکہ ماں باپ کو ذمہ داری کی تلقین کرنے والے محکموں کو یہ چاہیئے کہ وہ یہ بتلائیں کہ وہ سکول کہاں ہیں جن میں ماں باپ اپنے بچوں کو بھجوائیں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا میرا تعلق راولپنڈی شہر سے ہے از راہ کرم معلوم کیا جائے کہ راولپنڈی ڈسٹرکٹ کی حدود پرائمری تعلیم کے قابل پانچ سے دس سال کی عمر کے بچے کتنے ہیں اور راولپنڈی ڈسٹرکٹ کے قائم کردہ پرائمری سکولوں میں کتنے بچوں کی گنجائش ہے۔ کیونکہ پرائمری سکولوں میں ادنیٰ کلاس کے لئے بھی ایم۔ پی۔ اے۔ کی سفارشوں کے باوجود بھی بچوں کو داخلہ نہیں ملتا۔ جناب والا مجھے افسوس ہوتا ہے کہ صرف دکھلانے کے لیے یہ کہا گیا ہے کہ جناب اتنے سکولوں کے لئے اس سال پیسہ رکھا گیا ہے جس میں راولپنڈی ڈسٹرکٹ میں بچوں کے 41 سکول ہیں۔ جس وقت یہ سنا پڑھا تو مجھے یہ خوشی بھی ہوئی کہ ہر سکول کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ مختص کیا گیا ہے جس سے سکول کی چار دیواری اور ایک کمرہ تعمیر ہو گا کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس سکول کا کیا معیار ہوگا کہ جہاں پانچ جماعتیں پرائمری تک تعلیم حاصل کریں گی بچیاں ایک کمرے میں گرمیوں کے دنوں میں کیسے تعلیم حاصل کریں گی تو جناب والا میرا مطالبہ ہے کہ آپ راولپنڈی ڈسٹرکٹ میں 41 کی جگہ صرف 4 سکول دیں لیکن ان کا معیار بلند ہو۔ کیونکہ بچے اس قوم کا مستقبل ہیں اور وہ اچھی تعلیم حاصل کریں اور نہ آگے چل کر اس کی خدمت کر سکیں۔ جناب والا میں آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ میرے علاقے میں ڈھوک حسو راولپنڈی میں میرے شہر کا ایک حصہ ہے وہاں کم و بیش 20 ہزار نفوس کی آبادی ہے مگر تا حال

سوئی گیس جیسی ضرورت یہاں مہیا نہیں کی گئی - کئی بار تخمینے لگائے گئے مگر محکمہ کی سرد مہری کی وجہ سے ابھی تک یہ شہری علاقہ اس اہم بنیادی ضرورت سے محروم ہے -

ایک معزز ممبر - فاضل ممبر کو دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہیں ہے زبانی تقریر کرنے کی اجازت ہے -

جناب مشتاق حسین - نہایت ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ ڈھوک حسو کیلئے سوئی گیس کی فراہمی کیلئے موجودہ بجٹ میں رقم دی جائے جناب والا میرے راولپنڈی شہر کا ایک اہم مسئلہ قبرستان ہے اس علاقہ میں آپ یقین کریں ہمیں اس وقت کوئی جگہ نہیں ملتی - (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آرڈر پلیز، آرڈر،

جناب مشتاق حسین - کوئی آدمی اگر وہاں فوت ہو جائے تو ہم لوگوں کو اس قدر تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ شہر میں کوئی قبرستان کیلئے جگہ نہیں جہاں ہم ان فوت شدہ آدمیوں کو دفن کریں - میرا مطالبہ ہے کہ ہمیں خصوصی گرانٹ دے کر شہر سے باہر زمین دی جائے تاکہ ہم اسے قبرستان کے طور پر استعمال کرسکیں - جناب والا میں آپ کی گھنٹی کا احترام کرتا ہوں مگر چند لمحوں میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں - جناب والا کچی آبادیوں کا مسائلہ بہت اہم ہے - کچی آبادیوں کے مسئلے سے کون واقف نہیں اس سلسلہ میں موجودہ حکومت پنجاب نے بھی خصوصی توجہ دی ہے اصل مسئلہ آباد کاری یا بے دخلی کا نہیں بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب یہ لوگ حکومت کی اراضی پر اپنے مکانات اپنے محدود وسائل کے ساتھ تعمیر کرتے ہیں تو اس وقت متعلقہ انتظامیہ کوئی مداخلت نہیں کرتی حالانکہ اصولی طور پر ان لوگوں کو ایسے اقدام سے فوری طور پر روکنا مقامی انتظامیہ کا فرض بنتا ہے جب یہ غریب لوگ اپنی زندگی کی ساری پونجی اس زمین پر لگا دیتے ہیں تو اس وقت انہیں حکومت کی طرف سے نوٹس ملتے ہیں - تو جناب والا میرا مطالبہ ہے کہ ڈھوک رتہ میں ایک کچی آبادی ہے اور ایک گلشن آباد میں کشمیر کالونی ہے - میری استدعا ہے کہ ان دو کچی آبادیوں کو بھی مالکانہ حقوق دئیے جائیں -

جناب سپیکر - یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے -

چودھری مشتاق حسین - اگر آپ اجازت دیں تو میں بولوں گا -

جناب سپیکر - میرے پاس اتنی وقت ختم ہو گیا ہے - ابھی اور بیشمار دوست ہیں جنہوں نے بولنا ہے - آپ تشریف رکھیں -

چودھری مشتاق حسین - راولپنڈی کے لئے پینے کے پانی کا مسئلہ ہے اگر آپ اجازت دیں ایک منٹ کیلئے تو میں عرض کردیتا ہوں -

جناب والا راولپنڈی شہر کے متعلق بظاہر محترم دوستوں کو یہ پتہ چلتا ہے اور وہ وہاں اسلام آباد اور راولپنڈی کی لائٹیں دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ وہ شہر بہت ترقی یافتہ ہے - لیکن حقیقت یہ نہیں ہے - جناب والا جیسے چراغ تلے اندھیرا ہوتا ہے میرے شہر کی مثال بھی بالکل اسی طرح کی ہے - جناب والا راولپنڈی شہر کے لوگ اب بھی پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہے ہیں - جن میں سر فہرست ڈھوک رتہ - مظہر آباد - ڈھوک حسو - ڈھوک منگیال - پیرودائی - صادق آباد - ڈھوک الہی بخش - ڈھوک کھبہ یہ ایسے علاقے ہیں جہاں اس وقت بھی پانی کی بڑی سخت قلت ہے - وہاں پانی بہت کم ہے ٹیوب ویل کے ذریعہ پانی بہت کم ملتا ہے - میری یہ تجویز بھی ہے - اور مطالبہ بھی کہ جہاں صوبائی حکومت ٹیوب ویلوں کیلئے پیسے دیتی ہے وہاں ہمیں سپیشل گرانٹ دے تاکہ ہم اپنے علاقہ میں ٹینکیاں بنا لیں تاکہ پانی ان ٹینکیوں میں سٹور کریں اور پانی اپنے علاقہ کو دیں -

آخر میں میری یہ گزارش ہے کہ جس طرح صوبائی حکومت گنٹ ٹیکس کو ختم کیا ہے مہربانی فرما کر میرا مطالبہ ہے اس گین ٹیکس کی لعنت سے بھی ہماری جان چھڑائیں - خدا حافظ - مہربانی -

جناب سپیکر - سید اختر حسین رضوی صاحب -

سید اختر حسین رضوی - جناب سپیکر میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپنے چند لمحات اظہار خیال کرنے کیلئے اور اپنے علاقائی مسائل بیان کرنے کیلئے دیئے ہیں -

جناب سپیکر سب سے پہلے میں اس بات کی معذرت کروں گا کہ اس اجلاس کو بڑھانے کے سلسلے میں جو بات چیت ہو رہی تھی اگر اس کے کسی لفظ کی وجہ سے آپ کی دل آزادی ہوئی ہو تو وہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں -

جناب سپیکر - یہ آپ کی عظمت ہے - مجھے آپ کے الفاظ سے کوئی دل شکنی نہیں ہوئی -

سید اختر حسین رضوی - شکریہ بجٹ پر بات کرنے سے پہلے میں وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ سربراہی میں جو بجٹ پیش کیا ہے وہ ایک متوازن اور ٹیکس فری بجٹ ہے - میں سمجھتا ہوں اس بجٹ کو بلاشک و شبہ دیہاتی عوام کا بجٹ کہا جا سکتا ہے - کیونکہ اس بجٹ میں گزشتہ سالوں کی نسبت دیہی علاقوں کی ترقی اور فلاح و بہبود کیلئے کافی رقم رکھی گئی ہے جس کے لئے وزیر خزانہ حقیقتہً خراج تحسین کے مستحق ہیں -

جناب سپیکر - میں وزیر اعلیٰ کو پانی کا مسئلہ حل کروانے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں - (نعرہ ہائے تحسین) میں سمجھتا ہوں کہ اس پانی کے مسئلہ سے اس ہاؤس میں گزشتہ دنوں میں کافی بے چینی رہی ہے حتیٰ کہ کل میرے ایک پارلیمانی سیکرٹری نے یہاں یہ الفاظ کہے کہ پانی کی بندش سے قیامت آگئی ہے - حضور والا میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ قیامت کبریٰ نہیں تو قیامت صغریٰ ضرور تھی - کیونکہ اس قیامت صغریٰ سے انسانوں اور حیوانوں دونوں کی جانوں کو خطرہ لاحق تھا - بہر حال ہم وزیر اعلیٰ کے مشکور ہیں کہ انہوں نے وزیر زراعت کے وزیر آبپاشی نے مل کر جو کوششیں کی بارآور ثابت ہوئی ہیں اور اس کے نتیجے میں یہ نہر کھل گئی ہے -

جناب سپیکر - اب میں اپنے علاقے کے مسائل کی طرف آپ کی توجہ دلانی چاہتا ہوں جناب عالی جس علاقے سے میرا تعلق ہے وہ ضلع سیالکوٹ کی تحصیل پسرور ہے - جو حقیقتاً ایک تحصیل ہے لیکن کاغذات حکومت میں اسے بارانی declare نہیں کیا گیا - میرے علاقہ میں زیر زمین پانی کی گہرائی تین سو ساڑھے تین سو فٹ ہے - میں سمجھتا ہوں وہاں صرف deep well Tarhains ہی کامیاب ہو سکیں ہیں اور ایک معمولی کاشتکار کے لئے ایک معمولی زمیندار کیلئے جس کی ہولڈنگ (Holding) جس کی حد ملکیت کینالوں اور سڑکوں میں ہے اس میں اتنی بساط نہیں ہے کہ وہ اپنی جیب سے یہ ٹرباٹن install کر سکے - اس صورت میں میں حکومت وقت سے حکومت پنجاب سے یہ استدعا یہ اپیل کروں گا کہ میں علاقے میں یعنی اس تحصیل میں کم از کم دو سو ٹرباٹین لگائی جائیں اور سکارپ ایریا کی طرح معمولی واٹر ریٹ وصول کیا جائے -

جناب والا یہ مطالبہ میں نے سالانہ ترقیاتی پروگرام گوجرانوالہ ڈویژن میں ہونے والی میٹنگ میں بھی کیا تھا اور میں نے یہ بات وہاں چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ کی خدمت میں عرض کی تھی اگر ہماری ان تجاویز کو آپ نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 86-1985ء میں شامل کرنا ہے تو تب ہم یہ تجاویز دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ کہ یہ تجاویز سالانہ ترقیاتی پروگرام 86-1985ء میں شامل کرلی جائیں گے لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ گوجرانوالہ ڈویژن کے کسی MPA کی کوئی بھی تجویز 86-1985ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کی گئی۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا یہ محض ایک ڈرامہ تھا۔ کیا یہ محض ایک کھیل تھا جو وہیں ختم ہو گیا۔ خدا رامنتخب نمائندوں کی تجاویز کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضرور شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر جس علاقے سے منتخب ہوکر آیا ہوں وہاں پر ایک نالہ ڈیک ہے جس کی وجہ سے ہر سال سینکڑوں ایکڑ اراضی اس نالہ کی نظر ہو جاتی ہے۔ آج چند سال پہلے وہاں پر ایک scheme نالہ ڈیک diversion سکیم کے تحت شروع ہوئی تھی۔ جس میں یہ عمل ہونا تھا کہ نالہ ڈیک پر ایک بند باندھ کر سیلابی پانی کو اکٹھا کیا جائے گا جسے آبپاشی کیلئے استعمال میں لایا جائیگا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ کن نامعلوم وجوہات کی بنا پر ایسی مفاد عامہ کی سکیم کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔

حضور والا میری یہ التجا ہے۔ میری یہ عرض ہے۔ کہ اس سکیم کا از سرنو جائزہ لیا جائے اگر یہ (Implementation) عمل درآمد کے قابل ہیں تو اس پر ضرور عمل کیا جائے۔ تاکہ وہاں کے کاشتکاروں کی حالت بہتر ہو سکے۔

جناب والا کھیت سے منڈی تک سڑکات کا سلسلہ جو موجودہ گورنمنٹ نے شروع کیا ہے میں سمجھتا ہوں یہ بہت اچھی سکیم ہے جس سے زمینداروں کو فائدہ ہوگا ستم ظریفی کہ میرے علاقے میں اس سکیم کے تحت سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی سڑک نہیں رکھی گئی ہے۔ میں پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس سہولت سے میرے علاقے کو بھی فائدہ پہنچایا جائے۔

حضو والا ۔ میرے علاقے میں جو کھیت سے منڈی تک سڑکات کا سلسلہ ہے ان سے اہم سڑکیں پسرور شہزادہ روڈ منڈی ٹھر وہ سیوزال روڈ

کوٹلی ڈوگراں والی روڈ - کوٹلی باوا فقیر چند روڈ - براہ مہربانی ان روڈ کو شامل کیا جائے -

تعلیم کے معاملہ میں میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت نے بہت اچھے اور احسن اقدامات کئے ہیں اور تعلیم کے شعبہ میں بہت زیادہ رقوم رکھی گئی ہیں - شعبہ تعلیم میں پرائمری سکول سے لیکر کالجز تک کو زیر غور لایا گیا ہے - میرا قصبہ چونڈہ ہے جس کا عرصہ دراز سے یہ مطالبہ چلا آ رہا ہے کہ وہاں پر ایک گرلز کالج ہونا چاہئے براہ مہربانی گرلز کالج کی Implementation کیلئے کچھ نہ کچھ اقدامات کئے جائیں -

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات

جناب سپیکر میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع عطا کیا کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں - سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ پنجاب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ یہ انتہائی متوازن قسم کا بجٹ ہے جس میں کوئی نئی ٹیکسیشن نہیں کی گئی - بلکہ یہ کہا جائے کہ یہ بجٹ ایک کامن آدمی کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے پیش کیا گیا ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہوگا - جناب سپیکر میرے بہت سے دوستوں نے جو اس وقت غالباً میرے لیے complements کر رہے ہیں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں صرف اور صرف بجٹ پر بات کروں گا اپنے علاقائی مسائل جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت آتے ہیں ان پر بات نہیں کروں گا - اس لئے کہ بجٹ پر جو تقریر ہونی چاہیے یا کوئی خیالات کا اظہار ہونا چاہیے اس میں بجٹ کی بات ہونی چاہیے - نہ کہ یہ کہ جنگی قیدیوں کی طرح یہ کہا جائے فلاں کیمپ سے ہوں میرا فلاں مطالبہ ہے میرا فلاں مطالبہ ہے - میرا فلاں مطالبہ ہے -

(قطع کلامیاں)

ایک فاضل رکن - ہمارے فاضل ممبر سلیکٹ ہو کر آئے ہیں یا الیکٹ ہوکر ؟ ہاؤس کے مطالبے ہمیں تو ان کا کوئی مطالبہ نہیں ہے ؟

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - یہ اپنے الفاظ واپس لے لیں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آرڈر پلیز - آپ تشریف رکھیں -

جناب سعید احمد ظفر - میرے بزرگ یہ کہہ رہے ہیں اور میرے دوسرے دوستوں نے اگر اس بات کو محسوس کیا ہے - بات تو میں نے اپنے ذہن کے مطابق کی تھی - لیکن اچھی نہیں لگی تو میں معافی چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - چلیں بات ختم ہوگئی - بات واپس ہوگئی -

جناب سعید احمد ظفر - اس بجٹ میں جو ترجیحات مقرر کی گئی ہیں اس میں سب سے زیادہ اہمیت تعلیم کو دی گئی ہے اور تقریباً ٹوٹل بجٹ کا 25 فی صد حصہ تعلیم پر رکھا گیا ہے -

رائے جعفر خان - پوائنٹ آف آرڈر - بیس فی صد ہے پچیس فی صد نہیں -

جناب سعید احمد ظفر - میں اپنے فاضل معبر کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ میں نے تقریباً کا لفظ استعمال کیا ہے میں نے definite number نہیں بتایا - خدا کا شکر ہے کہ اب اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی زبان دے دی ہے - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اتنی بڑی رقم کو اگر صحیح طریقے سے خرچ کر دیا گیا تو انشاء اللہ کافی حد تک تعلیمی میدان میں صوبہ پنجاب میں بہتر ہوگی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں کچھ اقدامات جو میرے ذہن میں ہیں وہ میں تجویز کرتا ہوں بجٹ میں خواتین کی خواندگی پر زور دیا گیا ہے استادوں کی ٹریننگ پر زور دیا گیا ہے معائنہ ٹیموں کے بارے میں بات کی گئی ہے پیشہ ورانہ سکول کھولنے کے لیے کہا گیا ہے جس سے یقیناً بے روزگاری ختم کرنے میں مدد ملے گی - معذوروں کی تعلیم کے لیے کہا گیا ہے کوالٹی آف ایجوکیشن کی بات کی گئی ہے لیکن theoretically یہ سب باتیں ٹھیک ہیں - مگر میری حکومت وقت سے یہ گزارش ہے کہ اگر ان سکولوں ان انسٹی ٹیوشنز کو گھوسٹ سکولز یہ انسٹی ٹیوشنز بننے سے بچا لیا جائے تو یقینی طور پر شرح خواندگی میں جو کہ 24ء5 ہے اس میں اضافہ ہوگا - دوسری ترجیح جو دی گئی ہے وہ ہیلتھ کے ضمن میں ہے جس میں نرسنگ سکولز اور ہسپتالوں کے قیام کا تعلق ہے - زراعت کے لیے بہت تھوڑی رقم رکھی گئی ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں زیادہ رقم ریسرچ انسٹی ٹیوٹس کے لیے ہونی چاہیے - اسی کی دوسری مدوں میں بھی خاصی حد تک بھلائی کی بات نظر آتی ہے - لیکن ایک بات جو مجھے کھٹکی ہے وہ یہ ہے کہ گندم کی سبڈی یہ 1984-85ء میں 7 کروڑ 33 لاکھ روپے دیے گئے - جن کا فائدہ میری سمجھ

میں صرف آٹے کی ملوں کے مالکان ہوتا ہے - یہ ایک ایسی سبسڈی ہے جس سے دیہاتی عوام کو تو قطعی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور اگر شہری عوام کو تھوڑا بہت فائدہ ہوتا ہے تو اس میں سے زیادہ رقم embazzle ہو جاتی ہے - میری گزارش یہ ہے کہ سبسڈی دینے کی بجائے زمینداروں کی فصلوں کے نرخ بڑھا دیے جائیں اور یہ رقم اس طرف ایڈجسٹ جسٹ ہو جائے تو اس طرح سے زیادہ بہتری کی امید ہو سکتی ہے - شکریہ -

جناب سپیکر - بشیر الحسن خان صاحب -

خان بشیر الحسن خان - بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب سپیکر سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان سے خطاب کرنے کا موقع دیا - اس کے ساتھ ہی میں اس معزز ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے متفقہ طور پر مارشل لاء کے خلاف فیصلہ کیا ہے - اس سلسلے میں تمام ایوان مبارک باد کا مستحق ہے - (نعرہ ہائے تحسین) - جناب سپیکر سب سے پہلے میں تعلیم کے مسئلے پر بات کروں گا اور اس سلسلے میں میری سب کے سامنے یہ درخواست ہے کہ تعلیم کے لیے چار ارب اٹھاسی کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے لیکن میں نہایت افسوس کے ساتھ اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات کر رہا ہوں کہ میرے حلقے کے لیے راولپنڈی کے لیے تعلیم کا کوئی بھی منصوبہ نہیں رکھا گیا - کوئی پرائمری سکول میرے حلقہ پی پی - 4 کے لیے نہیں رکھا گیا - جناب سپیکر اس سلسلے میں اس سے پہلے سب سے بڑی زیادتی جو راولپنڈی کے عوام کے ساتھ ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کے سب سے بڑے پولی ٹیکنیکل کالج کو وہاں سے ختم کر دیا گیا - اور یہ اس مارشل لاء کے دور کا سب بڑا منحوس کارنامہ ہے - راولپنڈی اور اس سے ملحقہ علاقوں کے بچے اس کالج میں تعلیم حاصل کرتے تھے - ان کے بچے وہاں پولیٹیکنیکل تعلیم حاصل کر کے مختلف فیکٹریوں میں ملک کے مختلف علاقوں میں ملک کے غریب عوام کی خدمت کرتے تھے - اسے ختم کر کے وہاں ایک فوجی یونٹ کو تعینات کیا گیا - جسے فوجی انجینئرنگ کا نام دے کر کالج کو ختم کر دیا گیا - میرا اور راولپنڈی کے عوام کا سب سے بڑا مطالبہ یہ ہے کہ پولی ٹیکنیکل کالج کو اسی جگہ پر بحال کیا جائے کیونکہ وہ یونیٹ کے خرچ سے اس کی امداد سے بنا ہے اور اس جگہ پر نہ پنجاب گورنمنٹ کا کوئی پیسہ خرچ ہوا ہے نہ مرکزی حکومت

کا کرنی پیسہ خرچ ہوا ہے - میں یہ گزارش کروں گا کہ اس مسئلے پر تمام ایوان میرا ساتھ دے اور پولی ٹیکنیکل کالج کو اسی جگہ پر بحال کیا جائے (نعرہ ہائے تحسین) -

چوہدری خادم حسین—جناب سپیکر پورا ایوان اس چیز کی تائید نہیں کرتا - بلکہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کو بھی پولی ٹیکنیکل کالج دیا جائے - لیکن جہاں بن رہا ہے وہیں بننا چاہیئے -

جناب سپیکر—یہ کوئی ریزولیوشن نہیں ہو رہا - انہوں نے اپنا مطالبہ پیش کیا ہے -

خان بشیرالحسن خان—میں نے اپنا یہ مطالبہ پیش کیا ہے - باقی جہاں بھی بناتے ہیں ضرور بنائیں - لیکن جہاں پر بنا ہوا تھا اور غیر ملکی امداد سے بنا ہوا تھا اسے وہاں سے ہٹا دینا بہت غیر دانشمندانہ اقدام تھا - اور اسے اسی جگہ پر بحال کیا جائے اور اسی جگہ پر رکھا جائے - تاکہ وہاں کے لوگ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کر سکیں - جناب سپیکر دوسرا سب سے بڑا مسئلہ جو میرے علاقہ میں در پیش ہے وہ آٹے کی کوالٹی کے متعلق ہے - کروڑوں روپے کی گندم کے متعلق سبسیڈی دی جاتی ہے - سرکاری گوداموں سے جو گندم سپلائی کی جاتی اس کی کوالٹی بہت ناقص ہے - اس علاقے کے لوگ پنڈی کے لوگ یہاں لاہور میں وفد کی صورت میں آئے ہیں اور پنڈی کے ایم - پی - اے کو ملے ہیں اور انہوں نے گندم کا نمونہ بھی دیکھایا ہے جو وہاں کی ملوں کو گندم سپلائی کی جاتی ہے وہ گلی سڑی گندم سپلائی کی جاتی ہے - یہ تمام محکمہ خوراک کے افسران کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے - اور اس سے بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے - میرا یہ مطالبہ ہے کہ صحیح گندم سپلائی کی جائے - تاکہ عوام کو بہتر کوالٹی کا آٹا نصیب ہو - جناب سپیکر سب سے بڑا مسئلہ جو میرے علاقہ میں درپیش ہے وہ گین ٹیکس کے متعلق ہے - گین ٹیکس بددیانتی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے - جناب والا - پہلے میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں - جو شخص اس گین ٹیکس سے واقفیت رکھتا ہو جو شخص کبھی اس میں رہا ہو جسے گین ٹیکس دینے کا واسطہ پڑا ہو - یہ وہی بتا سکتا ہے کہ متعلقہ محکمہ جس شخص پر گین ٹیکس لگا دیتا ہے - اور اگر وہ ان سے مک مکا کر سکتا ہے تو گین ٹیکس کم ہو جاتا ہے - اور اگر وہ ان کی ڈیمانڈ پوری نہیں کر سکتا اس پر اتنا زیادہ گین ٹیکس لگایا جاتا ہے - جو نہایت نا مناسب ہے - میرا یہ مطالبہ ہے گین ٹیکس کو ختم کیا جائے - اس بے ایمانی اور

بد دیانتی کا خاتمہ کیا جائے - اور اگر حکومت کو اس مد سے کوئی نقصان ہونے کا خدشہ ہے تو اس کے رجسٹری فیس کو دوگنا کیا جائے اور گین ٹیکس ختم کیا جائے جناب سپیکر میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس معزز ایوان سے خطاب کرنے کا موقع دیا -

جناب سپیکر—صاحبزادہ محمد عثمان عباسی صاحب -

صاحبزادہ محمد عثمان عباسی — جناب والا! - سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس اسمبلی میں اپنے پنجاب کے لئے نہیں بلکہ پاکستان کا جب سے 73 کا آئین بحال ہوا ہے اس سے ہمارے بنیادی حقوق بھی بحال ہوئے ہیں - مگر افسوس یہ ہے کہ ہمیں اپنے بنیادی حقوق کا معلوم نہیں ہیں - اور ان کے نہ معلوم ہونے کی وجہ سے ہماری غریب عوام خاص طور پر پولیس - نوکر شاہی اور جتنے حکومت کے محکمے ہیں اور ان میں وہ آ کر پھنستے ہیں - کیونکہ ان کو عام معلوم نہیں ہے تو کہ ان کے کیا حقوق ہیں جیسے کہ ایک پٹواری سے صرف پٹہ ملکیت لینے کے لیے اس کو رشوت دینی پڑتی ہے حالانکہ یہ اس کا حق ہے اس کو اس حق کا نہ معلوم ہونے کی وجہ سے رشوت دینا پڑتی ہے - میں تو یہ کہتا ہوں کہ بنیادی حقوق کو بحال کرنے کے لئے اس بجٹ میں تھوڑی سی رقم بھی رکھنی چاہئے تھی - اور ہمارے منسٹر آف انفارمیشن کو یہ کرنا چاہئے کہ وہ اپنے غریب عوام کو اپنی نشریات کے ذریعے بتائے تا کہ وہ ان کا تحفظ کر سکے - اس طریقے سے رشوت اور جو ہمارے غریب عوام کو حکومت کے محکموں میں تکالیف آتی ہیں - وہ بہت حد تک کنٹرول ہو سکیں گی - پولیس کے بارہ میں بہت کچھ کہا گیا ہے - مگر میں یہ بھی ساتھ ساتھ کہوں گا کہ جیسے یورپ میں امریکہ میں کرائم کو مافیا کنٹرول کرتا ہے اس طریقہ سے پاکستان میں پولیس کنٹرول کرتی ہے تمام آرگنائزڈ کرائم پولیس کے نالج میں ہے ان کو معلوم ہے کہ کون کیا کر رہا ہے مگر یہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے - اگر یہ کر لیں تو ان کے جتنے تھانے کے ٹھیکے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے - تھانے نیلام ہو جاتے ہیں - اور اس طریقے سے تحصیل میں بھی پٹواری سے لے کر ڈی سی تک یہ محکمہ رشوت میں پھنسا ہوا ہے اور عام آدمی اسی جال میں کبھی نہ کبھی آن پھنستا ہے اور جب پھنستا ہے تو پھر رشوت کے بغیر نکلنا مشکل ہے - ایک اور ادارہ جو انٹی کرپشن کا ہے ابھی درمیان میں آواز نکلی تھی کہ انٹی کرپشن تحصیل

یا ڈپٹی کمشنر کو دی جائے - اسکا سربراہ ڈی سی ہوگا - مگر میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ پاکستان میں کوئی ایک ڈی سی بنا دے جس نے اپنے محکمے میں کرپشن کو کنٹرول کیا ہوا ہو لحاظہ انٹی کرپشن کا محکمہ عوامی نمائندوں کی کمیٹی بنا کر اس کے سپرد کیا جائے - انکو اختیارات دیے جائیں - انٹی کرپشن کے جتنے بھی کیسز ہیں وہ ،،عوامی،، نمائندے deal کریں اور فیصلہ دیں - اس طریقے سے تو نوکر شاہی لوکل پولیس اور تحصیل ان سب پر عوامی نمائندوں کو اختیارات دئے جائیں - تاکہ وہ اپنے علاقے کے باشندوں کو اس دہشت سے بچا سکیں - ایک اور ضروری چیز جو ہم اس پورے اجلاس میں بھول گئے ہیں - وہ ہے بنگلہ دیش میں جو سیلاب آیا ہے اور اس میں لاکھوں آدمی مر گئے ہیں - بنگالی ایک زمانے میں ہمارے ملک کا حصہ تھے - اور ہمارے بھائی بھی تھے اور اب بھی ہیں - اور میں آپ سے درخواست کرونگا کہ انکے سوگ میں ایک منٹ خاموش کھڑے رہیں - اور ہر ایم پی اے اپنے اپنے علاقے کے اندر ان بنگالی بھائیوں کے لئے چندہ اکٹھا کریں - کیونکہ وہ پہلے بھی ہمارے بھائی تھے اور اب بھی ہمارے بھائی ہیں -

جناب سپیکر - اس کے لئے عباسی صاحب کی تجویز کے مطابق خاموشی اختیار کرنا زیادہ موزوں ہوگا -

چوہدری خادم حسین - جناب سپیکر انہوں نے جو تجویز دی ہے وہ بہت اچھی ہے اگر ایک دن کا جو الاؤنس ہے ہم جتنے بھی صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں وہ donate کر دیں - وہ بہتر ہوگا -

جناب سپیکر - کیا اس پر سب کو اتفاق ہے - اور دعائے مغفرت پر بھی اتفاق ہے -

آوازیں - منظور ہے -

صاحبزادہ محمد عثمان عباسی - اب میں کچھ باتیں اپنی تحصیل کی بارے میں بتانا چاہتا ہوں - یہ پاکستان کا سب سے پسماندہ علاقہ ہے -

جناب سپیکر - آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو رہا ہے -

صاحبزادہ محمد عثمان عباسی - جناب والا - صرف ایک منٹ اور دے دیں - جناب والا - احمد پور تحصیل سب سے پسماندہ علاقہ ہے - میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے درخواست کرونگا کہ یہ بجٹ تو گزر گیا - مگر

اگلے بجٹ کے اندر اس سال کے دوران جتنا بھی ہو سکے اس تحصیل کے ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈ مہیا کئے جائیں - اور اس تحصیل میں چولستان کا حصہ بھی آتا ہے اور ان چولستانیوں کے حقوق بھی مارے ہوئے ہیں - ان کے اوپر ایک فیملی لاء لگایا گیا ہے - ایک تو ان کے حقوق مارے گئے اور ان کے ساتھ سخت نا انصافی ہو رہی ہے کیونکہ جو زمین ان کے لئے الاٹ کی گئی جو کہ ایک لاکھ 36 ہزار ایکڑ ہے - اس میں سے یعنی انہیں کے حصوں میں سے تقریباً 38 ہزار ایکڑ دوسرے علاقوں کے باشندوں کو الاٹ کی گئی - اور جب زمین کم ہو گئی تو کہا گیا کہ بھئی اتنی زمین نہیں ہے - اس واسطے ان کے اوپر فیملی لاء لگایا گیا ہے -

جناب سپیکر - عباسی صاحب آپکا ایک منٹ ختم ہو گیا ہے -

صاحبزادہ محمد عثمان عباسی - جناب والا صرف ایک منٹ -

جناب سپیکر - وہ ختم ہو گیا ہے -

صاحبزادہ محمد عثمان عباسی - جناب والا - یہ بات ختم کرکے بیٹھ جاؤنگا میں وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ ان چولستانی بھائیوں کے اوپر رحم کریں اور ان کے سر کے اوپر یہ جو مسئلہ تلوار کی طرح لٹکا ہوا ہے اسے فوری طور پر حل کیا جائے - مہربانی -

جناب سپیکر - ملک محمد عباس صاحب -

ملک محمد عباس خان کھوکھر (اوکاڑہ - 5) - جناب سپیکر - شکریہ کی رسم ادا کرتے ہوئے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بھی ٹائم دیا اور اس کے ساتھ یہ بھی ناشکری ہوگی اگر میں ان بھائیوں کا شکریہ ادا نہ کروں - جنہوں نے واک آؤٹ کی دھمکی دی اور ہمیں بھی یہ موقع ملا کہ ہم بھی ایوان میں بجٹ کے بارے میں کچھ بول سکیں -

جناب سپیکر - یہاں تو کسی نے واک آؤٹ کی دھمکی نہیں دی -

ملک محمد عباس خان کھوکھر - ٹائم بڑھا ہی اسی لئے تھا کہ خالد صاحب نے دھمکی دی کہ میں جا رہا ہوں - واک آؤٹ کے دوران ان کو روکا گیا تب آپ نے ان کو ٹائم دیا -

جناب سپیکر - اچھا یہ afternoon کے سیشن کی بات ہے -

ملک محمد عباس خان کھوکھر — ورنہ تو ٹائم ختم ہوگیا تھا - ہمارے لیے تو کوئی ٹائم نہیں تھا - ہم نے تو کل کی عرض کی تھی- آپ نے کہا کہ ٹائم بڑھا دیا گیا ہے لیکن ہمیں پھر بھی ignore کر دیا گیا - انہوں نے دھمکی دی تو ہمیں ٹائم ملا - بہرحال میرا ٹائم تھوڑا ہے - تو میں اس ایوان میں سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ میں بھی پارلیمانی سیکرٹری ہوں نہ یہ غریب پارلیمانی سیکرٹری جو کئی دن سے تختہ مشق کے بارے میں میری بہن محترمہ نجمہ حمیدہ صاحبہ نے بھی پہلے اس مسئلے پر ہوئے ہیں ان پر کافی کچھ کہا ہے ان پر کافی کچھ کہا ہے - تو کچھ ہمارے دوست ہماری امر نامزدگی کو بے چارگی سے معمول کرتے ہیں او رغریب پارلیمانی سیکرٹری جیسے خطابات سے نوازتے ہیں - تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ خطابات سر آنکھوں پر لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ عرض کروں گا کہ وہ بھی اعلیٰ ظرفی سے کام لیتے ہوئے ذرا غریب نوازی کا ثبوت دیں اور غریب نواز بنیں - ہمیں اپنی غریبی پر ناز ہے تو وہ غریب نواز بنیں - ہمارے بس میں یا اختیار میں جو کچھ ہے وہ آپ کا ہم سب کا مشترکہ ہے اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں - یہ ہمارا جو بھی عمل ہوگا وہ اس ہاؤس کی بلندی کے لیے ہوگا -

راجہ خلیق اللہ خان — جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ آپ بے اختیار ہیں - غریب ہیں بیچارے ہیں وہ آپ کے بنے کے لیے بات کرتے ہیں -

ملک محمد عباس خان کھوکھر — میں اس کو مختصر کرتے ہوئے اتنی سی عرض کروں گا :

نہ حق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
جو چاہیں سو آپ کریں ہے ہم کو عبث بدنام کیا

بہر حال اس بارے میں گزارش کرتے ہوئے میں آئندہ کہ مارشل لاء کے بارے میں یہ گزارش کروں گا -

ایک معزز ممبر — شعر غلط ہے -

ملک محمد عباس خان کھوکھر - یہ مولوی صاحب کا شعر نہیں ہے - میں نے جو شعر پڑھا ہے بالکل صحیح ہے - (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آرڈر پلیز - راہی صاحب تشریف رکھیں -

ملک محمد عباس خاں کھوکھر — جناب والا ۔ مارشل لاء کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جیسا کہ اب یہ صاف ظاہر ہے کہ مارشل لاء کی روانگی ایک نوشتہ دیوار ہے اس پر کافی تبصرہ ہو چکا ہے اور کوئی موضوع باقی ایسا نہیں رہا جو وضاحت طلب ہو ۔ تو اس بارے میں قومی اسمبلی میں کافی بحث ہو چکی ہے ۔ صوبائی اسمبلیاں بھی قراردادیں پاس کر چکی ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود یہ چیز اب روز روشن کی طرح عیاں ہے ۔ کہ قوم کا ہر فرد اس مارشل لاء کے جنازے کو کندھا دینے کے لئے بے تاب ہے ۔ اور میں یہی عرض کروں گا کہ اس مارشل لاء کا جنازہ جتنی جلدی اٹھ جائے اس میں قوم کا بھی فائدہ ہے اور مارشل لاء لگانے والوں کا بھی فائدہ ہے ۔

ایک معزز ممبر — اس پر کوئی شعر پڑھیں ۔

ملک محمد عباس کھوکھر — میرے ایک محسن دوست نے کہا ہے کہ اس پر کوئی شعر پڑھیں ۔

جھینگر کا جنازہ ہے ذرا دھوم دھام سے اٹھے
قیصر کا یہ پیارا ہے اسے توپ پر مت کھینچئے

قیصر کی بجائے میں یہ عرض کروں گا کہ ہٹلر کا یہ پیارا ہے اسے توپ پر مت کھینچئے

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر — آرڈر پلیز ۔

ملک محمد عباس خاں کھوکھر — نہ ہم نوکر ہیں ۔ نہ ہماری نوکری خطرے میں ہے اور جو درست یہ کہتے ہیں کہ نوکری خطرے میں پڑ جائے گی ۔

ایک معزز ممبر — جناب والا ۔ انہوں نے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو ہٹلر نہیں ہے ۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

ملک محمد عباس خاں کھوکھر — جناب والا ۔ میں نے شعر پڑھا ہے ۔ میں نے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے بارے میں کوئی بات نہیں کی ۔ میں نے مارشل لاء کے متعلق بات کی ہے ۔

جناب سپیکر — میرے خیال میں آپ کو شعر کے سیاق و سباق میں کچھ ایسا محسوس ہوا ہے ورنہ انہوں نے ایسی بات نہیں کی ۔

ملک محمد عباس خان کھوکھر — ورنہ یہ ہی ہے کہ ہم پارلیمانی سیکرٹری ہیں اس لئے انہوں نے اعتراض تو ضرور کرنا ہے - جناب والا - اس کے بعد میں رشوت کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا (قطع کلامیاں) - جناب یہ میرا استحصال پھر ہو گیا ہے - میں دو منٹ بھی نہیں بول سکا اور کسی اور بات پر بحث ہوتی رہی - اور آپ نے گھنٹی دے دی ہے - اس لئے میں اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے آپ عرض کروں گا کہ رشوت کے بارے میں میرے تمام بھائیوں نے بہت بحث کی ہے اور بہت کچھ کہا ہے - رشوت اس وقت قوم کی دکھتی رگ ہے تو میں عرض کروں گا کہ رشوت خوروں نے قوم کو اس طرح مجروح کیا ہے کہ اس کے ہرلوں سے خون رس رہا ہے اور یہ ہمارے سامنے سب سے اہم مضمون ہے - اس پر اگر کنٹرول کر لیا جائے تو اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ جتنی آپ کی تقاریر ہوئی ہیں اور جو کچھ بھی آپ نے یہاں ہاؤس تجویز دی ہے اس پر عمل کرنے کا تب ہی فائدہ ہو گا اگر رشوت پر کنٹرول کر لیا جائے - میرے دوستوں نے یہاں اپنے اختیارات کے لئے بھی فرمایا ہے -

جناب سپیکر — آرڈر پلیز - بیگم صاحبہ توجہ فرمائیے -

ملک سلطان محمود — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میں رشوت کے متعلق معزز ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا کہ رشوت ختم ہو چکی ہے اب حصہ داری مقرر ہو چکی ہے - جب تک آپ انہیں حصہ نہیں دیں گے آپ کا کام نہیں بنے گا -

جناب سپیکر — سلطان صاحب - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - ملک صاحب فرمائیے -

ملک محمد عباس خان کھوکھر — بہر حال میرے فاضل دوستوں نے یہاں ممبران کے حقوق کی بات کی ہے اور کہا ہے کہ ان کو اختیارات دیئے جائیں کہ یہ سکول چیک کریں گے یا محکموں کی نگرانی کریں گے - تو میں یہ عرض کروں گا کہ معزز ممبران کو سب سے زیادہ اس بات پر زور دینا چاہیئے تھا کہ ہمیں رشوت خور افسروں پر نظر رکھنے کے لئے حق دیا جائے تاکہ ہم رشوت کے معاملے میں جہاں بھی پوائنٹ آوٹ کریں تو ان کے ساتھ سخت سے سخت احتجاج کیا جائے - جو کچھ رشوت خور اپنے تھانوں اور تحصیلوں میں کر رہے ہیں آپ نے یہ تو کبھی نہیں

کہا کہ جو کوئی مظلوم تھانے پکڑا جائے گا تو ہمیں اس سلسلے میں صاف اختیار دیں کہ ہم تھانیدار کے خلاف وہیں کارروائی کریں کہ اس کے ساتھ آپ نے ناحق کیوں کیا ہے - کیونکہ ایسے کیس سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں روزانہ ہوتے ہیں اور لوگ رشوت لیکر پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہیں تو غریب سکول ماسٹروں کے لئے - اختیار مانگیں ظالموں کے لئے - تحصیل میں جو تحصیلدار رجسٹریاں کرتے ہیں ان کے لئے اختیار مانگیں جن کو لوگ ہزاروں روپے دیتے ہیں - جو ہزاروں لوگوں کی روزانہ بےعزتی کرتے ہیں - ناحق لوگوں کو لے جا کر تھانے میں بند کر دیتے ہیں - بہرحال اس کے بعد واپڈا بھی ایک ایسا ہی مضمون ہے - تو تھانہ ہے یا تحصیل ہے یہ سب ہم غریب لوگوں کے لئے ہے -

جناب سپیکر - ملک صاحب آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا ہے - میاں محمد اسحاق صاحب -

میاں محمد اسحاق - (لاہور) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب سپیکر میں بڑی عاجزی انکساری سے سب سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ جو معزز اراکین اسمبلی یہاں پر نماز ادا کرتے ہیں انہوں نے اور اس سے پہلے اور آج بھی محسوس کیا ہے کہ یہاں وضو کرنے کی سہولت اور مسجد کی جگہ نہ ہونے وجہ سے بہت زیادہ دقت ہے- میں یہ تجویز عرض کرتا ہوں کہ یہاں پر پنجاب کی اسمبلی میں آپ کی وساطت سے اراکین اسمبلی سے عرض کروں گا کہ سب سے پہلے یہاں پر ایک شایان شان مسجد کا انتظام کیا جائے - یہ میری تجویز ہے - اس ہاؤس کے تمام معزز اراکین سے جناب رائے لی جائے اگر متفقہ طور پر پاس ہو جائے تو اس کا فوری انتظام کیا جائے - اور اگر اس سال کے بجٹ میں رقم کی کمی ہو اور رقم مہیا نہ ہو سکے تو ہم چندہ اکٹھا کرکے مسجد کی تعمیر کے لیے دینے کو تیار ہیں -

جناب سپیکر - آپ ارشاد فرمائیں - کسی کو اعتراض نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - مسجد تو بنادی شب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے -

میاں محمد اسحاق - رانا صاحب نمازی ہیں - اللہ کے فضل سے نمازیوں نے ہی اس تحریک پر مجبور کیا ہے - جناب سپیکر - سب سے پہلے میں وزیر خزانہ کی اس خوش آئیند بات پر میں مبارکباد دیتا

ہوں ۔ کہ آٹھ سال بعد منتخب عوامی نمائندوں کو یہ بجٹ پیش کرنے کا موقع ملا ہے بہر حال جہاں تک میں نے بجٹ کی اس مقدس کتاب کا معائنہ کیا ہے ۔ اس میں ایک ایسی آئٹم ہے جو سیکرٹری صاحبان اور معزز حضرات باہر کے ملکوں میں جاتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان جناب سپیکر میں التماس کروں گا اور فاضل رکن سے گذارش کروں گا کہ کتاب بجٹ کو کتاب مقدس نہیں کہا جا سکتا ہے ۔ وہ صرف قران حکیم ہے جو کہ مقدس کتاب ہے اس لیے آپ اس کو بجٹ کی کتاب کہہ لیجئے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا ۔ اس میں یہ ہے کہ بجٹ بناتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے تھا ۔ کہ یہ عوامی نمائندوں کا بجٹ ہے ۔ میں سمجھتا کہ اس بات کا خیال نہیں کیا گیا ہے میں نے یہ دیکھا ہے کہ کئی حضرات باہر سے ہو کر آئے ہیں ۔ اور مجھے بھی باہر جانے کا موقعہ ملا ہے ۔ وہاں پر نائب قاصد جس کو ہمارے یہاں چپڑاسی کہا جاتا ہے کسی ملک میں یہ پوسٹ نہیں ہے ۔ اور نہ اس کا کوئی طریقہ رائج ہے ۔ وہاں پر ہر آدمی اپنا کام خود کرتا ہے ۔ اور خود کرنے کو ترجیح دیتا ہے ۔ میں نے اس بجٹ کی کتابیں تمام محکمہ جات کے سٹاف کا بغور مطالعہ کیا ہے یہاں پر کروڑوں روپیہ نائب قاصدوں اور چپڑاسیوں کے لیے رکھا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رقم کا ضیاع ہے یہ wastage of money ہے ۔ یہ رقم بہتر طور پر سکولوں یا کالجوں پر خرچ کی جائے ۔ ان حضرات کا کیا کام ہے میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ان کو نکالنا مقصود نہیں ہے ۔ ان کو کہیں پر ٹیکنیکلی کام پر لگایا جائے اور یہ لوگ productive قسم کے کام کریں ۔ یہ جناب والا صرف افسران کی کار کا دروازہ کھولتے ہیں ۔ اور جب وہ افسران یا وزراء صاحبان کار کے اندر بیٹھ جاتے ہیں تو ان کی کار کا دروازہ بند کر دیتے ہیں صرف یہی ان کا ایک کام ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہت زیادہ پیسے کا ضیاع ہے ۔ کوئی فاضل ممبر یہاں پر بتائے کہ کیا کسی ملک میں نائب قاصد کا رواج ہے ۔ یا کسی افسر کے پاس وہاں پر کوئی نائب قاصد ہے کچھ عرصہ قبل ہمارے یہاں سے وزراء باہر کے ممالک گئے تھے ۔ انہوں نے یہاں آکر بتایا کہ فارن منسٹر تک کے پاس کوئی چپڑاسی نہیں تھا ۔ وہ اپنے ہاتھ سے ہر کام کرتا تھا ۔ اس کی بیوی بھی خود کام کرتی تھی ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے ملک میں ترقی

چاہتے ہیں تو ہمیں بھی اسی طرح کے طریقہ کار کو اپنانا ہوگا ۔ ورنہ جناب والا جتنے ہم نوکر رکھتے ہیں ۔ ان کا یہ ملک پاکستان متحمل نہیں ہوسکتا ہے ۔ میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ ان کو بے روزگار کر دیا جائے یا نکال دیا جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کو کسی ٹیکنیکل کام پر لگایا جائے ۔ مکینک بنایا جائے ۔ یا اور کوئی کام سکھایا جائے ۔ تاکہ یہ طبقہ بھی ملکی ترقی میں خاطر خواہ خدمت انجام دے سکے

مخدوم زادہ سید محمد احسن ۔ جناب والا میرے دوست نے جو یہ کہا ہے کہ نائب قاصد نہ لگائے جائیں ۔ اس سے بے روزگاری اور بڑھ جائے گی جناب والا ۔ پہلے بھی بے روزگاری بہت زیادہ ہے ۔ نوکریاں نہیں ملتیں ۔ اس طرح کئی ہزار آدمی بے روزگار ہو جائیں گے ان کو کسی طرح سے اب روزگار ملا ہوا تو ہے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان کو کوئی کام سکھایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کی تقریر کے صرف دو منٹ باقی ہیں ۔

میاں محمد اسحاق ۔ بہت اچھا جی ۔ دوسری بات یہ ہے کہ بجٹ میں جو پلاننگ ہونی چاہیے وہ مختلف محکموں کے درمیان آپسمیں co-ordination ہونی چاہیے ہمارے دفاتر میں co-ordination نہ ہونے کی وجہ سے ایک سڑک جو پہلے بنائی جاتی ہے ۔ اس کو پختہ کیا جاتا ہے چند دنوں کے بعد دوسرا محکمہ اس سڑک کو آکر کھودنا شروع کر دیتا ہے ۔ ٹیلیفون کی تاریں بچھانا شروع کر دیتا ہے ۔ جب وہ مرمت کرکے فارغ ہو جاتا ہے تو سوئی گیس والے حضرات تشریف لے آتے ہیں اور سڑک کو پھر سے کھودنا شروع کر دیتے ہیں اور اس کے بعد سیوریج بچھانے والے اسے کھودنا شروع کر دیتے ہیں ۔ اگر سیوریج بچھانے والے جاتے ہیں تو پانی والے آجاتے ہیں ۔ میں عرض کروں گا کیوں نا ان کو کسی پلاننگ کے تحت کام کرنے کو کہا جائے مناسب منصوبہ بندی کی جائے تاکہ یہ جو عوام کا پیسہ ہے اس کو سوچ سمجھ کر خرچ کیا جائے ۔ ورنہ جناب والا اس ملک کی ترقی نہیں ہو سکے گی اس طرح دوسرے محکمہ جات ہیں آپ محکمہ تعلیم کو لے لیں ۔ سکول موجود استاد موجود مگر وہاں پر بچے موجود نہیں ہیں ان سکولوں کے اساتذہ کو وہاں

پر ان سکولوں میں بھیجیں جہاں پر ان کی ضرورت ہے - ان کو وہاں پر مستقل تعینات کر دیا جائے - جہاں پر ان کی ضرورت ہے تاکہ یہ بھی پیسہ بچ سکے - ان گزارشات کے بعد میں جناب سپیکر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور جناب والا کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

جناب سپیکر— شکریہ - سردار محمد عمر خان لغاری -

سردار محمد عمر خان لغاری — بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب سپیکر بڑی خوشی ہوئی کہ جناب نے مجھے موقع دیا - ڈیرہ غازی خان میں ابھی چار پانچ سال سے ہی کچھ ڈویلپمنٹ شروع ہوئی ہے - غازی گھاٹ کے پل کے پختہ ہونے کی وجہ سے بہت ہی ترقی ہوئی ہے - مگر ہمیں ڈرین نمبر ا سکرپ ڈرینج کا sanction جو کہ ہمیں ملنا تھا وہ ہمیں ابھی تک نہیں ملا - ڈرینج کا پائلٹ پراجیکٹ تھا انہوں نے ہمیں 400 ٹیوب ویل دینے تھے مگر وہ ہمیں نہیں مل سکے - ہم استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دئیے جائیں - تونسہ بیراج سال 1958ء سے کھلا ہے - سکرپ 3 سکرپ 4 کی سکیمیں ہمیں ڈیرہ غازی خان کے لئے allocate ہوئی تھیں مگر وہ شیخوپورہ اور گوجرانوالہ میں دی گئیں - جامپور سوشل پراجیکٹ کے جو 400 ٹیوب ویل ہیں وہ بھی ہمیں نہیں مل سکے اس دوران پہلے چار کروڑ کی سکیمیں سکارپکی الیکٹریفیکیشن وائرنگ کے لئے دئیے گئے تھے خصوصی طور پر ڈیرہ غازی خان کے لئے وہ اس لئے نہیں مل سکے کیونکہ جو فارمز تھے ان کو 400 روپے فی ٹیوب ویل فیس ادا کرنی پڑتی تھی مگر غربت کی بنا پر اور سیم و تھور کی وجہ سے زمیندار یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جو زمیندار بھائی ہیں ان کو 50 فیصدی سب سڈی سکیم کے ساتھ ٹیوب ویل نصب کرنے کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر— سردار صاحب یہ آپ پڑھ تو نہیں رہے ہیں - بلکہ یہ جو 4 کروڑ روپے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان سے sweet zone areas میں ٹیوب ویل دوبارہ لگائے جائیں اور یہاں پر زمینداروں کے لئے automatic boaring plant دئیے جائیں جس سے جلدی بورنگ ہو کر سیم و تھور ختم ہو سکے - ایک اور بات یہ ہے کہ داجل ایکسٹینشن سکیم جو کہ دس سال سے آ رہی ہے - اس کے لئے دو کروڑ روپیہ بھی مختص کیا گیا تھا مگر اس پر ابھی تک کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوا اس پر ضرور عمل کیا جانا چاہیے - سب سے زیادہ کمی جو ہمیں محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے hill

torrents جو سلیمان رینج سے آتے ہیں اور terrace irrigation سے پچاس سال پہلے ساڑھے پانچ لاکھ ایکڑ آباد ہوتے تھے - مگر ان کی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے صرف 80 ہزار ایکڑ اب command ہوتے ہیں - اس سے سب سے زیادہ نقصان hill torrents کرتے ہیں - جس سے پچھلی دفعہ دو تا تین لاکھ کاشت ایکڑ رقبہ تباہ ہو چکا ہے - پچھلے سال جو سیلاب آیا تھا اس سے راجن پور اور ڈیرہ غازی خان میں 30 کروڑ روپے کا نقصان ہوا تھا - گورنمنٹ کو اس سے پچھلے سال 18 کروڑ روپے کا نقصان calculate کیا تھا - یہاں کئی سکیمیں بنائی گئیں ہم نے اس کے لئے گورنمنٹ کو کہا تھا کہ اگر hill torrants کو کنٹرول کیا جائے تقریباً چودہ سے پندرہ بند ہمیں استعمال کرنے پڑیں گے - میں یہ چاہتا ہوں کہ دس سے بیس کروڑ روپے کے خرچے سے weir control regulator dams اگر ہمیں مہیا کئے جائیں کوٹ روم سے سندھ ان تک تقریباً 12 weir control regulator dams لگیں گے - اس سے ہمارا یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے - نیچے نہر کے اوپر جب یہ پانی نقصان دیتا ہے - وہاں سے ایک canalization کا بند بنانا پڑے گا جو کہ دریائے سندھ تک جائے گا - اس کے لئے بھی مزید فنڈز کی ضرورت پڑے گی - گنا ایک ایسی چیز ہے جو سیلاب کے ہوتے ہوئے بچ سکتا ہے - اس کے لئے جام پور میں ایک شوگر مل کے لئے بھی کہا گیا تھا - اس کے لئے میں پھر استدعا کروں گا کہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک شوگر مل وہاں پر قائم کی جائے - فرٹیلائزر ٹریکٹر insecticides وغیرہ کی قیمتیں بہت اھی زیادہ ہو گئی ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ زمینداروں کو یہ چیزیں رعایتی قیمتوں پر مہیا کی جائیں - کاٹن کی قیمت اس سال ہمیں 191 روپے ملی ہے اور اس کے غیر ملکی ریٹ ہم نے پتہ کئے تھے اور 2 من بنولہ اس کا ریٹ اور منجنیگ چارجز کاٹ کر ہمارے حساب سے ہمیں تین سو روپے ملنے چاہیے تھے - کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن اور مل مالکان کی وجہ سے ہمیں مناسب ریٹ نہیں دیا جاتا ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں اس کی صحیح قیمت ادا کی جائے - اسی طرح گندم کا انٹرنیشنل ریٹ 120 روپے ہے اور ہمیں اسی سال صرف 70 روپے ملے ہمیں وہ بھی ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں زیادہ ریٹ دئیے جائیں - گورنمنٹ نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ سکیموں کو indexation کے مطابق کیا جائے - ہم چاہتے ہیں کہ کسانوں کو بھی indexation اور inflation rate کی بنیاد پر calculate کیا جائے - اس سے ہم لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا - فارم ٹو مارکیٹ روڈ بھی تیس فیصد بڑھائی جائیں - قبائلی علاقوں میں

سڑکیں مزید بنائی جائیں اور قبائلی علاقہ کی سڑک جو رونگھڑ سے سخی سرور تک ہے وہ بہت ضروری ہے دوسرا ہم یہ چاہتے ہیں کہ سخی سرور سے چوٹی بالا تک کی سڑک بہت ضروری ہے ۔ اس کے علاوہ گدائی سے چوٹی تک چھ میل تک کا ٹکڑا ہے اگر یہ مکمل ہو جائے تو اس سے مکمل سڑک بن جائے گی ۔ ایک اور سڑک جو جام پور میں دس سال سے بن رہی ہے اس کے متعلق استدعا ہے کہ وہ بھی جلدی بنا دی جائے ۔ تعلیم کے سلسلہ میں ایک بات ضرور کہوں گا کہ چونکہ ڈیرہ غازی خان بہت پسماندہ علاقہ ہے اگر دس مڈل سکول سے ہائی سکول بن جائیں ۔ اور چھ گرلز مڈل سکول ہائی سکول ہو جائیں اسی طرح 12 پرائمری سکول مڈل بن جائیں اور 8 گرلز پرائمری سکول اپ گریڈ ہو جائیں ۔ اس بات کے بعد میں آپ سے اجازت چاہوں گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ظفر اقبال وڑائچ ۔ بسم اللہ الرحمن الراحیم ۔ جناب سپیکر آپ نے ہمیں اس وقت بات کرنے کا موقع دیا کہ جب ایوان اور وقت دونوں تھک چکے ہیں لیکن اس سے ہمیں ایک سعادت ضرور نصیب ہوئی ہے ۔ کہ ہم حکومت پنجاب ۔ اراکین اسمبلی اور پنجاب کے عوام کو یہ خوشخبری سنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ چشمہ جہلم لنک کینال کھل چکی ہے ۔ لیکن پانی کا مسئلہ ابھی مکمل طور پر حل نہیں ہوا اور اس سلسلہ میں ابھی ہم نے مکمل کوشش کرنی ہے اور اس سلسلہ میں سب سے ضروری بات جو میں وزیر اعلیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی آج کی تقریر میں اس بات کی وضاحت کر دیں کہ کل کی تقریر میں انہوں نے جس معاہدے کا ذکر کیا تھا اس کے ذمہ دار افراد کون ہیں اور دوسری بات یہ کہ اس معاہدے کو منسوخ کرانے کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کیا رول ادا کرے گی ۔ کل صبح معزز ایوان کے متعلق اعتماد کی بات بھی ہوئی تھی اور آج صبح وزیر قانون صاحب نے بھی یہ فرمایا تھا کہ ہمیں آپس میں افہام و تفہیم اور تعاون کے ساتھ چلنا چاہیے تو جناب سپیکر آپ کی وساطت سے میں قائد ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ حکومت جسے چند ماہ قبل ہم نے بنایا ہے ۔ ہم اس کی اتنی جلدی مخالفت نہیں کرنا چاہتے ہم ان کے ساتھ پورا تعاون چاہتے ہیں لیکن ان سے بھی یہ درخواست ہے کہ وہ تمام معزز اراکین کے صلاح مشورے کے ساتھ اور جرات کے ساتھ چلتے رہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین) ۔ لیکن اگر انہوں نے ۔ یعنی قائد ایوان نے قائد مارشل لاء یا قائد بیوروکریسی بننے کی کوشش کی تو پھر ایک ایک قدم پر ان کی مخالفت کی جائے گی ۔

(نعـــــرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ میں اپنے مقامی وسائل کی طرف کچھ گزارشات پیش کروں گا ۔ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں انسداد سیم و تھور کے لئے اس ملک کا سب سے بڑا منصوبہ شروع کیا گیا تھا 2 ارب روپے کا سکارپ 6 ۔ کا یہ منصوبہ آج سے چار سال قبل شروع کیا گیا اور اس کو 1986ء تک مکمل ہونا تھا ۔ پایہ تکمیل تک پہنچنا تھا لیکن آج اس کی یہ حالت ہے کہ اس پر 25 فی صد بھی نہیں ہو سکا اور اس کے لئے میں آپ کو یہ مثال ضرور دوں گا اور غالباً یہ وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں بھی ہوگی کہ آج سے ڈیڑھ سال قبل ایک ٹنڈر طلب کیا گیا ٹھیکیداروں نے ٹنڈر داخل کروائے لیکن اس ٹینڈر کی منظوری صرف ڈیڑھ ماہ پہلے ہوئی ہے اندازہ کر لیجئے کہ ایک ٹینڈر کو منظور کرنے میں ڈیڑھ سال کا عرصہ لگ گیا ہے تو اگر اس پر جلدی کام نہ کیا گیا تو رحیم یار خان کا ضلع جو زرعی لحاظ سے بڑا مشہور ہے میں آپ کو وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آئندہ دو سال میں یہ منصوبہ مکمل نہ ہوا تو لوگوں کو وہاں قبریں کھودنے کیلئے بھی جگہ نہیں ملے گی کیونکہ واٹر لیول بڑی تیزی سے اوپر آرہا ۔ جناب والا کچی آبادی کے مسئلے پر ہر معزز رکن نے بات کی ہے تو اس سلسلہ میں بھی یہ عرض کردہ کہ وہ شخص جس کا اس ملک میں گھر نہیں ہوگا جس کو یہ احساس ہوگا میرے بچوں کیلئے اس ملک میں سر چھپانے کیلئے جگہ نہیں ہے تو یقین کیجئے کہ اس شخص کو اس ملک کی ترقی میں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ اسے اس ملک کی سالمیت سے بھی کوئی دلچسپی نہیں ہوسکتی سابقہ حکومتوں نے بھی بار بار یہ اعلان کیا تھا کہ کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں گے اور اس میں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اس میں کچھ آبادیاں جو حکومت کے قائم کردہ کچی آبادی کے معیار پر پورا اترتی ہیں لیکن بعض سیاسی وجوہات کی بناء پر انہیں کچی آبادیاں تسلیم نہیں کیا گیا تو میری جناب وزیر اعلیٰ نواز شریف صاحب سے یہ درخواست ہے کہ وہ ان آبادیوں کے متعلق نئے سرے سے سروے ٹیم بنا لیں اور ان کو دوبارہ چیک کر لیا جائے کہ آیا وہ

کچی آبادیاں ہیں یا نہیں - میرے شہر میں دو آبادیاں ایسی ہیں جنہیں وہاں کی مقامی بلدیہ کے حکام اگلے دس دن سے گرانے کے احکامات جاری کر چکے ہیں - تین سو گھروں کا معاملہ ہے میری آپ سے درخواست ہے کہ اس آرڈر کو pending کیا جائے -

farm to market road کے بارے میں بھی کافی باتیں ہوئی ہیں تو جناب سپیکر آج تو مبارک باد ہے ان لوگوں کو کہ جنکی ڈبل ممبر شپ ہے تو جب پنجاب اسمبلی اور نیشنل اسمبلی کے انتخابات نہیں ہوئے تھے اسوقت ہمارے پاس صرف لوکل کونسل ہی منتخب ادارے تھے - تو ان لوگوں کو یہ اختیارات دیئے گئے تھے کہ farm to market road کی proposal دیں اب جبکہ elected اسمبلی آ چکی ہیں تو میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ farm to market road کے سلسلے میں جو proposals ہیں وہ ایم - پی - اے حضرات کو دینی چاہئیں (نعرہ ہائے تحسین) جناب سپیکر hed tex ختم کرنے کا مطالبہ بار بار کیا گیا ہے - لیکن یہ مطالبہ ہم اسوقت تک کرتے رہیں گے جب تک کہ اسکو تسلیم نہیں کر لیا جاتا - اور مجھے امید ہے کہ جناب وزیر خزانہ آج اپنی اختتامی تقریر میں اس کے خاتمے کا اعلان کرینگے - شکریہ -

جناب سپیکر - ملک مختار احمد صاحب -

ملک مختار احمد - جناب سپیکر میں نہایت شکر گذار ہوں کہ آپ نے سالانہ بجٹ پر مجھے اظہار خیال کی اجازت عطا فرمائی - جناب والا سب سے پہلے بجٹ کا جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے اسکے متعلق کچھ کہنا ہے - اب جبکہ یہ منتخب ادارے معرض وجود میں آچکے ہیں تو یہ مناسب ہوگا کہ بجلی کی فراہمی تعلیم کا پروگرام جسمیں نئے سکولوں کی اپ گریڈیشن opening اور اضافی کمروں کی تعمیر وغیرہ جیسے مسائل شامل ہیں اور اس کے علاوہ ہیلتھ سنٹروں کا قیام اور نہروں کے معاملات اور نئی واٹر سپلائی سکیموں کے قیام یہ کام صوبائی اسمبلی کے ممبروں کو تفویض ہونے چاہیں - اس بارے میں انکی سفارشات حتمی اور فائنل سمجھی جائیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

بجٹ دستاویزات کے لحاظ سے جناب والا میں یہ عرض کرونگا کہ آئندہ اس امر کا خیال رکھا جائے کہ کس ضلع میں جو بھی نئے ترقیاتی کام ہوئے ہیں انکی تفصیل ہمیں یہاں پر ضلع وار مہیا کی جائے - تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ

صوبہ میں ہمارے ضلع کو کیا حصہ ملا ہے اور پھر اس سے ہمارے حلقہ کو کونسی سکیمیں عطا کی گئی ہیں - جناب والا ہم میں سے ہر ممبر اپنے حلقہ کی ضروریات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے اور اسکی ضروریات سے آگاہ ہے - اگر ہم اس ہاؤس کو ایک اکائی تصور کریں تو ہم یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہاؤس اپنے صوبہ کے ہر شہر ، ہر گاؤں ، ہر ڈیرہ ہر دور دراز آبادی کی ضروریات سے بخوبی آگاہ ہے - اسلئے میں یہ عرض کرونگا کہ یہ معاملات ہم پر چھوڑے جائیں ہم ان حضرات سے انہیں بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں جو صرف دفتری امور تک محدود رہتے ہیں اور شاید ممکن ہے کہ انہوں نے صرف چند چیدہ چیدہ ہی صوبے کے مقامات ہی ملاحظہ فرمائے ہوں -

جناب والا - سول حکومتوں اور نمائندہ ایوانوں کی بقاء اور عزت کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی ڈویلپمنٹ سکیمیں خود ہی تیار کریں اور ان پر وہ فائنل اتھارٹی ہوں - عوام الناس کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ کرسی اقتدار پر کون متمکن ہے وہ تو اپنے مسائل کا حل چاہتے ہیں اس لیے میں گزارش کرونگا کہ ہمیں اس بارے میں مکمل اختیارات دیئے جائیں - جناب والا اس ایوان میں یہ عرض کروں گا حکومت کم از کم اتنا ہی اہتمام کر دے کہ جو رقوم ترقیاتی مقاصد کے لئے مختص کی جاتی ہیں وہ کمشنوں اور دیگر فضولیات کی نذر نہ ہوں - اور انہیں پر صرف ہوں تو ہم دیکھیں گے کہ چند ہی سالوں میں چند افراد کی پرتعیش زندگی کی بجائے ہمیں تمام بنیادی ضرورتوں سے مزین اور شہر قصبے نظر آئیں گے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا - میں اپنے علاقہ کے چند مسائل کا یہاں پر ذکر کروں گا وادی سون کا ایک سپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام شروع کیا گیا ہے - اس میں اس سال بجٹ میں کوئی نئی واٹر سپلائی سکیم نہیں رکھی گئی - تو میں گزارش کروں گا کہ وادی سون کی اولین ضرورت واٹر سپلائی سکیمیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ اس بجٹ میں شامل کی جائیں - اس کے علاوہ اسی سپیشل پروگرام کی طرز پر سہاڑ جو کہ ایک پسماندہ علاقہ ہے اس کی ترقی کے لئے بھی سپیشل ڈویلپمنٹ پروگرام شروع کیا جائے -

جناب والا - علاقہ سہاڑ اور علاقہ وادی سون سکیسر کو جھیلوں اور سیم و تھور کے مسائل کا سامنا ہے - بعض جگہوں پر سیم نے بہت خطرناک صورت حال اختیار کر لی ہے - زیادہ سے زیادہ وہاں پر سیم نالے تعمیر کئے جائیں اور جو جھیلیں بند ہیں ان کے انخلاء کی صورت پیدا کی جائے -

جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ جہلم پل کافی عرصہ سے زیر مرمت ہے اس کو بھی جلد مکمل کرنے کا اہتمام کیا جائے سائنس ٹیچروں کی ہمارے ضلع میں کمی ہے۔ وہاں پر یہ اجازت فرمائی جائے کہ ایف ایس سی آدمیوں کو وہاں پر سائنس ٹیچروں کی خالی آسامیوں پر تعینات کر سکیں۔

جناب سپیکر — شکریہ ملک صاحب۔ سردار دلدار احمد چیمہ صاحب۔

سردار دلدار احمد چیمہ — میں آج اپنا نام واپس لیتا ہوں کیونکہ میں پرسوں چلا گیا تھا اور آج واپس آ گیا ہوں۔ اس لئے تیاری نہیں کر سکا۔ تو گزارش یہ ہے کہ مجھے دوبارہ موقع دے دیا جائے۔

جناب سپیکر — بہت بہت مہربانی سردار صاحب جی آپ کو دوبارہ موقع دیں گے۔

سردار دلدار احمد چیمہ — مل جائے گا۔

جناب سپیکر — جی انشاء اللہ۔ شیخ آفتاب احمد صاحب۔

شیخ آفتاب احمد — (اٹک) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر — معزز خواتین و حضرات اور قابل احترام جناب رانا صاحب۔ سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔

جناب محمد رفیق — (ٹوبہ ٹیک سنگھ) — پوائنٹ آف آرڈر سر میرے خیال میں چیئر کے علاوہ ایوان میں کسی شخص کو مخاطب نہیں کیا جا سکتا۔ یہ رولز کے خلاف ہے۔ کہیں یہ پارلیمانی سیکرٹری تو نہیں ہیں۔

جناب سپیکر — رفیق صاحب تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب فرمائیے۔

شیخ آفتاب احمد — جناب والا میں عرض یہ کر رہا تھا کہ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمیں یہ موقع ملا کہ منتخب حکومت نے عوام کے سامنے اپنا بجٹ پیش کیا۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہو گا کہ ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کے ناطے سے ہماری اپنی ایک

تاریخ ہے ہمارا ایک پس منظر ہے - یہ اگرچہ ہمارا بجٹ اجلاس ہے - اور اس بجٹ کے اندر بہت سی ترجیحات مقرر کی گئی ہیں - یہ ایک متوازن بجٹ ہے اور انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ اس بجٹ کی وجہ سے آئندہ مالی سال کے اندر ہمارے مسائل کا حل ضرور نکلے گا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک منتخب نمائندوں کی حیثیت سے ہمارا یہ فرض ہو گا کہ ہمیں معاشرے کے اندر انقلابی تبدیلیاں لانا ہوں گی - اور ہمیں یہ احساس کرنا ہوگا کہ ہم نے پاکستان کس لئے آزاد کروایا تھا - پاکستان لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر آزاد ہوا لیکن افسوس کہ پاکستان آزاد ہونے کے بعد ہم یہ بھول گئے کہ ہم پر کونسی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں - ہم میں ہر شخص نے یہ تو سوچا کہ میرا گھر میری کار میرا بنگلہ ، لیکن ہم نے یہ نہ سوچا کہ جذبہ قومیت کو بھی ابھارنا ہمارا بنیادی فرض ہے - جب تک ہم میں نیشنلزم نہیں آئے گا یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا - ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہوگا - میں جناب سپیکر آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا . . . .

مخدوم زادہ محمد احسن — پارلیمنٹری سیکریٹری صاحب ہمیں لیکچر دے رہے ہیں یا بجٹ پہ کوئی تقریر کر رہے ہیں -

شیخ آفتاب احمد — جناب والا - ہمیں اپنے آپ کو ایک مثال ثابت کرنا ہوگا - سات کروڑ عوام سے امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور نا صرف پنجاب کے غیور عوام پر . . . . . .

جناب سپیکر - آرڈر پلیز آرڈر پلیز

شیخ آفتاب احمد — میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہم نے ایک مثال بن کر عوام کے لئے یہ ثابت کرنا ہوگا اور جب آئندہ آنے والے وقت میں مورخ تاریخ لکھیں گے تو زریں الفاظ میں یہ لکھیں کہ واقعی ایک اسمبلی معرض وجود میں آئی تھی - وہ اپنا ایک اہم کردار ادا کر گئی ہے - جناب سپیکر - یہ اسمبلی ہم نے خود منتخب کی ہے - یہ پودا ہم نے خود اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے - ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم مل جل کر پنجاب کی اور پاکستان کی خدمت اس طریقے سے کریں اور اس پودے کی آبیاری اس طریقے سے کرنی ہوگی اور آگے چل کر لوگوں کو ہمیں یہ بتانا ہوگا کہ واقعی منتخب نمائندوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے -

جناب سپیکر — میں آخر میں مبارکباد پیش کرتا ہوں منتخب حکومت کو - وزیر اعلیٰ کو اور وزیر خزانہ کو اور تمام معزز ایوان کو اور آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

رانا پھول محمد خاں — کیا صدیق سالار صاحب وزیر خزانہ بن گئے ہیں وزیر خزانہ کی سیٹ پر بیٹھے ہیں -

جناب سپیکر — رائے علی نواز صاحب -

رائے علی نواز — بسم اللہ الرحمن الرحیم -

آٹھ یوم کے انتظار کے بعد یہ موقع ملا کہ آپ حضرات کے سامنے مخاطب ہوں -

مرنے کے بعد بھی میری آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ گئی تھی تیرے انتظار کی

جناب سپیکر - بجٹ ایک ایسا موقع ہوتا ہے جو حکومت کے لئے خاص طور پر انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے بلکہ میں یہ کہوں تو غلط نہ ہوگا کہ وہ برسر اقتدار طبقہ کے لئے ایک امتحان ہوتا ہے اور موجودہ حکومت کو اقتدار سنبھالنے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس امتحان سے گذرنا پڑا - ہماری حکومت نے اپنے محدود وسائل کے باوجود یہ کوشش کی کہ ترقیاتی کاموں کے لئے بڑی رقم رکھی جائے - جناب والا میں حکومت سے یہ مطالبہ کروں گا کہ ترقیاتی کاموں کی ترجیحات مقرر کرتے وقت ایم پی اے صاحبان سے لازماً مشورہ کیا جائے کیونکہ یہ لوگ بڑی توقعات اور وعدوں کے ساتھ یہاں پہنچے ہیں - جناب والا اسی کے ساتھ ساتھ ایم پی اے صاحبان کو رہائشی تکلیف ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ تجویز پیش کروں گا کہ اس اسمبلی کے قریب ہی منٹگمری روڈ پر جو خالی جگہ ہے اور لان خالی پڑے ہوئے ہیں اس پر ایم پی اے ہوسٹل قائم کیا جائے -

ایک معزز رکن — میرے بھائی نے منٹگمری روڈ پر جو ہوسٹل بنانے کی بات کی ہے تو میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ یہاں ایک رقبہ تھا جس کی رقم اسمبلی کے بجٹ میں سے ادا کی گئی ہے اور وہ نامعلوم کس نے کس لئے اور کس لحاظ سے وہ کسی اور کو ٹرانسفر کر دی ہے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ وہ ہماری اسمبلی کا اثاثہ ہے وہ ہمیں واپس دیا جائے اور اس پر ہوسٹل تعمیر کیا جائے -

بحیثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری)

رانا پھول محمد خان — جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے مجھے یہ علم ہے کہ اس زمین کی قیمت اسمبلی کی مد سے ادا کی جا چکی ہے اور یہ زمین اسمبلی کی ملکیت ہے اس لئے اس کا قبضہ لے کر ہوسٹل ضرور تعمیر کیا جائے اور یہ پتہ کیا جائے کہ ملکیت اسمبلی کو کس نے قابو کر لیا ہے۔ یہ اس اسمبلی کے ساتھ بڑی ناجوازی ہے۔ یہ لاقانونیت اور زیادتی ہے اگر ہم واپس نہیں لے سکتے تو پھر ہم اس صوبے میں بسنے والے غریب عوام کے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ تو میں گذارش کروں گا کہ فوری طور پر اس کی تحقیقات کی جائے اور اس زمین کا قبضہ حاصل کیا جائے۔ اور ہوسٹل تعمیر کیا جائے۔

رائے علی نواز — جناب سپیکر ہمیں تو آٹھ یوم کے بعد موقع ملا ہے اور رانا صاحب ہر پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر فرماتے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ ہم پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔

جناب سپیکر — یہ تو انہوں نے سارے ہاؤس کے مفاد کی بات کی ہے۔

رائے علی نواز — (پارلیمانی سیکرٹری) ہم آہ بھی کرتے ہیں اور ہو جاتے ہیں بدنام یہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا جناب سپیکر میں اس موقع پہ عرض کروں گا کہ یہ بجٹ جو تیار کیا گیا ہے اس میں 70 فیصد رقم دیہاتی علاقوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ یہ خوش آئند بات ہے کیونکہ ان کی آبادی زیادہ ہے اور 30 فیصد شہری علاقوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ مگر جو حصہ شہری علاقوں کے لئے رکھا گیا ہے اس میں سے کثیر رقم بڑے شہروں پر خرچ کر دی جاتی ہے۔ کیونکہ جو چھوٹے شہر ہیں وہ بنیادی سہولتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ 30 فیصد جو شہری علاقوں پر خرچ کیا جاتا ہے اس میں سے چھوٹے شہروں پر بھی حصے کے مطابق پیسہ خرچ کرنا چاہئے۔ آخر میں میں اپنے ضلع کا ایک بہت بڑا مسئلہ آپ کے توسط سے پیش کروں گا۔ جناب والا ضلع ساہیوال بہت پرانا ضلع ہے۔ جناب والا ضلع ساہیوال کی حیثیت کم ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ دوسرے بے شمار ضلعے جو اس کے مطابق تھے وہ ڈویژن بن گئے ہیں ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ اوکاڑہ اور بہاولنگر شامل کئے جائیں۔

جناب سپیکر — شکریہ۔

محمد افضل گوجر صاحب (حاضر نہیں تھے -)

جناب شوکت حیات چٹھہ صاحب (حاضر نہیں تھے -)

میاں محمد رشید صاحب (حاضر نہیں تھے -)

سید محمد عظیم شاہ صاحب (شاہ صاحب لابی سے اندر تشریف لائے

ایک معزز ممبر — شاہ صاحب تقریر کر چکے ہیں -

جناب سپیکر — شاہ صاحب سے دریافت کر لیا جائے کہ آیا وہ تقریر کر چکے ہیں -

سید محمد عظیم شاہ رحیم یار خان — جناب والا میں بجٹ کی روشنی میں چند مسائل اپنے علاقے کے پیش کرتا ہوں - سب سے پہلے تعلیم کا مسئلہ ہے بجٹ میں کافی رقم اس کے لئے مختص کی گئی ہے اور گزشتہ سال بھی تعلیم پر بہت زیادہ خرچ ہوا تھا - لیکن شرح خواندگی بڑھانے اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں محکمہ تعلیم نے کوئی خاص توجہ نہیں دی صرف تعلیم کو عام کرنے پر زور دیا گیا ہے - جناب والا سب سے پہلے پرائمری کی حد تک تعلیم کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا جائے تاکہ بچوں کو آگے ہائی تعلیم حاصل کرنے میں دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے -

ایک فاضل رکن — یہ تقریر پہلے بھی پڑھ چکے ہیں پھر دوبارہ پڑھ رہے ہیں ان کی تقریر کی کاپی بھی موصول ہو چکی ہے -

وزیر خزانہ — ابھی ابھی یہ باہر بیٹھے ہوئے یہ تحریر دکھا رہے تھے کہ اس میں کوئی غلطی تو نہیں -

جناب سپیکر — شاہ صاحب کو بتائیں کہ یہی تقریر وہ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں -

جناب سید محمد عظیم شاہ — جناب والا پرائمری سطح پر پہلی سے پانچویں تک قرآن مجید کی تعلیم کو مقدم رکھا جائے تاکہ قرآن کی تعلیم مکمل ہو سکے - اساتذہ جو پرائمری سیکشن کیلئے تعینات کئے جائیں وہ قابل اور ہوشیار ہوں تاکہ وہ تعلیمی معیار کو بلند کو سکیں علاوہ اس کے مڈل سے میٹرک تک فنی تعلیم کا انتظام بھی کیا جانا ضروری ہے۔ جناب مزید عرض یہ ہے کہ ہمارے خان پور میں ایک انٹر گرلز کالج ہے اس کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے تاکہ وہاں کے نوجوان بچے اور بچیاں ڈگری کی تعلیم حاصل کرسکیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ (گوجرانوالہ) ۔ مطلب اے وے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کٹ موشن تے تقریر کرنی اے ذرا چھیتی کرو ۔

سید محمد عظیم شاہ ۔ علاوہ ازیں جناب والا میں کچھ اب زراعت پر عرض کرتا ہوں کہ بجلی تیل کھاد اور زرعی مشنری کی مہنگائی سے زراعت کی معیشت سخت متاثر ہوچکی ہے ۔ خرچ اور آمدنی کا تناسب متوازن ہو چکا ہے ۔ کاشتکار دلچسپی سے پیداوار میں اضافہ کرنے کے متحمل نہیں ہیں ۔ جو اشیاء زراعت کی ترقی سے منسلک ہیں ان کی قیمتیں کم کی جائیں ۔

ایک فاضل رکن ۔ یہ اپنی تقریر دکھانے کیلئے دوبارہ پڑھ رہے ہیں انہوں نے باہر بھی چیک کرنے کیلئے مجھے دکھائی تھی ۔ تو یہ اب پھر دوبارہ پڑھ رہے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب شاہ صاحب کو بتائیں کہ ان کی تقریر کا وقت ختم ہوگیا ہے ۔

ایک فاضل رکن ۔ شاہ صاحب تہاڈی تقریر دا وقت ہن ختم ہوگیا اے بس کرو ۔

سید محمد عظیم شاہ ۔ بس اک منٹ وچ ختم کرناں وان ۔
جناب والا کاشتکار کی اجناس کی قیمتیں جو ہوں وہ مہنگائی کے تناسب سے بڑھائی جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب شکریہ ۔ جناب اور کوئی صاحب جو تقریر کرنا چاہتے ہوں اور جن کی چٹ میرے پاس آئی ہو ۔ اور وہ تقریر نہ کر سکے ہوں ۔

ایک معزز خاتون ممبر ۔ جناب سپیکر ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ تو بول چکی ہیں ۔

ایک معزز خاتون ممبر ۔ جی میں نے اس دن کہا تھا کہ میرے دو تین پوائنٹ رہتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ تشریف رکھئے پلیز ۔
جی آپ کا اسم گرامی آپ بتائیں گے ۔ جی

ایک فاضل رکن ۔ میں نے چٹ دی تھی لیکن ٹائم کی کمی کی وجہ سے میں کل بول لوں گا آج نہیں بولتا ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ تشریف رکھیں جی آپ تشریف رکھیں آپ کیا فرما رہے ہیں اپنا آپ تو بول چکے ہیں آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں ۔

ایک فاضل رکن ۔ جی میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی آپ پہلے کرچکے ہیں جناب ۔

ایک فاضل رکن ۔ تقریر تو میں پہلے کرچکا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ تو پھر آپ تشریف رکھیئے تشریف رکھیں نہیں جناب مہربانی تشریف رکھیں جی پوائنٹ آف آرڈر فرمائیے ۔

میاں ممتاز احمد متیانہ ۔ جناب سپیکر ہمارے آخری پارلیمانی سیکرٹری جو یہاں پر تقریر فرما رہے تھے میری سمجھ میں بعد میں آیا کہ وہ فرما رہے تھے اور انہوں نے بہاولنگر ضلع کو ساہیوال ڈویژن میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ نہیں نہیں انہوں نے بہاولنگر نہیں کہا ۔

میاں ممتاز احمد متیانہ ۔ جی انہوں نے کہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ غلطی سے کہہ دیا ہو گا ۔ جی جوئیہ صاحب آپ کیا فرمائیں گے ۔ آپ بول چکے ہیں صاحب ۔

میاں محمد امجد خان جوئیہ ۔ کچھ میرے مطالبات ہیں جناب اب وقت بہت کم ہے پہلے بیان نہیں کرسکا ان کو ۔

جناب سپیکر ۔ جوئیہ صاحب میری درخواست ہے کہ آپ تشریف رکھیں پلیز آپ تشریف رکھیں ۔

میاں محمد امجد خان جوئیہ ۔ بہت ضروری کام ہے جناب یہ اجتماعی کام ہے میرا ذاتی کام نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ صرف ایک منٹ دوں گا ۔

میاں محمد امجد خان جوئیہ ۔ ٹھیک ہے جی صرف ایک منٹ ہی سہی ۔

جناب سپیکر ۔ چلو ٹھیک ہے ایک منٹ ۔ آرڈر پلیز ، آرڈر پلیز ۔

جناب طاہر احمد شاہ ۔ گزارش ہے یہ کہ جو ممبر حضرات تقریر کر چکے ہیں اگر آپ انہیں ٹائم دیں گے تو پھر تو ہر شخص بولنا چاہے گا ۔

جناب سپیکر ۔ جی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جی ایک منٹ میں ختم کریں ۔

جناب طاہر احمد شاہ ۔ پھر ہمیں بھی دو منٹ کا ٹائم چاہیئے ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ جی جی فرمائیے ۔

میاں محمد امجد خاں جوئیہ ۔ جی قبلہ ، لیاقت آباد میں ایک تھی کوہنور مل ۔ اڑھائی تین سال سے بند ہے ایک تو لوگ جو ہیں بے روزگار پھر رہے ہیں دوسرا مل والوں نے ان کا جی پی فنڈ نہیں دیا ۔ ایک کروڑ 72 لاکھ روپے بنتے ہیں جو ان کو ابھی تک نہیں ملے ۔ میں سارے ایوان کو گذارش کروں گا کہ میں مالکوں پر زور دیں کہ غریب مزدوروں کو ایک کروڑ 72 لاکھ روپے جی ۔ پی فنڈ تو ان کا کم از کم دے دیں ۔

جناب سپیکر ۔ جی شکریہ شکریہ :

میاں محمد امجد خاں جوئیہ ۔ دوسرا سات ہزار ایکڑ جناب اٹامک انرجی کا حاصل کیا تھا گورنمنٹ نے ان لوگوں کو ابھی تک رقم بھی بطور متبادل نہیں ملی ۔ سات ہزار ایکڑ رقبہ گورنمنٹ نے اٹامک انرجی کیلئے حاصل کیا ہے اور کئی لوگ چھ سات سال سے ابھی تک پھر رہے ہیں ان سے رقبہ بھی لے لیا گیا ہے لیکن اب تک ان لوگوں کو اس کا متبادل رقبہ نہیں ملا ۔

جناب سپیکر ۔ جی شکریہ جوئیہ صاحب تشریف رکھیں آپ ۔ چوہدری عبدالغفور صاحب وضاحت پیش کرنا چاہتے ہیں کل انہوں نے اپنے ذمے لیا تھا Select/Subject Committees کے بارے میں انہوں نے ہاؤس میں ایک بیان دینا ہے ۔ جی ۔

جناب طاہر احمد شاہ ۔ جناب جب آپ نے جوئیہ صاحب کو ٹائم دیا ہے تو دو منٹ کا ٹائم ہمیں بھی عنایت فرما دیجئے جناب عوام کا بڑا ضروری مسئلہ ہے ۔

ایک خاتون معزز رکن ۔ یہ ناانصافی ہے ۔

جناب سپیکر - شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں -

جناب طاہر احمد شاہ صاحب - آپ نے خود ایک روائت قائم کی ہے تو میں اس روائت کے ضمن میں اپنا استحقاق استعمال کر رہا ہوں -

جناب سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ جس وجہ سے آپ یہ بات کر رہے ہیں - تشریف رکھیں مہربانی -

مجالس قائمہ کی تشکیل

وزیر قانون - جناب سپیکر کل اس معزز ایوان میں سٹینڈنگ کمیٹی کی بابت ایک موشن پیش ہوئی - جس بارے میں آج بیان دیا جانا تھا اسکی تعمیل میں حاضر ہوں - پروسیجرل رول کے رول 129 کے تحت سٹینڈنگ کمیٹی الیکشن کے بعد بنائی جانی ضروری ہے تاکہ وہ لجسلیشن قانون سازی کے مسئلہ پر کام کر سکے یا دیگر ایسے کام جو انہیں تفویض جائیں اس کیلئے ان تشکیل ضروری ہے - میں عرض کر دوں گذشتہ سیشن میں یہ ممکن نہ ہو سکا - نوعیت کام کی کچھ اس قسم کی تھی کہ سٹینڈنگ کمیٹیاں تشکیل نہ دی جا سکیں - اس دفعہ چونکہ بجٹ سیشن تھا - بجٹ سیشن کو دیگر تمام امور پر فضیلت حاصل ہوتی ہے دیگر کسی بزنس کیلئے موقع نہیں تھا اس لئے آج تک سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تشکیل نہ ہو سکی -

میں عرض کروں گا کہ جہاں تک سٹینڈنگ کمیٹی کی تشکیل کا سوال ہے طریق کار سوال ہے وہ چونکہ اس میں تھوڑی سی پیچیدگی تھی - رول 121 کے تحت میں اس کو reproduce کرنے کی اجازت چاہوں گا -

(1) "Unless otherwise provided in those rules, members of all the Committees shall be elected, as far as possible, in accordance with the agreement of the Leader of the House and the Leader of the Opposition and in the absence, of a leader his deputy.

(2) In case there is no such agreement as is mentionded in sub-rule (1) the members of each Committee shall be elected by the Assembly from amongst its members according to the principle of proportional representation by means of a single transferable vote in accordance with the Procedure laid down in Schedule III.

جناب والا اس سیشن میں چونکہ بجٹ کی بابت تمام ایام مختص تھے اس لیے یہ ممکن نہ ہو سکا - میں یہ بیان کرنا چاہوں گا کہ ایک تو اپوزیشن

نہ ہونے کی وجہ سے یہ طے نہ ہو سکا کہ اس کے لیے طریق کار کیا کیا جائے ۔ اب اس ہاؤس کو یہ طریق کار بھی طے کرنا ہے اور رائے کے مطابق کہ کس کو اس بات کا اختیار دیا جاتا ہے یا کیا طریق کار اپنایا جاتا جو بہت لمبا ہوگا ۔ اسکے متعلق میں عرض کروں تقریباً 16 تو سٹینڈنگ کمیٹی ہیں اس کے علاوہ بھی کچھ کمیٹیز ہیں ۔ اس پر proportional representation کیلئے نو نو ممبر ہیں ہر کمیٹی کے لیے ہوں گے اس کے لیے کافی وقت درکار ہوگا ۔ میں عرض کروں گا کہ اگر الیکشن کا طریق کار اپنایا گیا تو یہ اگلے سیشن میں جو منعقد ہوگا اس میں کمیٹیز بنائی جائیں گی ۔ اگر اس کے علاوہ ہاؤس کی رائے ہو تو ووٹنگ کا طریق کار جو کہ lengthy طریق کار ہے ۔

چھوڑ کر ہاؤس کیلئے کوئی طریقہ اپنایا جائے اس کیلئے میں سمجھتا ہوں اگلا اجلاس شروع ہونے سے پہلے پہلے یہ کمیٹیز معرض وجود میں آ جائیں ۔ اسکے ساتھ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب کی وساطت سے میں گزارش کروں گا کہ جہاں یہ لفظ ہے لیڈر آف دی اپوزیشن ۔ اور لیڈر آف دی ہاؤس وہاں وہ صورت حال اس وقت ہمارے سامنے نہیں ہے ۔ چونکہ قائد حزب اختلاف کا کوئی اعلان نہیں ہوا اس لئے ان کمیٹیوں کا آئندہ بنانے کا پروگرام جو ہے اس پر اسی اجلاس میں عمل کیا جائے ۔ جب قائد حزب اختلاف نہ ہو اس ہاؤس کو یہ اختیار ہے کہ کوئی ممبر بھی جس کمیٹی کیلئے چاہے تو آدمیوں کے نام تجویز کر کے جناب کو بھیج سکتا ہے ہاؤس میں رائے لی جا سکتی ہے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ قائد حزب اقتدار اور قائد حزب اختلاف دونوں مل کر جو کمیٹیاں بنائیں گے ٹھیک ہے ہرگز نہیں ۔ کوئی ممبر بھی ان کی مرضی کے خلاف جن کمیٹیوں کے ارکان کو منتخب کرنے کیلئے نام پیش کرے گا اس پر آپ کو ووٹ درانا ہوگا ۔ یہ انہوں نے درست نہیں فرمایا ان دونوں کی مرضی سے ہوا اس لئے لیٹ ہوگیا ۔ اس اجلاس میں جو آپکی قراردادیں ہوں گی ۔ جو پرائیویٹ بل ہوں گے ۔ جو آرڈیننس ہوں گے اس کیلئے آپکو مجلس منتخبہ اور باقی مجلس قائد بنانی پڑیں گی ایک دقت در پیش آئے گی اس لئے اسی اجلاس میں آپ پرائیویٹ ڈے میں اس کو بنا سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس پر تجویز کر سکتے ہیں ۔

چودھری ارشاد علی — جناب سپیکر جیسے کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے یہ واقعی بڑا لمبا پروسیجر ہے - اس میں کافی پیچیدگیاں ہیں اور ہاؤس میں لیڈر آف دی آپوزیشن بھی نہیں ہے تو اس صورت میں میری یہ تجویز ہے یہ اختیارات جو ہیں اگر ہاؤس مہربانی کرے تو وزیر اعلیٰ صاحب کو دے دیں تا کہ وہ بنا کر اسکو پیش کر دیں اور یہ جلد از جلد ہاؤس میں پیش کی جا سکیں -

(قطع کلامیاں)

آوازیں — ہم اسکی تائید کرتے ہیں -

چودھری گل نواز وڑائچ — جناب والا ہم نے چیف منسٹر صاحب پر اعتماد کیا ہوا ہے - اس لئے سارا ہاؤس ان پر اعتبار کرے تا کہ یہ جھگڑا نہ ہو -

جناب مختار احمد — جناب والا گذارش یہ ہے کہ جناب وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ نو ممبر سٹینڈنگ کمیٹی کے رکن ہوں گے حالانکہ نو کے حساب سے ممبر پورے نہیں ہوتے ہمارے تو 285 ممبر ہیں اسی حساب سے تقریباً سولہ سترہ ممبر ایک کمیٹی میں ہوں گے تب ان کی تعداد پوری ہوگی -

جناب سپیکر — یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے - اس میں نو یا آٹھ یا دس ممبر ہو سکتے ہیں - یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے - سوال یہ ہے کہ ان کمیٹیوں کی تشکیل کے سلسلہ میں ہاؤس وزیر اعلیٰ صاحب کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کمیٹیاں بنائیں -

آوازیں — دیتا ہے -

جناب سپیکر — یہ فیصلہ ہوا کہ قائد ایوان یہ سٹینڈنگ کمیٹیز کی تشکیل کریں اور آئندہ اجلاس جو ہے اس سے پہلے پہلے ان کی تشکیل ہو جانی چاہئے -

(نعرہ ہائے تحسین)

سید ظفر اللہ خاں — جناب سپیکر اس ضمن میں میں ایک گزارش کروں گا سابقہ طریق کار بھی یہی ہے کہ ایک قائد ایوان ہوتا ہے - اس اثنا میں جو ممبران اپنی مرضی کے مطابق ایک تحریر دے دیں کہ مجھے فلاں کمیٹی میں ممبر رکھا جائے مجھے فلاں کمیٹی میں ممبر

رکھا جائے - تو ان کی رائے لی جائے - اس کمیٹی کا جو چیئرمین ہوگا وہ وزیر صاحب ہوں گے یہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہوں گے بلکہ کوئی اور ممبر چیئرمین ہوگا اور ان کے چیئرمین بھی منتخب کرنے کے اختیار قائد ایوان کو دیا جانا چاہئے -

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985

بحثیت مجموعی میزانیہ پر عام بحث (جاری)

جناب سپیکر - اب چیف منسٹر صاحب کچھ اظہار خیال فرمانا چاہیں گے -

وزیر اعلیٰ - (میاں نواز شریف) بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب سپیکر و معزز ایوان سب سے پہلے تو میں اس معزز ایوان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس نے مجھ پر ایک اضافی responsibility یعنی ذمہ داری ڈالی ہے - میں مشکور ہوں معزز ایوان کا کہ انہوں نے پھر ایک دفعہ مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

اور میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ ہاؤس کے اس اعتماد پر پورا اتر سکوں -

بجٹ کے اوپر جو سیر حاصل گفتگو اور بحث ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت مفید بحث و مباحثہ رہا اور ہم نے اس سے بہت کچھ سیکھا - بڑی مفید تجاویز ہمارے سامنے آئیں - بڑی اچھی آرا ہمارے سامنے آئیں - اور یہ ہماری کوشش ہو گی کہ ہم اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں -

جہاں تک بجٹ formation کا تعلق ہے - اسکو بنانے کا تعلق ہے جیسے ہی ہم نے اس صوبہ کی حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تو سب سے پہلے میں نے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو یہ ہدایات دیں اور جو سیکرٹری خزانہ تھے ان کو بھی ہدایت دی کیونکہ اس وقت وزارت تشکیل نہیں ہوئی تھی کہ آپ پنجاب کی ہر ڈویژن میں خود جائیں اور اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی ترجیحات جا کر ہمارے ممبروں کو بتائیں - ان سے ان کا صلاح مشورہ لیں اسکے بعد بجٹ کو صحیح شکل دی جائے -

میرا مقصد صرف یہی تھا کہ ہم جو کچھ بھی کریں وہ آپکے صلاح مشورہ سے کریں اس میں آپکی رائے شامل ہونی چاہئے - لیکن ایسا نہ ہوا کیونکہ وقت بہت کم تھا بجٹ تقریباً تیاری کے مراحل میں تھا - لیکن جتنا بھی عرصہ ہمیں ملا ، ہم نے یہی کوشش کی کہ ہم اس کو طریقے سے ترتیب دیں کہ اس میں آپ کی امنگیں ظاہر ہوں ، اس میں آپ کی اس امنگوں کی عکاسی کی جائے اور کل کو یہ نہ کہا جائے کہ یہ بجٹ صرف اور صرف افسر شاہی کا بجٹ تھا - کیونکہ ہمارے کچھ ممبران نے اس بات پر اظہار خیال کیا ہے لیکن مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہے کہ موجودہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ہم نے تقریباً ڈیڑھ سو کروڑ روپے کا اہتمام کیا ہے جس میں آپ کی نئی سکیموں کو ایزاد کیا جائے گا (نعرہ ہائے تحسین) - یہ محض اسی کام کے لئے روپیہ رکھا گیا ہے کہ ہمارے ممبران کی جو ضروریات ہیں ، جو ان کی ترقیاتی سکیمیں ہیں ، ان کو اس میں شامل کیا جائے - میں اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے آپ سے آپ کے تعاون کا طلب گار ہوں ، تعاون کا منتظر ہوں اور مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ آپ مجھے اس سے نوازیں گے - اور اس اے ڈی پی کو حتمی شکل دینے کے لیے آپ اپنی سکیمیں ترجیحات کے لحاظ سے ، ایک دو تین کے لحاظ سے ، مجھے دیں گے - انشاءاللہ ، میری کوشش یہ ہو گی کہ ہر ممبر کو اس میں خاطر خواہ جگہ دیں - (نعرہ ہائے تحسین) - جناب سپیکر ، میں اپنی تقریر کو زیادہ طول نہیں دوں گا - میں اسی عزم کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جس کا اظہار میں نے پہلے دن ایوان میں کیا تھا کہ ہماری کوشش یہی ہو گی کہ ہم اپنی آبادی کے تناسب سے ، جو کہ 70 فیصد کے لگ بھگ دیہی علاقوں میں ہے اور 30 فیصد کے قریب شہری علاقوں میں رہتی ہے ، اسی حساب سے ہم اپنے بجٹ کو تقسیم کریں گے - لہذا مجھے آج پھر یہ کہتے ہوئے بہت مسرت ہوتی ہے کہ ہم نے اپنے بجٹ کا 72 فیصد حصہ دیہاتی علاقوں کے لیے مخصوص کیا ہے اور 28 فیصد شہری آبادی کے لیے ہے - (نعرہ ہائے تحسین) - مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ ، آئندہ آنے والے سالوں میں یہ تناسب اور بھی بڑھے گا - اور ہم دیہاتی علاقوں کے لیے اس سے بھی زیادہ رقم مختص کر سکیں گے - اس میں زراعت ، دیہی ترقی کا بہت بڑا حصہ ہے - ہم خلوص نیت سے چاہتے ہیں کہ ہم دیہات میں رہنے والے اپنے بھائیوں کی زندگی میں آسودگی پیدا کریں - جس مشکل سے وہ دو چار ہیں ، ہم اس مشکل کو دور کر سکیں - ان کے مسائل کا خاتمہ کر سکیں -

انشاءاللہ وہ دن دور نہیں جب ان مسائل کا خاتمہ ہو کر رہے گا ۔ مجھے اس کے لیے آپ کا تعاون چاہیے ۔ صرف یہ نہیں کہ میں یہاں پر بیٹھ کر یہ بات کر رہا ہوں ، بلکہ آپ اجلاس کے بعد عید کے فوراً بعد دیکھیں گے ، کہ انشاءاللہ میں آپ کے علاقے کے اندر آؤں گا ، آپ کے ضلع میں آؤں گا ، آپ کی تحصیلوں اور دیہی سطح تک آؤں گا ۔ گاؤں میں خود جاؤں گا (نعرہ ہائے تحسین) اور انشاءاللہ ، موقع پر آ کر آپ کے مسائل کے حل کے لیے بندوبست کیا جائے گا ۔ مجھے بجٹ ایک طریقے سے یوں بہتر لگا کہ اس میں کوئی اضافی ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ۔ یہ چیز آپ کے سامنے وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر کے دوران بتائی ۔ ہم اسی پالیسی کے اوپر گامزن ہیں ۔ جیسا کہ میں پچھلی حکومت میں وزیر خزانہ کی حیثیت سے چار سال فرائض ادا کرتا رہا ہوں اور میں نے اپنے اس دور میں آج تک چار بجٹ پیش کیے ہیں ، بلکہ میری پانچ تقاریر تھیں اور ان میں میں نے کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا ۔ اسی پالیسی کے اوپر ہم اب بھی گامزن ہیں ۔ یہ اس نئی منتخب حکومت کا پہلا بجٹ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان صحیح طور پر مبارک باد کا مستحق ہے کہ آپ نے اپنے عوام کے اوپر کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا ۔ نعرہ ہائے تحسین) ۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم اپنے ریونیوز کو ، اپنی آمدنی کو بڑھائیں لیکن بہتر انتظامی امور سے ۔ یہ نہ ہو کہ ہم ٹیکس تو عائد کرتے جائیں لیکن پچھلے ٹیکسوں کی جو رقم ہمیں موصول ہوتی ہے وہ آدمی راستے میں رہ جائے ۔ مجھے یہ بات قبول کرتے ہوئے کوئی عار نہیں کہ یقیناً ہماری 50 فیصد کے قریب ایسی رقم ہے جو راستے میں رہ جاتی ہے اور 50 فیصد حکومت کے خزانے میں پہنچتی ہے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس وقت تک نیا ٹیکس عائد نہ کیا جائے جب تک کہ باقی ماندہ 50 فیصد بھی حکومت کے خزانے میں نہ پہنچ جائے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد رفیق — جناب وزیر اعلیٰ ، یہ کام کرنے والا ہے ۔ اس سے ہمارے وسائل کی کمی بہت حد تک پوری ہو جائے گی ۔

وزیر اعلیٰ — انشاءاللہ ، ہماری کوشش یہی ہو گی کہ ہم ایسی انتظامی اصلاحات لے کر آئیں ، ایسی تبدیلی لے کر آئیں کہ جو رقم راستے میں رہ جاتی ہے یا افسران یا لوگوں کی جیبوں میں جاتی ہے اس کو ان کی جیبوں سے نکال کر حکومت کے خزانے تک پہنچایا جائے ۔ (نعرہ ہائے

تحسین) کیونکہ مسائل کی طرف جب نظر ڈالتے ہیں تو وہ بہت زیادہ ہیں ۔ اس کے مقابلے میں وسائل آٹے میں نمک کے برابر ہیں ۔ تو جب تک ہم وسائل نہیں بڑھائیں گے ، مسائل پر قابو پانا ممکن نہیں ۔ انشاءاللہ ، مجھے یقین ہے کہ جہاں ہماری یہ کوشش ہو گی ، وہاں ہماری یہ بھی کوشش ہوگی، کہ ہم وفاقی حکومت سے اپنے حق کے مطابق اپنا پیسہ اپنا حصہ مانگیں (نعرہ ہائے تحسین) اور کوشش کر کے ایسے وہ ٹیکس بھی اپنے صوبے میں شامل کریں یا اپنی Jurisdiction میں لے کے آئیں جو کہ وفاقی حکومت اکٹھے کرتی ہے تاکہ ہمارے وسائل ہمارے پاس رہیں اور ہم اپنے وسائل بڑھاتے ہوئے اپنی ضروریات کو کسی حد تک پورا کر سکیں مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ ، آپ کے تعاون کے ساتھ ، آپ کی مدد کے ساتھ ہم ان بہت اہمیت کے حامل امور کے اوپر قابو پائیں گے اور جیسا کہ آپ نے یہ دیکھا ہے کہ اس سال کا بجٹ پچھلے سال کے بجٹ سے خاصا بڑا ہے اور ہمارے اے ڈی پی کا سائز پچھلے سال کے اے ڈی پی کے سائز سے کافی بڑا ہے ۔ ہماری کوشش یہی ہو گی کہ ترقی کی یہ رفتار انشاءاللہ برقرار رہے اور آنے والے سالوں میں اس سے بھی زیادہ رقم ڈویلپمنٹ پروگرام کے لئے مختص کر سکیں ۔ جہاں میں نے ڈویلپمنٹ کی بات کی ، وہاں میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں جو برائیاں ہیں ، یہاں رشوت ستانی کا ذکر کیا گیا ، ہمارے معزز اراکین نے بد عنوانی کا ذکر کیا اس کو ختم کرنے کے لیے جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب سے ہم نے اس حکومت کی باگ ڈور سنبھالی ہیں کوئی پل چین کا نہیں ملا ۔ جیسے ہی میں نے چیف منسٹر کے طور پر ٹیک اوور کیا ، پانی کا مسئلہ ہمارے سر کے اوپر کھڑا ہو گیا ۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج بخوبی اپنے انجام کو پہنچا ، طے ہوا ۔ میں ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ہمارا یہ مسئلہ حل ہوا ہے اور میں ساتھ یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ جو ڈویژن پانی نہ ملنے کی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں ہم ان ڈویژنوں کو فی ڈویژن دو لاکھ روپے دیں گے تاکہ کم از کم وہ اپنے بیج کا صحیح بندوبست کر سکیں ۔ وہاں پر مشینری وغیرہ بھی انشاء اللہ ہم mobilize کریں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور انشاء اللہ ، ان کو پانی کی مساویانہ تقسیم کے لیے ہم جنگی بنیادوں پر کام کریں گے اور ان کی ڈسپوزل پر ہم اپنے افسران ، اپنے ذرائع ، روپیہ پیسہ بھی انشاء اللہ اس کام کے اوپر لگائیں گے ۔ میں ذاتی طور پر

خود بھی اور اپنے وزراء کو بھی ان علاقوں میں لے کر چلوں گا تاکہ ہم ان کی امداد موقع کے اوپر، اس جگہ پر، سپاٹ کے اوپر جا کے کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ میں معاشرتی برائیوں کا ذکر کر رہا تھا کہ جو بدعنوانی کا دور دورہ ہے۔ اس کو کم کرنے کے لیے اس مختصر سے، قلیل سے وقت میں جو کچھ میں کر سکا ہوں وہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہاں اینٹی کورپشن ڈیپارٹمنٹ بڑے عرصے سے چل رہا تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اینٹی کورپشن نہیں تھا، بلکہ وہ کورپشن میں اضافے کا باعث بنا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں خود اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ میں نے اس کی تنظیم نو کی ہے جس کے بارے میں میں آپ کو مختصر سا جائزہ دینا چاہتا ہوں۔ ہم نے اینٹی کورپشن کمیٹیوں کا اجراء کیا ہے۔ یہ کمیٹیاں صوبے کی سطح پر ہوں گی، یہ کمیٹیاں ڈویژنوں کی سطح پر ہوں گی، اور ان کمیٹیوں کا انچارج صوبائی سطح پر ایک وزیر ہوگا اور ڈویژن کی سطح پر ایم۔ پی۔ اے حضرات کمیٹی میں ممبران ہوں گے

(نعرہ ہائے تحسین)

اور ہمارے سرکاری ادارے اور سرکاری افسران جو بد دیانت ہیں رشوت خور ہیں، ان کی نشاندھی اور محاسبے کے لئے یہ کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ وہ جو پہلے دستور تھا کہ کسی بھی افسر کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کے لئے پیشگی اجازت صوبے کی حکومت سے لینا پڑتی تھی اس کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ اب وہ بددیانت افسر کے خلاف ہر بد عنوانی کے خلاف آپ کی کمیٹی فیصلہ کریگی اور اس وقت اس کے خلاف پرچہ دائر کیا جائیگا۔ اس وقت اس کا محاسبہ کیا جائیگا۔ مجھے یقین ہے آپ اس عمومیت کو صحیح طور پر موثر بنائیں گے۔ اور صحیح طور پر ان کمیٹیز کو با اثر بنائیں گے۔ اب یہ آپ کا کام ہے اور یہ کام آپ کے ذمے سونپا گیا ہے۔ اگر آپ اس رشوت کو کم کرنے کے لئے صحیح طور پر فائدہ اٹھائیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمارے صوبے کے اندر سے اور معاشرے کے اندر سے رشوت ختم نہ ہو ہم ان کمیشنر کی رائے کو فوقیت دیں گے اور ان کو پوری اہمیت دی جائیگی۔ اور انشاء اللہ جو ان کی سفارشات ہونگی ان کے مطابق فیصلہ کیا جائیگا۔ اور ان کے انچارج صاحبان آپ لوگ ہیں۔ جو منتخب نمائندے ہیں۔ اب انشاء اللہ یہ بہت بڑی ذمہ

داری آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے اس سے آپ بخوبی عہدہ برا ہو سکیں گے - جہاں تک ٹیکس ہالیڈے کی بات اور اس کے بعد یہاں پر صنعتکاری کی جو بات ہوئی ہے ہماری اس منتخب حکومت کی کوشش ہے کہ ہم صنعت کو شہروں سے نکال کر دیہات کی طرف لے جائیں - اور دیہاتی علاقوں کے اندر ٹیکس ہالیڈیز زون بنائے جائیں - ٹیکس ہالیڈے زون کو وفاقی حکومت نے اس کا اعلان کرنا ہوتا ہے - لیکن ہماری قوت کو انشاء اللہ صحیح معنوں میں قوت سمجھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ یہ محسوس کریں گے کہ پنجاب کی آواز ایک بااثر آواز ہے - اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ جب ہم ان کو کہیں گے کہ ہمارے ان علاقوں کو ٹیکسوں سے چھوٹ دی جائے انشاء اللہ ضرور چھوٹ دیں گے - اور ان علاقوں کو ٹیکسوں سے چھوٹ کا علاقہ قرار دیا جائیگا جو صحیح معنوں میں دور دراز کے علاقے ہیں اور جو پسماندہ علاقے ہیں جہاں پر ابھی بہت کچھ کرنے کا کام رہتا ہے - میں اس بات کو یقین سے سمجھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ انشاء اللہ جب ہم خلوص نیت کے ساتھ کام کریں گے - تو وفاقی حکومت بھی ان تمام علاقوں کو چھوٹ دے گی اور یہاں صنعتکاری اور یہاں پر صنعت کو فروغ ملے گا - اس کے علاوہ ہماری انشاء اللہ یہ بھی کوشش ہو گی کہ وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کریں کہ ہمارا ان صنعتکاروں کو یا ان لوگوں کو جو صنعتیں لگانا چاہتے ہیں جو اس فیلڈ میں نئے ہیں ان کو آسان شرائط پر قرضے دئیے جائیں -

میں آخر میں اسلحہ لائسنس کی طرف آتا ہوں آپ کے جو گیارہ مطالبات ہیں میں ان کو یہاں ایک ایک کرکے دہرا نہیں سکتا - لیکن میں چند ایک ذکر کر دیتا ہوں - اس میں کچھ تو یہ ہے آپ کی جو مراعات ہیں ان کے مختلف الاونسوں کو بڑھایا جائے اس پر میں ہمدردانہ غور کر رہا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ کسی نہ کسی حد تک آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں گے - دوسرا آپ کا رہائش کا مسئلہ ہے اس مسئلہ سے میں خود بھی واقف ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ رہائش واقعہ ایک مسئلہ ہے اس کو حل کرنے کے لئے اجلاس کے فوری بعد ہم بیٹھ کر کابینہ کی میٹنگ میں اس کا فیصلہ کریں گے - اور اس مسئلے کے خاتمے کے لئے بھرپور کوشش کریں گے - جیسے کہ بعض تجاویز تھیں کہ کسی موزوں جگہ کی تعمیر کی جائے کوئی موزوں جگہ تلاش کرکے

ہوسٹل کی تعمیر بھی کی جائیگی اور کسی طریقے سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہو انشاء اللہ ہم ضرور کریں گے۔ تاکہ یہ آپ کا مسئلہ کسی حد تک حل ہو سکے۔ لائسنس کی بات آپ کے گزارہ الاؤنس پروگرام میں شامل ہے۔ تو اس میں مختلف قسم کی آرا ایوان کے اندر آئی ہیں بعض نے کہا ہے کہ پانچ کی تعداد کو یا ختم کر دیا جائے یا اس کو بڑھا دیا جائے۔ ان آرا کو دیکھتے ہوئے میں اس 5 کو ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اس کو دس تک بڑھانے کا بھی اعلان کرتا ہوں۔

(نعرہ ہائے تحسین) (قطع کلامیاں)

کچھ دوستوں کا خیال تھا کہ لائسنس وغیرہ کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی پانچ ہی رہنے دیں جو فیصلہ کیا گیا ہے میں آپ کو صحیح کہتا ہوں کچھ نے خیال کیا کہ آپ دور کر دیں کسی نے کہا 6 کر دیں کسی نے کہا 7 کر دیں کسی نے کہا 8 کر دیں لیکن بعض کا یہ خیال تھا زیادہ بڑھنے چاہئیں میں نے یہ فیصلہ کیا کہ دس کریں جیسے نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے جو ممبران ہیں ان کا بھی دس کا کوٹہ ہے اس لئے ہم نے آپ کو ان کے کوٹے کے برابر کر دیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین) (قطع کلامیاں)

مجھے یہ چاہیے تھا کہ میں پہلے 6 کی بات کرتا پھر سات کی کرتا تھوڑا تھوڑا بڑھتا جاتا اور دس کر دیتا مجھے ایک چھوٹا سا لطیفہ یاد آیا۔ ایک ایم او کالج ہے ممکن ہے یہاں اس کالج کے پڑھے ہوئے حضرات ہوں ان کی ایک کلاس اپنے پرنسپل کے ساتھ سوات گئی سابقہ دور لیا نیا شروع ہوا تھا۔ سابقہ حکومت ابھی نئی نئی شروع ہوئی تھی وہاں جب گئے انہوں نے شاپنگ میں اور کچھ رہنے سہنے میں تمام پیسہ خرچ کر دیا اور واپسی کے لئے کوئی پیسہ نہ بچا پرنسپل صاحب بھی بڑے پشیمان تھے کہ اب کیا کیا جائے۔ کرایہ کے لئے رقم نہیں ہے۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ابھی نیا نیا دور ہے اور طالب علموں کی بڑی وبلیو ہے اور ہم جب ریل گاڑی میں بیٹھ جاتے ہیں جب کوئی پوچھے گا تو دھونس دے کر کہیں گے کہ تمہیں پتہ نہیں کہ ہم طالبا سفر کر رہے ہیں خیر انہوں نے فیصلہ کیا اور ریل گاڑی میں بیٹھ گئے جب ٹکٹ چیکر نے کہا کہ آپ کے ٹکٹ کہاں ہیں پرنسپل صاحب نے کہا کہ آپ کو پتہ نہیں ہے کہ سٹوڈنٹس کو ٹکٹ لاگو نہیں ہوتا ہم سب سٹوڈنٹس بیٹھے

ہیں اگر آپ نے ایسا کیا تو ہم آپ کا یہاں محاسبہ کریں گے - اس نے کہا کہ کس قانون میں لکھا ہوا ہے کہ آپ بغیر ٹکٹ سفر کر سکتے ہیں تو اس کا کوئی جواب نہیں تھا تو اس نے کہا آپ یہاں دو ہزار روپے جرمانہ دیں اب ان کے پاس پیسے نہیں تھے انہوں نے دو دوسرے لوگوں سے پیسے مانگ کر جو اس ڈبے میں بیٹھے ہوئے تھے جرمانہ پورا کیا جب وہ لاہور آئے تو سب کے چہرے اترے ہوئے تھے لاہور سٹیشن پر کچھ لوگ ان کو لینے آئے ہوئے تھے - انہوں نے پوچھا کیا بات ہے انہوں نے تمام واقعہ بتایا کہ ہمیں دو ہزار روپے جیب سے ادا کرنا پڑا اس وقت دو ہزار روپے کی بڑی قدر ہوا کرتی تھی جو لوگ ان کو لینے گئے ہوئے تھے کہنے لگے آپ کیسے لوگ ہیں آپ 5 سو سے شروع ہوتے تو بات سات آٹھ سو پر ختم ہو جاتی انہوں نے کہا کہ آپ پانچ سات سو کی بات کرتے ہیں ہم تو معافی سے شروع ہوئے تھے -

(قطع کلامیاں)

تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت مناسب تعداد ہے - بڑا مناسب کوٹہ ہے اور مجھے یقین ہے انشاء اللہ میرے معزز اراکین اس کے اوپر اکتفا کریں گے جو کہ نیشنل اسمبلی کے ممبر صاحبان کے لیے اور سینیٹ کے ممبر صاحبان کے لیے کوٹہ ہے - تو ہم نے آپ کو ان کے برابر کر دیا ہے انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ آپ کو جو purpose ہے اسے serve کرے گی - (قطع کلامیاں) - آخر میں ایک دفعہ پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو آپکے علاقے میں دیکھنے کا متمنی ہوں - اور مجھے یقین ہے انشاءاللہ کہ یہ جلد ہی سلسلہ شروع ہوگا - عید کے بعد میں انشاء اللہ اپنا پروگرام مرتب کروں گا آپ مجھ پر ہر طرح سے اعتماد کر سکتے ہیں - میں آپ میں سے ہوں اور انشاء اللہ آپ کا ساتھی بن کر رہونگا - (نعرہ ہائے تحسین) مجھے آپکے اعتماد کی ضرورت ہے اور انشاء اللہ اس کو فرض سمجھ کر آپ کی خدمت کا جو کام ہے اس کو سرا انجام دیتا رہونگا - بہت بہت شکریہ - پاکستان پائندہ باد - (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں - وزیر خزانہ صاحب نے ابھی بجٹ پر تقریر کرنی ہے - دستی صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں

سردار امجد حمید خان دستی - جی - جناب ایک نہایت ضروری وضاحت طلب بات ہے وزیر اعلیٰ صاحب سے وہ یہ ہے کہ گناہ جو ہے برائی

جو ہے وہ بھی قابل مذمت ہے لیکن برائی میں اگر کوئی آدمی ملوث ہو تو اس کا نام ضرور ظاہر کرنا چاہیے ۔ یہ ان کو بھی معلوم ہے ۔ وزیر اریگیشن کو بھی وزیر زراعت کو بھی دریشک صاحب کو بھی ۔ لیکن ہاوس میں وضاحت ہونی چاہیے کہ وہ کون آدمی تھا جس نے مفید کاغذ پر پنجاب کی قسمت کو بیچ ڈالا ۔ اس کی ضرور وضاحت ہونی چاہیے وہ خود اگر کسی مصلحت کے تحت ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں) ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس بحث کو بھی ختم کرنے کے لیے بعض ممبران نے پوائنٹ اٹھایا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نام بتانا ضروری نہیں ہے مجھے وہ نام کا پتا ہے لیکن میں مصلحت کے تحت نام نہیں بتانا چاہتا ۔ میں In the interest of the country or in the interest of the Province کہہ لیں ۔ یہ اس معزز ایوان کے مفاد میں بھی ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کے پیچھے برائی کرنا وہ اپنے مردے بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں کسی ایسے کام میں ملوث نہیں ہونا چاہیے جس سے خواہ مخواہ اس ہاوس پر کوئی برا نام آئے ۔ تو میں اس ہاوس کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے ایسا کوئی نام نہیں لینا چاہتا اور میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی ہوا وہ ایک ماضی کی بات تھی ۔ ہمیں اللہ کے فضل و کرم سے خوشی اس بات کی ہے جس مقصد کے لیے ہم نے fight کیا ہے ۔ اپنے right کے لیے ہم نے fight کیا ہے ہمیں اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور یہ سب آپ کے تعاون سے اور خدا کے فضل و کرم سے یہ کامیابی ہمیں ملی ہے ۔ تو میں صرف ایسی بات پر اکتفا کرتا ہوں ۔ نام لینا میں سمجھتا ہوں کہ اچھی بات نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ گوہانگ صاحب آپ ۔

سردار عاشق حسین ۔ جناب سپیکر ۔ میں صرف ایک ضروری گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ابھی ابھی یہ فرمایا ہے کہ وہ علاقے میں جائیں گے اور وہاں جو پرابلم ہیں ان کو دیکھیں گے ۔ تو اس سلسلے میں ایک گزارش ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں یا کوئی تجویز ہے ؟

سردار عاشق حسین ۔ پوائنٹ آف آرڈر تجویز کی شکل میں

جناب سپیکر ۔ جو تجویز آپ وزیر اعلیٰ صاحب کو دے سکتے ہیں ۔

سردار عاشق حسین ۔ ایک منٹ سر ۔

جناب سپیکر ۔ کو بانگ صاحب ابھی میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ ۔

سردار عاشق حسین ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کررہا ہوں کہ وہاں پر ایک دریائے بندھ ہے

جناب سپیکر ۔ میری بات آپ سن لیں ۔ ہمیں ہر بات ضابطے کے مطابق کرنی ہے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر irrelevant ہے ۔ تشریف رکھئے جی ۔ شاہ صاحب

جناب طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ یہ جو لائسنس ملھوار دس کئے گئے ہیں یہ اسی مہینے سے شروع ہونگے یا آئندہ مہینے سے ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ فنانس منسٹر صاحب بجٹ پر جنرل ڈسکشن کو conclude کریں گے wind up کریں گے ۔ (قطع کلامیاں) ۔ چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ ۔ (مخدوم الطاف احمد) ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب سپیکر پیشتر اس کے کہ میں تقریر شروع کروں میں جناب کی اجازت چاہوں گا کہ کافی مواد مجھے پڑھ کر بیان کرنا پڑے گا ۔ لہذا مجھے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ جی درست ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ پچھلے سات دنوں سے حکومت پنجاب کی 86-1985ء کے بجٹ پر اس ایوان میں کافی سیر حاصل تقاریر ہوئی ہیں بڑی اچھی بحث ہوئی ہے ۔ بیشتر ارکان اسمبلی نے ہماری بجٹ کی پالیسیوں کو سراہا ہے ۔ ہم ان کے ممنون و مشکور ہیں ۔ کچھ دوستوں نے ہم پر تنقید بھی کی ہے ۔ اس تنقید کا بیشتر حصہ تعمیری تنقید پر منحصر تھا اور جن جن نکات کی طرف انہوں نے اشارہ فرمایا ہے وہ ہم نے سب نوٹ کرلیے ہیں اور انشاء اللہ وعدہ کرتے ہیں کہ ان پر بھرپور عمل کرنے کی کوشش کریں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) جناب والا ۔ یہاں تقریباً ہر

مقرر نے دو مسئلوں کی طرف ضرور اشارہ کیا ہے ۔ تو سب سے پہلے میں ان دو مسئلوں کے بارے میں عرض کروں گا ۔ پہلا مسئلہ مارشل لاء کا تھا ۔ سب اراکین جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے ایک آزاد داد متفقہ طور پر منظور کرکے یہاں سے وفاقی حکومت کو بھیج دی ہے ۔ مارشل لاء چونکہ ایک وفاقی مسئلہ ہے ۔ جہاں تک حکومت پنجاب کا تعلق ہے اس سے ہم نے اپنے دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے اس ایوان کے جذبات وفاقی حکومت تک پہنچا دئے ہیں اور انشاء اللہ پہنچاتے بھی رہیں گے ۔ جہاں تک دوسرے مسئلے کا تعلق ہے یعنی پانی کی کمی کا ۔ کل بھی اور آج بھی جناب چیف منسٹر صاحب نے ایوان میں اس چیز کی وضاحت کردی ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ ہم نے اس مقام پر کسی دباؤ تحت آکر پنجاب کے مفادات کا سودا نہیں کیا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ پنجاب کے ہر حقوق کا ہر لحاظ سے ہر مقام پر ہمیشہ دفاع کرتے رہیں گے (نعرہ ہائے تحسین) جناب والا ۔ عمومی طور پر دو سوالات اکثر اراکین کی طرف سے اٹھائے گئے ہیں ایک تو یہ کہ اس حکومت کو آئے ہوئے چونکہ بہت کم عرصہ ہوا ہے اس لیے موجودہ حکومت بجٹ 86-1985ء کی تیاری کی ذمہ دار نہیں ۔ اور یہ کہ یہ صرف بیورو کریسی کا بجٹ ہے ۔ دوسرا سوال جو اٹھایا گیا وہ یہ کہ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے دوروں کے دوران اراکین صوبائی اسمبلی سے جو ملاقاتیں کی تھیں ان میں اٹھائے گئے مسائل پر کوئی غور و خوض نہیں ہوا اور یہ کہ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا دورہ صرف کاغذی خانہ پوری تھی ۔ جناب والا ۔ پہلے سوال کے جواب میں عرض کروں گا کہ یہ درست ہے کہ بجٹ کی تیاری کا عمل نومبر کے مہینے سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً سات ماہ کے عرصے کے بعد یہ مئی کے مہینے میں آکر مکمل ہوتا ہے ۔ لیکن اس ضمن میں حتمی پالیسی کا تعین بجٹ کی تشکیل کے آخری مراحل میں ہوتا ہے اور اس دفعہ بھی صورتحال یہی ہے ۔ اگرچہ اس بجٹ پر ہمارے سامنے ہمارے آنے سے قبل کچھ کام ہوچکا تھا لیکن میں یہ بات واضح کرنا چاہوں گا 86-1985ء کا بجٹ کے لیے جو پالیسی مرتب کرنی تھی اس کی پالیسی اس کے آخری مراحل اور وفاقی حکومت سے آخری اور اہم مذاکرات آپکی اسی حکومت نے کئے ہیں ۔ اگلے سال کے بجٹ کی تیاری کے سلسلہ میں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ اس کی تمام تر ذمہ داری ہم خود اٹھائیں گے ۔ اور آپ کی

راہنمائی میں بہتر سے بہتر پالیسی وضع کریں گے۔ اس معزز ایوان میں میں ایک تاثر یہ بھی دیا گیا ہے کہ موجودہ حکومت اس بات کا کریڈٹ لے رہی ہے کہ اس سال کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے۔ حالانکہ حکومت پنجاب نے پچھلے تین چار سال سے یہ پالیسی رہی ہے کہ کوئی نیا ٹیکس لگانے کی بجائے وفاقی حکومت کے وسائل پر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے بجٹ کو عام آدمی پر بوجھ ڈالے بغیر متوازن کر لیا جائے۔ میں اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ موجودہ حکومت کی پالیسی دراصل پچھلے تین چار سالوں سے ہے اور میرے پیش رو جناب نواز شریف صاحب جو کہ اس وقت پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ یہ کریڈٹ دراصل ان کو ہی جاتا ہے کہ پچھلے تین چار سالوں سے اس پالیسی پر عمل ہو رہا ہے۔ جناب یہاں پر ایک اہم مسئلہ جس کی طرف ہماری توجہ دلائی گئی تھی وہ بارانی علاقوں میں سیلاب ڈیمز کا تھا۔ اور زیر زمین پانی کے سروے کے بارے میں ہے سال رواں یعنی کہ 85-1984ء میں اس مقصد کے لیے ایشین ڈیویلپمنٹ بنک ٹیکنیکل اسسٹینس پروگرام کے تحت جاپان ماہرین کی ایک ٹیم نے ایک جائزہ رپورٹ تیار کی ہے جس میں انہوں نے متعدد سیلاب ڈیم کی تعمیر کا جائزہ لیا ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں تقریباً 20 ڈیم پر کام شروع ہو سکے گا۔ جناب والا۔ ٹیکسز کی طرف آتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ چند معزز اراکین پراونشل ٹیکسز Federal Divisible Taxes اور فیڈرل گرانٹس کو بھی زیر بحث لائے ہیں۔ کچھ ممبران نے پراونشل ٹیکسز میں کمی کا مطالبہ کیا ہے مثلاً آبیانہ Ca pital Gain Tax اور اربن immovable پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس اس کے برعکس کچھ دوسرے معزز اراکین نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ صوبے کے ڈائریکٹ ٹیکسز کو بڑھا کر tax ways کو وسیع اور فعال بنایا جائے۔ دوسرے لفظوں میں جہاں Federal Divisible Tax میں صوبائی حصے کے بڑھانے پر زور دیا گیا ہے وہاں صوبے کے وسائل پر زیادہ انحصار کے متعلق بھی کہا گیا ہے۔ جہاں ترقیاتی بجٹ کے لئے بیرونی امداد پر کم سے کم انحصار کا مشورہ دیا گیا ہے۔ وہاں بجٹ کے خسارے کی مد کے متعلق استفسار بھی کیا گیا ہے۔ یوں تو میں ان تمام نکات کے بارے میں قبل ازیں بھی اپنی بجٹ تقریر میں عرض کر چکا ہوں لیکن پھر بھی سمجھتا ہوں کہ اس پر مزید کچھ عرض کرنا ضروری ہوگا۔ سب سے پہلے Federal Divisible Tax کے بارے میں عرض کروں گا جو کہ تخمینہ بجٹ 86-1985ء میں 23-702 کروڑ روپے

ہیں - جبکہ سال 85-1984ء میں یہ 665.58 کڑوڑ روپے تھے Federal Divisibler Tax ہمارے کل محاصل اور وسائل کا اہم ترین حصہ ہے۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا - یہ آئین کے تحت قائم کردہ قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ کی روشنی میں صوبوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں - جیسا کہ کچھ دوستوں نے کہا ہے اور ہم ان کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ فیڈرل ڈویژیبل ٹیکس میں صوبہ پنجاب کے حصہ میں ہر سکتا اضافہ ہونا چاہیے - چنانچہ اس سال یہ حصہ پہلے کی نسبت زیادہ ہے - نئے قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل ہو چکی ہے - ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اس کمشن کے ذریعہ انشا اللہ پنجاب کے لئے زیادہ سے زیادہ حصہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی - جناب والا صوبائی ٹیکسوں میں ایک جانب کمی کا مطالبہ اور دوسری پر ان پر زیادہ انحصار دو متضاد مطالبات ہیں - جہاں تک صوبائی ٹیکسز میں کمی کرنے کی بات ہے - تو میں یہ عرض کروں گا کہ پہلے ہی صوبے کے کل 21 ارب سے زائد کے بجٹ میں ہمارے صوبائی ٹیکسوں سے متوقع آمدنی میں محض تقریباً 2 ارب روپے ہے - ہم نے اپنے صوبائی ٹیکسز میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے - اس لئے ان ٹیکسز میں کمی کا جواز بھی میں سمجھتا ہوں کہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے - Capital Gain Tax کی طرف آتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ یہ ٹیکس صرف صوبہ پنجاب میں ہی نافذ العمل ہے - یہ ٹیکس دوسرے صوبوں میں بھی نافذ العمل ہے - اور یہ ٹیکس تیزی سے جائیداد کی قیمت فروخت کے صرف اس حصہ پر لگایا جاتا ہے - جس میں خالص منافع ہو - جائیداد کی قیمت بڑھانے اور اس سے منافع کے حاصل ہونے میں شہری سہولیات جو کہ حکومت فراہم کرتی ہے ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں - کیوں کہ یہ شہری سہولیات فراہم کرنے پر حکومت اپنے ترقیاتی بجٹ کا ایک حصہ صرف کرتی ہے - لہذا یہ قرین انصاف بات ہے کہ اس زائد منافع میں سے کچھ حصہ حکومت کے لئے تاکہ اسے پھر سے ترقیاتی کاموں میں صرف کیا جا سکے - جناب والا اس معزز ایوان میں غیر ملکی قرضوں پر انحصار کم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو غیر ملکی قرضوں پر انحصار کم کرنے کے بارے میں سفارشات مرتب کر سکے - اس سلسلہ میں میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہم ایک نظر اس غیر ملکی قرضے کی مد پر ڈال لیں تو جو ہم نے 86-1985ء

کے بجٹ میں مختص کی ہے تو پھر اس بات کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں رہتی ہے ۔ کہ اس بارے میں کوئی کمیٹی تشکیل دی جائے ۔ کیوں کہ 567 کروڑ زائد کے ترقیاتی بجٹ میں یہ رقم تقریباً 7 کروڑ 82 لاکھ روپے ہے جو کہ بجٹ کا تقریباً 104 فیصد بنتی ہے ۔ آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے ۔ کہ یہ ایک بہت ہی قلیل رقم ہے ۔ غیر ملکی قرضوں کے ساتھ ساتھ وفاقی قرضوں پر بھی اعتراض کیا گیا ہے اور موقف یہ اختیار کیا گیا ہے کہ ہمیں وفاقی قرضوں پر انحصار کم کرتے ہوئے اپنے ترقیاتی سرگرمیوں کے لئے وفاقی حکومت سے قرضے نہیں لینے چاہئیں ۔ جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقف بھی غلط فہمی پر مبنی ہے ۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں ترقی کی رفتار جاری وساری رہے اور صوبہ پنجاب تیز رفتاری سے ترقی کے عمل پر تیزی سے گامزن رہے تو ہمیں اس رقم سے استفادہ کرنا پڑے گا ۔ اگر ہم یہ رقم نہیں لیں گے تو باقی والے صوبے یہ رقم لے جائیں گے اور اس کے استعمال سے وہ ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے جبکہ ہم پیچھے ہٹتے جائیں گے ۔ اس سلسلہ میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ یہ قرضہ جات ہم باہر سے کہیں سے نہیں لے رہے ہیں ۔ بلکہ اپنی ہی وفاقی حکومت سے لیتے ہیں ۔ ماضی میں بھی وفاقی حکومت نے ایسے قرضہ جات کی ادائیگی کی ساری رقم کو گرانٹ میں تبدیل کر کے معاف کر دیا ہے ۔ نئے مالیاتی کمشن کے ایوارڈ میں ہم پھر سے کوشش کریں گے کہ یہ قرضہ جات ایک بار پھر گرانٹ میں بدل دئیے جائیں ۔ اس طرح سے خسارے کی رقم پر تنقید بھی شاید کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے اور اس ضمن میں وضاحت ضروری سمجھتا ہوں جیسا کہ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی عرض کیا تھا کہ پنجاب کس طرح ایک surplus صوبے سے deficit صوبے میں تبدیل ہوا ۔ اس کی اہم اور بنیادی وجوہات دو تھیں پہلی یہ کہ 1975ء کے مالیاتی ایوارڈ کے بعد نیا مالیاتی کمشن ایوارڈ نہیں دیا گیا ۔ اور صوبے کی فیڈرل ڈویژبل ٹیکسز کی رقوم میں کوئی نمایاں تبدیلی رونما نہیں ہوئی دوسرا یہ کہ ترقیاتی نوعیت کے اخراجات میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوا ۔ اور رواں بجٹ بھی پہلے سے بڑھتا چلا گیا ۔ اس صورت حال میں اس ضروری اضافہ کو پورا کرنے کی دو ہی صورتیں تھیں ۔ یا تو مزید ٹیکس لگائے جائے ۔ یا پھر وفاقی حکومت سے امداد لی جاتی ہم نے نئے ٹیکس لگانے کی بجائے وفاقی حکومت سے رجوع کیا ۔ اور ان اضافی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے وفاق سے امداد لی جواب ہمارے حق کے طور پر تسلیم کر لی گئی ہے ۔ جناب والا اس ایوان میں ۔ محکمہ آب پاشی پر

اٹھنے والے اخراجات اور آمدنی کا تقابل پیش کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ آبپاشی کی شرح میں سابقہ حکومتوں کی جانب سے اضافہ کے باوجود اخراجات بڑھے ہیں - اور اب جہاں اس محکمہ کی آمدنی تقریباً 80 کروڑ روپے ہے وہاں اس کے اخراجات کا تخمینہ تقریباً 147 کروڑ ہے - اس نکتے کی وضاحت کے لئے میں محکمہ آبپاشی کے اس سال کے اعداد و شمار آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں - سب سے پہلے عرض یہ ہے کہ اخراجات در اصل دو مختلف شعبوں کے لئے کئے جاتے ہیں - ایک اخراجات تو نہروں کے ضمن میں ہیں اور دوسرے اخراجات سکارپ ٹیوب ویل ، سیم نالوں اور پانی کے ٹیوب ویلوں کے ہیں یہ یاد رہنا چاہیے کہ یہ سیم نالے اور سکارپ ٹیوب ویل سیم اور تھور کا مقابلہ کرنے اور کچھ ٹیوب ویل پانی کی فراہمی کے لئے ہیں - ان کا تمام خرچ حکومت کو برداشت کرنا پڑتا ہے -

اس سال پورے آبپاشی کے نظام پر تقریباً 136 کروڑ روپے کے اخراجات ہوں گے - اور آمدنی تقریباً 774 کروڑ روپے متوقع ہے - اس 136 کروڑ روپے کے کل اخراجات میں سے تقریباً 78 کروڑ روپے سکارپ ٹیوب ویلوں اور سیم نالوں وغیرہ پر خرچ ہوں گے - جہاں ان کا خرچ اس قدر زیادہ ہے وہاں ان سے آمدنی کل آمدن سے تقریباً ایک چوتھائی ہے - لہذا یہ خسارے میں چلتے ہیں - اس ضمن میں میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ان ٹیوب ویلوں کے اخراجات کا تقریباً 80 فیصد بجلی کے بلوں کا خرچہ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ بجلی کے اخراجات بڑھنے پر صوبائی حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے 71-1970ء میں بجلی کے نرخ 9 پیسہ فی یونٹ کے حساب سے لاگو تھے جب کہ اب ہم تقریباً 46 پیسہ فی یونٹ خرچ کرنے پر مجبور ہیں - اس طرح یہ اخراجات تقریباً 450 فیصد بڑھ گئے ہیں -

اب میں اس کے دوسرے شعبے یعنی کے نہروں کی طرف آتا ہوں 136 کروڑ کے کل اخراجات میں سے تقریباً 49 کروڑ روپے نہری نظام پر صرف ہوں گے اور نہروں سے آمدنی تقریباً 55 کروڑ روپے ہو گی - جو کل آمدنی کا تین چوتھائی حصہ ہے - چنانچہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ جہاں تک آبپاشی کے نہری نظام کا تعلق ہے یہ اب بھی خسارے میں نہیں ہے - بلکہ خزانے کو کچھ بچت ہی فراہم کرتا ہے اور اصل اخراجات سکارپ ٹیوب ویلوں اور سیم نالوں وغیرہ کے ہیں - جہاں سے آمدنی مقابلتاً بہت کم ہے -

جناب سپیکر :- بیشتر معزز ممبران نے ہماری توجہ دیہی سہولیات کی جانب مبذول کرائی ہے - میں نے تفصیلاً اپنی بجٹ تقریر میں ذکر کیا تھا کہ 86-1985ء میں ہم کس حد تک یہ سہولیات پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں -

جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ تعلیم کے شعبے کو اولیت دی گئی ہے اور پچھلے بجٹ کے مقابلے میں ہم نے اس میں 117 کروڑ کا اضافہ کیا ہے - تعلیم کا معیار بلند کرنا اور اسے عام کرنا ہماری تعلیمی پالیسی کے دو اہم نکتے ہیں اور اکثر معزز ممبران نے اسے سراہا ہے کچھ دوستوں کا بہتر معیار کے ضمن میں ، معائنہ نظام مضبوط بنانے کا مطالبہ کیا ہے - جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی اضافی آسامیاں اس مقصد کیلئے دی جا رہی ہیں تا کہ معائنہ کا نظام بہتر ہو - معیاری کے ضمن میں سکولوں کی عمارات کی مرمت اور ضروری فرنیچر اور آلات وغیرہ کیلئے بھی رقم فراہم کی جا رہی ہے - اور پہلی مرتبہ مڈل سکولوں کی مرمت کیلئے ساڑھے تین کروڑ روپے کی خطیر رقم اور قومیائے ہوئے اداروں کیلئے تین کروڑ روپے کی رقم دی جا رہی ہے - یہ تقریباً 11 کروڑ کے علاوہ ہے جو تعلیمی اداروں کی عمارات کی مرمت اور دیکھ بھال کیلئے دیے جا رہے ہیں - معیار ہی کے ضمن میں اساتذہ کی بہتر تربیت کیلئے مختص رقم اور نارمل سکولوں کی اپ گریڈیشن بھی اسی سمت میں ایک کوشش ہے - جہاں تک تعلیم کو عام کرنے کا تعلق ہے - آپ جانتے ہیں کہ لڑکیوں کیلئے 1250 پرائمری سکول فراہم کئے جائیں گے اور 1350 مسجد سکول اس کے علاوہ ہونگے - 500 پرائمری سکولوں کو مڈل سکول بنایا جائے گا اور 256 مڈل سکولوں کو ہائی کے درجے پر ترقی دی جائے گی - تعلیم کے شعبے میں 41.70 کروڑ روپے کی بلاک رقم میرے پیش کردہ ٹارگٹ کے علاوہ ہے جو اس شعبے میں خرچ کی جائے گی -

اسی طرح پینے کے پانی کی سہولت جس کے تحت اگلے مالی سال میں 176 سکیمیں مکمل کی جائیں گی - اس شعبے میں بھی ان دیہی علاقوں میں جہاں یہ بنیادی ضروریات میسر نہیں ابھی مزید کوشش کی ضرورت ہے اور ہم اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ کم از کم وقت میں یہ ضروریات زندگی ہر شہری اور دیہاتی کو میسر ہو -

جناب والا جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اگلے مالی سال میں دیہات کی ایک کثیر تعداد کو بجلی بہم پہنچائی جائے گی - ہمارا نصب العین یہ ہے کہ پنجاب کے ہر دیہی علاقہ میں پینے کے پانی کی سہولت کی طرح بجلی بھی پہنچائی جائے یقیناً انصاف کا تقاضہ بھی یہی ہے اور غربت سے ترقی کی جانب یہ ایک انتہائی اہم قدم ہو گا - ہم نے ترقیاتی پروگرام میں - تعلیم پانی سیم تھور سے بچاو بجلی کی فراہمی اور صحت عامہ کے شعبوں کو اولیت دی ہے - اور پچھلے سال کے مقابلے میں ہمارا ترقیاتی پروگرام 32 فیصد زیادہ ہے - یہ پچھلے سال کی نسبت ایک ریکارڈ اضافہ ہے اور اس کا دستاویزی ثبوت آپ کے سامنے موجود ہو گا -

جناب والا میں نے اپنی بجٹ تقریر میں ان کا بھرپور کوششوں کا تفصیل سے ذکر کیا تھا جو یہ حکومت دیہات میں بسنے والے غریب عوام کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے کر رہی ہے - یہ جہاد ہے غربت اور محرومی کے خلاف جو ہمارا سیاسی نصب العین ہی نہیں ذہنی فریضہ بھی ہے - اس سلسلہ میں ہونے والی پیش رفت کیلئے کچھ اعداد و شمار میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں پچھلے بجٹ میں صحت کے شعبہ میں ایک بھی نیا رول ہیلتھ سنٹر یا بیسک ہیلتھ یونٹ تعمیر کرنے کی گنجائش نہیں لیکن آپ کے بجٹ میں ہم نے 30 نئے رورل ہیلتھ اور 200 نئے بیسک ہیلتھ یونٹ تعمیر کرنے کی تجویز رکھی ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

دیہات میں پینے کے پانی کے شعبے میں پچھلے بجٹ میں 129 منصوبے تھے جب کہ آپ کے بجٹ میں ہم ایسے 176 منصوبے رکھے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

پچھلے بجٹ میں نئی سکیموں کیلئے 3.56 کروڑ روپے رکھے گئے تھے جب کہ ہم نے 8.58 کروڑ روپے مختص کئے ہیں - شہروں میں پینے کے پانی کی سکیموں کیلئے پچھلے بجٹ میں کوئی رقم نہیں جب کہ آپ کے بجٹ میں ہم نے اس کیلئے دو کروڑ روپے رکھے ہیں - پچھلے ترقیاتی پروگرام میں طالبات کے سکولوں کی چار دیواری تعمیر کرنے کی کوئی گنجائش نہیں جب کہ آپ کے بجٹ میں 1000 سے زائد سکولوں کیلئے چار دیواریاں قائم کی جائیں گی - پچھلے بجٹ میں طالبات کے سکولوں میں ایک بھی کمرہ تعمیر کرنے کی گنجائش نہ تھی جب کہ آپ کے بجٹ میں 250 نئے کمرے تعمیر ہوں گے پچھلے بجٹ میں 260 پرائمری سکولوں کا درجہ مڈل تک پڑھانا تھا جب کہ ہمارا ہدف اس سال پانچ سو سکول ہے -

اس طرح پچھلے سال کے بجٹ کے 144 سکولوں کے مقابلے میں، آپ کے بجٹ کے ذریعے 256 مڈل سکولوں کو ہائی سکول بنا دیا جائے گا ۔

جناب والا اہم شعبوں میں جب بھی کوئی حکومت کی کارکردگی کا اندازہ لگانا چاہتا ہوں تو ضروری ہے کہ وہ ان شعبوں میں پچھلے سالوں میں کی گئی ترقی کو مد نظر رکھے اگر ہم 81-1980ء کو ایک بنیادی سال تصور کر لیں تو پانچ سال کے عرصہ میں 86-1985ء کا بجٹ صحت کے شعبے میں 112 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے ۔ آبپاشی کے شعبے میں تقریباً 148 فیصد ظاہر کرتا ہے اور پینے کے پانی کی سکیموں میں یہ مقابلتاً 150 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے ۔

البتہ سب سے زیادہ اور نمایاں اضافہ ان شعبوں میں ہو رہا ہے جن پر آپ کی حکومت کی خصوصی توجہ ہے ، میری مراد دیہی ترقی اور تعلیم سے ہے دیہی ترقی میں اضافہ 265 فیصد تک ہو جائے گا جب کہ شعبہ تعلیم میں یہ 325 فیصد کی غیر معمولی حد کو چھوئے گا ۔ میں نے ان شعبوں میں اضافہ کا خصوصی تذکرہ اسلئے کیا ہے کہ یہ شعبے معاشرے کے غریب طبقات کی خدمات مہیا کرتے ہیں اور دیہی علاقوں کا معیار زندگی بھی بلند کرتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔

میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہم بغیر کوئی ٹیکس لگائے ایک متوازن بجٹ پیش کیا ہے اور ہماری یہ کوشش اسلئے کامیاب ہوئی کہ وفاقی حکومت کے تعاون کے ساتھ ساتھ ہمیں آپ کی قوت بھر پور حمائت اور نیک خواہشات بھی ہمارے ساتھ ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا یہ ہماری منزل نہیں ہو سکتی آپ نے اور ہم نے مل کر ابھی بہت سی منزلیں کرنی ہیں ۔ ہم نے ۔ اہل پنجاب کے سنہری خوابوں کی تعبیر کو کم از کم وقت میں ان کے سامنے پیش کرنا ہے اور جو غربت اور محرومی موجود ہے اسے ختم کرنا ہے ، عوام نے اپنے جس خواب کو پورا کرنے کیلئے آپ کو اور مجھے اس ایوان تک پہنچایا ہم اس کو پورا کرنے کا پکا ارادہ رکھتے ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

تاکہ اس صوبہ کی عظیم روایات اور تاریخ کے صفحات پر ہم اپنے نام کی مہر ثبت کر سکیں۔ اس مقصد کیلئے ہمیں شانہ بشانہ چلنا پڑے گا۔ اس خواب تعبیر آپ کی اجتماعی فہم و فراست اور ہماری صفوں میں اتحاد کے بغیر ممکن نہیں ہے آئیے ہم اس تعمیر کی جانب ہم قدم ہو کر اپنا سفر شروع کریں۔

میں آخر میں تمام معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری رہنمائی فرمائی ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کی ہدایات کو ہر ممکن حد تک عملی جامہ پہنائیں گے جناب سپیکر ان معروضات کی سماعت کیلئے آپ کا اور اپنے جملہ اراکین بھائیوں کا میں بے حد ممنون و مشکور ہوں۔ پاکستان زندہ باد۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر۔ اب اجلاس کی کارروائی کل صبح ساڑھے آٹھ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 10 جون 1985ء بروز پیر ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

دو شنبہ ، 10 جون 1985ء

(پیر ، 20 رمضان المبارک 1405ھ)

جلد 3 — شمارہ 13

سرکاری رپورٹ

مندرجات

پیر ، 10 جون 1985ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ - - - - - - 1365

اراکین اسمبلی کی رخصت - - - - - - - 1366

مسئلہ استحقاق

وی آئی پی لاؤنج کے استعمال کی ممانعت - - - - - - 1370

تحریک التوائے کار - - - - - - - - - 1373

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

(مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری) - - - - - - 1375

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیسرا اجلاس

دو شنبہ 10 جون 1985ء

(پیر 20 رمضان المبارک 1405ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ، اسمبلی چیمبر ، لاہور میں صبح ساڑھے آٹھ بجے منعقد ہوا جناب سپیکر ، میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

س احزاب ۳۳ ایت ۷۰ س ممتحنہ ۶۰ آیت ۷ - ۸ - ۹

اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور بات سیدھی کیا کرو۔ عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم عداوت رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے اور اللہ اس پر قادر ہے۔

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ن کے ساتھ بھلائی کرنے اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تمکو منع نہیں کرتا اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اللہ تو اُن لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم لوگ ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ (بجٹ اجلاس پنجاب اسمبلی)

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر ۔ اب ممبران کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی ۔

سید فخرالدین شاہ

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید فخرالدین شاہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

جناب والا ضلع کونسل ، ملتان کے بجٹ کے سلسلے میں مورخہ 9 جون 1985ء کو ایک پارٹی ہوئی تھی برائے مہربانی ایک یوم کی رخصت 9-6-85 منظور فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

دیوان عاشق حسین بخاری

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست دیوان عاشق حسین بخاری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

جناب والا ۔ ضلع کونسل ، ملتان کے بجٹ کے سلسلے میں ایک پارٹی مورخہ 9 جون 1985ء کو ملتان منعقد ہوگی استدعا ہے کہ مجھے ایک یوم مورخہ 9-6-85 کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار فتح محمد خان بزدار

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار فتح محمد خان بزدار صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I have had to leave for Islamabad on some very urgent personal matter, which just could not be delayed. I may be allowed leave from 8th to 11th June, 1985.

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اصغر علی چوہدری

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست جناب اصغر علی چوہدری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

It is to inform you that I had a heart attack on 6th June 1985 and was admitted in the Services Hospital, Lahore. As such I am not in a position to participate in the rest of the proceedings of the current Assembly Session.

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری محمد خان جسپال

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی مندرجہ ذیل درخواست چوہدری محمد خان جسپال صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I have been instructed by Sh. Anwar-ul-Haq Pracha MPA to submit an application, on his behalf, for grant of leave for two days as he has fallen ill due to nose trouble. Kindly grant leave for two days.

جناب سپیکر اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اختر رسول

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی مندرجہ ذیل درخواست جناب اختر رسول صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

I am going to Saudi Arabia to perform Umra. It is therefore requested to kindly grant me leave for seven days from 7th June, 1985 to 14th June, 1985 shall be grateful if you consider my request.

جناب سپیکر —اب سوال یہ ہے —
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری غلام رسول

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی مندرجہ ذیل درخواست چوھدری غلام رسول صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے —

It is submitted that I am unable to attend the Assembly meeting today i. e. 6th June 1985 due to an urgent work. Therefore it is requested that I may kindly be granted one day's leave for 6th June, 1985 and oblige.

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے -
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

کرنل (ریٹائرڈ) نصیر احمد

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست کرنل (ریٹائرڈ) نصیر احمد صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے —

گذارش ہے کہ مجھے ایک ضروری کام کی وجہ سے اسلام آباد جانا پڑگیا ہے اس لیے استدعا ہے کہ مجھے مورخہ 8 اور 9 جون 1985ء کی رخصت عطا فرمائی جائے —

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے -
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اللہ یار خان ہراج

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی —مندرجہ ذیل درخواست جناب اللہ یار خان ہراج صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے —

گذارش ہے کہ میری ایک عزیزہ کا انتقال ہوگیا اس وجہ سے مجھے خانیوال جانا ہے براہ کرم مجھے دو دن 5 اور 6 جون کی چھٹی عنایت فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر —اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک غلام حیدر تھینڈ

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی—مندرجہ ذیل درخواست ملک غلام حیدر تھینڈ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے —

گذارش ہے کہ میں 30/5/85 کو جلدی چلا گیا تھا اور رجسٹر حاضری پر حاضری نہیں لگا سکا حالانکہ میں اس دن ایوان میں حاضر تھا اور ضمنی بجٹ پر تقریر کے لیے چٹ بھی حوالہ سپیکر کی تھی مہربانی فرما کر مجھے حاضری لگانے کی اجازت دی جائے ۔

جناب سپیکر —اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک غلام حیدر تھینڈ

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی مندرجہ ذیل درخواست ملک غلام حیدر تھینڈ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے

گذارش ہے کہ مورخہ یکم جون اور دو جون 1985ء کو میں حاضری لگانا بھول گیا تھا جو اگلے روز لگا دی تو مجھے ایوان میں حاضر تصور کیا جائے ۔

جناب سپیکر اب سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

نوابزادہ مظفرعلی خان

ایڈیشنل سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست نواب زادہ مظفر علی خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گذارش ہے کہ مجھے ایک ضروری کام کی وجہ سے اسلام آباد جانا پڑگیا ہے اس لئے استدعا ہے کہ مجھے مورخہ 8 اور 9 جون 1985ء کی رخصت عطا فرمائی جائے -

جناب سپیکر اب سوال یہ ہے :

کہ مطالبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

وی آئی پی لاؤنج کے استعمال کی ممانعت

جناب سپیکر - ملک سلیم اقبال صاحب کی طرف سے ایک پرولیج موشن ہے -

ملک سلیم اقبال - جناب والا میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں - جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے - معاملہ یہ ہے کہ مجھے دو دفعہ راولپنڈی وی آئی پی لاؤنج استعمال کرنے سے روکا گیا ہے - باوجود اس کے کہ میں نے بار بار پنجاب اسمبلی کا کارڈ دکھایا مگر یہ کہہ کر مجھے روک دیا گیا کہ پنجاب اسمبلی کا ممبر وی آئی پی لاؤنج استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ ممبر پنجاب اسمبلی وی آئی پی نہیں کہلاتے - میرا استحقاق مجروح ہوا ہے - اس پر غور فرمایا جائے - نوازش ہوگی -

اس سے پہلے ابتدائی اجلاس میں ہمارے ایک معزز ممبر نے بھی یہ تحریک پیش کی تھی - میرے خیال میں ان کا تعلق ملتان سے ہے اس پر جناب نے یہ بتایا تھا کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ وی آئی پی لاؤنج استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے مجھے روکا اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے -

پارلیمانی سیکرٹری ۔ جناب والا میں بھی گزارش کروں گا 2 تاریخ کو میں بھی اسلام آباد گیا تھا ۔ یہی سلوک میرے ساتھ بھی ہوا ۔ جو فاضل ممبر کے ساتھ کیا گیا ۔ انہوں نے کہا جو ایم پی اے ہیں وہ وی آئی پی نہیں ہیں ۔ ہمارے پاس جو ایم این اے ہیں وہ وی آئی پی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیئے ۔

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر میں اس بارے میں جو قانونی پوزیشن ہے واضح کرنے پر اکتفا کروں گا ۔ بات دراصل یہ ہے کہ حکومت پاکستان کی طرف سے ایک وارنٹ آف پریسیڈنٹ جاری ہوتا ہے جس کی کاپی میرے پاس ہے ۔ ان کے مطابق وارنٹ آف پریسیڈنٹ میں نمبر ایک سے 20 تک کے جو اشخاص ہیں وہ وی آئی پی لاؤنج استعمال کر سکتے ہیں ۔ پراونشل اسمبلی کے ممبر اس وارنٹ آف پریسیڈنٹ میں نمبر 24 پر آتے ہیں ۔ اب پوزیشن یہ ہے جو پروانشل اسمبلی پرولیج ایکٹ مجریہ 1972ء ہے اس کے سیکشن 15 کے تحت تو پروانشل اسمبلی نے پروانشل ممبر کو وی آئی پی کا درجہ دیا ہوا ہے ۔ لیکن جہاں تک سنٹرل ایکٹ ہے اور سنٹرل وارنٹ آف پریسیڈنٹ میں ممبر پروانشل اسمبلی وی آئی پی لاؤنج استعمال کرنے کے مستحق قرار نہیں دئیے گئے ۔ اس بارے میں میں عرض کروں گا کہ حکومت پنجاب نے وزارت داخلہ حکومت پاکستان کو ممبران صوبائی اسمبلی کے لئے وی آئی پی لاؤنج استعمال کرنے کے لئے لکھا ہوا ہے ۔ ان کے پاس ہمارے اپنے عمومی اور خصوصی شناختی کارڈ جاری کردہ ہیں باقی جو دوسرے شناختی کارڈ ہیں ان کی تفاصیل وزارت داخلہ کو بھجوائی ہوئی ہے اور یہ request کی ہے کہ ہمارے ممبر پراونشل اسمبلی کو وی آئی پی لاؤنج استعمال کرنے میں شامل کیا جائے ۔ اس بارے میں ابھی تک ہم ٹیلکس بھی دے چکے ہیں ۔ تفصیلات اور جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا ۔ اس وقت تک کی پوزیشن یہ ہے ۔ میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس کو ایک دفعہ پھر ہم stress کرتے ہیں اور کوشش کریں گے کہ اس بارے میں جلد احکامات وزارت داخلہ حکومت پاکستان سے حاصل کئے جائیں ۔ بار دیگر ان کو اس بارے میں لکھا جائے گا ۔ جو بھی جواب موصول ہو گا اگر وارنٹ آف پریسیڈنٹ کو امنڈ کرنے کی نوبت آئی تب بھی استدعا کی جائے گی اور جو واپس جواب موصول ہوا وہ میں اس فاضل اسمبلی کے سامنے دوبارہ پیش کروں گا ۔

جناب محمد اصغر کوریجہ - جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ آرڈر آف پریسیڈنٹ کی کاپی فاضل ممبران کو اطلاع کیلئے دی جائے -

وزیر قانون - میں ضرور دے دوں گا -

جناب محمد اصغر کوریجہ - اسی نوعیت کی میں نے بھی پہلے تحریک دی تھی - وزیر موصوف کی یقین دہانی پر میں نے وہ واپس لے لی تھی - مگر اس سلسلے میں مجھے ابھی تک کوئی کاپی نہیں ملی نہ ہی اس پر کوئی عمل ہوا ہے -

جناب سپیکر - اس سلسلے میں میں بھی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے منسٹری آف ڈیفنس اور ایوی ایشن ڈویژن راولپنڈی کو ہم نے تحریر کیا ہے آپ کے فوٹوگراف لینے کے بعد ان کو فوٹوگراف بھیج دیئے گئے ہیں اور ان کو آپ کے لئے وی آئی پی لاؤنج کے کارڈ فوری طور پر بنانے کیلئے درخواست کی گئی ہے - کارڈ بن رہے ہیں - بہت جلدی وہ معزز اراکین اسمبلی تک پہنچ جائیں گے - جب آپ کے پاس یہ کارڈ وی آئی پی لاؤنج استعمال کرنے کیلئے پہنچ جائیں گے تو پھر آپ کو پاکستان میں کہیں بھی کسی بھی ایئر پورٹ پر وی آئی پی لاؤنج استعمال کرنے کی ممانعت نہیں کی جا سکتی -

میجر (ریٹائرڈ) وکٹر سیموئل - جناب سپیکر فوٹوگراف دیئے ہوئے بھی آج دو ماہ ہوگئے ہیں اور ایوی ایشن کے محکمہ نے شاید چھ ماہ لینے ہیں تب تک ان سے یہ استدعا کی جائے ہمارے پاس جو اسمبلی کے کارڈ ہیں ان کو ہی مانا جانا چاہئے کیونکہ وہ بھی ایک شناختی کارڈ ہے - میرا خیال ہے اس سے Superior کارڈ کوئی اور نہیں ہو سکتا -

جناب سپیکر - میں سمجھتا ہوں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی کارڈ اب جلدی بن کر آنے والے ہیں - ہم ان سے پھر رابطہ قائم کریں گے میں نہیں سمجھتا کہ اس میں مزید تاخیر ہو - اس کے بعد اب معزز ممبر کی کیا رائے ہے ؟

ملک سلیم اقبال - میں وزیر قانون کی اس یقین دہانی پر مطمئن ہوں اور میں اسے پریس Press نہیں کرتا -

جناب سپیکر - شکریہ - حاجی مقصود احمد بٹ صاحب کی طرف سے ایک پرولیج موشن ہے - اس سلسلے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کو میرے چیمبر میں ڈسکس کرلیں اس کے نتیجے میں پھر جو فارمولا سامنے آئے گا آپ اس کے مطابق پھر عمل کر سکتے ہیں -

حاجی مقصود احمد بٹ - بہتر جناب -

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر - ہمارے پاس کچھ Adjournment Motions ہیں ان میں سے زیادہ تر Adjournment Motions اسمبلی میں ان issues پر ڈسکشن ہو چکی ہے - لیکن کچھ Adjournment Motions ایسی بھی ہیں جن پر اسمبلی میں ڈسکشن نہیں ہو سکی ان کو take up کیا جا سکتا ہے اگر ان کے mover حضرات مناسب خیال فرمائیں تو ان کو کل take up کرلیا جائے -

ملک اللہ یار خان - ان کو کل take up نہیں کیا جا سکتا جس دن وہ ہاؤس کے سامنے پیش ہوں اس دن رولز آف پروسیجر کے تحت ان کو take up کیا جا سکتا -

جناب سپیکر - پرسوں اس کو take up کرلیں ؟

ملک اللہ یار خان - کل نہیں ؟

جناب سپیکر - فنانس بل تو پرسوں ہے -

ملک اللہ یار خان - کل نہیں پرسوں -

جناب سپیکر - کل فنانس بل نہیں - کل اسکو take up کرلیں -

چوہدری اکرام الحق - جناب والا میری بھی ایک Adjournment Motion ہے - آج صبح اسمبلی کے اجلاس سے ایک گھنٹہ پیشتر دی تھی -

جناب سپیکر - آج دی تھی - چوہدری اکرام الحق صاحب کی طرف سے Adjournment Motion آئی ہے - چودھری اکرام الحق صاحب کی طرف سے تحریک التوا ہے آپ اس پر اصرار کرتے ہیں کہ اس کو آج ہی ٹیک آپ (take up) کیا جائے یا کل کیا جائے ؟

چودھری اکرام الحق ۔ میں آج ہی پیش کرانا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ دفتر کے پاس یہ تحریک پہنچی ہے ۔

چودھری اکرام الحق ۔ میں صبح سات بجے خود متعلقہ کمرے میں دے کر گیا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب ۔ آپ کچھ کہنا چاہتے تھے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ، بدقسمتی ہے کہ حکومت نے ہماری تجویز نہیں مانی ۔ اور دوسری بدقسمتی یہ ہے کہ مطالبات زر کے سلسلے میں آدھا ۔ بلکہ ایک گھنٹہ آپ نے ہم سے لے لیا ۔ یہ التواکی تحریکیں آپ فنانس بل والے دن رکھیں ۔ تاکہ ہمیں محروم نہ کیا جائے ۔ پھر آپ نے کل قتل عام بھی شروع کرنا ہے ۔ اس پر بھی آپ کو وقت لگے گا ۔ کیونکہ ڈیمانڈز کافی ہوں گی ۔ ہمیں اپنی کٹ موشنز موو کرنی ہیں ۔ وزیر صاحب اپنے مطالبات زر پیش کریں تاکہ اس پر بحث کی جا سکے ۔

جناب سپیکر ۔ جس روز فنانس بل ہو اس روز تو تحریک التوا نہیں آ سکتی ۔ ۔ میں تو آپ کی طرف داری کر رہا ہوں کہ میں معزز محرک سے آج تحریک التوا نہ ٹیک آپ کرنے کے لیے کہہ رہا ہوں ۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ ان کو آج ہی ٹیک اپ کیا جائے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں کہتا ہوں کہ انہیں پرائیویٹ ممبرز لے پر لے لئے جائیں تاکہ ہمارا وقت بچے ۔

جناب سپیکر ۔ اگر تحریک التوا کو Leave of the Assembly مل جاتی ہے تو پھر ڈسکشن کے لئے ہم اس کو پرائیویٹ ممبرز لے پر لے لیں گے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جی ہاں ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری اکرام الحق صاحب کی تحریک التوا کا کیا ہوا ؟

چودھری اکرام الحق ۔ اگر اجازت دیں تو میں پڑھ دوں ۔

جناب سپیکر ۔ چودھری صاحب ۔ اس میں میں ایک یہ دقت بھی ہو جائیگی ۔ کہ تحاریک التوا ہمارے پاس جس ترتیب سے آئی ہیں ۔ ہمیں ان کو اسی ترتیب سے ٹیک اپ (Take up) کرنا ہو گا ۔ اگر آپ

اس پر اصرار کرتے ہیں تو ہمارے پاس ایک بڑی تعداد میں تحاریک التوا ہیں ۔ ایک نمبر ۔ دو نمبر ۔ تین نمبر ۔ اور آپ کی سب سے آخر میں ہے۔ آپ کی باری سب سے آخر میں آئے گی ۔ اور نصف گھنٹہ گزر جاتا ہے تو پھر آپ کی تحریک التوا ٹیک آپ (Take up) نہیں کی جائے گی ۔ اس سلسلے میں اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو جس طرح باقی معزز حضرات نے اتفاق کر لیا ہے کہ ان کو کل ٹیک آپ (Take up) کیا جائے ۔ آپ کی تحریک التوا کو بھی کل ٹیک آپ کر لیا جائے گا ۔

چودھری اکرام الحق ۔ میں متفق ہوں جی ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء

(مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری) ۔

جناب سپیکر ۔ مطالبات زر کے سلسلے میں مطالبہ نمبر 1 ۔ فنانس منسٹر صاحب ۔

وزیر خزانہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ ایک رقم جو 3 لاکھ 54 ہزار 2 سو روپے سے تجاوز نہ ہو ۔ گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''افیون'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ مطالبہ زر یہ ہے ۔

کہ ایک رقم جو 3 لاکھ 54 ہزار 2 سو روپے سے تجاوز نہ ہو ۔ گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''افیون'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

جناب سپیکر - اس میں مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اور عثمان ابراہیم صاحب کی طرف سے کٹ موشنز ہیں مخدوم زادہ صاحب آپ موو کریں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ 3 لاکھ 54 ہزار 2 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''افیون'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیے جائیں ۔

مسئلہ جو زیر بحث لانا مقصود ہے ۔ کہ افیون کی فیکٹری میں افیون کی مصنوعات کی تیاری اور فروخت کو زیر بحث لایا جائے تاکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں منشیات کے استعمال کا انسداد کیا جا سکے ۔

جناب سپیکر - اس پر کٹ موشن یہ موو کی گئی ہے ۔

کہ 3 لاکھ 54 ہزار 2 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''افیون'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیے جائیں ۔

اب اسمبلی کے سامنے یہ سوال ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب مجھے تو آپ نے بولنے ہی نہیں دیا ۔

جناب سپیکر - اس پر کوئی صاحب بحث کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں نے تو موو کی ہے ۔ مجھے حق حاصل ہے ۔

جناب سپیکر - جی فرمائیے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر ، اس مملکت پاکستان میں ، جسے اسلامی مملکت کا نام دیا گیا ہے ، افیون کا کاروبار کرنا اور افیون کی روک تھام سے گریز کرنا ، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم اپنی کوتاہی کا اظہار کر رہے ہیں ۔ اور موثر اقدامات نہیں اٹھائے جا رہے ۔ کہا یہ گیا ہے کہ یہ افیون اس لیے اس کارخانے میں لائی جاتی ہے کہ یہ ادویات کے لیے مختلف کارخانوں کو یہاں سے دی جاتی ہے ۔ لیکن آپ لاہور اور باقی شہر کے گلی کوچوں میں دیکھیں کہ افیون کی دکانیں موجود ہیں ، یہ کھلے عام بکتی ہے ۔ کہیں یہ بات تو

نہیں ہے کہ یہی فیکٹری ایجنٹ ہوں فیکٹری والے افیون کہاں سے حاصل کرتے ہیں ؟ اور کتنا کتنا حصہ کہاں کہاں بانٹ کے آتا ہے ؟ گورنمنٹ نے اس کا کوئی کوٹا مقرر کیا ہوا ہے ؟ اس کا حصول کہاں سے ہوتا ہے ؟ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ فیکٹری میں پوری طرح استعمال ہوگی - پھر اس کو سرٹیفکیٹ دے کر ان ادویات کی فیکٹریوں کو دی جاتی ہے جہاں ان کی ضرورت ہو - اگر آپ مد میں دیکھیں تو اخراجات میں 85-1984ء اور 86-1985ء میں کوئی ایسی نمایاں تبدیلی نہیں ہے کہ اس میں کمی کی گئی ہو یا اس میں زیادہ رقم رکھی گئی ہو - statio سی لگرز چلی آ رہی ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یا تو یہ کاروبار ایسے طریقے پر ہو کہ جس سے یہ گارنٹی ہو سکے کہ یہ محکمہ جو افیون یہاں سے حاصل کرتا ہے ، وہاں سے سرٹیفکیٹ ہو ، انسپکشن ہو ، اور یہ انسپکشن ہو تاکہ اس کی disp nsation راستوں میں غیر قانونی ذرائع سے نہ ہو -

اور اگر یہ ہوتی تو آج اتنے لوگ جو بیمار ہیں جو افیون کے عادی ہو چکے ہیں - ان کے لیے نہ تو ہومز بنائے گئے ہیں - نہ ان کے علاج کے لیے کوئی بندوبست کیا گیا ہے - یہ دونوں ذمہ داریاں گورنمنٹ پر عائد ہوتی ہیں - اور میں توقع کرتا ہوں وزیر خزانہ تو نہیں افیون کے کون وزیر ہیں - مجھے معلوم نہیں - اگر آپ ہی افیون کے وزیر ہیں - کم از کم اس کا جواب دینا چاہئے - کہ آیا انہوں نے اس فیکٹری کو ملاحظہ کیا ہے اور کوئی ذائقہ افیون کا لیا ہے کہ واقعی یہ صحیح ہے خالص ہے خالص نہیں ہے بناوٹی ہے تو یہ وزیر افیون کا کام ہے آپ مطالبہ زر ان کو دے دیں مگر جواب کی توقع جو ہے وہ وزیر افیون سے ہے -

وزیر خزانہ — جناب سپیکر اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ جہاں تک مخدوم زادہ صاحب نے ذائقہ کا فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں وہ مجھ سے زیادہ تجربہ کار ہیں اگر یہ چاہیں تو میں ان کو ساتھ لے چلوں گا 1979ء کے بعد ملک بھر میں کہیں افیون کی کاشت اور اس کی پیداوار ہر لحاظ سے ممنوع ہے - پاکستان میں یہ واحد فیکٹری ہے - 1979ء کے بعد اس فیکٹری کے پاس جو پرانے سٹاک موجود تھے جو اب تک تقریباً ختم ہو چکے ہیں - اور یا وہ کنسائنمنٹ جو کسٹمز یا لا انفورس ایجنسیز سمگلرز سے ادھر ادھر سے کنسکیٹ کر کے وہاں پہنچائی جاتی ہے پورے

پاکستان میں اور پنجاب میں بالخصوص کسی جگہ اس کی کاشت یا کاروبار سرکاری طور پر نہیں ہو رہا ۔ کیونکہ یہ واحد فیکٹری ہے جہاں پاؤڈر بھی بنتا ہے پاکستان بھر کے تمام ادویہ ساز ادارے اپنے آرڈر بھیج کر افیون کا پاؤڈر ہماری فیکٹری سے حاصل کرتے ہیں ۔ اور جب یہ سٹاک وغیرہ آنا بند ہو جائیں گے ۔ تو یہ فیکٹری بھی بند ہو جائے گی ۔ گورنمنٹ کسی قسم کا کاروبار اس پر نہیں کرتی ہاں البتہ یہ ہے جیسا کہ مخدوم زادہ صاحب نے فرمایا تھا ہاں وہ مریض جو اس چیز کے بغیر زندہ نہ رہ سکیں انہیں ہسپتالوں کے ذریعے باقاعدہ ایک ڈاکٹر کے نسخے کے ذریعے انہیں ہسپتال سے دی جاتی ہے کھلے عام گورنمنٹ اسے کسی لحاظ سے کاروبار میں نہیں لاتی ۔ میرے خیال میں مخدوم زادہ صاحب کو میری یہ وضاحت کافی ہو گی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر میں وزیر خزانہ کے ساتھ افیون کے کارخانے ضرور جاؤں گا ۔ اور وہاں دیکھیں گے کہ وہاں کیا انتظام ہے ۔ اور اگر مجھے کچھ شکوک پیدا ہوئے تو ان سے فیصلہ کر لوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ اس کٹ موشن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ۔ ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں پریس نہیں کرتا ۔

جناب سپیکر ۔ یہ کٹ موشن ایسے تصور ہوگی جیسے مخدوم زادہ صاحب اور عثمان ابراہیم صاحب نے مووہ کی ہو ۔

اب سوال یہ ہے کہ :

نیک رقم جو 3 لاکھ 54 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے علاوہ دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''افیون'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

یہ مطالبہ زر منظور ہوا ۔ مطالبہ نمبر 2

وزیر خزانہ ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 13 کروڑ 3 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو

گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''مالیہ اراضی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر - مطالبہ زر یہ ہے کہ ایک رقم جو 13 کروڑ 3 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''مالیہ اراضی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

اس میں سید حسن محمود صاحب اور عثمان ابراہیم صاحب کی طرف کٹ موشن ہیں۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب میں تخفیف کی تحریک پیش کرتا ہوں کہ مالیہ کی مد میں 13 کروڑ 3 ہزار 4 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''مالیہ اراضی'' میں سے 100 روپے کم کر دیے جائیں۔

مسئلہ جو زیر بحث لانا مقصود ہے۔ محکمہ مال میں پائی جانے والی رشوت ستانی اور بد عنوانی کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر - اس میں مخدوم صاحب نے تخفیف کی تحریک پیش کی ہے کہ 13 کروڑ 3 ہزار 4 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''مالیہ اراضی'' میں سے 100 روپے کم کر دیئے جائیں۔

مسئلہ جو زیر بحث لانا مقصود ہے محکمہ مال میں پائی جانے والی رشوت ستانی اور بد عنوانی کو زیر بحث لایا جائے۔

وزیر قانون - جناب سپیکر مجھے اس پر قانونی اعتراض ہے اگر جناب اجازت دیں اور اس سے قبل وزیر متعلقہ اس بارہ میں اپنی پوزیشن واضح کریں۔ میں یہ امر واضح کرنا جناب والا کی وساطت سے ضروری سمجھتا ہوں کہ کسی بھی مطالبہ زر کی رقم میں سے 100 روپے کم کرنے کی تخفیف ٹوکن کٹ کہلائی گی لیکن اس میں جو ضروری

بات ہے میں جناب والا کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراؤں گا تخفیف زر قاعدہ نمبر 116 کے تحت آتی ہے اس میں یہ مد 'ج' ہے یہ ہاؤس کی توجہ کے لئے پیش کرتا ہوں ۔

کہ مطالبہ زر کی رقم میں بقدر 100ء00 روپے تخفیف کی جائے ایسی تحریک اسمبلی کے روبرو کوئی ایسی خاص شکایت پیش کرنی مقصود ہو گی جس کے لئے حکومت ذمہ دار ہو ایسی تحریک ''علامتی تحریک تخفیف زر'' کہلائے گی اور اس پر بحث اس خاص شکایت تک محدود رہے گی جو تحریک میں مصرح ہو ۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فاضل ممبر نے کسی خاص واقعہ کی طرف نشان دہی نہیں کی کہ وہ کسی specific instance کے بارے میں وہ بات کرنا چاہتے ایک جنرل سی شکایت درج کی ہے ۔ جو اس کٹ موشن کے تحت زیر بحث نہیں لائی جا سکتی ۔ اگر وہ چاہتے تو الف کے تحت لے آتے It may be reduced to Re 1·00· It is called a disapproval of the policy cut. موشن کہا جاتا ہے اس محکمہ کی جس بات کو چاہیں زیر بحث لاسکتے یا اس کی پوری پالیسی کو زیر بحث لا سکتے ہیں ۔ ٹوکن کٹ میں اس میں صرف کسی خاص واقعہ کو زیر بحث لا کر یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ محکمہ کی فلاں بات غلط ہے وہ بات غلط ہے اور اسی حد تک اس بحث کو محدود رکھا جا سکتا ہے اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ تخفیف زر کی تحریک درست نہیں ہے

مخدوم زادہ سید حسن محمود - یہ ان آرڈر ہے ۔ (in order)

رانا پھول محمد خاں - جناب سپیکر ۔ وزیر قانون صاحب نے جو پڑھ کر سنایا ہے یہ تو درست ہے لیکن اس میں وضاحت ہے ۔ کہ ایک رکن جو تخفیف زر کی تحریک پیش کرتے ہیں وہ اس کو سمجھانے کے لئے کہ میری اس کمی کی وجوہات کیا ہیں اس پر پوری تقریر کر سکتے ہیں اور جس محکمے کی وہ مد ہے اس محکمے کے تمام معاملات کو زیر غور لا کر یہ بتا سکتے ہیں کہ اس سے یہ نقصان ہو گا ۔ اس لئے میں وزیر قانون کی اطلاع کے لئے یہ عرض کردوں کہ

تخفیف زر پر صرف پڑھ دینا کافی نہیں بلکہ مختصر بیان اور پھر اس کی تشریح سے کیوں کمی کی جا رہی ہے ؟ اس پر روشنی ڈالی جا سکتی ہے

وزیر قانون - جناب والا - میرا خیال ہے کہ فاضل ممبر ابھی تک میری ان گزارشات کو سمجھنے سے قاصر ہیں یا میں سمجھانے سے قاصر رہا ہوں - میرا خیال ہے کہ آپ اس میں وہ پارلیمنٹری کٹ کے تحت جس جہان کی جو چیز چاہیں لا سکتے ہیں لیکن اکانومی کٹ میں بھی مختصر طریقہ کار ہے لیکن جو ٹوکن کٹ ہے (ج) کے تحت اس میں آپ کو کسی خاص واقعہ کی نشاندھی کرنی ضروری ہے کہ اس واقعہ کو محکمہ کی غلطی پر مصر ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - الفاظ ''محکمہ کی غلطی'' غیر پارلیمانی الفاظ ہیں بلکہ نامناسب کہنا چاہیے - انہیں وہ الفاظ واپس لینے چاہیں -

وزیر قانون - جی - میں آپ کو نامناسب کیسے کہہ سکتا ہوں -

رانا پھول محمد خان - نامناسب کہہ سکتے ہیں غلطی نہیں کہہ سکتے -

وزیر قانون - جو بات آپ کو پسند ہے اگر وہ صحیح ہے تو ہم اس کو تسلیم کریں گے -

جناب سپیکر - مخدوم زادہ صاحب آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - اسمبلی کے ریکارڈ کو دیکھیں محکمہ ریونیو پر کٹ موشن ہوئی تھی اور میں اس پر پونے تین گھنٹے بولا تھا - وہ چیز اسمبلی کے ریکارڈ میں موجود ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - اس رول کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟ یہ آپ کے پاس انگلش میں ہے - . . . . disapproval of the policy cut.

It says . . . . The discussion shall be confined to the specific point or points mentioned in the notice . . .

مخدوم زادہ سید حسن محمود -

When I discuss policy it means the underlying policy under the demand.

اس میں بددیانتی بھی آئے گی - اس میں تشخیص ریونیو بھی آئے گی - اس میں variable of revenue بھی آئے گا - اس میں crops بھی آئیں گی -

جناب سپیکر - مخدوم زادہ صاحب یہ (سی) میں آئیں گی I am sorry.

جناب عثمان ابراہیم - It is a specific grievance

جناب والا - وہ لاء منسٹر ہیں - انہوں نے specific کہا - حالانکہ یہ لفظ particular ہے specific نہیں ہے -

جناب سپیکر - مخدوم زادہ صاحب یہ ٹھیک ہے - یہ ٹوکن کٹ میں ہے -

. . . and the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion.

MINISTER FOR LAW—Mr. Speaker Sir, with your permission I would say that the amount of the demand may be reduced "by" Rs. . . . . It is 'by' . . . . and if it is 'to' . . . . then it says "disapproval of the policy cut" . . . . Then he can take any point in discussion and if it is reduced by Rs. 1·00 then it may be called "a token cut". In that case "That the amount of the demand be reduced by Rs. 100.00" in order to ventilate a specific grievance which is within the sphere of the responsibility of the Government. Such a motion shall be known as "Token Cut" and the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion.

Then Sir, I will take you to Rule 117.

Rule 117 (1) The Speaker shall decide whether a cut motion is or is not admissible under these rules and may disallow any cut motion when, in his opinion, it is an abuse of the right of moving cut motions or is calculated to obstruct or prejudicially effect the procedure of the House or is in contravention of these rules.

I suggest Sir, that this is in contravention of the Rule 116 (c). As no specific instance has been mentioned in the notice so it is out of order.

چوہدری محمد صدیق ۔ جناب والا ۔ میں ایک پوائنٹ کی وضاحت کے متعلق عرض کرنا چاہتا یہ جو parti ular grievancespecified in the motion confined to the particular grievances specified in the لیٹر لکھا ہوا ہے motion.

جناب سپیکر ۔ یہ کون سا رول پڑھ رہے ہیں ۔

چوہدری محمد صدیق ۔ جناب والا ۔ یہ رول 116 (سی) ہے ۔ اور last پر ہے جس پر ڈسکشن ہونی ہے ۔ .... the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion.

تو اس موشن میں جو کہ زیر بحث ہے ۔ انہوں نے محکمہ مال میں پائی جانے والی رشوت ستانی اور بد عنوانی کا ذکر کیا ہوا ہے جو کہ اس رول کے تحت cover ہوتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ specify تو ہوتا ہے ۔

چوہدری محمد صدیق ۔ specify ہوتا ۔ بدعنوانی اور رشوت ستانی ۔ تو یہ جو کٹ موشن ہے یہ proper ہے اور اٹلر رولز ہے ۔

سید حسنات احمد ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ یہ جو الفاظ ہیں ۔

Such a motion shall be known as "Token Cut" and the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion.

اب آپ اس کو اس طرح restrict کرنا چاہیں کہ کوئی particular بات کی جائے مثلاً میں نے ایک موشن دی ہے جیسے رشوت ستانی ہے یا اور ہے تو میں صرف ایک ہی چیز بتا دوں کہ فلاں تھانیدار نے دس روپے لئے ہیں اور اس کے علاوہ میں کوئی بات نہ کر سکوں ۔ میرا خیال ہے یہ اس کا مطلب نہیں ہے ۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جو آپ کا particular grievance ہے اس کے متعلق جو باقی امور ہوں گے ان کے متعلق بھی یہاں بات کی جا سکتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ باقی امور پر بات ہو سکتی ہے ۔

سید حسنات احمد ۔ باقی امور جو متعلقہ ہوں یعنی وہ باقی امور جو relevant ہوں ۔ ان پر بات ہو سکتی ہے ۔

سردار زادہ سید ظفر عباس شاہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون نے اس چیز کو misunderstand کیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ پیرا (سی) جو ہے یعنی 116 (سی) اس میں الفاظ یہ ہیں

"..... that in order to ventilate a specific grievance ....." وہ کونسا grievance ہو گا which is within the sphere of the responsibility of the Government تو یہ ہر محکمے کی جو پالیسی ہے یہ حکومت کی responsibility ہے ۔ اس میں مخدوم زادہ صاحب نے جو کچھ چیلنج کیا ہے وہ بھی جناب والا ۔ یہی چیز ہے کہ اس محکمے میں پائی جائے والی رشوت ستانی اور بدعنوانی ۔ کیونکہ رشوت ستانی اور بد عنوانی کو کنٹرول کرنا محکمہ متعلقہ کا کام ہے تو اس لئے یہ اس چیز میں آئے گی ....to ventilate a specific grievance which is within the sphere of the responsibility of the Government. تو اس لئے یہ ان کی پالیسی اور یہ اعتراض اسی sphere میں آتا ہے اس لئے اس کو جناب والا اجازت دیں کہ اسے زیر بحث لایا جائے ۔

چوہدری محمد صدیق ۔ جناب سپیکر ۔ اس رول کے تحت البتہ سرور محکمہ کی رشوت ستانی اور بد عنوانی سے باہر نہیں جا سکتے ۔ یہ اس میں specify ہے کہ جو پوائنٹ رشوت ستانی اور بدعنوانی کے علاوہ دئے ہیں محکمہ کی کسی بات کو زیر بحث نہیں لا سکتے ۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر جو پہلا تجربہ ہے وہ تو یہی کہتا ہے کہ ریویو ڈیمانڈ کی ہر مد پر ہر چیز پر پالیسی کو لا کے میں discuss کر سکتا ہوں ۔ آپ کی رولنگ اور ہو لیکن آپ previous precedents دیکھ لیں کہ اس میں کیا ہوا تھا یہی ڈیمانڈ تھی ۔ یہی ٹوکن کٹ تھی اور ہمنے تین گھنٹے میں نے اس پر تقریر کی ۔ اور وہ موجود ہے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ جی ملک صاحب ۔

ملک اللہ یار خان ۔ جناب والا ۔ اس دفعہ 116 (سی) میں جو الفاظ تحریراً دئے گئے ہیں وہ یہ ہیں ۔

" in order to ventilate a specific grievance which is within the sphere of the responsibility of the Government .....and it is given in the end... ..".

" and the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion".

تحریک میں جو الفاظ ہیں وہ ہیں رشوت اور بدعنوانی کو زیر بحث لانے کے لئے - اب جناب والا فیصلہ طلب بات یہ ہے کہ آیا رشوت اور بد عنوانی specific grievance کی مد میں آتے ہیں یا نہیں - میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی شعبہ میں رشوت اور بدعنوانی کے علاوہ اور بھی بہت سے امور ہیں جو کہ زیر بحث لائے جاسکتے ہیں - لیکن چونکہ اس تحریک میں صرف ایک ہی بات کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ ہے رشوت اور بدعنوانی تو میری ناقص رائے میں یہ specific grievance ہے اور جو محرک ہیں وہ اس تحریک کو پیش کر سکتے ہیں -

وزیر قانون - جناب والا - میں نہیں چاہتا تھا کہ میں ایک particular rule کے باہر بات کروں - میں اپنے آپ کو confine کرنا چاہتا تھا - کہ اگر یہ ٹوکن کٹ کی تعریف ہے - تو پھر ٹوکن کٹ میں اسی کو confine کرنا پڑے گا - اگر اسی کو disapproval of policy cut میں یہ لاتے تو مجھے اس بارے میں کوئی اعتراض نہ ہوتا کہ جس بارے میں جس طرح سے generality کو جس angle کے ساتھ اس عمومی بات کو کر کے اس کو differ کر تے اور اس کے ذریعہ سے دنیا جہان کی برائیاں اس میں نکال لیتے - تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا - اس لئے جب تک کسی رول میں کوئی بات specified نہ ہو تو پھر جناب والا آخری discretion کے تحت یا اس کی genorality کے تحت اس کو allow کیا جا سکتا ہے - لیکن جب اسی سیکشن میں تین مدات موجود ہیں - تین باتیں موجود ہیں - کہ اس میں ان کو جہاں انہوں نے That the amount of the demand be reduced by Rs. 100·00 اس کی بجائے Reduced to Rs. 100·00 کر دیتے تو میں سمجھتا کہ یہ چاہتے ہیں کہ generality تمام رشوت کی جو unspecified باتیں ہیں - جہاں جہاں چاہیں - ان کے اپنے خیالات میں یہ گھومتے پھرتے ہیں لیکن جب رول میں یہ مخصوص کر دیا ہے کہ اس میں - logislature's intention ان رولز سے واضح ہو جاتی ہے کہ جب کوئی

ممبر اپنے آپ کو پالیسی کٹ کے تحت لاتا ہے - اکانومی کٹ کے تحت لاتا ہے - یا ٹوکن کٹ کے تحت لاتا ہے تو ٹوکن کٹ کا مطلب ہی یہی ہے کہ ایک سنگل واقعہ کو زیر بحث لاتے صرف اپنی grievance ventilate کی جائیں کہ میرے فلاں تھانے میں میرے فلاں آفیسر نے ، میرے فلاں آدمی نے اپنی ذمہ داری قانون اور رول کے مطابق نہیں کی ہے لیکن جہاں تک basic thing of the policy ہے - جہاں تک یہ generality رشوت کو جنرل طور پر ڈسکس کرنا ہے - وہ specific grievance کے تحت اس میں نہیں آ سکتا ہے - اس میں بڑی واضح بات ہے - اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اس پورے رول کو پڑھ کر سناؤں لیکن میں مجبور ہوں کہ اس میں آج تک جو Chair کی رولنگز ہیں - وہ بھی اس بارے میں یہی ہیں کہ جب پورے محکمے کی کارکردگی یا کسی واقعہ کو رشوت کو , کسی دھاندلی کو اس کی نا اہلی کو صرف نا اہلی کا لفظ کہہ کر اس کو کہنا کہ specific ہے - یہ اس language کو abuse کرنے کے مترادف ہے - اس نا اہلی یا اس بد عنوانی یا اس رشوت کو - اتنی بڑی terms ہے کہ اس کے لئے specific instance نہیں کہا جا سکتا اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ اگر فاضل ممبر نے اپنے آپ کو ٹوکن کٹ کے بحث یہاں اس ہاؤس کے سامنے Then he himself confined himself to that particular instance اور لیکن نوٹس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی ایک بات پر ان کا ذہن واضح نہیں ہے - ابھی تک ان کے اپنے ذہن میں کوئی بات واضح نہیں ہے کہ وہ کرنا کیا چاہتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میرے ذہن میں سب کچھ ہے -

وزیر قانون - میں یہ کہوں گا کہ اگر ان کے ذہن میں ہوتا تو وہ ایک مخصوص بات کرتے وہاں پر لکھتے کہ میں فلاں فلاں واقعہ کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں - اس میں جناب جہاں تک نمبر اے ہے -

116. A motion may be moved to reduce the amount of a demand in any of the following ways :—

(a) "That the amount of the demand be reduced to Rs. 1·00".

This is in total disregard of the policy.

اس کے لیے یہ دنیا جہاں کی باتیں چاہیں کرلیں رشوت پر کرلیں - نااہلی پر کر لیں -

representing disapproval of the policy underlying the demand. Such a motion shall be known as "Disapproval of Policy Cut". A member giving notice of such a motion shall indicate in precise terms the particulars of the policy which he proposes to discuss. The discussion shall be confined to the specific points mentioned in the notice and it shall be open to members to advocate at alternative policy.

اس میں بہت ہی وسیع field ہے - اس میں جتنے پوائنٹ چاہیں جو اپنی پالیسی لانا چاہیں - نمبر 2 ہے کہ—

(b) That the amout of the demand be reduced by a specified amount

ایک لاکھ کا بھی کر دیں - دو لاکھ کم کر دیں جتنا چاہیں -

representing the economy that can be effected. Such specified amount may be either a lump sum reduction in the demand or omission or reduction of an item in the demand. The motion shall be known as "Economy Cut". The notice shall indicate briefly and precisely that particular matter on which discussion is sought to be raised and speeches shall be confined to the discussion as to how economy can be effected.

دوسری شق اکانومی کی یہ ہے - کیا آپ اس کو چاہتے ہیں کہ یہ بے انتہا خرچ کیا جا رہا ہے - اس پر زیادہ خرچ ہو رہا ہے - اس کو کم کیا جائے کس طرح کم کیا جائے - اس پالیسی کے تحت ہم محکمے کو بتا سکتے ہیں کہ یہ بات آپ غلط کر رہے ہیں - زیادہ پیسے خرچ کر رہے ہیں - تین کروڑ یا تیرہ کروڑ روپے کی بجائے آپ پانچ کروڑ میں یہ کام کر سکتے ہیں - لیکن جناب تیسرا نمبر ہے میں پھر عرض کروں گا -

(c) "That the amount of the demand be reduced by Rs. 100·00

جس طرح کہ موجودہ تحریک میں ہے

In order to ventilate a specific grievance which is within the sphere of the responsibility of the Government.

کا مطلب یہ ہے کہ صرف مخصوص واقعہ کے متعلق جو کہ صوبائی حکومت کے دائرہ کار کے اندر آتا ہو اس بارے میں کوئی specific grievance ہونی چاہیے - نہ کہ سنٹرل گورنمنٹ کے بارے میں یا جو ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتا -

Such a motion shall be known as "Token cut and the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion.

تو جس پر بات کرنا چاہتے ہیں

Is that a particular instance. ?
Is that a specified event. ?
Is that a particular grievance. ?

یہ تو بہت بڑا سبجیکٹ ہے - اس لئے میں پھر کہوں گا کہ موور کا اپنا ذہن ابھی تک اس بارے میں clear نہیں ہے کہ وہ بات کیا کرنا چاہتے ہیں کیا کہنا چاہتے تھے اس لئے ٹوکن کٹ والی پالیسی کے تحت یہ fall نہیں کرتی میں یہ چاہوں گا کہ اس کو out of order declare کیا جائے اور اس موشن کا متصد 117 کے تحت -

abuse of the right of moving cut motion and calculated to obstruct the prejudicially effect of the procedure of the House or is in contravention of these rules".

اس لئے میں یہ چاہوں گا -

جناب محمد صدیق انصاری - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ اس کے اب سارے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے - میرے خیال میں تین چار دفعہ ہم اس کو پڑھ چکے ہیں - اس میں یہ جو 116 کا لے ہے اس میں ہے کہ -

Disapproval of the Policy Cut

یہ بہت wider ہے - اس پر آپ ہر قسم کی بحث کر سکتے ہیں - یہ جو 116 (سی) ہے اس میں لکھا ہے کہ -

. . . Such a motion shall be known as "Token cut" and the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion.

particular grievance وہ ہے - جو ہم نے لکھ کر دی ہوئی ہیں کہ ہماری یہ grievance ہے کہ یہاں یہ خرابی ہے یا بد انتظامی ہے یا یہ ہے اس کے متعلق ہم بحث ضرور کر سکتے ہیں - لیکن اگر اس کے آگے جانا چاہیں تو ہم اس سبجیکٹ پر زیادہ بحث نہیں کر سکتے ہیں - تو میری گزارش یہ ہے کہ ہم یہ جو لکھ کر دے چکے ہیں - اس کے متعلق ہم یہاں پر بحث کر سکتے ہیں -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - پوائنٹ آف آرڈر اس میں یہ ہے کہ جب کوئی بھی قانون بنتا ہے قانون ساز ادارہ جب بنتا ہے تو اس کو جنرل پالیسی یا اس وقت کے ماحول یا حالات کو مد نظر رکھا جاتا ہے - جب بعد میں کوئی ٹرانسلیشن دیا جائے - تو وہ اپنی اپنی نیتوں یا ارادوں کے مطابق اگر کر دیا جائے تو قانون ساز ادارے کی intentions

مجروح نہیں ہوتی - اس لئے سلطان باہو صاحب کو یہ کہنا پڑا - کہ دریا دل سمندروں ڈونگا کون دلاں دیاں جانے ہو -

سید حسنات احمد - جناب والا میں وزیر قانون سے یہ کہوں گا کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے - یعنی جنرل پالیسی کے تحت کیا رشوت اور بد عنوانی جو کہ ایک جنرل بات ہی سمجھی جائے - کسی محکمہ کا حصہ نہیں ہے - اگر ٹوکن کٹ کی بنا پر بھی لیا جائے تو بھی اس بناء پر بھی وہ زیر بحث آسکتی ہے - جہاں تک یہ specific کا بار بار ترجمہ کر رہے ہیں - کہ اس میں specifically ایک ڈیپارٹمنٹ ایک آفیسر - کا کہنا چاہیے تھا - یہ ان کا استدلال درست نہیں ہے وہ اس پالیسی کے تحت یہ معاملہ discuss ہوسکتا ہے - اور یہی legislature کی نیت تھی - اور موشن درست ور پیش کی گئی ہے اور یہ معاملہ اب تک نپٹ بھی گیا ہوتا اگر اس پر مزید وقت ضائع نہ ہوتا -

جناب محمد شاہ کھگہ - جناب والا - ہم جو ارکان یہاں پر پہلی دفعہ آئے ہیں - ہم کچھ سیکھنے کے لئے آئے ہیں - اور ان بزرگ سیاستدانوں کو چاہیے کہ ہمیں وہ باتیں سکھائیں جو کہ ہماری آئندہ زندگی میں کام آسکیں - جناب والا یہ جو اردو کی کتاب ہے -

جناب والا اردو کی کتاب میں ، میں نے پڑھا ہے ، اس کے مطابق یہ بات واضح ہے کہ یہ صرف خاص شکایت تک محدود ہے - اس میں ''شکائیتیں'' بھی نہیں ہو سکتیں ''شکایات'' کا لفظ بھی نہیں ہے - خاص شکایت تک محدود رہے گی - جناب والا خاص شکایت سے مراد جس طرح وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی خاص شکایت واضح کر دیتے تو اس پر تو بحث ہو سکتی ہے - اگر بدعنوانی یا رشوت ستانی کی بات کرتے ہیں وہ تو پھر عملی بات آ جاتی ہے تو اسلئے میرا خیال یہ ہے کہ مخدوم صاحب کو اس پر اصرار نہیں کرنا چاہیے - کیونکہ یہ کٹ موشن نہیں ہو سکتی -

جناب محمد صدیق انصاری - جناب سپیکر سیکشن 116 کے تین حصے کئے گئے ہیں - فاضل وزیر قانون نے جو کچھ پڑھا ہے - interpret کیا ہے وہ کتاب میں تو نہیں ہے - کتاب میں جو تین حصے بیان کئے گئے ہیں - اس میں نمبر 1 - میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ پالیسی سے differ کرنا اور اس کیلئے alternative پالیسی دینا -

دوسرے نمبر پر ہے کہ amount سے differ اور economy cut دینا کہ amount کو کم کیا جائے -

تیسرے نمبر پر ہے کہ specific اور particular جو mover نے move کیا ہے -

Rule 116 (c) "That the amount of the demand be reduced by Rs. 100·00" in order to ventilate a specific grievance which is within the sphere of the responsibility of the Government. Such a motion shall be known as "Token cut" and the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion.

تو اس موشن کے متعلق وزیرقانون صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ ایک اے کیٹیگری میں آتی ہے - اے کیٹیگری میں تو وہ موشن آنی چاہیے جس میں alternative policy دی جاتی ہے - یہ تو particular grievance جو mover نے دی ہے کہ اس محکمہ میں رشوت ستانی ہے اور بدعنوانی ہے ، اس لئے یہ 116 (سی) کے تحت properly cover کرتا ہے - اس لئے یہ موشن proper ہے ، جس کو اس ایوان میں زیر بحث لانا چاہیے -

جناب سپیکر رشوت اور اسطرح کی دوسری خرابیاں ہیں جو دیکھی جا سکتی ہیں ، محسوس کی جا سکتی ہیں لیکن آج تک ان کو specify کرنا اس لئے مشکل ہوگیا ہے کہ یہ corruption organized ہے اور Departmental Organized ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون نے اس پر بحث کو بند کروا کے ، روک کر کرپشن کو قانونی تحفظ دے رہے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

اس لئے اس موضوع پر بحث کی اجازت ہونی چاہیے - کیونکہ یہ بڑا اہم موضوع ہے -

جناب سپیکر - آپ اس کی admissibility پر بات کریں - under discussion معاملہ اس کٹ موشن کی admissibility ہے -

جناب محمد صدیق انصاری - شکریہ -

پارلیمنٹری سیکرٹری (سوشل ویلفیئر) - جناب والا یہ ایک ضابطہ ہے ، جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے اسی کی وضاحت

بھی کردی ہے کہ اس میں لفظ ''چل'' ہے جو mandatory ہے اس میں اپنی مرضی کے مطابق ہم کچھ نہیں کر سکتے - میں اس کو ایک بار پھر پڑھ دیتا ہوں

جناب والا سیکشن 116 - کلاز (سی) ہے -

116 (c) "That the amount of the demand be reduced by Rs. 100.0" in order to ventilate a specific grievence which is within the sphere of the responsibility of the Government. Such a motion shall be known as "Token cut".

اور اس کے آگے یہ بڑا clear ہے -

....and the discussion thereon shall be confined to the particular grievance specified in the motion.

تو جو چیز اس موشن میں دی جائے گی - اس پر صرف بحث کی جائے گی اور اس کی اور کوئی interpretation نہیں ہوگی - لہذا وزیر قانون صاحب نے اس کی جو وضاحت کی ہے وہ بالکل درست ہے -

جناب سپیکر - شکریہ تشریف رکھیں -

سردار زادہ سید ظفر عباس - جناب والا اس سلسلہ میں فاضل وزیر قانون صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں اسے درست نہیں سمجھتا ، اس کی وجوہات ہیں۔ اس معاملے میں particular motion جو ہے وہ مخدوم زادہ صاحب کی یہ ہے کہ 13 کروڑ 3 ہزار 4 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''مالیہ اراضی'' میں سے 100 روپے کم کر دیے جائیں محکمہ مال میں پائی جانے والی رشوت ستانی اور بدعنوانی کو زیر بحث لایا جائے -

جناب والا اس میں موشن یہ ہے کہ محکمہ مال میں پائی جانے والی رشوت ستانی اور بدعنوانی کو زیر بحث لایا جائے - موشن یہ ہے جو اب زیر بحث ہے - تو اس میں یہ بات بالکل صاف ہے کہ :-

Be confined to the particular grievance specified in the motion.

موشن ان کی یہ ہے کہ رشوت ستانی اور بدعنوانی کو زیر بحث لایا جائے اور اس میں بھی یہی پابندی ہے کہ -

....be confined to the particular grievance specified in the motion.

اس موشن میں انہوں نے جو کچھ لکھا ہے

....within the sphere of the responsibility of the Government.

گورنمنٹ کی اور محکمہ کی یہ ذمہ داری ہے ، کہ وہ رشوت ستانی اور بدعنوانی کو اپنے محکمے کے اندر پرورش نہ پانے دے - ایک تو جناب والا یہ چیز ہوگئی ، لہذا اس حساب سے بھی یہ موشن صحیح بنتی ہے اور پھر جو انہوں نے موشن دی ہوئی ہے - اس کے متعلق بھی میں یہ کہوں گا کہ یہ صحیح موشن ہے اور ان کی اپنی limits ہیں جو انہوں زیر بحث موشن میں یہاں پر بیان کی ہیں وہی زیر بحث لا کر - - - - -

جناب سپیکر - آپ یہ پہلے بھی فرما چکے ہیں ، اس میں تخفیف زر کی تحریکیں پیش کرنے کے لیے رول 116 میں ، رولز اینڈ پروسیجر میں تخفیف زر کی تحریکیں پیش کرنے کے لیے تین طریقے بتائے گئے ہیں -

نمبر 1 - ڈس اپروول آف پالیسی کٹ - اس طریقہ سے تحریک تخفیف زر پیش کی جا سکتی ہے -

نمبر 2 - اکانومی کٹ - اس کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ تحریک تخفیف زر پیش کی جا سکتی ہے -

نمبر 3 - وہ ہے ٹوکن کٹ - یہ تحریک تخفیف زر ہے ، اس میں مخدوم زادہ صاحب کی موشن یہ ہے کہ

"رشوت اور بدعنوانی کو زیر بحث لانا" -

لیکن اس میں particular grievance موجود نہیں ہے - لہذا یہ تحریک تخفیف زر جو ہے -

This is not admissible.

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر - یہ رولنگ تمام ایوان کے ممبروں کے حقوق پامال کر دے گی کیونکہ ہم نے ایسے precedent دیکھے ہیں -

جناب سپیکر - مخدوم صاحب یہ رولنگ اب آ چکی ہے -

You please take your seat.

(مطالبہ زر نمبر 2)

اب سوال یہ ہے -

کہ ایک رقم جو 13 کروڑ 3 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر

اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''مالیہ اراضی'' برداشت کرنے پڑیں گے -

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(تحریک زر منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر I am on a point of order

جناب سپیکر ۔ جی -

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ آپ کی رولنگ کے بعد ہمارا کوئی Cut Motion ایوان میں admissible نہیں رہا ہم اپنے آپ کو اس ہاؤس سے with draw کرتے ہیں - آپ کل کی بجائے آج ہی یہ بجٹ پاس کر لیں -

وزیر قانون ۔ جناب والا میں اس سے پہلے ایک بیان دینا چاہتا ہوں - میرا مقصد ریکارڈ کو درست کرنا اور قانون کو صحیح طرح persue کرنا تھا میں آپ کو assurance دیتا ہوں کہ ہم کسی cut motion پر یہ اعتراض نہیں کریں گے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں ارکان سے اپیل کرتا ہوں کہ ہماری حق تلفی ہوئی ہے آج آپ واک آوٹ نہیں کرتے تو ہمیشہ کے لئے یہ روایت بن جائے گی -

(اس موقع پر مخدوم زادہ سید حسن محمود - بیگم شاہین منور احمد - محترمہ نجمہ تابش الوری - جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب محمد صدیق انصاری - سردار زادہ سید ظفر عباس - اور دیگر ممبران ہاوس سے واک آوٹ کر گئے) -

وزیر قانون ۔ میں مخدوم زادہ صاحب کو بتانا چاہتا تھا کہ آپ in order motion لائیں - ہم ممبران کو یقین دہانی کرانا چاہتے ہیں کہ we will never object to any motion in furture اور یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ they must confine themselves within the legal limits آپ اگر چاہیں تو آپ آئیں اس ہاؤس میں بیٹھ کر ہم تمام motions پر رولنگ کرنے کے لئے تیار ہیں -

راجہ خلیق اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر ۔ جی راجہ صاحب ۔

راجہ خالق اللہ خان ۔ ایسی رولنگ پچھلے کئی سالوں سے نہیں آئی ۔

SARDAR SHAHID IQBAL

Cut motions go down at the protest thank you very much sir.

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر ۔ جی آپ کیا فرمائیں گے ؟

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ اس میں میں سر عرض کروں گا کہ جہاں تک رولنگ کا تعلق ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک اس طرز کا تعلق ہے ۔ بجٹ میں عام طور پر اس کو زیر بحث لانا ہوتا ہے اس میں جہاں تک ان معاملات کا تعلق ہے یہ ووٹنگ کے ذریعے حل ہو جانا چاہیئے ۔ میرے خیال میں اس قسم کی پابندی ہاؤس میں نہیں ہونی چاہیئے ۔ جس سے بد امنی اور بے چینی پیدا ہو ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں اس میں صورت یہ ہے کہ جس وقت تک کوئی بات میرے نوٹس میں نہیں لائی جاتی اس پر رولنگ دینے کا سوال ہی نہیں ہے ۔ تو جس وقت میرے نوٹس میں یہ بات لائی جائے گی کہ یہ cut motion قاعدے کے مطابق نہیں ہے تو پھر ظاہر ہے کہ مجھے اس پر رولنگ دینی پڑے گی ۔ اب چونکہ لا منسٹر صاحب نے مخدوم زادہ صاحب کو assurance دی ہے ۔ کہ ہم آئندہ آپ کی جو cut motions ہیں ان کی admissibility پر اعتراض نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس assurance کے بعد اب واک آوٹ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں اجازت بخشیئے ۔ اس معزز ایوان کی روایات یہ رہی ہیں کہ جب کوئی اپوزیشن کی ارکان یا اختلاف رکھنے والے ارکان واک آوٹ کر جائیں تو پھر سپیکر صاحب کو وزیر قانون صاحب کو یہ حکم دینا چاہیئے کہ وہ اپنی قانون دانی کی وجہ سے جا کر ان کو ہاؤس میں واپس لے آئیں ۔ یہ روایت رہی ہے اور اگر یہ اتنی قانونی قابلیت کا مظاہرہ نہ کرتے تو اب تک بحث کر لیتے

یہ ختم بھی ہو جاتی اس لئے میں وزیر قانون صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ جاکر ان کو واپس لائیں اس ہاوس کی یہ روایات ہیں۔

وزیر قانون - میں جناب والا کی اجازت سے clarify کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک کسی بات کی legality کا تعلق ہے اس بارے میں میں concede کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں قانون must take its course must take its stand

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان - لیکن ان کو اخلاقاً اصولاً اس ہاؤس کے تقدس کے لیے ان کو جانا چاہیئے۔

جناب سپیکر - رانا صاحب تشریف رکھیئے - ان کو بات کرنے کا موقع دیں۔

وزیر قانون - جناب والا میں ایک بات واضح کر دوں کہ اس بات کی ابتدا کیسے ہوئی میں تو یہ چاہتا تھا کہ مخدوم زادہ صاحب اپنے تجربے کی بناء پر ہمیشہ قانون کا سہارا لیتے ہیں رولز کا سہارا لیتے ہیں اور اس ہاوس کی کارروائی میں آڑے آتے ہیں - میں ان کو بتانا چاہتا تھا کہ ان کی اپنی موشن in order نہیں ہے اور اگر اس پر میں insist کروں اس رولنگ کے تحت آج ان کی تمام موشنز آوٹ آف آرڈر clearly قرار دی جائیں گی - لیکن میں نے اس بارے میں واضح کر دیا کہ particular اس اجلاس کی cut motions کی کارروائی جو ہے آج اور کل کے لئے ہم admissibility objection نہیں کریں گے صرف اپنی قانونی پوزیشن واضح کرنے کے لئے آئندہ ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے - قانون کو زیر بحث لانے کے لئے اس بات کا خیال رکھا جائے - کہ ہاوس کی کارروائی میں اس طرح رکاوٹ نہیں ڈالی جاتی - میں نے تو فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے - واضح کر دیا ہے کہ ہم آئندہ ان کی کسی تحریک پر یہ ان کے لئے کافی تھا کہ وہ واک آوٹ نہ کرتے کہ یہاں کسی تحریک پر چاہے وہ قانونی طور پر کتنی غلط کیوں نہ ہو، ہم ان پر اعتراض نہیں کریں گے - یہ آئندہ کے لئے نہیں - یہ آج اور کل کے لئے ہے تاکہ وہ آئیں اور ہاوس میں حصہ لیں - لیکن اس سے پہلے ہوا یہ یہ جس طرح وہ چاہتے تھے چاہے آپ اس پر رولنگ دینے یا میں پوائنٹ آؤٹ کرتا یا نہ کرتا they were determined to walk out اس کے لئے کل انہوں نے مجھے کہا کہ جناب میرے ساتھ بیٹھ کر آپ promise کریں I want to make it clear on the floor of this house. کہ آپ میرے

ساتھ compromise کریں میری مرضی کی cut motions زیر بحث لائیں - اور اس ہاوس کے تمام آرڈر کو میری خواہشات کے مطابق change کر دیں - میں نے کہا کہ یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب تمام cut motions کے mover بیٹھ کر یہ طے کر لیں کہ ہم ان تین subjects کے علاوہ کوئی cut motions ہاوس میں move نہیں کریں گے - تو میں compromise کے لئے تیار ہوں - آپ صرف ان تین subjects پر cut motions دیں لیکن جب شاہد اقبال صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ We are not responsible ہر ممبر اپنا آپ ذمہ دار ہے - مخدوم زادہ صاحب اپنی آپ آپ بات کریں باقی ممبران اپنی آپ بات کریں گے اس بات پر انہوں نے کہا کہ نہیں صرف میری بات مانی جائے اور مجھے اپوزیشن لیڈر Recognise کیا جائے - اس بات کے لیے نہ تو میں Authorise تھا اور نہ ہاوس کی طرف سے اجازت تھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وہ ہاوس کو face نہیں کر سکتے اس لئے یہ بات کل کے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کی گئی ہے ورنہ میری اس بات کے بعد آئندہ ان کی کتنی بھی غیر قانونی Cut Motion کیوں نہ ہو انکی Admissibility پر آج اور کل کوئی اعتراض کریں گے تاکہ آئندہ Cut Motion آئے تو اسکو وہ ذہن میں لائیں کہ وہ قانون کے دائرے کے اندر ہونی چاہیئے - اسلئے میری اس وضاحت کے بعد رانا صاحب کی اس بات کا کوئی weight موجود نہیں ہے - کہ میں جاوں اور ان پر اپنی قانون دانی واضح کروں - اگر وہ اپنی قانون دانی در لمحے یہاں اس سٹیج پر بتا سکتے ہیں تو ہم بھی بتا سکتے ہیں -

They must confine themselves within the legal limits.

(نعرہ ہائے تحسین)

تو اس لئے میں جناب والا عرض کرونگا کہ اس وضاحت کے بعد میں فاضل ممبران کو ایک دفعہ پھر کہونگا جتنے cut Motion Move ہو جائیں

We will not take any objection on the admissibility on those cut motions. They are entitled to move them and they are invited to move them.

تو میں چاہوں گا کہ تمام Mover حضرات اپنی اپنی تحریک پیش کر سکتے ہیں آج اور کل اسکی قانونی Admissibilty پیش کر سکتے ہیں -

رانا پھول محمد خان ۔ میں آپ سے قانونی بحث نہیں کرتا لیکن اگر آپ قانون پر جائیں اس وقت رولنگ کے بعد مجھے کہنا تو نہیں چاہیئے لیکن اگر آپ اس پر غور کرتے تو (الف) کی آخری سطر میں محدود رہے گی اور اس میں ارکان کو عام اجازت ہوگی کہ وہ کوئی متبادل حکمت عملی پیش کریں - آپ متبادل حکمت عملی کے تحت ہی چلیں یہ آپ کا اخلاقی فرض ہے - آپکے اس رویے سے اس میں اضافہ ہوگا کمی نہیں ہوگی - آپ وفاداری کا ثبوت چھوڑ دیں - اصل کا ثبوت دیں -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ جی چوہدری صاحب آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں -

وزیر قانون ۔ مجھے اجازت دیں میں اپنے بھائیوں کو بتانا چاہتا تھا - رانا صاحب کے اس بزرگانہ مشورہ سے میری قانونی کارروائی میں کمی نہیں آسکتی - میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر ایک دفعہ اپنے ان بھائیوں کو واپس لانے کے لئے تیار ہوں - یہ صرف انکو بتانا مقصود تھا کہ ہم Within the Rules قانون پر عملداری جاری رکھیں گے آرام سے سب کارروائی کرسکیں گے -

رانا پھول محمد خان - میں آپ کے ہمرکاب ہوں - اور آپ کے ایک چپڑاسی کی حیثیت سے جانے کے لئے تیار ہوں - ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اکثریت کے بل بوتے پر ایک چھوٹے سے اختلافی گروپ کو ناراض نہیں کرسکتے - ممکن ہے کل آپ ان بنچوں کے نیچے ہوں اور وہ ان بنچوں کے اوپر ہوں تو پھر آپ کا کیا حال ہوگا - آپ کو ان روایات کو نہیں بولنا چاہیئے

وزیر قانون ۔ میں ان کو لانے کے لیے باہر جا رہا ہوں آپ کی بات کے لئے نہیں

جناب سپیکر ۔ تشریف رکھیے جناب - تشریف رکھیں -

وزیر اعلیٰ ۔ جناب سپیکر میں صرف ایک منٹ آپ کا چاہتا ہوں جو کچھ بھی ہوا چاہے اصول پر ہم صحیح ہیں ہم نے اصول کی بات کی - قانون کی بات کی اسکے باوجود کچھ لوگ واک آوٹ کر گئے جو انہوں نے cut Motions Move کی تھیں - میں وزیر قانون اور وزیر خزانہ کو یہ کہوں گا کہ وہ اپنے ان روٹھے ہوئے بھائیوں کو اندر واپس لیکر آئیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

اس موقعہ پر وزیر قانون اور وزیر خزانہ خزانہ ہاؤس سے باہر واک آؤٹ کرنیوالے ممبران کو لینے چلے گئے -

(واک آوٹ جاری تھا - جناب وزیر خزانہ اور وزیر قانون واک آوٹ کرنے والے معزز اراکین کو واپس لانے کے لیے گئے - جناب سپیکر نے 5 منٹ کے لئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کردی) -

جناب سپیکر - جی فرمائیے -

ایک معزز ممبر - ان کو واپس بلایا جائے یہ خوامخواہ ہمارا ٹائم ضائع کر رہے ہیں ایک دوسرے پر اپنی سبقت لے جانے کیلئے اپنی قابلیت بتانے کیلئے just for nothing یہ ٹائم ضائع کیا جارہا ہے اور دونوں طرف سے میں یہ التجا کروں گا کہ رشوت کے بارے میں بات تھی اس میں کوئی حرج نہیں تھا اب ان رشوت خور اداروں کے سامنے ہماری کیا پوزیشن ہوگی جب رشوت کی بات ہوتی ہے تو ہم ایسی باتیں کرتے ہیں اب ان کو واپس بلایا جائے جو آنا چاہے آجائے جو نہیں آتا اس کو زبردستی تو نہیں لائیں گے بات تو شروع کریں سر اس طرح ہر آدمی واک آوٹ کرے گا اور اس طرح اس کو پیچھے باہر بھیج دیا کریں گے تو سارا دن ہمارا وہ ناراض ہوگیا یہ ناراض ہوگیا ہے ضائع ہو جائیگا جناب ان کو واپس بلایا جائے اسکی background کچھ اور ہے - یہ سارے تو وزیر نہیں بن سکتے سر تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کو واپس بلایا جائے -

جناب ممتاز احمد ستیانہ - جناب میں ہاؤس سے یہ التجا کروں گا کہ بات چیت کافی مفید ہو رہی ہے اس قسم کے Comments دے کر مزید حالات کو الجھایا نہ جائے انشاءاللہ تعالیٰ ہمارے روٹھے ہوئے بھائی ضرور واپس آئیں گے اور بہت جلد آرہے ہیں -

جناب سپیکر - اور چوہدری صاحب (اس مرحلہ پر ممبران اندر آگئے)

ایک معزز ممبر - پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر - جی فرمائیے -

ایک معزز ممبر - اس میں سر جیسا کہ یہ حالات ہوئے ہیں اس میں میری عرض یہ ہوگی کہ یہاں opposition کا کوئی وجود نہیں ہے نہ مستقبل میں کوئی امید ہے - ہمارا ایک ہی لیڈر ہے اس پہ ہم ہر روز

اعتماد دیتے ہیں اور پہلے بھی دیا ہے جہاں تک کٹ موشنوں کا تعلق ہے اس پہ میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ اچھا ہوا یا نہیں ہوا ۔ اس میں صرف یہ عرض ہو گی ۔ وزیر قانون صاحب اس پر اعتراض نہ کریں معاملہ چلنے دیں ہمیں discuss کرنے دیں اور یہ معاملہ شروع کریں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ بات ہو چکی ہے لاء منسٹر صاحب اس سلسلے میں commitment دے چکے ہیں ۔ کہ وہ اس قسم کا کٹ موشن پر کوئی فنی اعتراض نہیں کریں گے ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ، آپ کی رولنگ کے بعد چونکہ یہ سب جنرل ہے specific نہیں ہے میرے خیال میں کوئی اس پہ کٹ موشن admissible نہیں ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ جب کسی کو اعتراض نہیں ہو گا اس پہ تو مجھے رولنگ دینے کی کیا ضرورت ہے ؟

مطالبہ نمبر 3

جناب سپیکر ۔ مطالبہ زر یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ایک کروڑ 58 لاکھ 29 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدد صوبائی آبکاری، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

اس پر مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اور عثمان ابراہیم کی طرف سے کٹ موشن ہے ۔ مخدوم زادہ صاحب اپنی کٹ موشن موو کریں گے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ نہیں جناب میں move نہیں کرتا ۔

جناب سپیکر ۔ عثمان ابراہیم صاحب بھی اس پہ

جناب عثمان ابراہیم ۔ میں withdraw کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر - تو یہ کٹ موشن withdraw ہوئی اور یہ ایسے ہو گا کہ جیسے move نہیں کی گئی - اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 58 لاکھ 29 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ,,صوبائی آبکاری،، برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک زیر منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 4

جناب سپیکر - مطالبہ زیر یہ ہے -

کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 93 ہزار 7 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''سٹامپ،، برداشت کرنے پڑیں گے - تو اس پر مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی طرف سے کٹ موشن ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں move نہیں کرتا جناب -

جناب سپیکر - حسن محمود صاحب اپنی کٹ موشن withdraw کرتے ہیں - اور یہ ایسے ہوگا جیسے move نہیں کی گئی عثمان ابراہیم کی طرف سے بھی -

عثمان ابراہیم — میں نے بھی withdra کر لی جناب -

جناب سپیکر — تو یہ حسن محمود اور عثمان ابراہیم صاحب کی طرف سے کٹ موشن withdraw ہوئی اور یہ ایسے ہے جیسے move نہیں کی گئی - اب جناب ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف سے اس پہ کٹ موشن ہے -

جناب ریاض حشمت جنجوعہ — جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 93 ہزار 7 سو روپے کی رقم بسلسلہ مد۔ سٹامپ میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے ۔ مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے سابقہ تاریخ کے سٹامپ غیر عدالتی کاغذات فروخت کر کے جعلی دستاویزات کی تیاری اور اسکی روک تھام میں حکومت کی ناکامی کو زیر بحث لایا جائے ۔

جناب والا میں آپ کے توسط سے :—

جناب سپیکر — یہ کٹ موشن پیش کی گئی کہ ایک رقم جو کروڑ 93 لاکھ 7 سو روپے کی بسلسلہ 'مد سٹامپ' میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے ۔ جی آپ اس پر فرمانا چاہیں گے ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ — جناب والا آپکے توسط سے میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت اشٹاموں کو صحیح طور پر فروخت کرنے میں ناکام رہی ہے اور اس بنا پر صوبہ بھر میں اشٹاموں اور جعلی دستاویزات کی تیاری کی وباء عام ہوتی جا رہی ہے ۔ جس کی وجہ سے چالاک اور عیار افراد کے ہاتھوں سادہ لوح شہریوں کے حقوق ضائع ہو رہے ہیں ۔ یہ سب اشٹام فروشوں اور ان کے نگرانی پر مامور عملہ کی ملی بھگت کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ اشٹام فروشوں سے اشٹام کا صحیح طور پر حساب نہیں لیا جاتا اور اشٹام فروشی کے رجسٹروں کی فروخت کی پڑتال نہیں کی جاتی ۔ دھوکہ باز اور فریب کار اشٹام فروشوں سے حسب ضرورت اشٹام منہ مانگی قیمتوں پر خرید لیتے ہیں اور اشٹام فروشی کے رجسٹر میں دستیاب جگہوں پر ان کا اندراج کروا لیتے ہیں ۔ یہ خالی جگہ سابقہ تاریخوں میں نگران عملہ کی ملی بھگت سے رکھی جاتی ہیں ۔ جہاں تک حسب طلب رقم ملنے پر اشٹام فروش دفتر خزانہ میں جمع شدہ رجسٹروں میں سے سابقہ تاریخوں میں جعلی اندراج کر دیتے ہیں اس طرح سابقہ تاریخوں میں جو جعلی اور فرضی دستاویزات تیار کی جاتی ہیں ان سے کئی خاندان اپنے جائز حقوق سے محروم ہو جاتے ہیں ۔ اور وہ طویل مقدمہ بازی کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ اور اس سلسلہ میں انہیں سال ہا سال تک کچہریوں کی خاک چھاننا پڑتی ہے ۔ عوام کو اس جعل سازی سے نجات دلانے کیلئے غلط کاری میں ملوث اشٹام فروشوں کے لائسنس منسوخ کئے جائیں ۔ اشٹام فروشی کے رجسٹروں کی روزانہ پڑتال کی جائے اور ایسا نظام وضع

کیا جائے کہ غیر فروخت شدہ اشٹام اسٹام فروشوں کے پاس زیادہ دن موجود نہیں رہنے چاہئیں میری ان گزارشات کی روشنی میں کٹوتی کی یہ تحریک مناسب اور معقول ہے تاوقتیکہ حکومت اس خرابی کا تدارک نہیں کرتی ۔

جناب سپیکر — اس میں جناب محمد شاہ کھگہ صاحب کچھ فرمانا چاہئیں گے ۔

جناب محمد شاہ کھگہ — نہیں جناب ۔

جناب سپیکر — آپ اسکو withdraw کرتے ہیں محمد شاہ کھگہ صاحب کی طرف سے یہ کٹوتی کی تحریک ایسے ہے جیسے یہ move نہیں کی گئی ۔ اس سلسلہ میں آپ کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر مال — جناب والا میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں ۔ فاضل دوست نے جو فرمایا ہے میں اس مد میں اخراجات اور اسکی آمدنی ہاوس کو واضح کروں گا ۔ متذکرہ مد میں رقم ایک کروڑ 93 لاکھ روپے اسکی تفصیل چار حصوں پر خرچ ہوتی ہے ۔ اور اس سے جناب والا جو آمدنی حاصل ہوتی ہے وہ 63 کروڑ 97 لاکھ 7 ہزار 690 روپے ہے ۔ اس لئے میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں کہ جس مد میں گورنمنٹ کو اتنی آمدنی ہو اس میں تخفیف زر کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ جن خرابیوں کی نشاندھی کی گئی ہے اسکے بارے میں میں عرض کروں گا ۔

عملی نگرانی پر خرچہ مجلس مال کے تحت انسپکٹوریٹ آف سٹیمپ کے عملہ کے متعلق ہے ۔ جو ایک چیف انسپکٹر ۔ دوسینئر انسپکٹر اور 14 انسپکٹروں پر مبنی ہے ۔ یہ عملہ نہایت اہم کام سر انجام دیتا ہے ۔ اور صوبہ میں تمام خزانہ جات ۔ عدالتوں ۔ دفاتر وغیرہ سرکاری یا نیم سرکاری ہوں کی جانچ پڑتال کرنا ہے ۔ اور اس بات کا دھیان رکھتا ہے کہ اسٹامپ ڈیوٹی ۔ فیس رجسٹری ۔ کورٹ فیس ۔ فیس نقل میں کسی قسم کا خرد برد نہ ہو ۔

اسکے علاوہ انسپکٹر آف سٹیمپ کا جو عملہ ہے اس پر کڑی نظر رکھتا ہے ۔ کہ اس آمدنی میں مزید اضافہ بڑھے ۔ جہاں تک سنٹرل سٹیمپ سٹور کراچی سے اسٹامپ ہائے کی فراہمی پر اخراجات کا تعلق ہے یہ رقم ان اخراجات کو ظاہر کرتی ہے جو جوڈیشیل اور نان جوڈیشیل اسٹامپ کی چھپائی اور فراہمی پر خرچ آتا ہے ۔ اسٹامپ ڈیوٹی اور کورٹ فیس ٹکٹوں کی صورت میں وصول ہوتی ہیں ۔ اس لئے یہ خرچ ناگزیر ہے ۔

اسٹامپ ہائے کی فروختگی پر اخراجات اس خرچ کو ظاہر کرتے ہیں جو اسٹامپ ہائے فروختگی پر لائسنسدار -

چودھری غلام رسول — جناب والا اقبال صاحب جواب صحیح نہیں دے رہے ہیں - اس میں ایک ہی تجویز کافی ہے - جتنے stamp vendor ہیں - وہ daily statement جس کورٹ میں ہوگا اس کورٹ کو sub mit کر دیا کریں - اس میں نہ نمبر خالی رہ سکتا ہے اور نہ جس طرح میرے فاضل دوست نے اعتراض کیا ہے کہ وہ نمبر خالی رکھتے ہیں اور اسکے بعد وہ مہنگے داموں فروخت کر کے جعلی ڈاکومینٹ تیار کر لیتے ہیں - اس تجویز سے یہ معاملہ حل ہو جاتا ہے - ان کی جو موشن اسی حد تک سے اس چیز کو اسطرح avoid کیا جا سکتا ہے -

جناب سپیکر — وزیر موصوف کو جواب کا حق جو اس سے محروم نہیں کرنا چاہئے - آپ کی بات درست ہوگی لیکن انہیں موقع دیا جائے -

وزیر مال — جناب والا میرے فاضل دوست شاید سمجھے نہیں ہیں - میں ان کو معذرت کے ساتھ عرض کروں گا میرے فاضل دوست نے اعتراض کیا ہے اس کیلئے ان کی تفاصیل بتانی ضروری تھیں کہ اس مد میں خرچ کتنا ہے اور آمدنی کتنی آتی ہے - خرچ اور آمدنی کے تناسب سے بات کرنی ہوگی - بجٹ کے متعلق تو بات نہیں ہوگی - اس لئے میں نے تفاصیل عرض کی ہیں - ہمارے فاضل دوست نے یہ اعتراض کیا ہے کہ غلط سٹیمپ نکلوائے جاتے ہیں - دو قسم کے سٹیمپ ہوتے ہیں - جو ایک ہزار سے کم ہے وہ پرائیویٹ vendors بیچتے ہیں باقی جو خزانہ سے نکلتے ہیں ان میں تو خرابی کا کوئی احتمال نہیں ہے - جو ایک ہزار سے کم ہیں ان میں خرابی کے چھوٹے موٹے احتمالات ہوتے ہیں اس میں ہم ایسے کر رہے ہیں کہ نگرانی کے عملے پر ہم کڑی نظر رکھتے ہیں تاکہ اس میں زیادہ سے زیادہ چیکنگ ہو اور وہ ہر قسم کے سٹیمپ کو چیک کرتے ہیں - جو سٹیمپ خریدتا ہے اس کا نام ہی درج کرتے ہیں اسکی تاریخ اور اسکے دستخط وغیرہ بھی لیتے ہیں - اس عملے پر ہم اور زیادہ نگرانی کریں گے تاکہ اس خرابی سے اس کو روکا جائے - میرے فاضل دوست کے پاس اگر کوئی اچھی تجویز ہو تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا جیسا کہ وزیر مال صاحب نے فرمایا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا یہ بات صحیح ہے کہ ہم اعتراض نہیں کریں گے ۔

Mover of the cut motion does not have the right to reply.

جناب سپیکر ۔ جنجوجہ صاحب آپ فرمائیں ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا میں یہ عرض کر رہا تھا میرا اصل تحریک کرنے کا مقصد جعلی اسٹامپ کی روک تھام ہے ۔ جو اسٹامپ فروش ہر روز کرتے ہوں ۔ جس طرح کہ میرے ایک فاضل رکن نے تجویز دی ہے جتنے اسٹامپ وہ روزانہ فروخت کرتے ہیں ان کی سٹیٹمنٹ جہاں پر اسٹامپ خریدتے ہیں جمع کرا دیا کریں تو اس کے بعد کم از کم جعل سازی کا بہت کم امکان باقی رہ جائے گا ۔ اگر یہ مجھے یقین دہانی کرا دیں تو میں اپنی یہ تخفیف زر کی تحریک واپس لے لوں گا ۔

وزیر مال ۔ ہم جناب ان کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوں ۔ اس کو کمیٹی میٹنگ میں رکھیں گے اس کے بعد فیصلہ ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ اب آپ کیا فرماتے ہیں ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ میں جناب واپس تو نہیں لوں گا البتہ اسے press نہیں کرتا ۔

جناب سپیکر ۔ کیا اس پر آپ اصرار نہیں کرتے ؟

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ اصرار نہیں کرتا کیونکہ انہوں نے بڑی بے معنی بات کہی ہے ۔ انہوں نے یقین دہانی مجھے مکمل طور پر نہیں کرائی ۔ اگر وہ مجھے مطمئن کر دیتے تو میں یقیناً اس کو واپس لے لیتا ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب اس سلسلے میں ان کو مطمئن نہیں کرنا چاہتے ۔

وزیر مال ۔ جناب سپیکر میں نے اپنے فاضل دوست سے گزارش کی ہے ۔ میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی اچھی تجویز ہے وہ آپ دے دیں ۔

جناب سپیکر ۔ کیا ان کی تجویز تو آپ consider کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ ان میں جو معقول تجاویز ہیں ان کو اختیار کرنے کے لیے آپ تیار ہیں ؟

وزیر مال ۔ ہم ان کو welcome کریں گے ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا اگر وزیر مال صاحب مجھے یہ فرما دیں کہ میری کون سی تجویز نامعقول ہے پھر تو کم از کم مجھے پتہ چل جائے گا ۔ میرا خیال ہے کہ میری ساری تجاویز انتہائی معقول ہیں ۔

وزیر مال ۔ جناب والا میری کیا مجال ہے کہ میں ان کی تجاویز کو نامعقول کہوں ۔

جناب سپیکر ۔ اب جنجوعہ صاحب کیا خیال ہے ؟

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا میں اس کو press نہیں کرتا ۔

جناب سپیکر ۔ تو پھر یہ ایسے ہی ہوگا ۔ جیسے یہ move نہیں کی گئی ہے ۔

اب سوال یہ ہے :-

کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 93 ہزار 7 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''سٹامپ'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر ۔ مطالبہ زر نمبر 5

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ، میں یہ مطالبہ پیش کرتا ہوں ۔

کہ ایک رقم جو 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات

کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''جنگلات،، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ مطالبہ زر یہ ہے ۔

کہ ایک رقم جو 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''جنگلات،، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

اس پر مخدوم زادہ سید حسن محمود اور عثمان ابراہیم صاحب کی طرف سے کٹ موشن ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب میں تحریک پیش کرتا ہوں

کہ 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار 2 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''جنگلات،، میں سے 100 روپے کم کر دئیے جائیں ۔

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے بوائی ، درخت لگانے اور جنگلات کی باز پیدائش کے سلسلے میں محکمہ جنگلات کی نا اہلی کو زیر بحث لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں مخدوم زادہ صاحب اور عثمان ابراہیم صاحب کی طرف سے یہ کٹ موشن ہے

کہ 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار 2 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''جنگلات،، میں سے 100 روپے کم کر دئیے جائیں ۔

اس پر آپ کچھ اظہار خیال فرمانا چاہیں گے ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ پہلے دوسری کٹ موشن موو نہ ہو ۔

جناب سپیکر ۔ ضمنی بجٹ میں تو ایسے تھا کہ یہ سب موو ہو جاتی تھیں ۔ اب آپ کیا پسند فرمائیں گے ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ وہ تو جناب ، جو آپ پسند کرتے ہیں وہ مجھے پسند ہے ۔ آپ کی پسند بدلتی رہتی ہے ، میں بھی بدلتا رہوں گا ۔ جناب سپیکر ، جیسا کہ ضمنی بجٹ کے دوران میں عرض کر چکا ہوں ، اس محکمے میں بدعنوانی ، بدنظمی ، منصوبہ بندی کی کمی اور فضول خرچی کی اتنی مدات ہیں کہ جن کا اندازہ لگانا بڑا مشکل ہوتا ہے ۔ جب سے پاکستان بنا ہے اور جب سے ہمارے گورنر صاحبان ، چیف منسٹر صاحبان اور بیرونی سربراہان مملکت نے درخت لگانے کا آغاز کیا ہے ، اگر ان لکھوکھا اور کروڑہا درختوں کو جمع کیا جائے تو آج کی آدھی زمین جنگلوں کے نیچے ہوتی ۔ محکمہ تو اسی طرح ہے جیسے یہ چوپے مار رہا ہے ۔ کہتے ہیں کہ ہم نے لاکھوں مار دیے ۔ یہ کہتے ہیں ، ہم نے لاکھوں درخت لگا دیے ۔ آپ پہاڑوں پر جائیں ۔ آپ کو درخت کٹے ہوئے تو نظر آئیں گے ، replacement نظر نہیں آئے گی ۔ اور جب آپ میدانی علاقوں میں جائیں ، چاہے وہ اوکاڑہ کے قریب جنگل ہو ، لال سوہا نیرا ہو ، تو پتلے پتلے شیشم کے یا کیکر کے درخت لگے معلوم ہوتے ہیں ۔ نہ کوئی سائنٹفک طریقہ ہے ، کہ اس کی صحیح منصوبہ بندی ہے ، اور میں یہ کہوں گا اب ایسے ایسے درخت بھی معرض وجود میں آئے ہیں کہ جو آپ کے لیے بہت قیمتی سرمایہ بن سکتے ہیں ۔ اس سے آمدنی ہو سکتی ہے ، اس سے کارخانے لگ سکتے ہیں ۔ وہ منگوا کر اگر باقاعدہ پلاننگ کر کے یہ کیا جائے تو وہ بہتر ہوگا ، بہ نسبت اس کے جیسے محکمہ چل رہا ہے ۔ intrigue اس محکمے میں ہے ، بدعنوانی اس محکمے میں ہے ۔ کہتے ہیں کہ اتنی لکڑی اس سال فروخت ہوئی ۔ اور کٹائی وغیرہ پر جو ڈی ایف او وغیرہ لگے ہوتے ہیں ، اگر ان سے حساب طلب کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ جناب ، اتنے مکعب فٹ لکڑی فلاں جگہ موجود تھی ، لیکن وہاں گلیشیر آگیا ، اور اس کے بہہ جانے سے وہ لکڑی دفن ہو گئی ۔ وہ ہٹائی نہیں گئی ۔ لہذا لاکھوں کا وہ نقصان در حقیقت نقصان نہیں ہوتا ۔ وہ یہ جنگلات والے خود بیچتے ہیں ۔ اور وہ پیسہ خود خرچ کرتے ہیں اور کماتے ہیں ۔ پھر اگر ان سے یہ پوچھا جائے کہ نیا گلیشیر جو آیا ہے تو وہ بھی تو لکڑی بہا کے لایا ہو گا ۔ کہتے ہیں کہ نہیں ، اس کا حساب تو اگلے سال دیں گے ۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ اس گلیشیر پہ ایک اور گلیشیر پڑے گا ۔ تو جہاں تک میدانی جنگلات کا تعلق ہے ، وہاں بھی حال برا ہے ۔ یہ آمدنی کی مد ہونی چاہیے ۔ لیکن یہاں خرچ ہی خرچ

ہو رہا ہے ، آمدنی نہیں ہو رہی - آپ کی کئی سڑکوں ایسی ہیں جہاں پچاس پچاس سال کی عمر کے شیشم کے درخت موجود ہیں - اور ایک درخت دو دو ہزار میں بکتا ہے - اگر آپ کو پیسے کی کمی ہو تو آپ بجائے اس کے کہ ان درختوں کو زیادہ عمر دے کر ضائع کر دیں آپ replacement کے ساتھ ساتھ ان کی تھوڑی تھوڑی کٹائی شروع کریں تو آمدنی کی مد بھی بڑھ سکتی ہے ، اس پہ وڈ ورکس مشینری اور اس طرح کی انڈسٹریز بھی لگ سکتی ہیں جو محکمے کو فائدہ دے سکتی ہیں سٹینڈنگ کمیٹی تو شاید بنی ہی نہیں - سٹینڈنگ کمیٹی نہ بنے تو منسٹر جنگلات کو ، اب تو وہ محکمہ بھی الگ ہو گیا ہے اب تو جو آیا پانچہ کیا گیا ہے ، اس میں فاریسٹ میں فشریز آگئیں ایگریکلچر سے کوآپریٹو الگ ہو گیا ، لائیو سٹاک الگ ہو گیا ، جب whole time وزیر مل جائے اور وہ محتاط ہو کر اس محکمے کی نگرانی کرنا چاہے اور ممبران سے صلاح مشورہ کرے جن جن ممبران کے علاقوں میں جنگلات ہیں ، تو آپ کی پلاننگ بھی بہتر ہو سکتی ہے ، محکمے کی کارکردگی بھی بہتر ہو سکتی ہے ، رشوت بھی روکی جا سکتی ہے اور جتنی بے ایمانیاں ہیں ، ان کو ختم کیا جا سکتا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے ، اس پر ایم پی اے حضرات بھی غور کریں گے اور وزیر جنگلات بھی اس پر توجہ کریں گے اور ان مشوروں پر پورا پورا عمل کریں گے اور میں امید کرتا ہوں کہ ہم اس نقصان کے محکمے کو فائدہ مند محکمہ بنا سکتے ہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر عثمان ابراہیم صاحب اس پہ کچھ کہنا چاہتے ہیں ؟

جناب عثمان ابراہیم - میں اپنی موشن پریس نہیں کرتا ۔

جناب سپیکر - تو حاجی مقصود احمد بٹ اور میاں محمد اسحاق صاحب کی طرف سے کٹ موشن ہے -

HAJI MAQSOOD AHMAD BUTT I withdraw my Cut Motion.

میاں محمد اسحاق - میں تھوڑا سا عرض کروں گا -

جناب محمد صدیق انصاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر کٹ موشن واپس لینے والے ممبر نے آپ سے انگریزی میں بات کرنے کی اجازت نہیں لی ۔ اس لئے یہ کٹ موشن فی الحال واپس نہیں ہوتی ۔

حاجی مقصود احمد بٹ ۔ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ میاں صاحب آپ اپنی کٹ موشن پڑھ دیں ۔

جناب محمد افضل چن ۔ جناب والا میری ایک گزارش ہے ۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ سارے اپنے کٹ موشنز واپس لے لیں گے ۔ لیکن ایوان یہ سب ممبروں کا ہے دو تین ممبروں کا نہیں ۔ پہلے تو یہ ایک بات کی نشان دہی کرتے ہیں پھر اس کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے واپس لے لی ہے ۔ جو باتیں انہوں نے کی ہیں وہ باتیں تو سب ٹھیک ہیں ۔ تو ان کا کیا حل کیا گیا ہے ۔ انہیں کون سی یقین دہانی کرائی گئی ہے جس پر یہ کٹ موشنز واپس لے رہے ہیں ؟

جناب سپیکر ۔ آپ کس کٹ موشن پر بات کر رہے ہیں ؟

جناب محمد افضل چن ۔ جناب والا جو بات مخدوم صاحب نے کی ہے میں ان کی بات پر بول رہا ہوں ۔ میرے علاقے میں جنگلات ہیں ۔ میں ان کی تباہی دن رات دیکھتا ہوں ۔ بہت زیادہ تباہی ہو رہی ہے ۔ ہم پاکستانی ہیں ۔ یہ سب ہماری اپنی آمدنی ہے کہ جس کو یہ لوگ بالکل برباد کر رہے ہیں اگر یہ کٹ موشنز دی گئیں اور پھر واپس لی گئیں تو اس سے ہمیں کیا فائدہ پہنچے گا ؟

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب کی کٹ موشن کی آپ کیا حمایت کر رہے ہیں ؟

جناب محمد افضل چن ۔ میں بالکل ان کی حمایت کر رہا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ تو فرمائیے اور کیا فرمانا چاہتے ہیں ؟

جناب محمد افضل چن ۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے ۔ خدا کے لئے اس کا کچھ انتظام کیا جائے ۔ وہ دن رات جنگلات کو کھا رہے ہیں ۔ میرے علاقے میں بہت بڑا جنگل ہے ۔ تو وہ دن رات کھا رہے ہیں ۔ نہر اوئر جہلم کی ہزاروں درخواستیں آچکی ہیں جن پر آج تک کوئی ایکشن نہیں کیا گیا کوئی کمیٹی نہیں بنائی گئی ۔ وہ نہر جنگلات میں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر بلدیات ۔ جناب سپیکر جو کٹ موشن کا موور ہو وہی اس کٹ موشن پر بول سکتا ہے ۔ جناب میرے معزز رکن موور نہیں ہیں اسلئے وہ اس پر نہیں بول سکتے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب سپیکر میں تخفیف زر کی تحریک پیش کرتا ہوں کہ —

15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار دوسو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد جنگلات،، میں سے ایک سو روپے کی کمی کردی جائے تاکہ محکمہ کے غیر ترقیاتی اخراجات کے غیر ضروری پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ میاں محمد اسحاق کی طرف کٹ موشن پیش کی گئی ہے کہ 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار دو سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''جنگلات،، میں سے ایک سو روپے کی کمی کردی جائے مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے ۔ محکمہ کے غیر ترقیاتی اخراجات کے غیر ضروری پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب والا اس ضمن میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ غیر ترقیاتی اخراجات یہاں پر شو کیا گیا ہے ۔ آپکی توجہ میں صفحہ نمبر 53 کی طرف دلاؤنگا یہاں پر پہلے ایک ایڈ منسٹریٹو افیسر تھا اسکے لئے 12600 روپے کا بجٹ تھا اب وہاں دو کئے گئے ہیں اور انکے لئے تقریباً 50,000 روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے ۔ دوسرا ایڈ منسٹریٹر آفیسر رکھا جارہا ہے اسکے لئے اتنی تنخواہ کیوں ہے ۔ دوسری بات یہ ہے اتنا عملہ شو کیا گیا ہے بلکہ اس میں سے سٹاف کم کیا جانا چاہئے تھا اور انکو جہاں نئی سکیمیں تھیں وہاں تعینات کیا جانا چاہئے تھا ۔ بلکہ جو ایریا ڈیویلپ ہو چکا ہے ۔ اس میں اور سٹاف کی کیا ضرورت ہے ۔ میرے خیال میں یہ نامناسب ہے ۔ بلکہ اس سٹاف کو یہاں سے ہٹا کر ڈویلپنگ ایریا میں لگانا زیادہ موزوں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ عمل بالکل پیسہ کا ضیاع ہے اور میں آپکی توجہ اس طرف بھی دلاؤنگا کہ یہاں پہلے ڈی ایف او تھے یہ 1985 میں 36 تھے اب 1986 میں 40 کردئے گئے ہیں میں یہ پوچھنا چاہونگا کہ کیا وہاں

کوئی رینج بڑھ گئی ہے یا کوئی زمین میں توسیع ہوئی ہے - وہاں اتنے زیادہ سٹاف کی کیا ضرورت ہے - جب کہ جو پہلا ایریا تھا اس پر اتنے آدمی کام کررہے تھے اور کچھ نہ کچھ وہاں درخت بھی لگائے گئے ہوں گے - اس زمین کو آباد بھی کیا گیا ہوگا - اب اتنے زیادہ سٹاف کی کیوں ضرورت پڑی ہے - اگر ضرورت پڑی ہے تو اس میں ایریا کی بھی توسیع ہونی چاہئے تھی - اور وہ ایریا دکھانا چاہئے تھا کہ یہ جو سکیمیں آباد کر رہے ہیں وہ غیر آباد تھی - اور جو پہلے ہی آباد ہیں ان میں یہ اسٹاف کیوں رکھا جا رہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کا پیسہ ہے - اور یہ صرف پیسہ کا ضیاع ہے - اسے ہمیں ایمانداری دیانتداری سے خرچ کرنا چاہئے میں اس ضمن میں ایک اور بات بتاؤں گا - کہ اس میں فارسٹ گرڈ 105 تھے اور اب اس کو 117 کر دئیے گئے ہیں - 12 زیادہ کر دئیے گئے ہیں - ان کے لئے پہلے 21 لاکھ روپیہ مختص تھا اب 23 لاکھ روپیہ کر دیا گیا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اتنا پیسہ کیوں دیا جا رہا ہے اس بارے میں میں کہوں گا کہ آپ اس میں کمی کر دیں اس پیسہ کو صرف کریں براہ مہربانی عوام کا پیسہ سمجھ کر اس کو خرچ کرنا چاہئے یہ اتنا سٹاف رکھ رہے ہیں ہمیں اس پر اعتراض نہیں کہ لوگوں کو کیوں ملازم رکھا جا رہا ہے - آپ ان کو ضرور لگائیں لیکن میری گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ عوام کو ٹیکنیکی کاموں پر لگانا چاہئے - تا کہ ہماری جو فنی ضروریات ہیں اس کو پورا کیا جا سکے - دوسرے میں نے یہاں پر کل بھی عرض کیا تھا اور آج پھر عرض کر رہا ہوں کہ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ ان لوگوں کو کیوں رکھ رہے ان کو ضرور رکھا جائے - مگر یہاں جہاں پروڈیکٹو ورک ہو - جہاں کوئی پیداوار ہو جہاں سے کوئی نتائج اچھے نکلیں یہ نہیں کہ آدمی وہاں رکھے جائیں جو صرف فائل اٹھا کر اور بستہ اٹھا کر کار میں رکھے اور کار سے باہر واپس لائے جناب والا تمام افسران اعلیٰ کو اپنا کام خود کرنا چاہئے - جیسا کہ باہر کے ممالک میں کیا جاتا ہے - وہاں پر کسی کو کوئی آدمی مہیا نہیں کیا جاتا ہر آدمی اپنا کام خود کرتا ہے - اور ہر ایک کو خود کرنا چاہئے چونکہ یہ ہمارا اپنا ملک ہے - اور اس قسم کے اخراجات کی رقوم کو ہمیں بچانا چاہئے میں جنگلات کے متعلق ہی پھر عرض کروں گا کہ فارسٹ گارڈ ایسے ایریا میں متعین کیئے جا رہے

ہیں پہلے یہ 2666 تھے اور اب 1985-86 میں اسی ایریا میں ایریا نہیں بڑھا مگر تعداد میں یہ 2771 ہیں اس میں 105 زائد فارسٹ گارڈ متعین کئے جا رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیسہ کا ضیاع ہے اس کو صحیح معنوں میں خرچ کرنا چاہئے - میں اس پر اعتراض کرتا ہوں اس کی درستگی ہونی چاہئے اور اس محکمے کو اپنے فرائض صحیح طریقہ سے ادا کرنے چاہئے -

جناب سپیکر - ریاض حشمت جنجوعہ صاحب کی طرف کٹ موشن ہے -

ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا میری تحریک تخفیف زر یہ ہے کہ -

15 کروڑ 74 لاکھ 98ہزار دو سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''جنگلات'' میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے -

مسئلہ جو زیر بحث لانا مقصود ہے - صوبہ بھر میں عمارتی لکڑی اور سوختنی لکڑی کی بجائے الیائن کے درختوں کی شجرکاری - اور مستقبل قریب میں عمارتی لکڑی اور سوختنی لکڑی کی فوری کمی کے شدید خطرہ کو زیربحث لایا جائے -

جناب سپیکر مجھے پنجاب کی بڑی بڑی سڑکوں پر جانے کا اتفاق ہوا ہے جہاں پہلے شیشم کے درخت ہوا کرتے تھے اب وہاں سفیدے کے درخت لگا دئے گئے ہیں ایسا لگتا ہے کہ محکمہ جنگلات صرف سفیدہ کے درخت لگا رہا ہے - اور ہر جگہ سفیدے کی بہتات ہے اور شیشم اور کیکر کی افزائش کا پروگرام ترک کر دیا ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ شیشم اور کیکر کی لکڑی کار آمد ہوتی ہے - شیشم فرنیچر میں استعمال ہوتی ہے دوسری عمارتی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے - اسی طرح کیکر کی لکڑی عمارتی کے ساتھ ساتھ جلانے کے کام آتی ہے میں یہ مانتا ہوں کہ سفیدے کے درخت بہت خوب صورت لگتے ہیں بتایا جاتا ہے کہ سفیدے کی لکڑی کاغذ بنانے میں کام آئیگی - مگر ابھی تک پنجاب میں کاغذ سازی کا کوئی کارخانہ موجود نہیں ہے - جہاں سفیدے کو خام مال کے طور پر استعمال کیا جاسکے - جناب والا اگر مستقبل قریب میں ایسا ہو جائے تو اہل پنجاب کاغذ بنا کر سڑکوں کی خوبصورتی کے سہارے

زندگی نہیں گذار سکتے - اگر محکمہ جنگلات کی موجودہ پالیسی برقرار رہے گی تو پھر آئندہ چند سالوں میں شیشم اور کیکر کی لکڑی کا قحط پیدا ہو جائے گا - اور جس طرح سننے میں آرہا ہے آئندہ برسوں میں گیسوں کے ذخائر ختم ہو رہے ہیں پھر ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ کون روک سکتا ہے - مجھے ایسا محسوس اور معلوم ہوتا ہے کہ اس میں امریکی مشورہ یا کسی غیر ملکی سازش کار فرما ہے - لہذا ضرورت اس امر کی ہے شیشم اور کیکر کی افزائش کی جانب محکمہ جنگلات کو خصوصی توجہ دینے کے لئے پابند کیا جائے - تا کہ صوبہ میں لکڑی کا بحران پیدا نہ ہو جناب والا اندریں حالات تخفیف زر معقول ہے اس کو منظور کیا جانا انتہائی ضروری ہے -

بیگم شاہین منور احمد - جناب والا میں یہ تحریک تخفیف پیش کرتی ہوں -

کہ 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار دو سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''جنگلات'' میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے وہ یہ کہ صوبہ بھر میں عمارتی لکڑی اور سوختنی لکڑی کی بجائے الپائن کے درختوں کی شجرکاری ، اور مستقبل قریب میں عمارتی لکڑی اور سوختنی لکڑی کی فوری کمی کے شدید خطرہ کو زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر - یہ تحریک تخفیف پیش کی گئی ہے -

کہ 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار دو سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''جنگلات'' میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے -

مسئلہ جسے زیربحث لانا مقصود ہے وہ یہ کہ صوبہ بھر میں عمارتی لکڑی اور سوختنی لکڑی کی بجائے الپائن کے درختوں کی شجرکاری اور مستقبل قریب میں عمارتی لکڑی اور سوختنی لکڑی کی فوری کمی کے شدید خطرہ کو زیر بحث لایا جائے -

جی بیگم صاحبہ آپ کچھ فرمانا چاہتی ہیں ؟

بیگم شاہین منور احمد - جناب والا - میں سب سے پہلے آپ کے توسط سے اس ہاؤس میں درختوں اور لکڑی کی قیمتوں کے متعلق عرض کروں گی - جناب والا ہمارے ملک میں جو درخت ہیں ہم ان کی لکڑی استعمال کرتے ہیں - یہ عمارتوں کے لئے جلانے کے لئے - فیول کے لئے استعمال ہوتی ہے - ان میں سے دیودار ہے جو ہمارے پنجاب میں تو ہوتا ہے لیکن آزاد کشمیر سے آتا ہے پڑتل ہے - خیل ہے - چلغوزہ کی لکڑی ہے - لیکن اس وقت اصل مسئلہ یہ ہے کہ شیشم ہمارا نیشنل ٹری کہلاتا ہے - پاکستان کا اور خاص طور پر پنجاب کا - اس کے متعلق عرض یہ ہے اب محکمہ جنگلات نے یوکلپٹس کے درخت جسے ہم عموماً ٹیکنیکل نام کے طور پر یوکلپٹس کہتے ہیں یعنی سفیدے کے درخت کو لگانا شروع کئے ہے - صرف plains میں ہی نہیں بلکہ آپ کے توسط سے میں یہ کہوں گی وزیر جنگلات جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اس علاقے میں بھی اب انہوں نے سفیدے کے درخت لگانے شروع کر دئے ہیں میری گزارش یہ ہے کہ ہماری پاپولیشن بڑھ رہی ہے اس لئے ہمیں بلڈنگز کے لئے لکڑی چاہئے فرنیچر کے لئے بھی چاہئے - اور جلانے کے لئے بھی چاہئے - کیوں کہ اگر آپ دیہات کا مسئلہ لیں تو وہاں آپ اتنی مقدار میں نہ گیس پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی آپ ان کو بجلی دے سکتے ہیں بجلی کا تو پہلے ہی برا حال ہے - اب میں آپ کو ایک غلط پلاننگ کے متعلق بتاؤں گی جو محکمہ جنگلات نے شروع کی ہے - ظاہر ہے کہ یہ پلاننگ انہوں نے پہلے کی ہے - وہ یہ ہے جو درخت اور ذخیرے ہیں - ان کو وہ بے دھڑک نیلام کردیتے ہیں - سب سے پہلے تو اس میں کرپشن ہے کہ اگر ایک ٹرک بکتا ہے تو ایک ٹرک کی بجائے وہاں سے پانچ ٹرک نکلتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ بغیر سوچے سمجھے ذخیرہ کو کاٹتا ہے اس کے متعلق پہلے بھی فاضل رکن نے بتایا ہے کہ پلاننگ کے بغیر ان کو replace کئے بغیر وہ کٹتے جاتے ہیں اور اس طرح سے خاص طور پر پنجاب میں شیشم کی لکڑی کا تو بہت زبردست بحران ہے - اور 1968ء میں شیشم کی لکڑی کی قیمت 60 روپے فی مکعب فٹ تھی آج وہ 125 سے 200 روپے فی مکعب فٹ ہے - جو کہ دیودار کی لکڑی کی قیمت بھی یہی ہے - دیودار کی لکڑی بڑی دور سے ٹرانسپورٹ کرکے پنجاب میں لاتے ہیں اور یہ اتنی عام نہیں ہے - اور جو ہمارے غریب

دیہاتی ہیں وہ خاصطور سے شیشم کی لکڑی استعمال کرتے ہیں - دیودار تو ہم چند جگہوں سے منگوا سکتے ہیں لیکن اس کی قیمت اور شیشم کی قیمت اس وقت ایک ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس غلط پلاننگ کو اور اس خورد برد کا معاملہ ہے کو میں آپ کے روبرو رکھتی ہوں جیسے میرے فاضل ممبر بھائی نے پہلے کہا ہے کہ ہمارے لئے گیس بجلی کی shortage ہے تو یہ لکڑی ہمیں ایندھن کے لئے بھی چاہیے اور نیا ڈویلپمنٹ ایریا کی جو Plantation ہے وہ پہلے کی نسبت بہت کم ہے - یہ پھر غلط پلاننگ کی بات ہو جائے گی جو میں دہرانا نہیں چاہتی لیکن آپ کے توسط سے منسٹر جنگلات کو کہنا چاہونگی اور امید کرتی ہوں کہ خاصطور پر پنجاب کے لیے یہ دو چار مشورے ہیں کہ یہ شیشم کی لکڑی ہے جو ہماری فیشنل وڈ ہے یہ ختم ہوتی جا رہی ہے اور جیسے میں نے پہلے بتایا کہ لکڑی پہلے 60 روپے فی مکعب فٹ تھی اب 125 روپے فی مکعب فٹ سے 200 روپے مکعب فٹ تک ہے دیودار کی بھی وہی قیمت ہے - اگر کیکر ہمیں ایندھن کے لئے چاہیے اس کی Plantation بڑھائیں - natural forest میں بھی - میں سمجھتی ہوں کہ لکڑی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو جائے گا - میں سمجھتی ہوں کہ یہ مسئلہ اب تک منتخب نمائندے کا بھی ہے چونکہ وہ اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں میں امید کرتی ہوں اور آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہونگی کہ وہ کابینہ کے ایک نوجوان وزیر ہیں یہ ان کے اپنے گھر کا مسئلہ ہے - وہ اس پر خاص طور پر توجہ دینگے اور یہ دیکھیں گے کہ وہ درخت وہاں لگائے جائیں جنکی ہمیں اور انہیں وہاں ضرورت ہے -

جناب سپیکر - محمد صدیق انصاری صاحب کی طرف سے ایک کٹ موشن ہے -

جناب محمد صدیق انصاری - جناب سپیکر میں یہ تحریک تخفیف زیر پیش کرتا ہوں :-

کہ 6 کروڑ 69 لاکھ 5 ہزار 3 سو 30 روپے کی رقم بسلسلہ شق جنگلات علاقائی وفیلڈ عملہ میں سے سو روپے کم کردئے جائیں -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے وہ یہ کہ کام کا معیار اور فیلڈ سٹاف کی نگہداشت کو زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر - محمد صدیق انصاری صاحب کی طرف سے یہ تحریک تخفیف پیش کی گئی ہے:-

کہ 6 کروڑ 69 لاکھ 5 ہزار 3 سو 30 روپے کی رقم بسلسلہ شق جنگلات علاقائی وفیلڈ عملہ میں سے سو روپے کم کردئے جائیں مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے وہ یہ کہ کام کا معیار اور فیلڈ سٹاف کی نگہداشت کو زیر بحث لایا جائے -

جی انصاری صاحب -

جناب محمد صدیق انصاری - جناب سپیکر - اگر مجھے اجازت ہے تو میں اس سلسلہ میں اپنے آپ کو جناب کی اس سے قبل دی گئی رولنگ کے مطابق تحصیل شکر گڑھ پر Contine کرتا ہوں - تحصیل شکر گڑھ کا کافی حصہ جنگلات پر مشتمل ہے لیکن وہاں کے اگر اعداد و شمار نکالے جائیں تو جنگلات کے فیلڈ سٹاف پر جتنا خرچ ہوا ہے اس قدر آمدنی نہیں ہوئی ہے - وہاں پر جو فاریسٹ گارڈز ہیں وہ گارڈز تو کم ہیں جنگل کے لٹیرے زیادہ ہیں - وہ رات کو شب خون مارتے ہیں - راتوں رات جنگل کاٹتے ہیں جہاں ہم ہفتہ شجرکاری مناتے ہیں وہ پند رواڑہ شجر کاٹنے کا مناتے ہیں جناب والا - قومی آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن جسقدر یہ فیلڈ سٹاف جنگلات کو لوٹ رہا ہے اس کو کم کرنے کا طریقہ کار نکالا جائے اور تحصیل شکر گڑھ کے اعداد وشمار نکالے جائیں کہ وہاں آج تک کتنے درخت لگے ہیں کتنے کاٹے گئے ہیں اور اس سے آمدنی کیا ہوئی ہے - اس بجٹ کے مطابق 105 فاریسٹ گارڈ اس بار پھر پنجاب میں زیادہ لگائے جائیں گے ان میں سے کوئی نہ کوئی لٹیرے کی شکل تحصیل شکر گڑھ میں بھی جائیں گے - میری یہ کٹ موشن اس لحاظ سے ضروری ہے کہ فیلڈ سٹاف کی جو کارکردگی ہے وہ Positive نہیں ہے Negative ہے -

جناب سپیکر- یہ کٹ موشن جو میاں محمد اسحاق صاحب ریاض حشمت جنجوعہ مخدوم زادہ سید حسن محمود کی طرف سے ہے - کہ 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار دو سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''جنگلات'' میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے''

یہ مخدوم زادہ صاحب ، حاجی مقصود احمد بٹ ، میاں اسحاق صاحب ، ریاض حشمت صاحب شاہین منیر صاحبہ کی ایک ہی مضمون کی کٹ موشن ہے اس لئے ایک ہی مرتبہ میں اس کا سوال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

آپ اس کا جواب دیں گے ۔ آپ فرمائیں ؟

وزیر جنگلات۔ جناب سپیکر ۔ چند گزارشات ہیں جو کٹ موشن آپ کے سامنے پیش ہوئی ہیں میں بھی پیش کرنا چاہوں گا ۔ سب سے پہلے تو شجرکاری اور افزائش کے متعلق کچھ باتیں ہوں گی محکمہ جنگلات جب پاکستان بنا تو اس وقت نہری جنگلات ہے وہ تقریباً ایک لاکھ ایکڑ رقبہ پر محیط تھے آج وہی جنگلات تقریباً تین لاکھ ایکڑ سے زیادہ ہو چکے ہیں ۔ 86-1985ء میں شجرکاری کا ہدف 8600 ایکڑ تھا ۔ اور بعد پیدائش کا ہدف 9700 ایکڑ تھا ۔ اسی طرح 80-1979 سے لے کر 83-1982ء میں محکمہ جنگلات نے تقریباً 45622 ایکڑ نئی شجرکاری کی جس کے چیک کرنے کا طریقہ کچھ اس طرح سے ہے کہ ایک علیحدہ عملہ متعین ہے جو کہ evaluation cell کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ جس کی پچھلے چند سالوں کی رپورٹ تقریباً شجرکاری و بجائی کی شرح کامیابی سے تقریباً 70 فیصد بنتی ہے اور ری جنریشن کی شرح تقریباً 80 فیصد بنتی ہے ۔ اس میں چند عوامل اور بھی شامل ہوتے ہیں جیسا کہ ری جنریشن زیادہ تر نہری علاقوں میں ہوتی ہے ۔ یہ پلانٹیشن سے ہوتی ہے اور شجرکاری بنجر علاقوں میں بھی ہوتی ہے ۔ عمارتی لکڑی کی پیداوار تقریباً اس محکمہ میں سالانہ 14 لاکھ 78 ہزار مکعب فٹ ہے ۔ اور ایندھن کی پیداوار ایک کروڑ 17 لاکھ مکعب فٹ سالانہ ہے یہ محکمہ دے رہا ہے ۔ اس کے علاوہ ایندھن کی پیداوار بھی سالانہ ہے اور بروزہ کی پیداوار تقریباً 35 من سالانہ ہے ۔ یہ چیزیں ظاہر کرتی ہیں کہ اس محکمہ نے کچھ نہ کچھ کام ضرور کیا ہے ۔ اس میں غلطیاں بھی ہیں ۔ جیسا کہ یہاں پر پوائنٹ آؤٹ کیا گیا کہ چوری محکمہ کے افسران کے ماتحت عملہ کراتے ہیں ۔ یہ بھی کسی حد تک درست ہے ۔ لیکن اتنا بھی درست نہیں کہ جتنا کہ بتایا جاتا ہے ۔ چونکہ ایندھن کے معاملہ میں ہمارا صوبہ خود کفیل ہے اگر کٹائی پر انحصار رکھا جاتا ہے ۔ اور درخت نہ لگائے جاتے تو آج اس صوبہ میں کوئی درخت بھی سامنے نہ ہوتا ۔ لیکن اس کے باوجود اتنے درخت نہیں لگائے گئے جتنی کہ اس کی ضرورت تھی ۔ یہ بات ہم مانتے

ہیں اور اس میں انشاء اللہ جیسا کہ جناب حسن محمود صاحب نے فرمایا ہے کہ اس ایوان کے فاضل ممبران کی رائے کا احترام کریں گے - اور جو بھی رائے دیں گے اس پر انشاء اللہ پوری کوشش کریں گے - (نعرہ ہائے تحسین) باقی رہ گئی الپائن ٹری Elpine tree کی بات کہ یہ چھ ہزار فٹ کی بلندی پر یا اس سے زیادہ پر ہوتے ہیں یہ ایک مروجہ طریق کار ہے جس سے یہ کیا جاتا ہے باقی یوکلپٹس رہ گیا محکمہ جنگلات کے پاس جنگلات کا کل رقبہ 85 لاکھ ایکڑ ہے - جن میں سے 15 لاکھ ایکڑ پر جنگلات ہیں 70 لاکھ ایکڑ پر چراگاہیں ہیں - ان میں سے یوکلپٹس کا زیادہ سے زیادہ تقریباً پانچ ہزار ایکڑ ہے - یہ پالیسی کے تحت ہے یہ شیشم کو Replace نہیں کرتا ہے - ایک تو یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ ہم شیشم کو یوکلپٹس سے Replace نہیں کر رہے ہیں نہ ہی آئندہ کرنے کا کوئی ارادہ ہے - یہ تو صرف چند ایک ایسی جگہوں پر خوبصورتی کے لئے اور چونکہ یہ پودا کلر زدہ میں جلدی اگتا ہے - اسلئے ان زمینوں پر ہم کاشت کرتے ہیں - تاکہ وہاں پر جہاں کوئی اور درخت نہیں ہوتا وہاں یہ ہوتے ہیں - باقی میاں صاحب نے جو بات کہی یہ عملہ بہت زیادہ ہے - اور یہی دوسرے فاضل اراکین نے بات کی ہے تو یہ میں عرض کروں کہ یہی عملہ جو ڈویلپمنٹل سکیمز ہوتی ہیں ان پر بھی جاکر کام کرتا ہے - اس وقت اعداد و شمار کے مطابق تقریباً دو ہزار ایکڑ پر ایک آدمی کام کررہا ہے محکمہ جنگلات کے پاس اس وقت جو رقبہ ہے اس کے دوہزار ایکڑ پر ایک آدمی کام کر رہا ہے - ٹوٹل عملہ اس وقت ہمارے پاس تقریباً 4 ہزار ہے جس میں ہر قسم کے افسران شامل ہیں - تو آپ خود ہی اندازہ کرلیں کہ دو ہزار ایکڑ رقبہ پر ایک آدمی جہاں متعین ہے وہ اگر زیادہ ہے تو آپ خود دیکھ لیں - باقی آخر میں میں ایک بار عرض کروں گا کہ جو اس محکمے میں بدعنوانیاں ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے ہم بھرپور کوشش کریں گے - اور ممبران کی جو جائز اور اچھی تجاویز ہوں گی ان کا خیر مقدم کریں گے اور ان پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے -

شکریہ۔

جناب سپیکر مخدوم زادہ صاحب موشن کے بارے میں اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں اس کو پریس نہیں کروں گا۔

جناب محمد اسحاق - میں واپس لیتا ہوں۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - وزیر موصوف کی سادگی اور متانت کے پیش نظر پریس نہیں کرتا۔

بیگم شاہین منور احمد - میں بھی واپس لیتی ہوں۔

جناب محمد صدیق انصاری - جناب والا جس اچھے طریقہ سے وزیر جنگلات نے یقین دہانی کرائی ہے میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر - یہ کٹ موشن کی تحریک جناب مخدوم زادہ حسن محمود، میاں محمد اسحاق جناب ریاض حشمت جنجوعہ بیگم شاہین منور احمد صاحبہ اور جناب محمد صدیق انصاری کی طرف سے واپس لے لی گئیں۔

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے۔

کہ ایک رقم جو کہ 15 کروڑ 74 لاکھ 98 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو کہ مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''جنگلات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ زر نمبر 6

وزیر خزانہ - جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو 19 لاکھ 16 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''رجسٹریشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ ایک رقم جو 19 لاکھ 16 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔

جو مالی سال مختتمہ 30 جون 986 اء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''رجسٹریشن،، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(مخدوم زادہ صاحب کی طرف سے اس پر کٹ موشن پیش کی گئی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - I with draw

جناب عثمان ابراھیم - I with draw

مسٹر سپیکر - یہ کٹ موشنز with draw ہو گئی ہیں ۔

اب سوال یہ ہے ۔

کہ ایک رقم 19 لاکھ 16 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 986 اء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''رجسٹریشن،، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ زر نمبر 7 -

وزیر خزانہ- جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ ایک رقم جو 1 کڑور 54 لاکھ 69 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ 30 جون 986 اء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''موٹر گاڑیوں،، کے قانون کے سلسلہ میں اخراجات برداشت کرنے پڑینگے ۔

مسٹر سپیکر - یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 54 لاکھ69 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ جون 986 اء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''موٹر گاڑیوں،، کے قوانین کے سلسلہ میں اخراجات

برداشت کرنے پڑیں گے -

مسٹر سپیکر ۔ مطالبہ زر نمبر 7 کٹ موشن نمبر 11 -

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ Not Pressed Withdrawn Sir

مسٹر سپیکر ۔ with drawn میاں مختار احمد کی طرف سے تخفیف زر کی تحریک پیش کی گئی ہے -

میاں مختار احمد ۔ جناب والا میں یہ تحریک تخفیف زر پیش کرتا ہوں

کہ ایک کروڑ 54 لاکھ 66 ہزار 2 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد موٹر گاڑیوں کے قانون کے سلسلہ میں اخراجات میں سے ایک سو روپے کم کر دیے جائیں

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس کی نااہلی اور مکمل بدانتظامی کو زیر بحث لایا جائے -

مسٹر سپیکر ۔ مطالبہ نمبر 7 میں تحریک تخفیف زر یہ ہے

کہ ایک کروڑ 54 لاکھ 69 ہزار 2 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد موٹر گاڑیوں کے قانون کے سلسلہ میں اخراجات میں سے ایک سو روپے کم کر دیے جائیں -

میاں مختار احمد ۔ جناب سپیکر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ ہمارے ملک کا بڑا اہم ادارہ ہے لیکن اس میں جو بدعنوانیاں ہو رہی ہیں اس کے نتیجے میں ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ جہاں بھی ہماری گورنمنٹ ٹرانسپورٹ ہے وہ فیل ہوتی جارہی ہے اس سے قبل کہ نئی گاڑیوں آئیں - اس سے پہلے اس کے انجن اور اس کے پرزہ جات بیچ دیے جاتے ہیں - تو میں یہ التماس کروں گا کہ اس بڑھی ضروریات کے پیش نظر اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی ہمیں ہر شہر میں ہر دیہات میں اور دوسرے علاقوں میں بے حد ضرورت ہے اور اس گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سے ہمارے عوام الناس کو کافی سہولت حاصل ہے - لیکن یہ قسمتی سے آپ دیکھیں کہ جہاں نجی ادارے ٹرانسپورٹ کو چلاتے ہیں اگر ایک سال پہلے وہ ایک بس کا مالک تھا تو وہ دوسرے سال دوسری بس بنا لیتا ہے لیکن ہمارے ہاں گورنمنٹ

ٹرانسپورٹ کا ادارہ جو ہے وہاں آپ ان کے بڑے بڑے فیلڈ دیکھیں بے شمار بسیں ایسی ہیں جو کہ ناکارہ پڑی ہوئی ہیں اور بے شمار نئی بسیں ایسی ہیں جو چلتی نہیں ہیں ۔ جب آپ کسی سڑک پر سے گزریں تو بے شمار جگہوں پر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بسیں کھڑی ہوئی ملیں گی میں یہ اہتمام کروں گا کہ کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس سے ہماری گورنمنٹ کی ٹرانسپورٹ بہتر ہو سکے ۔ اگر پرائیویٹ انٹرپرائزلز کے ساتھ جائنٹ ایڈونچر کریں اور اچھی چلائیں تو اس سے کوئی فائدہ حاصل کر سکیں ۔ یا پھر اس کے لئے کوئی اور بہتر طریقہ کار اختیار کیا جائے جس سے عوام الناس کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات بھی مہیا کریں اور اس ادارے کے جو ملازمین ہیں وہ ملازم بھی اس کو احسن طریقہ سے چلائیں تاکہ ہم اس میں یہ نہ کہیں کہ ہمیں خسارہ ہوا ہے اور اس خسارے کو ہم اپنے ملازمین کو یہ بتا سکیں کہ آپ کے سامنے نجی ادارے اس ٹرانسپورٹ کو چلاتے ہیں تو بے شمار نفع کیوں ہے اور آپ جب اسے چلاتے ہیں تو اس میں خسارہ کیوں ہوتا ہے ۔ ؟

مسٹر سپیکر ۔ وائیں صاحب آپ اس پر کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر صنعت ۔ جناب سپیکر میرے معزز فاضل رکن نے پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کے سلسلہ میں جن خیالات کا اظہار فرمایا اور ان کے یہ خدشات پنجاب ٹرانسپورٹ کی موجودہ صورت حال اصلاح طلب ہے یہ ان کی درست بات ہے پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ جو پہلے دو شعبوں میں منقسم تھی ان میں ۔ ایک اربن ٹرانسپورٹ اور دوسرا حصہ لمبے روٹ پر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا شعبہ تھا اور یہ بات بالکل درست ہے کہ روڈ ٹرانسپورٹ کا ماضی اور اس کی کارکردگی کا جو اثاثہ ورثہ ہمیں ملا ہے اس کی روایات اچھی اور قابل تسخیر نہیں ہیں ۔ یہ ٹرانسپورٹ خسارے میں جا رہی ہے ۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پچھلے دور ربیعی 1972 سے 1977ء کے عشرہ نے جو ورثہ ہمیں منتقل کیا وہ یہ ہے کہ اس دور نے بغیر کسی پروگرام اور بغیر کسی منصوبہ بندی کے اس ٹرانسپورٹ کے محکمہ میں اندھا دھند اتنی زیادہ تقرریاں کیں اور اتنا فاضل سٹاف مقرر کر دیا کہ اب وہ اس ادارے پر ناقابل برداشت بوجھ بنا ہوا ہے دراصل یہ ایسی پچھلے دور کی کرم فرمائی ہے جس کا خمیازہ اسوقت ہم بھگت رہے ہیں تاہم اب اس مرض کا یہ پہلو بہت ہی قابل غور ہے کہ کیا اتنے سارے فاضل عملے کو فوری طور پر نکال دیا جائے کیونکہ ایسا کرنے سے یہ

ایک انسانی مسئلہ بن جائیگا حال ہی میں - اب اس کی تنظیم نو کی گئی ہے اور پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی حیثیت سے اس نیم خود مختار ادارے کو از سرنو منظم کیا جا رہا ہے اس کا جو فاضل عملہ ہے اس کو ایک کامن فاضل پول میں surplus pool میں شامل کر کے حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ اس فاضل عملے کو حکومت کے دوسرے اداروں میں جہاں پر ان کی ضرورت ہو وہاں پر کھپا دیا جائے - جہاں تک خراب گاڑیوں کا تعلق ہے ، اس میں بھی میرے خیال میں کوئی زیادہ مبالغہ آرائی نہیں ہے اور اس بورڈ نے یہ کوشش کی ہے کہ عنقریب اس میں مزید بیس نئی بسوں کے بیڑے کا اضافہ کر کے اس صورت حال کی اصلاح کی کوشش کی جائے - یہ ماضی کا بوجھ ہے جو اس معزز ایوان اور آپ کی حکومت کے ذمہ لگا ہے اور انشاءاللہ مجھے امید ہے کہ آپ احباب اور اس ایوان کے فاضل اراکین کی جانب سے اصلاح کی یہ جستجو اور حکومت کی یہ کاوش کامیاب ہوگی اس صورت حال کی اصلاح کیلئے اس ایوان کے تمام معزز اراکین کی آراء کو خوش آمدید کہا جائے گا اور یہ کوشش کی جائے گی کہ ان کی جو مفید تجاویز آئیں ان کو سامنے رکھ کر یہ ادارہ جو ہے یہ اصلاح کی طرف رواں دواں رہے ، یہ خسارے سے مبرا ہو - یہ عوام کی بہتر سے بہتر خدمات سرانجام دے سکے اور اس کی جو غیر صحت مند روایات اور شہرت ہے اس کو ہم اپنی کارکردگی اور عمل سے بہتر بنا سکیں -

ہم انشاء اللہ اچھے جذبے کے ساتھ اسکی ابتداء کریں گے اور آپکی قابل قدر آرا کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کوشش کریں گے کہ اسکی تنظیم نو میں اچھی روایات کو ساتھ لیکر آگے چلیں تاکہ یہ ادارہ عوام کی بہتر سے بہتر خدمات انجام دے سکے - ان حالات میں میں فاضل رکن کی ان تجاویز کو خوش آمدید کہتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ وہ میری اس یقین دہانی پر اپنی کٹوتی کی اس تحریر پر زور (stress) نہیں دیں گے -

میاں مختار احمد — میں withdraw کرتا ہوں -

جناب سپیکر — تو This is withdrawn

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے

کہ ایک رقم جو - "ایک کروڑ 54 لاکھ 69 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو اپنے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی

جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''موٹر گاڑیوں کے قوانین'' کے سلسلے میں اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے ''

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر – مطالبہ زر نمبر 8

وزیر خزانہ – جناب والا میں یہ مطالبہ پیش کرتا ہوں -

''کہ 2 کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''دیگر ٹیکس و محصولات'' برداشت کرنے پڑیں گے -

جناب سپیکر - مطالبہ زر یہ ہے :

''جو کہ ایک رقم 2 کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ''ٹیکس و محصولات'' برداشت کرنے پڑیں گے'' -

جناب سپیکر – اس پر مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی طرف سے تخفیف زر کی تحریک ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود – میں جناب تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ ''دو کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار 2 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''دیگر ٹیکس و محصولات'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں''

پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء (مطالبات زر پر بحث اور رائے

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے - اس مطالبہ
ٹیکسوں کو جمع اور وصول کرنے میں سنگین بے قاعدگیوں
لایا جائے -

جناب سپیکر — مخدوم زادہ صاحب کی طرف
cut motion ہے :

کہ ''دو کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار 2 سو روپے کی کل
مد ''دیگر ٹیکس و محصولات'' میں سے ایک
کر دیئے جائیں''

مخدوم زادہ سید حسن محمود— جناب سپیکر
صفحہ 83 دیکھیں اور ڈیمانڈ نمبر 8 دیکھیں تو اس میں
پاور کے taxes بھی آتے ہیں اور duties بھی آتی ہیں -
ہمیشہ زراعت پر ہے جو اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے
cut motion کو رول آؤٹ کر دیا ہے اس میں میں صرف اس
چاہتا تھا کہ لینڈ ریونیو یا جتنے بھی اراضی پر یہ tax ہیں
یہ سب زمیندار پر لگ رہے ہیں - اور ان ٹیکسوں سے زرعی
رہی ہے اور زمیندار زراعت کو نفع بخش رکھ ہی نہیں
بالمقابل ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں جو الیکٹرک پاور وغیرہ
جاتی ہے وہ میں آپ صاحبان کو عرض کر دیتا ہوں -
پنجاب (انڈیا) اور پنجاب (پاکستان) میں کیا ہے - آپ ذرا
بات سنیں اور نوٹ کریں بجلی کے فکس چارجز پاکستان پنجاب
فی گاؤں واٹ ہیں اور انڈیا میں وہاں کوئی چارجز نہیں
چارجز پنجاب میں 23 روپے پنجاب (انڈیا) میں 2 روپے 50 پیسے
پاکستان (پنجاب) میں ہندوستان میں کوئی نہیں
پاکستان (پنجاب) میں 4 فیصد ہندوستان میں کوئی نہیں -

وزیر زراعت — میں فاضل رکن سے پوچھنا
یہ figures انہوں نے کہاں سے لیے
figures are wrong.

مخدوم زادہ سید حسن محمود—آپ کو
کہ آپ میرے جواب میں وہ پیش نہ کریں - بھئی میرے

نہیں ہو سکتے جو آپ وزیر کے ہو سکتے ہیں - میں تو ادھر ادھر سے ڈھونڈتا پھرتا ہوں -

جناب سپیکر- جی ارشاد فرمائیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود- جہاں تک انرجی چارجز ہیں وہ انڈیا میں 26 KV تک half up ہیں اور 5 پرسنٹ beyond 26 KV یہ تو taxes بجلی کے ہیں جناب جب آپ ایریگیشن پر آئیں گے تو میں اور بھی عرض کروں گا لیکن ایک ہمیں اور بھی تکلیف ہے اگر ہم بد قسمتی سے یا خوش قسمتی سے کارخانہ داروں کے ہمسائے ہیں تو ان کے بلوں پر تو ٹیکس پڑتے ہیں اگر ان کا 4 لاکھ کا بل ہے تو وہ ایک لاکھ روپیہ محکمے کے افسران کو دے دیتے ہیں - اور 50 ہزار کا بل بنوا لیتے ہیں اور جو بقایا رقم ہے وہ ہم غریبوں کے غریب ویلوں پر پڑتی ہے - بل پورا ہو جاتا ہے لیکن لینے والا کوئی ، بھرنے والا کوئی تو ہماری معیشت کیسے ترقی کر سکتی ہے - کیسے ہم یہ بوجھ برداشت کر سکتے ہیں سب چوری اور دھاندلی ہوتی ہے - اگر اس کو چیک کیا جائے تو آپ کو بے انتہا آمدنی ہو اور جو concession ایگریکلچر کو ہندوستان میں Power tarrif میں دے رکھے ہیں - وہ آپ ہمیں دیں پھر ہم زراعت سے نفع حاصل کر سکتے ہیں لیکن اب حالت الٹ ہے افسوس یہ ہے کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو توڑ پھوڑ دیا گیا ہے ورنہ یہ ایک ایسا محکمہ تھا جس سے ہماری economy جو ریڑھ کی ہڈی ہے درست ہو سکتی تھی زراعت ، کوآپریٹوز ، فارسٹ ، لائیوسٹاک فشریز ، ڈیری فارمز ، اور ایریگیشن کو اکٹھا ہونا چاہیئے - کیونکہ زراعت اور آبپاشی میں چولی دامن کا تعلق ہے اگر اور محکمے توڑنے ہیں توڑ دیں عورتوں کے علاج کا ہسپتال اور بنا دیں مردوں کے علاج کا اور بنا دیں - اس میں تکلیف نہیں ہو گی ایجوکیشن میں گرلز ایجوکیشن کو الگ کر دیں بوائز ایجوکیشن کو الگ کر دیں لیکن خدا کے لئے محکمہ زراعت اور ایریگیشن کو جب تک آپ اکٹھا نہیں کرینگے اس ملک کی زرعی معیشت تباہ ہو کر رہ جائیگی -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر- جی اس پر کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

وزیر زراعت- جناب والا میرے بزرگ معزز سید حسن محمود صاحب نے کافی Figures دیئے ہیں - ان Figures کو میں تسلیم نہیں کرتا -

اگر یہ figures میرے پاس کسی وقت آ گئے تو میں ان کو سارے انڈیا کے figures دوں گا ۔ تاکہ ان کی تسلی ہو ۔

وزیر زراعت ۔باقی اس موضوع پر جو میں نے بات کی ہے میں agree کرتا ہوں کہ ایگریکلچر میں ہمارا پانی کم ہے ، ہماری کھاد کی قیمتیں زیادہ ہیں ۔ out put زیادہ ہیں ۔ out put کی قیمتیں کم ہیں نہ قیمتوں کا سلسلہ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے لیا ہوا ہے اور ہم ان کو وقفہ وقفہ سے لکھتے رہتے ہیں کہ ہماری اجناس کی قیمتیں بڑھائی جائیں ۔ حال ہی میں میں نے ایک خط لکھا ہے جس میں ۔ ۔ ۔ ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔جناب سپیکر ۔

جناب سپیکر۔جی ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ ذرا وسعت کو ملاحظہ فرمائیے جائیں پھر ہماری وسعت میں کمی نہیں ہو گی ۔ مگر یہ It is relevant or irrelevant I have no objection کیونکہ Minister of Agriculture ۔ میری ترجمانی کر رہے ہیں ۔ اور اس پر مجھے ترجمانی کا حق ہونا چاہیئے ۔

وزیر زراعت ۔ اصل بات یہ ہے جہاں تک پانی کا اور واٹر رینٹس کا مسئلہ ہے جو کچھ انہوں نے کہا ہے ہم مانتے ہیں انڈیا کا ایگریکلچر سسٹم ہمارے سے قدرے بہتر ہے میں اس بات کو مانتا ہوں اور کوشش یہ کی جائے گی کہ ہم منسٹری میں جو لوگ ہیں ہماری بھی فی ایکڑ yield بہتر ہو ، ہماری اجناس کی قیمتیں بھی زیادہ ہوں out put کی قیمتیں کم ہوں تاکہ 70 , 72 فیصد ہمارے پنجاب کی جو ایگریکلچر کمیونٹی ہے اس کو کچھ نہ کچھ فائدہ ملے ہیں اتنا ہی کہنا چاہتا تھا باقی یہ جو figure دے رہے ہیں وہ نہیں تھی ۔

جناب سپیکر ۔ اس میں بات سیدھی ہے ٹیکس اور محصولات کے سلسلہ میں تخفیف زر کی تحریک ہے اس میں مخدوم زادہ صاحب نے بہت قابل قبول تجویز دی ہے جس میں میں سمجھتا ہوں آپ آسانی سے اتفاق کر سکتے ہیں کہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں یہ سارے اکٹھے کر دیئے جائیں ۔ تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے ۔ آپ مان جائیں تو مخدوم زادہ صاحب آپ اپنی تحریک واپس لے لیں گے ؟

وزیر زراعت - بات یہ ہے کہ ہم ایک ٹیم ہیں مخدوم زادہ صاحب کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ سارے محکمے ایک ہی ہیں - ہم ایک ٹیم ہیں اکٹھے بیٹھتے ہیں - اکٹھی بات کرتے ہیں تو It is one team

مخدوم زادہ سید حسن محمود - باقی محکمے بھی تقسیم نہ کئے ہوتے - سارے ایک ٹیم ہوتے -

جناب سپیکر - تو وزیر صاحب کی اس گفتگو کے بعد اب آپ - - - -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - عرض یہ ہے کہ نہ انہوں نے آپ کی گذارش مانی نہ میری ایک شعر تو تھا میرے پاس - - - - - - - وہ بشریٰ رحمن صاحبہ کا شعر ہے - میں لئے تو پھرتا تھا - - - - - - - - غلام محمد صاحب کو مالیج ہو گیا تھا تو اس وقت کسی سویلین کو انہوں نے کسی غلطی پہ گالی دینا چاہئی تھی - تو حرام کا لفظ تو ان کے منہ سے نکلا لیکن زبان زادے پر اٹک گئی - تو انہوں نے سٹری سیکریٹری کو کہا کہ آپ پوری کرو -

(قہقہہ)

تو آپ سے درخواست کروں نہ مانیں گے میری بات یا رب وہ شعر سنا دیں -

محترمہ بشریٰ رحمن صاحبہ - جناب سپیکر کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں -

انہوں نے جو یہ فرمایا ہے اس کو مکمل کر دوں - یہ ایک شعر مجھ سے کل پوچھ رہے تھے - وہ شعر بتانے سے پہلے میری ایک شرط ہے وہ یہ کہ میں ایک اور شعر مخدوم زادہ صاحب کی خدمت میں پیش کروں گی - (قہقہہ) اگر آپ کے توسط سے یہ مجھے اجازت عنایت فرمائیں -

جناب سپیکر - جی انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے -

محترمہ بشریٰ رحمن صاحبہ - جو شعر میں ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی ہوں وہ تھوڑی دیر پہلے ایوان میں جو بدمزگی ہوئی ہے سے متعلق ہے - اب تو خیر حالات بہت خوشگوار ہیں -

شعر عرض ہے -

جب روٹھ کر گیا ہے تو اس طرح تو مت آ
منظر تیری شکست کا دیکھا نہ جائے گا

(قہقہہ)

جناب والا : جب وہ تشریف لائے تھے اس خوف سے میں نے اس وقت عرض نہیں کیا تھا - - - - -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - اب آپ میرے مختار نامے پر عمل کریں نا -

محترمہ بشریٰ رحمن صاحبہ - آپ تو ہماری رونق محفل ہیں - میں نے ویسے ہی عرض کر دیا - ان کی طرف سے جو شعر ہے وہ یہ ہے -

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دل اور دے ان کو ، جو نہ دے مجھ کو زباں اور

جناب سپیکر - تو مخدوم زادہ صاحب اب اس شعر کے بعد اب آپ اپنی کٹوتی کی تحریک پر کیا فرماتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود - اللہ سے دعا کی ہے - شائد قبول ہو جائے - تو میں پریس نہیں کرتا -

جناب سپیکر - تو This cut motion is withdrawn

جناب سپیکر - میاں محمد بشیر صاحب کی طرف سے کٹوتی کی تحریک ہے -

میاں محمد بشیر - میں پریس نہیں کرتا -

جناب سپیکر - پریس نہیں کرتے - It is withdrawn
اب اسی پہ محمد رفیق صاحب کی طرف سے کٹوتی کی تحریک ہے -

جناب محمد رفیق - جناب والا میں اس کو پریس نہیں کرتا ہوں -

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے -

کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 78 لاکھ 77 ہزار دو سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی

جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ٹیکس و محصولات،، برداشت کرنے پڑیں گے -

(مطالبہ زر منظور ہوا)

تحریک منظور کی گئی

مطالبہ نمبر 9 -

وزیر خزانہ - جناب والا میں یہ مطالبہ پیش کرتا ہوں -

کہ ایک رقم جو ایک ارب سینتالیس کروڑ تہراسی لاکھ بانوے ہزار ایک سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ،،آبپاشی،، برداشت کرنے پڑیں گے -

جناب سپیکر - مطالبہ زر یہ ہے -

کہ ایک رقم جو ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1936ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ،،آبپاشی،، برداشت کرنا پڑیں گے- اس پر مخدوم زادہ صاحب کی طرف سے تخفیف زر کی تحریک ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب ایک شعر پڑھنے کی اجازت ہے-

جناب سپیکر - جی ارشاد فرمائیے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں بھی بشریٰ رحمان صاحبہ کی امانت میں خیانت نہ کروں - - - - -

بیگم صاحبہ وجہ یہ تھی جو میری شکست ہوئی
شاید مجھے نکال کے پچھتا رہے ہوں آپ
محفل میں اس خیال سے پھر آگیا ہوں میں

(اچھے)

محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ ۔ جناب والا جواب دینے کی اجازت ہے ؟

جناب سپیکر ۔ ارشاد فرمائیے ۔

محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ ۔ ہم نے تو سنا تھا کہ بڑے آدمیوں کے جان کچھ ایسے ہوتے ہیں ۔ کہ وہ کہتے ہیں جب ان ؟ بلایا جاتا ہے تو کہتے ہیں ۔

بلاتے ہیں وہ مجھ کو انجمن میں
نہیں ہوں پھر وہاں میں جانے والا
بلا کے بٹھایا بیٹھا کر اٹھایا اٹھا کر نکالا
نہیں ہوں اب وہاں میں جانے والا

(قہقہے)

راجہ محمد خالد ۔ مجھے بھی ایک شعر پیش کرنے کی اجازت دیں ۔

جناب سپیکر ۔ کہیئے راجہ صاحب :

نہ سوال وصل نہ عرض غم نہ حکایتیں نہ شکایتیں
ترے عہد میں دل زار کے سبھی اختیار چلے گئے

(قہقہے)

جناب سپیکر ۔ جی اس تخفیف زر کے بارے میں مخدوم زادہ صاحب

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر میں یہ تخفیف کی تحریک آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں کہ ایک ارب 47 کروڑ 38 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ آبپاشی میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں ۔ مسئلہ زیر بحث لانا مقصود ہے کہ محکمہ آبپاشی میں پائی جانے والی نااہلی بدعنوانی اور نہری پانی کی بہم رسانی میں کمی کو زیر بحث لایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود کی طرف سے یہ تخفیف زر کی تحریک ہے ۔

کہ ایک ارب 47 کروڑ 38 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ آبپاشی میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ پانی کی کمی کی وجہ سے جہاں ہماری لاکھوں ایکڑ اراضی اور آئندہ کی فصلیں بھی غیر یقینی ہوگئی ہیں میں نے پہلے پانی کے مسئلے پر آواز اٹھائی تھی تو اس وقت مجھے کوئی نہیں سمجھ سکا تھا ۔ اور جب میں نے یہ عرض کیا تھا

کہ ہم سیاسی قربانی دینے کے لیے تیار ہوں لیکن معاشی قربانی دینے کے لیے تیار نہیں - تو اس وقت میری یہ بات کم لوگوں کی سمجھ میں آئی تھی اصل میں ہمارا پانی کا مسئلہ ہے جناب وہ صرف صوبوں کا نہیں وہ ہمارا اپنا معاشی مسئلہ بھی ہے اور اس کا انتظام کرنا استعمال کرنا ہماری ذمہ داری ہے یہ صرف links کا مسئلہ نہیں ہے یہ مسئلہ پانی کے خرچ کرنے کا بھی ہے اور اس مسئلے کا میں نے کافی مطالعہ کیا ہے - جیسے میرے برخوردار کے پاس کاغذات مکمل ہیں میرے پاس بھی یہ خطرناک Treaty موجودہ جس پہ پاکستان کے بڑے لیڈروں نے غلام محمد صاحب اور نواب ممدوٹ اور شوکت حیات نے دستخط کیے تھے اور جس کو فخریہ طور پر اثر مارشن نے جواہر لال نہرو کے ساتھ - - - جناب ہمارا پانی کیوں مہنگا ہے وہ میں بتاتا ہوں :

جناب سپیکر - جی فرمائیے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - اس پہ دستخط کر کے کہا تھا کہ یہ بہت اعلیٰ ہے یہ سب سے خطرناک Treaty پاکستان کو تباہ کرنے والی ہے اب جناب اس کے ساتھ وہ ہماری آبپاشی کے لیے links بنائی گئیں. اور بغیر شک و شبہ کے پنجاب کا حق اس پلان میں اس Treaty میں موجود ہے جس کو آنے والی صدی میں بھی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا - یہ جناب Treaty کا حصہ ہے پانی کی تقسیم کی کب ضرورت پڑی جب ہمارے تین دریاوں پہ ہندوستان نے قبضہ کیا جو ناجائز تھا انڈس کا تو تصور ہی نہیں تھا کہ انڈس کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا لیکن ہندوستان والوں نے اور ورلڈ بینک والوں نے ہمارے ساتھ ایک شرارت کی انہوں نے ایک Indus Basin کے نام سے متاثرہ ایریا کا نام دے دیا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جہاں ہمارا تین دریاوں کا پانی لے جائیں گے وہاں ہمارے پاس انڈس اور باقی دریاوں میں surplus پانی موجود ہے - اس کو بانٹ کے ہم اپنے علاقے کو سیراب کر سکتے ہیں اس میں جناب ستلج راوی پہ original rights اور replacement works یہ سب چیزیں تھیں اگر ارشاد ہو تو میں پڑھ کے سنا دوں تاکہ ہم سب کو علم ہو کہ ہمارے حقوق کیا ہیں ؟ اور کون غصب کرتا ہے ؟ اور کہاں ہم صحیح چل سکتے ہیں ؟ تاکہ ہماری فلاح و بہبود اور زرعی معیشت درست رہے ؟

(انگریزی)

REPLACEMENT OF EASTERN RIVERS SUPPLIES UNDER INDUS WATERS TREATY (1960)

Rivers	Original Rights	Replacement Works	Source of new supply
Ravi	CBDC (Perennial) Part of UBDC off taking from left bank of Madhopur Headworks completed in 1859 Capacity 2689 cusecs.	BRB Link. (1951)	Chenab water diverted at Marala via remodelled UCC, initially, sharing with LBDC and later replaced by Q.B. Link and R.Q. Link with stored water of Mangla.
Sutlej	(*i*) Dipalpur Canal. from right bank of Ferozepur Headworks completed in 1927 Capacity: 6950 cusecs Non-Perennial.	(*i*) Upper portion to be fed by BRBD Link. (1956) upto 2200 cusecs.	Mostly surplus water of Chenab at Marala, in some critical period sharing with UCC.
		(*ii*) Lower portion to be fed through B-S Link I (1954) and M.R. Link. (1956)	
	(*ii*) Pakpattan Canal (Perennial) Fordwah Canal Non-perennial) E. Sadiqia Canal .Perrennial) from Suleimanki Headworks completed in 1927. Total capacity of Canals 13,541.	B.S. Link Links I&II. 1954, (1965) M-R Link. (1956) Q-B Link. (1966) R-Q Link. (1968)	First surplus water of Chenab at Marala and Qadirabad Barrages. Then stored water of Mangla during late Kharif and Rabi and surplus water of Jhelum flow during early Kharif.

Rivers	Original Rights	Replacement Works	Source of new supply
(iii)	Mailsi Canal (Non-perennial) Qasim Canal (Non-perennial) Bahawal Canal (Partly perennial) from Islam Headworks (Completed in 1927) Capacity of Canals 10454 cusces.	TSMB Link (1965) from Trimmu Headworks C.J. Link. (1971)	First surplus flow of Chenab and Jhelum. surplus flow of the Indus and stored water of Tarbela and Chashma.
Jhelum Chenab	Trimmu Headworks— Ranpur Canal Non-Perennial Haveli Internal (Perennial) Sidhnai Canal Constructed in 1939. Total Capacity of Canals: 7,750 cs. During Kharif from the surplus of Jhelum and Chenab rivers and during Rabi with the regeneration supplies of the reaches Rasul-Trimmu and Khanki-Trimmu	Due to heavy diversion into Links and storage in Mangla, the flow at Trimmu has altered. To protect the offtakes of Trimmu C.J. Link was constructed in 1971 as part of Indus Basin Project.	The stored water of Tarbela and Chashma and surplus flow of the river are conveyed through C.J. Links.
Panjnad	Panjnad Headworks — Panjnad Canal (Non-Perennial) (1932) Abbasia Canal /(Perennial) (1951) Total Capacity: 10,599 cusecs Flow water of the Panjnad River d/s Trimmu during Kharif regeneration of river in reach Trimmu Panjand during Rabi.	Taunsa-Panjnad Link (1968)	Surplus of the Indus during Kharif and storage water of Tarbela and Chashma during Rabi.

مخدوم زادہ سید حسن محمود - یہ وہ ہمارے rights ہیں جو اس میں define ہیں ہمارا کوئی نہ حق چھین سکتا ہے نہ لے سکتا ہے - لیکن اب مشکل یہ جا پڑی ہے کہ آپ ایریگیشن ایکسرٹ پرانے ایریگیشن ایکسرٹ سے کچھ کمزور ہیں اور اگر آپ پرانے ایریگیشن ایکسرٹ کو بلا کر تھوڑا سا مشورہ کر لیں تو جو پانی آپکو ملتا ہے تو اسکے uses کو اگر آپ regulate کر لیں تو آپ کے وہ خدشات دور ہو سکتے ہیں جو اس دفعہ آپ نے محسوس کئے اور بضد رہے کہ منگلا سے ہم نے پانی نہیں لینا ہے - اور اس لئے نہیں لینا کہ reservoir refill نہیں ہو گی اور ہم سے یہ غلطی ہوئی کہ غلط وقت میں منگلا کا level down ہوا - میں اس کی وجوہات میں نہیں جاتا یہ اپنے گھر کا معاملہ ہے - ہاں میں آپکو فگرز دے سکتا ہوں یہ 29 ہزار کیوسک پانی آ رہا تھا پھر 29 سے 45 ہزار کیوسک ہونے کے امکانات تھے اس خدشے کے پیش نظر ربیع میں پانی نہیں ہوگا - پانی نہیں روکنا چاہئے تھا پانی کو استعمال کرنا چاہئے تھا اور اللہ پر بھروسہ کرتے - ربیع میں بارشیں بھی ہونگی - فلڈ بھی آئیں گے ڈیم بھر جائیں گے - یہ اس لئے بھر جائیں گے میں آپکو بتاتا ہوں 30 اگست 1968ء کو آپ کا maximum filling پانچ لاکھ 34 ہزار ملین ایکڑ فیٹ تھا اور آپ نے تین لاکھ سات ہزار 19 ملین ایکڑ فٹ استعمال کیا - اسی طرح 1969ء میں 5036 ملین آپکی کمی ہوئی 1970ء میں 4.82 ملین یعنی 90 فیصد رہ گیا - 1971ء میں یہ 80 فیصد رہ گیا یعنی 4.25 - لیکن اس کے برعکس ربیع میں 3.372 utilize کیا - باقی تمام سال 1972ء سے لیکر 1984ء تک کبھی یہ پانی 5.36 ملین ایکڑ فیٹ سے نیچے نہیں گیا - تو آپکو کوئی خدشہ نہیں - آپ مجھ سے disagree کریں میں آپکے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کیلئے تیار ہوں - I am open to conviction اگر یہ پانی ہم استعمال کرتے اور جب تک چشمہ لنک نہ کھلتا تو بھی ہمارا گزارا ہو جاتا ہماری کاشت بڑھ جاتی - کیونکہ میں نے اپنی سروسز آپ کو دیں کہ مرکز کے ساتھ جو جھگڑا ہے اس میں میں آپکے ساتھ ہوں - لیکن جو internal distribution ہے آپ نے میرا پانی روک رکھا ہے امید ہے اب کھل گیا ہوگا -

وزیر آبپاشی - پورا کھل گیا ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - بہت شکریہ - اب جناب یہ جو ڈیم واٹر ہے یہ کس چیز کی replacement ہے یہ ریگولر قدرتی

flow water کی replacement ہے اور یہ 25 کروڑ سے آبیانہ بڑھ کر اب 80 کروڑ تک جا پہنچا ہے اس کے مقابلے میں اور یہاں آبیانہ کی وصولی پر 20 کروڑ خرچ ہوتا تھا اب ایک ارب 33 کروڑ کا خرچ ہے - اب زمیندار کہاں جائیں - کاشتکار کہاں جائیں - میں پہلے بھی آپ کو سنا چکا ہوں اور دوبارہ آپکو سناتا ہوں کہ ہم کتنے کتنے ٹیکس برداشت کر رہے ہیں - میں وزیر آبپاشی سے اس سال کے لئے ایک مشکل remission مانگوں گا وہ بھی عرض کرتا ہوں - پہلے آپ سن لیں کہ آبیانے کے ریٹ کیا ہیں -

	پنجاب انڈیا		پنجاب پاکستان	
	پیسے	روپے	پیسے	روپے
شوگر کین	23	33	62	65
چاول	65	19	74	34
گندم	79	11	23	23
باغات	80	20	46	42
برسیم	6	6	37	17
(اسکی کوئی زیادہ اچھی ورائٹی بھی نہیں ہوتی)				
جوار	56	7	51	13

پیرزادہ میاں ریاض حسین - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا میں آپکے توسط سے یہ گذارش کروں گا کہ بجائے اس کے کہ پنجاب کے ریٹس پر یا پاکستان کے ریٹس پر یہ بات کریں جو مالیہ انہوں نے خود بہاول پور میں بڑھایا تھا اس کے متعلق یہ عرض کریں - بہاول پور کا مقابلہ کریں نہ کہ ہندوستان سے مقابلہ کریں گے -

جناب سپیکر - پیرزادہ صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - میں جناب والا اس پر آؤں گا

	پنجاب انڈیا		پنجاب پاکستان	
	پیسے	روپے	پیسے	روپے
جوار	56	7	51	13
توریا	86	12	90	25
باجرہ	83	9	44	18

جناب والا ۔ جہاں تک مالیہ کا تعلق ہے میرے ایک دوست نے ذکر کیا ہے ۔ اور آپ نے منع کر دیا تھا وہ ان میں اس پر ضرور بات کرتا ۔

پیر زادہ میاں ریاض حسین ۔ جناب والا ان کو یہ بتانا چاہیے کہ انڈیا کے ریٹ بتانے سے پہلے پاکستان اور انڈیا کی کرنسی کا کتنا فرق ہے ۔ اس حساب سے یہ ریٹس بتاتے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ زیادہ نہیں ۔ جناب والا یہ سب بوجھ جو پڑ رہے ہیں یہ کاشتکار پر پڑ رہے ہیں ۔ پنجاب کا ریونیو چودہ کروڑ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم صاحب یہ r evant بات ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ relevant اس لئے کہ یہ کرنسی کے ریٹ پوچھ رہے ہیں ۔ میں personal explanati n بھی دے سکتا ہوں ۔

پارلیمانی سیکرٹری ۔ کرنسی کے ریٹ بدلتے رہتے ہیں ۔ کبھی کبھی 80 ہوتا ہے کبھی 75 ہوتا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا اب ہمارا جو ریونیو ہے وہ تیرہ چودہ کروڑ ہے یہ میرے پاس نگرز موجود ہیں ۔ ایک زیادتی جو ہو رہی ہے جو آپ چاہیں کہیں کہ relevant نہیں ہے ۔ آپ کا ریونیو ڈیپارٹمنٹ عشر کے نکلنے کے باوجود زمینداروں سے مالیہ وصول کر رہا ہے ۔ میں گورنمنٹ سے گذارش کروں گا کہ جہاں جہاں عشر وصول ہو رہا ہے وہاں مالیہ کی وصولی کا حکم بند کرا دیں ۔

اب جناب ۔ یہ واقعی ٹھیک ہے ۔ آبیانے کی مد میں نہیں میں نے بہاول پور کی مالیے کی مد میں ترقی کے اضافے کے لیے ٹیکس لگایا تھا ۔ پنجاب گورنمنٹ کو چاہیے کہ یا تو وہ ٹیکس وہاں پہ خرچ کرے یا ہمارا اور پنجاب کا مالیہ برابر کر دیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ ایریگیشن پہ بات کر رہے ہیں ناں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں نے یہ وزیر صاحب سے سیکھا تھا ۔ انہوں نے زرعی معیشت کی بات کی تھی ۔ جناب بجلی ٹریکٹر پوائنٹ فرٹیلائزر پرائسز ۔ انہوں نے خود ہی فرمایا تھا ۔ میں تو اس لئے یہ کہہ رہا ہوں

جتنی وسعت ان کو دی گئی تھی اگر مجھے دیں تو میں ابھی ایک گھنٹہ اور لوں گا - لیکن میں یہ نہیں کہنا چاہتا - ایک بات عرض کروں کہ انہوں نے inputs اور prices کی بات کی ہے - آپ نے انہیں منع نہیں کیا -

جناب سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی اس کٹ موشن پہ relevant نہیں تھے اور وہ بھی آپ کے جواب میں relevant نہیں تھے - کیا اب آپ کی اریگیشن پہ بات ختم ہو گئی ہے؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود- ایک بات رہ گئی ہے جو ہماری نہریں ہیں ایک تو ان کی desilting ہونی چاہیے - نمبر دو ہمارے کچھ علاقے ایسے ہیں کہ نہروں کا لیول اونچا ہے اور وہ non-perennial نہریں ہیں - اور جو علاقے ان کے دونوں طرف دائیں اور بائیں کناروں پر ہوتے ہیں ان میں اگر سردی میں پانی چھوڑا جائے تو واٹر لاگنگ اتنی ہو جاتی ہے کہ آپ فٹ ڈیڑھ فٹ کھودیں تو پانی نکل آتا ہے - لیکن جو ٹیل پہ ہوتے ہیں ان کو پانی نہیں میسر آتا - ان کے لیے سپیشل Canals کا انتظام کیا جائے - ویسے ایک لطیفہ ہے - جنرل موسیٰ صاحب ملتان ڈویژن میں دورہ کرنے گئے تھے - تو جہاں گئے ان کو ٹیل کی شکایت ملی - کہ جناب ٹیل پہ پانی نہیں پہنچتا ٹیل پہ پانی نہیں پہنچتا - ساہیوال میں بھی گئے اوکاڑہ میں بھی گئے سب جگہ شکایات ٹیل کی تھیں - میں بھی آج ٹیل کی ہی بات کر رہا ہوں - آخر میں انہوں نے افسروں سے پوچھا کہ بھئی ٹیل اتنی لمبی ہے کہ ملتان سے شروع ہوئی اور ساہیوال اوکاڑہ تک چلی جا رہی ہے - جہاں دیکھو ٹیل ہی ٹیل ہے - یہ کیا بلا ہے کیوں لمبی ہے -

رانا پھول محمد خان - نکتہ وضاحت جناب والا مخدوم زادہ صاحب اور میں اکٹھے ہی ممبر تھے - دراصل انہیں صحیح یاد نہیں رہا - وہ تو معاملہ یہ تھا کہ میں نے جناب جنرل موسیٰ صاحب گورنر پنجاب سے یہ کہا کہ میرا علاقہ ٹیل پر واقع ہے اور آپ کو ہمیں پانی پہنچانا چاہیے تو اس نے کہا یہ کیا ہے ہم اگر ملتان گئے ادھر بھی ٹیل ہے ہم ساہیوال گئے ادھر بھی ٹیل ہے - بچہ صاحب کو بلاؤ یہ کہا ہے رانا صاحب کا جہاں ٹیل ہے وہ وہیں رہے گا - اس کو مت ہلایا جائے - میں نے کہا جناب یہ بات نہیں ہے - اس وقت محمد افضل ایم پی اے تھے - انہوں نے کہا کہ جناب ہماری تحصیل دیپال پور میں دفعہ 30 کا مجسٹریٹ کوئی نہیں - ہمیں بھی دیا جائے - انہوں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بلایا اور کہا کہ دیکھو

یہ دفعہ 30 کا مانگتے ہیں انہیں دفعہ 60 کا مجسٹریٹ دے دو - میں نے کہا کہ جناب دفعہ 60 کا تو ہوتا کوئی نہیں - کہا کہ ٹیل آپ کم نہیں کریں گے کوئی نہیں مانگے گا - اوہ کل ایس طراں ہوئی -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - تو میری عرض یہی ہے کہ جناب وزیر آب پاشی اور میرے عزیز برخوردار وزیر خزانہ جانتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں یہ خاص پرابلم ہے - کہ non-perennial areas کی tails تک پانی نہیں پہنچتا - de-silting کرائی جائی re-modelling کرائی جائے اور alternate canals نکالی جائیں جو سیم تھور کی بجائے alternate source سے پانی دیں - تاکہ ہمارے علاقے سیم تھور سے بچ جائیں -

جناب سپیکر - اس پر محمد صدیق انصاری صاحب کی کٹ موشن ہے -

جناب محمد صدیق انصاری - جناب سپیکر میں یہ کٹ موشن واپس لیتا ہوں -

جناب سپیکر - چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب کی کٹ موشن ہے -

چودھدری محمد اعظم چیمہ - جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے - آب پاشی کی پالیسی کی ناقص منصوبہ بندی جس کے نتیجے میں پانی کی قلت پیدا ہوئی ہے اور فصلوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے کہ زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر - چودھری محمد اعظم کی طرف سے تخفیف زر کی تحریک ہے

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد آبپاشی میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں -

چودھری صاحب اس پر کچھ فرمانا چاہیں گے

چودھری محمد اعظم چیمہ - جناب والا میں اپنی بات کا آغاز اس دلیل کے ساتھ کروں گا کہ جو واقعہ جہلم لنک کینال کا رونما ہوا وہ بھی ناقص منصوبہ بندی کے سبب تھا ہمیں چیخ وپکار کرنی پڑی اور جناب وزیر اعلیٰ کی محنت سے وہ مسئلہ حل ہوا - چوری کے بارے میں میرے بزرگ رکن نے بہت کچھ کہہ دیا ہے - ہماری روزمرہ کی مشکلات ناقص منصوبہ بندی کے سبب ہیں ان کے بارے میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں - کہ نہری پانی کا منصوبہ جو ہمیں وراثت میں ملا وہ بڑا اچھا منصوبہ تھا - لیکن افسوس یہ ہے کہ ناقص منصوبہ بندی کے باعث وہ ٹھیک طرح رواں دواں نہیں ہے - اس دلیل کی روشنی میں عرض کروں گا کہ "grow more food" کے تحت اور سیم وتھور کے جو بوگھہ جات زمینداروں کو دیے جاتے ہیں وہ بر وقت نہیں دیے جاتے بلکہ دو سال سے سیم اور تھور کے بوگھہ جات بالکل نہیں دیئے گئے - اور عملہ مفت کی تنخواہ حاصل کررہا ہے - پہلے سروے کے تحت اسی طرح ہمیں بروقت انہیں پانی دینا چاہیے ششماہی کی نہروں سے بعض اوقات ہمیں پانی بروقت نہیں ملتا - جس سے ہماری فصلوں کا خاصا نقصان ہوتا ہے - اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ پہلے میچنگ گرانٹ کے تحت جو سڑکیں بنانے کا سلسلہ تھا اگر نہروں کے کنارے پر سڑکیں بنانے کی اجازت دی جاتی تو اصولی طور پر ایک تو نہروں کی پٹڑیوں کا مسئلہ حل ہو جاتا دوسرے آئندہ نہروں کے خرچے میں بھی بچت ہونی لازمی تھی - یہ بھی میں منصوبہ بندی کی کمی محسوس کرتا ہوں - لیکن یہ بات میں نے اسلئے اٹھائی ہے کہ خاص طور پر ششماہی یا سالانہ کے علاقوں میں بہترین منصوبہ بندی کی جائے کیونکہ اس گرم علاقہ میں وقت پر پانی نہ ملنے کی صورت میں ہمیں فصلوں کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے - اگر وزیر آب پاشی اس بارے میں آئندہ یقین دہانی کرادیں تو پھر اس موشن کے بارے میں عرض نہیں کروں گا -

جناب سپیکر - میاں محمد اسحاق صاحب کٹ موشن -

میاں محمد اسحاق - جناب والا میں تحریک تخفیف زر پیش کرتا ہوں -

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد "آبپاشی" میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں -

مسئلہ جیسے زیر بحث لانا مقصود ہے محکمہ آبپاشی کے غیر ترقیاتی اخراجات کے غیر ضروری پہلوؤں کو زیر غور لایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ تخفیف زر کی تحریک یہ ہے ۔
کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں ۔

میاں محمد اسحاق ۔ جناب سپیکر پانی کے متعلق پہلے ہی کافی کچھ کہا جا چکا ہے مگر یہ جو آمدن ہے وہ بڑے ہی غریب زمیندار بھائیوں کی ہے ۔ اسلئے اسے بڑا سوچ سمجھ کر خرچ کرنا چاہئے ۔ میں نے اس کا سارا جائزہ لیا ہے ۔ بلکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا ۔ عوامی نمائندوں کا یہ بجٹ جو پیش کیا گیا ہے ۔ اس میں بڑی کفایت شعاری ہونی چاہئے تھی ۔ مگر آپ ملاحظہ فرمائیں صفحہ 118 پر یہاں 8 لاکھ 47 ہزار 2 سو بیس روپے رکھے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ خرچ non-productive ہے اس کا آمدن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر یہی بچا پیسہ کھالوں کو پکا کرنے پر یا زمینداروں کی جو صحیح معنوں میں ضروریات ہیں اسکو پورا کرنے پر صرف کیا جائے تو مناسب ہوگا اسکے علاوہ اسکے ساتھ ہی مجھے اسکی سمجھ نہیں لگی کہ یہ کھانا پکانے کے لیے عملہ کی کیا ضرورت ہے 1985ء میں باورچی 6 تھے اب 13 کر دئے گئے ہیں ۔ جنکے اوپر تقریباً ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے زمینداروں کا مشکل سے کمایا ہوا پیسہ اسطرح ضائع کیا جارہا ہے میں اس پر افسوس کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اس رقم کو صحیح منصوبہ بندی کے ساتھ خرچ کیا جانا چاہئے ۔ نہ کہ اسطرح ضائع کر دینا چاہیئے یہ 114 صفحے پر 1985 میں جہاں 11 آدمی تھے وہاں 55 کر دیئے گئے ہیں ۔ 47 آدمیوں کی زائد بھرتی کی کیا وجہ ہے کیا وہاں دفاتر کے اضافے ہوئے ہیں ۔ اُن آدمیوں کے بڑھانے کا کیا مطلب ہے جہاں دفاتر بڑھتے ہیں یا افسروں کی آسامیاں بڑھتی ہیں تو وہاں عملہ بھی رکھا جاتا ہے مگر یہاں تو کوئی اور دفتر نہیں بنایا گیا ہے ۔ تو اس عملے کو بڑھانے کا کیا جواز ہے ؟ اسکے ساتھ ہی میں عرض کرونگا ۔ کہ ایریگیشن میں خاکروبوں کی کیا ضرورت ہے ؟ 48 لاکھ 18 ہزار سات سو 60 روپے خاکروبوں کو ادا کیے جائیں گے ان خاکروبوں کو کیا کام دیا جاتا ہے اور انکی کیا ڈیوٹی ہے ؟ بجائے اسکے یہ پیسہ بچا کر ہمارے زمینداروں کے جو کھال کھچے ہیں

انکو پکا کیا جانا اس طرح جو پانی ضائع کیا جاتا ہے اسکو صحیح طور پر استعمال کیا جانا چاہئے - میں نے اسکا سارا جائزہ لیا ہے - اسیطرح دیگر عملے میں بھی ایسے اعدادوشمار ہیں - یہ تمام نان ڈویلپمنٹ ڈیمانڈز ہیں - اگر یہاں کوئی ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے تو عملے کا بڑھانا نہایت مناسب تھا ہمیں کوئی اعتراض نہ تھا جہاں پر عملہ کی کوئی اور ترقی نہیں ہوتی ہے - اگر ڈویلپمنٹ نہیں ہوتی ہے تو اس میں اضافے کا کیا مطلب ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پیسہ کو بچا کر ہمارے جو زمیندار بھائی ہیں ان کی بہبود پر خرچ کیا جانا چاہئے - اور ہم جو آئے دن آبیانہ بڑھاتے ہیں اسکو کم کیا جانا چاہئے - کیونکہ جب یہ اخراجات بڑھ رہے ہیں تو یہ بھی بڑھیں گے

جناب سپیکر - اس پر حاجی مقصود احمد بٹ صاحب کی کٹ موشن ہے -

حاجی مقصود احمد بٹ - اس پر میاں صاحب کافی بول چکے ہیں اسلئے میں نہیں بولتا -

جناب سپیکر - حاجی مقصود احمد بٹ صاحب نے اپنی کٹ موشن واپس لیتے ہیں چوہدری خوشحال محمد خان کی تحریک تخفیف زر ہے -

چوہدری خوشحال محمد - جناب سپیکر میں تحریک تخفیف زر پیش کرتا ہوں کہ —

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی مجموعی رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے - صوبے میں آب رسانی کی کمی اور آبیانے کی غیر معمولی شرحات کو زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر - چوہدری خوشحال محمد خان صاحب کی طرف سے تخفیف زر کی تحریک ہے -

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی مجموعی رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے - صوبے میں آب رسانی کی کمی اور آبیانے کی غیر معمولی شرحات کو زیر بحث لایا جائے -

چوہدری خوشحال محمد - جناب سپیکر میں اس سلسلے میں صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ ہماری گندم کی فصل کی پیداوار میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس کی بڑی وجہ نہری پانی کی کمی ہے - اس کی وجہ رقبہ بہت کم زیر کاشت آیا ہے - اس کے علاوہ ہیڈ ورکس سلیمانکی کے اوپر پانی کی سپلائی انہار کی منظور شدہ سپلائی سے بھی کم رہتی ہے - اور یہ سلسلہ گرمیوں میں بھی قائم رہتا ہے - جب کہ دریاؤں میں وافر پانی ہوتا ہے - میری معلومات کے مطابق سلیمانکی ہیڈ ورکس پر زیادہ سے زیادہ پانی 12 سو کیوسک پہنچتا ہے - جب کہ نہروں کی ضرورت تیرہ ہزار یا ساڑھے تیرہ ہزار کیوسک کے قریب ہے اس سسٹم کو صحیح طور پر چلانے کے لئے پندرہ ہزار کیوسک درکار ہے اتنی بڑی پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے جناب والا کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا اقدامات کئے جارہے ہیں ؟ میرے علاقہ میں فائو ایل اور بو راجباہ میں گندم کی فصل کے لئے بہت کم پانی رہا ہے اور ایک ماہ میں صرف ایک ہفتہ چلتی رہی ہے -

جناب سپیکر - محمد رفیق صاحب کی طرف سے کٹ موشن ہے -

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر میں تخفیف زر کی تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دئے جائیں -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے - کاشتکاروں کو آبپاشی کا پانی مہیا کرنے میں محکمہ کی نااہلی کو زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر - محمد رفیق صاحب کی طرف سے تخفیف زر کی تحریک ہے -

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دئے جائیں -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے - کاشتکاروں کو آبپاشی کا پانی مہیا کرنے میں محکمہ کی نااہلی کو زیر بحث لایا جائے -

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر میں آپ کی اجازت سے محکمہ آبپاشی کا ایک کالا قانون زیر بحث لانا چاہتا ہوں جس میں خود ہی مدعی ہوتے ہیں خود ہی وکیل ہوتے ہیں اور خود ہی منصف ہوتے ہیں جس سے تقریباً نہروں پر انحصار کرنے والے کاشتکار بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور بری طرح سے محکمہ کی ستم ظریفی کے شکار ہیں - جناب والا - یہ سلسلہ کچھ اس طرح سے ہے کہ جس وقت کالونی ایریا آباد ہوا اور نہروں کی ڈیزائننگ ہوئی موگے آؤٹ لٹ ڈیزائن ہوئے اور لوگوں کو پانی دیا گیا اس وقت وہ زمینیں جن کو پانی دیا جانا مقصود تھا اس کے مطابق نہروں میں پانی چلایا گیا جس حساب سے کاشتکار کو پانی مہیا کرنے کا کوٹہ مقرر کیا گیا تھا اس حساب سے موگہ جات ڈیزائن ہوئے اور یہ کوٹہ مختلف جگہوں کیلئے مختلف تھا - کسی جگہ 75 فیصد کسی جگہ 60 فیصد اور کسی جگہ 40 فیصد تھا اس سے ممکن ہے percentage میں مختلف علاقوں میں کچھ کمی بیشی ہو - تاہم وقت گزر لے کے ساتھ ساتھ جو un-command area تھے کسی بھی وجہ سے یہ زمینیں قابل کاشت نہ تھیں - بعد میں وہ زمینیں بھی کمانڈ قرار پائیں اور قابل کاشت سمجھتے ہوئے مختلف سکیموں میں وہ زمینیں الاٹ ہوئیں جن میں بے دخل مزار عین grow more سکیم کے الاٹی ہیں اور اس کے بعد منگلا ڈیم اور تربیلا ڈیم کے متاثرین لوگ بھی ہیں جن کو یہ زمینیں الاٹ کی گئی - اور یہ زمینیں بھی کمانڈ قرار پائیں اور ان کو انہیں نہروں میں سے پانی دیا گیا حالانکہ نہروں کا ڈیزائن وہی ہے - ان میں پانی اتنا ہی چل رہا ہے - اور موگہ جات کی مخصوص percentage کو کم کر کے اور چھوٹے کر کے ان زمینوں کو پانی دیا گیا پھر یہ کہ ٹیلوں کا پانی پورا کرنا مقصود تھا اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے محکمہ آبپاشی نے یہ کیا اس وقت جو موجود موگہ جات تھے ان کو متعدد کو بار remodel کر کے سائز چھوٹا کر کے اونچا کر کے ان میں پانی کم کیا گیا اور جو ان کا جائز حصہ بنتا تھا اس میں سے بھی کٹوتی کی گئی تب جا کے جیسے پہلے میں نے عرض کی ہے کہ مختلف سکیموں میں جو زمینیں الاٹ ہوئیں کمانڈ ہوئیں ان کو پانی دیا گیا - اب اس صورت حال کے تحت آپ اندازہ لگائیں کہ کاشتکاروں کا جو حق تھا جس کا وعدہ تھا اس میں کسقدر کمی آئی ہوگی - یہ بات میں اس سال پانی کی قدرتی کمی کے پیش نظر نہیں کر رہا ہوں بلکہ جو سابقہ سالوں کا روٹین تھا یعنی جو روٹین سے پانی چلتا رہا اس کے بارے میں میری یہ عرض داشت ہے -

اس صورت حال کے تحت کاشتکار حضرات بری طرح متاثر ہوئے ہیں - اور انہوں نے اپنی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنے اپنے موگا جات پر مجبوراً وہی کڑوا پانی جو قابل کشت نہیں سمجھا جاتا تھا وہاں ٹیوب ویل لگائے حالانکہ نہروں کی seepage عرصہ ساٹھ ، ستر اسی سو سال سے ہو رہی ہے اور نہروں کے ساتھ ساتھ کچھ پانی قابل کشت بھی ہے ، اور پانی کی کمی تمام ایریا بن جانے سے ہوئی ہے اس کی میں مثال دیتا ہوں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک نہر کا سب ڈویژن ہے جسے بھاول سب ڈویژن کہتے ہیں وہاں سے چار پانچ نہریں چلتی ہیں - اس پانی کی کمی سے پہلے جو نئے کمانڈ ایریاز اس میں شامل کئے گئے وہ پانچوں نہریں ایک ساتھ بھر کر چلتی تھیں اور ٹیلوں پر پانی جاتا تھا - ان کمانڈ ایریاز کو جو اس میں add کئے گئے ان کو پانی دینے کے بعد وہ پانچوں نہریں کبھی ایک ساتھ بھر کر نہیں چلی ہیں - وہاں پر روٹین یہ ہے کہ باری باری نہروں کو پانی دیا جاتا ہے - کبھی ایک ہفتے کے لئے ایک نہر بند کر دی کبھی دوسری نہر بند کر دی - کبھی تیسری بند کر دی حتیٰ کہ ایک روٹین تو محکمہ نہر کی اپنی ہے - اس روٹین سے نہروں کو ایک ایک ہفتہ بند کرکے ٹیلوں کو پانی مہیا کرتے ہیں - اس صورت حال کو بھی برداشت کرتے ہوئے کاشتکار نے یہ طریقہ سوچا کہ ایک باری نہ لگائے کیونکہ پانی کی کمی تھی اس سلسلے میں میں ایک مثال دیکر سمجھاتا ہوں کہ ایک آدمی کھانا دن میں تین بار کھاتا ہے - وہ سوچتا ہے کہ چلو میں دو بار کھا لیتا ہوں اور ایک بار کا چھوڑ دیتا ہوں - پھر کمی اور ہوئی تو اس نے یہ سوچا چلو میں ایک بار کھا لیتا ہوں تین بار نہیں کھاتا ہوں اس طرح اس نے اپنا روٹین بنا لیا - اس طرح سے اس نے نہری پانی کی کمی کی وجہ سے اپنا روٹین بنایا یعنی اپنی ایک باری چھوڑ کر پانی لگانا شروع کیا پھر اور کمی ہوئی تو دو باریاں چھوڑ کر پانی لگانے لگا - کبھی ایسا ہوا کہ نہر میں قدرتی وجہ سے سیلاب آگیا یا اس میں کوئی بریچ ہو گیا تو اس وجہ سے پانی کی روٹین خراب ہوگئی تو بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ اس کو ایک ایک مہینے کے بعد پانی ملا یا دو دو مہینے کے بعد پانی ملا - تو ان کمیوں کو پورا کرنے کے لئے نہروں پر موگوں کے ساتھ ٹیوب ویل لگائے گئے ان کے ذریعے جو پانی کی کمی کاشتکار نے پوری کی ہے اور پھر جوں جوں زراعت ترقی کرتی گئی اور کاشتکار نے بھی اپنی کاشت کو بڑھانے کے لئے

extensive اور intensive کاشت کی ہے اور اپنی کاشت کو کئی گنا بڑھایا ہے - اب جو بات آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں جس کے لئے میں نے گذارشات پیش کیں ہیں - وہ یہ ہے کہ نہری پانی جو کاشتکار کو مہیا کیا جاتا ہے - آبادکاری کے وقت سے جو محکمہ نے مخصوص کیا تھا - اس میں بھی پانی کی مقدار کم کر دی گئی ہے - نئی زمینیں آباد کرنا قومی مفاد میں ہے بلکہ میں تو اس حق میں ہوں کہ ایک ایک انچ جگہ کو زیر کاشت لایا جائے - تاکہ قومی پیداوار میں اضافہ ہو مگر اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ پہلے والوں کے گلے کاٹ دیئے جائیں - کاشتکار نے اپنی کاشت کو بڑھانے کیلئے ذاتی وسائل استعمال کئے ہیں اور انہی لوکل arrangement کی وجہ سے جن میں ذاتی وارہ بندی پانی اندرون ذاتی رقبہ جات اور ٹیوب ویل وغیرہ شامل ہیں اپنی کاشت کو بڑھایا ہے - میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایک طرف تو محکمہ آبپاشی نے پانی کم کیا ہے اور دوسری طرف آبیانہ کی شرح متعدد بار بڑھائی ہے - محکمہ کا یہ حق نہیں بنتا کہ وہ آبیانہ بھی اسی حساب سے بڑھائے جس حساب سے کاشتکار نے اپنے ذاتی وسائل سے اپنی کاشت بڑھائی ہے - حق ان کا یہ ہے کہ جتنا پانی دیتے ہیں اس حساب سے اپنا آبیانہ وصول کریں - نہ کہ پٹواری کی خسرہ گرداوری کی رپورٹ سے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - ریاض حشمت جنجوعہ صاحب -

جناب ریاض حشمت جنجوعہ - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں -

مسئلہ جسے زیربحث لانا مقصود ہے وہ یہ کہ ٹیوب ویلوں کو چلانے ، سیم نالوں کی دیکھ بھال اور سیم و تھور کی روک تھام میں غفلت برتنے کو زیربحث لایا جائے -

جناب سپیکر یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ ٹیوب ویلوں کو چلانے ، سیم نالوں کی دیکھ بھال ، سیم و تھور کی روک تھام میں غفلت برتنے کو زیربحث لایا جائے ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب سپیکر ۔ محکمہ آبپاشی کے فرائض میں نہ صرف پنجاب کے بے مثال نہری نظام کی نگرانی شامل ہے بلکہ یہ محکمہ صوبہ بھر میں سیم اور تھور کا تدارک کرنے لئے سیم نالوں کی کھدائی اور پرانے سیم نالوں کی صفائی کے علاوہ ان ٹیوب ویلوں کا ذمہ دار ہے جو زیر زمین پانی کی سطح کو نیچے رکھنے کے لئے صوبہ بھر میں لگائے گئے ہیں ۔ لیکن اس معزز ایوان کا ہر رکن میری اس بات کی گواہی دے گا محکمہ آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرنے سیم اور تھور کا تدارک کرنے اور اس مقصد کے لیے نصب شدہ ٹیوب ویلوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور سیم نالوں کو چالو رکھنے میں بری طرح ناکام ہوا ہے ۔ جناب والا ۔ اب جبکہ نہری پانی کی کم یابی کی وجہ سے گندم گنا اور دیگر نقد آور فصلات کی اوسط پیداوار زوال پذیر ہے ۔ سیم اور تھور کا مرض ہماری سونا اگلتی زمینوں کو نگل رہا ہے ۔ نہروں کے کنارے کمزور ہو چکے ہیں اور تہیں ریت سے اٹی پڑی ہیں ۔ سیم نالوں میں سرکنڈے اور دوسرے خود رو پودے اگ آئے ہیں اور اکثر ٹیوب ویل بند پڑے ہوئے ہیں ۔ سابقہ دور حکومت میں جو ٹیوب ویل سیم نالوں کے کنارے نصب کیے گئے تھے وہ نوے فیصد بند پڑے ہوئے ہیں ۔ سیم نالوں کی صفائی کا کام ایسے لگتا ہے ترک کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ اس محکمہ کی ستم ظریفی یہ ہے کہ ہر سال بڑی چابکدستی اور غیر معقول طریقے کے ساتھ آبیانہ کی شرح میں اضافہ کر دیا جاتا ہے حالانکہ جو حکمت انجام نہ دی جا رہی ہو اس کا معاوضہ وصول نہیں کیا جا سکتا ۔ جناب والا ۔ ہمارے ضلع جھنگ میں نہری پانی دوسرے اضلاع کی نسبت بہت کم ہے ۔ اگر پانی کا صرف تیس یا چالیس فیصد دیا جاتا ہے تو آبیانہ ہم سے سو فیصد وصول کیا جاتا ہے ۔ اسلئے ہمیں سو فیصد پانی دیا جائے یا پھر آبیانہ صرف چالیس فیصد وصول کیا جائے ۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارا زیر زمین پانی

قابل استعمال اور میٹھا ہے اس لئے پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمارے موگوں پر ٹیوب ویل نصب کئے جائیں - جناب والا - اس کے علاوہ اس سال نہری پانی کے نہ ہونے کی وجہ سے اور ٹیوب ویلوں کے بند ہونے کی وجہ سے گندم کی پیداوار میں جو کمی واقع ہوئی ہے وہ گورنمنٹ کے تخمینوں کے مطابق 23 لاکھ ٹن ہے - جناب والا - یہ 23 لاکھ ٹن گندم جو کم پیدا ہوئی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسی حساب سے کاشتکار کو اس سال کم آمدنی ہوئی ہے - اس لئے آبیانہ پر اس سال کاشتکار کو خصوصی چھوٹ دی جائے- اور ان حالات میں جناب والا - میں یہ گزارش کروں گا کہ میری یہ تحریک تخفیف زر جو حقائق پر مبنی ہے اور محکمہ آبپاشی کے کل مطالبہ زر میں سے ایک روپیہ کم کر دیا جائے -

جناب محمد شاہ کھگہ - - جناب والا - ریاض حشمت جنجوعہ صاحب نے بڑی تفصیل سے اس مد کو بیان کیا ہے - مد کا متن ہے کہ ایک ارب 47 کروڑ 84 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی رقم بسلسلہ مد آبپاشی میں سے ایک سو روپے کم کر دیے جائیں - اسی مسئلہ میں ٹیوب ویلوں کو چلانے سیم نالوں کی دیکھ بھال اور سیم اور تھور میں روک تھام کی غفلت کو زیر بحث لایا جائے اس مسئلہ میں میں صرف یہ کہوں گا کہ جو ٹیوب ویل لگا دئے جاتے ہیں - انہیں صحیح طور پر چلانے کا انتظام نہیں کیا جاتا ہے - اگر آپ ایک ٹیوب ویل کا تخمینہ 50 ہزار سے 75 ہزار روپے میں لگا جاتا ہے - کہ اگر وہ ٹیوب ویل ایک سال میں ناکارہ ہو جائے تو وہ پچاس ہزار یا 75 ہزار روپے جو حکومت اس پر خرچ کرتی ہے وہ ضائع ہو جاتے ہیں - اس کی اور سیم نالوں کی دیکھ بھال کی طرف توجہ دینی چاہیے اور سیم اور تھور ایک ایسا مسئلہ ہے جو زراعت کو گھن کی طرح چاٹ رہا ہے - اس مسئلہ پر خصوصی توجہ دی جائے اور غفلت برتنے والوں کا تدارک کیا جائے - اس سلسلہ میں میں یہ سفارش کروں گا جو میں نے تجویز دی ہے کہ ایک ارب 47 کروڑ میں سے ایک سو روپے کم کر دیا جائے منظور کی جائے -

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر - آپ کی اجازت سے میں ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں - میں اپنی باتوں میں غالباً مالیہ کا لفظ کہہ گیا ہوں اصل میں یہ آبیانہ ہے - اس میں اگر ضروری

تصحیح کی اجازت فرما دیں تو مشکور ہوں گا ۔ کیوں کہ اس میں تصحیح ہونی چاہیے ۔ مالیہ اور چیز ہے آبیانہ اور چیز ہے ۔ اس کو آبیانہ سمجھا جائے اور آبیانہ لکھا پڑھا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ آبیانہ ہی کہنا چاہتے تھے ۔ اب فضل حسین راہی کی ایک کٹ موشن ہے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی رقم بسلسلہ مد آبپاشی میں سے ایک سو روپے کم کر دئے جائیں ۔ مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے اختیارات کا ناجائز استعمال ۔ بھاری مشینری کے لئے فالتو پرزہ جات کی درآمد اور سرکاری رقوم اور زرمبادلہ کا ناجائز استعمال پنجاب کے آبپاشی کے پانی کی بہم رسانی میں محکمہ کی ناکامی کو زیر بحث لایا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ فضل حسین راہی کی طرف سے یہ تحریک تخفیف ہے ۔

کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی رقم بسلسلہ مد آبپاشی میں سے ایک سو روپے کم دئے جائیں ۔

اس پر راہی صاحب اظہار خیال فرمانا چاہیں گے ۔

جناب فضل حسین راہی ۔ جناب مجھے پنجابی میں بات کرنے کی اجازت دی جائے ۔ پنجاب دا خاصہ حصہ سیراب کرن والی نہر جہلم لنک اک مہینہ بند کرن دے نال پنجاب دی فصلاں واسطے ، پنجاب دی بوائی واسطے جہڑی صورت حال پیدا ہوئی اے اور آئندہ سالاں وچ پنجاب نوں اسی حوالے دے نال جہڑہ معاشی نقصان ہونا اے ۔ میں اوھدی حوالے دے نال عرض کرنا چاہدا ہاں کہ جدوں اے مسئلہ ساڈے اپنے ملک دا سی ساڈے اپنے صوبے دا مسئلہ سی ۔ جدوں ایہ ساری گل سارے محکماں دے علم وچ سی ۔ ساریاں وزارتاں دے علم وچ سی اور پاکستان دی حکومت دے علم وچ سی ۔ کہ اوھدے بند رہن نال معاشی طور تے بڑے برے اثرات مرتب ہوں گے ۔ فصلاں گھٹ ہوون گیاں ۔ اور اوہ کسان تے اوہ چھوٹے زمیندار جنہاں لوکاں دا سہارا ای اے کاروبار اے زراعت دا ۔ اونہاں لوکاں نوں معاشی طور تے او

لوگ بہت زیادہ کمزور ہوں گے - تے اس مسئلے نو حل کرن واسطے اس نہر دے وچ پانی چھڈن واسطے اک مہینہ دی جیہڑی تاریخ دیتی گئی اے اوھدی سینوں تاں کوئی وجہ سمجھ وچ نئیں اندی - اساں اے سمجھدے ہاں کہ اس مسئلے نوں ایس کر کے ڈیلے کیتا جا رہا ہے کہ اعدا کوئی نہ کوئی مستقل حل لبھ لیا جائے گا - لیکن ایہ کی پچھلے سال دی ہاراں گویا ایہ نہر پچھلے سال وی بند ہوئی سی - لیکن اس ویلے ساڈے کول زیادہ پانی سی - فالتو پانی سی اور ارہ پانی فوری طور تے چھڈن دے نال اے مسئلہ پریس دے سامنے نئیں آیا اور عوام دے سامنے نئیں آیا لیکن اے حقیقت بند ہوئی اور اس توں پہلے وی 1972ء اور 1974ء وچ تے اوھدے بعد وی اسی نہر دا مسئلہ ہمیشہ پیدا ہوندا رہا - میں ایمانداری دے نال سمجھدا ہاں کہ جیہڑا نقصان ایسی نہر دی بندش دے نال زمینداراں تے چھوٹے کسانان نوں غریبان نوں ہویا - میں سمجھدا اونان نوں کمپینسیشن دین واسطے سانوں مالیہ تے آبیانہ اونھاں ڈویژناں دا کم از کم گھٹ توں گھٹ حد تک کر دینا چاہیدا اے - تاکہ اونھاں نوں کم از کم کچھ اے تاں رعایت ملے - اونھاں لوگاں دا کوئی قصور نئیں سی - اے سارا کچھ حکومت دی ناقص حکمت عملی دے نال ہویا - اور اے جیہڑے عام لوگ نے جنھاں دا سارا کاروبار ہی ایہدے اتے چلدا اے - انھاں نوں کم از کم ایہدی رعایت ضرور ملنی چاہیدی اے - میرا اے موقف اے کہ ہوون وی جیہڑا نہر دا مسئلہ اے انہوں مستقل طور تے حل نئیں کیتا گیا اے - بلکہ تھوڑی بہتی بارش دی وجا نال فالتو پانی آ جانن دی وجا نال اینہوں کھولیا گیا اے اور اگر اے گل نئیں تے ایہہ جیہڑی ریشو پانی دی اج موجد اے یا نہر کھولن ویلے موجود ہے اوہ 10 - 9 دن پہلے اوھی پانی اونھاں ای موجود سی - تے اوس ویلے وی اوہ کھول لیا جا سکدا سی - لیکن بہرحال میں اے گل سمجھدا کہ کہ ایہدا آئندہ واسطے ساڈے کولوں کوئی تاں کوئی مستقل حل ہوناں چاہیدا اے - کہ آئندہ سال نوں ایس قسم دی تکلیف پیدا نہ ہووے اور جیہڑے اثرات اج اس پانی دی بندش نال پیدا ہوئے نے اوھی ساڈے واسطے خطرناک نہیں ہونے اوہ اک قسم دی وارننگ سمجھیاں جائے - آئندہ معیشت نوں تباہ ہوون تو بچائن واسطے ایس مسئلے نوں مستقل طور تے حل کیتا جائے اور ایہ بڑا ضروری اے میرا اک موقف اے پانی دی سپلائی وچ جیہڑاں نہراں توں لوگاں توں آبپاشی واسطے دتا جاندا اے اوھدے وچ ، ارھدے کھلن تے بند کرن وچ خاصہ رشوتاں اور سفارشاں چلدیاں نے کم از کم ایہ اے کہ اقساط دی بنا اتے لوگوں نوں پانی مہیا ہوناں چاہیدا اے اور ایہدے وچ محکمہ

دے اوہ آفسر جیہڑے بدعنوانیاں دے مرتکب ہوندے اے یا سفارشاں تے رشوتاں دی بنیاد دے اتے لوکاں توں پانی فراہم کر دے نیں یا وڈے تے چھوٹے زمیندار دی بنیاد تے پانی فراہم کر دے نہیں یا زیادہ تعلقات تے تھوڑے تعلقات ہوون دی بنیاد تے فراہم کر دے نیں ۔ اونہاں لوکاں نوں پچھنا چاہیدا اے کہ اوہ لوکاں دے نال انصاف کرن اور ساری عوام دے نال اکو جیہاں سلوک ہووے اور اکو جیہاں پانی ضرورت دے مطابق اونہاں نوں دتا جاوے ۔ میں چیمہ صاحب دی اس گل نال بڑا اتفاق کردا آں کہ جیہڑی اونہاں نے تقریر پیش کیتی اے کہ نہراں دے نال نال سڑکاں مستقل بڑان دیہاں چاہیدیاں نے تاں جو جیہڑا سانوں پٹڑیاں بنان واسطے خرچا پیندا اے اوہدے توں اسی بچ جائیے ۔ اور نہراں دی حفاظت وی سڑکاں بن دے نال زیادہ ہووے گی اور ایہ جس طرح حسن محمود صاحب نے پوائنٹ آوٹ کیتا اے کہ ڈی سلٹنگ ہونی چاہیدی اے ۔ لیکن ایس گل تے غور رکھنا چاہیدا اے کہ ہر اک تے سانوں چیک لان چاہیدا اے ساڈی وزارت توں کی جیہڑے اے ڈی سلٹنگ واسطے ٹینڈر ٹینڈر اوندے نے ۔ جیہڑے اے لوکاں نوں ٹھیکے دیندے نے اوہدے وچ بہت زیادہ گھپلے ہوندے نے ایہ گھپلے نہیں ہونے چاہیدے اور لکھاں کروڑاں روپے جیہڑا ٹھیکیداراں نوں صرف ایس واسطے دے دتا جاندا اے اوہ اونہاں دے منظور نظر ہوندے نے اور اکثر ٹھیکیدار افسران نے خود بھرتی کیتے ہوندے نے ۔

جناب سپیکر صاحب میں چھوٹا جیہا ہوندا سی جدوں اے گل سندا سی کہ کالیے باغ دے کول ایک ڈیم بنے گا تے اوہ ڈیم دے بن نال پنجاب دے پانی دا مسئلہ حل ہو جاؤ گا ۔ اج وی کدی کدی اسی او گل سندے آں لیکن نہ کدے ڈیم بنیا اور پچھلے 20 وریاں توں ایدی ملک وچ کھپ وی پئی رہی کہ ڈیم بنے گا اوندے نال پانی دا مسئلہ حل ہو جائے گا ۔ لیکن اس قسم دا کوئی ڈیم شرم نہیں بنیا ۔ اس واسطے میں تہانوں اے گزارش کراں گا کہ جدوں اے گل دا ساتوں پتہ اے کہ پنجاب دی پانی دی ضرورت جیہڑی اے او زیادہ اے اور اوہنوں پوری کرن واسطے اگر اسی اے سمجھ دے آں ایمانداری نال کے سانوں ڈیم جیہڑے آ او بنانے چاہیدے آ اور انہاں دے وچ میرے خیال وچ کوئی زیادہ لوکاں دی نہولت آ اور معاشی طور تے اینوں مضبوط کرن دی گل اے ۔ کوئی غلط گل نہیں ۔ بڑی مہربانی ۔

ملک طیب خان - جناب والا مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت ہے ۔

مسٹر سپیکر - آپ اس تخفیف زر کی تحریک کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں ۔

ملک طیب خان - میں ان کی تائید میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - جی ۔

ملک طیب خان - میں ان کی تائید میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - جی فرمائیے

ملک طیب خان - جناب سپیکر میں آپکی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس نہر کا جو اعلان ہوا ہے کہ یہ کھل گئی ہے ۔ اس کے متعلق اخباروں میں مختلف قسم کے بیان ہیں ۔ ایک تو اس کی یہ وضاحت کروائی جائے کہ یہ نہر مستقل طور پر کھل گئی ہے اور آئندہ بند نہیں ہوگی ، اس کے علاوہ فی الواقع ہی علاقے میں لوگوں نے جن مشکلات سے جو تھوڑی بہت فصل کاشت کی ہے ۔ انہیں ان کے آبیانے پر اس فصل پر ضرور کوئی نہ کوئی رعایت ہونی چاہیے اور یہ ان کا حق ہے اور اس کے ساتھ ہی سڑکات کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے کہ نہر کے ساتھ اگر سڑکیں پختہ ہوجائیں اور ہر روز بیلداروں کے اور ان کے بنانے کے خرچے ہیں اس سے ملک کو نجات مل جائے گی ۔ السلام علیکم ۔

جناب سپیکر - جناب نثار احمد صاحب ۔

جناب نثار احمد - جناب سپیکر میں آپ کی اجازت سے اس مد میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں ۔ گذارش یہ ہے کہ آبیانے کے سلسلہ میں بہت سی باتیں کی گئی ہیں لیکن جو بنیادی بات ہے وہ ابھی تک زیر بحث نہیں لائی گئی ۔ زمیندار کی معیشت چونکہ زراعت پر انحصار کرتی ہے اور زراعت جو پانی پر base کرتا ہے ۔ آبیانے کی شرح جو مقرر کی گئی ہے ، اس حساب سے زمیندار کو پانی نہیں ملتا اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے ایسے ٹیوب ویل لگانے پڑتے ہیں اور وہ زمیندار جو اپنے ٹیوب ویل سے پکی فصلوں کو پانی دیتا ہے اسے بھی آبیانے میں چارج کر لیا جاتا ہے ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو زمیندار اپنے ٹیوب ویل سے فصلوں کو پانی دیتا ہے وہ آبیانے کی فصل سے منہا کر لیا جائے تاکہ اس میں تھوڑا سا

incentive پیدا ہو جائے - اس سے زراعت کی Ratio ضرور بڑھے گی - میرے خیال میں اس ایوان کے سامنے اگر آپ یہ تجویز پیش کریں گے تو زمیندار طبقہ اصولی طور پر اسے درست مانے گا -

مسٹر سپیکر - ویسے تخفیف زر کی جو تحریک پیش ہوئی ہے، اس میں موورز صاحبان اسی سلسلہ میں اپنی مرضی کے مطابق کافی بحث و مباحثہ کر سکتے ہیں، لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ تخفیف زر کی تحریک میں ہم کٹوتی کیوں کرنا چاہتے ہیں، کس بنیاد پر کرنا چاہتے ہیں ہماری بات relevant رہنی چاہیے - سید طاہر احمد شاہ اپنی کٹ موشن پیش کریں گے -

جناب طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر میں تحریک تخفیف زر پیش کرتا ہوں —

''کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی رقم بسلسلہ مد ''آب پاشی'' میں سے سو روپے کم کر دیے جائیں -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے - اختیارات کا ناجائز بھاری مشینری کے لئے فالتو پرزہ جات کی درآمد پر سرکاری رقوم اور زرمبادلہ کا ناجائز استعمال اور پنجاب میں آبپاشی کے پانی کی بہم رسانی میں محکمہ کی ناکامی کو زیر بحث لایا جائے -

مسٹر سپیکر - سید طاہر احمد شاہ صاحب کی طرف سے تخفیف زر کی یہ تحریک پیش کی گئی ہے :—

''کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی رقم بسلسلہ مد ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیے جائیں -

جناب طاہر احمد شاہ - جناب سپیکر - میرا اس کٹوتی کی تحریک پیش کرنے سے مقصد جناب فاضل وزیر آبپاشی کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ہے کہ محکمہ آبپاشی کے مشینری اور سٹور ڈویژن ہر سال بھاری مشینری کے پرزہ جات کی خرید کرتا ہے اور اس خرید کے ضمن میں محکمہ کی طرف سے اسراف بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اعلیٰ افسران کی بددیانتی اور بہت بڑی بڑی کمپنیوں کے ساتھ ملی بھگت کی وجہ سے انہوں نے پرزہ جات کی درآمد کے سلسلہ میں اس قسم کی شرائط عائد کر رکھی ہیں جس کی وجہ سے ہمارے ملک کا لاکھوں روپے کا زرمبادلہ ہر سال زیادہ رقم کی

ادائیگی کی وجہ سے ضائع ہو جاتا ہے ۔ حالانکہ ہم ایک غریب ملک سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم اس عیاشی کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ ہم اپنا قیمتی زرمبادلہ اس طریقہ سے اور غلط پالیسی کی وجہ سے ضائع کرتے رہیں ۔ جناب والا دنیا میں مشینری کے پرزہ جات کی اقسام چار قسم کی ہیں ۔ ایک genuine ہے ایک original equipment کی صف میں آتا ہے اور ایک replacement یعنی متبادل پرزہ جات اور ایک indigenous part ہوتے ہیں ۔ یہاں محکمہ تین قسم کے پرزہ جات کی خریداری ہر سال کرتا ہے ، ایک کو لوکل پرچیز کہتے ہیں ۔ دوسرا حکومت پنجاب کی طرف سے سنٹرل پرچیز کے محکمہ کے ذریعہ پرزوں کی بازیابی کی جاتی ہے اور تیسرا حکومت زرمبادلہ کے ذریعہ جسے سی اینڈ ایف پرچیز کا نام دیا جاتا ہے حکومت پرزوں کی درآمد خود کرتی ہے ۔ اب جناب والا جب مقامی طور پر لوکل پرچیز کے ذریعہ پرزے ٹھیکیداروں کے ذریعہ خریدتے ہیں تو یہ افسران اور ٹھیکیداروں کی ملی بھگت کی وجہ سے ایک چیز کے نرخ بڑھا دیے جاتے ہیں اور اس طریقہ سے حکومت کے خزانے پر ناجائز بوجھ ڈالا جاتا ہے اور انہی پرزہ جات کی قیمتوں کا اگر تقابل آپ جب پنجاب کے سنٹرل پرچیز کے ادارہ کے ، سپلائی کے ادارہ کے ساتھ کرتے ہیں تو یہ ایک حقیقت ثابت ہو سکتی ہے کہ انہیں پرزہ جات کی جن پرزہ جات کی قیمت ہزاروں روپے ہوتی ہے یہ اس سے بہت کم نرخوں پر بازیابی کی جاتی ہے ۔ اب یہ نہ تو اپنی لوکل پرچیز میں اور نہ سنٹرل سپلائی ڈیپارٹمنٹ پر Warrant Certificates یہ شرط عائد کرتے ہیں ۔ مگر انہیں پرزہ جات کی جب حکومت پنجاب کے محکمہ آب پاشی بیرون ملک سے درآمد کرتا ہے تو وہاں پر Warrant Certificate کی ایک کلاز عائد کر دی جاتی ہے اور اس طریقہ سے جو اس مشینری کے بنانے والے ادارے ہیں ان کے پاکستان میں سول ایجنٹ ہیں ، یا سول ڈسٹری بیوٹرز ہیں انہوں نے ان کی monoply قائم کر رکھی ہے اور اس طریقہ سے وہ جو بھی چاہتے ہیں اپنی من مرضی سے ان کے نرخ حکومت کو quote کرتے ہیں اور حکومت اس ناجائز پابندی کی وجہ سے زائد رقم ادا کرنے پر مجبور ہوتی ہے جناب والا یہ ایک مسئلہ ہے جس کی وجہ سے ، ان ناجائز اور ناروا پابندیوں کی وجہ سے ایک طرف تو ہمارے ملک میں چند مخصوص کمپنیوں کو اجارہ داری کا نظام قائم کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور دوسری طرف یہ ہے کہ ہر سال ہمارے اس صوبے کے عوام کے لاکھوں روپے کا ضیاع ہوتا ہے ۔

میں اس ضمن میں عرض کرونگا کہ اس پر نظر ثانی کی جانی چاہیئے ان حقائق کی تحقیقات کی جانی چاہیئے اور اگر میری معلومات درست ہوں تو محکمہ کو اور فاضل وزیر آبپاشی کو اس قسم کے احکامات جاری کرنے چاہیئں کہ اس قسم کی جو ناجائز پابندیاں ہیں جنکی وجہ سے حکومت پنجاب کو ہر سال لاکھوں روپے کا خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے وہ ختم ہو سکے ۔ جناب والا اب میں ٹیوب ویلز کی طرف نشاندہی کرنا چاہتا ہوں ۔ میرے علم میں یہ بات بھی لائی گئی ہے کہ جب لاکھوں روپے کا زر کثیر خرچ کر کے ٹیوب ویل نصب کئے جاتے ہیں تو ان کے لئے جب کولیشنز یا لینٹرز دیئے جاتے ہیں تو ان میں (stainer) سٹینر پائپ کی قیمت بھی brass کی قیمت چارج کی جاتی ہے اور بورنگ کرتے وقت brass stainer کی بجائے وہاں ناریل کا سٹینر ڈال دیا جاتا ہے ۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ناریل کا سٹینر ایک یا ڈیڑھ سال صحیح طریقے سے چلتا ہے مگر اسکے بعد ٹیوب ویلز کا سٹینر choke ہو جاتا ہے اور اس طریقے سے ہمارے بیشمار ٹیوب ویل جن کی مرمت کے لئے اس بجٹ میں بیشمار رقم رکھی گئی ہے اس طریقے سے بند ہو جاتے ہیں اور ہر سال انکی مرمت کے نام پر یا انکے دوبارہ نصب کرنے کے نام پر اس قسم کے منصوبے بنانے سے کروڑوں روپے ضائع کر دیئے جاتے ہیں ۔ جناب والا ان تمام چیزوں پر حکومت پنجاب کی گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے ۔ ہمارے صوبے میں وسائل کی کمی ہے ۔ حکومت کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ ہر حکومت چاہتی ہے کہ ہم عوام کی فلاح و بہبود کے لئے زیادہ فلاحی اور ترقیاتی منصوبوں کا اجرا کریں اور منصوبے بنائیں ۔ مگر وسائل کی کمی ہے مطالبات اور مسائل بیشمار ہیں اور حکومت کی دسترس وسائل سے باہر ہیں ۔ مگر اس قسم کی جو دھاندلیاں ہو رہی ہیں ۔ بدعنوانیاں ہو رہی ہیں جو لاکھوں اور کروڑوں روپے غلط کاریوں کی وجہ سے ضائع ہو رہے ہیں مگر ہم ان کو پوری طرح چیک کر کے ان رقوم کو بچا کر عوام کی فلاح و بہبود اور دیگر منصوبہ جات تیار کر سکتے ہیں ۔ جناب والا میری اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ حکومت پنجاب کو ان بدعنوانیوں کی طرف بھی پوری طرح سے توجہ دینی چاہیئے ۔

جناب سپیکر ۔ مطالبہ نمبر 9 کے سلسلہ میں یہ ایک ہی طرح کی کٹوتی کی تحریکیں تھیں جو فاضل mover نے پیش کیں ۔ ان کی نوعیت ذرا بدل جاتی ہے ان کو ساتھ ہی take up کر لیں ۔

ایک معزز ممبر - اکٹھی کر لیں اس کے بعد جواب آ جائے گا پھر یہ اگلی مد میں چلی جائیں گی -

جناب سپیکر - تو بسم اللہ کیجئے مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی طرف سے اس پر ایک اور کٹوتی کی تحریک ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر میں یہ تخفیف زر کی تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ ایک ارب47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی رقم بسلسلہ ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے - پنجاب میں ڈرپ اور سپرنکل سسٹم کو متعارف کرنے اور مقبول بنانے میں محکمہ کی ناکامی کو زیر بحث لایا جائے- آپ اب اور اکٹھی کرینگے یا میں بول لوں -

جناب سپیکر - مخدوم زادہ صاحب کی طرف سے یہ کٹوتی کی تحریک ہے کہ ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے کی رقم بسلسلہ ''آبپاشی'' میں سے ایک سو روپے کم کر دیئے جائیں فرمائیے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب سپیکر پانی کی کمی ہے اور جو زمین زیر کشت آئی ہے وہ زیادہ ہے - اسلئے ہمارے لئے یہ لازمی امر ہے کہ ہم پانی کو conserve کریں - اسکے استعمال کو بہتر بنائیں - اور جو disparities ہیں چاہے وہ صوبوں میں ہوں انکو بھی کم کرنے کی کوشش کریں - کیونکہ ہمیں 826 per thousand ملتا ہے اور اسکے مد مقابل دوسروں کو زیادہ ملتا ہے لیکن جب تک ہمیں اتنا پانی مل رہا ہے ہم sub soil water کی utilization sweet water zone میں کر سکتے ہیں -

ہم اگر ملے جلے پانی کو سپرنکل اور ڈرپ اریگیشن کو introduce کریں اور بجلی میں رعایت ملے اور پکے کھالے بنائیں تو ہم کافی پانی کی مقدار حاصل کر سکتے ہیں اور بچا سکتے ہیں - اور salinity water logging کا معاملہ create کئے بغیر زیادہ پانی فصلوں کو دے سکتے ہیں - لیکن یہ سب چیزیں تب ممکن ہیں کہ گورنمنٹ تقریباً ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر ڈرپ اور سپرنکل اریگیشن کے لئے equipment مہیا کریں اور sprinkler کی بالٹی جو exercises ہیں وہ مہیا کریں یا ہمیں بغیر ڈیوٹی کے لائسنس

دیئے جائیں میرا خیال ہے کہ یہ تو اعلان کیا گیا ہے کہ اس پر ڈیوٹی نہیں ہو گی - تاکہ ہم اس ڈرپ اور اس sprinkler irrigation سے کھاد بھی دے سکتے ہیں sticides بھی دے سکتے ہیں اور پانی کی سطح جڑوں تک جانے کی بجائے اور نیچے نہیں جائے گی - تو یہ سسٹم بڑا مفید ہو گا - اور اس سے بڑا فائدہ ہو گا اور Yield میں اضافہ ہو گا اسلیے میں درخواست کرونگا کہ یہ بھی ایک محکمے کو سکیم بنانی چاہیئے جہاں جہاں یہ possibilities ہیں اور جو جو کاشتکار یہ سہولت چاہتے ہیں انکو مہیا کی جائے اور مرکزی حکومت سے یہ کہا جائے کہ زمینداروں کو یہ فری لائسنس دے دیں تاکہ یہ equipment باہر سے بغیر کسی in port duty امپورٹ ہو اب جو اسکو بھیجنا ہے اور وہ بھیجے گیا جاتا ہے اور اس طرح ہمیں امپورٹ ڈیوٹی سے بھی بچت ہو گی اور ہم اپنے لئے یہ تمام سامان منگوا سکیں گے اسکے لئے ہمیں مرکزی حکومت سے سفارش کرنی چاہیئے کہ ایگریکلچریسٹس کو فری لائسنس پر یہ equipment منگوانے کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر - محمد صدیق انصاری صاحب کی طرف سے یہ تخفیف زر کی تحریک ہے -

جناب محمد صدیق انصاری - جناب سپیکر تحریک ہے کہ 8 کروڑ 3 لاکھ 75 ہزار 6 سو 90 روپے کی رقم بسلسلہ شق فلڈ کنٹرول و نکاس آب میں سے 100 روپے کم کر دیئے جائیں -

جناب سپیکر - محمد صدیق انصاری صاحب کی طرف سے کٹوتی کی یہ تحریک ہے کہ 8 کروڑ 3 لاکھ 75 ہزار 6 سو 90 روپے کی رقم بسلسلہ فلڈ کنٹرول اور نکاس آب میں سے ایک سو روپے کم کر دیے جائیں -

جناب محمد صدیق انصاری - جناب سپیکر اس مد میں Maintenance and repair پر 4 کروڑ 34 لاکھ 50 ہزار روپے کی رقم رکھی گئی ہے اور باقی آدھی رقم اسٹیبلشمنٹ پر خرچ کے لئے رکھی گئی ہے - جناب سپیکر جو رقم جون 84ء میں منظور ہوئی تھی وہ مئی اور جون 85ء میں خرچ ہوئی ہے اور یہ جو رقم منظور ہوئی ہے وہ مئی 86ء یا جون 86ء میں خرچ ہو گی - مئی اور جون کا مہینہ اس لئے منتخب کیا جاتا ہے کہ جولائی کے ماہ میں بارشیں ہوں اور فلڈ آئے اور آ گئی وہ دھاندلیاں جو انہوں نے جعلی منصوبوں کے نام پر کی ہوئی ہیں وہ فلڈ کے ساتھ بہہ کر

چلی جائیں - جناب والا یہ فلڈ زون کنٹرول کے محکمہ کے افسران کی اس قسم کی دھاندلیوں کے لئے کوئی اچھا طریق کار وضع کیا جائے - تا کہ جو رقوم رکھی گئی ہیں وہ صحیح طور پر استعمال ہوں - اس پر کٹوتی اس لئے کی ہے کہ یہ 4 کروڑ کی خطیر رقم Maintenance and Repair کے لئے ہے یہ کیوں نہ نئی سکیموں کے لئے خرچ کی جائے -

جناب سپیکر - غلام سرور خان صاحب کی طرف سے کٹوتی کی تحریک ہے -

جناب غلام سرور خان - جناب سپیکر یہ جو تحریک لیفٹیننٹ زر کے بارے میں دی گئی ہے یہ تحریک current expenditure کے بارے میں ہے یہاں سمال ڈیم کی کنسٹرکشن کے لئے جو Allocation رکھی گئی تھی وہ زیر بحث لانا چاہتا تھا - یہاں غلطی سے یہ تحریک current expenditure میں آ گئی ہے - اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس current expenditure پر بات کروں -

جناب سپیکر - آبپاشی کے ڈیمز کے بارے نئے ڈیمز بنانے کے لئے جو رقومات رکھی گئی ہیں اس سال کے اے ڈی پی میں ان کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا - لیکن غلطی سے یہ تحریک جو میرے نام سے دی گئی ہے یہ current expenditure کے بارے میں ہے - اس پر میں بحث نہیں کرنا چاہتا - اگر آپ سمال ڈیمز کنسٹرکشن کے بارے میں مجھے اجازت دیں تو بات کر سکتا ہوں -

جناب سپیکر - اس میں آبپاشی کے لئے ڈیمز شامل ہیں اس پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں -

جناب غلام سرور خان - جو ان کی کنسٹرکشن کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں - تو آپ اپنی تحریک پڑھیں -

جناب غلام سرور خان - میری تحریک ہے کہ 64 لاکھ 45 ہزار - - - - - - - -

جناب سپیکر - یہ ذرا بجٹ میں دیکھیں کہ اس ڈیمانڈ میں ڈیمز کا خرچہ شامل ہے -

جناب غلام سرور خان - ڈیمز کا خرچہ اس کے علاوہ ہے جی - مقصد تو ایک ہی ہے اگر آپ اجازت دیں -

جناب سپیکر - اس میں اریگیشن ڈیمز شامل نہیں ہیں - اس لئے اس پہ بات نہیں ہو سکتی - لیکن اس میں آپ نے جو صفحہ بیان کیا ہے (صفحہ نمبر 120 تا 124) اس میں بھی اریگیشن ڈیمز ہے لیکن سمال ڈیمز نہیں ہیں - آپ سمال ڈیمز پر بات کرنا چاہتے ہیں -

جناب غلام سرور خان - سمال ڈیمز پر بات کرنا چاہتا تھا - جو صفحہ نمبر یہاں پر بیان کیا گیا ہے وہ میری طرف سے نہیں ہے - میں نے صرف سمال ڈیمز کے بارے میں اپنی تحریک - - - - - - -

جناب سپیکر - اس کا ہیڈ مختلف ہے جو صفحات آپ نے بیان کئے ہیں اس لئے آپ کی یہ کٹوتی کی تحریک اس پہ آئی ہے -

جناب غلام سرور خان - یہ صفحات میری طرف سے نہیں دیئے گئے یہ ڈیپارٹمنٹ نے اپنی طرف سے mention کئے ہیں - میں نے تو صرف سمال ڈیمز کی کنسٹرکشن کے بارے میں جو بات کی وہ زیر بحث لانا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - بہر صورت یہ آپ کی کٹوتی کی تحریک مختلف ہیڈ میں ہے - جو سمال ڈیمز ہیں اس پہ بات نہیں ہو سکتی

جناب غلام سرور خان - یہ اریگیشن کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے - اگر آپ اجازت دیں -

جناب سپیکر - لیکن اس کا ہیڈ مختلف ہے - یہ ڈیمانڈ نمبر 9 پر اس میں یہ expenditure شامل نہیں ہیں - اس پر بات کرنے کا کیا فائدہ - اور یہ - - - - -

جناب غلام سرور خان - سر یہ small dams کا ہے اس کی کنسٹرکشن کے بارے میں allocation رکھی گئی ہے اس پر بات کرنا چاہتا تھا اس پر صفحات نمبر mention کئے گئے ہیں - یہ میں نے نہیں دیئے - میں نے اپنی تجویز دی تھی کہ میں سمال ڈیمز کی کنسٹرکشن کے جو اس سال اے ڈی پی میں بند رکھے گئے ہیں انہیں زیر بحث لانا چاہتا ہوں - اس تحریک کو غلطی سے current expenditure کے لئے پیش کیا گیا ہے -

جناب سپیکر - اس میں جو original record ہے ہم اس کو دیکھ رہے ہیں -

جناب غلام سرور خان - بات تو اریگیشن سے متعلق ہی ہے - سمال ڈیم کے متعلقہ ہے - اگر آپ اجازت دے دیں - اگر اجازت نہیں دی جاتی تو میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں -

جناب سپیکر - ذرا رک جائیے - خان صاحب آپ یہاں پہ تشریف لا کر اس کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آپ نے یہ 6522 اپنے signature کے ساتھ mention کیا ہے اس پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں -

جناب غلام سرور خان - میری گذارش یہی تھی کہ غلطی سے میں بات smal dams کے بارے میں کرنا چاہتا تھا لیکن صفحہ نمبر غلط mention کر دیا گیا ہے میں نے یہ صفحہ نمبر mention نہیں کیا اگر اب آپ کی اجازت ہو تو بات کر سکتا ہوں -

جناب سپیکر - نہیں صفحہ نمبر نہیں ہے یہ ہیڈ نمبر ہے -

جناب غلام سرور خان - جناب ہیڈ میں small dam بھی آتے ہیں -

جناب سپیکر - یہ نمبر 6522 ہے در اصل اس میں یہ ڈیمانڈ ہے لیکن جس پر آپ بولنا چاہتے ہیں وہ مطالبہ نمبر 37 ہے اگر آپ Irrigation and Works پر بولنا چاہیں تو بول سکتے ہیں - جس کا آپ نے mention نہیں کیا تو اس تحریک کو واپس لے لیں -

جناب غلام سرور خان - ٹھیک ہے جی میں اس کو واپس لے لیتا ہوں -

جناب سپیکر - چوہدری نذیر احمد صاحب کی طرف سے - - - -

چوہدری نذیر احمد - جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ 72 کروڑ 28 لاکھ 29 ہزار ایک سو نوے روپے کی رقم بسلسلہ مد ''ٹیوب ویل'' میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے -

مسئلہ جسے زیر بحث لانا مقصود ہے نہری آب رسانی میں اضافے اور سیم تھور کے انسداد کے لئے نجی شعبے کو ٹیوب ویل لگانے کی ترغیب دینے میں حکومت کی ناکامی کو زیر بحث لایا جائے -

جناب سپیکر - چوہدری نذیر احمد صاحب کی طرف سے یہ کٹ موشن ہے کہ 72 کروڑ 28 لاکھ 29 ہزار ایک سو نوے روپے کی رقم بسلسلہ مد ''ٹیوب ویل'' میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے -

چوہدری نذیر احمد - جی اس سلسلے میں عرض ہے کہ نہری آب رسانی میں اضافے اور سیم تھور کیلئے نجی شعبے کو ٹیوب ویل لگانے میں ترغیب دینے میں حکومت کا محکمہ فیل رہا ہے جہاں کہیں بھی یہ ٹیوب ویل سپلائی کئے جاتے ہیں یا کسی ذاتی تعلق والے لوگوں کو دیئے جاتے ہیں اور یا کوئی انڈر گرانٹ ان کا طے ہو جاتا ہے پھر ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں اور ان ٹیوب ویلوں سے نہ تو ہم پانی میں اضافہ کر سکے اور نہ ہی میں سمجھوں گا کہ سیم اور تھور پہ کنٹرول کر سکے ہیں - اس کا جواب چاہوں گا -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں ایک گذارش کرنا چاہوں گا کہ میں ان کی تائید کرنا چاہتا ہوں کٹ موشن پہ -

جناب سپیکر - جی اس پہ - آپ کچھ فرمانا چاہیں گے -

رانا پھول محمد خان - جی میں بھی اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر - فرمائیے -

رانا پھول محمد خان - ان کی تخفیف زر پہ میں ان کی تائید کرتا ہوں -

جناب سپیکر - فرمائیں جناب -

رانا پھول محمد خان - جناب والا گذارش یہ ہے کہ یہ تخفیف زر واقعی درست ہے کہ ہمارے اس صوبے میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے ٹیوب ویل لگائے گئے تھے یہ حقیقت ہے کہ ان ٹیوب ویلوں کے پرزے موٹریں پنکھے وغیرہ بازار میں فروخت ہو جاتے ہیں اور وہاں پہ بے کار پڑے ہوتے ہیں اور ان غریب زمینداروں پر اس کی آبیانے کی شرح میں نیاز بیگ کے متعلق عرض کر رہا ہوں کہ نہر کا پانی تھا لیکن وہ زائد لگائی جاتی ہے اس کے علاوہ وہ remodelling سکیم پر جو خرچ آتا ہے وہ بھی اس میں شامل ہے میں جناب والا اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اس مد سے کھوتا ٹرانسپورٹ پر جو پیسہ خرچ ہوتا ہے وہ بالکل ناجائز ہے ہم کھوتا کس کو کہتے ہیں زمیندار ایک کھوتے پر دو سو اینٹیں لادتا ہے اور اوور سیئر صاحب اپنے بیلدار کو دو سو اینٹیں ایک کھوتے پر لادنے کا حکم دیتا ہے اور وہ

تین چار بجے ایک موگے پر ان اینٹوں کو رکھ آتا ہے - رات کو زمینداروں کو اطلاع ہو جاتی ہے کہ کل تمہارا موگہ چھوٹا کیا جائیگا - اس پر وہ بیچارے دوڑتے ہیں اور اس جگہ پر پہنچتے ہیں اور وہ جاکر تقریباً دس بیس یا تیس روپے فی ایکڑ تک رقم ادا کرتے ہیں اس کے علاوہ جناب والا موگوں کی remodelling پر پیسہ خرچ نہیں ہوتا کیونکہ صفائی کیلئے زمینداروں کو بلایا جاتا ہے اور ان سے صفائی کرائی جاتی ہے اور نہر کی پٹریوں پر مٹی ڈالنے کیلئے جو بن بنتے ہیں وہ فرضی ہوتے ہیں جو پرانے کھڈے ہوتے ہیں ان میں سے بوٹے وغیرہ صاف کرکے ان کی بھی payment ہو جاتی ہے اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ اگر وزیر آبپاشی صاحب ہمارے تمام دوستوں کی اس تخفیف زر پر یہ یقین دلائیں کہ اس رقم کو جو اس مد میں رکھی گئی ہے اصل مقصد کیلئے خرچ کی جائیگی تو پھر میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی کو بھی کوئی اعتراض نہ ہو گا لیکن اس کھوتا ٹرانسپورٹ اور remodelling کو بند کیا جائے - ہمیں جتنے فیصد پانی ایک موگہ کو ملتا ہے اتنے کیلئے ایک صحیح موگہ لگایا جائے اور کسی کو اس میں رد و بدل کا اختیار نہیں ہونا چاہئے تو پھر تمام ارکان اس پر رضا مند ہو سکتے ہیں - اصل بات تو یہ ہے -

جناب سپیکر - یہ رانا صاحب کھوتا ٹرانسپورٹ سے کیا مراد ہے؟

رانا پھول محمد خان جی کھوتا ٹرانسپورٹ -

جناب سپیکر - ہاں اس سے کیا مراد ہے ؟

رانا پھول محمد خان - کس سے جی -

جناب سپیکر - کھوتا ٹرانسپورٹ سے -

رانا پھول محمد خان - کھوتا ٹرانسپورٹ - میں نے عرض کیا ہے جناب نے سنا نہیں یا میں اپنا مطلب کم عقلی کی وجہ سے نہیں سمجھا سکا - جناب والا گذارش یہ ہے کہ ایک اوور سیئر صاحب ایک راجباہ پر جیسے راج پور دیپال پور نیاز بیگ راجباہ شیخوپورہ سے چلتے ہیں ان کا علاقہ 20 میل یا 30 میل ہے - تو جناب ایک کھوتے پر دو سو اینٹیں لادی جاتی ہیں اور ایک بیلدار آتا ہے اور اسکے ساتھ ایک مستری ہوتا ہے یہ لوگ بمع اینٹیں ایک موگے پر شام کو تین چار بجے پہنچ جاتے ہیں اور زمینداروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کل تمہارا موگہ چھوٹا ہو رہا ہے -

وہ راتوں رات دوڑتے ہیں دس دس روپے بیس روپے فی ایکڑ کے حساب سے ٹھیکہ کرتے ہیں کہ آپ اوور سیئر صاحب کے کسی ملازم کے ساتھ رقم پیش کرتے دو چار ہزار روپیہ خدا کے لئے لے لیں اور ہمارا بوگہ چھوٹا نہ کریں - وہ کہتے ہیں کہ اچھا تمہارا موگہ ٹھیک ہے کل دو بجے ہم یہ اینٹیں اٹھا لیں گے -

ایک معزز ممبر - ہوائٹ آف آرڈر سر جو رانا صاحب فرما رہے ہیں کہ کھوتے پر دو سو اینٹیں تو دو سو اینٹیں لادی نہیں جا سکتیں -

رانا پھول محمد خان - میری مراد کھوتے سے کھوتا گاڑی ہے اس پر دو سو اینٹیں لادی جا سکتی ہیں تو جناب والا اگلے دن وہی دو سو اینٹیں اٹھا کر اس سے اگلے نمبر کے موگے پر لیجائی جاتی ہیں پھر ان زمینداروں کو اطلاع ملتی ہے تو وہ رات کو اگر خدمت کرتے ہیں اور یہ دو سو اینٹیں ایک اوور سیئر کی حدود میں سے واپس لے جاکر بیچ دیتے ہیں اور وصولی اپنی جیب میں اس لئے میں جناب وزیر آبپاشی سے یہ گذارش کروں گا کہ ان کو اس معاملے پر کنٹرول کرنا چاہیئے کیونکہ وہ تو ابھی آ رہے ہیں - اس پچھلے گناہوں میں تو وہ شامل نہیں - تو ہم تمام دوست ، اراکین ان کی یقین دہانی پر ان کو واپس بھی لے سکتے ہیں اور ان کو زور بھی نہیں دے سکتے تو اس لئے آپ کو یقین دہانی کرانی چاہیے -

جناب سپیکر شکریہ رانا صاحب - اب - - -

جناب محمد صدیق سالار - صرف ایک منٹ سر کہ کیا محرک کے بغیر بھی آپ یہ اجازت دیں گے کہ ہر آدمی تقریر کرتا چلا جائے اور پھر کیا کٹ موشنوں پر محرک کے علاوہ دوسرے آدمی جب بات کریں گے تو کٹ موشن کی اہمیت ختم ہو کر نہ رہ جائیگی ؟

جناب سپیکر - سالار صاحب اس پر سپیکر رول کے مطابق کسی اور کو بھی کٹ موشن پر بولنے کی اجازت دے سکتا ہے ؟

اب میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ڈیڑھ بج رہا ہے - ہاؤس کے adjourn کرنے کا وقت ہے - بزنس کی پوزیشن یہ ہے کہ ڈیمانڈ 9 نمبر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو اسکے mover حضرات ہیں وہ اپنا اظہار خیال اس پر کر چکے ہیں - لیکن کل 45 ڈیمانڈز ہیں اور کل کا دن ہمارے

پاس ہے جس پر آپ دیکھ لیں کہ اس سارے بزنس کو کل کے دن نمٹایا جا سکتا ہے ۔ تو پھر اس کو adjourn کر دیتے ہیں اگر آپ پسند کریں کہ یہ کل نمٹایا نہیں جاسکے گا تو اس کو جاری رہنا چاہئے تو میں آدھ گھنٹے کے وقفے سے afternoon سیشن کر لیتا ہوں ۔ اس کے متعلق کیا رائے ہے ؟

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون - جناب والا اس کو ہم oppose کریں گے ۔

جناب سپیکر - ہاؤس کی کیا مرضی ہے ؟

آوازیں - صبح ۔

جناب سپیکر - ہاؤس کی مرضی ہے کہ اجلاس کو ملتوی کر دیا جائے ۔ اب یہ اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 11 جون 1985ء بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

منگل ، 11 جون 1985ء

(سہ شنبہ ، 21 رمضان المبارک 1405ھ)

جلد 3 —— شمارہ 14

سرکاری رپورٹ

مندرجات

منگل ، 11 جون 1985ء

	نمبر شمار	صفحہ نمبر
تلاوت قران پاک اور اس کا اردو ترجمہ	—	1465
پوائنٹ آف آرڈر	—	1466
تحاریک التوائے کار		
(i) پنجاب میں بھاری صنعتیں لگانے کی ممانعت	—	1469
(ii) گندم کی جبری سرکاری خریداری	—	1473
پنجاب کا میزانیہ برائے 86-1985ء (مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری)	—	1480

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیسرا اجلاس

منگل 11 جون 1985ء

(21 رمضان المبارک 1405ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح ساڑھے آٹھ بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝

س رعد ۱۳ آیت ۹ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ اور ۱۳

وہ (اللہ) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا سب سے بڑا اور عالی رتبہ ہے۔ کوئی تم میں سے چپکے سے بات کہے یا پکار کر یا رات کو کہیں چھپ جائے یا دن کی روشنی میں کھلم کھلا چلے پھرے اُس کے نزدیک یہ سب برابر ہے۔ کچھ اُس کے آگے کچھ اس کے پیچھے (فرشتے) بطور چوکیدار مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اُس شخص کی حفاظت کرتے ہیں۔ بے شک اللہ کسی قوم کی حالت کو اُس وقت تک ہرگز نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی حالت کو نہیں بدلتے اور جب اللہ کسی قوم کیلئے برائی تجویز کر لیتا ہے تو وہ ٹل نہیں سکتی۔ اور پھر اللہ کے سوا اُن کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اور وہی اللہ ہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے۔ اور بھاری بھاری بادل پیدا کر دیتا ہے۔ رعد اور فرشتے اُس کے خوف سے اُسکی تسبیح اور تحمید کرتے رہتے ہیں۔ اور وہی صواعق گرنے والی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے حال یہ ہے کہ وہ زبردست طاقت والا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب آپ کا پرولیج موشن ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

جناب سپیکر ۔ فرمائیے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر کل آپ نے لاء منسٹر کے غلط ترجمے پر ایک رولنگ صادر کیا تھا ۔ میں آپ کی خدمت میں 73-1972ء کے بجٹ کی کٹ موشنز کا پورا ایجنڈا پیش کرتا ہوں ۔ جس میں تیس چالیس سو روپے کی کٹ موشنز ہیں ۔ لیجیے ۔ اس کے علاوہ جناب والا میں 78-1977ء کی بھی کٹ موشنز جو میں نے مارک کی ہوئی ہیں فلیگ کی ہوئی ہیں وہ بھی میں پیش کرتا ہوں اور ایک درخواست منسٹر صاحبان سے بھی کرتا ہوں کہ جب ہماری طرف سے تحریک پیش ہو تو منسٹر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ اس کو اٹھ کر oppose کریں ورنہ یہ تصور ہوگا کہ آپ نے ہماری کٹ موشن منظور کرلی ہے آپ اپنے طریقہ کار کو بھی ذرا بدلیں کہ جب ہم کٹوتی کی تحریک پیش کرتے ہیں تو Minister is supposed to oppose it. اور آپ سے درخواست یہ ہے جناب بجائے اس کے کہ اگر ایک رولنگ پہ سختی سے قائم رہیں اس پر نظر ثانی کو گناہ قرار دیں تو یہ آپ کے شایان شان نہیں اس میں کوئی انا کا مسئلہ نہیں ہے ۔ کوئی آپ جیسا بڑا آدمی اگر تھوڑی سی غلطی کر بھی جائے تو اس کو واپس لے لینے میں کوئی حرج کی بات نہیں ۔ ورنہ یہ کہہ دینا کہ رولنگ تو میری قائم ہے اور آپ گناہ سرزد کرتے جائیں ہمیں اعتراض نہیں ہوگا یہ جو میں پیش کر رہا ہوں کٹ موشنز ہیں ۔ جناب ان کو بھی دیکھ لیں ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ مخدوم زادہ صاحب میں ان کو دیکھ لیتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا اس پر میں کچھ عرض کرنا چاہوں گا کہ جن ruling of the Chair کا حوالہ دیا گیا ہے ہمیں یہ موقع دیا جائے کس رولز آف پر وسیجر کے تحت وہ رولنگ دی گئی اور اس کا سیاق وسباق کیا تھا ۔ ہم اب وہ رولنگ mention کرتے ہیں ۔ کہ جو واقعات تھے اس کے مطابق وہ صحیح دی گئی ہے اگر اس کے بارے میں مزید غور کرنا ہو تو ہم اپنا موقف ضرور پیش کریں گے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جب کٹ موشن پیش کی جائے تو منسٹر اس کو oppose ضرور کریں تو یہ oppose کرنے کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ واک آوٹ کر گئے۔ اگر ہم ہر تحریک کو oppoes کریں تو پھر یہی ہے کہ آپ بھی حوصلے سے بیٹھے رہا کریں یہ بات بھی ضروری ہے کہ آپ oppose کرنے کے consequances بھی face کریں کہ آپ کی تحریک اگر in order نہ ہو تو آپ میں حوصلہ ہونا چاہئیے یہ تسلیم کرنے میں کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے اور ہم نے تحریک in order پیش نہیں کی ورنہ جناب اگر میرے فاضل دوست اپنے رولز آف پروسیجر پر ملاحظہ فرمائیں تو اپنی بات پر insist نہیں کریں گے اور وہ تسلیم کریں گے کہ کل کی رولنگ درست تھی - دوسری بات oppose کرنے والی اپنی جگہ رولز آف پروسیجر میں موجود ہے یہ وہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ منسٹر کو کیا کرنا چاہیئے وہ اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں ان کو کسی سے lesson لینے کی ضرورت نہیں - ہم آپ کے تجربے سے فائدہ ضرور اٹھا سکتے ہیں لیکن یہ بات نہیں جس طرح آپ چاہیں اس کے مطابق عمل کریں بات صرف یہ ہے کہ جب تحریک پیش ہوتی ہے اس کے بعد کوئی legal objection ہوگا تو ہم پیش کریں گے ورنہ آپ کو اس بات کا موقع دیں گے -

جناب سپیکر - چوہدری صاحب آپ براہ راست مخدوم زادہ صاحب کو مخاطب نہیں کرسکتے -

وزیر قانون - جی میں آپ سے مخاطب ہوں اور آپ کی وساطت سے بات کررہا ہوں ورنہ پھر جناب یہ ہوگا کہ اس تحریک پر جو پیش کی گئی ہے ہمیں اگر اس کی admissibility پر کوئی اعتراض ہوگا تو ہم پیش کریں گے ورنہ in facts اگر آپ اس کو لیں اور ہمیں ان کی admissibilty پر کوئی اعتراض نہ ہو تو ہم oppose نہیں کریں گے - اور اس سیشن میں تو ہم نے ویسے ہی کہہ دیا ہے اگر ہم ان کی admissibility پر objection کرنے لگیں تو ان کی دوچار تحاریک التواء قانونی طور پر پیش نہیں ہوسکتیں لیکن ہم نے اس سیشن میں ان پر واضح کردیا ہے کہ ہم ان پر اعتراض نہیں کریں گے ورنہ ان کی کوئی تحریک اس سیشن میں ماسواء دوچار تحریکوں کے پیش نہیں ہوسکتیں لیکن جو facts ہیں ہم اس کے مطابق بحث کریں گے -

اس کے ساتھ ہی میں جناب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرواتا ہوں کہ جو legal قسم کے مسائل یہاں جناب کے توسط سے پیش ہوتے ہیں - اخبارات کو اور ان

ذرائع ابلاغ سے عرض کر گا کہ یا تو ان کا کوئی legal آدمی ہو جو ان باتوں کو سمجھے کہ 16 ہے کیا - 116 - سی کیا چیز ہے اور 116 - سی کے تحت بحث کیا ہوئی اور ٹوکن کٹ کیا ہے پالیسی کٹ کیا ہے اور قانونی کٹ کیا ہے - تو اس کے بعد رپورٹنگ کی جائے - آج کے اخبارات میں اس کا تاثر غلط ہے اور قطعاً وہ بات ہاؤس میں discuss نہیں ہوسکی otherwise اس میں جنگ اخبار کی رپورٹ تھی میں اسکی بات کرتا ہوں - باقی اخبارات میں نے نہیں دیکھے مطالعہ کرنے کے بعد اس کو پیش کروں گا - کم از کم یہ ہدایات اخبارات کو ضرور کر دی جائیں کہ کم از کم جو قانونی قسم کے مسائل ہوتے ہیں ان میں بہت پیچیدگیاں اور باریکیاں ہوتی ہیں اس کو سمجھ کر رپورٹ کرنی چاہیئے ورنہ ہاؤس کا تاثر بالکل غلط ہوتا ہے - شکریہ -

سردار زادہ سید ظفر عباس—جناب والا چونکہ ہم بھی اپنے موقف پہ ڈٹے ہوئے ہیں لاء منسٹر صاحب بھی ڈٹے ہوئے ہیں ہاؤس میں تو اتنا وقت نہیں ہوتا کہ ہم ایک دوسرے کو قائل کر سکیں اور نہ ہی باقاعدہ پوری طرح references دیئے جا سکتے ہیں تو کیوں نہ جناب والا اجلاس کے بعد ایک وقت مقرر فرمالیں یا وہ ہمیں قائل کر لیں گے یا پھر ہم انہیں قائل کر لیں گے جناب اس میں ایک جج کی حیثیت سے اپنا کردار سر انجام دیں - ہمیں یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ rupees hundred کا جو cut ہے اس بارے میں جو ہمارے خیالات ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ صحیح ہیں اور لاء منسٹر صاحب سمجھتے ہیں کہ ان کے خیالات صحیح ہیں - جناب والا اس کو دور کرنے کے لیے ایک side کو قائل کرنے کے لئے ضرور وقت نکالیں اور ہمیں موقع دیں تاکہ ہم پوری طرح جناب کے چیمبر میں بیٹھ کر ہم ایک دوسرے کو قائل کر سکیں اور جناب اس کا انصاف فرما سکیں -

جناب سپیکر—مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے -

وزیر قانون—اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے اس کے لئے ہمیں نوٹس کی ضرورت ہو گی تاکہ ہم آپس میں بیٹھ کر ٹائم طے کر سکیں ۔ شکریہ

جناب سپیکر—درست ہے - مخدوم زادہ صاحب آپ بھی اس سے اتفاق کرتے ہیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود—کس چیز پہ جناب -

جناب سپیکر—یہ جو سردار زادہ صاحب نے تجویز دی ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود—یہ تو بڑی معقول تجویز ہے اگر لاء منسٹر صاحب قانون کے اس نکتے پر ڈٹے رہے تو کوشش تو منوانے کی ہم کریں گے -

جناب سپیکر—وہ اتفاق کرتے ہیں کہ بیٹھ کر بات ہو سکتی ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود—بڑی عنایت جناب کی - ویسے یہ مواد جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے یہ اس میٹنگ کے دوران موجود ہونا چاہیے -

جناب سپیکر—یہ حاجی مقصود احمد صاحب کی privilege motion ہے - معزز رکن تشریف نہیں رکھتے تو اس کو pending رکھ لیتے ہیں -

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر—اب adjournment motions کو لیتے ہیں - رانا پھول محمد خان صاحب کی طرف سے ایک adjournment motion ہے - وہ تشریف نہیں رکھتے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب - سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب اور نجمہ تابش الوری صاحبہ کی طرف سے adjournment motion تھیں - ان کے decision ہم نے معزز اراکین کو بھجوا دیئے ہیں -

محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ کی طرف سے ایک adjournment motion ہے - وہ تشریف نہیں رکھتیں - میاں عطا محمد قریشی صاحب کی ایک adjournment motion ہے -

پنجاب میں بھاری صنعتیں لگانے کی ممانعت

جناب سپیکر—میاں عطا محمد قریشی صاحب یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ کل مورخہ 28 مئی 1985ء کے اخبار نوائے وقت میں خبر شائع ہوئی ہے کہ مرکزی حکومت نے پنجاب میں بھاری صنعتیں لگانے کی ممانعت کر دی ہے - جو قومی صنعتی پالیسی مرتب کی گئی ہے اس کے منفی اثرات پنجاب میں نظر آنے شروع ہو گئے ہیں - صرف پنجاب میں یہ قدغن لگائی گئی ہے جبکہ پاکستان کے باقی ماندہ تینوں صوبوں میں ایسی کوئی پابندی نہیں -

لہذا اس خبر سے پورے پنجاب میں اضطراب اور مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ عوام میں یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ ہماری پنجاب حکومت مرکزی حکومت سے اپنے حقوق حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس وجہ سے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

اس پر بحث کے لئے leave of the Assembly درکار ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس پر بحث کی جائے تو آپ اس کے حق میں رائے دیں گے۔ اس پر بحث ہونی چاہیئے۔

آوازیں۔ضرور ہونی چاہیئے۔

جناب محمد رفیق۔جناب والا آپ کی اجازت سے یہ میں گزارش کروں گا کہ اس پر بحث تو ضرور ہونی چاہیئے لیکن یہ کٹ موشن والا معاملہ بھی بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر۔آپ اس بارے میں بات کریں۔ اس تحریک التوا کے بارے میں آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو فرمائیں آپ کی کیا رائے ہے کہ اس پر بحث ہونی چاہیئے۔

جناب محمد رفیق۔ یقیناً ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپکی رائے آگئی ہے۔ اسکے بعد آپ دوسری بات کیجئے گا اس پر leave of the Assembly ہوگی۔ اس پر 13 private members day تاریخ کو بحث کی جائے گی۔ اس پر بحث کیلئے دو گھنٹے مختص کئے گئے ہیں جیسے کہ رولز میں ہے۔

وزیر صنعت ۔ اس پر جلدی بحث جلد ہی ختم ہو جائے گی۔ یہ مسئلہ اصل میں ایسے نہیں ہے لہذا جب ہماری طرف سے سٹیٹمنٹ آ جائے گی تو یہ مسئلہ میرے خیال میں جلدی ختم ہو جائیگا۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک اخباری افواہ ہے۔ کوئی گورنمنٹ آف پاکستان کی طرف سے نوٹیفیکیشن نہیں آیا۔ یا کوئی آرڈر نہیں آیا۔ یا کوئی سٹیٹمنٹ نہیں آئی۔ یہ presume کیا جاتا ہے کہ یہ چیز آ رہی ہے اس پر تحریک التوا کیسے پیش ہو سکتی ہے۔

میاں عطا محمد قریشی — جناب والا پہلے بھی فقہ مفروضے پر تحریک التوا پیش ہوتی رہی ہیں - اخبار کی خبر ہے کہ پنجاب میں بھاری صنعتیں لگانے کی ممانعت کر دی ہے -

جناب سپیکر — میاں صاحب تشریف رکھیں - میں نے اپنی طرف سے دو گھنٹے کا وقت مقرر کرنا ہے مگر یہ مسئلہ 15 منٹ میں ہی ختم ہو سکتا ہے - 10 منٹ میں ہی ختم ہو سکتا ہے -

میاں عطا محمد قریشی — اسی سلسلہ میں میری گزارش تھی وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے -

جناب سپیکر — میاں صاحب اس پر اب بحث کی ضرورت نہیں ہے - آپکی تحریک التوا جو ہے یہ admit ہو گئی ہے - اسمبلی کی اجازت اسکو مل گئی ہے - اس پر بحث کیلئے 13 تاریخ مقرر کر دی گئی ہے - مسئلہ صرف یہ ہے دو گھنٹے کا وقت جو میں نے اس کیلئے مقرر کیا ہے اگر یہ 10 منٹ میں ختم ہو جاتا ہے تو کیا بقیہ دو گھنٹے میں اگلی کارروائی شروع نہیں کر سکتے ؟ کر سکتے ہیں -

میاں عطا محمد قریشی — جناب والا میں عرض کروں گا مجھے بولنے کی اجازت دیں - یہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے -

جناب سپیکر — میاں صاحب آپ میری بات سنیں - آپکی تحریک التوا پر بحث کیلئے وقت مقرر ہوچکا ہے -

میاں عطا محمد قریشی — جناب والا اس سے بھی ایک اہم خبر شائع ہوئی ہے ا

جناب سپیکر — یہ ساری باتیں آپ نہیں کر سکتے ہیں -

Mian Sahib you please take your seat.

میاں عطا محمد قریشی — میں جو بات کرنا چاہتا تھا وہ بڑی ضروری ہے - پھر اس سے میرا استحقاق مجروح ہوگا پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے متعلق بات ہوئی ہے - سارا ایوان اسکو سن لے -

جناب سپیکر — میاں صاحب یہ آپ نہیں کر سکتے - یہ آپ پروویلیج موشن پیش کر سکتے ہیں آپ سوال دے سکتے ہیں - تحریک التوا پیش کر سکتے ہیں - ایسے تو نہیں ہے کہ ہاؤس میں اٹھ کر اخبار پڑھنا شروع کر دیں - آپ تشریف رکھیں -

چودھری گل نواز — جناب والا 13 تاریخ کو کتنے بجے سے کتنے بجے تک ہے۔

جناب سپیکر — صبح وقفہ سوالات کے بعد اسکو take up کیا جائیگا۔

سردار امجد حمید خان دستی — جناب والا question hour 13-14 کیلئے ہے۔

جناب سپیکر — 13 اور 16 کیلئے ہے۔ پرائیویٹ ممبرز ڈے جو ہے۔

مولوی محمد غیاث الدین — میں گزارش کروں گا کہ 16 تاریخ کو 26 رمضان المبارک ہے۔ ستائیویں کا دن آ رہا ہے۔ رات کو انتظام بھی کرنے ہیں اس لئے 16 تاریخ نہ رکھی جائے۔

جناب سپیکر — 15 کی چھٹی اس لئے کی گئی ہے کہ 14 کو جمعہ الوداع ہے۔ سبھی معزز اراکین اپنے گھروں میں جمعہ الوداع ادا کرنے کیلئے جائیں گے اور وہ 14 کو ہی واپس نہیں آسکتے۔ دور دور جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے 15 کو بھی اجلاس نہیں رکھا تاکہ 15 کو سب لوگ واپس آجائیں اور 16 کو آپکا پرائیویٹ ڈے جو ہے وہ ہو۔

مولوی محمد غیاث الدین — میں نے عرض کیا ہے کہ 26 کو رمضان المبارک ہے۔ لیلۃ القدر آ رہی ہے۔ مسلمانوں کا بڑا اہم دن ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر — آرڈر۔ آرڈر۔

ملک جلال دین ڈھکو — جناب سپیکر جمعہ الوداع لاہور میں پڑھا جاسکتا ہے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ چاہیں آپ اپنے گھر میں پڑھیں۔ آپ 16 کی بجائے 15 کو کر دیں

جناب سپیکر — حاجی مقصود احمد بٹ صاحب کی طرف سے ایک تحریک التوا ہے مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ تحریک التوا پر ذرا بات ہو جائے۔ اس پر بعد میں بات ہوسکتی ہے۔ تحریک التوا کو پہلے take up کرنا چاہئے۔ حاجی مقصود احمد بٹ صاحب تشریف نہیں

رکھتے ہیں - ایک اور تحریک التوا حاجی مقصود احمد بٹ صاحب کی طرف سے ہے - ایک اور حاجی مقصود احمد بٹ صاحب کی طرف سے ہے -

ملک اللہ یار خان صاحب کی طرف سے تحریک التواء ہے - یہ میں پڑھ دیتا ہوں -

ملک اللہ یار خان - اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں -

جناب سپیکر - آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے -

گندم کی جبری سرکاری خریداری

MALIK ALLAH YAR KHAN. Sir I beg to move—

That this House do now adjourn to discuss a matter of recent and urgent public importance, namely.

The irregular and unjust instructions issued by the Government of Punjab to the Deputy Commissioners and District Food Controllers in all the districts in Punjab to purchase wheat by compelling the farmers to sell at a price which is far less than they can get in the open market. In support of my contention I refer to a news item appearing in the daily Nawa-i-Waqat, first page, column two of 8th June, 1985 wherein it is stated that four Food Inspectors in District Sheikhupura have been suspended for having failed to procure a quantity of wheat for which a target had been fixed by the Government.

This, Mr. Speaker, is a clear violation of rules as the Food Inspectors are supposed to purchase only that much quantity of wheat which the farmers willingly offer to sell to the Food Department.

But, since the current price of wheat in the open market is more than the support price fixed by the Government, no farmer is willing to sell it to the Food Department. The farmers are being harassed by the District administration to sell their wheat to the Food Department at the support price fixed by the Government.

This illegal and immoral action of the Punjab Government has created great unrest and heart burning among the farmers of the Province.

جناب سپیکر - اس پر ایوان کی اجازت درکار ہے -

جناب محمد افضل چن - جناب والا ، ہمیں خبر ہی نہیں کہ یہ تحریک التوا ہے کیا - ہمیں اردو میں سمجھا دیا جائے - پھر اس پر ہم اپنی رائے دیں گے کہ اس پر بحث ہونی چاہیے یا نہیں ہونی چاہیے -

جناب سپیکر - اس کی admission اور ایوان کی رائے پر فیصلہ کل ہو گا - یہ قاعدہ نمبر 67 کے تحت ہوگا - ملک صاحب ، اس کو آپ بھی ملاحظہ فرمالیں قاعدہ نمبر 67 ، صفحہ نمبر 27 -

راجہ خلیق اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ، کوئی تحریک التوا پیش ہونے سے پہلے منسٹر صاحب کی سٹیٹمنٹ آنی چاہیے - وہ بیان کریں کہ جو الزام لگائے گئے ہیں یا جو چیزیں دی گئی ہیں وہ واقعات کے مطابق ہیں یا نہیں - اس کے بعد اس پر کوئی بحث ہو سکتی ہے - تحریک التوا آتی ہے ، اس کے بعد منسٹر صاحب بولتے ہیں کہ یہ جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ درست نہیں ہیں - حکومت کی طرف سے جب تردید آ جاتی ہے تو اس کے بعد تحریک التوا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - میں یہ گزارش کروں گا کہ جو تحریک التوا پیش گئی ہے اس پر منسٹر صاحب کو کہا جائے کہ وہ یہاں اپنا بیان دیں -

جناب سپیکر - اس پر فیصلہ کل ہونا ہے - اس کے بعد منسٹر فوڈ کچھ کہنا چاہیں گے تو انہیں وقت دیا جائے گا کہ وہ اپنا اظہار خیال کر سکیں -

وزیر خوراک - (مہر غلام دستگیر) جناب سپیکر صاحب ، ہمارے محکمے پر جو الزامات لگائے ہیں -

جناب سپیکر - مہر صاحب ، ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ اس تحریک التوا کو کل لیا جائے گا - اور اس سے پہلے آپ کو وقت دیا جائے گا کہ اس پر اپنا اظہار خیال فرما سکیں -

ایک تحریک التوا چودھری اکرام الحق صاحب کی طرف سے ہے اس کو بھی قاعدہ نمبر 67 کے تحت کل لیا جائے گا -

جناب ارشاد علی چوہدری - حاجی صاحب نے کہا تھا کہ اس کا ترجمہ کیا جائے - اس وقت تک تو اس کا فیصلہ بھی ہو جائے گا جب تک یہ پیش ہو گی -

چوھدری اکرام الحق — جناب والا ، میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ میری تحریک التوا پر بحث اٹھا لی جائے -

جناب سپیکر — آپ صفحہ 27 پر قاعدہ 67 ملاحظہ کر لیں - اس کے بعد اگر کوئی بات بنتی ہو تو آپ کر لیں -

ایک فاضل رکن — ایک معزز ممبر نے ترجمے کی درخواست کی تھی -

جناب سپیکر — اس کے بارے میں یہ طے ہو چکا ہے کہ ملک اللہ یار خان صاحب کی تحریک التوا پر ایوان کی اجازت کا فیصلہ کل ہو گا -

جناب محمد افضل چن — اس کا اردو ترجمہ ہو گا اس کو سمجھیں گے تو اپنی کوئی رائے دیں گے - جناب سپیکر ، پھر یہ ساری کارروائی ہوتی رہے ، ہمیں سمجھ کچھ نہ ہو ہم ہاں کی جگہ نہ اور نہ کی جگہ ہاں کہتے رہیں گے -

جناب سپیکر — آپ میری بات پہلے سمجھ لیں - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس پر فیصلہ کل ہو گا - اور کل فیصلے سے پہلے اس کا اردو ترجمہ آپ کو سنا دیا جائے گا -

ایک فاضل رکن — کوئی ہم سے پوچھے کہ تحریک التوا کیا تو ہم کیا بتائیں گے

ترجمہ ہو جائے تو کرنی بری بات نہیں -

جناب سپیکر — ترجمہ ہو جائے گا -

سردار زادہ سید ظفر عباس — جناب والا چونکہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے ، خاص طور پر کاشتکاروں کے لئے ، تو کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ اس کی اردو کاپی کروا کے ممبران میں سرکولیٹ کروا دی جائے تاکہ وہ سب اس میں دلچسپی لے سکیں یہ بہت اہم معاملہ ہے - (نعرہ ہائے تحسین) -

جناب سپیکر — میں اس پر اتفاق کرتا ہوں - اس کا اردو ترجمہ معزز ممبران میں تقسیم کر دیا جائے -

چوہدری اکرام الحق — جناب والا ، میری تحریک صرف پڑھ سنا دیں تاکہ یہ بات وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں آ جائے اور شاید اس سے پہلے وہ کوئی کارروائی کر لیں تو اس کے اپڈیٹ ہونے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے ۔

جناب سپیکر — چونکہ اس کی admissibility پر فیصلہ کل ہو سکتا ہے ، اس لیے آج اس کو پڑھنا بے سود ہو گا ۔ کل کی میں ذرا تشریح کر دوں کہ کل فنانس بل ہے ۔ کل سے مراد پرسوں ہے ۔ پرسوں ان پر فیصلہ ہو گا ۔

سید حسنات احمد — میں نے گزارش کرنی ہے ۔ ابھی جناب نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ کٹ موشنز کے سلسلے میں ادھر سے مخدوم زادہ صاحب ، ظفر عباس صاحب اور ادھر سے آپ کے منسٹر صاحب بیٹھ کے کچھ فیصلہ کریں گے ۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ماسوا ان چند صاحبان کے باقی جو بھی یہاں ممبران ہیں ، انہیں کوئی سمجھ ہی نہیں ہے ۔ اور نہ ہی وہ کسی قانونی نکتے کو سمجھ سکتے ہیں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو بھی فیصلہ کرنا ہے ، یا اس پر اگر بحث کرنی ہے تو وہ سارے ہاؤس کے سامنے آنی چاہیے ۔ اور ہمیں پتہ ہونا چاہیے کہ کیا فیصلہ کر رہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ کیونکہ ہم بھی تھوڑا بہت قانون جانتے ہیں یہاں میرے بہت سے دوست بیٹھے ہیں جو میرا خیال ہے کہ ان صاحبان سے زیادہ قانون جانتے ہیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اس لیے میں یہی گزارش کروں گا کہ اسے یہاں کروائیں ۔ چیمبر میں فیصلہ نہ ہو کہ جس میں فیصلہ ہو گیا ہے ، اس لیے ہم یہاں نہیں لا سکتے ۔

جناب سپیکر — اس قانونی نقطہ کی وضاحت کے لئے میری طرف سے صلاء عام ہے تمام معزز ارکان اسمبلی اگر میرے پاس اسکی وضاحت کے لئے تشریف لانا چاہتے ہیں وہ آ سکتے ہیں ۔

سید حسنات احمد — جناب سپیکر تمام آدمی آپکے کمرے میں نہیں آ سکتے ۔ اور ہمارے اور دوست ہیں وزرائے کرام بھی ہیں ۔ اور ایسے آدمی ہیں جو اس پر اظہار خیال کرنا پسند فرمائیں گے ۔

جناب سپیکر — آپ تشریف لانا چاہتے ہیں ۔ اور بھی کوئی معزز رکن تشریف لانا چاہتے ہوں تو وہ آ سکتے ہیں ۔

سید حسنات احمد — میری گذارش یہ ہے کہ اگر یہ کارروائی ہاؤس میں ہوتی تو بہتر ہوتا ۔

جناب سپیکر — سردار زادہ سید ظفر عباس صاحب نے یہ تجویز اسلئے پیش کی ہے کہ ہاؤس میں اس پر بحث کرنے سے اس معزز ایوان کا وقت ضائع ہو گا ۔ اور یہ جو کٹ موشنز ہیں یہ نہیں ہوں گی اور دوسرے معاملات بھی اس طرح متاثر ہوں گے ۔ معزز اراکین یہ محسوس کریں گے اس میں جو قانونی الجھن ہے اس سے ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے ۔

سید حسنات احمد — آپ اس کے لئے ہاؤس سے پوچھ لیں تو بڑی اچھی بات ہے ۔ میری رائے تو یہ ہے ۔

جناب سپیکر — میں آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں کہ جو بھی صاحبان آپ اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ تشریف لائیں ہم کمیٹی روم میں بیٹھ جائیں گے اور اس پر بحث کر لیں گے ۔

چوہدری گل نواز خان وڑائچ — جناب سپیکر ۔ تمام ممبران کو مطلع کر دیا جائے کہ فلاں تاریخ کو اتنے بجے اس کے متعلق فیصلہ ہو گا ۔ اور جو ممبر صاحبان تشریف لانا چاہیں وہ لے آئیں ۔ یہ اطلاع تمام ممبر صاحبان کو پہنچے کہ یہ تاریخ اور یہ جگہ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ چوہدری صاحب ایسا ہی کیا جائے گا ۔ کل ڈیمانڈ نمبر 9 پر بات ہو رہی تھی ۔

میاں مختار احمد شیخ ۔ آج کے اخبارات میں جو بیانات آئے ہیں میں ان پر کچھ عرض کرنا چاہتا تھا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ یہ بات پوائنٹ آف آرڈر پر کرنا چاہتے ہیں ۔

میاں مختار احمد شیخ ۔ استحقاق پر کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر - تو آپ تحریک استحقاق پیش کریں ۔

میاں مختار احمد شیخ - آج کی اخبارات بھری پڑی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ نے اخبارات پڑھے ہیں تو آپ تحریک استحقاق پیش کردیں ۔ یہ آپ کا استحقاق ہے اس کو استعمال کیجئے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر میں نے ایک گھنٹہ پہلے ایک عرضداشت لکھ پیش کی ہے ۔ ہمارا وزیر اعلیٰ پنجاب کا اور پورے ایوان کا اور پنجاب کے جذبات کو مجروح کرنے والا بیان شائع ہوا ہے ۔

جناب سپیکر - آپ اس کے متعلق لکھ کر تحریک استحقاق پیش کرسکتے ہیں -

میاں عطا محمد قریشی- میں نے یہ لکھ کر گذارش کی ہے-

جناب سپیکر - اس پر آپ تحریک استحقاق دے سکتے ہیں اس پر آپ تحریک التواء کار دے سکتے ہیں -

میاں عطا محمد قریشی- آپ نے مہربانی کی میرے 29 تاریخ کے لکھے ہوئے کو آج آپ نے 13 تاریخ تک ملتوی کیا ہے اور ہم نے کچھ ضروری باتیں کرنا ہوتی ہیں لیکن آپ دو دو ہفتے تک ملتوی کرتے رہتے ہیں -

جناب سپیکر - آپ اس بات کو ملاحظہ فرمائیں آپ اس بات کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں آج پہلا دن ہے جب ہم تحریک التواء کار کو Take-up کرسکتے تھے - آج پہلے ہی دن ہم نے آپکی تحریک التواء کار کو Take-up کر لیا ہے - یہ ہمارے دفتر کی طرف سے یا میری طرف سے کوئی تاخیر نہیں ہوئی ہے آپ یہی چاہتے ہیں کہ یہ بہت ضروری وقوعہ ہے جو اخبارات میں آیا ہے اس کو پہلے ڈسکس کیا جائے - اور ایوان کی کارروائی کو روک دیا جائے -

میاں عطا محمد قریشی - نہ روکیں لیکن چند منٹ نکال کر یہ کیا جا سکتا ہے - جو بات وقت کے بعد ہوگی وہ موثر نہیں ہوگی -

جناب سپیکر - یہ کس ضابطے کے مطابق کیا جا سکتا ہے -

میاں عطامحمد قریشی - میری 29 تاریخ کی تحریک استحقاق تھی جو اج آپ نے 13 تک کے لیے ملتوی کر دی کتنی اہم باتیں ہوتی ہیں کیونکہ وقت گذرنے کے بعد کوئی بات موثر نہیں رہتی اور اسطرح آج کے اخبارات میں قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ پنجاب پورے ایوان کی -

جناب سپیکر - آپ اپنی تحریک التواء کار کی ملتوی کرنے کی بات کرنا چاہتے ہیں یا آج کے اخبارات کی بات کرنا چاہتے ہیں - ایک بات کیجئے -

میاں عطا محمد قریشی- جی ہاں آج کے اخبار پر بات کرنا چاہتا ہوں -

جناب سپیکر ۔ اس میں یہ کہ آپ تحریک استحقاق move کیجئے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ میں نے لکھ کر دی ہے آج ۔

جناب سپیکر ۔ آج لکھ کر دیا ہے کس وقت لکھ کر دیا ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ تھوڑی دیر ہوئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے افسوس ہے کہ آج اسکو Take-up نہیں کر سکتے ۔

(قطع کلامیاں)

چوھدری محمد صدیق سالار ۔ جیسا کہ ہمارے اخبارات میں مفروضہ پہ باتیں ہوتی ہیں جسطرح کہ چیف منسٹر سندھ کے متعلق ایک بات اخبارات میں آئی پھر ہم نے وہ الفاظ یہاں پر ختم کئے ۔ اسی طرح آج کے اخبارات میں پہلے خبر کی وضاحت کریں کہ کیا وہ درست ہے ؟ اسکے بعد اس پر بحث ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر یہ جذبات کی بات ہے التوا سے وہ بات ختم ہو جائیگی ۔

جناب سپیکر ۔ میاں صاحب اس کو کس ضابطے کے مطابق پیش کریں ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ میں نے لکھ کر دیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ لیکن آج اس کو پیش نہیں کیا جا سکتا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ آپ براہ کرم رولز کو سختی سے لاگو کرائیں جب جناب والا بات کررہے ہوں ممبر کو اپنی نشست پر بیٹھ جانا چاہیے ۔ اور کھڑے کھڑے ایک دوسرے سے مکالمہ بازی کرنی مناسب نہیں ہے اگر ہم ہاؤس کے وقار کی پابندی نہیں کریں تو کون کریگا اور یہ بھی میں عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست جو اس بات پر اصرار کررہے ہیں خدا کے لئے وہ رولز کی کتاب پڑھ لیا کریں ۔ ہاؤس کے شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے انکو نوٹس دینا چاہیے تھا ۔ نوٹس دینے کے بعد وہ بات کرتے کہ میں نے تحریک استحقاق پیش کر دی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ابھی میں نے پیش کی ہے ۔ رولز کو انہوں نے پڑھا نہیں ہے ۔ اور جناب سپیکر سے مکالمہ بازی کرنا یہ ایک ہم مذاق بنا رہے ہیں ۔ ہاؤس کے وقار کو

برقرار رکھا جائے جو ممبر بولنا چاہیے وہ آپ کی اجازت سے بولے جب آپ کوئی بات کررہے ہوں ممبر کو بیٹھ جانا چاہیے یہ کوئی طریقہ کار نہیں کہ آپ بات کررہے ہیں تو وہ بھی بات کرتے رہیں ۔

میاں مختار احمد شیخ ۔ جناب کی اجازت سے میں بات کرنا چاہتا ہوں اس میں ایک دفعہ آپ نے اپنی discretion کو استعمال کیا تھا اسی طرح آج بھی اپنی discretion کو استعمال کریں کیونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے جو اخبارات میں آیا ہے ۔ اسلئے آپ اپنی discretion ضرور استعمال کریں ۔ اور اس کی اجازت دیں رولز میں نہ پڑیں ۔

جناب محمد رفیق ۔ آج مطالبہ زر منظور ہونے ہیں ان پر بحث کرنا مقصود ہے اور اس طرح ہاؤس کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ ہاؤس کی کارروائی کو آگے بڑھایا جائے ۔

پنجاب کا میزانیہ برائے 1985-86

(مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری)

(مطالبہ نمبر ۔9)

جناب سپیکر ۔ یہ مطالبہ نمبر 9 ہے محمد رفیق صاحب کی طرف سے کٹ موشن ہے ۔ جناب محمد رفیق صاحب ۔

جناب محمد رفیق صاحب ۔ جناب سپیکر میں یہ تحریک تخفیف زر پیش کرتا ہوں

کہ 68 لاکھ 51 ہزار آٹھ سو بیس روپے کی کل رقم بسلسلہ شق ڈائریکٹر بحالی اراضی میں سے ایک سو روپے کم کر دئیے جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ 68 لاکھ 51 ہزار آٹھ سو بیس روپے کی کل رقم بسلسلہ شق ڈائریکٹر بحالی اراضی میں سے ایک سو روپے کم کر دئیے جائیں ۔

آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں ؟

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ڈائریکٹر بحالی اراضی محکمہ آبپاشی کا ایک حصہ ہے ۔ جس پر اتنی کثیر رقم ہر سال خرچ کی جا رہی ہے ۔ جس میں زیادہ تر عملے کی تنخواہیں شامل ہیں ۔ اور خدمات کے سلسلے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کہ محکمہ بحالی اراضی نے آج تک کوئی خاطر خواہ اقدامات نہیں کئے کچھ عرصہ پہلے سے آپ اس کا جائزہ

ہیں تو میں یہ گزارش پیش کروں گا کہ جب سے شیخوپورہ سے water logging کا سلسلہ شروع ہوا ۔ اس میں چراغوالہ آیا ۔ شاہ کوٹ آیا ۔ فیصل آباد آیا اور آگے یہ گوجرہ تک پہنچ چکی ہے ۔ اور گوجرہ سے آگے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف بڑھ رہی ہے ۔ شورکوٹ کا surrounding Area بھی سیم زدہ ہوچکا ہے ۔ بہاولنگر میں بھی بہت سارے spot ایسے ہیں جو مکمل طور پر سیم زدہ ہوچکے ہیں اسی طرح سے رحیم یار خان میں بھی میں نے کچھ جگہیں دیکھی ہیں مثلاً لیاقت پور کا کچھ حصہ یہ جگہیں میں نے خود مشاہدہ کی ہیں اس علاوہ پنجاب میں اور بھی بہت سی جگہیں ایسی ہونگی ۔ میرے ایک معزز فاضل دوست رکن نے بھی ڈیرہ غازی خان کے بارے میں بات کی تھی ۔ تو عرض کرنا یہ مقصود ہے کہ ڈائریکٹر بحالی اراضیات کے جو فرائض ہیں کہ water logging ہونے سے پہلے جب آثار نمودار ہوتے ہیں کہ فلاں جگہ پر واٹرلاجنگ یا تھور کے اثرات پیدا ہو رہے ہیں وہ بڑھ رہے ہیں ان کی روک تھام کرنا ان کے فرائض میں شامل ہے ۔ لیکن عملی طور ہوا یہ ہے کہ جب آندھی سر سے گزر جاتی ہے تو مکمل طور پر وہ علاقہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے تب جا کر ان کو ہوش آتی ہے کہ یہ ایسا ہو گیا ہے ۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ اثرات نمودار ہوتے ہی جیسے کہ یہ انہار کا سسٹم ہے جب یہ جلایا گیا تھا یا ڈیزائن کیا گیا تھا انگریز کے وقت میں انہوں نے پہلے اس ایریا کی نشاندہی کردی تھی بلکہ وہ راستے بھی بتا دیتے تھے کہ فلاں فلاں راستے سے water logging یا سیم کا گزر ہوگا اور انہوں نے ساٹھ ستر سال کا عرصہ متعین کر دیا تھا کہ اتنے عرصے کے بعد سیم وہاں پر آجائے گی ۔ اس کے باوجود بھی اتنی نشانیاں اور سروے کے جو مفید نتائج تھے ان کو دیکھ کر بھی اس محکمے کے کانوں تک جوں نہیں رینگی ہے اور اب بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے مکمل طور پر نا اہلی کا ثبوت دیا ہے اور یہ ایک سفید ہاتھی باندھا ہوا ہے جس پر اتنی رقم خرچ کی جا رہی ہے ۔ اس لیے اس محکمے کو ہدایت کی جائے کہ برباد ہونے سے پہلے پہلے ان جگہوں کو بچایا جائے جہاں پر یہ سیم اور تھور کے اثرات نمودار ہونے والے ہوتے ہیں ۔ شکریہ جناب سپیکر ۔

ملک طیب خان ۔ جناب والا میں وی ایس معاملے چ کجھ عرض کرنا چاہنا واں اینانں دی تائید وچ جنلب ۔

جناب سپیکر - جی فرمائیے -

ملک طیب خان - گزارش اے جناب کہ جسطرح میرے فاضل رکن نے فرمایا اے اینھوں اک نالہ سکھ بیاس چل رہیا اے - جیہڑا ایس سیم تے تھور دی موذی مرض گوں نال لے کے جلال پور پیراں دے پنجند تک جا رہیا اے - جیہدے واسطے اک دفعہ نہیں بارھا دفعہ ذکر کیا جا چکیا اے کہ اس دے روکن لئی کوئی تجویز بنائی جاوے - ایہدا مطلب ایہ ہویا کہ جدوں سارے علاقے نو اپنی لپیٹ وچ لے لیسی اوس وقت ھدی کوئی تجویز بنائی جائی

جناب سپیکر - ملک صاحب آپ بہت اچھی اردو بول سکتے ہیں - آپ اردو بولیں -

ملک طیب خان - اردو تے پنجابی تاں رلی ملی اے کوئی ایڈا فرق نہیں اے -

جناب سپیکر - اردو ہماری قومی زبان ہے - اردو میں آپ بات کر سکتے ہیں

ملک طیب خان - چلیں جناب - میں اردو چالو کردیساں - اردو وچ گل کرن وچ وی کوئی فرق نئیں پوندا -

جناب سپیکر - بسم اللہ کریں - اردو میں تقریر کریں -

ملک طیب خان - جناب گزارش اتنی ہے کہ سکھ بیاس اک نال گزر رہیا اے جیہڑا اس سیم اور تھور دی مرض نوں نال لے کے چل رہیا اے -

جناب سپیکر - ملک صاحب آپ تو پھر پنجابی میں بات کر رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

ملک طیب خان - تے پھر پنجابی وچ بولن دی اجازت دے دیو -

جناب سپیکر - ہاں - اجازت مانگیں - اجازت ہے -

ملک طیب خان - تے میں ایہ عرض کرناں چاہنا آں کہ جس ویلے اوہ ایس علاقے نوں وی اپنی لپیٹ تے اوس ویلے اوس دا بندوبست سوچیا گیا تے پھر کی ہوسی - ایس واسطے اوس سیم تھور نوں روکن دا

کوئی بندوبست کیا جاوے۔ اگر نئیں رک سکدا تاں اوس نوں پکا کیتا جاوے تاکہ جد وی اوو نکلے فوری طور تے پنجند جا کے دریا وچ مل جاوے۔ رستے وچ لوکاں دیاں زمیناں نوں تباہ و برباد نہ کرے۔ السلام علیکم۔

پیر احمد شاہ کھگہ - جناب سپیکر۔ اس کے متعلق میں بھی ایک چھوٹی سی عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر - جی شاہ صاحب۔ فرمائیے۔

پیر احمد شاہ کھگہ - جناب والا۔ ملک صاحب نے جس سکھ بیاس کے متعلق فرمایا ہے کہ اس نالے کو بند کروایا جائے۔ اس پ پندرہ لاکھ ایکڑ رقبہ کی سیم نے خارج ہو کر چناب میں جاتا ہے یا پندرہ لاکھ سے بھی زیادہ سیم زدہ رقبے کا پانی یعنی سیم والا نمکین پانی اس راستہ سے گزر کر چناب میں گرتا ہے تو ملک صاحب ہمارے بزرگ ہیں۔ ان کی آدھ مربع زمین شائد اس میں آتی ہے۔ اگلے روز ایک میٹنگ کے سلسلے میں انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ نالہ دریا ٹائپ ہے کسی زمانے میں دریائے بیاس جالندھر کی طرف آ کر چناب میں گرتا تھا اور اب اسے سکھ بیاس کہتے ہیں۔ تو ان کا آدھ مربع زمین ہے۔ آدھ مربع زمین کی خاطر پندرہ لاکھ ایکڑ سیم زدہ رقبہ کے نمکین پانی کو چناب میں بھجوانے کے لیے اعتراض فرمایا ہے۔ تو آپ ان کی عقل کے متعلق غور فرما لیں۔ ان کی آدھ مربع زمین بچ جائے گی لیکن قوم کا پندرہ لاکھ ایکڑ رقبہ نمکین پانی خارج نہ ہونے کی وجہ سے سیم میں مبتلا ہو جائے گا۔ تو میری ان سے یہ گزارش ہے کہ کٹ موشن کے سلسلے میں ملک صاحب کی بات کا خیال رکھا جائے۔ میں نے بھی کٹ موشن دیا ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں۔ معزز رکن کو اپنی بات ختم کرنے دیں۔

پیر احمد شاہ کھگہ - جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ سکھ بیاس نالہ سے اگر پندرہ لاکھ ایکڑ رقبہ کا پانی گزر جائے تو اس کے متعلق گورنمنٹ نے 85 کروڑ روپے کا ایک منصوبہ بنایا ہوا ہے۔ جس میں اس کی پوزیشن یہ ہے کہ اس کو کھودا جائے اور پھر اپنی صحیح شکل میں پہنچ جائے تو تمام اس علاقے کا سیم والا پانی قصور

سے لیکر ساہیوال ، وہاڑی ، ملتان تک یہ تمام رقبے کا پانی خارج ہوکر چناب میں جائے گا - اس کا 85 کروڑ کا ایک منصوبہ پچھلے سالوں میں بنا تھا جو ابھی تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا - تو ملک صاحب کا لودھراں سائیڈ سے آگے کوئی آدھ مربع رقبہ اس نالے کی وجہ سے خراب ہوتا ہے ملک صاحب سے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ عوامی ہاؤس ہے اس میں عوام کے کام ہونے چاہیں ذاتی معاملہ اور چیز ہے - تو ادھ مربع رقبہ بچاتے ہوئے یہ پندرہ لاکھ ایکڑ کا نقصان کرتے ہیں - یہ میرا خیال ہے کہ یہ صوبائی اسمبلی کے ممبر کی شان نہیں ہے تو اس سلسلے میں مہربانی فرما کر اس چیز کو مد نظر رکھیں کہ اس سکھ بیاس نالے کو ختم نہیں کرانا - کیونکہ یہ ہمارے جو اضلاع ہیں قصور ، لاہور ، ساہیوال ، وہاڑی ، ملتان ان تمام کا سیم والا پانی ہوگا وہ سکھ بیاسا کی رو کی شکل میں چناب میں گرنا ہے - تو اس کو ادھر ادھر نہ کیا جائے اور ذرا خیال رکھا جائے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - ملک صاحب ، آپ تشریف رکھیں آپ ضابطے کے مطابق بات کریں - آپ صدر کی اجازت سے بات کریں - رانا صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں - فرمائیے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر جناب والا کھگہ صاحب کو آپ نے پنجابی میں بات کرنے کی اجازت بخشی تھی - لیکن ایک رکن کو ایک ہی زبان میں تقریر کرنی چاہئے - میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں مجھے یاد آ گیا ہے انبالہ چھاؤنی جو بنی تو وہاں انگریز آئے اور وہ دکانداروں کے پاس سودا لینے کے لئے آتے تھے تو وہ کہتے This price تو ان کو جناب سمجھ نہیں تھی انہاں نے کہنا - five - انہوں نے ایک طریقہ بنایا ہوا تھا - وہ جدوں آ کے کوئی انگریزی وچ پچھے This price اوہ آکھن لگے جناب والا - Take, five Rupees نہ Take اور go to اگلی شاپ - تو آپ ذرا کھگہ صاحب سے فرما دیں کہ سانوں سمجھن واسطے کچھ خیال رکھیں یا ہمیں کوئی استاد رکھنا پڑے گا - جو ان کی زبان ہمیں پڑھا دے -

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر - آپ تشریف رکھیں آپ میری پہلے عرض سنیں یہ کٹ موشن ہے جو رفیق صاحب کی طرف سے اور اس کٹ موشن پر

متعلقہ بات کہی جا سکتی ہے یہ معاملہ جو اب زیر بحث آ گیا ہے - وہ غیر متعلقہ ہے چوہدری نذیر احمد صاحب کی طرف سے کٹ موشن ہے -

جناب نذر محمد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اس سکھ پاس سے وہاڑی ڈسٹرکٹ اور ملتان ڈسٹرکٹ کا بہت زیادہ رقبہ زیر آب آ جاتا ہے اور ہر سال فلڈ کی وجہ سے بہت زیادہ رقبہ ناکارہ ہو جاتا ہے - ان لوگوں کو بے گھر ہونا پڑتا ہے اس کے حل کے لئے ایک تجویز دی گئی تھی جو کہ تین مراحل میں تھی - پہلے مرحلہ پر قصور کے پاس ایک ڈرینیج بننی تھی اور اس کے بعد دوسرا مرحلہ میں جناب والا بورے والا کے قریب ایک ڈرینیج سکیم تھی جس کے لئے 27 کروڑ روپے کی رقم کا بجٹ اسٹیمیٹ بن چکا ہے اگر اس کو بورے والا کے نزدیک سے ستلج میں ڈال دیا جائے جیسا کہ ایک سکیم بن چکی ہے تو اس سے وہاڑی اور ملتان ڈسٹرکٹ کا جو علاقہ زیر آب آتا ہے - جس سے اس علاقے کے عوام کو ویرانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے - تو ان کو اس سے نجات مل جائے گی - اس میں یہ پر زور طریقہ سے گزارش کروں گا کہ اس کے حل کے لئے اس بجٹ میں گنجائش رکھی جائے اور 27 کروڑ روپے کی جو رقم ہے اس سے وہاڑی اور ملتان ڈسٹرکٹ کا جو علاقہ اس کی زد میں آتا ہے وہ بچ سکے گا -

جناب سپیکر - چوہدری نذیر احمد صاحب -

چوہدری نذیر احمد - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ ایک کروڑ 25 لاکھ 78 ہزار چھ سو ساٹھ روپے کی رقم بسلسلہ شق انسداد سیم و تھور میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے -

جناب سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے -

کہ ایک کروڑ 25 لاکھ 78 ہزار چھ سو ساٹھ روپے کی رقم بسلسلہ شق انسداد سیم و تھور میں سے ایک سو روپے کی کمی کر دی جائے -

چوہدری نذیر احمد - جناب والا اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ بہت سے ممبران نے اپنی اپنی رائے دی ہے - سیم اور تھوڑ کے سلسلہ میں گورنمنٹ ہر سال ایک خطیر رقم خرچ کرتی ہے لیکن اس کا

Output جتنا کہ ہونا چاہیے اتنا نہیں ہوتا ہے۔ محکمہ کے انتظامی اخراجات پر زیادہ رقم خرچ ہوتی ہے سیم اور تھوڑ کو دور کرنے کے لئے اس کا کم حصہ استعمال کیا جاتا ہے - جس طرح فیصل آباد ، شیخوپورہ کچھ اور اضلاع کا ذکر ہوا ہے - اسی طرح سے محکمہ کو چاہیے کہ جب کسی علاقہ میں سیم اور تھوڑ نمودار ہونا شروع ہو - بجائیے اس کے کہ جب وہاں سیم اور تھوڑ زور پکڑ جائے پھر اس کو کنٹرول کرنا مشکل ہو - جب وہاں پر یہ مسئلہ شروع ہونے والا ہو تو اسی وقت اس کو کنٹرول کرنا چاہیے

جناب والا - اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ چیچہ وطنی سے پورے والا روڈ جو کہ کسی زمانے میں اس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ ادھر بھی سیم اور تھور آئے گی تو اس وقت سیم کی وجہ وہ بالکل اکھڑ چکی ہے- وہاں پھر سیم کے حالات پیدا ہو رہے ہیں بہتر ہے کہ وہ اپنی گرفت زیادہ مضبوط کر لے تو اس سے پہلے ہی ہمارے محکمہ والوں کو چاہیے کہ ادھر بھی سیم اور تھور کو ختم کرنے کے لئے کوئی کام شروع کریں - جیسا کہ ملک صاحب نے یا دوسرے محترم ممبر نے فرمایا ہے کہ سکھ بیاس نالہ سے بھی جو اضلاع متاثر ہوتے ہیں جیسا کہ پتوکی یا جدھر سے یہ نالہ جب کسی دریا میں پڑتا ہے تو پورے والا سے ستلج میں اس سیم کو ڈالنے کے لئے ایک منصوبہ بن چکا ہے - وہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے تو اس پر عملدر آمد کرتے ہوئے اس نالے کو دریا میں ڈالا جائے تاکہ ضلع وہاڑی اور بہاولپور وغیرہ اضلاع بھی اس سے بچ سکیں - میں سب سے زیادہ تو اس چیز پر زور دوں گا کہ محکمہ اتنی تندہی یا جتنے وسائل دیئے جاتے ہیں اس کے مطابق یہ کام نہیں کرتا - کنٹرول نہیں کرتا - اس کی وضاحت فرمائی جائے اور اس کے بعد محکمہ کو ہدایت فرمائی جائے کہ یہ اپنے فنڈز کو اچھے طریقہ سے استعمال کریں -

چوہدری محمد رفیق — جناب سپیکر - آپ کی اجازت سے اسی ضمن میں ایک متعلقہ بات عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں - اس بارے میں یہ کہوں گا کہ لینڈ ایکوزیشن کا جو عملہ ہے اس نااہلی کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ اراضی زیر آب آ گئی - مقصد تو یہ تھا کہ جب یہ سیم اور تھور مکمل طور پر قابو پا جاتی ہے نمودار ہو جاتی ہے - زمینیں برباد ہو جاتی ہیں - تو ان کا جو عملہ ہے وہ کوئی کام کرے وہ اس سلسلہ میں

کوئی خاطر خواہ کام نہیں کرتا ہے - اس کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ اراضی برباد ہو جاتی ہے نجی طور پر جن لوگوں کی زمینیں برباد ہوتی ہیں - وہ اچھے بھلے، کھاتے پیتے لوگ، ہوتے ہیں جو کہ کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے ہیں - اور قومی سطح پر بھی پیداوار میں کتنی کمی آئی ہے - چاہیے تو یہ تھا کہ پیداوار میں اضافہ ہوتا - ہم لوگ اس سے زرمبادلہ کماتے یہ تمام باتیں محل نظر رکھنی چاہئیں - اس محکمے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو خامیاں اور نقائص ہیں ان کو دور کریں اور اپنی اصلاح کریں اس کے علاوہ میں ایک اور بات عرض کروں گا کہ اس میں قتل و غارت تک نوبت آ جاتی ہے کیونکہ وہ اتنی سنگین نوعیت کی ہے وہ ہے جناب والا باغات کا پانی - میں یہ کہوں گا کہ محکمہ آبپاشی جو کہ باغات کے پانی کی مزدوری لیتا ہے -

جناب سپیکر — آپ خود ہی فرمائیے کہ آپ متعلقہ بات کر رہے ہیں ؟ لہذا اب آپ تشریف رکھیے - میں اسکی اجازت نہیں دے سکتا - وزیر آبپاشی کچھ فرمائیں گے -

وزیر آبپاشی — جناب والا - محکمہ آبپاشی پر تقریباً 20-25 کٹ موشنز ہیں - میرے خیال میں یہ کٹموشنز اس غم و غصہ کے اظہار پر دئیے گئے جو چشمہ جہلم لنک کی بندش سے متعلق تھا - اب یہ بات تو ختم ہو گئی ہے - اگر فاضل ممبران یہ کٹموشنز واپس لے لیں تو اچھا ہے - ورنہ مجھے ان کا علیحدہ علیحدہ جواب دینا ہو گا -

(قہقہہ)

جناب ممتاز حسین — پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر — چوہدری صاحب اس میں کونسا پوائنٹ آف آرڈر پیدا ہو گیا ہے ؟

جناب ممتاز حسین — جناب والا وزیر موصوف کا لفظ ,,ورنہ،، قابل اعتراض ہے - کیونکہ ورنہ عموماً دھمکی کے لہجے میں استعمال کیا جاتا ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر آبپاشی — آپ کا وقت ضائع ہو گا - یہ بھی دھمکی ہے ؟

(نعرہ ہائے تحسین) (قہقہہ)

جناب سپیکر — ''ورنہ'' سے ان کی مراد وہی ہے جو کسی نے کہا تھا کہ ۔ ''ورنہ اسی تنخواہ پر گزارہ کروں گا ۔''

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر آبپاشی — سب سے پہلا کٹ موشن سید حسن محمود صاحب کا ہے ۔ اس میں انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ سو روپے کی کٹوتی کر دی جائے اور ڈیمانڈ ,, ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار روپے کی ہے جو مشینری کیلئے اریگیشن ریسرچ اینڈ ڈیزائن کیلئے فلڈ کنٹرول کیلئے ، ٹیوب ویلوں کیلئے ، کینال کیلئے اریگیشن ڈیم کیلئے ہے ۔ مندرجہ بالا سے واضح ہے کہ ڈیمانڈ نمبر 9 میں مختلف شعبہ ہائے کے 11 مطالبات شامل ہیں ۔ ان مطالبات میں ملازمین کی تنخواہ اور الاؤنس کے علاوہ نہروں ، ٹیوب ویلوں ، ڈیم اور سیم نالیوں کے روز مرہ کے آپریشن اور مرمت کے اخراجات شامل ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود Can the Minister read his Speech پوائنٹ تو دیکھ سکتے ہیں لیکن پڑھ نہیں سکتے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا میں اجازت چاہوں گا اس میں اعداد وشمار ایسے ہیں کہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا اعدادو شمار ضرور پڑھ سکتے ہیں لیکن تقریر فی البدیہہ ہونی چاہیے ۔

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب تشریف رکھیے ۔ اس میں اعدادو شمار پڑھے جاسکتے ہیں تقریر نہیں پڑھی جا سکتی ۔

وزیر آبپاشی ۔ میں تقریر تو نہیں پڑھ رہا ۔

جناب سپیکر ۔ ہاں یہ درست ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ان مطالبات میں کسی قسم کی کٹوتی بھی کافی نقصان دہ ہو سکتی ہے جس کیلئے ہمارا ملک متحمل نہیں ہو سکتا ان مطالبات کی محکمہ آب پاشی نے کافی جانچ پڑتال کی اور اس کے بعد ہی صوبائی اسمبلی میں آئے ۔

(قطع کلا میاں)

جناب فضل حق ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا وزیر موصوف سے یہ کہا جائے کہ آہستہ پڑھیں تاکہ ہمیں کچھ سمجھ بھی آئے کہ وہ کیا

کہہ رہے ہیں کیونکہ ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آرہا ۔ اعدادو شمار کی بھی اگر بات کررہے ہوں تو پھر بھی آرام سے بتائیں تاکہ کچھ پتہ تو چلے یہ تو مجھے رٹے ہوئی بات لگتی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker Order Order Please.

زیر آبپاشی ۔ اس میں جن خامیوں اور خرابیوں کی نشاندہی کی گئی ہے میں بحیثیت سربراہ ان ممبران کے تعاون سے ان کو پورا کرنے کی کوشش کروں گا ۔ میرا مطلب ہے دور کرنے کی کوشش کروں گا ۔

(قہقہہ)

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں مخدوم زادہ صاحب آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا میرا پورا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ وزیر صاحب فرما رہے تھے کہ میں سر براہ ہوں ۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ سر براہ کس چیز کے ہیں

جناب سپیکر ۔ محکمہ آب پاشی کے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ نہیں جناب وہ تو وزیر ہیں سر براہ کیسے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ وزیر آبپاشی کو چاہیے کہ تخفیف زر کی تحریکوں کا ان نمبروں کے حساب سے جواب دے دیں کہ اس نمبر کا یہ جواب ہے ۔ اس نمبر کا یہ جواب اس طرح اپنی تقریر بھی ختم کرلیں اور اس پر نام لینا کہ فلاں چیز ہے فلاں چیز ہے درست نہیں ہے بلکہ انہیں یہ کہنا چاہیے کہ تخفیف زر نمبر اتنے کا یہ جواب اتنے کا یہ جواب اس طرح اپنی تقریر مکمل کرلیں ۔

(قہقہہ)

وزیر خزانہ ۔ جناب سپیکر میں جناب کے توسط سے ایوان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک سیم وتھور کا مسئلہ ہے یہ بنیادی طور پر مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے اس میں ہم بھی کچھ حصہ ڈالتے ہیں ۔ مرکزی حکومت نے اس سلسلہ 90 کروڑ روپے مختص کر رکھا ہے ۔

مخدوم زادہ سیدحسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا آپا انہوں نے اس محکمے کا بھی چارج سنبھال لیا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا بحیثیت وزیر خزانہ میرے خیال میں میں اس کا جواب دے سکتا ہوں ۔

محترمہ خورشید بیگم ۔ جناب سپیکر مجھے بات کرنے کی اجازت ہے ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ ایک وقت میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہو سکتی ہے ۔

مخدوم زادہ صاحب کوئی بھی وزیر کسی محکمہ کے متعلق سوالات کے جوابات دے سکتے ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمد ۔ جناب والا ہم جواب لینا ہی نہیں چاہتے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اپنی نہیں کٹ موشن واپس لیتے ہیں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ نہیں جناب نہیں ۔ ہم سارا ایوان ان پر ترس کھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ وزیر صاحب کو مجبور نہ کیا جائے اور وہ جواب دیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین) ۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ جناب والا یہ ترس کھانے کی بات نہیں ہے ان کی طبیعت خراب ہے ، بیمار ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ تو اب یہ تمام کٹ موشنز withdraw ہو گئیں ہیں ۔

آوازیں ۔ جی ہاں ۔

جناب فضل حق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ وزیر موصوف کی طبیعت خراب ہے تو ان کے پالیمانی سیکرٹری صاحب اس معاملے پر کم از کم روشنی ڈالیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر — اس مطالبہ زر میں تخفیف زر کی تحاریک move کرنے والے حضرات نے اپنی تحاریک واپس لے لی ہیں۔

اب سوال یہ ہے، کہ ایک رقم جو ایک ارب 47 کروڑ 83 لاکھ 92 ہزار ایک سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ،، آبپاشی ،، برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(مطالبہ زر 10)

وزیر خزانہ — جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ ایک رقم جو 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے، جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ،،نظم و نسق عامہ،، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر — یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔ کہ ایک رقم جو 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار 6 سو روپے سے متجاوزنہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے دیگر اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ،،نظم و نسق عامہ،، برداشت کرنے پڑیں گے۔

سردار زادہ ظفر عباس — Opposed.

جناب سپیکر — اس میں کٹ موشنز ہیں۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی طرف سے بھی ہے۔

راجہ خلیق اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا میں نے بھی ایک کٹ موشن دی ہوئی ہے جو کہ انٹی کرپشن پر ہے اور وہ بھی جنرل ایڈمنسٹریشن کے تحت آتی ہے تو اس کو قانون کی زد میں لایا جائے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ براہ مہربانی اسے بھی اس کے ساتھ پڑھا جائے میری کٹ موشن کا نمبر 48 ہے۔

جناب سپیکر - آپ کی کٹ موشن نمبر کتنی ہے -

راجہ خلیق اللہ خاں — 48 نمبر ہے - دوسری میری گزارش یہ ہے کہ اس میں الفاظ تبدیل کر دیئے گئے ہیں - جو میں نے لکھے تھے وہ نہیں ہیں -

جناب سپیکر — ہم اس سلسلہ میں اورجنل ریکارڈ دیکھ لیتے ہیں -

راجہ خلیق اللہ خاں - ٹھیک ہے - جناب دیکھ لیں -

وزیر قانون - کٹ موشن نمبر 48 - جناب والا میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جنرل ایڈمنسٹریشن کے متعلق کٹ موشنز 27 نمبر شروع ہو کر 65 تک جاتی ہیں - وہ ساری جنرل ایڈمنسٹریشن کے مختلف مدات ہیں لیکن اس کا ہیڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ہے - اس میں various ڈیپارٹمنٹس آئیں گے لیکن وہ جنرل ایڈمنسٹریشن کے تحت آئیں گے اس لئے میں عرض کرونگا کہ یہ جو مطالبہ زر نمبر 10 ہے اس بارے میں جتنی کٹ موشنز ہیں اسکے لئے 27 تخفیف زر کی تحاریک ہیں - 27 سے لیکر جناب والا ملاحظہ فرمائیں گے 65 تک اور اسکے بعد مطالبہ نمبر 11 شروع ہوتا ہے تو اسلئے اگر آپکی نمبر 48 ہے تو وہ بھی جنرل ایڈمنسٹریشن کے تحت ہی شمار ہو گی - آپ اس پر بات کر سکتے ہیں -

راجہ خلیق اللہ خاں — تو جناب اگر آپ نمبر 40 دیکھیں - تو یہ محکمہ قانون کے متعلق ہے -

جناب سپیکر — اس کو ہم examine کر لیتے ہیں یہ اگر اس ہیڈ میں ہے تو پھر ٹھیک ہے اس پر آپ بات کر سکتے ہیں -

وزیر قانون — یہ جنرل ایڈمنسٹریشن میں آتا ہے -

جناب سپیکر — یہ جنرل ایڈمنسٹریشن کا حصہ ہے تو اس پر راجہ صاحب آپ بات کر سکتے ہیں - تو اس پر کٹ موشن ہے مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی طرف سے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب سپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں - کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 34 ہزار 6 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ "مذہب، نظم و نسق عامہ" میں سے ایک سو روپے کم کردیئے جائیں -

وزیر قانون— میں اس کی مخالفت کرتا ہوں میں اس کے لئے جناب والا کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس پر نمبر 27 سے لے کر 65 تک کٹ موشنز ہیں ۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک ایک فاضل ممبر جب اپنی کٹ موشن پیش کر کے اس کو زیر بحث لاتا ہے ۔ تو اس میں بے شمار مسائل جو ہیں اس کی repetition ہو جاتی ہے ویسے آپ کا جو طریق کار ہو I mean you submit before it. لیکن اگر سب ایک ہی دفعہ کٹ موشنز پیش ہو جائیں پھر one by one سارے ممبر اس پر بات کر لیں ۔ تاکہ آپ بھی اس کو دیکھ سکیں کہ اس کی repetition نہ ہو اور پھر بھی ٹائم بچ جائے گا ورنہ ہمیں اعتراض نہیں ہے ۔ جو طریق کار چل رہا ہے اس کے مطابق ہی چلے چونکہ ٹائم ہمارے پاس مخصوص ہے ۔

جناب سپیکر—آپ کا مطلب یہ ہے کہ یہ کٹ موشنز جو ہیں تمام mover حضرات اپنی اپنی کٹ موشنز move کر لیں اس کے بعد وہ باری باری ان پر تقاریر کر لیں اور اس کے بعد آپ کی طرف سے جواب دیا جائے ۔ تو اس پر اس سلسلہ میں مخدوم زادہ صاحب آپ کی کیا رائے ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود—مجھے جناب کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ لیکن جو پچھلی کٹ موشنز پر آپ نے ایک طریقہ کار وضع کیا تھا تو اس کو بدلنا آپ کو کیوں مقصود ہو گیا ہے ۔

جناب سپیکر—نہیں مجھے اس میں بدلنا مقصود نہیں ہے ۔ اس میں بھی میں سمجھتا ہوں کہ ٹائم کا اتنا فرق نہیں پڑتا ۔ کہ ایک کٹ موشن کے mover جو ہیں وہ اپنی کٹ موشن بھی پیش کریں اور ساتھ ہی اس پر بات کر لیں تو جیسا یہ سلسلہ چل رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ٹائم کا ضیاع نہیں ہو رہا ۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی—پوائنٹ آف آرڈر ۔ مطالبہ زر میں 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار 6 سو کی رقم ہے اور کٹ موشن میں 35 کروڑ 65 لاکھ 34 ہزار 6 سو روپے لکھا ہے یہ پانچ ہزار کا فرق ہے ۔

جناب محمد رفیق—جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ جیسا چاہیں وہ طریقہ کار اور ضابطہ اختیار کریں لیکن جیسا کہ میں سمجھتا ہوں ایک دم سے تمام کٹ موشنز جو ہیں وہ پہلے پڑھوا لئے جائیں تو اس کے بعد باری باری اس کا جواب دیں ۔

(قطع کلامیاں)

میرا اعتراض تو سن لیں اس میں جناب والا یہ ہو گا کہ ممبر حضرات کو یہ پتہ نہیں چلے گا کہ کون ، کون سی کٹ موشن پر بول رہا ہے ۔ اس سے پورا استفادہ وہ نہیں کر سکے گا ۔

جناب سپیکر—تو آپ کی منشاء کے مطابق ہم فیصلہ بھی کر چکے ہیں پھر بھی آپ اس پر بولنا چاہتے ہیں ۔ آپ جو کہہ رہے ہیں وہ ہم فیصلہ کر چکے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر قانون— جناب والا میں اس کی تصحیح کر دوں فاضل ممبر کا پوائنٹ آف آرڈر درست ہے ۔ یہ رقم میں تصحیح کر لی جائے ۔ جو voted amount ہے جس مد کے تحت بحث ہوئی ہے اس میں یہ 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار روپے ہے ۔ نہ 29 ہے نہ 34 ہے یہ 34 کا ہندسہ mispr nt ہے اس کی تصحیح کر لی جائے ۔ یہ amount ہے 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار 6 سو روپے ۔ یہ لفظ 39 ہے 34 نہیں ہے ۔

جناب سپیکر—تو اس کے مطابق اس کی correction کر لی جائے ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار 6 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''نظم و نسق عامہ'' میں سے سو روپے کم کر دیئے جائیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود—جناب سپیکر یہ ایک بڑا وسیع سبجیکٹ ہے جس میں اسمبلی کے ممبران وزراء صاحبان ۔ افسر صاحبان اور مختلف محکمہ جات اس تحریک زر میں سب شامل ہوتے ہیں ۔ میں سب سے پہلے وزراء صاحبان کو اور چیف منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ اتنا بڑا صوبہ نہیں ہے نہ یہاں سوائے اٹک آئل کے اور کوئی province oil rich ہے ۔ اس ایوان نے مارشل لاء کے دوران آٹھ وزراء سے بھی حکومت کی ہے ۔ united پنجاب میں بھی تعداد یہی آٹھ تھی ۔ مغربی پاکستان کی بھی یہاں وزارت بیٹھی ان میں بھی وزراء کی تعداد اتنی نہیں تھی جتنی آج ہے ۔ اب تعداد اس قدر زیادہ ہو گئی ہے کہ کسی وقت بھی جب حزب اقتدار اور حزب احتساب بنی تو حزب احتساب کے سامنے وزراء کی لائنیں ہوں گی تو میں گزارش کروں گا کہ اتنا بوجھ وزارتوں کے اضافے میں نہ بڑھائیں ۔ محکموں کو تقسیم کرنے کی بجائے consolidate کریں ۔ اور ایک میڈیکل بورڈ اپنے ساتھ ضرور رکھیں کیونکہ ہر سروسز میں میڈیکل بورڈ وغیرہ ہوتا ہے ۔ تاکہ ان کو پھر یہ دقت محسوس نہ ہو کہ کس کی

طبیعت خراب ہو اور یہ خزانے پر بے تحاشا بوجھ پڑے گا - ایوان کا اعتماد انہیں حاصل ہے ہم ان کی امداد کریں گے بوجھ نکالیں خزانے سے - وزراء کی تعداد میں اگر اضافہ کرنا ہے تو 14 اگست کو کر لیں - بڑا مبارک دن ہوتا ہے -

جہاں تک محکموں کی تقسیم کا تعلق ہے میں وہی تجویز دھراؤں گا کہ زراعت ہماری اہم ترین معشیت ہے - ریڑھ کی ہڈی ہے - زراعت کو آپ تقسیم نہ کریں - اور محکموں کو کر دیں لیکن زراعت اور آبپاشی کو صحیح آدمی کے سپرد کریں اور اکٹھا کر دیں تاکہ ہم سب کاشتکاروں کا فائدہ اس میں ملحوظ خاطر رہے - اب جناب اختیارات وغیرہ کے مسئلے میں میں نہیں جاتا - اب میں آتا ہوں سروسز پر - جہاں بیوروکریسی کو آپ criticise کرتے ہیں - وہاں ہم ان کی سروسز کی appreciation کو بھول جاتے ہیں -

سیاستدان اور آرمی آتے جاتے رہتے ہیں مگر سروسز ایک permanent structure ہے - جو آرمی کو بھی serve کرنا اور سیاستدانوں کو وہی serve کرنا جب وہ برسراقتدار آئیں - مستقل ادارہ تو ملک کا یہی ہے - اور اس میں 1970ء سے خاص پیدا ہوئی ہے - 1956 کے آئین میں اور 1962ء کے آئین میں ان سروسز کو Constitutional تحفظ دیا گیا تھا یہ ایمانداری سے کام کر سکتے اور کسی کے کل پرزے نہیں بنتے تھے - یہ حکومت کے جائز و ناجائز کی تعمیل نہیں کرتے تھے - لیکن یہ سات آٹھ سال گزرے ہیں 70-1971ء کے بعد گزرے ہیں اس میں سروسز کو تباہ کرکے رکھ دیا گیا ہے - انہیں یقین دلاتا ہوں اور میرے ساتھ انشاءاللہ وزیر اعلیٰ بھی شریک ہوں گے کہ ہم اپنی مرکزی نیشنل اسمبلی سے درخواست کریں گے کہ ترامیم کرتے وقت 1956 چیپٹر chapter جو سروسز کے متعلق ہے اس کو موجودہ آئین میں incorporate کر کے ان کو تحفظ دیا جائے -

جناب والا جہاں تک ان کی effiency کا تعلق ہے ایک اور سکیم ہے جس نے اسے ستیاناس کیا اور میں وزیر اعلیٰ کی توجہ اس کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سیکشن آفیسر کی سکیم جو جناب اختر حسین صاحب کی اختراع ہے یہ نہایت رکاوٹ کی سکیم ہے - تمام efficiency ختم ہو جاتی ہے - الماری کی چابی سیکشن آفیسر کے پاس ہوتی ہے - خدا نخواستہ وہ بیمار ہو جائے تو وہ فائلیں اس کی الماری میں بند رہتی ہیں - کوئی دوسرا اس میں کام نہیں کر سکتا - آپ مہربانی کر کے سیکشن آفیسر کی سکیم کو از سرنو review کریں - اور اس کو abolish کریں - باقی

محکموں میں یہ سیکشن آفیسر سکیم آئی تھی لیکن میں نے لوکل گورنمنٹ میں اس کو نہیں آنے دیا تھا - کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ ان میں inefficiency بڑھے گی - اور ایک آدمی پہ سارا دارو مدار ہو گا - اس سکیم کو review کیا جائے اور سیکشن آفیسر سکیم کو ختم کیا جائے -

چونکہ جناب دوسرے صاحبان کی بھی کٹوتی کی تحریکیں ہیں - گو میں ہر ایک محکمے پہ بولنے کی خواہش رکھتا ہوں - لیکن چاہوں گا کہ اور صاحبان بھی اس میں حصہ لیں - تو میرے کچھ مطالبات ہیں جو انہیں محکموں سے تعلق رکھتے ہیں -

پہلے میں پریس کو لوں گا - پریس انفارمیشن صوبائی گورنمنٹ کا محکمہ تھا - آپ اس کو دوبارہ حاصل کریں - آپ نے لوکل گورنمنٹ کو بھی جنرل ایڈمنسٹریشن میں ڈال رکھا ہے - مرکز کو کوئی حق نہیں پہنچتا لوکل ڈیپارٹمنٹ کا 1973ء کے آئین پروشنل سے اڑا کر فیڈرل اور concurrent لسٹ بنا دی گئی - duel responsiblity ہو گئی ہے - جو صوبائی سبجیکٹس ہیں ان میں آپ کو قطعی اختیارات ہیں - انفارمیشن پبلک ریلشینز ڈیپارٹمنٹ ہمیشہ ساتھ ساتھ رہا ہے - پریس کی آزادی ہمارے لئے نہایت ضروری ہے - پریس ٹرسٹ کا ٹوٹنا ہمارے لئے نہایت اہم ہے - اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں پریس کلب بنانے چاہئیں - ان کو امداد دینی چاہیے - اور ایک خاص پریس ٹرسٹ کی پرابلم ہے جس کی طرف میں جناب وزیر اعلیٰ کی توجہ مبذول کرانی چاہتا ہوں - میرا خیال ہے یہ ڈیوس روڈ پہ ہے - یہ ایک کلب کی زمین پریس کلب کو دی گئی تھی - اور ساتھ کچھ گرانٹ دی گئی تھی - اس میں misappropriation ہوئی ہیں - اور اس میں ناجائز دھاندلیاں ہوئی ہیں - آپ مہربانی کر کے اس کی انکوائری کریں - اور اس میں پریس کی امداد کریں - جو صحیح حقدار ہیں ان کو وہ احاطہ دلائیں - اور ان کو گرانٹس دیں تاکہ وہ پریس کلب پنجاب کے شایان شان ہو وہ بنائی جا سکے -

جہاں تک ہوم ریپارٹمنٹ کا تعلق ہے میں کہتا ہوں واچ اینڈ وارڈ ، پروسیکیوشن اور انوسٹیگیشن کو الگ کرنا چاہیئے - اس میں آسانی ہو گی - پریس کے کام میں جو تقسیم کار ہے اس سے رشوت میں بھی کمی ہو گی - اور بہاولپور میں یہ الگ تھی - اور آپ نے جب سے بہاولپور کو اپنے ساتھ اکٹھا merge کیا ہے - آپ کو وہ تمام چیزیں جو بہاولپور میں

اچھی تھیں ان کو پنجاب میں ad pt کرنی چاہیے تھی بہاولپور میں جناب جوڈیشری اور ایکزیکٹو الگ تھے - کوئی وجہ نہیں کہ پنجاب میں جوڈیشری اور ایکزیکٹو کو الگ نہ کیا جائے - یہ بھی ان سے درخواست کروں گا کہ اس پہ بھی فوری اقدام کریں - جناب والا سروسز سے دیہاتی لوگ جن کی 70-75 فیصد آبادی ہے ، محروم ہیں - آپ کسی ڈیپارٹمنٹ کو دیکھ لیں - آپ اگر 70 فیصد کوٹہ نہیں دیتے تو کم از کم 30 فیصد دیہاتیوں کو ضرور دیں اس لئے آپ شہری کو ڈاکٹر بناتے ہیں کہ وہ جناب بھکر میں ، یا میانوالی میں بہاول میں جانا پسند نہیں کرتے لیکن اگر وہاں کے دیہاتی لوگ ڈاکٹر بنیں تو وہ اپنے گھر کے لوگوں کے علاوہ اپنے علاقے کے لوگوں کی خدمت بہتر سر انجام دیں گے - تو آپ داخلوں کے لئے district wise quota مقرر کر دیں - میڈیکل کالج کے لئے انجینئرنگ ، ٹیکنیکل کالجز کے لئے ، لاء کالجز کیلئے اور جن جن علاقوں میں یہ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس بن رہی ہیں وہاں بنانے سے پہلے ہمیں کوٹا دیں - اور پھر وہاں انسٹیٹیوشن بنائیں - تاکہ ہمارے بچے صحیح تعلیم حاصل کر سکیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا یہاں گورنر کے لئے ریزرو کوٹا ہوتا ہے اور 10 لڑکے داخل ہوتے ہیں - کئی بھاری سفارشیں لانی پڑتی ہیں - اگر ہمارا کوٹا آپ 30 فیصد کر دیں تو merits اس میں جو اچھا ہو گا وہ داخل ہو گا -

اسی طرح جناب اب میں بہاولپور کی محرومیوں کا احساس دلانا چاہتا ہوں ہمارے ادغام کے وقت 400 گورنمنٹ آفیسر تھے جو پنجاب میں آئے تھے ون یونٹ کے وقت وہ قابل ترین لوگ تھے - اور ان کی ٹریننگ سہالہ میں ہوئی تھی ان کے بے سکیل پنجاب کے برابر تھے - ان کی efficiency اور دیانتداری میں کوئی شک شبہ نہیں تھا - محرومی قسمت بہاولپور کی یہ ہے کہ یہ آخیر کی نشانی وہ سیکرٹری اسمبلی بیٹھے ہیں - یہ بھی 12 جون کو ریٹائر ہو رہے ہیں - اور بہاولپور کے چار پانچ آدمی کی محکمہ میں رہ گئے ہوں گے - ورنہ بہاولپور totally پس پچس سال سے محروم ہے - اس طرف آپ خاص توجہ دیں - ہر محکمہ میں ہمیں حصہ دیں - ہمارا جو gap ہے اس کو fill up کریں - جناب اسی طرح آپ دیکھ لیں میڈیکل کالج کا آغاز بہاولپور میں میں نے کیا تھا - وہاں آج کل ہزار لڑکا ہے مگر بہاولپور کے پانچ یا چھ ہوں گے - اب اس کالج کا ہمیں کیا فائدہ

اس علاقہ میں کالج بنے - احسان ہم پہ ہو اور پڑھیں آپ کے لوگ اور ہمارے طلباء محروم رہیں - یہ قطعی ناانصافی ہے - اور اس کا بھی ازالہ ہونا چاہیئے -

دوسری گزارش میں یہ کروں گا کہ جہاں ہم سروسز کو تحفظ دے رہے ہیں وہاں تمام ترags of sixty extension after tho ختم ہونی چاہئیں تاکہ دوسروں کو موقع ملے یہاں کئی صاحبان ہماری عمروں پہ اعتراض کرتے رہے ہیں۔ تو پھر سروسز میں بھی younger element ہونا چاہئے

یہاں ایک بزرگ نے مجھے اپنے ساتھ ہم عمر بنادیا تھا ۔ حالانکہ وہ میرے والد کے کی عمر کے برابر ہیں - انہیں مغالطہ یہ ہوا کہ کھوڑو بھی وزیر اعلیٰ تھے میں بھی وزیر اعلیٰ تھا انہوں نے سمجھا میری اور کھوڑو کی عمر برابر ہے شاید اس عمر میں وزیر اعلیٰ بنتے ہیں اب موجودہ چیف منسٹر نوجوان ہیں میں بھی 28 سال کی عمر میں چیف منسٹر تھا تو انہوں نے یہ اندازہ لگایا کہ میں 46 - 47 سال کی عمر میں بنا ہوں گا - اب میں ان کی عمر کے لگ بھگ ہوں گا - میں لگ بھگ نہیں ہوں - مجھ سے وہ بہت بزرگ تو ہیں میں ان کا احترام کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ مجھے صوم و صلوۃ کا پابند کرتے کرتے خود صوم وصلوۃ نہ چھوڑ بیٹھیں -

وزیر خزانہ - جناب سپیکر جس بزرگ کا مخدوم زادہ صاحب حوالہ دے رہے ہیں اس سے بھی کچھ غلط فہمی ہو جاتی ہے جیسے ہمیں بھی اکثر ہو جاتی ہے اور ہم بھی مخدوم زادہ صاحب کو اپنے فاضل دوست کہہ جاتے ہیں - فاضل کا مطلب پڑھا لکھا اور دوست کا مطلب "دوست مخدوم" زادہ صاحب میرے بزرگ تو ہوسکتے ہیں مگر دوست نہیں ہوسکتے اور فاضل بھی نہیں ہوسکتے کیونکہ اکثر وہ کوئی غلط فگر پڑھ جایا کرتے ہیں غلط عبارت پڑھ جایا کرتے ہیں - وہ تو by the way انہوں نے کہہ دیا ہوگا تو ہم بھی by the way ان کو کہہ دیتے ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں جناب -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب وزیر خزانہ کو یہ بات بھول گئی ہے کہ جب 5 لاکھ کا فرق نکلا گیا تھا تو آپ بھی فاضل ہونے کا دعوی نہ کریں آپ کی غلطی مجھ سے پہلے نکل چکی ہے - جناب ایک tendency سرکاری افسران میں ہے یا تو وہ complex میں مبتلا ہیں -

چوہدری گل نواز خان وڑائچ ۔ پوائنٹ آف آرڈر میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی آدمی جب کسی حکومت میں ebdo ہوچکا ہو وہ فاضل کہلا سکتا ہے اور پھر چیلنج بھی نہ کرے ebdo کو ۔ وہ فاضل کہلا سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب تشریف رکھیں یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے مخدوم زادہ صاحب ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر معزز چوہدری صاحب میرے دوست ہیں کبھی یہ میرے بہت واقف تھے آج کل یہ بہت سطح آور ہو رہے ہیں مجھے اس کی وجہ معلوم نہیں ۔ ebdo بھی ایک خاص چیز تھی جس میں ہمیں نکالا گیا تھا کسی وجہ سے ebdo کی حیثیت میں ہم نے الیکشن بھی لڑائے ہیں اور ہم نے 25 سال اقتدار کو چھوا تک نہیں یہ نہیں کہ ہمیں ملا نہیں لیکن ہم compromise نہیں کرتے ہم بکتے نہیں ہم جھکتے نہیں ورنہ کئی مواقع آئے تھے ۔ میں آپ سے پھر دوستی کروں گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

چوہدری گل نواز خان وڑائچ ۔ دوستی کرکے نقصان تو اٹھا بیٹھا ہوں صاحبان میں نے جنرل سیکرٹری شپ سے استعفیٰ دیا تھا میں نے ان کے کہنے پر استعفیٰ دیا تھا میں نقصان اٹھا چکا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ یا تو پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کریں یا پھر personal explanation پہ بات کریں ایسے ہی ایوان میں اٹھ کر کھڑے ہو جانا اور اپنی بات شروع کردینا یہ خلاف قاعدہ ہے ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جناب وہ میرے بزرگ ہیں ان کے پاس تو گرین کارڈ ہوتے ہوں گے کہ جب بھی چاہیں کھڑے ہو جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہاں کسی کے پاس بھی گرین کارڈ نہیں ہیں ۔ مخدوم زادہ صاحب مجھے آپ کی تقریر کی طوالت پر کوئی اعتراض نہیں لیکن جب میں ایک بجے گلوٹین apply کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا تو آپ کو احتجاج نہیں کرنے دوں گا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ خدا نہ کرے ۔ وہ اس لیے کہ آپ مجاز ہیں ایک گھنٹے کا اضافہ بھی کرسکتے ہیں اگر آپ نے قتل عام شروع کیا تو وہ قتل عام ہم سے دیکھا نہیں جائیگا ۔

جناب سپیکر ۔ مجھے آپ کے عزائم کا علم ہے اس لیے میں آپ کی تقریر کی طوالت کو پوائنٹ آوف کررہا ہوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ مجھے بھی آپ کے عزائم کا علم ہے ۔ جناب اب میں بہت اہم مسائل کی طرف آتا ہوں ہماری اکثریت چاہے وہ رورل ایریا سے آئی ہو چاہے وہ شہری آبادی سے آئی ہو ۔ شہری آبادی کے مسائل ہم سے مختلف ہیں ۔ شہروں میں تو وہی ہیں جو ہمارے ہیں ان کے کچی آبادیوں کے مسائل ہیں وہ ہمارے نہیں ہیں ۔ دیہات میں سڑکوں کے مسائل ہیں بجلی کے مسائل ہیں صحت و صفائی کے مسائل ہیں یہاں رورل اور اربن ڈویلپمنٹ ہیں یہاں یہ لفظ غلط لکھا گیا ہے ۔ یہ ایک زمانے میں 1958ء سے پہلے اربن ڈویلپمنٹ کا لفظ الگ تھا ارو رورل ڈویلپمنٹ کیلئے الگ ۔ رورل ڈویلپمنٹ کیلئے ویلج ایڈ تھی ۔ پی ایل 480 سے فنڈز مہیا ہوتے تھے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ — میں جناب آپ کی وساطت اسے بزرگ مخدوم زادہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ میں نے صبح بھی عرض کی تھی کہ سارے ممبران کچھ نہ کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں اور اس کے بعد شائد گلو ٹین والا بھی مرحلہ آئے جو انہوں نے محدود topic دیا ہے اس پر رہیں اور دوسرے دوستوں کو بھی تھوڑا تھوڑا وقت دیں تاکہ معاملہ چلتا جائے ۔ اس بات سے صبح انہوں نے اتفاق کیا تھا ۔ اور میرا خیال ہے اب بھی وہ مہربانی کریں گے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب سپیکر جتنا وقت میں لے رہا ہوں تو اس کی میں نے آپ سے رعایت مانگ لی ہے ۔ قتل عام کا آغاز ذرا ایک گھنٹے بعد ہوگا ورنہ آپ پہلے شروع کر دیتے ۔ میں تو بڑا مختصر بولنے لگا ہوں ۔ ہماری ایک بڑی ضروری چیز رورل ڈیلپمنٹ ہے اور اس کیلئے فنڈز پورے مہیا نہیں کئے گئے ۔ سنٹرل گورنمنٹ سے ان central taxes سے فنڈز ملتے ہیں ایک divisible taxes اور دوسرے اور ایک fund development ۔ تو ہمارے دیہات کی نہ تو سڑکیں ۔ نہ وہاں marketability ہے نہ وہاں crop کو Transport کرنے کیلئے کچھ ملا ہے ۔ تو ہماری ضروریات کیلئے بلکہ ہر ضلع کیلئے کم از کم پچاس لاکھ روپیہ مختص کیا جائے برائے Rural development in addition to the funds provided to Local Government budget.

اور اگر کوئی ضلع زیادہ پس ماندہ ہے اس کو اور زیادہ فنڈز دیں - جیسے میانوالی ہے ، قصور ہے - جو جو پسماندہ علاقے ہیں وہاں حسب ضرورت فنڈز مہیا کئے جائیں تاکہ جو ہم لوگ elect ہو کر آئے ہیں اور وعدہ وحید کر کے آئے ہیں ہم کم از کم ان پر پورے اتر سکیں - ایک مسئلہ دیہات میں بھی ایسا ہے وہاں جیسے آپ کی شہری کچی آبادیوں کا ہے ہمارے علاقے میں سیلاب آئے تھے تو نقل مکانی ہوئی تھی - اور لوگوں نے جاکے جو اونچے اونچے ٹیلے تھے ان پر اپنے مکانات بنائے ہیں وہ غیر سکنی زمین ہے - قابل کاشت نہیں ہے ان لوگوں نے زرعی زمین کا ریٹ لے کے وہ ان کو ملکیت دینا چاہتے ہیں - اسلام میں وہ زمین مفت ملنی چاہئیے کیونکہ وہ قابل کاشت نہیں ہے - وہ آپ بلڈوزر کر کے بھی نیول نہیں کر سکتے یہ اونچے ٹیلوں والی زمین ان کو مفت تقسیم ہونی چاہئیے -

پھر جناب شہری قصبوں میں ایک اور معاملہ پیدا ہوتا ہے - غریب جو بے روزگار لوگ ہوتے ہیں بجائے اب وہ دیواریں بنانے کے یا مزدوری کرنے کی بجائے کے ریڑھیوں پر چیزیں لگا کے بازاروں میں اپنی روزی کماتے ہیں - انہوں نے بھی چھوٹے چھوٹے گھر شہر کے قرب میں بنا لئے ہیں جب ان کو بجلی دی جاتی ہے تو ان سے کہا جاتا ہے کہ پہلے تو ایک سو کنکشن لو اور پھر جو تار کا اور کھمبوں کا خرچ ہے یہ بھی آپ دیں وہ بچارے اتنے غریب ہیں کہ وہ یہ خرچ برداشت نہیں کر سکتے -

گورنمنٹ کو چاہئیے کہ وہ ایسی بستیوں کو وہ subsidise کریں یا لوکل فنڈ سے وہ فنڈ مہیا کئے جائیں تاکہ وہ غریب لوگ بھی اس نعمت سے بہرہ ور ہو سکیں جیسے باقی لوگ ہیں -

جناب والا سوشل سروسز کے متعلق میں عرض کرنی چاہتا ہوں - بجٹ کو میں نے دیکھا ہے - ایک تو سٹاف نہیں ہے دوسرے سوشل ویلفیئر کا concept 1958ء سے ختم ہو چکا ہے - 1958ء سے پہلے میں نے تقریباً پانچ کروڑ کی سکیمیں منظور کرائی تھی - منسٹر سوشل ویلفیئر سے درخواست کروں گا کہ وہ ان سکیموں کو نکالیں - میں نے 10 ویلفیئر ہوم بنائے تھے اب مرکزی وزیر خزانہ کی تجویز مرکز میں دو ویلفیئر ہوم بنانے کی ہے - ایک کراچی میں اور ایک لاہور میں - مقصد اس کا یہ ہے کہ آپکی جو شہری آبادی ہے اس میں کچھ تو تاجر پیشہ لوگ ہیں - کچھ تنخواہ دار لوگ ہیں جو متوسط طبقہ کہلاتا ہے - ان کی عورتیں پردہ دار ہوتی

ہیں - انکی تنخواہیں گزرو اوقات کیلئے کافی نہیں ہیں - بچیاں ان کی پڑھتی ہیں فارغ ہو کر ان کے پاس کافی وقت ہوتا ہے اس فارغ وقت میں سویٹر بنیں - کڑھائی کا کام کریں - ان سب چیزوں کیلئے ہم نے ڈیزائن سینٹر مقرر کئے تھے - اور کوٹ لکھپت میں جو آپ نے جنرل ہسپتال چل رہا ہے یہ پہلے آپکا ویلفیئر ہوم تھا - یہ نو مہینے میں تعمیر ہوا تھا اس میں ایک ہزار آدمیوں کے رہنے کی گنجائش تھی - اسکے ساتھ Limb سنٹر ہوتا تھا اور اسکے ساتھ یہ موبائل وین ہوتے تھے - ان ویلفیئر ہومز کے علاوہ ایک ہم نے لاہور میں چیف فوڈ کنٹین بنائی تھی تاکہ مزدوروں کو گھروں میں سستی روٹی - سستی دال روٹی سستا گوشت مہیا ہو - خاندانوں کے اوقات بچیں - ان فارغ اوقات کے لئے ان کے گھروں میں خام مال دیں - ڈیزائن دیں - اس کے مطابق وہ چیزیں تیار کریں اور per piece ان کو اخراجات (payment) کی جائے - یہ سوشل اکنامک پراجیکٹ تھی جس سے آپکا لاہور میں بسنے والا متوسط طبقہ خوشحال ہو سکتا تھا وہ اپنے میاں یا بھائی کی کمائی سے اور زیادہ گھر میں کما سکتی ہیں - یہ سکیمیں نافذ ہونی چاہئیں - سیالکوٹ میں میں نے ویلفیئر ہوم بنایا تھا - وہاں سرجیکل انسٹرومنٹ اور سپورٹس گڈز تیار ہوتی تھیں جو مال چوری ہوتا ہے سکولوں کا فرنیچر کی سپلائی میں جو وہ چوری روکی جاسکتی ہے - آپ ویلفیئر سینٹر قائم کرکے ان میں سکولوں کا فرنیچر تیار کروائیں جو فرنیچر سکولوں کیلئے آپ وہاں بنائیں گے وہ آپ سکولوں میں تقسیم کریں - لوگوں کو اپلائنمنٹ دیں یہ گداگری کی بھیک مانگنے کی لعنت اسکے خاتمہ کا بل میں نے پاس کرایا تھا مجھے یہ معلوم نہیں کہ اس پر عمل درآمد کیوں نہیں ہوا وہ آپ نکالیں تاکہ اس بھیک کی لعنت سے ہم بچیں - نابیناؤں کیلئے معذوروں کے لیے Mentally retarted لوگوں کے لیے وزیر اعظم صدر پاکستان زور دے رہے ہیں اس کیلئے ٹیکنیکل سکولز ہوتے ہیں - سپیشل سکولز ہوتے ہیں - اتنے محتاج لوگ یہاں موجود ہیں کہ ان کی دیکھ بھال ماں باپ کیلئے آسان نہیں - اگر انہوں نے روزی بھی کمانی ہے اور منٹلی ریٹائرڈ بچوں کو بھی دیکھ بھال کرنی ہے تو یہ ناممکن ہے - دماغی طور پر ان کو سزا ملتی رہتی ہے آپ ان اداروں کا اجرا کریں اور ہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر یہ ادارے بنائیں - اور اس کے لئے ٹریننگ سٹاف بھرتی کریں -

سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ جب میرے پاس تھا تو میں نے ہر منسٹری کو اپنے ماتحت بنالیا تھا - ایجوکیشن بھی متعلقہ ہے سوشل ویلفیئر سے لیبر

منسٹری بھی سوشل ویلفیئر سے تعلق رکھتی ہے ہیلتھ بھی سوشل ویلفیئر کا فرد ہے ایجوکیشن سوشل ویلفیئر - اس لیے یہ تمام چیزیں مل کر ایک ویلفیئر سٹیٹ بن سکتی ہیں وزیر صاحبہ آپ میں ہمت ہے آپ جرنیل کی بیٹی ہیں آپ جرنیل بنیں - ان سب سے کو آرڈینیٹس کریں - فنڈز لیں - یہ خدمت خلق اگر آپ کرلیں میں آپ کو تجاویز دینے کیلئے تیار ہوں آپ اس پر عمل درآمد کریں دیکھیں شہر کے لوگ گاؤں کے لوگ آپ کو دعائیں دیں گے -

اسی طرح کہا گیا ہے کہ ہماری مستورات جو دیہات میں رہتی ہیں - زمیندار حضرات سب جانتے ہیں کہ صرف گیہوں کی کٹائی یا کپاس کی چنائی کے علاوہ باقی وقت وہ فارغ ہوتی ہیں اگر رورل انڈسٹریل پلان بنایا جائے - کھڈی بان لگائی جائیں - کھیس بنائے جائیں تولیئے بنائے جائیں بیڈ شیٹ بنائی جائیں تو آپ کی وہ آبادی جو 70 فیصد کی نصف تقریباً 35 فیصد ہے اس کو additional اپنا کام کرنے کی مزدوری مہیا ہو سکتی ہے ان کی تعلیم بھی ہو سکتی اور وہ مفید آبادی کا حصہ بن سکتی ہیں - لہذا میں درخواست کروں گا کہ ایک رورل ویلفیئر پلان یا کاٹیج انڈسٹریز وہ پلان تیار کیا جائے - ہر دیہات میں ہر قصبہ میں اسکو رائج کیا جائے تاکہ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو -

جناب والا اگر آپ دیہات میں چلے جائیں - جب ہم ووٹ لینے جاتے ہیں تو درجنوں عورتیں اور مرد یا گڑ لیے کھڑے ہوتے ہیں یا پانی کی بوتل لیے کھڑے ہوتے ہیں - ہم خالی پھونکیں میں مارتے اپنی جد کے حوالے سے دعا مانگتے ہیں اپنی بخشش کے ساتھ پھونک مار دیتے ہیں اور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ علاج کیلئے فلاں ڈاکٹر کے پاس مریض کو لے جاؤ دیہاتوں میں اتنی بری حالت ہے کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے - کینسر کے مریض ہیں - ٹی-بی- کے مریض ہیں رورل ڈویلپمنٹ کا ایک اور پروگرام یہ ہونا چاہئے کہ آپ موبائل ڈسپنسری کا اجرا کریں ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر بجائے اور ہسپتال بنانے کے ساتھ ساتھ دو دو موبائل ڈسپنسریز ہوں جس میں میں سرجری کا انتظام بھی ہو اور وہ 4 Wheel Drive کریں تاکہ ان دور دراز علاقوں میں جا کر انسپکشن کریں بلکہ میں نے تو ایک ارادہ کیا تھا کہ سوشل ویلفیئر کے علاوہ بہاول پور میں ہیلتھ انسورنس کی سکیم کا اجرا کیا جائے وہ یہ تھا کہ برٹش میں تو ٹوٹل ہیلتھ حکومت کے ذمہ ہے ہم ایک غریب ملک ہیں لیکن ہم یہ ذمہ داری قبول نہیں کر سکتے - ہمارا خیال یہ تھا کہ

بہاول پور کی ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہسپتال موجود ہے - ہماری تحصیل ہسپتال پنجاب کی ضلع ہسپتال سے بہتر تھی تو یہ چاہتا تھا کہ ایک سکریننگ یونٹ موبائل ہو جو تمام لوگوں کو جاکر سکرین کرے۔ ایکسرے کرنے کی ضرورت نہیں آٹھ آنے صرف خرچ ہوں گے - آپ ٹی-بی کو کینسر کو detect کر سکتے ہیں - اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ وقت پر بیماری کا علاج ہوجائیگا اور یہ موبائل یونٹ وہاں جا کر جو الیر جینسی کیس ہو جائیں ان کے رشتہ داروں کو ترغیب دے کر تحصیل ہسپتالوں میں لے آئیں - اور جو وہاں لوکل آپریشن ہو سکتے ہیں اور in door care کے لیے گھر وارڈ موجود ہیں ان کا وہی علاج کرکے وہی ان کے رشتہ داروں کے سپرد کر دیں - آپکو اتنی دعائیں ملیں گی اتنی آپ مخلوق کی خدمت کریں گے اس دفعہ آپ ایم-پی-اے بنے اللہ اکبر اگلی دفعہ آپ کو ایم-این-اے بنا دیں گے -

میاں پیرزاد ریاض حسین - مخدوم صاحب نے ایم-این-اے کی سیٹ کیوں چھوڑی -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - یہ تو میری غلطی ہے لیکن یہاں میں خدمت کیلئے حاضر ہوا ہوں اور جس پوزیشن میں ہوں اسی میں خدمت کروں گا -

(نعرہ ہائے تحسین)

وہ سیٹ میں دوبارہ لینا نہیں چاہتا تھا ورنہ unopposed آتا جیسے میرا دوست آیا ہے - میں نے وہ سیٹ اپنے مخالف کو دی ہے میں وہ سیٹ unopposed لے سکتا تھا لیکن آپ مجھے کہتے کہ پنجاب کا میدان چھوڑ کر یہ بھاگ گیا میں بھاگنے والا نہیں ہوں - میں یہی آپ کی خدمت کروں گا -

وزیر زراعت— جناب والا ، یہ سنٹر میں بھی پنجاب کی خدمت کر سکتے تھے - پنجاب کا میدان چھوڑ کے سنٹر میں جانے کا یہ مطلب نہیں کہ پنجاب کو چھوڑ کر میدان چھوڑ دیا - پنجاب کا موقف یہ سنٹر میں بھی بیان کر سکتے تھے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب سپیکر ، اگر یہ مجھ سے جان چھڑانا چاہتے ہیں تو میں اتنی آسانی سے تو چھوڑوں گا نہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر زراعت — جناب عالی ، انہوں نے ذکر کیا تھا کہ ساٹھ سال سے اوپر کوئی بھی محکمے کا افسر ہو تو اس کو extension نہیں دینی چاہیے - تو میں یہی کہوں گا مخدوم زادہ صاحب ، آپ بھی extension پر ہیں -

جناب سپیکر — یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب سپیکر ، آپ بہت سے سیاستدانوں کو دیکھ لیں - نبوت بھی چالیس سال کے بعد آئی تھی - (نعرہ ہائے تحسین) ، چرچل کی عمر بتائیں ، مینڈیز کی عمر بتائیں قائد اعظم کی عمر بتائیں ، لیاقت علی خان کی عمر بتائیں - آج ہم بچوں کے ہاتھ میں آگئے ہیں - ہمیں آپ کی سرداری قبول ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب فضل حق — پوائنٹ آف آرڈر - حسن محمود صاحب اپنے آپ کو جن لیڈروں سے ملانا چاہتے ہیں ، ہمیں اعتراض نہیں ہے - لیکن یہ بچوں کا کہہ رہے ہیں تو بچوں سے ان کا کیا مطلب ہے ؟ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ انہی کا سیاست پر حق ہے اور جو لوگ ، جنہیں یہ young کہتے ہیں ، منتخب ہو کر آئے ہیں تو اس میں کیا حرج ہے ؟ اگر ہم کوئی بات کرتے ہیں تو اس میں انہیں برداشت کوئی چاہیے سننا بھی چاہیے اور ہم انشاللہ ان سے کچھ سیکھیں گے - اور شائد ہم کو گائیڈ بھی کر سکیں -

جناب سپیکر — یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

جناب کمال خان — جذبات کے لیے لگام ہیں ، بوڑھے آدمی ہونے ضروری ہیں -

وزیر زراعت — میں مخدوم صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں - انہوں نے مجھے بچہ کہا ہے - نکتہ ذاتی وضاحت - جیسا آپ مائنڈ ں -

جناب سپیکر — براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب سپیکر ، میں نے یہ لفظ طنز نہیں کہا - یہ میرے برخوردار ہیں - میرے بھتیجے ہیں اگر میں نے بچہ کہہ دیا ہے تو حرج کی بات نہیں -

جناب سپیکر — مخدوم زادہ صاحب آپ اپنی کٹ موشن پر آئیے - اور اپنے ان ساتھیوں کا بھی خیال فرمائیے جنہوں نے کٹ موشنز پیش کی ہوئی ہیں اور وہ ان پر بولنا چاہتے ہیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب آپ کو تو معلوم ہے کہ کٹ موشن کے رولز اور اصول کیا ہیں -

جناب سپیکر — مجھے پتہ ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — میں اختصار کروں گا -

جناب سپیکر — مجھے پتہ ہے - میں آپ کو روک نہیں رہا - میں تو صرف آپ کو ان کے جذبات کا خیال کرنے کے لیے کہہ رہا ہوں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود — مجھے ان کی بہت قدر ہے -

جناب سپیکر — پھر ایک وجہ ہے کہ جو آپ مجھے قتل عام بتا رہے ہیں اس کی طرف بھی میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں میں ٹائم کو extend کر دوں گا لیکن آپ کا دوپہر کا آرام خراب ہو جائے گا -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - اچھا جناب میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ میری گزارش اس ایوان سے اور وزرا سے بھی یہ ہے کہ ہمارے ساتھ دیہی آبادی کے ساتھ ترجیحی سلوک کریں - اور جو شہری آبادی غربت میں پھنسی ہوئی ہے اس پر بھی خرچ کریں - ہم شہری دیہی کی کوئی تمیز نہیں کرتے نہ ہم نے کبھی کی ہے - ہم لیبر کا ساتھ دیں گے چاہے وہ زمینوں پہ ہو چاہے وہ کارخانوں میں ہو (نعرہ ہائے تحسین) ہم ان کے حقوق کا تحفظ کریں گے -

ہم آپ کی توجہ شاگردوں کی طرف بھی دلانا چاہتے ہیں - سٹوڈنٹ کمیونٹی کی طرف مختصراً میں کہتا ہوں کہ ان کا بھی آپ خیال رکھیں کوشش کریں کہ اس غلط یونیورسٹی آرڈیننس کو بھی ختم کریں اور طلبہ کی تعلیم کا بہتر دھیان کیا جائے -

جناب والا میں جوڈیشری کی طرف بھی آؤں گا - جہاں میں نے separation کہا ہے وہاں ndependence of the Judiciary کے لئے تمام

اقدامات وقف کر دینے چاہیں - اور وکلاء صاحبان کی عزت ہماری عزت ہے - نوبل پروفیشن ہے جو لاء اور حقوق کا تحفظ کرتے ہیں - ان کے حقوق کا بھی تحفظ کرنا ہو گا -

میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اجناس کی قیمتوں کا از سر نو جائزہ لینا ہوگا - (نعرہ ہائے تحسین) اور چونکہ ہمیں پانی دیر سے ملا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری فصلوں کی کامیابی یقینی نہیں ہے - لہذا میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس سال آپ آبیانے کو نصف کر دیں آدھا کردیں - (نعرہ ہائے تحسین) اور اسی طرح ان زمینوں سے آپ مالیہ وصول نہ کریں جن سے آپ عشر وصول کر رہے ہیں - (نعرہ ہائے تحسین) - میں آپ کو Simple Calculation دیتا ہوں کہ جس آدمی نے اپنی کفالت کے لئے دس ایکڑ زمین کاشت کرنی ہے اگر اس کی پانچ ایکڑ کاشت ہو جاتی ہے تو اس کا بجٹ پورا نہیں ہوتا - وہ نہ تھریشر کا کرایہ دے سکے گا نہ ٹریکٹر کی قسط دے سکے گا وہ بھوکا مرے گا تو وہ آبیانے کا بوجھ کہاں سے برداشت کرے گا - لہذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ جو 80 کروڑ کا آبیانہ ہے خدا کے لئے اس سال سے چالیس کروڑ کریں -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - شکریہ - سردار زادہ ظفر عباس صاحب -

سردار زادہ ظفر عباس شاہ - جناب والا میں پریس نہیں کرتا -

جناب سپیکر - چودھری محمد اعظم چیمہ صاحب -

چودھری محمد اعظم چیمہ - جناب والا مخدوم زادہ صاحب نے زیادہ وقت لیا ہے - میری خواہش ہے کہ میرے باقی دوست بھی آج کچھ نہ کچھ حصہ لے سکیں - اس بنا پر میں اسے پریس نہیں کرتا -

جناب سپیکر - میاں محمد اسحاق صاحب -

میاں محمد اسحاق - فاضل بزرگ کی طرف سے کافی کچھ کہا جا چکا ہے میں بھی اسے پریس نہیں کرتا -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - چودھری اصغر علی صاحب (تشریف نہیں رکھتے) سید حسنات احمد صاحب -

سید حسنات احمد - جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 34 ہزار چھ سو روپے کی رقم بسلسلہ مد "نظم ونسق عامہ" میں سے ایک سو روپے کم کر دیے جائیں -

جناب والا میری ایک particular grievance ہے جو 116 (ای) کے زمرے میں آتی ہے - میں اس سبجیکٹ سے باہر نہیں جاؤں گا لیکن کچھ گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کروں گا - بدامنی اور امن عامہ کی بدتر صورت حال بد انتظامی کی وجہ سے ہے - اور بد انتظامی کا تعلق ہمارے ساتھ اب سے نہیں ہے بلکہ یہ جو ہمیں انگریزوں سے colonial power سے administration کا ایک ڈھانچہ ملا تھا اس وقت سے یہ بات ایسی ہی چلی آتی ہے - تقسیم سے پہلے انگریزوں کا جو انتظامی ڈھانچہ تھا وہ ہم سے مختلف نہیں تھا - وہاں بھی یہی حال تھا کہ انہوں نے ہر ضلع میں اور ہر ڈویژن میں اپنا ایک سفید افسر رکھا ہوا تھا - اس کے ماتحت کام کرنے والے لوکل تھے یا یہاں کے تھے - وہاں انہوں نے رائے بہادروں اور خان بہادروں کی ایک فوج بنا رکھی تھی جو ان کے ساتھ تعاون کرتے تھے اور ان کے ذریعے سے وہ اپنی حکومت چلاتے رہے - ہمیں چاہیے تو یہ تھا کہ جب تقسیم ملک ہو گئی یہاں کے حالات مختلف ہوگئے ملک آزاد ہوگیا تو اس ڈھانچے کو بھی تبدیل کر دیا جاتا - لیکن بد قسمتی سے کسی حکومت کو اتنی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ اس میں صرف ایک معمولی چیز ہے اس کو بھی وہ تبدیل کر سکیں - پانچ چھ سات سال پہلے ایک حکومت نے اس میں کچھ تبدیلیاں کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ بھی half hearted نہیں اس سے بجائے ایڈمنسٹریشن کو کوئی فائدہ پہنچتا اس سے الٹا نقصان ہو گیا - میری گزارش یہ ہے کہ یہ ساری بات اس لئے ہوئی ہے کہ ہماری جو نوکر شاہی ہے ان کا عوام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے - ان میں بہت سے افسران بڑے ایماندار ہیں لائق بھی سب کچھ ہیں لیکن بہت سے ایسے افراد بھی ہیں جن کا تعلق دیہی علاقوں کے ساتھ نہیں رہا مجھے معاف کیجئے لیکن یہ حقیقت ہے کہ بہت سے لڑکے جو مقابلے کے لئے آتے ہیں وہ انگریزی سکولوں کے پڑھے ہوئے ہوتے ہیں - گاؤں کے لڑکے جو ہیں ان کو گاؤں کے سکولوں میں جو اساتذہ ہیں وہ اتنی قابلیت کے نہیں ہوتے اور ان کو اس قسم کی تعلیم نہیں ملتی کہ وہ آ کر باقاعدہ مقابلہ کے امتحانوں میں بیٹھ سکیں - جو افسران جنہوں نے کبھی

گاؤں کا منہ ہی نہ دیکھا ہو ۔ وہاں کے حالات نہ دیکھے ہوں ان کی تکالیف کا علم نہ ہو ان کو وہاں لگا دینا یا ایسی جگہ پر لگا دینا جن کا تعلق دیہی آبادی سے ہو تو میرے خیال میں یہ کوئی اچھا قدم نہیں ہے ۔ میری گزارش یہ ہے اور میں اس سلسلے میں دو چار تجاویز پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ انتظامیہ ایک بہت بڑا سبجیکٹ ہے ۔ اس پر اگر آپ ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ بحث کریں تو بڑی آسانی سے کر سکتے ہیں پہلی میری تجویز یہ ہے کہ ایک آزاد ملک میں اگر یہاں پبلک کے نمائندے باقاعدہ طور پر اسمبلیوں میں آ چکے ہوں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان صاحبان کی صلاحیتوں سے فائدہ نہ اٹھایا جائے ۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہر جگہ ضلع کی سطح سے لے کر ڈویژنل اور گورنمنٹ کی سطح تک ان صاحبان کو باقاعدہ بیوروکریسی کے ساتھ شامل کیا جائے ۔ اور ان کو بھی وہی پاورز دی جائیں جو بیوروکریسی کو حاصل ہیں ۔ اس کے متعلق میری گزارش یہ ہے کہ اس میں چند ایک ایسی پاورز ہیں جیسے جوڈیشیل پاورز ہیں وہ نہیں مل سکتیں وہ کسی خاص قانون کے تحت ہوتی ہیں ۔ لیکن جہاں تک ایڈمنسٹریٹو پاورز کا تعلق ہے ۔ یہ ایک معمولی سی بات ہے کہ آپ دس لائسنس ایشو کر سکتے ہو ۔ اسی طرح سے اور بھی بہت سی ایسی باتیں ہیں ۔ اگر کوئی موقع ملے تو اس چیز کا فیصلہ ہو سکتا ہے کہ کونسی ایسی مراعات ہیں جن میں پبلک کے نمائندوں کو شامل کیا جائے اس طریقے سے جو پبلک کے نمائندوں کا احساس محرومی ہے ۔ وہ کم ہو جائے گا اور آپ کی انتظامیہ ان کے تعاون سے زیادہ صحیح ہو جائے گی ۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو موجودہ ڈھانچہ ہے اس کو تبدیل کیا جائے ۔ کیونکہ میں نے خود دیکھا ہے اور میں خود بھی ملازمت میں رہا ہوں کہ بہت سی ایسی قباحتیں ہیں ۔ جن کو اگر ٹھیک ٹھاک کیا جائے تو غالباً آپ کا جو سارا ڈھانچہ بنا ہوا ہے یہ بھی کسی کے نیچے آ جائے گا ۔ اس میں سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ سروسز میں پیریٹی نہیں ہے ایک آفیسر 17 ، 18 سال کے بعد ڈپٹی سیکرٹری یا ڈپٹی کمشنر بنے گا اور اس طرح کے کام کرنے والے دوسرے افراد 5 ، 6 سال کے بعد وہی پوزیشن حاصل کر لیتے ہیں اس میں دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے جو ٹیکنیکل ماہرین ہیں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت آدمی ٹیکنیکل کی طرف نہیں جاتے ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ ایڈمنسٹریٹو جاب کی طرف جائیں ۔

تیسری میری گزارش یہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے۔ کم از کم ضلع کے لیول پر جہاں پبلک کا کچھ نہ کچھ اثر ہو ایسے افراد کو لگانا چاہیئے - جو کم از کم مخالفت نہ کرے مخالفت کا مطلب یہ ہے کہ وہ عام آدمی کے ساتھ نفرت نہ کرتے ہوں یہ نہ ہو جس طرح انگریز صاحب بیٹھتے تھے یہ بھی اسی طرح میز پر بیٹھیں اپنے آپ کو ان لوگوں سے ہٹا کر بیٹھیں میری گزارش یہ ہے کہ وہاں ایسے افراد لگائے جائیں جن کا کچھ نہ کچھ دیہات کے ساتھ لگاؤ ہو -

آخری میری گزارش یہ ہے کہ آپ کا یہ جو سروسز میں سسٹم ہے اس میں دیہات کا کوئی خاص کوٹہ مقرر کرنا چاہیئے کیونکہ دیہات کے لڑکے ان صاحبان سے مقابلہ نہیں کر سکتے - اس لئے ہونا یہ چاہیئے کہ دیہات کے لئے علیحدہ کوٹا مقرر ہو اور کم از کم اگر آپ 70 فیصد نہیں دے سکتے تو پھر 50 فیصد آبادی کے تناسب سے ضرور دیجئے - ہر ایک دیہی آبادی پر دیہات کا آدمی لگانا چاہیئے - اور وہ دیہات سے ہو شہر سے نہ ہو اصل میں ان سب چیزوں کا جو حل ہے جس طرح میں نے پہلے گزارشات کی ہیں - وہ اسی وقت ہو سکتا ہے جس طرح انگریز کے ساتھ بھی پبلک کے نمائندے تھے یا نہیں تھے - پھر بھی ذیلداری اور نمبر داری سسٹم موجود تھا - اس طریقے سے ان کی کوشش یہ تھی کہ پبلک کے نمائندوں کا تعاون حاصل کیا جائے - اور اس طریقہ سے یہ مشینری چل سکتی ہے میری پھر یہ گزارش ہے کہ اب جب اسمبلیاں بن چکی ہیں نیشنل اسمبلی ہے یا صوبائی اسمبلی ہے ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے - ان میں ماشاء اللہ کافی لائق آدمی موجود ہیں ان کو ایڈمنسٹریشن میں اسی طرح سے شامل کیا جانا چاہیئے جس طریقے سے آپ کی نوکر شاہی ہے -

تو میں نے یہ گزارشات کرنی تھیں میں نے ضمناً بات کرنی تھی میں پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھا تھا میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا کوئی رکن اسمبلی پنجابی میں تقریر کرے تو اس کو بند کر دیا جاتا ہے کیا وہ آپ سے پہلے اجازت حاصل کرے - کیا یہ قانون سندھ اسمبلی میں لاگو ہے یا سرحد اسمبلی میں ہے یا نہیں اگر وہاں آدمی پشتو میں یا سندھی میں تقریر کر سکتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہاں ہر دفعہ آپ سے اجازت لینی پڑتی ہے - پنجابی جو ہماری مادری زبان ہے ہم اس میں تقریر نہیں کر سکتے - (اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے

جناب ڈپٹی سپیکر—یہ رولز آف پروسیجر میں موجود ہے کہ اردو زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں تقریر کرنی ہو تو سپیکر سے پوچھ کر کی جاتی ہے -

سید حسنات احمد—کیا سندھ میں بھی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر—میں نے کہا ہے کہ جو آدمی اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں پنجابی یا انگریزی میں تقریر کرنا چاہے تو سپیکر سے اجازت لے کر کر سکتا ہے -

سید حسنات احمد—کیا یہ پنجاب کے لئے ہے یہ تمام صوبوں کے لئے نہیں ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر—میں تو اپنے صوبے کی بات کرتا ہوں آپ تشریف رکھیں -

چوہدری مہدی خان—جناب سپیکر یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے اور نہ ہی یہ بنتا ہے لیکن یہ جو بحث ہو رہی تھی میں صرف بدعنوانی اور بد انتظامی کی وضاحت چاہتا ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر— آپکی کٹ موشن ہے -

چوہدری مہدی خان — کٹ موشن نہیں ہے لیکن انہوں نے جو تجاویز پیش کی ہیں صوبے میں بد انتظامی اور بد عنوانی کے سلسلے میں میں اس پر وضاحت چاہتا ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر — آپ تشریف رکھیں -

چوہدری مہدی خان — میں اس سلسلے میں کچھ گذارشات کرنا چاہتا ہوں - میرا خیال ہے کہ آپ مجھے بولنے کا موقع دیں جناب والا اس ضمن میں میں یہ عرض کرونگا جیسا کہ میرے فاضل دوست نے صوبے میں بدعنوانی اور بد انتظامی کے متعلق گذارشات کی ہیں -

وزیرقانون — جناب والا آپ یا تو ایوان کی باقی کارروائی کو suspend کر دیجئے -

جناب والا - میں یہ عرض کرونگا کہ کٹ موشن پر کارروائی جاری ہے اور جن حضرات نے کٹ موشن انتظامی امور یا بد انتظامی کے متعلق دی ہوئی ہیں اس کی وضاحت ہو جائے گی -

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر — آپ تشریف رکھیں ۔ وہ بات کو رہے ہیں ۔ آپ ان کو بات کرنے دیں ۔ ایک منٹ میں ختم کر دیں ۔

چوہدری سہدی خاں — جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا علاقہ ایسی جگہ جہاں کسی کام کے کرنے کے لئے پر امن ذرائع سے تمام کوششیں ختم ہوجائیں یا جہاں پرامن ذرائع ہم استعمال کرتے ہیں اس سے ہمارا مسئلہ حل نہ ہو سکے تو اس کے لئے کچھ انقلابی اصلاحات کرنی پڑتی ہیں ۔ تو میں مختصراً عرض یہ کرونگا کہ چونکہ صوبہ میں بد انتظامی اور بد عنوانی کو ختم کرنے کے لئے جتنے پرامن ذرائع تھے وہ ہم استعمال کر چکے ہیں لہذا میری گذارش ہے کہ اس کے متعلق انقلابی اصلاحات کی جائیں ۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر — تشریف رکھیں ۔ حاجی مقصود احمد بٹ صاحب ۔ معزز ممبر تشریف فرما نہیں ہیں ان کے بعد میاں مختار احمد صاحب ہیں ؟ جی میاں صاحب ۔

میاں مختار احمد — ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :—

کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار چھ سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد ''انتظام عمومی ، محکمہ بلدیات'' میں سے سو روپے کم کر دیئے جائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر — یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار چھ سو روپے کے کل رقم بسلسلہ مد ,, انتظام عمومی ، محکمہ بلدیات ،، میں سے سو روپے کم کردیئے جائیں ۔

میں اس سلسلہ میں تھوڑی سی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ سابقہ جو طریقہ کار یا روایات رہی ہیں وہ یہ کہ جس وقت کوئی کٹ موشن کوئی محرک ہاوس میں پیش کرتا ہے تو متعلقہ وزیر کو اٹھ کر یہ کہنا چاہیے کہ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اور جس وقت کوئی وزیر صاحب کوئی مطالبہ زر ہاوس میں پیش کرتے ہیں ، جس صاحب نے کوئی کٹ موشن اس مطالبہ زر کے متعلق دی ہوئی ہو تو اس کو اٹھ کر یہ کہنا چاہیے کہ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ یہ سابقہ روایات رہی ہیں ۔ شکریہ ۔ میاں صاحب ۔

میاں مختار احمد — جناب والا - متعلقہ وزیر تو نہیں ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر — تو پھر ان کی طرف سے کوئی اور وزیر صاحب جواب فرمادیں گے -

وزیر قانون — جناب والا - اس بارے میں آپ سے قبل یہ طریقہ طے ہو چکا ہے کہ سب حضرات اپنی اپنی کٹ موشن پیش کر لیں -

جناب ڈپٹی سپیکر — صرف اس میں یہ کہنا چاہیے کہ میں اس کو اپوز کرتا ہوں - صرف simple ایک لفظ کہنا چاہیے

وزیر قانون — ہم اس کو oppose کرتے ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر — میاں صاحب آپ فرمائیں -

میاں مختار احمد — جناب والا - پنجاب میں بے شمار ایسے شہر ہیں یا ایسی کونسلیں ہیں یا ایسی ڈسٹرکٹ کونسلیں ہیں جنہوں نے محصول چونگی کے شیڈول بنائے ہیں - اس سلسلے میں اس سے پہلے بھی حکومت یہ کوشش کرتی رہی ہے کہ ایک ایسا شیڈول ہو جو کہ ہر شہر میں ہر جگہ یکساں ہو - مگر اس شیڈول کو بنانے میں گورنمنٹ کامیاب نہیں ہوئی تو ایسی آئٹمیں جو تمام شہروں میں یا دیہات میں سے آتی ہیں اور ان کی فائنل لسٹ بنا کر ان کے ریٹ مقرر کر دیئے جائیں - ہماری بدقسمتی یہ ہوئی کہ ہر جگہ مثلاً ایک وقت تھا جبکہ ملتان ہمارا کھڈیوں کا ایک پورا دیش تھا - ملتان ہمارے کپڑے کی ایک بہت بڑی مارکیٹ تھی لیکن محصول چونگی کے نرخوں نے اس منڈی کو ضائع کر دیا اور جو کپڑا ہمارے یہاں مشہور تھا کہ ملتان کا کھڈی کا کپڑا جو ہے وہ سارے پاکستان میں بلکہ دوسری دنیا میں بھی پسند کیا جاتا تھا - لیکن بدقسمتی سے اس محصول چونگی کے شیڈول نہ ہونے کی وجہ سے ہماری مارکیٹ ٹوٹ کر فیصل آباد اور سکھر میں جا کر قائم ہو گئی - اور ملتان جو کھڈیوں کا بادشاہ ہوا کرتا تھا اب اس کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ اب کھڈیوں کے کاروبار سے محروم ہوتا چلا جا رہا ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر — براہ کرم میاں صاحب کی بات کو سنیں اور ہاؤس میں خاموشی کو maintain رکھیں -

ایک معزز ممبر — جناب والا — ہاؤس میں کورم نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر — آپ تشریف رکھیں - گنتی کراتے ہیں -

میاں مختار احمد — جناب والا - ملتان جو کہ کھڈیوں کا ایک گہوارہ تھا - وہ اب تنگ ہوتے ہوتے براہ نام رہ گیا ہے اور اس کی شکل اب فیصل آباد اور سکھر نے اختیار کر لی ہے - تو میں یہ التماس کرونگا کہ محصول چونگی کا شیڈول حکومت کے جو اراکین ہیں ، ہمارے سیکرٹری صاحبان ہیں اور متعلقہ عملہ جو اس پر کام کرتا ہے سارے پنجاب میں یکساں طور پر تیار کریں جو کہ تمام شہروں میں ایک ہی ریٹ سے ایک ہی نرخ سے نافذ ہو - اور اس میں کسی یونین کونسل کو کسی ڈسٹرکٹ کونسل کو یا کسی میونسپل کارپوریشن یا ٹاؤن کمیٹی کو ترمیم کرنے اختیار حاصل نہ ہو -

نوابزادہ مظفر علی — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہاؤس میں کورم پورا نہ ہو تو جو بھی کارروائی ہو گی وہ خلاف ضابطہ ہو گی -

جناب ڈپٹی سپیکر — کورم پورا ہے - گنتی کرائی گئی ہے -

نوابزادہ مظفر علی — میرے خیال کے مطابق تو کورم پورا نہیں ہے -

ایک معزز ممبر — جناب سپیکر - کورم پورا نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر — گنتی ہو رہی ہے - آپ فرمائیں -

میاں مختار احمد — جناب والا - میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت کے انتظامی معاملات کو جو چلانے والے ہیں وہ اس شیڈول کو ایسے طریقے پر تیار کریں کہ محصول چونگی کے سلسلہ میں میونسپل کارپوریشن ، ٹاؤن کمیٹی ، ڈسٹرکٹ کونسل اور یونین کونسلوں کو یہ اختیار حاصل نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اس شیڈول سے باہر جائیں اور وہ اس شیڈول کو قائم رکھیں مثال کے طور پر گورنمنٹ کا یہ قاعدہ ہے کہ کسی وقت یا ہر سال اگر ایک جگہ پر آمدنی دس لاکھ روپے ہے تو خودبخود حکومت اگلے

سال ۱۱ لاکھ روپے گنتی ہے اور عام طور پر ہمارے جو چونگیوں کے ٹھیکے ہوئے ہیں وہ نارملی اگر ایک سال دس لاکھ روپے کا تو اگلے سال وہ ۱۱ لاکھ روپے کا ہوتا ہے۔ - تو اس طریقے سے ہم محصول چونگی کے ریٹ کو نہ بڑھائیں اور ہم پورے پنجاب میں ایک ہی شیڈول کو نافذ کریں جس سے کسی علاقے کے حقوق غصب نہ ہوں اور کسی علاقے کی مارکیٹ یا پیداوار متاثر نہ ہو۔

دوسری طرف ایکسپورٹ ٹیکس کی ایک نئی وبا ہمارے پنجاب میں نافذ کر دی گئی ہے اور ملاحظہ فرمائیے کہ ایک زمیندار یا ایک تاجر سامان لاتا ہے اور اس پر وہ محصول چونگی ادا کرتا ہے۔ ایک صنعت کار ایک چیز لاتا ہے اور اس پر محصول چونگی ادا کرتا ہے۔ جب وہ مال مینوفیکچر ہوتا ہے تو مینوفیکچر ہونے کے بعد پھر وہ کسی دوسری منڈی کی طرف جاتا ہے تو پھر جناب راستے میں ٹیکس لینے والے بیٹھے ہیں۔ تو ایک دفعہ اس نے محصول چونگی تو ادا کر دی تو مینوفیکچر کرنے کے بعد جب وہ مال باہر نکلتا ہے تو پھر وہ ایکسپورٹ ٹیکس لینے والے بیٹھے ہوئے ہیں کہ یہ مال ہمارے ضلع سے باہر جا رہا ہے اس پر بھی ٹیکس لیں گے۔ اور ایسے ایسے ہائی ریٹ مختلف ڈسٹرکٹ کونسلوں نے مختلف یونین کونسلوں نے لگا دئے گئے ہیں۔ جو کہ محصول چونگی سے بھی زائد ہیں۔ میں یہ حکومت سے، انتظامیہ سے التماس کروں گا کہ اگر ایکسپورٹ ٹیکس لگانا ہی مقصود ہے اول تو صدر محترم جناب ضیاءالحق صاحب نے اس سلسلہ میں ایک بڑا زبردست خط گورنر صاحب کو لکھا کہ یہ ایکسپورٹ ٹیکس کی آمدنی ایسے ضلع سے حاصل کریں اپنی طرف سے، اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے جس ضلع نے یہ ٹیکس لگایا وہ ٹیکس دوسرے ضلع کے لوگوں سے وصول کرنا یہ سراسر ناانصافی ہے اور اس پر ایکسپورٹ ٹیکس کی جو آئٹم تھیں وہ کچھ عرصہ کے لئے نافذ نہ رہی۔ اور یہ واپس لے لی گئیں۔ لیکن اس کے بعد نہ جانے کیا ہوا کہ پھر یہ ایکسپورٹ ٹیکس کا شیڈول پنجاب میں مختلف جگہوں پر نافذ کر دیا گیا۔ وہ بھی پہلے سے زیادہ ریٹ پر نافذ کیا گیا اور کوئی شخص بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ تو میں یہاں پر یہ التماس کروں گا کہ ٹول ٹیکس بھی اگر سارے پنجاب میں لگانا ہی مقصود ہے۔ اول تو میں یہ کہوں گا کہ اس کو اٹھا لیا جائے۔ اگر لگانا ہی مقصود ہے تو ایسا شیڈول بنائیں جو کہ سارے پنجاب میں یکساں ہو۔ اور لوگوں کو اس دھرے اور تہرے ٹیکس سے

بچایا جائے - ایک دفعہ وہ محصول چونگی دیں ایک دفعہ ایکسپورٹ ٹیکس دیں پھر جس شہر میں مال لے جائیں پھر وہاں پر محصول چونگی دیں تو یہ تین دفعہ ایک آئٹم پر ٹیکس لگانا سراسر ناانصافی ہے -

چوہدری اختر علی - جناب والا یہ جو برآمدگی ٹیکس ہے یہ پورے پنجاب میں یکساں ہے ؟

وزیر بلدیات - جناب والا - میں معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ یہ محکمہ میرے متعلق ہے تو جب میری باری آئے گی میں تفصیل سے عرض کروں گا -

میاں مختار احمد - جناب والا اگر ان ٹیکسوں کی شرح تمام پنجاب میں یکساں کر دی جائے - تو اس سے زمیندار ، تاجر ، صنعتکار ، سارے مستفید ہو سکتے ہیں - تو میں یہ انتظامیہ سے اور جناب وزیر موصوف سے جو نہ صرف دیہی ترقی کے وزیر ہیں بلکہ صنعتی طور پر بھی ان کا کافی عمل دخل ہے اور یہ ہر بات کو اچھی طرح سے سمجھتے ہیں - تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم تمام زمینداروں کو تاجروں کو اور صنعت کاروں کو اس تہرے ٹیکس سے نجات دلائی جائے ، ایک تو ہم محصول چونگی دیتے ہیں - پھر ہم ایکسپورٹ ٹیکس دیتے ہیں جناب والا - اگلے شہر جا کر ہم پھر ٹیکس دیتے ہیں - تو یہ ہم پر تہرا ٹیکس لگ رہا ہے - تو ان تین ٹیکسوں سے جو اشیاء مہنگی ہو رہی ہیں اس سے صارفین کو نقصان ہوتا ہے کیونکہ بالآخر یہ ٹیکسز عوام کو دینے ہوتے ہیں - یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے مہنگائی کو تقویت ملتی ہے - میں یہ عرض کروں گا کہ مہربانی فرما کر اس کے لئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے ہر ضلع کے لوگ ، ہر شہر کے لوگ فائدہ اٹھا سکیں -

حاجی محمد افضل چن - میری جناب گزارش یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ ضلع کونسل نہیں بنی تھیں تو ہمارے دیہات میں جتنی ترقی ہے یہ ضلع کونسلوں کی وجہ سے ہوئی ہے تو ضلع کونسلوں کے لئے یہ ٹول ٹیکس ایک معقول آمدنی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - حاجی صاحب میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ متعلقہ وزیر نے فرما دیا ہے کہ میں اس کی وضاحت کروں گا آپ تشریف رکھیں - اور یہ اسلام سے متعلق نہیں ہے - یہ ضلع کونسل کے متعلق ہے - اور آپ نے کہا ہے کہ میں اسلام کی بات کروں گا - آپ تشریف رکھیں -

ملک صلاح الدین ڈوگر - جناب والا - میں ایک بات کی اجازت چاہتا ہوں کہ ہم وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ڈیڑھ ارب روپیہ ترقیاتی کاموں کے لئے رکھا ہے - لیکن بجٹ میں 41 مطالبات زر ہیں - ان میں یہ کسی جگہ ذکر نہ ہے کہ یہ ڈیڑھ ارب روپیہ کس جگہ ہے یا تو یہ 42 واں مطالبات زر ہوگا - اور اگر یہ رکھا گیا ہے تو اسے مساوی تقسیم کیا جائے -

جناب ڈپٹی سپیکر—آپ تشریف رکھیں جناب - یہ مساوی رقم تقسیم ہو گی - میاں مختار احمد

میاں مختار احمد صاحب—جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار چھ سو روپے کی رقم بسلسلہ مد ،،عمومی انتظامیہ محنت،، میں سے ایک سو روپے کم کر دئیے جائیں -

جناب ڈپٹی سپیکر—یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار چھ سو کی رقم بسلسلہ مد عمومی انتظامیہ محنت میں سے ایک سو روپے کم کر دئیے جائیں -

وزیر محنت—میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

میاں مختار احمد—جناب والا - اس سلسلہ میں میری یہ گزارش ہے کہ یہاں کہنے کو تو انتظامیہ اور ممبران صوبائی اسمبلی دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں جب بھی ہم انتظامیہ کا نام لیتے ہیں یا بیورو کریسی کا نام لیتے ہیں تو ہم اپنے درمیان دیواریں حائل کر دیتے ہیں - تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بیورو کریسی اور ہم ممبران صوبائی اسمبلی ایک لازم ملزوم چیزیں ہیں - ہمارا تعلق ایک دوسرے سے بے حد ضروری ہے اور اس میں میں یہ چاہوں گا کہ اگر ہم ایک دوسرے کے لئے فاصلہ نہ رکھیں اور ایک دوسرے کو سنیں تو مسائل بڑے احسن طریقہ سے حل ہو سکتے ہیں - انہیں بہتر طریقہ پر سوچا اور سمجھا جا سکتا ہے - لیبر پالیسی سے گزشتہ کئی برسوں سے ہماری سوشل سیکیورٹی انسٹی ٹیوشن ہمارے ہاں ایجوکیشن سیس اور اولڈ ایج بینیفٹ ان تین محکموں کو ہم نے لیبر کے فائدے کے لئے بنایا ہے - اگر ہم یکجا ہو کر اپنی سوچوں کو مجتمع کریں - تو ان تین محکموں کو ہم ایک جگہ merge کر سکتے ہیں - اگر ہم ان کو ایک جگہ merge کریں گے تو اس میں جناب والا لیبر کو بھی فائدہ ہو گا - اور مالکان اور صنعت کار کو بھی فائدہ ہو گا - اور جو متعلقہ محکمے ہیں

جو کہ بار بار ایک فیکٹری کی طرف ایک تاجر کے پاس اپنی وصولیوں کے سلسلے میں جاتے ہیں تو انہیں بھی اسی طرح سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی - یہ تینوں جو کہ ایک ہی قسم کے ہیں - ایک ہی فیکٹری سے تینوں ہی لینے ہوتے ہیں تو کیوں نہ ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ ہم ان تینوں کو merge کر کے ایک ہی جگہ اس کی collection کر لیں -

دوسری بات یہ ہے سوشل سیکورٹی میں اور ایجوکیشن سیس میں اور old age benefit میں لیبر کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے - کروڑہا روپیہ ہمارے ان سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوشن میں موجود ہے - ہمارے وہاں اربوں روپے جمع ہو چکے ہیں لیکن وہ دوائی جو ہم نے ایک مزدور کو دینی تھی وہ ہم دے نہیں سکتے - اس سے پہلے جبکہ یہ سوشل سیکیورٹی انسٹی ٹیوشن نہیں تھے اور فیکٹریوں میں مالکان کے اپنے ہسپتال تھے - تو اس میں ایک بہتر انتظام تھا - مالک اور مزدور کے درمیان ایک اچھے تعلقات کا موجب تھے - اور وہ تکالیف جو کہ مزدور کو ہوتی تھی - وہ اسی وقت مالک اپنے ہسپتال سے اس کا علاج کروا سکتا تھا - تو میں یہ عرض کروں گا کہ ان اداروں کو ایک ایسے طریقہ کار سے چلایا جائے کہ جب بھی کسی ڈاکٹر کے پاس کوئی مزدور جائے تو وہ یہ سمجھے کہ یہ میرا چھوٹا بھائی ہے یا یہ کہ میرا بزرگ ہے - یا میرا ساتھی ہے - تاکہ ہم اس کو وہ پیٹنٹ ادویات جو کہ اس کے علاج کے لئے کام آ سکتی ہیں - اس کو مہیا کریں تاکہ کروڑہا روپیہ جو کہ ہم نے صنعتوں سے یا تاجروں سے حاصل کیا ہے - اس کو ہم سیونگ سرٹیفکیٹس کے ذریعہ رکھ کر اس کو بند کر کے رکھ دیں - وہ روپیہ ہم نے مزدور کے مفاد کے لئے لیا ہے - مزدور کو دوائی مہیا کرنے کے لئے لیا ہے تو لازمی ہے کہ وہ روپیہ جو کہ ہم نے مزدور کی بھلائی کے لئے لیا ہے وہ ہم اس کو واپس لوٹا دیں - دوائیوں کی شکل میں اور بہتر علاج کی شکل میں -

اس کے علاوہ دوسری گزارش یہ ہے کہ اسی طرح سے ایجوکیشن سیس ہے - ہم ہر مزدور سے جو صنعت کا مالک ہے یا جو تاجر ہے اپنے کاروبار سے ہر آدمی کے لئے اس مد میں سو روپیہ دیتا ہے - لیکن ہمیں بعد افسوس کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ایجوکیشن سیس کی رقوم بھی منجمد ہو کر رہ گئی ہیں - ہمارے مزدور کے بچوں کے لئے کوئی سکول نہیں کھولا گیا ہے - نہ انہیں کوئی سہولت دی جاتی ہے - جس کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دلا سکے - تو یہ تمام تر کارروائیاں محض اس وجہ سے کی گئی

تھیں کہ ہم اپنے غریب مزدور کے بچوں کو بہتر تعلیم دے سکیں - ان کے ذرائع آمدنی ان کے معاشی حالات کو بہتر بنا سکیں - اور ان کی بود و باش کو بہتر بنا سکیں - لیکن ان تمام فنڈز سے ہم ان کی بود و باش اور ان کی معاشی حالت کو بہتر نہیں بنا سکے ہیں تو میں درخواست کروں گا کہ جو انتظامیہ یا جو وزیر موصوف ہیں وہ اس پر توجہ فرمائیں گے اور وہ اس روپے پر غور کریں گے - کیونکہ یہ کروڑوں اربوں روپے ہیں اور اس روپے کا کسی نہ کسی جگہ استعمال ہونا چاہئے -

دوسرے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ہاں ایک قانون ہے کہ فیکٹری جو روپیہ کماتی ہے اس پر ہم نے پانچ فیصد مزدوروں کو دینا ہوتا ہے - اس پانچ فیصد کی ہم نے ایک حد مقرر کی ہے کہ ایک ہزار روپے سے زائد رقم ہم مزدور کو نہیں دیں گے - اس سلسلہ میں مزدوروں کی انجمنوں نے بےشمار دفعہ یہ گزارشات کی ہیں کہ اس رقم کی حد ایک ہزار روپے سے بڑھا کر دو ہزار روپے کر دی جائے - جناب والا حکومت کو پانچ فیصد کے حساب سے جو روپیہ ملتا ہے وہ بھی لاکھوں کروڑوں روپے کی صورت میں موجود ہے اور ہمیں یہ بتایا جاتا تھا کہ یہ رقم جو فالتو رقم ہے یہ مزدوروں کو گھر مہیا کرنے کے لئے فلیٹ مہیا کرنے کے لیئے ان کی آسائش کے لئے رہائش گاہیں مہیا کرنے کے لئے استعمال ہوگی لیکن مجھے یہ کہیں نظر نہیں آتا کہ پنجاب کے کسی شہر میں یا کسی جگہ پر کوئی ایسے گھر بنائے گئے ہوں کوئی ایسے فلیٹ بنائے گئے ہوں جس سے مزدوروں کو فائدہ پہنچے - تو میں یہ عرض کروں گا کہ وہ روپیہ جو اس پانچ فیصد کی مد میں آتا ہے - اس میں سے ایک تو مزدور کے لئے یہ رقم ایک ہزار روپے سے بڑھا کر دو ہزار روپے کر دی جائے تاکہ مزدور اس منافع میں سے زیادہ سے زیادہ رقم حاصل کر سکے اور اس کے بعد جو رقم بچے گی وہ رقم مہربانی کر کے وہ مکانات وہ فلیٹ جو ہم نے مزدوروں کو مہیا کرنے ہیں ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مکانوں پر خرچ کی جائے تو میں یہ استدعا کروں گا کہ وہ مکانات وہ فلیٹ ہر بڑے شہر میں ہر چھوٹے شہر میں جہاں پر صنعتیں قائم ہوئی ہیں وہ ان کو مہیا کئے جائیں تاکہ مزدور اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں - شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر - جناب نذر محمد ڈوگل صاحب، کی ایک کٹ موشن ہے -

جناب نذر محمد ڈوگل - I withdraw

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ It is withdrawn جناب طاہر احمد شاہ اور فضل حسین راہی صاحب کی طرف سے کٹ موشن ہے ۔

آوازیں ۔ راہی صاحب تشریف نہیں رکھتے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ طاہر احمد شاہ صاحب ۔

سید طاہر احمد شاہ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار 6 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد نظم ونسق عامہ میں سے 100 روپے کم کردیے جائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے ۔ کہ 35 کروڑ 65 لاکھ 39ہزار 6 سو روپے کی کل رقم بسلسلہ مد نظم ونسق عامہ میں سے 100 روپے کم کردیے جائیں ۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور ۔ I oppose it.

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب سپیکر انتظامیہ کا رویہ عوام کے ساتھ یہ ایک حقیقت ہے جارحانہ غیر منصفانہ اور ظالمانہ طرز کا ہے میں یہ عرض کروں گا کہ ایک عرصہ دراز کے بعد ملک میں پارلیمنٹ اور ہر صوبے میں اسمبلیاں معرض وجود میں آچکی ہیں اور ان اسمبلیوں کی وجہ سے عوام نے اپنی نمائندگی کا حق اپنے اپنے منتخب عوامی نمائندوں کو تفویض کردیا ہے انتظامیہ کے افسران خواہ وہ بڑے سے بڑے افسر ہوں وہ قانونی طور پر آئینی طور پر پبلک سرونٹ ہے اسلئے کہ وہ تنخواہ عوام کے ادا کردہ ٹیکسوں سے حاصل کرتا ہے تو عوام کے خادموں کا یہ حال ہے کہ عوام کے نمائندوں کی کسی بھی جائز بات پر وہ کان دھرنا مناسب نہیں سمجھتے اور اسمبلیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے 8 سال کا خلاء انتظامیہ میں پیدا رہا ہے انہوں نے ایک خاص طریقہ اختیار کر رکھا ہے جب بھی کوئی عوام کے نمائندہ عوام کے کسی جائز مسئلے کیلئے انتظامیہ کے ساتھ رابطہ قائم کرتا ہے تو ایک مخصوص قسم کا بہانہ اس کے سامنے پیش کر دیتے ہیں یا حکومت پنجاب کے وزراء کے سامنے اس قسم کا ذکر کردیا جاتا ہے ۔

جناب والا چاہیے تو یہ تھا کہ یہ عوام کے خادم صحیح معنوں میں عوام کی خدمت کریں اور عوام کے نمائندوں کا ہر طریقہ سے ان کے وقار کا ان کی بات کو مدنظر رکھیں کیونکہ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ جب بھی کسی شخص کا کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں تاخیری

ہتھکنڈے اپنے ناجائز مفادات کو پورا کرنے کے لیئے استعمال کیئے جاتے ہیں اب عوام کے منتخب نمائندے یہ بھی ایک امر حقیقت ہے کہ موجودہ الیکشن پارٹی کی بنیادوں پر نہیں ہوئے بلکہ غیر جماعتی انتخابات ہوئے ہیں اور اس لحاظ سے ہر عوامی نمائندہ اپنے اپنے حلقہ سے عوام کی ترجمانی کرتا ہے - کسی اور طریقہ سے تو اختلاف ہو سکتا ہے مگر اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا جو بھی نمائندہ یہاں پر موجود ہے وہ عوام کا صحیح معنوں میں ترجمان ہے اور اس عوامی نمائندگی کا حق حاصل ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا میں آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب کے سربراہ وزیر اعلیٰ سے اور وزرائے کرام سے یہ کہوں گا کہ ہم نے ان روایات کو ختم کرنا ہے اور اگر ہم لوگ اور خاص طور پر آپ کیونکہ انتظامی اختیارات آپ کے پاس ہیں - ان روایات کو ختم کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں یا حکومت پنجاب ناکام ہو جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ پنجاب کی اسمبلی ناکام ہو گئی ہے اس سے پنجاب کی اسمبلی پر پنجاب کی حکومت پر سے عوام کا اعتماد ختم ہو جائے گا اور یہ بات صوبے کے مفاد میں ہرگز نہیں ہو گی تو اس ضمن میں میں صرف یہی بات عرض کروں گا کہ وزراء کرام کو وزیر اعلیٰ کو اور انتظامیہ کے افسران کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے - کیونکہ یہ ایک انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ محبت ایثار سے پروان چڑھتی ہے اور مایوسی تخریب کو جنم دیتی ہے اگر عوام کے ساتھ جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں اگر اسی طریقہ سے افسر شاہی کا دل آزار اور غیر منصفانہ اور unco-operative رویہ عوام کے نمائندوں کے ساتھ رہا تو یہ بات نہ تو انتظامیہ کے حق میں جائے گی اور نہ ہی یہ حکومت پنجاب کے حق میں جائے گی اور پھر عوامی نمائندوں کی جو بات ہے وہ تو آپ کے سامنے ہی ہے - یہ کل کے اخبار کی ایک چھوٹی سی لائن ہے ایک چھوٹی سی ایک کالمی خبر ہے - اس پر لکھا ہوا ہے کہ وزراء کرام ارکان اسمبلی کی سفارشات پر تین قسم کی سیاہی رکھنے والے قلموں سے احکامات جاری کرتے ہیں نیلی سیاہی سے جو حکم جاری کیا جاتا ہے اس کے بارے میں انتظامیہ کے افسران کو یہ ہدایات ہے کہ ان پر کوئی غور نہیں کرنا جناب والا یہ کل کے اخبار کی خبر ہے اور اگر کالی سیاہی سے احکامات جاری کیئے گئے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس پر عمل درآمد کردیں - جناب والا اگر سرخ سیاہی سے کسی

وزیر موصوف کی طرف سے احکامات جاری کئے گئے ہیں تو اس پر یہ ہے کہ یہ چونکہ خطرے کی گھنٹی ہے اور پھر یہ red entry ہے اس پر فوری طور پر احکامات جاری کئے جائیں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات اچھی نہیں ہے اور یہ ایک اچھی روایت نہیں ہے - اگر کسی وزیر کے پاس کوئی عوام کا نمائندہ ان کا اپنا ایک ساتھی عوام کے کسی مسئلے کو لیکر ان ہمارے اس دوست نے ہمارے اس ساتھی نے ہمارے اس نمائندے کے پاس جاتا ہے او اگر وہ واقعی یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے بھائی نے اگر غلط مطالبات کئے ہیں تو وہ دلیل کے ساتھ دیکھ کر اس کی بات کو خود مسترد کر سکتے ہیں - میں یہ کہوں گا کہ اگر اس قسم کی روایات قائم کی جاتی رہیں تو اس طریقے سے عوام کے نمائندوں کا نہیں بلکہ ان وزراء کرام کا خود استحقاق پامال ہو گا اور ان کے وقار میں اضافہ نہیں ہو گا بلکہ ان کے وقار میں کمی پیدا ہو گی اور اس طریقے سے عوام کے مسائل روز بروز بڑھتے چلے جائیں گے -

جناب والا چونکہ اور دیگر ڈیمانڈز پر بھی ارکان اسمبلی نے کٹ موشنز دی ہوئی ہیں - میں ایوان کا زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو میں نے باتیں کی ہیں اس کا صحیح معنوں میں نوٹس لینا چاہیئے نہیں تو پھر ہماری تو خیر ہے اب سیاسی سرگرمیوں پر پابندیاں ہیں اور امید واثق کی جاتی ہے کہ مارشل لاء اگر آج نہیں تو کل اگر اس مہینے نہیں تو اگلے مہینے اگلے مہینے نہیں تو اس سے اگلے مہینے یقیناً اٹھ جانے والا ہے اور جب مارشل لاء اٹھ جائے گا تو اس کا منطقی نتیجہ ہے کہ سیاسی جماعتوں پر بھی پابندیاں اٹھا لی جائیں گی اور جب عوام کو حقوق واپس مل جائیں گے تو عوام اس پر احتجاج کریں گے پھر ایسا نہ ہو کہ اس اسمبلی کا بھی 1977ء کی اسمبلی جیسا انجام ہو تو ان چیزوں کو ہمیں مد نظر رکھ کر ہمیں کندھے سے کندھا ملا کر ہمیں اختیارات کو تقسیم کر کے ایک دوسرے کے بھائی ایک دوسرے کو ساتھی سمجھ کر ہمیں حکومت پنجاب کے فرائض کو ادا کرنا ہے بیورو کریسی کے افسران کو ہم نے صحیح معنوں میں عوام کے خادم بنانا ہے اور عوام کے نمائندوں کی بالا دستی قائم کرنے کے بغیر کوئی چارہ کار ہی نہیں ہے - اس سارے ایوان کا وقار بڑھے گا -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا میں اپنی ان معروضات کے ضمن میں مثال کے طور پر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں اور ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میں نے ماضی قریب میں ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ کو ٹیلیفون کیا تو اٹنڈنٹ نے مجھے کہا کہ ہاں ، صاحب بہادر اپنے کمرے میں موجود ہیں - تو میں نے کہا ذرا از راہ کرم ملا دیجئے - تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے کہا میں ٹیلیفون میں سن رہا تھا آواز آئی کہ صاحب بہادر گاڑی میں بیٹھ چکے ہیں اور گاڑی چلی گئی ہے - میں نے اس دفتر کے قریب ایک اور دفتر میں اپنے دوست کو ٹیلیفون کیا کہ جا کر دیکھو ڈپٹی ڈائریکٹر صاحب بہادر بیٹھے ہیں کہ نہیں - کیونکہ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج تک ہمارے اس صوبے میں ہمارے ملک میں اگر حکومت ہے تو کلرک بادشاہوں کی ہے - اگر حکومت ہے تو صاحب بہادروں کی ہے عوامی نمائندوں کی کبھی بھی اس ملک میں اور اس صوبے میں حکومت نہیں بنی - تو جناب والا میرے علم میں یہ بات لائی گئی کہ وہ صاحب بہادر جو ہیں وہ تو اپنی نشست پر تشریف رکھتے ہیں یہ کس قدر قابل افسوس بات ہے میں نے پھر ٹیلیفون کیا پانچ منٹ ہی گزرے تھے تو میں نے اس کو اس طریقے سے deal کیا - اٹنڈنٹ نے کہا ہاں جی موجود ہیں - میں نے ان سے جب بات کی - میں نے اس کو کہا کہ یہ طریقہ کار اچھا نہیں ہے - یاد رکھو کہ تم عوام کے خادم ہو اور یہ پبلک کا آفس ہے اگر آفس میں موجود ہو تو عوام کے نمائندوں کے ساتھ dealing کرنا سیکھو - اس طریقے سے یہ کام نہیں چلے گا - میں اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ انتظامیہ کے ارکان انتظامیہ کے افسران اور عوامی نمائندے یہ چونکہ حکومت کا ایک حصہ ہیں یہ لازم و ملزوم ہیں - ایک دوسرے کے ساتھ کوآپریشن کرنے کے ساتھ کام چلے گا - جناب والا اس شخص سے میں نے بات کی اس سے میں نے استفسار کیا فرمائش کی اور میں نے یہ مطالبہ کیا کہ فلاں کیس کے متعلق مجھے بتائیے اس نے کہا چونکہ وہ ایک ریٹائرڈ اے ایف سی کا بیٹا ہے - میں نے اس کو سپروائزر تو بھرتی کرنا منظور کر لیا ہے - اور چونکہ وہ انسپکٹر کے میرٹ پر نہیں آتا اس لیے میں اس کو یہ نہیں کر سکتا - اب اسکے بعد میں نے کہا کہ تحقیقات کرو کہ جس شخص نے ٹیلیفون Attend کیا اس نے میرے ساتھ دروغ گوئی کیوں کی ہے - جناب والا اس بات پر وہ صاحب بہادر ناراض ہوگئے اور دوسرے دن اپنے ہی آرڈر کو تبدیل کر دیا اور اس لڑکے کو جواب دے

دیا کہ چونکہ طاہر شاہ نے یہ سفارش کی ہے یا طاہر شاہ کا تمہارے ساتھ تعلق ہے اب تمہیں میں فوڈ سپروائزر کی پوسٹ نہیں دیتا آپ کہتے ہیں کہ میرٹ پر کرتے ہیں - جو یہ چاہتے ہیں اپنی من مرضی سے اپنے منظور نظر لوگوں کو اپنے عزیزوں کو یا اپنی جیبیں رشوتوں سے گرم کر کے جسکو چاہتے ہیں اس کا میرٹ بنا دیتے ہیں اگر عوامی نمائندے ہم جو غریب لوگ ہیں ہم جو غریب لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن کا اس معاشرے میں اس حکومت میں اس انتظامیہ میں کوئی پرسان حال نہیں ہوتا انکی بات کرتے ہیں تو ہمارے راستے میں روڑے اٹکا دئیے جاتے ہیں جو ہر طریقے سے غلط ہیں اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ جناب والا عوامی نمائندے اگر غلط ہیں تو ایک مسلسل انتخابات کا عمل غلط لوگوں کو اسی طریقے سے سیاست کے عمل سے باہر کر دے گا جس طریقے سے دریا کی لہریں گندی چیزوں کو باہر پھینک دیتی ہیں اور دریا کا رواں پانی صاف رہتا ہے -

جناب والا یہ ایک مثال ہے میں اپنے اس فاضل وزیر کا نام لینا نہیں چاہتا وہ میرے دوست ہیں میں ان کا دل سے احترام کرتا ہوں - ایک پٹواری کے تبادلے کے لئے ایک ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل کو تین مرتبہ نہیں دس مرتبہ ٹیلیفون کیا گیا اور بار بار یہ کہا گیا میں کہتا ہوں غلط سہی مگر یہ ہے کہ اس وزیر کا کیا مقام ہے کیا وقار ہے کہ ایک پٹواری کا تبادلہ نہیں ہوتا ہے اور پھر اے ڈی سی جی اس کو یہ کہتا ہے جناب والا یہ باتیں ہم ریکارڈ میں لانا چاہتے ہیں وہ یہ کہتا ہے کہ سنو ہم کسی وزیر کو کسی ایم پی اے کو کسی نمائندے کو نہیں جانتے یہ ہمارا کام ہے یہ جو بے تاج بادشاہ ہیں جو اختیار و اقتدار کے مالک بنے بیٹھے ہیں انکی کب اصلاح ہوگی - آپ دیکھ لیجیے باتیں کرنے کو تو بے پناہ باتیں ہیں جناب والا ابھی مہنگائی کی روک تھام کے لیے جب انتظامیہ کے افسران ضلعی افسران صاحبان باہر نکلتے ہیں تو میں کیا کہوں کہ جب بھی انکی نظر غضب پڑتی ہے تو کسی ایک چھوٹے کھوکھے والے پر کسی ایک ریڑھی والے پر روزانہ تکتے ہیں چالان کرتے ہیں - بیچارے پرچون فروش جو پچاس روپے ساٹھ روپے کما کر اپنے اہل خانہ کی کفالت کا باعث بنتے ہیں انہیں پکڑ کر جرمانے کرتے ہیں - انہیں جیلوں میں بھیج دیتے ہیں یہ جو ذخیرہ اندوز ہیں انکی طرف انکی نظر غضب نہیں جاتی ہے ، اتفاق کی بات ہے کہ مجھ جیسا غریب شخص ماضی میں 1971ء سے 1976ء تک بھی اس ایوان میں بیٹھا تھا ایک واقعہ ہوا تھا - میں گورنمنٹ

ہاؤس میں بیٹھا تھا تو ہمارے ایک وزیر نے جب سگریٹ کی ڈبیہ منگوائی تو جواب آیا کہ سگریٹ بازار میں نہیں ہیں اس نے پھر کہا کہ تلاش کرو نہیں ملا تو اس نے جناب والا اسوقت کے گورنر پنجاب سے شکایت کی - تو اس نے کہا کہ فوراً اس کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر کو کراچی سے یہاں پر طلب کیا جائے - اور اسکو گورنر پنجاب نے حکم دیا کہ سگریٹ بازار میں شارٹ میں بلیک کرنا چاہتے ہو - یہ بجٹ سے چند دن پہلے کی بات تھی تو انہوں نے کہا کہ ٹرانسپورٹ کا مسئلہ ہے - گورنر پنجاب نے کہا کہ مجھے پتہ نہیں ہے میں تمہیں حکم دیتا ہوں جو مرضی کرو سگریٹ کل سے وافر مقدار میں مارکیٹ میں ملنے چاہئیں - اور کسی قیمت پر بلیک مارکیٹنگ نہیں ہونی چاہیئے - اگر ہو تو کل سے تم جیل میں بند کر دیئے جاؤ گے - اور یقین جانیے کہ دوسرے دن تمام چھوٹی چھوٹی دکانوں پر سگریٹ معمول کے مطابق ملنے شروع ہو گئے تھے -

(نعرہ ہائے تحسین)

تو میں یہ کہونگا کہ چھوٹے دوکانداروں کو مت پکڑیئے -

وزیر خزانہ — میں شاہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اگلا حصہ بھی سنا دیں جو میرے دفتر میں پیش آیا تھا -

سید طاہر احمد شاہ — چونکہ وزیر مالیات نے حکم دیا ہے اور وہ میرے بھائی بھی ہیں -

سید ڈپٹی سپیکر — شاہ صاحب آپ اپنے متعلقہ مضمون پر بات کریں - آپ کے بعد اور بھی معزز ارکان اسمبلی کی باری ہے -

سید طاہر احمد شاہ — مجھے تو وزیر خزانہ نے حکم دیا ہے اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو بات کرتا ہوں ورنہ نہیں کرتا -

سید ڈپٹی سپیکر — آپ اپنے مضمون پر آئیے -

سید طاہر احمد شاہ — میں مخدوم صاحب کے پاس ان کے سیکرٹریٹ کے چیمبر میں بیٹھا تھا اور گفتگو ہو رہی تھی - مخدوم صاحب نے سگریٹ منگوانے کے لئے بھیجا - اردگرد سے سگریٹ نہیں ملے - تو مخدوم صاحب نے اپنی سگریٹ کی ڈبیا مجھے پیش کی کہ طاہر صاحب یہ پیش ہیں - میں نے کہا کہ بھئی میں سگریٹ اس لئے نہیں پیتا ہوں کہ میرا گلہ بڑا حساس ہے - یہ درآمدی سیگرٹ ہے میرا گلہ خراب ہو جائے

گا۔ میں تو اپنا برانڈ استعمال کرتا ہوں۔ میں نے ان کو یہ واقعہ بھی سنایا انہوں نے اپنے گن مین کو بھیجا تو 10 منٹ میں گولڈ لیف کی ڈبیا جو میں استعمال کرتا ہوں وہ لے آیا۔

وزیر خزانہ - وہ آپ نے ایک شرط بھی عائد کی تھی وہ بھی فرما دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر - میرا خیال ہے شاہ صاحب آپ اپنے موضوع کے متعلق گفتگو کو جاری رکھیں، نئی بات کو نہ چھیڑیں۔

سید طاہر احمد شاہ - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ میں اب بھی غیر متعلقہ نہیں ہوں۔ اگر میں یہ بات بتاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ اپنی بات موضوع زیر بحث کے مطابق جاری رکھیں۔

سید طاہر احمد شاہ - جناب والا میں ایک افسر شاہی کے اور تاخیری ہتھکنڈوں کے بارے میں یہ بات بھی ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ ماضی میں 16 اپریل 1985ء کو ایک نوٹیفکیشن جاری ہوا جس کے ذریعے ارکان صوبائی اسمبلی سینیٹرز اور ارکان قومی اسمبلی کے لیے ہر مہینہ 20 لائسنس جاری کرنے کا آرڈر جاری کیا گیا۔ جناب والا میں نے ڈپٹی ہوم سیکرٹری سے پوچھا۔ انہوں نے کہا نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔ میں نے اس نوٹیفکیشن کی کاپی لی۔ میں ضلعی انتظامیہ فیصل آباد کے پاس گیا۔ میں نے کہا کہ ہمارے 20 لائسنس جاری کر دیئے جائیں۔ ہوا یہ کہ وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس نوٹیفکیشن کی کاپی موصول ہی نہیں ہوئی۔ اس طرح پورا مہینہ گذر گیا۔ نوٹیفکیشن کی کاپی موصول نہیں ہوئی تھی۔ اب جناب والا کل جناب وزیر اعلیٰ نے مہربانی کرکے 5 سے 10 لائسنس کا کوٹا بڑھا دیا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ کتنے مہینوں میں یہ آرڈر سفر کرکے وہاں پہنچے گا۔ اور کب عوامی نمائندوں کے استحقاق کی بنیاد پر لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ جناب والا یہ حالت ہے کہ ارکان اسمبلی جن کا status سیکرٹری برائے گورنمنٹ سے بھی بڑا ہے ان کے استحقاق بارے میں نوٹیفکیشن یہاں لاہور سے وقت پر نہیں پہنچتا اگر ہم عجلت نہیں کرتے تو باسانی 3 گھنٹے میں اپنے مسکن پہ پہنچ سکتے ہیں۔ تو اگر مہینوں میں بھی یہ نوٹیفکیشن وہاں پر نہیں پہنچتے یا میں یہ سمجھتا ہوں کہ نوٹیفکیشن کے پہنچنے کے بعد بھی وہ اپنے روائتی تاخیری ہتھکنڈے استعمال کرکے اس بات

کو التوا میں ڈالنا چاہتے ہیں کہ ہمارے پاس نوٹیفیکیشن کی کاپی نہیں ہے تو اس لیے میں یہ کہوں گا کہ اگر ارکان اسمبلی اپنے اپنے کوٹے کے لائسنس جلد اجرا کروانا چاہتے ہیں تو ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ایک ایک مصدقہ نقل ہمیں نوٹیفیکیشن کی مل جانی چاہیے تا کہ ہم ان کے قاصدوں کا کام کرسکیں۔ کیونکہ ہمیں کوئی عار نہیں ہے ہم چھوٹے طبقے کے لوگ ہیں - عوام کی بہتری کے لیے قاصد اور چپڑاسی کا کام بھی کرنے کو تیار ہیں - جناب والا اب بات یہ ہے کہ روز بروز مسائل کے انبار لگتے چلے جا رہے ہیں - مسائل ہیں کہ کم ہونے کا نام نہیں لیتے -

جناب ڈپٹی سپیکر - فرمائیے شاہ صاحب -

پیر احمد شاہ کھگا - جناب میں شاہ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ 1977ء میں جب الیکشن ہوئے تھے میں بھی پیپلز پارٹی کے خلاف الیکشن جیت کر یہاں آیا تھا - اس وقت بھی 50 ، 50 لائسنسوں کا کوٹا اراکین اسمبلی کے لیے تجویز کیا گیا تھا - لیکن ہمارے کچھ ساتھی یہاں تشریف رکھتے ہیں - مہر ظفر اللہ صاحب بھروانہ اور سردار زادہ ظفر عباس صاحب آپوزیشن کا ٹکڑا انہی بنچوں پر بیٹھتا تھا جہاں شاہ صاحب تشریف رکھتے ہیں تو ہمارا بھی 50/50 لائسنسوں کا کوٹا تھا - جو ممبر ان کی حکومت کی زیادہ تعریف کرتے ہیں یعنی عوامی حکومت کی انہوں نے ہمارا کوٹا بند کر دیا - ان کے متعلق میں نے تحریک استحقاق پیش کی کہ یہ 50 ، 50 لائسنس جو ہر ممبر کو دیئے جا رہے ہیں - ہمیں کیوں نہیں دیئے گئے اس وقت ان کی حکومت کی پالیسی کیا تھی - میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر - ان کو بہت یاد آگیا ہے - آپ تشریف رکھیں -

پیر احمد شاہ کھگا - شاہ صاحب سے یہ پوچھا جائے کہ 50 ، 50 لائسنس کا کوٹا ہر ممبر کو انہوں نے تجویز کیا تھا تو ہم کو تو نہیں دیا گیا تھا - صرف پانچ سات ممبر تھے ہم پنجاب اسمبلی کے لیکن ہمیں نہ دلایا گیا - اس وقت ان کی عوامی حکومت کی خدمات کیا تھیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں -

رانا پھول محمد خان - شاہ صاحب کی تقریر کا ترجمہ فرما دیجیئے کہ تمام ممبران کو پتہ چل جائے -

میر محمد ظفر اللہ بھروانہ ۔ ذرا کٹ موشن کے متعلق بھی بات کیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ شاہ صاحب ذرا مختصر کیجئے اور بھی آپ کی کٹ موشن ہیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا میری گزارش یہ ہے This is my privilage. If I am relevent you can not stop me. جناب والا پہلے تو اس طرف سے جو شاہ صاحب نے کچھ کہا ہے معاف کیجئے بقین کیجئے مجھے تو کسی لفظ کی سمجھ نہیں آئی ۔ کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

پیر احمد شاہ کھگا۔وہ حکومت کی تعریف کر رہے ہیں اور موجودہ حکومت کی بد تعریفی کر رہے ہیں اس کی میں مثال دیتا ہوں کہ ان دنوں مخلوق کو مروانے کے لئے 50 , 50 لائسنس ہر ممبر کو تجویز کئے گئے تھے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر۔شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

سید طاہر احمد شاہ۔جناب سپیکر ۔ اگر بات ہوگی تو اس کا جواب دینا میرا فرض بھی بنتا ہے اور میرا حق بھی بنتا ہے ۔ وہ جس دور کی بات کر رہے ہیں ۔اس میں لائسنس 50 ۔ 50 جاری نہیں کر سکتے تھے مگر یہ ہے ہم اگر چاہتے تو 100،100 لائسنس بھی ایک مہینے میں جاری کرتے تھے ۔ اور ڈپٹی کمشنر کی یہ مجال نہیں ہوتی تھی کہ ہماری سفارش پہ انکار کر دے ۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ اگر شاہ صاحب نے میری کسی بات پر اعتراض کرنا ہو اور مجھ سے وضاحت طلب کرنی ہو تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ انہیں اپنے خصوصی اختیارات استعمال کرتے ہوئے اس نشست پہ لے آئیے ۔ میں ان کے ساتھ مذاکرات اور بحث کرنے کے لئے تیار ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا میں ایک بار پھر یہ ریکارڈ پر بات لانا چاہوں گا کہ جو شاہ صاحب محترم نے بات کی ہے میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔زیر بحث موضوع پر بات کریں ۔

سید طاہر احمد شاہ — جناب میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں - جناب والا یہاں پہ کچی آبادیوں کا مسئلہ ہے - آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کو بنے ہوئے آج 38 سال ہو چکے ہیں مگر یہ ایک لامتناعی سلسلہ کچی آبادیوں کا ختم نہیں ہو رہا - میں یہ آپ کو بتا دوں کہ میں جس شہر میں رہتا ہوں چونکہ وہ مزدوروں کا شہر ہے وہ صنعتی شہر ہے وہاں مزدوروں کی اکثریت ہے وہاں چھوٹے لوگ غریب عوام زیادہ تر کچی آبادیوں میں بستے ہیں -

جناب والا ایک کچی آبادی جس کا میں نے ماضی کی اسمبلی میں اس کی تعمیر و ترقی اور اسے جدید بنانے کا مطالبہ کیا تھا - آپ اندازہ لگا لیجئے کہ اب وہ اپنے تکمیل کے مراحل میں پہنچ رہی ہے - تو آپ اس سے انتظامیہ کی بہتر کارکردگی کا اندازہ لگا سکتے ہیں - اس میں ہوا یہ کہ جناب والا جتنی مرتبہ بھی کچی آبادی کے سروے کروائے گئے ہر مرتبہ دو ہزار سروے یافتہ لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا - جس طریقے سے آپ دودھ میں پانی ڈالتے چلے جائیں دودھ تو دودھ رہے گا مگر وہ کچی لسی کی طرح بڑھتا ہی چلا جائیگا - جناب والا یہ سلسلہ چلتا ہے - حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر کسی کچی آبادی کے مکینوں کو متبادل جگہ دینی ہے تو پھر فوری طور پر ایک ہی مرتبہ عوام کا فنڈ ضائع ہونے سے بچانے کیلئے افسر شاہی کے اس طریقہ کار کو بدلنا پڑے گا - اچھے اور دیانتدار لوگ بھی بلا شبہ کچھ نہ کچھ تعداد میں ہر محکمے میں موجودہ ہیں ان کے ذریعے اور عوامی نمائندوں کے ذریعے جس طریقے سے اگر کوئی ٹیکس کی assessment ہوتی ہے تو اس میں اپیل کا حق دیا جاتا ہے اس کے لیے اشتہار لگائے جاتے ہیں اخباروں میں مشتہر کیا جاتا ہے - اس طریقے سے اگر کسی کچی آبادی کے مکینوں کو وہاں سے اٹھا کر کوئی متبادل جگہ دینی مقصود ہو تو یہ حکومت کے حق میں ہے یہ عوام کے حق میں ہے کہ وہاں پہ ایک مرتبہ سروے کیا جائے پھر ایک تاریخ مقرر کی جائے - نوٹیفیکیشن کے ذریعے کہ اس تاریخ تک اگر کسی کا سروے رہ گیا ہو اگر کسی کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہو اگر کسی کے ساتھ زیادتی کی گئی ہو اگر کوئی اپنی معروضات پیش کرنا چاہتا ہو تو اتنے عرصے میں وہ اپنی اپیل داخل کرسکتا ہے اور پھر اس سروے کو حتمی سروے کی شکل اختیار کر جانا چاہیے - یہ نہیں کہ یہ برس ہا برس یہ جو سماج دشمن عناصر ہیں ، بر سر اقتدار طبقے کے ساتھ ملکر یا افسر شاہی کے کار پردازوں کے ساتھ ملکر یہ ایک سلسلہ چلتا رہے اور ان کی وجہ سے یہ کچی

آبادیوں کے مسئلے حل نہ ہوں۔ جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ کچی آبادیاں جو systematically طریقے سے بنی ہوئی ہیں اب انتظامیہ والے اپنی دھاندلی کرنے کیلئے اپنی جیبیں گرم کرنے کیلئے اپنے لوگوں کو نوازنے کیلئے ان کے ذریعے ناجائز پلاٹ حاصل کرنے کیلئے وہاں سے ان کو اٹھانے کے آرڈر جاری کردیتے ہیں کہ یہاں سے اٹھا کے دس میل دور ان کو پھینک دو اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا ۔ ان ترقیاتی سکیموں پر عوامی فنڈ کا کروڑوں روپیہ ضائع کردیا جاتا ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کچی آبادی کے مکینوں کو اپنی ہی جگہ پر اپنے گھر میں پڑے رہنے دینا چاہیئے اگر وہ اس قسم کی ہے کہ وہاں پر تعمیر و ترقی ہوسکتی ہے ۔ چونکہ وہاں کے مکین وہاں پر رہنا چاہتے ہیں حکومت وقت کا پیسہ بھی بہت کم خرچ ہوگا اور عوام کے مسائل بھی نہیں بڑھیں گے بلکہ کچی آبادیوں کے مکینوں کے مسائل ختم ہو جائیں گے ۔

جناب والا اس ضمن میں ان کچی آبادیوں کے لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو سرکاری زمینوں پہ اپنی مجبوری کے تحت یا کسی سازش کے تحت بنالیتے ہیں۔ ایسی پرائیویٹ کالونیاں بھی شہروں میں موجودہ ہیں ۔ جو ترقیافتہ نہیں ہیں جو کسی منصوبے کے تحت نہیں بنائی گئی ہیں مگر وہ لوگ جو قانون کی پابندی کرتے ہیں جو اس ملک کے امن پسند شہری ہیں جو اتنے تھوڑے تھوڑے پیسے کما کے تین مرلے پانچ مرلے سات مرلے اپنی گرہ سے جگہ لے کر کچے اور پکے مکان بنا لیتے ہیں ۔ ان میں گلیاں بھی چھوڑی جاتی ہیں ان میں سڑکیں بھی بنائی جاتی ہیں جناب والا جو قانون کی پاسداری کرتے ہیں ان کا حق تو ان سے زیادہ ہے جو سرکاری زمینوں پہ قابض ہو جاتے ہیں ۔ میں نے بجٹ کی کتابوں اور اخبارات کا مطالعہ کیا ہے ان کی ترقی کیلئے بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ۔ اس لیے کہ وہاں پر کوئی نہ کوئی بہانہ بنا دیا جاتا ہے جو غریب لوگ ہیں جو اپنی گرہ سے خرید کے مکان بنا کے گزر اوقات کرنا چاہتے ہیں اس معاشرے کے اچھے شہری بننا چاہتے ہیں ان کی طرف بھی حکومت پنجاب کو دھیان دینا ہوگا اور دینا چاہیئے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ تھک نہیں گئے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا میں اس کیلئے یہ تجویز پیش کرنا چاہوں گا کہ حکومت کو چاہیئے کہ جس جس رکن اسمبلی کے حلقے میں کوئی آبادی ایسی آتی ہے جو ترقی یافتہ نہیں ہے جس کی ترقی کی یعنی ڈویلپمنٹ کی ضرورت ہے اس کیلئے حکومت پنجاب ہر ایم پی اے کے حلقے

میں ایک ایک آبادی میں تو دو تین کہوں گا اگر فنڈز کی قلت ہے جس طرح ڈیڑھ کروڑ روپیہ جناب وزیر اعلیٰ نے فرمایا کہ وہ اراکین اسمبلی کے مشورے سے خرچ کیا جائیگا تو میں یہ کہوں گا کہ ایک ایک دو دو تین تین آبادیاں اس حلقے کے متعلقہ عوامی نمائندے کی صلاح ومشورہ کو شامل کر کے ان کی تعمیر و ترقی کیلئے consolidated funds ہونے چاہئیں تاکہ کم از کم اس علاقے کے لوگ اس بات سے آشکارا ہوسکیں کہ حکومت پنجاب نے اگرچہ یہ آٹھ سال کے بعد عوامی حکومت معرض وجود میں آئی ہے ہماری فلاح و بہبود کیلئے صحیح معنوں میں کوئی کام کیا ہے -

(قطع کلا میاں)

سید ڈپٹی سپیکر - شاہ صاحب بڑی جذباتی تقریر فرما رہے ہیں ذرا خاموشی سے سنیئے - شاہ صاحب ذرا مختصر کیجئے مجھے تو خطرہ ہے کہیں کورم نہ ٹوٹ جائے -

سید طاہر احمد شاہ - جناب والا اگر کورم ٹوٹ جائیگا تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہوگا - میں اگر relevant ہوں تو یہ میرا استحقاق ہے اور میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز اراکین اسمبلی سے یہ عرض کروں گا کہ میں آج تک اسمبلی کی کارروائی خاموشی سے دیکھتا رہا ہوں - میں نے کبھی زبان نہیں کھولی اب اگر میں relevant point پر بات کرنا چاہتا ہوں تو مجھے ازراہ کرم obstruct نہ کیا جائے اور میں عوام کے مفاد کی بات کررہا ہوں یہ میرے ذاتی مفاد کا مسئلہ نہیں ہے - یہ عوام کے مفاد کا مسئلہ ہے - میں ساتھ ساتھ آپ کی بھی ترجمانی کرتا چلا جارہا ہوں - جو میں نے اپنے علاقے کیلئے حق مانگا ہے وہ میں نے ہر رکن اسمبلی کیلئے یہ حق مانگا ہے -

جناب والا میں آج اسمبلی کے ریکارڈ پر یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں کہ کچی آبادیاں غیر ترقی یافتہ اور پرائیویٹ آبادیاں ہیں اب ایسی آبادیاں بھی میرے شہر میں ہیں جو قیام پاکستان سے قبل معرض وجود میں آئی تھیں جن کو ہم محلہ جات کہتے ہیں اور ان کو محکمہ سیٹلمنٹ کی طرف سے permanent transfer order کے ذریعے حقوق ملکیت تو دے دئیے گئے مگر یہ کتنی افسوس کی بات ہے کہ آج جب کوئی اس حقوق کو فروخت کرتا ہے تو محکمہ مال والے اس کی رجسٹری نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ exchange land ہے اگر یہ اس محکمے کی ملکیت نہیں

تھی اگر مسروقہ پراپرٹی نہیں تھی تو پھر کیوں ان لوگوں کو اس جھنجھٹ میں ڈالا گیا اگر واقعتاً وہ ان گھروں کے مالک ہیں تو پھر خدارا ان کے مالکانہ حقوق پر صحیح معنوں میں عملدرآمد کرا دیجئے ۔ اگر کوئی شخص اپنی ضروریات کے تحت اپنی جائداد کو بیچنا چاہتا ہے تو اسے یہ حق ملنا چاہیے ۔ جناب والا آپ دیکھ لیجئے میں یہ کہتا ہوں یہاں پر ہمارے فاضل پارلیمانی سیکرٹری ایک صاحب بیٹھے ہیں ان سے بھی تصدیق کرلیجئے یہ ماشاء اللہ کارپوریشن کے کونسلر بھی ہیں ۔ وہاں ایک نیو مارکیٹ ہے وہاں پر قیصرہ آباد ہے جناب ماشاء اللہ بھاری جمعہ ہے ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔ موضوع زیر بحث پر بات کریں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا یہ عرض کروں گا کہ وہ آبادیاں ایسی ہیں جہاں پر لاکھوں لوگ آباد ہیں ۔ اپنا کاروبار کر رہے ہیں اور وہ چیخ رہے ہیں کہ ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں ۔ اور ماضی میں یہ ہوا غالباً اشرف راٹھور صاحب تھے وہ ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر تھے انہوں نے کہا کہ باہر دس دس مرلے کے حساب سے میں تمام کو ٹرانسفر کر دیتا ہوں مجھے ایک ہزار روپیہ فی پلاٹ کی الاٹمنٹ کے حساب سے رشوت چاہئے ۔ جناب والا وہ بات میرے علم میں بھی لائی گئی ۔ میں نے کہا بھائی یہ کیا دھندا ہے کہ ہر شخص ایک ہزار روپیہ دے پھر الاٹمنٹ جاری ہو میں نے شکایت کی وہ صاحب معطل کردیئے گئے مگر آج تک ان کا مسئلہ حل نہیں ہوا وہ اسمبلی ختم ہوئی طویل عرصہ تک مارشل لاء کی حکومت چلتی رہی مگر آج تک ان لوگوں کو مالکانہ حقوق نہیں ملے ۔ جناب والا ان لوگوں نے کونسا قصور کیا ہے ۔ انتظامیہ کے سرخ فیتہ کی وجہ سے delaying tactics کی وجہ سے یہ تمام مسائل جوں کے توں پڑے ہوئے ہیں بلکہ مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ اس کا حل نہیں ہوا ۔ جناب والا پھر اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا Justice delayed is justice denied. تو ان روایات کو میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو جو پر امن بھی ہیں ۔ جو ماشاءاللہ جوان بھی ہیں جو ماشاءاللہ خوبصورت بھی ہیں جو ماشاء اللہ قابل بھی ہیں ۔ کہوں گا کہ اس سرخ فیتہ کی روایات کو ہم نے ختم کرنا ہے ۔ اگر وہ ختم کریں گے

تو جناب والا وہ پنجاب کے صحیح معنوں میں عوامی راہنما بن جائیں گے ۔ اور میری دلی دعا ہے کہ ایسا ہو ۔

جناب شاہ صاحب نے یہاں پر ذکر کیا اپوزیشن کا اور حکومت کا میں یہ کہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے ہر رکن نے وزیر اعلیٰ کو مکمل اعتماد کا ووٹ دیا ۔ اس وقت تک ہاؤس میں کسی قسم کی ڈویژن موجود نہیں ہے ۔ ہر شخص آپ کی صدارت میں ہاؤس میں موجود ہے ۔ یہ بجٹ کا پروسیجر ہے اگر جنرل بحث میں اسے پانچ منٹ دیئے جاتے ہیں اگر وہ اپنا مافی الضمیر بیان نہیں کرسکتا تو پھر کٹ موشن کے ذریعہ اس کا پروسیجر ہے کہ وہ اپنے علاقے کے مسائل صوبے کے مسائل بیان کرسکتا ہے ۔

چودھری محمد اعظم چیمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میری ہاؤس کی وساطت سے یہ گزارش ہوگی 100 روپے کی کمی ہے وہ میں دے دیتا ہوں ۔ ان کی کٹ موشن مان لی جائے

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ میں جناب والا ایک عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے ۔ میں عینی شاہد نہیں ہوں مگر میں ایک راوی کے ذریعہ بات کر رہا ہوں وزیر قانون صاحب کے پاس چار وزرا تشریف رکھتے تھے جب ضمنی بجٹ پر کٹ موشن کا مسئلہ تھا ۔ تو میرے علم میں یہ بات لائی گئی ان وزرا کرام میں سے ایک نے وزیر قانون سے کہا کہ جناب والا یہ کیا فرق پڑتا ہے اگر اتنے کروڑوں روپے کی ڈیمانڈ میں سے ایک روپیہ کم کرنے کی تحریک ہوئی ہے تو ہم کیوں نہ اسکو مان لیں ۔ یہ میرے علم میں بات لائی گئی ہے بھائی اگر آپ 100 روپے کی بات کرتے ہیں یہ ٹوکن کٹ جو ہے یہ تو میری تقریر کرنے کا ایک بہانہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو عوام کے مسائل ہیں میں وہ اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں اور یہ میرا استحقاق ہے ۔ ہاں مگر یہ ہے اگر مجھے اسمبلی کے ارکان جن کا میں دل سے احترام کرتا ہوں اگر میں ان کے وقار کو ان کے احکامات کو تسلیم نہیں کروں گا تو پھر مجھے بھی یہ حق پہنچتا ہے کہ میں اس بات کا مطالبہ کروں کہ وہ میری بات تو مانیں ۔ اگر ان کا حکم ہے تو میں فوری طور پر اپنی بات کو یہی ختم کرکے بیٹھنا منظور کرلوں گا ۔ میں وہ نہیں ہوں کہ ارکان اسمبلی کی خواہشات کا احترام نہ کروں وہ میرے بھائی ہیں ۔ میرے لئے قابل احترام ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا اب مجھے ہاوس نے اجازت دے دی ہے ۔ جناب والا مجھے پیرزادہ صاحب نے حکم دیا ہے کہ میں ذرا اپنے volume کو کم کروں اس لیے میں کوشش کروں گا کہ کم انداز میں بول سکوں ۔

(قہقہہ)

جناب والا اب میں بات کرنی چاہتا ہوں جو لا اینڈ آرڈر فورسفک ایجنسی ہے ہمارے ملک میں ہمارے صوبے میں وہ ہے پولیس کا محکمہ ۔ جناب والا ہم نے جو مشاہدات کئے ہیں اس میں یہ ہے کہ جب بھی سپرنٹنڈنٹ پولیس کوئی دیانتدار اور عوام کے حقوق کا محافظ ہمارے ضلع میں تعینات ہوا تو آپ یقین مانئے آدھے تھانوں میں آدھی رشوت اور آدھے جرائم ختم ہوگئے ۔ ہوتے رہے ہیں اب اسی طریقے سے میں یہ عرض کروں گا کہ جب کسی تھانے میں اس سٹیشن ہاوس آفیسر تعینات ہوتا ہے تو صحیح معنوں میں عوام کے جان ومال اور عزت کا محافظ بننا چاہتا ہے جو اپنی جیب گرم نہیں کرنا چاہتا جو دیانت داری سے اپنے فرائض منصبی ادا کرنا چاہتا ہے جناب والا اسکے تھانے میں اس کی تعیناتی سے ہی آدھے جرائم کم ہو جاتے ہیں ۔ مگر جہاں عام طور پر اور واضح اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جب تھانے میں جائیں تو مسائل کو کیا کہتے ہیں کہ بھائی یہاں پہ مارشل لاء کی دفعہ لگا دیں یہ کہ اسلامی دفعہ لگا دیں یا یہاں پہ تعزیری دفعہ لگانے کا اتنا پیسہ ہوگا اور اس کا اتنا پیسہ ہوگا حتی کہ آپ یقین کیجئے اگر کسی کا کوئی عزیز قتل ہو جاتا ہے اگر تھانے میں وہ جاتا ہے ان کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوئی ہوتی ہے اس سے بھی یہ لوگ پیسہ طلب کرتے ہیں اتنے ظالم لوگ ہیں یہ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی رکن اسمبلی میری اس بات سے انکار نہیں کرسکتا اور جناب والا میں کہتا ہوں کہ تھانے بکتے ہیں اور وہاں ان پر عالم یہ ہے کہ آج تو تھوڑی سی تبدیلی آئی ہے کہ سب انسپکٹر اور انسپکٹر اور ڈی ۔ ایس پی تک کے لوگ کم از کم اسلام کے ساتھ عوامی نمائندوں کے ساتھ بات کرتے ہیں لیکن میں نہایت افسوس کے ساتھ آپ کی اجازت سے حکومت کے علم میں یہ بات لانی چاہتا ہوں کہ ان سے نچلے درجے کے جو لوگ ہیں اب بھی وہ عوام کی بات تو درکنار عوام کے نمائندوں کی بات آج بھی اخلاق کے ساتھ وہ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ پھر اس کے ساتھ حکومت کا سب سے بڑا سلوگن یہ تھا کہ اسلامی نظام کے بعد ہمارے دور میں چادر اور چار دیواری کا تحفظ ہو گا ۔ میں جناب والا معذرت کے ساتھ

عرض کروں گا میرا مشاہدہ یہ ہے کہ چادر اور چار دیواری کے ساتھ کن کی اس فورسنک ایجنسی دھجیاں بکھیر دی ہیں ۔

جناب والا اب جیلوں کی طرف چلتے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر جیلوں میں کوئی مظلوم طبقہ ہے تو وہ قیدیوں اور حوالاتیوں کا طبقہ ہے ۔ قیدیوں کی بات تو چھوڑئیے صرف حوالاتیوں کو لے لیجئے ۔ جب کوئی حوالاتی کسی الزام میں خواہ وہ غلط ہی ہو کیونکہ اس پر صرف الزام ہے جب تک الزام ثابت نہ ہو جائے جب تک سزا نہ مل جائے وہ شخص ملزم ہی رہتا ہے مجرم نہیں بن جاتا ۔ ملزم اندر داخل ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھ ایک ہتک آمیز سلوک کیا جاتا ہے ۔ جب وہ ڈیوڑی کراس کرتا ہے جتنے اس کے پاس پیسے ہوتے ہیں جامہ تلاشی میں اگر چار سو روپے نکلے وہ جمع کر لئے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ جب جیل سے واپس جاؤ گے تو یہ واپس مل جائیں گے ۔ جب جناب والا وہ اندر جاتا ہے تو اس کو چکر منشی کے پاس لے جایا جاتا ہے ۔ چکر منشی کے پاس جب وہ پہنچتا ہے وہاں اس کے ہاتھ میں ایک جھاڑو پکڑا دیتے ہیں اور پھر ایک ڈھول پھر کہتے ہیں کہ یہ پیچا دو (اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ، کیا ہوتا ہے ۔ پھر تالا لگا دیتے ہیں کہ دیکھی جا مولا دے رنگ ۔ خواہ وہ کتنا ہی معزز ہو ۔ اتفاق سے کسی سازش کے تحت وہ اندر گیا ہے تو اس طریقے سے اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے ۔ حالانکہ کسی حوالاتی سے کوئی مشقت لینے کا کوئی قانون نہیں ہے ۔ پھر منشی صاحب اس کو کہتے ہیں کہ اس کی گنتی ڈال دو ۔ وہ کہتا ہے جی مجھے نئے ملاحظے میں ڈال دو ۔ اب نئے ملاحظے کے لئے اس کے ساتھ اس کا منشی کھڑا ہوتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ تین سو روپے دے دو ۔ وہ کہتا ہے کہ میرے سارے پیسے تو انہوں نے لے لئے ۔ اب میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں وہ اپنی جیب سے تین سو روپے نکالتا ہے اور اس کو دے دیتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ جب تمہاری ملاقات آ جائے گی تو تم مجھے دے دینا ۔ اس کے بعد وہ اس کو نئے ملاحظے میں ڈال دیتے ہیں ۔ جناب والا آپ دیکھ لیجئے کہ حوالاتیوں سے ناجائز طور پر اور غیر قانونی طور پر مشقت لی جاتی ہے ۔ کپڑوں کے لئے بجٹ میں پیسہ رکھا گیا ہے ۔ سردی کے کپڑے ہیں ۔ گرمی کے کپڑے ہیں ۔ حوالاتی کو تو کپڑے دیتے ہی نہیں ہیں ۔ جب کسی قیدی کو کپڑے دیتے ہیں تو وہ ایک مرتبہ دیتے ہیں ۔ اور آخر تک وہ کپڑے چلتے رہتے ہیں ۔ جناب والا ان کی خوراک کا یہ عالم ہے کہ اگر ایک

جیل میں قیدیوں کی خوراک کے لئے چار گھی کے ٹین جاتے ہیں تو دو ٹین تو باہر سے آتے ہی نہیں - اور جو دو ٹین اندر جاتے ہیں اس میں سے بھی آگے نمبردار ہے منشی ہیں اور ان کے پتا نہیں کیا کیا عہدے دار ہیں - آدھا تو وہ کھا جاتے ہیں - جناب والا جو بھی جیلوں کے وزیر ہیں آپ کی وساطت سے میں انہیں یہ دعوت دیتا ہوں کہ اچانک کسی جیل میں جا کے روٹی کا وزن کر لیں -

چودھری غلام رسول—جناب والا کوئی وقت کی حد ہو گی یا دو تین بجے تک یہی سلسلہ شروع رہے گا - میری گزارش ہے کہ یہ اپنے آپ کو کٹ موشن تک محدود رکھیں -

جناب سپیکر — شاہ صاحب غالباً کٹ موشن پہ لمبی تقریر کا ریکارڈ قائم کرنا چاہتے ہیں -

سید طاہر احمد شاہ — جناب والا ، اگر مجھے شوق ہوتا تو کتنے دنوں سے یہ سیشن چل رہا ہے - میں نے تو کبھی کسی کو object نہیں کیا - حالانکہ ایوان کورم میں نہ تھا اور میں بیٹھا رہا - میں نے تو کوئی اعتراض نہیں کیا تھا - میں چاہتا تھا کہ ارکان اسمبلی اپنے مسائل بیان کریں - میں نے تو پہلے ہی یہ پیشکش کی ہے - اگر میری باتیں ناگوار لگتی ہیں تو جناب والا ، میں آپ کا احترام کرتا ہوں - میں ہاؤس کے ہر ممبر کا دل سے احترام کرتا ہوں - میں اپنی بات کو ختم کرنے کے لیے تیار ہوں -

جناب سپیکر— شاہ صاحب ، آپ کی باتیں relevant ہیں ، to the point ہیں -

سید طاہر احمد شاہ— بہت بہت شکریہ جناب والا -

جناب سپیکر — لیکن اس میں میری ایک مجبوری ہے جو میں آپ کو عرض کیے دیتا ہوں - اور وہ یہ ہے کہ ہمیں آج بزنس کو بہر صورت سمیٹنا ہے - اور اس میں گیلوٹین apply ہوتی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس پہ گیلوٹین apply کریں - اگر آپ اپنی بات پانچ منٹ کے اندر ختم کر سکتے ہیں تو ختم کو لیں -

سید طاہر احمد شاہ - ٹھیک ہے جناب - میں آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اپنی بات کو مختصر سے پوائنٹس میں بیان

کرتا ہوں۔ جیکوں پر میں ایک گھنٹہ اور بول سکتا تھا۔ مگر میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔

جناب والا، میرے حلقے میں جو محلے ہیں ان کے محلے کا نام رضا آباد ہے، دوسرے کا نام صدیق آباد ہے، تیسرے کا نام لینن پارک ہے، چوتھے کا نام بسم اللہ پارک ہے، پانچویں کا نام اعظم آباد ہے، چھٹے کا نام مدینہ پارک ہے۔ جناب والا، اب سن لیجئے۔ میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں۔ یہ انتظامیہ کی کارکردگی کی بات ہے۔ اس کے درمیان سے ایک line گزرتی ہے۔ وہاں گندے پانی کا جوہڑ بنا ہوا ہے۔ لیکن زمین کو کارپوریشن نے lease out کر رکھا ہے۔ اب پانی آگے جا نہیں سکتا۔ اور ارد گرد کے مکینوں کی بری حالت ہے۔ وہ بلک رہے ہیں، چیخ رہے ہیں، مطالبہ کر رہے ہیں، فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو کروڑوں روپے دیئے جاتے ہیں۔ وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو کوئی سکیم نہیں ہے۔ اور جہاں پر ضرورت ہے جہاں پر گندا پانی کھڑا ہے وہاں تو یہ واٹر چینل بنانے کی سکیم پیش نہیں کرتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے فاضل رکن پارلیمانی سیکرٹری ہیں ان کے علاقے میں 80 لاکھ روپے کی لاگت سے بنایا جاتا ہے جہاں کہ پانی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ دس سال بعد پانی آئے گا۔ یہ غلط منصوبہ بندی ہے۔ وہاں ضرورت نہیں ہے۔ لوگ واٹر چینل پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہاں بناتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی وسیع نہیں ہے۔

جناب والا۔ اب میں واٹر چینل کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں پر ایک لینک بنی ہے۔ وہ پانچ لاکھ گیان بلٹی کی کمپنی کی ہے۔ وہاں لینک کے اوپر کلمہ طیبہ لکھوایا گیا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ ہم مسلمان ہیں۔ مگر اس کی قیمت کتنی ادا کی گئی؟ پچاس ہزار روپے صرف پینٹنگ پر۔ اندازہ لگا لیجئے کہ کس کس طریقے سے اپنے منظور نظر لوگوں کو یہ مراعات دیتے ہیں۔ جناب والا۔ وہاں ٹاور ہیڈ پانی کا ریزرواٹر ہے۔ بلٹی کی لینک پانچ لاکھ گیان کی بن رہی ہے۔ جو میرے علم میں بات لائی گئی ہے۔ میں اخبار نہیں ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ پانچ لاکھ گیان پانی کی ایک وقت میں ریزرواٹر بنانا ہر لحاظ سے feasible نہیں ہے کہ اگر خدانخواستہ جنگ ہو۔ آج کی اخباروں میں وزیر داخلہ کے حوالے سے یہ خبر چھپی ہے کہ ہماری سرحدیں محفوظ نہیں ہیں۔ اور کل کے اخباروں میں صدر صاحب

کا چترال کا بیان چھپا ہے۔ وہ بھی اسی طرح کا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ خدانخواستہ air raid کی صورت میں اگر اس پانچ لاکھ کی ٹینکی پر بمباری کی جاتی ہے تو خود وہ ٹینکی بم کے ٹکڑے بن جائے گی اور اس طریقے سے عوام کا بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ماہرین سے مشورہ کر کے پانچ لاکھ کی ایک ٹینکی نہیں بلکہ ایک ایک لاکھ کی چار ٹینکیاں پانچ مختلف علاقوں میں بنائی جانی چاہئیں۔

جناب والا ہمارے شہر میں فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے بے شمار کالونیاں بنائی ہیں۔ مگر وہاں پر کیا طریق کار رکھا گیا ہے۔ آبادیاں کن لوگوں کے لئے بنائی جاتی ہیں جو بے گھر ہوتے ہیں۔ جو لوگ کرایے کے مکانوں میں رہتے ہیں جنہیں مکانات کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو یہ لوگ کیا کرتے ہیں وہاں پر زر ضمانت رکھ دیتے ہیں کہ دو ہزار روپے دے دو۔ قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹ نکلتا ہے۔ دوسرا شخص اور دوسرا سرمایہ دار کیا کیا کرتا ہے کہ دو سو دو سو درخواستوں کے ساتھ اپنا زر ضمانت کے طور پر پیسہ لگاتا ہے پھر اس کی قرعہ اندازی ہوتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایک غریب کی ایک درخواست ہوگی اور میرے مقابلے میں دوسرے شخص کی ہزار درخواستیں ہوں گی تو قرعہ اندازی میں بھی اسی کے پلاٹ نکلیں گے۔ اس طریقے سے یہ پیسے لیتے ہیں۔ اور پھر انتقال کے پیسے کتنے ہیں۔ تو جو لوگ کرایے دار ہیں جن کو صحیح معنوں میں مکانیت کی ضرورت ہے وہ اس طریقے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جناب والا کہتے ہیں "زخمی ہوا دل و جگر یہ کجا کجا نہم"۔ تو آپ جس شعبے کو بھی دیکھ لیں گے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر طرف بربادی ہی بربادی ہے۔ مسائل ہیں کہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں اقدامات نہیں ہوتے۔ کبھی کسی سیکرٹری نے جا کر کبھی سڑک کی ٹیکنیکل specifications کا معائنہ کیا ہے ایک رشوت تو وہ ہے جو سائل مجبوری کے طور پر دیتا ہے۔ ایک ٹھیکیدار اور انجینئر ملی بھگت کے حکومت کا لاکھوں کروڑوں روپے کا ضیاع کرتے ہیں۔ اس رشوت کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ انتظامیہ کے افسران سیکرٹری صاحبان اپنے اپنے ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھے رہتے ہیں منصوبہ بندی کرتے رہتے ہیں کبھی انہوں نے جا کر دیکھا ہے کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے ایک سڑک بنتی ہے اور ٹوٹ جاتی ہے دوبارہ بناتے ہیں پھر ٹوٹ جاتی ہے۔ جناب والا میں ایسی مثالیں ہاؤس کے سامنے پیش کر سکتا ہوں کہ بنی ہوئی سڑکیں دس دس سال بعد ٹوٹ گئیں اگر صحیح specification سے بنائی جاتیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی - جناب مولانا کٹ موشنز پر دوسروں کو بھی اتنا ٹائم دیا جائے ایک ممبر کو اتنا ٹائم ملتا ہے تو دوسروں کو بھی ملنا چاہیے۔

سید طاہر احمد شاہ - جناب میں جنرل ایڈمنسٹریشن پر بحث کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر - مولانا صاحب اس میں ضابطہ یہ ہے کہ جس وقت کٹ موشنز پر ٹائم ختم ہو جاتا ہے اس وقت تک جتنے صاحبان کٹ موشنز پر تقاریر فرما چکے ہوتے ہیں ان کے بعد باقی کٹ موشنز خود بخود lapse ہو جاتی ہیں۔ آپ تو کیٹوٹن apply کرنے کا ٹائم بھی ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر - یہ تو کٹ موشن پیش کرتے وقت آپس میں Understanding ہو جاتی وہ مناسب وقت لیتے تو باقی صاحبان کو بھی وقت مل سکتا تھا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی - اس میں تو ہر ایک اپنا view رکھتا ہے۔ ہر ایک کو حق ہوتا چاہیے کہ اپنا نقطہ نظر پیش کر سکے۔

جناب سپیکر - یہ ہو نہیں سکتا یہ قابل عمل نہیں ہے۔

رانا پھول محمد خاں - یہ تو جناب کو چاہیے تھا۔ کٹ موشنز کے محرک تھے انکے ساتھ رابطہ قائم کرتے کہ اتنا وقت ہے اور اتنے اتنے منٹ میں بھگتا لیں یہ آپ اپنے چیمبر میں بلا کر کر سکتے تھے۔ اور یہ آپکو کرنا چاہیے تھا۔

جناب سپیکر - یہ بات آپ کے علم میں ہو گی کہ جو ایک دو پہنکز ہوئی ہیں لیکن کسی بات پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا شاید یہ بات آپکے علم میں نہیں ہے۔

چوہدری مہدی خاں - دوست ملک صاحب بڑے اچھے طریقے سے اور میں سمجھتا ہوں کہ پورے پنجاب اور پورے پاکستان سے جو مسائل تعلق رکھتے ہوں وہ ان کو فرما رہے تھے انکو درمیان میں ٹوکنا اور روکنا اسطرح انکا استحقاق مجروح ہے لہذا میری گذارش ہے کہ شاہ صاحب اپنی تقریر کو جاری رکھیں۔

چوہدری محمد صدیق سالار — جناب سپیکر مجھے حق ہے فیصل آباد میرا شہر ہے۔ میں کسی حلقے کی مخالفت نہیں کروں گا جہاں چاہے کرونگا۔ جہاں چاہے ٹیکیاں بنیں کیونکہ وہ میرا شہر ہے۔ جو کچھ بھی وہاں بنے وہ میرا ہے۔ میں نے کبھی انکی مخالفت نہیں کی۔

سید طاہر احمد شاہ — جناب سپیکر میں آپکی وساطت سے معزز رکن سے یہ استفسار کرنا ضروری سمجھتا ہوں عقل بڑی ہے یا بھینس۔ دوسری بات میں آپکی وساطت سے اپنے قابل احترام عالم دین مولانا چنیوٹی صاحب سے یہ کہونگا کہ جناب والا میں مسجد میں نہیں کھڑا ہوں۔ میں عوامی نمائندوں کے ایوان میں اپنی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر — میں آپکی توجہ وقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں آپ نے 5 منٹ کی بات کی تھی اب 6 منٹ ہو گئے ہیں۔ آپ نے اس پر اتفاق کر لیا تھا۔

سید طاہر احمد شاہ — جناب والا وزارت تعلیم کا قلمدان بذات خود وزیر اعلیٰ کے پاس ہے۔

وزیر قانون — جناب سپیکر آپکی اجازت سے عرض کرونگا کہ چونکہ وقت ڈیڑھ بجے تک ہے اور ایک گھنٹہ بقایا ہے۔ ان کٹ موشنز کا جواب بھی دینا ہوگا۔ اسکے بعد آپ نے کلوژن بھی Apply کرنا ہوگا گیارہ بجے کے بعد وقت بڑھایا جانا ضروری نہیں ہے۔ اس پر فیصلہ آمد ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر — شاہ صاحب آپ اپنی بات ختم کیجئے۔

سید طاہر احمد شاہ — جناب والا یہ گورنمنٹ کالج کی طرف سے ایک چٹھی ہے جسکا نمبر 2968 ای سی ہے جو مورخہ 21 نومبر 1984ء کو جاری ہوئی اس میں 8 مزید اساتذہ برائے اسلامیات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جناب والا وہاں 3 ہزار طلبا زیر تعلیم ہیں۔ اور اسلامیات کے مضمون کو لازمی قرار دیا گیا ہے وہاں پر لیکچرار کی کمی ہے۔ 8 مزید لیکچرار کی فیصل آباد کے ڈگری کالج میں کمی ہے اسلئے میں جناب وزیر خزانہ سے عرض کرونگا کہ وہ اس کمی کو پورا کریں تاکہ طلبا کا جو اسلامیات کے مضمون میں حرج ہو رہا ہے وہ پورا ہو سکے۔

جناب سپیکر — میں یہ کہونگا کہ آپ متعلقہ بات نہیں کر رہے۔

سید طاہر احمد شاہ — جناب بالکل بجا ہے - اگر میں نے آپکی بات مانی ہے تو جناب کچھ تو میرا بھی آپ پر حق ہے - اور یہ آپکی مرضی ہے -

جناب سپیکر — شاہ صاحب متعلقہ بات ہونی چاہئے - اور جو میرا آپکے ساتھ معاہدہ ہوا تھا اسکے مطابق اب وقت ختم ہوگیا ہے -

سید طاہر احمد شاہ — جناب سپیکر میں آخر میں آپکا اور معزز ایوان کے ان ارکان کا تہ دل سے مشکور ہوں کہ جنہوں نے مجھے سپورٹ کیا یا جنہوں نے مجھے اس بات کی اجازت دی یا مجھے انہوں نے تقریر کرنے دی -

رانا پھول محمد خان — میں جناب شاہ صاحب کی تائید کرتے ہوئے چند الفاظ عرض کرنا چاہتا ہوں - جناب اجازت بخشیں - کیونکہ یہ میرا بنیادی حق ہے -

جناب سپیکر - آپ پہلے میری اجازت تو لے لیں اس میں میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈیمانڈ جو زیر بحث ہے اسکا نمبر 10 ہے اور کل ڈیمانڈز 45 ہیں - تو اس میں اگر ہم گلوٹین کریں - تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم آڑھائی بجے تک ہاوس کا بزنس ختم ہوگا اور اس میں نماز کا وقفہ بھی ہونا چاہئے - اور میں سمجھتا ہوں کہ معزز اراکین اتنا لمبا بیٹھنا نہیں چاہیں گے - اسلئے میں یہ کہونگا کہ شاہ صاحب کے کہنے کے بعد کیونکہ انہوں نے کوزے میں دریا بند کر دیا ہے کسی اور بات کی گنجائش نہیں ہے -

ایک معزز رکن - میری گذارش یہ ہے کہ صبح سے مخدوم صاحب نے بھی مسائل پر اظہار خیال کیا ہے - اور شاہ صاحب نے بھی عرض یہ کی ہے کہ 37 سال پاکستان بنے ہوگئے ہیں - اس وقت سے لے کر آج تک ٹوانہ وزارت سے لے کر آج تک ڈاکٹر قریشی صاحب تک اور ملک امیر محمد خان صاحب تک یہ سارے جاگیردار ہیں یہ تمام مسائل آج ہی زیر بحث آنے تھے - اگر یہ رہے تو ہم بارانی علاقے والوں کو بھی رونے کی اجازت دیجئے -

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے -

کہ رقم جو 35 کروڑ 65 لاکھ 39 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے

عطا کی جائے جو مالی سال مختمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد نظم ونسق عامہ برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر کیا قتل عام آپ نے شروع کر دیا ہے -

جناب سپیکر ۔ کلوٹین کا مطلب کیا ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ قتل عام - جھٹکا -

جناب سپیکر ۔ جھٹکا میں نے نہیں کیا یہ مخدوم صاحب اور شاہ صاحب نے کیا ہے -

(قہقہہ)

سید طاہر احمد شاہ ۔ قتل عام کو اگر مخدوم زادہ صاحب یہ کہہ دیں کہ پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر -

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں کیا آپ کے آرام کا وقت ہوگیا ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ میں قتل عام ہوتے دیکھ نہیں سکتا -

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر انہوں نے تو سارا دن اس بحث میں لے لیا کوئی مضمون اور کوئی محکمہ نہیں چھوڑا جس پر بات نہ کی ہو مخدوم زادہ صاحب نے اپنا پورا وقت لے لیا اور اپنی دل کی پوری بھڑاس نکال لی ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ قتل عام دیکھنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے -

جناب سپیکر ۔ مطالبہ نمبر 11 -

وزیر خزانہ ۔ جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 4 لاکھ 47 ہزار 8 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال

مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد انتظام عدل برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر—تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 4 لاکھ 47 ہزار 8 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد انتظام عدل برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ خلیق اللہ خان—پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر۔۔۔

وزیر خزانہ—جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میرے فاضل دوست کس چیز پر پوائنٹ آف آرڈر کر رہے ہیں ۔ کیونکہ کس قانون کی کس ضابطے کی یا کسی آئین کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے ۔ وہ آئین جس کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس کی ذرا وضاحت فرما دیں ۔

جناب سپیکر—راجہ صاحب ۔ آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں ۔

مطالبہ نمبر 12

جناب سپیکر—شکریہ مطالبہ نمبر-12 ۔

وزیر خزانہ—جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 25 لاکھ 37 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جیل خانہ جات و سزا یابوں کی بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے ۔

ایک معزز ممبر—جناب سپیکر ۔ میری یہ استدعا ہے کہ جب وزیر موصوف مطالبہ زر پڑھ لیتے ہیں تو معزز ایوان کے تمام اراکین سمجھ لیتے ہیں ۔ تو repetiton کا کچھ آئیڈیا معلوم نہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ آرڈر آرڈر اس کے متعلق ضابطہ یہ ہے کہ سپیکر نے ہر حالت اور ہر حال میں ایوان کے سامنے سوال پیش کرنا ہوتا ہے ۔ تو یہ کیا جا سکتا ہے کہ وزیر موصوف ڈیمانڈ پیش نہ کریں اور میں ایوان کے سامنے سوال put کرتا جاؤں ۔

وزیرقانون ۔ جناب والا ۔ جنرل ڈیشینٹ ہوتا ہی یہی ہے اب ضرورت ہی نہیں ہے ان کے ڈیمانڈ پیش کرنے کی اس کو آپ پڑھتے جائیں کلیم کرتے جائیں اور سوال کرتے جائیں ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 25 لاکھ 37 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''جیل خانہ جات وسزایابوں کی،، بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(مطالبہ نمبر 13)

جناب سپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب 82 لاکھ 27 ہزار ایک سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''پولیس،، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب محمد رفیق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمائیے ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ تمام کٹ موشن پر جھٹکا ہوگا اور اگر جھٹکا ہوگا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہاں آنا اور پس دن یہاں پر بیٹھے رہنا اور قومی خزانے سے الاؤنسز کا ضیاع کرنا اور اپنے وقت کا ضیاع کرنا مناسب نہیں ہے اور میں احتجاجاً واک آؤٹ کررہا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔رفیق صاحب ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ نے رولز پڑھے ہو نگے ۔ آپ رولز ذرا ملاحظہ فرمائیں یا کسی کام کے لیے جانا چاہتے ہیں ۔ تو رولز یہ ہیں کہ جس روز یہ ووٹنگ ہونی ہے اس روز ہاؤس کے adjourn ہونے سے پہلے جتنا بزنس ہے اس سلسلہ میں جتنی ڈیمانڈز ہیں سپیکر ہاؤس کے سامنے Question کی شکل میں ۔ put کرے گا ۔ تو یہ ایک قاعدے کے مطابق بات ہو رہی ہے یہ بے قاعدہ بات نہیں ہے کوئی بےضابطگی نہیں ہے اس لیے آپ کو اس پر احتجاج کرنے سے پہلے رولز کو پوری طرح سٹڈی کرنا چاہیے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا آپ کے توسط سے میں اپنے فاضل ممبر کو یہ بھی بتانا پسند فرماؤنگا کہ ان کو تو بولنے کا موقع مل چکا ہے ۔ جنرل ڈسکشن ہو چکی ہے ۔ ایک ایک بات پر بحث ہوچکی ہے ۔ جنرل ایڈمنسٹریشن کے مختلف ہیڈز کے تحت ہمارے فاضل ممبران بول چکے ہیں اب بھی یہ کہنا کہ ان کو بولنے کا موقع نہیں ملا تو میرا خیال ہے رولز اینڈ ریگولیشن کے مطابق ہی بات ہو رہی ہے ۔ ان کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ اس میں واک آوٹ کرنے والی بات نہیں ہے ۔ اگر وہ یہاں بیٹھنا پسند نہ فرمائیں تو اور بات ہے ورنہ اس پوائنٹ پر ان کا واک آوٹ نہیں بنتا ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر میں نے دو تین منٹ سے زیادہ نہیں لینے ۔ خیال یہ تھا کہ ہر کٹ موشن پر وقت ملے گا اور دو دو تین تین منٹ بولتے چلے جائیں گے اور اگر یہ پتہ ہوتا کہ یہ جھٹکا ہوگا تو میں بھی اپنے دوسرے فاضل دوستوں کی طرح سے تمام ہیڈز پر ایک دفعہ بات کرتا ۔

جناب سپیکر ۔ رفیق صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

صاحبزادہ سید افتخار الحسن ۔ جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ غیر مسلم والی باتیں ہیں ان کو جھٹکا بڑا یاد آتا ہے ۔ یہ کہیں ہندوستان سے تو تشریف نہیں لائے ؟ یہ کوئی اسلامی بات کریں ۔ ان کو جھٹکا بڑا یاد آتا ہے ۔

جناب سپیکر تشریف رکھیں ۔ شاہ صاحب آپ کچھ اور فرمانا چاہتے ہیں؟

سید طاہر احمد شاہ ۔ جی نہیں ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب نے اپنے خیالات میں کہا کہ میں یہ فرماؤنگا ۔ تو میں یہ کہونگا کہ کیا یہ تو نہیں ہے کہ ہم یہ حکم صادر کرتے ہیں ۔ ''کہ مصداق تو نہیں ہیں'' ۔

جناب سپیکر ۔ کسی نے یہ کہا ہے ۔

سید طاہر احمد شاہ ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب نے کہا ہے ۔ آپ ٹیپ سن لیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو میں اپنے فاضل ممبر سے معذرت چاہتا ہوں ۔

مطالبہ نمبر 14

جناب سپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 32 لاکھ 62 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخرجات کے طور پر بسلسلہ مد ''عجائب گھر'' برداشت کرنے پڑینگے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوہدری فیض احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری عرض ہے کہ معزز ممبر نے یہ کہا تھا کہ وزیر صاحب جواب نہیں دے سکتے تو پارلیمانی سیکرٹری جواب دے دیں ۔ میں سارے ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں اور وزراء صاحبان کو بھی کہ جس موضوع پر وہ سوال کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں میں ان کا جواب دوں گا یہ نہیں کہنا چاہیے کہ پارلیمانی سیکرٹریوں کو کچھ آتا ہی نہیں ۔ ہم ان سب سے قابل ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ تشریف رکھیے چوہدری صاحب ۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا مجھے افسوس ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں آپ ان کی بات کو کیسے غلط قرار دے سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب یہ آپ کا بھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مطالبہ نمبر 15

سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو کہ 3 ارب 73 کروڑ 66 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو کہ مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''تعلیم'' برداشت کرنا پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ مطالبہ زر پڑھیں تو کوئی ممبر اس کی مخالفت بھی کر سکتا ہے۔ اس کو یہ حق ہے خواہ اس کی کٹ موشن نہ ہو؟ میں اس پر جناب کی رولنگ چاہوں گا۔ اور اگر وہ مخالفت کرتا ہے تو اس کو تقریر کے لیے آپ کو وقت دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر - نہیں اب تقریر کا وقت نہیں ہوگا۔ گیلوٹین apply ہونے کے بعد۔

رانا پھول محمد خان — تقریر کا حق تو آپ اس کو دیں گے۔ آپ جناب اس پر رولز کا مطالعہ کر کے کل رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر — میں عرض کر چکا ہوں۔ میری سمجھ کے مطابق جس وقت گیلوٹین apply ہو جائے۔ اس وقت آپ رائے شماری میں حصہ لے سکتے ہیں۔ رائے شماری میں حصہ لینا۔ اس ڈیمانڈ کے حق میں ووٹ دینا یا اس کی مخالفت میں ووٹ دینا یہ آپ کر سکتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان — جناب والا یہ قواعد کا معاملہ ہے میری اور آپ کی رائے کی بات نہیں ہے۔ یہ قانون کی بات ہے اگر کوئی آدمی مخالفت کرے تو آپ کو تقریر کا حق اسکو میری رائے میں دینا پڑے گا۔ اور آپ کی رائے مختلف ہے۔ تو اس پر آپ کل دیکھ کر رولنگ دے دیجیے۔ آپ بجٹ پاس کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری — جناب والا۔ اس ہاؤس کی کارروائی قانون اور ضابطے کے اندر ہو رہی ہے۔ میرے بزرگ سیاستدان کو عادت ہے اس کارروائی کو روکنے کی۔ آپ مہربانی کر کے بقایا کارروائی جاری رکھیں۔

رانا پھول محمد خان — جناب والا اس پر تو میں کچھ عرض کرنے کی اجازت مانگوں گا۔ خواہ وہ move کریں یا نہ کریں

کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری کو ضابطہ کا علم نہیں ہے۔ اس میں ان کا معاملہ آ رہا ہے اور یہ پریشان حال ہیں۔ نہ ان کو سیکرٹریٹ والے تنخواہ دیتے ہیں اور نہ ان کو اسمبلی والے تنخواہ دیتے ہیں۔ ہمارے ان بھائیوں نے کیا قصور کیا ہے کہ ان کو تنخواہ نہیں دی جا رہی ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔

سید سپیکر — رانا صاحب آپ تشریف رکھیں اس میں یہ بات طے ہو گئی کہ یہ جو آپ کا اعتراض ہے۔ اس پر میں کل رولنگ دوں گا۔ شاہ صاحب آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں آپ کسی چیز کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔

سید طاہر احمد شاہ — جناب والا۔ میں کسی چیز کی وضاحت چاہتا ہوں۔ میرا نکتہ وضاحت یہ ہے کہ یہ مسئلہ فوری نوعیت کا ہے۔ میں اس لئے عرض کرتا ہوں اگر یہ متعلقہ نہ ہوگا تو آپ اس کی اجازت نہ دیں۔

جناب سپیکر — شاہ صاحب یہ نکتہ وضاحت آپ سوال کی صورت میں پیش کر سکتے ہیں۔ میں اس وقت آپ کو اجازت نہیں دے سکتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

سید طاہر احمد شاہ — چلئے میں اسے بطور پوائنٹ آف آرڈر پیش کرتا ہوں اگر یہ متعلقہ ہے تو آپ مجھے اجازت دے دیں اگر نہیں ہے تو پھر میں بیٹھ جاؤنگا۔

جناب والا میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ آپ کو گیلوٹین کا حق ہے وہ آپ نے استعمال کر لیا ہے۔ مگر مطالبہ زر نمبر 10 میں ایک شق ہے "سارہل لاء کی معائنہ ٹیم کے لئے 2 لاکھ 19 ہزار 820 روپے کی رقم" آپ میرا پوائنٹ سن تو لیں۔ یہ مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر — آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون — پوائنٹ آف آرڈر یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کلاز یا ڈیمانڈ جاری ہو۔ جو کلاز یا مطالبہ زر گزر چکا ہو۔ پاس ہو گیا ہو۔ اس پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر — شاہ صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب طاہر احمد شاہ — جناب والا - ایک طرف تو آپ مارشل لاء کے خاتمے کے لئے قرارداد پاس کر رہے ہیں دوسری طرف مارشل لاء انسپکشن ٹیم کے لئے رقم رکھ رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ مارشل لاء جاری رہے گا -

جناب سپیکر — شاہ صاحب آپ تشریف رکھیں -

رانا پھول محمد خان — نکتہ استحقاق - جناب سپیکر - جیسا کہ آپ نے اس ہاؤس میں قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی ہے - اسی طرح ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم عبدالحمید جتوئی کے بیان پر آج اس ہاؤس میں بحث کریں - موصوف کا بیان پنجاب کے لئے ایک چیلنج ہے - نہ قابل برداشت ہے - ہماری غیرت کو للکارا گیا ہے - اور ہماری بے غیرتی کی انتہا ہو چکی ہے - آپ اس کے بعد اس بحث کے لئے ایک آدھ گھنٹہ مخصوص کریں -

میاں عطا محمد — جناب والا - میری اسی سلسلہ میں صبح تحریک التوا پیش ہو چکی ہے اور میرا استحقاق مجروح ہوگا - اگر کسی اور صاحب کو اس پر بولنے کی اجازت دی گئی - پہلے مجھے اس پر بولنے کا موقع دیں -

جناب سپیکر - جی یقیناً - آپ مطمئن ہیں - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں - شاہ صاحب آپ بھی تشریف رکھیں -

سید طاہر احمد شاہ - جناب عالی اگر کوئی ممبر ممبر بنانا چاہتا ہے تو اور بات ہے ورنہ یہ مسئلہ تو سب کا ہے - یہ ایوان کے وقار کا مسئلہ ہے - کوئی ممبر بھی اگر تقریر کرے تو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے - یہ وزیر اعلیٰ کا مسئلہ نہیں ہے یہ ایوان کا مسئلہ ہے -

جناب سپیکر - شاہ صاحب آپ اپنی نشست پر تشریف رکھیں -

مطالبہ نمبر 16

سوال یہ ہے - کہ ایک رقم جو 25 کروڑ 13 لاکھ 79 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو کہ مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ہیلتھ سروسز'' برداشت کرنا پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 17

جناب سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 9 لاکھ 8 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو کہ مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈز سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ آمد ''پبلک ہیلتھ'' برداشت کرنا پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 18

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 48 کروڑ 19 لاکھ 12 ہزار 8 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''زراعت'' برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 19

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے - کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 89 لاکھ 20 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ماہی پروری'' برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 20

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 97 لاکھ 78 ہزار 4 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''وٹرنڑی،، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 21

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 5 کروڑ 5 لاکھ 42 ہزار 7 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''امداد باہمی،، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 22

جناب سپیکر ۔ اب یہ سوال ہے کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 63 لاکھ 67 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''صنعتیں،، برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 23

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 79 لاکھ 32 ہزار 2 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی

فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ ''مد متفرق محکمہ جات،، برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 24

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 46 کروڑ 89 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ ''مد سول ورکس،، برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 25

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے - کہ ایک رقم جو 39 کروڑ 93 لاکھ 22 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مواصلات برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 26

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 76 لاکھ 20 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ہاؤسنگ وفزیکل پلاننگ،، برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 27

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 70 لاکھ 47 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے

اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ریلوے'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 28

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے کہ ایک جو رقم 57 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ ''مد پرانہ سال و پنشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 29

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 7 کروڑ 89 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''سٹیشنری و پرنٹنگ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 30

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے - کہ ایک رقم جو 77 کروڑ 98 لاکھ 94 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 1986ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے

طور پر بسلسلہ ''سبسڈی'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 31

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو 18 کروڑ 17 لاکھ 26 ہزار 9 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''متفرقات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 32

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 20 لاکھ 18 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''شہری دفاع'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 33

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے۔ کہ ایک رقم جو 5 ارب 10 کروڑ 27 لاکھ 46 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''غلے اور چینی کی سرکاری تجارت'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 34

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔ کہ ایک رقم جو 18 کروڑ 96 لاکھ 18 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''میڈیکل سٹوروں اور کوئلے کی سرکاری تجارت'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 35

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔ کہ ایک رقم جو 4 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے تو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''سرکاری ملازمین کو قرضہ جات'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 36

جناب سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔ کہ ایک رقم جو 2 ارب 35 کروڑ 35 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''ترقیات'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 37

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔ کہ ایک رقم جو 49 کروڑ 15 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ ''اریگیشن ورکس'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 38

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔ کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 22 لاکھ 31 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''زرعی تحقیق و ترقی'' برداشت کرنے پڑینگے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 39

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔ کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 3 لاکھ 15 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''صنعتی ترقی'' برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 40

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے ۔ کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 10 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے

اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''شہری ترقی'' برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر — اگر مطالبہ زر سے پہلے میں آپکی توجہ کے لئے یہ عرض کئے دیتا ہوں - کہ وی آئی پی کارڈز کے لئے معزز اراکین اسمبلی بڑے بے قرار تھے - آپکے لئے جو کارڈ ہم نے اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے بھجوائے تھے ان میں سے کچھ کارڈ آپکے لئے بن کر آگئے ہیں - انکو آپ اجلاس کے بعد collect کر سکتے ہیں -

ایک معزز ممبر — جناب والا اس سلسلے میں گزارش کرنی چاہتا تھا کہ گزشتہ روز ہم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ order of precedent کی کاپی ہمیں فراہم کی جائے گی لیکن ابھی تک ہمیں نہیں ملی - ہو سکتا ہے کہ ہمیں غیر سرکاری کارروائی میں اس پر کچھ کہنے کی ضرورت پڑ جائے -

وزیر قانون — سائیکلو سٹائل ہو رہی ہے - صبح تقسیم کر دی جائے گی -

مطالبہ نمبر 41

جناب سپیکر — اب سوال یہ ہے - کہ ایک رقم جو ایک ارب 26 کروڑ 13 لاکھ 81 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''شاہرات و پل'' برداشت کرنے پڑیں گے -

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 42

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو ارب 48 کروڑ 10 لاکھ 11 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی

سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''سرکاری عمارات'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 43

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 44 لاکھ 33 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''پولیس پروجیکٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 44

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 36 کروڑ 19 لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''بلدیات پورٹ فنڈز وغیرہ کو قرضے'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر 45

جناب سپیکر۔ اب سوال یہ ہے کہ ایک رقم جو 4 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ 30 جون 86ء کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ''صوبائی متفرق سرمایہ کاریاں'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ جناب چیف منسٹر اظہار خیال فرمانا چاہیں گے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اس معزز ایوان کا جناب سپیکر کی وساطت سے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہم پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ۔ میں ایک دفعہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ ہم وہی کام کریں گے جس کی توقع یہ معزز ایوان ہم سے کرتا ہے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب ایک گذارش کرنے کا وقت دیا جائے ۔

ایک معزز ممبر ۔ وہ کٹوتی کی تحریک کے لیے تو نہیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ میں عرض کرتا ہوں جناب ۔ کٹوتی کی تحریک کے لیے تو ہم نے surrender کر دیا تھا ۔ میں جناب کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ سے عرض کروں گا کہ قلعہ دیدار سنگھ پرانا قصبہ ہے ۔ اس میں گورنر صاحب نے کالج کے لیے فرمایا تھا میں نے کٹ موشن کا ذکر نہیں کیا ۔

جناب سپیکر ۔ اب آپ کٹ موشن کا بھی ذکر آپ نہیں کرسکتے ۔ اور اس وقت مطالبے کی شکل میں بھی یہ بات ہاؤس کے سامنے پیش نہیں کر سکتے ۔ تو یہ چیمہ صاحب اس انداز سے بات نہیں ہوسکتی آپ تشریف رکھیں ۔

اب آج کے اجلاس کی کارروائی کل صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔ (اسمبلی کا اجلاس 12 جون 1985ء بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ 12 جون 1985ء

(چہار شنبہ 22 رمضان المبارک 1405ھ)

جلد 3 —— شمارہ 15

سرکاری رپورٹ

مندرجات

بدھ ، 12 جون 1985ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ — —	1561
اراکین اسمبلی کی رخصت — — —	1562
مسودہ قانون ، مالیات پنجاب مصدرہ 1985ء —	1565
منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ 85-1984ء (ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا) — — —	1570

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ 86-1985ء (ایوان کی میز
پر رکھ دیا گیا) — — — — 1570
پنجاب میں زرعی اجناس کی منڈیوں کا (ترمیمی) ہنگامی
قانون مجریہ 1985ء (ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا) 1572

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ 12 جون 1985ء

(چہار شنبہ ، 22 رمضان المبارک 1405ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبرز ، لاہور میں صبح ساڑھے آٹھ بجے منعقد ہوا جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

سورہ یونس نمبر ۱۰ آیت ۵۵ - ۵۶ اور ۵۷ - ۶۱ - ۶۲

جان لو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کا سب اللہ ہی کا ہے۔ اور یہ بھی جان لو کہ اللہ کا ہر وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی جان بخشتا اور وہی موت دیتا ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفاء اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت آپہنچی ہے۔ اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ بھی پڑھ رہے ہوتے ہو۔ یا تم لوگ کوئی بھی کام کر رہے ہوتے ہو۔ اور جس وقت اس کام میں تم مصروف ہوتے ہو تو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی ہے اور نہ بڑی مگر وہ کتاب مبین میں درج ہے

سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کبھی خوف ہوگا اور نہ وہ کبھی غمگین ہونگے۔

وَمَا علینا الا البلاغ

صوبائی اسمبلی پنجاب مورخہ 12 جون 1985ء

اراکین اسمبلی کی رخصت

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حاجی مقصود احمد بٹ صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

مودبانہ گزارش ہے کہ میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے جا رہا ہوں ۔ لہذا ملتمس ہوں کہ 13 جون سے موجودہ اجلاس کے ختم ہونے تک رخصت مرحمت فرمائیں ۔

جناب سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر ۔ میں معزز اراکین اسمبلی کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے موجودہ سیکرٹری جناب محمد محبوب عباس آج 60 سال کی عمر کو پہنچنے پر ملازمت سے ریٹائر ہو رہے ہیں ۔ اسمبلی کی بحالی سے قبل اسمبلی کی عمارت اور ممبران کے رہائشی ہوسٹل کو اس معزز ایوان کے اراکین کے شایان شان ، از سر نو آراستہ کرنا ، اس میں ضروری تنصیبات اور لوازمات کا شاندار انتظام کرنا اور اسمبلی سیکرٹریٹ کا عملہ جو طویل عرصہ 7 سال تک منتشر رہا اسے اسمبلی کی کارروائی کی انجام دہی سے متعلق فرائض ادا کرنے کے لئے از سر نو منظم کرنا خاصا کٹھن کام تھا ۔ جسے محمد محبوب عباسی صاحب نے اپنے رفقائے کار کے ہمراہ شبانہ روز محنت، اپنی اعلیٰ قائدانہ صلاحیتوں اور دستیاب مالی و افرادی وسائل اور دانشورانہ بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

لہذا میں ریٹائر ہونے والے سیکرٹری اسمبلی کی اس ایوان کے لئے اساسی خدمات کو ریکارڈ پر لانا اپنا ضروری فرض سمجھتا ہوں ۔ محمد محبوب عباس صاحب نے ملازمت کا آغاز 1954ء میں کیا تھا ۔ اپنی 32 سالہ ملازمت کے دوران وہ متعدد اہم انتظامی عہدوں پر قابل ستائش خدمات سر انجام دیتے رہے ہیں اپنی اور اس معزز ایوان کی جانب سے انہیں نیک جذبات کے ساتھ الوداع کہتا ہوں اور قوی امید رکھتا ہوں کہ وہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ملک و ملت کی خدمات میں دن رات مصروف عمل رہیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ایک معزز ممبر ۔ اس سلسلہ میں میری ایک تجویز ہے کہ اتنا عرصہ اہم خدمات سر انجام دینے کے صلے میں میرا خیال ہے کہ ایک افطار پارٹی اس معزز ایوان کی طرف سے ان کے اعزاز میں منعقد کی جائے ۔

جناب سپیکر ۔ شاید یہ بات آپ کے نوٹس میں نہیں ہے کہ پچھلی افطار پارٹی جو اسمبلی کی طرف سے دی گئی تھی وہ عباسی صاحب کے ہی اعزاز میں دی گئی تھی ۔

سردار زادہ ظفر عباس ۔ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ یہ افطار پارٹی اپ کی طرف سے منعقد ہوئی ہے اور نہ ہی اس میں عباسی صاحب کا نام تک موجود تھا جناب عالی ۔ ان کے اعزاز میں اب تو علیحدہ افطار پارٹی منعقد ہونی چاہئے ۔

ایک فاضل رکن ۔ جو کہ اسمبلی کی طرف سے ان کے اعزاز میں دی جائے گی ، وہ تو ہمیں دی گئی تھی ان کو تو نہیں دی گئی تھی جی ۔

جناب سپیکر ۔ اس افطار پارٹی کو آپ اس انداز میں take up کیجئے کہ وہ عباسی صاحب کے اعزاز میں دی گئی تھی اور اگر آپ اصرار کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے علیحدہ افطار پارٹی ہو تو ہم علیحدہ پارٹی بھی دینے کے لئے تیار ہیں ۔

ایک فاضل رکن ۔ مہربانی جناب ۔

جناب سپیکر ۔ حاجی مقصود احمد بٹ صاحب تشریف لائے ہیں ۔

ایک فاضل رکن ۔ سپیکر صاحب اراکین کے کچھ وی آئی پی کارڈز آئے ہیں ان میں صرف Lahore Airport کا ذکر ہے ان میں باقی Airports کا ذکر تک شامل نہیں ہے برائے مہربانی وفاقی حکومت کو تحریر کیا جائے کہ دوسرے کارڈز جو ابھی بننے والے ہیں اور نہیں پہنچے ان میں پاکستان کے تمام ائرپورٹس تحریر کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ جاری شدہ آپ کارڈز یہاں دفتر میں واپس کر دیں تاکہ نئے سرے سے تصاویر وغیرہ نہ بھجوانی پڑیں تو ہم اس معاملے کو take up کرتے ہیں کہ کارڈز پر پاکستان لکھا ہو اور وہ کارڈز جو ابھی تک موصول نہیں ہوئے کے بارے میں ہم وفاقی حکومت کو تحرک کریں گے کہ وہ پاکستان کے تمام Airports کے لئے بنائیں ۔

جناب محمد افضل چن ۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا ۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق بار بار فرماتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ پہلے آپ یہ بتائیے کہ آپ کس سلسلے میں یہ تقریر فرما رہے ہیں ۔

جناب محمد افضل چن ۔ جناب والا میں اسلامی روایت کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ کل یہی معنی کٹ موشنوں کے لئے دو دو گھنٹے وقت ضائع کیا گیا تھا ۔ نظام مصطفیٰ کا پہلے بھی بہت زیادہ مذاق اڑایا گیا ہے ۔

کل یوم علی یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہ کی شہادت کا دن تھا لیکن یہاں پر ان کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا یہ نہایت ہی قابل افسوس بات ہے ۔ یہ اسمبلی عوام کے لئے مشعل راہ ہے اگر ہم صحابہ کرام (رض) کے اقوال و افکار کو مشعل راہ نہ بنائیں گے تو بھنور میں ڈوبی ہوئی کشتی کو کیسے پار لگا سکیں گے ؟ میری گزارش ہے خدا کے حضور ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو مانیں جو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کے حکم کو مانیں اگر ہم خلفائے راشدین کی تقلید کرتے ہیں تو ان کا ذکر بھی ضرور کرنا چاہئے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کی بات بالکل درست ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ایسی باتیں ضابطے کے مطابق ہاؤس میں پیش کی جا سکتی ہیں ۔

جناب محمد افضل چن ۔ مجھے پہلے علم نہیں تھا میں تو پہلی مرتبہ اسمبلی میں آیا ہوں ۔ شاہ صاحب نے کل ایک ہی کٹ موشن پر دو گھنٹے صرف کر دیے لیکن اگر پانچ منٹ بھی ذکر علی (رض) کیا جاتا تو کتنا ہی اچھا ہوتا ۔ تو جناب ہمارے معزز ممبران کا بھی اولین فریضہ ہے کہ یہ ملک کسی اور نظام کے تحت نہیں بنا اگر ہم نے بزرگان دین کے افکار کو مشعل راہ نہ بنایا گیا تو یہ کشتی ڈوب جائے گی پھر اس کو کوئی نہیں بچا سکے گا ۔

جناب سپیکر ۔ جی شکریہ ۔ اس issue پر کسی کو بھی اختلاف رائے نہیں ہے بات صرف اتنی سی ہے کہ معزز رکن اس issue کو ایوان میں با ضابطہ طریقے سے پیش کریں ۔

میاں صاحب اس سلسلے میں اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو میرے

چیمبر میں مجھ سے بات کر لیں اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو اس معاملے کو take up کر سکتے ہیں - جی میاں صاحب آپ سے بھی میری یہی گزارش ہے کہ میرے چیمبر میں مجھ سے بات کر لیں - مخدوم زادہ صاحب اس سلسلے میں آپ کی طرف سے بھی ایک تحریک استحقاق ہے - - - -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جی میں shave کر رہا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ میری تحریک استحقاق بنتی نہیں ہے عموماً مجھے زیادہ تر سوچ غسلخانے میں آتی ہے -

جناب سپیکر - آپ اس وقت shave کر رہے تھے ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جی ہاں

(قہقہہ)

جناب سپیکر - اکثر لوگوں کو غسلخانے میں ہی یہ خیال آتا ہے - لیکن آپ اپنی تحریک استحقاق کے سلسلے میں مجھ سے رابطہ قائم کر لیں -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - وہ جناب بنتی نہیں ہے میں رابطہ کیا کروں - میں نے سوچ لیا ہے کہ تحریک استحقاق نہیں بنتی -

ایک فاضل ممبر - میں حسن محمود صاحب کی بات پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت دیں تو -

جناب سپیکر - یہ شیو کرنے والی بات پر

ایک معزز ممبر - جی - اگر اجازت دے دیں تو -

جناب سپیکر - ایجنڈے میں تو نہیں ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - یہ ایجنڈے میں نہیں ہے -

جناب سپیکر - یہ آپ کا شیو بنانا بھی ایجنڈے میں نہیں تھا ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود - وہ تو آپ نے تحریک استحقاق کے سلسلے میں تحرک کیا تھا جب مجھے سوچ آئی ، وہ میں نے بتایا ہے -

جناب سپیکر - جی مخدوم الطاف احمد صاحب -

مسودہ قانون

مسودہ قانون ، مالیات ، پنجاب مصدرہ 1985ء

وزیر خزانہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب فنانس بل 1985ء (مسودہ قانون ، مالیات پنجاب مصدرہ 1985ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے -

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اس پہ سوال یہ ہے کہ دی پنجاب فنانس بل 1985ء (مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 1985ء) فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ اب ایوان میں مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 1985ء کی کلاز الگ الگ زیر غور آئے گی ۔ اب وزیر خزانہ کلاز 2 پیش کریں گے ۔

جناب عثمان ابراہیم ۔ جناب والا وزیر خزانہ نے یہ تحریک پیش کی تھی غور کرنے کے لئے منظور کرنے کے لئے انہوں نے ابھی تحریک پیش ہی نہیں کی ۔

جناب سپیکر ۔ یہ ایوان نے زیر غور آنے کی منظوری دی ہے ۔

(کلاز 2)

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب آپ کلاز 2 کو پیش کریں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا میں کلاز 2 ہی پیش کر رہا ہوں ۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ کلاز 2 بل کا حصہ بنے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔ کہ کلاز 2 کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

(کلاز 3)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ کلاز 3 بل کا حصہ بنے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔ کہ کلاز 3 کو مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 1985ء کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

(کلاز 4)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔
کہ کلاز 4 دی پنجاب فنانس بل 1985ء کا حصہ بنے ۔

میاں مختار احمد شیخ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ پچھلے دنوں قائد ایوان نے فرمایا تھا کہ ڈیڑھ سو کروڑ ممبران کی ترجیحات کے لئے جہاں بھی اس حلقہ کے ترقیاتی منصوبے بنانے ہوں گے اسٹیٹمنٹ دیں گے ۔ کام کروایا جائے گا لیکن بجٹ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وعدہ کی گئی رقم کہیں موجود نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔

I am sorry. You are not relevant. Please take your seat.
یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے ۔

میاں مختار احمد شیخ ۔ جناب والا جب تک وہ رقم بجٹ میں شامل نہیں ہوگی ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس بات کا خیال فرمائیے کہ آپ اس وقت ایوان میں کس چیز کو take up کر رہے ہیں ۔

میاں مختار احمد شیخ ۔ جناب والا بجٹ پاس ہو رہا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ فنانس بل پاس ہو رہا ہے ۔ اس میں یہ معاملہ زیر غور نہیں ہے جس کی آپ بات کر رہے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔
کہ کلاز ۔ 4 کو مسودہ قانون مالیات مصدرہ 1985ء کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ؛
کہ دی پنجاب فنانس بل 1985ء کو منظور کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ اس سے پہلے آپ اس بل کی Preamble کو take up کریں بیشک آپ پیش نہ کریں ۔ میں یہ سوال put کر دیتا ہوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا کل بھی آپ نے یہ طریقہ اختیار کیا

Motion was not moved by the Speaker. The motion is always moved by the Finance Minister and the Question is put by the Speaker.

اس لئے ان کو موشن move کرنے دیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا میں اس کے جواب میں رول 84 کی طرف تمام اراکین کی توجہ دلاؤں گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں یہ بل ملا ہے پراونشل اسمبلی آف دی پنجاب بل نمبر I آف 1985ء ۔ جناب والا یہ اردو میں ملنا چاہئیے اس کو ہم پڑھ نہیں سکتے ۔ کاپی اردو میں نہیں ملتی ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے ساتھ آپ ملاحظہ فرمائیں اردو کی کاپی بھی ہوگی ۔ ذرا آپ اس کو چیک فرما لیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اردو کی کاپی رانا صاحب آپ کے پاس ہے ۔

وزیر قانون ۔ رانا صاحب انگریزی کے علاوہ اردو بھی دیکھ لیا کریں ۔

جناب والا میں رول 84 ایوان کی توجہ کے لئے پڑھتا ہوں ۔ فاضل ممبر جنہوں نے یہ اعتراض پیش کیا ہے ۔

> Rule 84. Notwithstanding anything contained in these rules, when a motion that a Bill be taken into consideration has been passed, the Speaker shall call each clause of the Bill separately and in respect of each such clause a motion shall be deemed to have been made that the said clause do stand part of the Bill.

جب بل ہاؤس کے سامنے پیش کر دیا گیا ہو تو پھر اس کے بعد جناب سپیکر آپ

The Speaker shall call each clause of the Bill separately motion that a Bill be

آپ اس کو separately call کریں گے

taken into consideration has been passed....And that has been passed by the House,

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا میرا اعتراض Preamble پر ہے تلاز پر نہیں آپ غلط سمجھے ہیں ۔

Preamble has to be read by the Finance Minister.

جناب سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب آپ اس میں کوئی رول quote کریں گے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب والا precedent پہلے ہی ہے - جب یہ بل introduce کریں گے بل پاس ہونے سے پہلے Clause by Clause reading کے بعد Preamble دوبارہ پیش کریں گے -

جناب سپیکر - کیا آپ کے خیال میں Clause by Clause Reading کے لئے تحریک پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود - وہ بھی ٹھیک ہے - لیکن Preamble پیش کرنا ضروری ہے -

جناب محمد صدیق انصاری - Preamble جناب بل ہی سمجھا جاتا ہے - جب بل پیش ہوگا تو Preamble بھی پیش ہوگا -

Preamble is not separate from the Bill itself.

MINISTER FOR LAW. Preamble is a part of the Bill.

(مختصر عنوان)

جناب سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مختصر عنوان وسعت اور نفاذ کو مسودہ قانون ھذا کا مختصر عنوان وسعت جزو قرار دیا جائے -

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

(تمہید)

جناب سپیکر - اب یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے -

کہ تمہید کو مسودہ قانون ھذا کی تمہید قرار دیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود - تحریک منظور ہونے کے بعد آپ یہ اعلان کریں گے کہ -

That it becomes part of the Bill.

جناب سپیکر - سوال ہی یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ھذا کی تمہید قرار دیا جائے - اس کا مطلب یہ ہے -

It becomes part of the Bill.

مخدوم زادہ سید حسن محمود - آپ یہ فرما دیں -

جناب سپیکر - یہ بل کا حصہ بن گئی -

جناب سپیکر ۔ لانگ ٹائٹل کے لئے تحریک ہے اور سوال یہ ہے۔
کہ لانگ ٹائٹل دی پنجاب فنانس بل 1985 کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

یہ اس بل کا حصہ بن گئی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :
کہ دی پنجاب فنانس بل 1985ء کو منظور کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔
کہ دی پنجاب فنانس بل 1985ء (مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 1985ء) منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ 85-1984ء

(ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

وزیرخزانہ ۔ جناب والا ، میں منظورشدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ بابت سال 85-1984ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ بابت سال 85-1984ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ 86-1985ء

(ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ، میں منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 86-1985ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 86-1985ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔ ایگریکلچر منسٹر صاحب ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ کیا محکمہ تبدیل ہو گیا ہے ؟

وزیر قانون ۔ جی ہاں ، اب محکمہ تبدیل ہو گیا ہے ۔ اب دوسرا بل پیش کر رہا ہوں ۔

(ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

راجہ خلیق اللہ خان ۔ انہوں نے ایکریکلچر منسٹر کو بلایا ہے اور آپ کھڑے ہو گئے ہیں ۔

MINISTER For LAW. The requirement of the Constitution under Article 128 is to place all the Ordinances on the Table of the House.

اور اس کے لئے یہ میری ذمہ داری ہے کہ میں اس کو پیش کروں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ مانتے ہیں جناب ۔

وزیر قانون ۔ مہربانی ۔ کوئی چیز تو آپ مانتے ہیں ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا ، وہ مسودہ تو فراہم کیا جائے جس کے بارے میں ابھی جناب نے فرمایا ہے کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔ لیکن یہاں تو نہیں رکھا گیا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ، ایوان کی میز آپ کے سامنے ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ Table of the House پر رکھ دیا گیا ہے ، آپ کی میز پر نہیں رکھا گیا ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ، ہمیں بھی تو اس کی ضرورت ہے ۔ ہم اس کے بغیر اپنی رائے کا اظہار کیسے کریں گے ، کیسے ''ہاں'' کریں گے ، کیسے ''نہیں'' کریں گے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ مسودہ آپ کے سامنے ہاؤس کی ٹیبل پر موجود ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں اپنے فاضل رکن کو یہ بتانا چاہوں گا کہ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ یا مسودہ منظور کیا گیا وہ یہاں پیش ہونے یا زیر بحث لانے سے پہلے ہی آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا تھا ، لہذا مزید اس کی کوئی گنجائش نہیں ۔ یہ ایک رسم ہوتی ہے ۔ رسماً کہا جاتا ہے اور وہ رکھ بھی دیا گیا ہے ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا ، مسودہ آج بھی بہت سے حضرات کی ٹیبل پر رکھا گیا ہے اور بہت سے ممبران کو چھوڑ دیا گیا ہے ۔ اس لیے میں نے گزارش کی تھی کہ وہ مسودہ ہمیں بھی فراہم کیا جائے ۔

پنجاب میں زرعی اجناس کی منڈیوں کا (ترمیمی) ہنگامی قانون مجریہ 1985ء

(ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

وزیر قانون ۔ جناب والا ، میں پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹ (امنڈمنٹ) آرڈیننس 1985ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ، میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ اب آرڈیننس نہیں رہا ۔ جب میز پر رکھا گیا ہے تو یہ ایک بل کی شکل میں ایوان میں آ گیا ہے ۔ گورنر صاحب کی طرف سے یہ آرڈیننس ہے ؟ میں جناب لاء منسٹر سے آپ کی وساطت سے دریافت کروں گا کہ کیا کہ ۔

جناب سپیکر ۔ جی ، یہ آرڈیننس ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ تو آرڈیننس کی شکل آئین کی رو سے تبدیل ہو گئی ۔ جب یہ ایوان کی میز پر آ گیا ۔ اور آئین میں یہ لکھا ہوا ہے ، آرٹیکل 128 ، صفحہ 56 (اردو میں) ۔

اگر گورنر سوائے اس کے کہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہو اس بارے میں مطمئن ہو کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی ضروری ہو گئی ہے تو وہ حالات کے تقاضے کے مطابق آرڈیننس وضع اور نافذ کر سکتا ہے ۔

2 ۔ اس دفعہ کے تحت نافذ کردہ کوئی آرڈیننس وہی قوت اور اثر رکھے گا جو صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کو حاصل ہے ۔ اور ویسی ہی پابندیوں کے تابع ہوگا جو صوبائی اسمبلی کے اختیار قانون سازی پر عائد ہوتی ہیں ۔ لیکن ایسے ہر آرڈیننس کو :

الف ۔ صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا ۔ اور وہ اپنے نفاذ سے تین ماہ کے اختتام پر ، یا اگر اسمبلی اس مدت کے اختتام سے قبل اس کی نا منظوری کی قرار داد پاس کر دے تو اس قرارداد کے پاس ہونے پر منسوخ ہو جائے گا ۔

ب ۔ اور گورنر کی جانب سے کسی وقت واپس بھی لیا جا سکتا ہے ۔

جناب والا ، یہ آٹھ اپریل کا جاری کردہ آرڈیننس ہے ۔ اس کی نوٹیفیکیشن آٹھ اپریل کو ہوئی ہے ۔ 8 اپریل ، 8 مئی ، 8 جون تین مہینے

(ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)

گزر جانے کے بعد اب یہ اس ایوان میں پیش نہیں ہو سکتا ۔ یہ خود بخود رد ہو گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب ، آپ ذرا شمار فرمائیں ۔ ایک مہینہ آپ نے درمیان میں سے کاٹ دیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ جناب خود بخود رد ہو گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ 8 اپریل کو جاری ہوا ۔ اور لاگو ہوا ۔ تو آٹھ مئی کر ایک مہینہ ، 8 جون کو دو مہینے اور 8 جولائی کو تین مہینے ہوں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ 8 جولائی تک اگر اجلاس نہ ہو ، تین مہینے آپ کیسے پورے کریں گے ؟

اس کو پیش کرنے کا فائدہ تو تب ہے کہ آپ اجلاس کی کوئی تاریخ مقرر کریں ۔ اس تین مہینے کے اندر یہ کمیٹی کو بھی جانا ہے ۔ اور کمیٹی کو جانے کے بعد دوبارہ اس ہاؤس میں پیش ہونا ہے ۔ پیش ہونے کے بعد یہ منظور ہوگا ۔ اب آپ فرمائیے یہ تین مہینے کے اندر کیسے لاگو ہوگا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو اس سلسلے میں فکر کیوں ہے ؟ اگر یہ 8 جولائی سے پہلے ختم ہوتا ہے تو ہو جائے ۔ آپ کو اس سلسلے میں کیا فکر ہے ؟ اگر یہ 8 جولائی تک دوبارہ بل کی شکل میں ہاؤس کے سامنے نہیں آتا اور یہ پاس نہیں ہوتا اور یہ ختم ہوجاتا ہے تو ہو جانے دیں یہ تو گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب اس میں گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہماری بھی ذمہ داری ہے ۔ ہمیں یہ اجلاس جلدی بلانا چاہئے جب ہمیں یہ پتہ تھا کہ ایک آرڈیننس گورنر صاحب کی طرف سے جاری ہو چکا ہے ۔ یہ گورنر صاحب کو پہلے چاہئیے تھا کہ قانون سازی کے لئے اجلاس طلب کرنا ضروری ہے ۔ یہ غلطی تو ہماری ہوگی وزیر قانون صاحب اس کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہیں آپ ان کی بات سن لیجئے کیونکہ ان کو دیکھ کر میں ویسے ہی ڈر جاتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ میرا خیال ہے آپ نے زندگی میں ایک دفعہ اپنی غلطی تسلیم کر ہی لی ہے تو اس کے بعد پھر میری گزارش کرنے کی ضرورت

نہیں رہتی تاہم آپ کے فرمان کے تحت آپ نے زندگی میں پہلی دفعہ غلطی تسلیم کرلی ہے اور پھر ایک میں عرض کئے دیتا ہوں یہ آئین کے آرٹیکل 128 کلاز 2 کے تحت -

رانا پھول محمد خان - اس کا اردو میں ترجمہ کریں -

وزیر قانون - میں اس کو اردو میں کئے دیتا ہوں یہ دستور کے آرٹیکل 128 کے تحت تمام آرڈیننس جو گورنر پنجاب نے نافذ کئے ہوں اس کے لئے قانون یہ ہے کہ وہ تین مہینے تک نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ تین مہینے سے قبل اجلاس بلا کر ان کو ایکٹ تصور کرتے ہوئے اس کو پاس کر دیا جائے - یا تین مہینے سے پہلے ہی اس کو واپس لے لیا جائے تو وہ واپس تصور ہوگا - اگر کچھ بھی نہ ہو تو وہ تین مہینے کے بعد خود بخود وہ آرڈیننس ختم ہو جائے گا - یہ تو آرٹیکل 128 کی دفعہ 2 ہے - ایک جبکہ بھی اجلاس آرٹیکل 128 کے تحت ہو تو ایسے تمام آرڈیننس ایوان کے سامنے پیش کرنے ہوں گے - اس requirement کے تحت یہ آرڈیننس ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے - اور رہی بات کہ گورنمنٹ اس کو پاس کرتی ہے یا نہیں - پریس کرتی ہے یا نہیں - یا ہمیں پاس کروانا ہے یا ہاؤس جس طرح رانا صاحب نے اپنی غلطی تسلیم کی ہے اگر وہ اس کو ضرور لاگو چاہتے تھے تو وہ خود بھی ہاؤس کا اجلاس طلب کر سکتے تھے یہ requirement موجود ہے انہوں نے کیونکہ غلطی کی ہے اور ہم نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا -

رانا پھول محمد خان : غلطی کا لفظ آپ واپس لیں میں نے آپ کے ساتھ کوئی غلطی نہیں کی - یہ ہاؤس گواہ ہے -

وزیر قانون - جناب سپیکر ان کو کسی دنیا کے قانون کا پابند بنا دیا جائے میں آپ کا بہت مشکور ہوں گا - میرا خیال ہے کہ یہ میرے بزرگ ہیں میں کچھ کہہ نہیں سکتا - لیکن ان کو ایسا نہیں چاہئے وہ بغیر سوچے سمجھے اگر اردو ہے تو ان کو اردو پڑھنا نہیں آتا اگر انگریزی ہو انگریزی سمجھ نہیں آتی -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر میں وزیر لاء قانون نہیں ہوں -

(ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا)

وزیر قانون ۔ جناب والا اسی Floor پر میرے فاضل دوست کو جب دستور کے اگلے آرٹیکل کی ہوڈ لائن کا حصہ بتایا گیا تو پھر بھی انہوں نے غلطی تسلیم نہیں کی ، لیکن بیٹھ ضرور گئے آج تو وہ بیٹھنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کرتے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بات ان کے لئے پریشانی کا موجب نہیں ہے ۔ میں ان کو عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم نے اپنی ذمہ داری 128(2) کے تحت پوری کر دی ہے ۔ کہ ہم اس اسمبلی کی میز پر ضرور رکھیں گے ۔ اور اس کو میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں ۔

Article 128. (2) An Ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect as an Act of the Provincial Assembly and shall be subject to like restrictions as the power of the Provincial Assembly to make laws, but every such Ordinance.

(a) shall be laid before the Provincial Assembly and shall stand repealed at the expiration of three months from its promulgation or, if before the expiration of that period a resolution disapproving it is passed by the Assembly, upon the passing of that resolution , and

(b) may be withdrawn at any time by the Governor.

جناب والا میں عرض کروں گا کہ گورنر صاحب نے اس کو واپس نہیں لیا اسمبلی نے اس کو پاس نہیں کیا اور ابھی تک تین ماہ کا عرصہ پورا نہیں ہوا ۔ ہم اس کو 28 (الف) کے تحت اسمبلی کی میز پر رکھتے ہیں ۔ اور اس کے ساتھ ہم آئینی requirement پوری کرتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب گذارش ہے کہ جناب وزیر قانون کا پڑھنا جو ہے میں اس کو غلط تو نہیں کہہ سکتا وہ درست نہیں ہے ۔ اگر یہ بل تین مہینے کے اندر منظور نہ کرے تو یہ خود بخود فوت ہو جاتا ہے ۔ یہاں لفظ جو ہے اس کی شق 2 میں انہوں نے بتایا ہے ۔ اس کے بعد اگر چاہے تو وہ اپنے نفاذ سے تین ماہ کے اندر اختتام پذیر ہو جائے اور اسمبلی اس مدت کے اختتام سے قبل اس کی نا منظوری کی قرارداد پاس کردے اس قرارداد کے پاس ہونے پر آرڈیننس منسوخ ہو جائے گا اگر اسمبلی قرارداد یہی نا منظور کرے جس دن سے اس بل کی نوٹیفیکشن ہوئی ہے ۔ 8 اپریل سے پورے تین ماہ تک اگر اسمبلی اس کو منظور نہیں کرتی تو یہ آرڈیننس مردہ تصور ہوگا ۔ میں اس مسئلہ پر جناب کی رولنگ چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ رانا صاحب آپ کی بات میں اور وزیر قانون کی بات میں صرف اتنا اختلاف ہے کہ انہوں نے انگریزی میں پڑھا ہے اور آپ نے اردو میں پڑھا ہے ۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ اسمبلی کی میز پر رکھنے کے بعد یہ اب بل کی شکل اختیار کر جائے گا ۔ اور اس کو تین مہینے کے اندر اسمبلی پاس نہیں کرتی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آج سے تین مہینے نہیں ۔

جناب سپیکر ۔ نہیں ، آج سے نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ 8 اپریل سے تین مہینے ۔

جناب سپیکر ۔ کیا آپ آج سے تین مہینے کہہ رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ تو پھر میری کیا غلطی ہے یہ تو آپ کی سمجھ کی کمی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ، اگر مجھے اجازت دیں ۔ رانا صاحب کو ان کی نیت تو سمجھ نہیں آئے گی یہ مینڈیٹری ہوتا ہے ۔ آرڈیننس ہمیشہ بل پر رکھے جاتے ہیں ۔ اگر وہ تین مہینے میں پاس نہ ہوں تو وہ ایسی موت مر جاتے ہیں جیسا رانا صاحب نے کہا ہے جیسے رانا صاحب نے الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ یہ واپس لینے کی بجائے اگر ان کی نیت یہی ہے کہ اپنی موت مریں تو رانا صاحب کو اعتراض کیوں ہے ۔ یہ مصلحتاً رکھا جاتا ہے ۔ اگر وہ اس کا دوبارہ اجراء نہیں کرنا چاہتے تو وہ اس کو میز پر رکھ دیتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر وہ ان کو ختم کرانا چاہتے ہیں تو واپس ہی کرا لیتے ۔

وزیر قانون ۔ رانا صاحب نے کوئی نہ کوئی اعتراض کرنا ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ دی پنجاب ایگریکلچرل پروڈیوس مارکیٹس (امینڈمنٹ) آرڈیننس 1985ء (پنجاب زرعی اجناس کی منڈیوں کا (ترمیمی) ہنگامی قانون مجریہ 1985ء) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

اس کے ساتھ اب اجلاس 13 جون 1985ء صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس 13 جون 1985ء بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

جمعرات ۱۳ جون ۱۹۸۵ء

(پنجشنبہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ)

جلد ۳ ——— شمارہ ۱۶

سرکاری رپورٹ

مندرجات

جمعرات ۱۳ جون ۱۹۸۵ء

صفحہ نمبر

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ ——— ۱۵۷۷

اراکین اسمبلی کی رخصت ——— ۱۵۷۸

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ——— ۱۵۷۹

تحاریک التوائے کار ———

(۱) گندم کی سرکاری جبری خرید ——— ۱۶۳۲

(۲) ٹریفک پولیس کی جانب سے عیدی کی وصولی ——— ۱۶۴۰

(۳) پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کو وفاقی حکومت کی تحویل میں دینا ——— ۱۶۴۴

(۴) پنجاب میں بھاری صنعتیں لگانے کی ممانعت ——— ۱۶۸۷

مسودات قانون ———

(۱) مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات معمولی پاکستان مصدرہ ۱۹۸۵ء ——— ۱۶۵۸

(۲) مسودہ قانون (تنسیخ) حصول اراضی (برائے مکانات) مصدرہ ۱۹۸۵ء ——— ۱۶۷۵

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق) ———

(۱) سیم اور تھور پر قابو پانے کے لئے کمیٹی کی تشکیل ——— ۱۷۰۱

(۲) گیج ٹیکس کی وصولی ——— ۱۷۰۷

(۳) غیر مالک کاشت کاران کے زیر قبضہ اراضی کے مالکانہ حقوق کی منتقلی ——— ۱۷۱۲

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیسرا اجلاس

جمعرات ۱۳ جون ۱۹۸۵ء
(پنجشنبہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح ساڑھے آٹھ بجے منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری علی حسین صدیقی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

الحجرات پ ۲۶، آیت ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ اور ۱۸

کچھ دیہاتی لوگوں نے کہا کہ ہم تو ایمان لے آئے۔ کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور ایمان تو تمہارے دلوں میں ابھی تک داخل ہی نہیں ہوا۔ اور اگر اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی کمی نہیں کرے گا۔ بیشک اللہ تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے لڑے یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں۔ ان سے کہو کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتاتے ہو اللہ تو آسمانوں و زمینوں کی سب چیزوں سے واقف ہے اور ہر شے کو جانتا ہے۔

لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی بشرطیکہ تم سچے مسلمان ہو۔ بلاشبہ اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر : اب ممبران کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی۔

خواجہ محمد اصغر کوریجہ

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست خواجہ محمد اصغر کوریجہ صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

مجھے قبلہ گاہ رحمت اللہ علیہ کے سالانہ عرس کی حاضری کے لئے جانا ہے، عرس کے تمام رسومات مجھے خود ادا کرنے پڑتے ہیں مہربانی فرما کر باقی تین یوم ۱۳ر جون سے ۱۵ر جون تک کی رخصت عطا فرمائی جائے۔

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میجر ڈاکٹر سموئیل

سیکرٹری اسمبلی :۔ مندرجہ ذیل درخواست میجر ڈاکٹر سموئیل صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

Due to pressing and unavoidable circumstances I will not be able to attend the Assembly Session on 15th June, 1985. I therefore, request that I may please be granted leave for 15th June, 1985.

Thank you.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا میری ایک تحریک استحقاق ہے۔ ؟ کیا وہ جناب کے نوٹس میں آگئی ہے ؟

مسٹر سپیکر: جی سردار صاحب وہ میرے نوٹس میں آچکی ہے۔ تحریک چونکہ ۸ بجے آئی ہے اسے کل Take up کریں گے۔

سردار امجد حمید خان دستی: کل تو جمعہ ہے اجلاس نہیں ہوگا۔

مسٹر سپیکر: کل سے مراد ۱۵ تاریخ ہے۔

آپ کی سہولت کے لئے پروگرام میں تبدیلی کر دی گئی ہے ۱۶ تاریخ کی بجائے ۱۵ تاریخ کو Private Members' Day ہوگا۔ اس کی اطلاع دی جا چکی ہے۔

سردار امجد خان دستی: آج کے لئے ممکن نہیں ہوگا۔

مسٹر سپیکر: آج آپ کی تحریک استحقاق دیر سے موصول ہوئی۔ اس لئے ممکن نہیں ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات کا آغاز ہوتا ہے۔ سوال نمبر ۱۹ چودھری اکرام اللہ رانجھا صاحب۔

چودھری اکرام اللہ رانجھا: سوال یہ ہے جناب سپیکر کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل چالیہ ضلع گجرات میں نصب شدہ سکارپ کے ٹیوب ویل . . . .

وزیر قانون۔ جناب والا سوال پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے صرف جواب پڑھا جائے گا صرف ان کا کھڑے ہونا یا یہ بتانا کہ میں موجود ہوں، ضروری ہے۔ اس کے بعد وزیر متعلقہ یا پارلیمانی سیکرٹری جواب پڑھیں گے اور اگر جواب بہت لمبا ہوگا تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پڑھا گیا تصور ہو اور اس پر کوئی ضمنی سوال

ہو تو وہ پوچھا جا سکتا ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

اگر کوئی ممبر اپنے سوال کا نمبر بول دے تو وزیر متعلقہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ سارے سوال کے جواب کو پڑھ کر سنائیں اور ضمنی سوالوں کا بھی جواب دیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ کہہ دیں کہ نہیں جی جواب پڑھنے کی ضرورت نہیں کوئی رکن سوال کا نمبر پڑھتا ہے تو پھر تو جواب پڑھ کر سنانا پڑے گا اور ضمنی سوالوں کا جواب بھی دینا پڑے گا۔

وزیر قانون : میرا خیال ہے کہ رانا صاحب نے پوری بات سنی ہی نہیں وہ اپنے مطلب کی بات سنتے ہیں باقی نہیں سنتے میں تو عرض کرنا چاہوں گا کہ پہلے غور سے میری بات سن لیں اگر اس کو چیلنج کرتے ہیں تو میں موجود ہوں وہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ چونکہ پرانے پارلیمنٹرین ہیں تو ہر بات پر ضرور مداخلت کریں۔ میں جو بات کر رہا ہوں اس کو پہلے غور سے سنیں۔ اور اس کے بعد اگر ان کو کوئی اعتراض ہے تو وہ ضرور کریں۔ میں repeat کرتا ہوں کہ جناب میں نے عرض کیا ہے کہ جب جناب سپیکر سوال کا نمبر بولیں گے تو فاضل ممبر جنہوں نے سوال کیا ہے اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں گے اور اس کے جواب میں متعلقہ وزیر جواب پڑھیں گے۔ سوال پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ایک بات اور اگر جناب سپیکر آپ کسی جواب کو بہت طویل پائیں اور سمجھیں کہ اتنا بڑا ریکارڈ ہے جو facts and figures پر مشتمل ہے تو جناب والا کے اختیار میں ہے کہ وزیر متعلقہ کو پڑھ کر سنانے کی بجائے آپ فیصلہ کریں کہ یہ جواب پڑھا گیا تصور ہوگا اس پر اگر کوئی معزز رکن ضمنی سوال کرنا چاہے تو وہ ضمنی سوال کر سکتا ہے اس میں کوئی غلطی ہے تو میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کسی وقت میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور بات کر لیں۔

رانا پھول محمد خان : کس رول کے تحت ذرا بتا دیجئے۔ کس رول کے حوالے سے آپ یہ کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون : جناب والا یہ دونوں چیزیں کسی رول کے تحت نہیں بلکہ جو پارلیمنٹری پریکٹس ہے اس کے مطابق میں آپ کو بتا رہا ہوں۔

رانا پھول محمد خان: پارلیمنٹری پریکٹس میں آپ نے کبھی حصہ لیا ہے۔ نامزد وزیر تھے آپ۔ پارلیمنٹری پریکٹس سے آپ کا کیا تعلق۔ آپ کو کہاں واسطہ پڑا پارلیمنٹری طریقہ سے؟

جناب سپیکر: تشریف رکھیں رانا صاحب میرے خیال میں ہمیں سوال کے طریقۂ کار پر ہی وقفہ سوالات ختم نہیں کر دینا چاہیئے۔ اس طرح وقت ضائع ہوگا آپ تشریف رکھیں وزیر آبپاشی جواب دیں گے۔

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں نصب شدہ سکارپ کے ٹیوب ویل

*۱۹ چوہدری اکرام اللہ رانجھا۔ کیا وزیر آبپاشی قوت و برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں نصب شدہ سکارپ کے ٹیوب ویل آپریٹر ڈیوٹی سے غیر حاضر رہتے ہیں اور اپنے نجی کاروبار کرتے رہتے ہیں اور تنخواہ باقاعدگی سے وصول کرتے ہیں نتیجتاً ان کی غیر حاضری کی وجہ سے مذکورہ ٹیوب ویل اکثر خراب رہتے ہیں یا پھر بند رہتے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت تحقیقات کر کے اس شکایت کو دور کرنے کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی: ٹیوب ویل اپریٹر کے غیر حاضر پائے جانے پر اس کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اور اس کی غیر حاضری کے عرصہ کی تنخواہ ادا نہیں کی جاتی ہے جب تک اس کی غیر حاضری کے کیس کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ تحصیل پھالیہ میں سال ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۴ء کے دوران غیر حاضر ٹیوب ویل اپریٹروں کے خلاف کارروائی کر کے درج ذیل تعداد کو ملازمت سے برطرف کیا گیا۔

سال	تعداد برطرف شدہ
۱۹۸۱ء	۱۷
۱۹۸۲ء	۱۲
۱۹۸۳ء	۵
۱۹۸۴ء	—

(ب) اگر اس قسم کا واقعہ یا بے قاعدگی حکومت کے علم میں آئندہ آئی تو قصوروار اپریٹر کے خلاف محکمانہ انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ جس کی سزا ملازمت سے برخواستگی تک ہے۔

جناب سپیکر: چوہدری اکرام اللہ رانجھا۔

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ٹیوب ویلوں کی بندش اور آبیانہ کی وصولی

۲۰۔ چوہدری اکرام اللہ رانجھا: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں نصب سکارپ کے ۷۵ فیصد ٹیوب ویل کسی نہ کسی خرابی کی وجہ سے اکثر و بیشتر بند رہتے ہیں لیکن سرکاری کاغذوں میں مذکورہ ٹیوب ویل چالو ظاہر کر دیئے جاتے ہیں اور پانی نہ ملنے کے باوجود متعلقہ زمینداروں سے جن کی فصلوں کو کوئی قابل تلافی نقصان پہنچتا ہے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ موضع جات مٹو اور کوٹ ہست خان تحصیل پھالیہ میں نصب شدہ ٹیوب ویل نمبر ۲۵۶۔ بی ایچ اور ۲۸۴۔ بی ایچ عرصہ ایک سال سے بند ہیں مگر انہیں سرکاری کاغذات میں چالو ظاہر کیا جاتا رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس معاملہ کی چھان بین کرنے کو تیار ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی:

(الف) یہ درست نہیں کہ سکارپ کے ۷۵ فیصد ٹیوب ویل بند ہیں۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کی پھالیہ سب ڈویژن میں سکارپ نمبر ۲ کے تحت کل ۳۴۸ ٹیوب ویل نصب ہیں۔ ان میں سے ۵ ٹیوب ویل بوجہ کھاری پانی اور ۲۰ ٹیوب ویل بوجہ خرابی بورد دیگر نقائص مستقل طور پر بند ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف مشینری اور بجلی کے نقائص کی وجہ سے اوسطاً ۱۷ ٹیوب ویل عارضی طور پر بند ہیں جن کی شرح ۵۰۳ فیصد بنتی ہے۔ باقیماندہ ٹیوب ویل چلائے جا رہے ہیں۔ ماسوائے ان اوقات کے جبکہ بوجہ لوڈشیڈنگ بجلی مہیا نہیں ہوتی۔ گذشتہ چند ماہ سے بجلی کی کمی کی وجہ سے ٹیوب ویل کافی حد تک

متاثر ہو رہے ہیں۔

جہاں تک آبیانہ کی وصولی کا تعلق ہے ایسے رقبہ جات پر جہاں ٹیوب ویل کسی فصل کے دوران بند ہو رہے ہوں یا چھ سو (۶۰۰) گھنٹے سے کم چلتے ہوں، ٹیوب ویل کا آبیانہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں متعلقہ چیف انجنیئر ضروری نوٹیفکیشن جاری کرتا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں کہ مذکورہ ٹیوب ویل نمبر ۲۵۶-بی-ایچ اور ۲۸۴-پی ایچ عرصہ ایک سال سے بند ہیں۔ یہ ٹیوب ویل فصلات خریف ۱۹۸۳ء ربیع ۸۴-۱۹۸۳ء خریف ۱۹۸۴ء اور ۸۵-۱۹۸۴ء کے دوران چلتے بھی رہے ہیں اور بجلی و مشینری میں مختلف نقائص کی درستگی کے بعد انہیں چلایا جاتا رہا ہے۔ البتہ ٹیوب ویل نمبر ۲۵۶ پی۔ ایچ فصل ربیع ۸۵-۱۹۸۴ء کے دوران بور کی خرابی اور ٹرانسفارمر میں نقص کی وجہ سے صرف ۲۶ گھنٹے چلایا جا سکا۔ اب دونوں ٹیوب ویل نقائص کی درستگی کے بعد چلائے جا رہے ہیں۔

چونکہ ٹیوب ویل نمبر ۲۵۶-پی۔ایچ ربیع ۸۵-۱۹۸۴ء کے دوران صرف ۲۶ گھنٹے چلا ہے اس لئے ٹیوب ویل کا آبیانہ مذکورہ فصل یعنی ربیع ۸۵-۱۹۸۴ء کے لئے معاف کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں متعلقہ چیف انجنیئر کی طرف سے نوٹیفکیشن کے اجراء کے لئے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔

جناب امجد حمید خان دستی۔ سپیکر صاحب I am on a point of order گذارش ہے کہ نام جناب فرمائیں گے اور وہ نمبر ممبر کہے گا ۱۹ نمبر یا فلاں نمبر وہ اپنا نام نہیں لے گا بلکہ اپنے سوال کا نمبر ظاہر کرے گا تو اس لئے آپ نام فرمائیں گے اور ممبر اپنے سوال کا نمبر اٹھ کر بیان کرے گا اور وزیر صاحب اٹھ کے جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: چوہدری اکرام اللہ دانجا صاحب۔

جناب فضل حسین راہی: سر میں اک cut motion دتا سی۔

جناب سپیکر: adjournment motion ہے آپ کا۔

جناب فضل حسین راہی: ہاں جی۔

جناب سپیکر: اس پر adjournment motion کے بعد۔

جناب فضل حسین راہی: It is all right

چودھری اکرام اللہ رانجھا: میرا سوال ہے کہ کیا . . . .

(قطع کلامیاں)

آوازیں: آپ کونسا سوال کر رہے ہیں؟

چوہدری اکرام اللہ رانجھا: ۱۹ کا سپلیمنٹری میں سوال کر رہا ہوں جی۔

ایک معزز ممبر: آپ کو پہلے اٹھنا چاہیئے تھا۔

چوہدری اکرام اللہ رانجھا: تو میں اس وقت سے اٹھا ہوا ہوں فوراً اٹھا ہوں۔

جناب سپیکر: ۱۹ نمبر پر آپ نے ضمنی سوال نہیں کیا۔ تو اب آپ کا سوال ۲۰ نمبر ہے۔

چوہدری اکرام اللہ رانجھا: سر میں تو ۱۹ نمبر پر اس وقت سے کھڑا ہوں جس وقت انہوں نے جواب دیا ہے اس وقت سے کھڑا ہوں۔ ضمنی سوال کرنے کے لئے کھڑا ہوں۔ اگر آپ سنیں تو میں کروں گا۔

جناب غلام حیدر وائیں، وزیر صنعت: اگر جناب سپیکر نے اگلے سوال یعنی ۲۰ نمبر کے لئے ۲۰ نمبر سوال کنندہ کا نام بول دیا ہے تو اب پچھلے سوال پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی اب سوال نمبر ۲۰ پر کارروائی ہوگی۔

چوہدری اکرام اللہ رانجھا: سر یہ تو کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب غلام حیدر وائیں، وزیر صنعت: جناب عالی! یہ جواب کی بات نہیں، بلکہ یہ اصول کی بات ہے ایک طریقہ کار procedure کو اختیار کرنا ہے۔ جس کے مطابق جس وقت ایک سوال کنندہ کا نام سپیکر صاحب ارشاد فرمائیں گے۔ تو سوال کنندہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر صرف سوال نمبر پڑھیں گے اس کے جواب میں متعلقہ وزیر سوال کا جواب پڑھیں گے۔ اس کے بعد کوئی صاحب یا سوال کنندہ ضمنی سوال کرے گا تو اس کا جواب دیا جائے گا۔ موجودہ صورتحال یہ ہے کہ جناب سپیکر نے سوال نمبر ۲۰ کے لئے سوال کنندہ کا پکار دیا ہے لہٰذا اب ۲۰ نمبر سوال پر ہی کارروائی ہوگی۔

چوہدری لیاقت علی ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔ بات یہ ہے کہ جب وہ اپنا جواب دینے لگے تھے تو پہلے دستی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے ۔ دستی صاحب نے کوئی بات کی اس کے بعد بھی سوال کنندہ نے کوئی بات کرنی تھی ۔ تو آپ نے ۲۰ نمبر پکار دیا ہے ۔ آپ نے تو سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہنا ہے ۔ اس کو موقعہ دیا جائے اس نے ضمنی سوال پر کوئی بات کرنی ہے ۔

چوہدری اکرام اللہ رانجھا ۔ میری عرض یہ ہے کہ میں کوئی حقیقت یا جو ادھر خرابی ہے اس کی اصلاح کے لیے کچھ اگر بتانا چاہتا ہوں تو یہ میرے خیال میں برا نہیں ہے ۔ اور حکومت کو اس کو سننا چاہیئے ۔ یہ سب کی بھلائی کی بات ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ایسے کرتے ہیں کہ وقفہ سوالات کا ہاؤس میں آج پہلا دن ہے اور یہ پہلے چند منٹ ہیں اسمیں تھوڑی سی دقت آغاز میں پیش آئے گی لیکن آہستہ آہستہ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا آپ کو بھی پتہ ہوگا کہ آپ نے کیا کہنا ہے اور وزیر متعلقہ کو بھی پتہ ہوگا کہ انہوں کیا کہنا ہے ۔

چوہدری اکرام اللہ رانجھا ۔ میں تو سر صرف اتنی عرض کرنا چاہتا تھا ۔ جو حقیقت ہے وہ بتانا چاہتا تھا ۔ کہ اتنے اتنے قیمتی ٹیپ ریل لگے ہوئے ہیں اور ان پر آپریٹر تنخواہیں وصول کرتے ہیں لیکن وہ ڈیوٹی پر رہتے نہیں ہیں ان کے لئے کوارٹر تعمیر ہیں ان میں وہ نہیں رہتے

جناب سپیکر ۔ رانجھا صاحب اب آپ اپنے ۲۰ نمبر سوال کا جواب وزیر متعلقہ سے لیجئے اور آپ کا کوئی ضمنی سوال ہو تو وہ فوراً کر دیجیے ۔

جناب امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر میں یہ کہنے کے لیے کھڑا ہوا تھا حضور کہ یہ بتانے کے لیے کہ صرف کھڑا ہونا کافی نہیں ہے بلکہ فوراً یہ کہنا چاہیئے کہ ضمنی سوال یا سپلیمنٹری question سر ۔ اس کے بعد پھر وہ اپنا question کہیں گے اور یہی بات میں کہنا چاہتا تھا وہ کھڑے ہو گئے ہیں یہ سب نے دیکھا ہے لیکن وہ یہ نہیں کہہ سکے کہ سپلیمنٹری question سر ۔ تو آئندہ کے لیے . . . . . (قطع کلامیاں)

چوہدری اکرام اللہ رانجھا ۔ ضمنی سوال ۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر آبپاشی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ٹیوب ویل کے سیکشن ہیڈ کوارٹر پر سب انجینئر کی رہائش کے لیے کوارٹر مہیا کیا گیا ہے۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ میرے ذاتی علم میں نہیں ہے اس کے لیے تازہ سوال کریں ۔

جناب امجد حمید خاں دستی ۔ وزیر صاحب موصوف کا یہ آخری جواب ہے چونکہ ٹیوب ویل نمبر ۲۵۶ ربیع ۱۹۸۴ ۔ ۸۵ کے دوران صرف ۳۶ گھنٹے چلا ہے۔ اس لیے ٹیوب ویل کا آبیانہ مذکورہ فصل ربیع ۸۴ء کے لیے معاف کر دیا جائے گا ۔ اس سلسلہ میں چیف انجینئر کی طرف سے نوٹیفکیشن کے اجراء کے لیے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے ۔ تو کیا وزیر صاحب موصوف بتائیں گے کہ اگر یہ ممبر صاحب محکمے کے نوٹس میں نہ لاتے تو یہ درست ہے کہ محکمہ اس ضمن میں کوئی کارروائی نہ کرتا اور آبیانہ معاف نہ کرتا۔ کیا یہ ان کے فرائض میں شامل نہیں ہے کہ اگر کوئی ان کے نوٹس میں نہ لائے کہ جو ٹیوب ویل چالو نہیں اس کا آبیانہ معاف کر دے ۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ بات درست نہیں ہے ۔ یہ کارروائی پہلے سے ہو رہی ہے ۔

ڈاکٹر سردار احمد ۔ کیا وزیر موصوف ازراہ کرم فرمائیں گے کہ سکارپ کے تمام منصوبہ جات فیل ہو چکے ہیں ۔ اور جو ان کے مثبت ـــــ نتائج تھے وہ برآمد نہیں ہوئے ۔ اور قوم کا روپیہ ضائع ہوا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ زمینداروں اور کسانوں کو بھی بہت سا نقصان اٹھانا پڑا ہے ۔ اور تکلیف برداشت کرنی پڑی ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ درست نہیں ہے کہ سکارپ کے ٹیوب ویل فیل ہو چکے ہیں ۔ باقاعدہ چل رہے ہیں ۔ ۵ فیصد یا ۱۰ فیصد نقص ہوتا ہے اور وہ ٹیکنیکل نقص ہوتا ہے ۔ اسے دور کر دیا جاتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ سردار امجد حمید خاں دستی ۔

سردار امجد حمید خاں دستی ۔ سوال نمبر ۲۸ ۔

اے پی ایم موگہ

۲۸ سردار امجد حمید خان دستی - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا ان کے علم میں ہے کہ محکمہ آبپاشی نے پنجاب میں نہری پانی کی فراہمی کے لیے پائپ موگہ کے نام متبادل ایک نیا موگہ ایجاد کیا تھا جس کو اسے پی ایم موگہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جس کو زمیندار اپنی زبان میں مشینی موگہ یا گل گھوٹو موگہ کہتے ہیں -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جہاں بھی موگہ لگایا گیا ہے پانی کی فراہمی میں بے پناہ کمی واقع ہوئی جس کے خلاف زمینداران نے مسلسل احتجاج کیا اور اس احتجاج کے نتیجہ میں سابقہ صوبائی حکومت کو اسے پی ایم موگہ جات لگانے کا حکم واپس لینا پڑا - لیکن سابقہ وزیر آبپاشی نے اس حکم کو از سر نو جاری کر دیا -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس نئی قسم کے موگہ جات بند کرنے کے لیے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی -

(الف) اے - پی - ایم موگہ کوئی نئی نئی ایجاد نہیں ہے - بلکہ اس قسم کے موگہ جات جب سے نہری نظام وجود میں آیا ہے - نسب ہوتے آرہے ہیں - پائپ موگہ جات جو کہ عارضی نوعیت کے ہوتے ہیں اکثر نئی تعمیر شدہ نہروں کے ابتدائی دور میں نصب کئے جاتے ہیں - تاوقتیکہ یہ نہریں اپنی مستقل اور صحیح Reqime اختیار کر لیں - جس کے بعد ان عارضی پائپ موگہ جات کو مناسب مستقل موگہ جات سے تبدیل کر دیا جاتا ہے - مستقل موگہ جات میں سے ایک قسم کا نام اے پی ایم موگہ ہے - جسے زمیندار اپنی زبان میں اکثر مشینی موگہ بھی کہتے ہیں -

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ جہاں اے - پی - ایم موگہ جات لگائے گئے ہیں - وہاں پانی کی فراہمی میں کمی ہوئی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ راجباہوں میں بھل پڑنے کی وجہ سے پانی کی سطح آہستہ آہستہ بلند ہوتی جاتی ہے - جس سے پائپ موگہ جات میں پانی کا اخراج مقابلتاً زیادہ ہوتا

ہے لیکن اے۔پی۔ایم موگہ کے اخراج میں پانی کی سطح کی بلندی مقابلتاً بہت کم اثر انداز ہوتی ہے۔ جس کو زمیندار پسند نہیں کرتے تاہم موگہ کا منظور شدہ ڈسچارج دونوں صورتوں میں حق ڈسچارج کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ اے۔پی۔ایم موگہ جات لگانے کا حکم واپس لیا گیا۔ بلکہ یہ احکام ابھی تک نافذ العمل ہیں۔

(ج)۔ حکومت اے۔پی۔ایم موگہ جات کو بند کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ بلکہ جیسا کہ جزو (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ اے۔پی۔ایم موگہ جات حق ڈسچارج کے مطابق ہی ڈیزائن کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اے۔پی۔ایم موگہ جات کو بند کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ ضمنی سوال۔

کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ تھل کینال رنگ پور کینال اور مظفر گڑھ کینال میں کتنے پائپ موگہ جات لگے ہوئے ہیں۔ اور کتنے اے۔پی۔ایم موگہ جات؟

وزیر آبپاشی ۔ اس کے لیے تازہ سوال کی ضرورت ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ آپ نے میری گذارش نہیں سمجھی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جہاں نئی نہریں ہوں وہاں پر پائپ موگہ جات لگائے جا سکتے ہیں۔ جہاں پرانی نہریں ہوں وہاں کچھ عرصہ کے بعد پائپ بدل دیئے جاتے ہیں۔ میں نے جن نہروں کا نام لیا ہے۔ ان میں پرانی بھی ہیں اور نئی بھی۔ تو آپ نے موازنہ کر کے یا محکمہ نے آپ کو بتایا ہوگا کہ اتنے پائپ ہو گئے ہیں۔ اور اتنے مشینی ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر ۔ سردار صاحب! یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی ۔ اس کے لیے آپ نیا نوٹس دیدیں۔ جواب دیدیا جائے گا۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر! میں آپ کے توسط سے وزیر آبپاشی سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کا مطلب صحیح رجیم نہروں کے اختیار کرنے کا کیا مقصد ہے اور کیا مطلب ہے؟

جناب سپیکر ۔ مخدوم صاحب آپ اس کو repeat کریں گے ۔

مخدوم زادہ سیّد حسن محمود ۔ جناب انہوں نے جواب میں یہ کہا ہے کہ یہ نہریں اپنی مستقل اور صحیح رجیم اختیار کرلیں یا اس کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر آبپاشی ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب نئی نئی نہر بنتی ہے تو اس میں نقائص بھی رہ جاتے ہیں۔ جب وہ پوری طرح چلنا شروع ہو جائے ، اس کے کنارے پختہ ہو جائیں تو اس وقت اسے صحیح رجیم کہا جاتا ہے ۔

مخدوم زادہ سیّد حسن محمود ۔ جناب والا اس میں رجیم کا تعلق تو نہیں ہوتا ۔ جواب مان لینا ہوں ۔

وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ silt up ہونے کی صورت میں ان موگہ جات میں جو ان میں نصب ہوتے ہیں پانی کی سپلائی پوری رکھی جاتی ہے ۔ تو کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ وہی نہریں اپنی ضرورت کے مطابق کم پانی حاصل کرتی ہیں ۔

رائے محمد جعفر خاں ۔ ویسے یہ جواب ابھی آیا ہے یا آنا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ رائے صاحب کیا اس ضمنی سوال ....

وزیر آبپاشی ۔ لیکن ساتھ ساتھ ان کی صفائی بھی ہوتی رہتی ہے ۔

مخدوم زادہ سیّد حسن محمود ۔ کیا فرمایا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ ذرا اس کی وضاحت کریں ۔

وزیر آبپاشی ۔ بھل کی وجہ سے silt up ضروری ہوتی ہے لیکن اس سلٹ کو ہٹانے کے لیے صفائی بھی ہوتی رہتی ہے اور پانی کی مقدار پوری رکھی جاتی ہے ۔

مخدوم زادہ سیّد حسن محمود ۔ جناب سپیکر ! میرے سوال کا جواب نہیں آیا ۔ جناب والا میں نے یہ کہا ہے کہ جب وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ ان موگہ جات کے silt up ہونے کی وجہ سے پانی کی سطح بلند ہونے کی وجہ سے پانی کی سپلائی بڑھ جاتی ہے ۔ تو پھر اس سے یہ مطلب لیا جائے کہ سلٹ اپ ہونے سے نہر کی پانی وصول کرنے کی استعداد کم ہو جاتی ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ کم ہو جاتی ہے لیکن ساتھ ساتھ اس کی صفائی بھی ہوتی رہتی ہے ۔

مخدوم زادہ سیّد حسن محمود ۔ کیا اسی سیزن میں صفائی ہوتی ہے؟

وزیر آبپاشی ۔ نہیں اسی سیزن میں نہیں ۔ اگلے سیزن میں ہوتی ہے ۔

مخدوم زادہ سیّد حسن محمود ۔ تو اس سیزن میں کیا ہوگا ۔

وزیر آبپاشی ۔ ہر سیزن میں ہوتی رہتی ہے ۔ ہر سیزن میں silt up ہوتی ہے اور ہر سیزن میں صفائی ہوتی ہے ۔ سیزن شروع ہونے سے پہلے صفائی کی جاتی ہے ۔ پھر نہر چلائی جاتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ (آرڈر پلیز)

سردار امجد حمید خاں دستی ۔ ضمنی سوال پر میں گذارش کروں گا کہ جس سوال کا کوئی محرک ہوتا ہے اس محرک کو پہلے اپنی ضمنی سوال کرنے دیجئے ۔ آئندہ کے لیے یہ دستور اپنائیں ۔ یہ روایت بھی ہے کہ پہلے ضمنی سوالات ختم کر لیتا ہے اور اس کے بعد باقی معزز ممبران سوال کرتے ہیں ۔ تو اس میں جناب ایک ضمنی سوال ہے کہ ابھی ابھی میرے فاضل وزیر صاحب نے فرمایا ہے جب بھل کی وجہ سے پانی کی سطح بلند ہو جاتی ہے تو ہر سال نہروں کی کھدائی ہوتی ہے ۔

ابھی ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ہر سال بھل کی وجہ سے پانی کی سطح بلند ہو جاتی ہے تو ہر سال نہروں کی کھدائی ہوتی ہے ۔ miners کی صفائی ہوتی ہے اب اس صفائی کے بعد پانی کی سطح بلند ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے پانی کی سطح تو پھر وہیں آ جاتی ہے ۔ آپ نے دلیل دی ہے کہ پانی کی سطح چونکہ بھل کی وجہ سے بلند ہو جاتی ہے اس لیے موگہ جات کے پائپ میں پانی زیادہ آنا شروع ہو جاتا ہے ۔ لہٰذا مشینی موگہ جات لگائے جاتے ہیں تو آپ کے جواب سے ظاہر ہے کہ لکھا ہوا جواب غلط ہے ۔ کیا اس کی آپ explanation دیں گے اگر وہ پانی کی سطح صفائی کرنے سے بلند نہیں ہوتی تو پھر مشینی موگے لگانے کی کیا ضرورت ہے ؟

جناب سپیکر ۔ کیا رائے صاحب اس پر کچھ فرمائیں گے؟ آرڈر پلیز ،

وزیر آبپاشی - جناب سپیکر یہ [illegible] سی بات ہے اس کے لیے [illegible] نوٹس کی ضرورت ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی (مظفر گڑھ) - کیا انہیں یہ سمجھ نہیں آئی - میں یہ عرض کر دوں گا کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ technocrates کا مشورہ مانیں زمینداروں کا مشورہ مانیں ہم ان کے دوست ہیں ہمدرد ہیں ہم ان کے ساتھی ہیں - ہماری بات مانیں ہم سے مشورہ کریں ہم ان کو صحیح مشورہ دیں گے اور ایک ضمنی سوال ہے سر، کہ یہ اے پی ایم موگہ جات کے لفظی ترجمے کا جناب وزیر صاحب کو پتہ ہے کیا یہ درست ہے کہ اس لفظ کا لفظی گل گھوٹو موگہ ہے۔

وزیر آبپاشی - زمیندار اسے ضرور یہی کہتے ہیں لیکن اسے مشینی موگہ بھی کہا جاتا ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی - میں عرض کر دوں، میں ان کے علم میں لاتا ہوں کہ اسے پی ایم موگے کا مطلب adjustable proportionate mogas یعنی گردن کسی، proportion کے مطابق رسا جو ہے جتنا adjust ہو اس کے مطابق وہ موگہ کیا جائے یعنی رسا جتنا زمیندار کے گلے کو لپیٹ سکتا ہے اس لیے اس کا نام رکھا ہوا ہے۔ adjustable proportionate mogas میں ایک اور آخری سوال کروں گا کہ جناب کے علم میں ہے۔ کہ ایک اور موگہ بھی نہر والوں نے بنایا ہوا ہے، اس کا نام بتائیں گے؟

وزیر آبپاشی - میرے علم میں نہیں ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی - میں بتاتا ہوں - میں جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ تیسرے موگے کا نام open flume mogas ہے - کیا جناب وزیر موصوف فرمائیں گے کہ آئندہ اگر ان کو پائپوں سے پڑھ ہے تو اے پی ایم موگہ جات لگانے کی بجائے open flume mogas لگانے کے لیے تیار ہیں اور اگر ابھی تیار نہیں اس کی وضاحت کسی اگلے اجلاس میں فرمائیں گے تو پھر میں اپنا سوال واپس لیتا ہوں۔

وزیر آبپاشی - اس پر غور کرنے کے لیے ہم تیار ہیں۔

جناب سپیکر ۔ جی مخدوم زادہ صاحب،

حسن محمود مخدوم زادہ ۔ جناب وزیر آبپاشی نے فرمایا ہے کہ چونکہ silt up ہونے کی وجہ سے پانی کی سطح اوپر ہو جاتی ہے ۔ تو موگے سے زیادہ پانی برآمد ہوتا ہے اور پھر یہ فرماتے ہیں کہ وہ ہر سال clear ہوتا ہے تو کیا محکمہ متعلقہ کے اہلکاران موگے کو اوپر نیچے کرتے رہتے ہیں ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا میری یہ submission ہے کہ یہ کوئی debate نہیں ہو رہی میں عرض کروں کہ ایک سوال کے جواب میں آپ یہ طے کر دیں کہ زیادہ سے زیادہ تین سوالوں کی اجازت دینی چاہیئے ۔ ورنہ ایک ہی ضمنی سوال . . . . . .

مخدوم زادہ حسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمایئے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ ضمنی سوالوں پر کوئی قید نہیں وہ جب منسٹر کے جواب سے arise ہوتے ہیں تو اس میں کوئی technicality نہیں ہے ہمارا ضمنی سوال ہے کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ چونکہ silt up ہو جاتی ہے اس طرح موگے سے پانی کا اخراج بڑھ جاتا ہے ۔ اور یہ بھی ساتھ فرمایا ہے کہ نہر desilting کی جاتی ہے تو کیا اس وقت پھر موگے کو نیچے کیا جاتا ہے ، یہ debate نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا میں اس بات پر صرف یہ عرض کروں گا کہ . . . . .

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ اس ضمنی سوال کا جواب دیں ۔

جناب سپیکر ۔ جی ضمنی سوال پر رولز کے مطابق قدغن لگائی جا سکتی ہے ۔

وزیر قانون : جی قدغن لگائی جا سکتی ہے ۔ اس پر جناب والا دیکھیں گے کہ ایک سوال پر کتنے ضمنی سوال ضروری ہیں اور زیادہ سے زیادہ کی حد بھی مقرر کی جا سکتی ہے کہ تین سوالوں سے زائد سوالات نہ کئے جائیں یا یہ سوالات نہ کئے جائیں ، اگر کسی وقت ضرورت ہو تو اس کو extend بھی کیا جا سکتا ہے ۔ اس لئے آپ اس پر قدغن لگا سکتے ہیں کہ تین ضمنی سوالوں سے زائد سوالات نہ کئے جائیں ۔

چوہدری اقبال صاحب : پوائنٹ آف آرڈر سر ۔

جناب سپیکر: جی چوہدری اقبال صاحب، سردار صاحب تشریف رکھیں پوائنٹ آف آرڈر پہ پہلے چوہدری اقبال صاحب بات کریں گے۔

چوہدری اقبال صاحب: جناب سپیکر میں تھوڑی سی اجازت چاہوں گا کہ وہ straight ہو جاتے ہیں اور ایک دن میں نہر بند نہیں ہو جاتی وہ پورے سیزن کے لئے چلتی رہتی ہے اور سال کے بعد اس کی صفائی ہو جاتی ہے اس میں میرے خیال میں کوئی الجھن والی بات نہیں ہے جناب، ایک دفعہ تو صفائی ہی نہیں ہو سکتی۔

ملک طیب علی خاں: جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر۔ کیا آپ ہمیں یہ تسلی دے سکتے ہیں کہ ہر سال ہر سیزن کے بعد صفائی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی؟ یہ امر حقیقت ہے کہ ہر سیزن اور ہر سال نہروں کی صفائی نہیں ہوتی اگر آپ ہمیں موقع پر ثابت کر دیں تو ہم اس کا ہرجانہ ادا کریں گے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں ملک صاحب یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا جی دستی صاحب فرمائیں آپ۔ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں، رانا صاحب تشریف رکھیں۔

سردار امجد حمید خاں دستی: ابھی ابھی میرے فاضل وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ تین سوالوں سے زیادہ نہیں ہو سکتے میں ان کی خدمت میں عرض کر دوں کہ سارے رولز میں کہیں یہ پابندی نہیں ہے کہ تین سے زیادہ ضمنی سوالات نہیں پوچھے جا سکتے۔ البتہ سہولت کے لئے محرک کو اجازت دی جا سکتی ہے کہ پہلے تین سوالات کی اس کو discretion ہوتی ہے اس کے بعد پھر دیگر معزز ممبران سوال کرتے ہیں البتہ پابندی اس بات پر ہے کہ questions irrelevant نہ ہوں to the point ہوں اور اس issue پر ہو جو سوال پوچھا گیا ہے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے نہ لگنی چاہیئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو قباحتیں ممبر صاحبان کو ہیں وہی وزراء صاحبان کو بھی ہیں we can give concessions to each other. آئندہ کے لئے آج آپ نے تسلی کر لی ہو گی جب تک اس پہ fully prepared نہ ہوں یہ وزراء صاحبان ضمنی سوالات

کے لئے question to cut sorry figure کریں گے تو لہذا میری گزارش ہے کہ آئندہ کے لئے جو بھی سوالات جس محکمے کے ہوں پوری طرح اپنے محکمے والوں کو پاس بٹھا کر پوری طرح تیار ہو کر آئیں تاکہ ہمیں بھی تکلیف نہ ہو اور یہ پبلک کے اور ہمارے مفاد میں ہو۔

وزیر قانون : جناب والا۔ پہلے قانونی پوزیشن درست ہو جانی چاہیے۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں کہ اس پر قدغن نہیں لگائی جا سکتی۔ یہ بھی قطعی غلط ہے کہ پہلے تین سوال محرک کو کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس پر پارلیمنٹری پریکٹس موجود ہے۔ اس پر جناب والا قدغن لگا سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ کتنے ضمنی سوال اس پر ضروری ہیں۔ اس لئے یہ قطعاً ضروری نہیں ہے کہ پہلے تین ضمنی سوال محرک کو کرنے کی اجازت دی جائے۔ ان کا ایک ضمنی سوال بھی کافی ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ ضرورت نہیں ہے کہ ایک سوال پر سارے وقفہ سوالات پر ہی ضمنی سوال آتے رہیں۔

رانا پھول محمد خاں : جناب سپیکر میں گزارش کرونگا۔

جناب سپیکر : رانا صاحب۔ مخدوم زادہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں اسی لئے یہ پہلے بات کریں گے۔

رانا پھول محمد خاں : جناب سپیکر ضمنی سوال پہلے آتا ہے پوائنٹ آف آرڈر بعد میں آتا ہے میں مخدوم زادہ صاحب سے کہوں گا کہ ضمنی سوال پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں آتا۔ اگر ضمنی سوال غلط کیا جا رہا ہو۔ پھر پوائنٹ آف آرڈر آتا ہے۔

جناب سپیکر : پوائنٹ آف آرڈر پہلے آتا ہے ضمنی سوال بعد میں آتا ہے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : جناب والا میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ دو چار دن کے لئے نیشنل اسمبلی کی proceeding wa

کر کے آئیں۔ ہمیں جب وزیروں سے سوال کرنا ہوتا ہے تو جب تک وزرا ہمیں مطمئن نہیں کرتے ہمیں حق پہنچتا ہے کہ ہم ان سے ضمنی سوال کرتے رہیں۔ یہ ہماری اپنی صوابدید ہے کہ کتنے سوالات کے جوابات ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر دوسرے سوال پر وزیر آبپاشی ہمیں اطمینان نہیں دلا سکتے

تو پھر ان پر ضمنی سوالوں کی بوچھاڑ ہو گئی جیسے میرے سوال کا جواب یہ نہیں دے رہے کہ آیا جب ہوتی ہے تو ان لوگوں کو نیچے کیا جاتا ہے یا نہیں؟

وزیر قانون : قومی اسمبلی کی کارروائی کے مخدوم زادہ صاحب تجربہ کار ہوں گے۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ چلیں۔ میں وہاں دیکھتا ہوں اور آپ کو بھی قومی اسمبلی کی کارروائی دکھانا چاہتا ہوں۔

میاں عطا محمد : جناب والا ابھی ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ نہروں کی کھدائی ہوتی رہتی ہے۔ اسی ضمنی میں میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ یہ وضاحت فرمائیں کہ اس سال کتنی نہروں کی کھدائی انہوں نے کروائی ہے اور کتنی نہروں کی صفائی کرائی ہے۔

جناب سپیکر : یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے۔

چوہدری منظور احمد : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا چانی پر وسیڈنگ کو ملاحظہ کرنے سے یہ بات عیاں ہے کہ محرک کو جواب آنے کے بعد سوالات کرنے کا حق ہے اور باقی اس کے بعد دوسرے ممبران کا حق بنتا ہے۔

جہاں تک سوالات کی تعداد کا تعلق ہے پرانی پروسیڈنگ میں ایسی بات نہیں لیکن جواب لمبا کرنے کی بجائے مختصراً پہلے محرک کی تسلی کی جاتی ہے پھر اس کے بعد چند سوالات دوسرے ممبران کی طرف سے آتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر رولز کے مطابق یہ صحیح بات ہے کہ یہ قدغن نہیں لگائی جا سکتی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ آپکو یہ اختیار ہے کہ دیکھیں کہ محرک کی تسلی ہو چکی ہے آپ اگلا سوال لیں دیں۔

جناب سپیکر : سردار امجد حمید دستی صاحب۔

رانا پھول محمد خاں : جناب والا ضمنی سوال تو میرا بھی تھا۔ جناب نے فرمایا تھا کہ مخدوم زادہ کے پوائنٹ آف آرڈر کے بعد آپ کو وقت ملے گا۔

جناب سپیکر : آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لیجئے گا ۔ ایک طرح سے مضمون ہیں۔

مظفر گڑھ بھکر اور میانوالی کے اضلاع کیلئے تھل کینال سے آبپاشی

*۲۹ ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر آبپاشی قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا ان کے علم میں ہے کہ ٹی ڈی اے کا علاقہ مظفر گڑھ بھکر اور میانوالی کے اضلاع میں واقع ہے جسے تھل کینال سیراب کرتی ہے۔ اور ایک ہزار ایکڑ اراضی کے لئے صرف ۱۸ ۔ ۳ کیوسک پانی منظور شدہ ہے۔ جب کہ مذکورہ علاقہ ریتلا ہونے کی وجہ سے زیادہ پانی کا حقدار ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب کے دیگر علاقہ جات میں ۵ تا ۷ کیوسک بلکہ اس سے بھی زیادہ ایک ہزار ایکڑ کے لئے پانی کی سپلائی مقرر ہے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس تفریق اور ناانصافی کا ازالہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) یہ درست ہے کہ ٹی۔ ڈی۔ اے کا علاقہ مظفر گڑھ۔ بھکر اور میانوالی کے اضلاع میں واقع ہے۔ جسے تھل کینال سسٹم سیراب کرتا ہے۔ تھل کینال کے علاقہ میں منظور شدہ واٹر الاؤنس ۱۸ ۔ ۳ کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔ لیکن پانی کی کمی بظاہر اس لئے محسوس ہوتی ہے کہ تھل کینال کے منظور شدہ رقبہ کے لئے ۹۵۰۰ کیوسک ڈسچارج مطلوب سردیوں میں ۲۰۰۰ سے لے کر ۶۰۰۰ کیوسک تک پانی حاصل کر سکتی ہے اور گرمیوں میں ۷۵۰۰ کیوسک تک چلتی ہے جب تک دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کا فیصلہ مابین پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کے نہیں ہو جاتا یہ تکلیف قائم رہے گی۔ جب نہر مطلوبہ ڈسچارج سے چلنی شروع ہوئی تو امید ہے کہ موجودہ واٹر الاؤنس پر ہی زرعی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ کیونکہ واٹر الاؤنس زیادہ کرنے سے سیم تھور کا

بھی بہت خطرہ ہے۔ کیونکہ زمین ریتلی ہے۔ اسی وجہ سے موجودہ حالات میں بھی ضلع لیہ اور ضلع خوشاب جو اسی نہر سے سیراب ہوتے ہیں بری طرح سیم اور تھور کی زد میں آچکے ہیں۔

(ب) پنجاب میں سوائے ستلج ویلی پروجیکٹ کی نہروں کے پانی سب جگہ واٹر اڈنس کی شرح ۱۰۵۲ سے لے کر ۳۰۰۳۰ کیوسک فی ہزار ایکڑ تک ہے، زیادہ تر یہ شرح کم و بیش ۳۰۰۰۰ کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔

(ج) جیسا کہ جزو ہائے بالا (الف) (ب) میں تفصیلاً بیان کیا جا چکا ہے۔ تھل کینال پر کوئی حق تلفی یا ناانصافی نہیں ہو رہی ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب والا وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ تھل کینال کے منظور شدہ رقبہ کے لئے ۹۵۰۰۰ کیوسک ڈسچارج مطلوب ہے۔ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ آیا منظوری پنجاب گورنمنٹ کی ہے یا فیڈرل گورنمنٹ کی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی: میں نے آپ کو نہر کی capacity بتلائی ہے۔ اس نہر میں اتنی capacity ہے مگر اس کے مطابق چل نہیں رہی۔

سردار امجد حمید خان دستی: یہی میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ capacity کس گورنمنٹ نے منظور کی تھی۔ صرف یہ بتائیے کہ آیا یہ capacity فیڈرل گورنمنٹ کی منظور شدہ ہے یا پنجاب گورنمنٹ کی؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی: یہ پراونشل گورنمنٹ کی منظور شدہ ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: میں آپ کی اطلاع کے لئے گذارش کرتا ہوں اور پھر سوال پوچھتا ہوں کہ یہ پانی جو دس ہزار کیوسک یا ساڑھے نو ہزار کیوسک کی capacity گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہے؟ اس کا انڈس واٹر ٹریٹی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی وجہ سے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ پوری capacity اس نہر میں لانے کے لئے سکیم آپ کے زیر غور ہے۔ اس کی ری ماڈلنگ کی جائے اور ری ماڈلنگ کے لئے پیسے بھی

مانگے ہوئے ہیں۔ اور کیا یہ بھی درست ہے کہ تھل کینال کو ری ماڈلنگ کی تجویز آپ کے زیر غور ہے یا اس کا جواب بعد میں دریافت کر دیا جائے گا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی: اس کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے۔ یہ میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب ممتاز احمد: کیا وزیر آبپاشی بتائیں گے کہ گذشتہ سال تھل کینال کا ڈسچارج ان دنوں میں کتنا تھا اور اس سال کتنا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی: میں ان کا سوال سمجھ نہیں سکا۔

جناب ممتاز احمد: جناب والا میں یہ پڑھ رہا ہوں کہ تھل کینال کا گذشتہ سال ان دنوں ڈسچارج کیا تھا اور اس سال کتنا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی: یہ تو ریکارڈ دیکھ کر پتہ چل سکتا ہے؟

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب وزیر صاحب نے جواب کے جزو (ب) میں فرمایا ہے کہ پنجاب میں Sutlej Valley Project کی نہروں کے باقی ہر جگہ تین کیوسک کے قریب پانی دیا جاتا ہے۔ میں ان سے دریافت کرتا ہوں۔ مظفر گڑھ کینال، رنگ پور کینال اور مظفر آباد کینال کے متعلق کیا یہ درست ہے۔ یہ نہریں Sutlej Valley Project کے ذمے میں نہیں آتیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی: نہیں ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی: اگر نہیں آتیں تو ازراہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ رنگپور کینال مظفر گڑھ کینال اور مظفر آباد کینال میں فی ہزار ایکڑ کتنے کیوسک پانی ملتا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی: اس کی تفصیل کا ہے مجھے علم نہیں اس کیلئے نیا نوٹس

درکار ہے۔

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب والا ضمنی سوال اس لئے بنتا ہے کہ انہوں نے خود فرمایا ہے ماسوائے sutlej vally Project کے باقی جتنی نہریں ہیں قریباً تین کیوسک پانی ملتا ہے۔ ان کو پورا data محکمے والوں نے دیا ہوگا۔ اس data کو دیکھ کر بتا دیں کہ ان نہروں میں کتنے کیوسک پانی ہے۔ اگر واقعی انہوں نے data نہیں دیا ہے تو یہ ان کی غلطی نہیں ہے۔ یہ ان کو دینا چاہیئے تھا۔ تو پھر آئندہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں اس پر سوال کروں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب کیا آپ کا کوئی اور ضمنی سوال بھی ہے؟

جناب ممتاز احمد: جناب والا۔ تھل کینال کو سیم سے بچانے کے لئے مہاجر سکارپ اور تھل سکارپ کا اجرا کس سٹیج پر ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی: اس کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے۔ یہ میرے علم میں نہیں ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی: کیا یہ درست ہے اور کیا وزیر صاحب یہ مہربانی فرمائیں گے کہ ہر نہر میں یونیفارم سسٹم ہونا چاہیئے۔ یا نہر مذکورہ اے۔ پی۔ ایم جسے پاپ موگہ کہتے ہیں وہ ہونا چاہیئے۔ "مرگ انبوہ جشن ندارد" یا پاپ موگا جات ہونے چاہئیں open flume موگا جات ہونے چاہئیں۔ کیا وہ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ہر نہر پر یونیفارم قسم کے موگہ جات ہونے چاہئیں؟ as a matter of policy

وزیر آبپاشی و قوت برقی: مجھے آپ سے اتفاق ہے۔ اس تجویز پر غور کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: سردار زادہ صاحب۔

سردار زادہ سید ظفر عباس شاہ: جناب والا۔

جناب سپیکر: سردار زادہ صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد صدیق انصاری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر، دو تین ضمنی سوالات آچکے

ہیں۔ جن پر وزیر موصوف نے فیصلہ دیا ہے کہ یہ ضمنی سوالات نہیں بنتے۔ میرا سوال ہے کہ آیا اس کا فیصلہ جناب سپیکر صاحب کو کرنا ہوتا ہے۔ یا وزیر موصوف کو کہ یہ ضمنی بنتا ہے یا کہ نہیں؟

جناب سپیکر: اس کا فیصلہ سپیکر کو کرنا ہوتا ہے۔

وزیر صنعت و معدنیات: بلکہ جناب سپیکر، میں یہ گذارش کروں گا۔ کہ جس وقت کوئی ضمنی سوال اٹھتا ہے تو اس کا جواب طلب کرنے سے پہلے سپیکر صاحب کو یہ ارشاد فرمانا ہوتا ہے کہ یہ ضمنی سوال بنتا بھی ہے یا نہیں۔ اگر admissibility ہو جائے تو پھر اس کے متعلق جواب دیا جانا چاہیئے۔

مخدوم زادہ حسن محمود: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب، وزیر صاحب کا یہ بیان غلط ہے۔ کہ جب ضمنی سوال کیا جائے تو اس پر سپیکر prior ruling دے کہ یہ ضمنی سوال بنتا ہے یا نہیں۔ وہ disallow کر سکتے ہیں کہ یہ نہیں بنتا۔ لیکن اس کو approve کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مخدوم صاحب اور دائین صاحب میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سردار زادہ صاحب!

سردار زادہ سید ظفر عباس شاہ: میں ضمنی سوال پر یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ نہر کل ۹ ہزار ۵ سو کیوسک پانی کے لئے بنائی گئی ہے اور اس میں سردیوں میں ۲ ہزار کیوسک سے لے کر ۶ ہزار کیوسک تک، اور گرمیوں میں ساڑھے سات ہزار کیوسک تک پانی چھوڑا جاتا ہے۔ تو جب اس میں پانی کم چھوڑا جاتا ہے اور کاشت کاروں کے مفاد میں، ان کے حصے میں کم پانی آتا ہے تو کیا محکمہ آبپاشی کی طرف سے اس میں کوئی تحرک کیا گیا ہے کہ کیا آبیانے میں چھوٹ دی جائے گی؟ کیونکہ پانی کم کر دیا گیا۔ اس لئے آبیانہ بھی کم وصول کیا جائے؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت: وہ اور چیز ہے آبیانے کا تعلق آبپاشی سے ہے۔

سردار زادہ سید ظفر عباس شاہ: جناب والا، میرا عرض کرنے کا مطلب یہ تھا کہ کیا محکمہ آبپاشی نے حکومت کو کوئی سفارش کی ہے کہ کاشت کاروں کو کم پانی دیا گیا ہے۔ اس آبیانے میں انہیں relief دیا جائے۔ میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سفارش کی ہے یا نہیں؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت : محکمے نے کوئی سفارش نہیں کی۔ اگر کوئی درخواست دے کہ میری آبپاشی نہیں ہوئی تو اس پر غور ہو سکتا ہے۔

جناب فضل حق : پوائنٹ آف آرڈر : جب سے سوالات کے جوابات دینے کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ جب کوئی سوال ہوتا ہے تو اُدھر سے رانا صاحب کوئی نہ کوئی جواب دے دیتے ہیں۔ یا تو رانا صاحب کو یہاں ان کے پاس بٹھا دیا جائے تو بہتر ہے۔ کوئی نہ کوئی لقمہ وہ ساتھ ساتھ دیتے رہتے ہیں۔ براہ مہربانی وزیر صاحب کو بولنے دیں۔ ان کو کچھ جواب دینے دیں۔ ہمیں بھی کچھ پتا چلے کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان : جناب سپیکر، میں جناب کی وساطت سے اپنے فاضل رکن کو یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ مجھے تو ضمنی سوال کی بھی اجازت نہیں ملی۔

جناب فضل حق : یہ انہیں جواب دینے دیں۔ ہمیں بھی وزیر صاحب کی قابلیت کا پتہ چلے کہ کس طرح جواب دیتے ہیں۔

جناب سپیکر : رانا پھول محمد خان صاحب۔

رانا پھول محمد خان : میں ضمنی سوال کرنا چاہتا تھا، لیکن وہ چونکہ پہلے آ چکا ہے۔ اس لئے میں اس پر سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر : آپ سوال کیجئے۔

راجباہ نیاز بیگ لاہور ڈویژن کے ٹیل پر واقع مواضعات کیلئے پانی کی فراہمی

★ ۳۲۔ رانا پھول محمد خاں : کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ پنجاب اسمبلی نے باتفاق رائے میری ایک قرارداد منظور فرمائی تھی کہ راجباہ نیاز بیگ لاہور ڈویژن کے ٹیل پر واقع مواضعات

مندہ نمبر ۱ و نمبر ۲ بلوکی نمبر ۳ کوٹ سردار کان سنگھ بیڈ والی بھونی کے روڈ سے اور خلنکے موڑ و ٹھٹھی تارڑ چیمبر کلاں کے رقبہ جات کو سیراب کرنے کے لئے بلوکی سلیمانکی لنک کے مقام بھائی پھیرو برائے مغل روڈ کے پل کے نزدیک لفٹ اریگیشن کے ذریعے ۲۵ کیوسک پانی راجباہ نیاز بیگ کے ٹیل کے لئے مہیا کیا جائے تاکہ اس علاقہ کی زرخیز اور بہترین نہری زمینیں ہونے کے باوجود آبپاشی سے محروم نہ رہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متذکرہ بالا قرارداد کے منظور ہونے کے بعد محکمہ آبپاشی نے اب تک کوئی کارروائی کی ہے اگر کوئی کارروائی نہیں کی تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت اس معاملہ کی تحقیقات فرما کر متاثرہ زمینداروں کی دادرسی فرمائے گی؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی :۔ (الف) سابقہ پنجاب اسمبلی کی قرارداد برائے فراہمی نہری پانی بذریعہ لفٹ برائے مواضعات ٹیلی نیاز بیگ راجباہ محکمہ کے ریکارڈ میں دستیاب نہ ہے۔

(ب) راجباہ نیاز بیگ کے ٹیل کے رقبہ جات کے لئے پانی کی فراہمی تسلی بخش ہے گورنمنٹ نے اس رقبہ کی بخوبی آبپاشی کے لئے گرو مور فوڈ سکیم کے تحت ۱۲ عدد ٹیوب ویل بھی لگا رکھے ہیں۔ مزید برآں عالمی بینک کی امداد سے کمانڈ واٹر مینجمنٹ کے تحت راجباہ نیاز بیگ کے ٹیل کے حصہ کو اینٹوں سے پختہ کرنے کی ایک سکیم بھی زیر غور ہے جس سے ٹیل کے رقبہ جات کے لئے پانی کی فراہمی اور کمانڈ مزید تسلی بخش ہو جائے گا۔ بی ایس لنک میں موجودہ پانی کی مقدار ہیڈ سلیمانکی سے نکلنے والی انہار کی ضرورت کو بشکل پورا کر رہی ہے اس لئے لنک سے مزید ۲۵ کیوسک پانی لفٹ کرنا ممکن نہ ہے۔

رانا پھول محمد خاں : جناب، گزارش یہ ہے کہ میرے سوال کا جواب محکمے نے صحیح نہیں دیا۔

جناب سپیکر : کیا آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

رانا پھول محمد خاں : ضمنی سوال کے علاوہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب درست نہیں ہے ۔

جناب سپیکر : جی ، فرمایئے ۔

رانا پھول محمد خاں : محکمے نے انفرمیشن درست نہیں دی ۔ اس معزز ایوان نے ایک قرارداد پاس کی ۔ اور اس کے بعد فیصلہ ہوا کہ سردار نصر اللہ دریشک اور وزیر آب پاشی موقع پر جائیں اور وہاں جاکر دیکھیں ۔ نصر اللہ دریشک صاحب گواہ ہیں کہ یہ موقع پر تشریف لے گئے ۔

وزیر قانون : جناب والا ، یہ ضمنی سوال ہے یا ضمنی سوال کا جواب ہے ؟

رانا پھول محمد خاں : اس میں کوئی قانونی پوائنٹ نہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر قانون : یہ کون سا ضمنی سوال ہے ؟

رانا پھول محمد خاں : آپ تشریف رکھیں ۔ یہ قانونی پوائنٹ نہیں ہے ۔ خواہ مخواہ ٹانگ مت اڑائیں ۔

جناب سپیکر : جواب سے غیر مطمئن ہونے کی صورت میں معزز رکن دریافت کر سکتے ہیں کہ میرے سوال کا جواب صحیح نہیں ہے ۔ (نعرے ہائے تحسین)

وزیر قانون : جناب والا ، میں پھر گزارش کرنی چاہوں گا ۔

رانا پھول محمد خاں : جناب ، وزیر قانون کو آج پھر کھٹمل لڑ رہے ہیں ۔

وزیر قانون : جناب والا ، میں عرض کروں گا ویسے تو رانا صاحب کو بولنے کی اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی ۔ لیکن جناب والا ، میں پھر گزارش کروں گا کہ اگر وہ جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو اپنی قابلیت بتانے کی بجائے وہ چیلنج کر سکتے ہیں کہ جواب درست نہیں ہے ۔ لیکن وہ تقریر نہیں کر سکتے کہ میں نے یہ کارنامے انجام دیئے ہیں یا نہیں دیئے ۔

رانا پھول محمد خاں : جناب والا ، میں وزیر قانون کے علم میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی ممبر کے سوال کا جواب غلط آ جائے اور اس نے کسی تقریر کا بھی حوالہ دیا ہو ۔ اس کے سوال کا

غلط جواب آنے پر ممبر وضاحت کر سکتا ہے کہ میں اس معاملے میں ایک تحریری ثبوت بھی پیش کرتا ہوں اور اس معزز ایوان میں کوئی رکن اگر موجود ہوں تو ان سے بھی دریافت کیا جا سکتا ہے کہ واقعی آپ موقع پر گئے تھے۔ کارروائی کو اگر دیکھیں تو اس میں قرار داد موجود ہے۔ لیکن محکمہ نہر کے سیکرٹری صاحب نے جو جواب بھجوایا ہے، انہیں چاہیے تھا کہ وہ سیکرٹری اسمبلی سے رابطہ قائم کرتے۔ میں نے حوالہ دیا ہے کہ سابقہ اسمبلی نے ایک قرار داد منظور کی ہے۔ اور دریشک صاحب اس پر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے میں اپنے سوال کے لئے یہ گذارش کروں گا کہ وزیر آب پاشی صاحب اپنے محکمے کو سوال دوبارہ بھیجیں اور میں ان کے دفتر میں قرار داد کی ایک نقل پیش کروں گا۔ اس کے بعد پھر انہیں اس کا جواب دینا چاہیئے۔

جناب سپیکر : آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا پھول محمد خاں : ضمنی سوال نہیں۔ جناب، میرا سوال پینڈنگ کیا جائے۔ یہ ایسے تصور ہو کہ جیسے یہ اپنی اصلی حالت میں ہے۔ میرا سوال ملتوی کیا جائے اور اس کا جواب میرے ثبوت پیش کرنے پر آئندہ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر : آپ تشریف رکھیں۔ جی سردار عارف رشید صاحب۔

وزیر زراعت : پوائنٹ آف آرڈر۔ مجھے رانا صاحب کے بلا وجہ اٹھ اٹھ کے باتیں کرنے پر اعتراض ہے۔ یہ تو ہمارے پھول ہیں، انہیں مہکنا چاہیئے یہ تو چہکتے ہیں۔ اس مسئلے پر ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔

یہ ہمارے صاحباں کانٹے سمجھ رہے ہیں۔ اور یہ ہمیں عزیز بھی ہیں۔ تو شعر یہ ہے۔

گلشن کی جگہ پھول کہوں گا .....

رانا پھول محمد خاں : جناب سپیکر، عزیز اور بزرگ میں فرق ہے۔ یہ میرے بھتیجے ہیں، میرے عزیز ہیں، میں ان کا عزیز نہیں ہوں۔

جناب سپیکر : شعر ارشاد ہو سردار صاحب۔

وزیر زراعت : کتنا حسین گناہ کیے جا رہا ہوں میں ۔ ؎

پھول پرست ہوں میں پھول ہی نہیں عزیز۔ کانٹوں سے بھی نباہ کیئے جا رہا ہوں میں

(قہقہے)

وزیر صنعت و معدنیات ۔ جناب سپیکر میں ریکارڈ کی اصلاح کیلئے اس شعر کو درست طور پر پیش کرتا ہوں ۔ جو اسطرح ہے کہ ؎

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز

کانٹوں سے بھی نباہ کیے جا رہا ہوں میں

رانا پھول محمد خاں : میں وزیر موصوف کا ممنون ہوں ۔ اور میں جن سے گزارش کرنا چاہتا تھا وہ خود ہی کھڑی ہو گئی ہیں ۔

جناب سپیکر : آرڈر پلیز، آرڈر پلیز ۔

جناب سپیکر : محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ اشعار پر اتھارٹی ہیں اس لئے وہ اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہیں ۔

رانا پھول محمد خاں : جناب ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب کی گلستان بوستان وزیر متعلقہ کو سرکاری طور پر مہیا فرما سکتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی : گلستان بوستان علامہ اقبال کی نہیں ہے ۔

محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ : جناب سپیکر پہلے تو شعر کی اصلاح کے لئے ہی اٹھی تھی لیکن اس طرف سے اصلاح ہو گئی ؎

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز

کانٹوں سے بھی نبھا کیلئے جا رہا ہوں میں

لیکن اٹھی میں اسلئے ہوں کہ میں نے جناب رانا صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ایک شعر انکا مجھ پر قرض ہے ۔ جو وہ کبھی محفل میں پھول بکھیرینگے ۔ میں وہ شعر عرض کرونگی جناب والا

موقع آ گیا اور میں نے سوچا کہ میں بھی اپنی طرف سے پیش کر دوں۔

جناب سپیکر : ارشاد فرمائیے۔

محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ : تو آپکے توسط سے رانا صاحب کی خدمت میں عرض ہے۔

پھول کو وہ پھول لائے پھول کو ہم نے کہا
پھول کیوں لائے ہو صاحب تم تو خود ہی پھول ہو

(تالیاں) (داد تحسین)

سردار عارف رشید : پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر : اس شعر پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

سردار عارف رشید : جناب والا میں سوال کے بارے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا وزیر صاحب نے نیاز بیگ ٹیل کے متعلق جواب غلط ہے کیونکہ اس ٹیل پر میرا رقبہ ہے۔ میں وہاں مقیم ہوں میرا گاؤں واقع ہے۔ نیاز بیگ ٹیل پر جب سے تقسیم پاک و ہند ہوا ہے پانی نہیں پہنچا۔

جناب سپیکر : مجھے افسوس ہے کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ تشریف رکھیں۔

سید حسنات احمد : پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر : یہ سردار صاحب کے پوائنٹ آرڈر پر ہے۔

سید حسنات احمد : نہیں جناب میں تو اس شعر کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر : شعر کی بات گذر گئی ہے۔

سید حسنات احمد : میں صرف تشریح سمجھنا چاہتا ہوں۔ آیا وہ پھول جنگلی ہے یا کسی گلشن کا ہے۔ کیونکہ پھول پھول میں فرق ہوتا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ ہم گوبھی کے پھول کو بھی پھول ہی کہتے ہیں۔ جسے کھانا پڑے۔

جناب سپیکر : چوہدری غلام احمد صاحب۔

رانا پھول محمد خاں : محترمہ نے جو شعر فرمایا تھا میں تو شعروں کا جواب دینا نہیں جانتا اور میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتا ہوں صرف اتنا عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں۔

قائم ہے تیرے دم سے اس ایوان کی رونق
اپنی دعا ہے کہ تو شاد رہے شاد رہے

(داد تحسین)

جناب سپیکر : سوال نمبر ۷۹

چوہدری غلام احمد : جناب سپیکر وزیر موصوف نے اسکا جواب نہیں پڑھا ہے۔ اور اس سلسلے میں مجھے بہت کچھ کہنا ہے۔

جناب سپیکر : وزیر صاحب جواب پڑھ رہے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ میں برساتی نالوں کی وجہ سے زمین بردگی

* ۷۹۔ **چوہدری غلام احمد :** کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی اور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے علاقہ میں برساتی ندی نالوں خاص طور پر نالہ ڈیک دریائے راوی اور چناب وغیرہ کی وجہ سے بیشمار اراضی دریا برد ہو چکی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اراضی کو تباہی سے بچانے کے لئے فوری اور دائمی سدباب کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) **ڈیک نالہ** : مقبوضہ جموں و کشمیر سے بہتا ہوا پاکستان میں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں داخل ہوتا ہے واپڈا نے نالہ ڈیک کی سدھائی (channelization) کا اسراعی (accelerated) پروگرام کے تحت مطالعاتی جائزہ شروع کر رکھا ہے جس میں نالہ ڈیک کو ایک ڈرین کی شکل دینے کا منصوبہ زیر غور ہے تاحال محکمہ نہر نے نالہ ڈیک کے سیلابی پانی کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل بند بنائے ہیں۔

(۱) دایاں بند۔ ۲/L ڈیگ سائیفن ایم آر لنک لمبائی ۱۸۱۰۰ فٹ

(۲) بایاں بند۔ S/L ڈیگ سائیفن ایم آر لنک لمبائی ۲۰۷۰۰ فٹ

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل منصوبہ جات زیر غور ہیں ان کا فنی جائزہ لیا جا رہا ہے۔

(۱) سیلابی بند بائیں جانب S/L ڈیگ سائیفن برجی ۱۰۶ بی آر بی ڈی لنک

(۲) انلیٹ (inlet) برجی نمبر ۱۰۰ جانب بائیں نزد موضع سترا تحصیل برائے نکاسی آب باشی و سیلابی۔

دریائے راوی : پچھلے کئی سال سے دریائے راوی کا دایاں کنارہ دریا برد ہو رہا ہے جس کے سدباب کے لئے کئی سکیمیں زیر عمل لائی گئی ہیں تفصیل (detail) لف ہے ان سکیموں کی وجہ سے دریائے راوی کے زرعی اراضی کے کٹاؤ کا عمل کوٹ نینا سے جسٹر تک رک گیا ہے۔

دریائے چناب ضلع سیالکوٹ میں زرعی اراضی کے کٹاؤ سے متعلق کوئی مسئلہ نوٹس میں نہ آیا ہے۔

انڈکس 'اے'

ضلع سیالکوٹ میں ۱۹۸۱ سے ۱۹۸۵ء تک سیلاب سے بچاؤ کی سکیمیں

نمبر شمار	نام سکیم	رقم ملین روپے میں ۱۹۸۱-۸۲	۱۹۸۲-۸۳	کام کا تخمینہ ۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶
۱۔	جسٹر ہائی وے کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کی سکیم۔	۳۸٫۵۰	۵۴٫۸۰	۳٫۳۳۶	۰	۰
۲۔	کوٹ نینان مخالف دریا کو سدھارنے کا کام۔	—	۱۲۴٫۵۰	۶٫۰۰	۶٫۵۰۰	۰
۳۔	دریا فلڈ بند کو اونچا اور لمبا کرنا۔	—	۱۱۱٫۱۶	۱٫۵۰	۳٫۰۰۰	۰
۴۔	جسٹر ہائی وے بند کو بچانے کے لئے جے سیٹر کی تعمیر	—	۳۰٫۰۰	۳٫۳۳۶	—	
۵۔	دریائے راوی کے کٹاؤ سے بیکو جاکھیند کو دریا راوی کے کٹاؤ سے بچانے کا کام	—	—	—	۱۷٫۸۸۴	
۶۔	جندیاں کے نزدیک سول ہیڈ پر کی تعمیر	—	—	۴٫۴۵۸	—	
۷۔	برجی نمبر ۲۰۰۰ سے ۷۸۰۰ تک مہدی ڈوگر بند کے گھاروں کو پر کرنا اور اس کو اصلی حالت میں لانے کا کام۔		—	—		
۸۔	حاجی پور گجراں بند کو دریائے راوی سے بچانے کا کام	—	—	۵٫۰۲۳	—	
۹۔	کوٹ نینان کے مخالف دریائے راوی کو سدھارنے کے کاموں کو مضبوط کرنا۔	—	—	۴٫۷۱۰	—	
۱۰۔	مراله رزوی رابطہ نہر کی برجی نمبر ۲۲۱۳۳ گزانے والے ڈیک نالہ کی سپر پیچ کے دونوں حفاظتی بندوں کی تصحیح کا کام۔		۱٫۳۴۷	—	—	

چوہدری غلام احمد : جناب سپیکر نالہ ڈیگ کے متعلق جو انفارمیشن دی گئی ہے۔ اس ضمن میں آپ دیکھیں مقبوضہ جموں وکشمیر کا بہتا ہوا پانی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں داخل ہوتا ہے۔ یہ قطعی طور پر غلط ہے جناب والا یہ تحصیل نارووال میں داخل ہوتا ہے۔ اور آٹھ میل متواتر تحصیل نارووال میں بہتا چلا جاتا ہے۔ اسکے بعد یہ نالہ تحصیل پسرور میں شامل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر : کیا آپ کے خیال میں یہ حقائق غلط ہیں جو جواب میں دئے گئے ہیں؟

چوہدری غلام احمد : جی ہاں یہ غلط ہیں۔

جناب سپیکر : آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں۔

چوہدری غلام احمد : بالکل۔ یہ ڈپٹی کمشنر کے ذریعے آپ اس کی تصدیق فرما سکتے ہیں کہ میرا اعتراض درست ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر : رائے صاحب : معزز رکن آپ کے اس جواب کو چیلنج کرتے ہیں۔

وزیر آبپاشی : ہم اس کو ڈی سی صاحب کے ذریعے چیک کرا لیں گے۔

سردار امجد حمید خاں دستی : جناب سپیکر اس کا ایک طریقہ کار ہے اگر جواب سے مطمئن نہ ہوں یا جواب غلط ہو تو یہ تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں۔ کہ یہ جواب غلط دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر : چوہدری صاحب آپ نے ضمنی سوالات کرنے کے لئے دو منٹ لئے ہیں۔

چوہدری غلام احمد : جناب سپیکر اگر اس طرح سلسلہ جاری رہا تو دو منٹ بھی گذر جائیں گے۔ لیکن یہاں بات تو اس لئے کی جاتی ہے۔ اس پر کوئی غور و فکر ہو اور اس کی تصحیح

ہوا ہے جو بائیاں بند بنایا ہے۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ یہ بات بھی غلط ہے یہ ڈیگ اور ایم آر۔ لنک آج سے ۲۰/۲۲ سال پہلے ایک سائفن بنا تھا اور جس علاقے کی میں بات کر رہا ہوں وہ ۲۲ میل اوپر ہے اور یہ نیچے کی بات کر رہے ہیں تو میرا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے اس ضمن میں میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر : کیا آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری غلام احمد : جب تک جناب والا اسکی تصحیح نہ ہو تو میں اس پر ضمنی سوال کیا کروں۔

رانا پھول محمد خاں : میں جناب وزیر آبپاشی سے عرض کرونگا کہ وہ غلط جواب دینے والے افسران کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب سپیکر : تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

چوہدری غلام احمد : جناب سپیکر میں نے اس سوال کو چیلنج کر دیا ہے۔

جناب سپیکر : اس پر جیسا کہ دستی صاحب نے فرمایا ہے ہم اپنے طور پر وزیر آبپاشی سے درخواست کریں گے کہ اگر یہ حقائق غلط ہیں جو آپ کو محکمہ نے دیئے ہیں اس پر ایکشن لیں۔ لیکن اس کے ساتھ آپکا یہ استحقاق ہے کہ تحریک استحقاق بھی پیش کر سکتے ہیں۔ اگر وزیر صاحب اس پر ایکشن لیں تو پھر آپکو تحریک استحقاق کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی : میں جناب ایکشن لینے کا وعدہ کرتا ہوں۔

سردار امجد حمید خاں دستی : جناب والا۔ اگر زیادہ کام نہ ہو تو رول سپینڈ کر کے میری تحریک استحقاق پر غور فرما لیجئے۔ ممکن ہے برسوں کام زیادہ ہو اور یہ نہ ہو سکے۔ اس طرح کی پہلے بھی آپ مہربانی کر چکے ہیں۔ رولز کو سپینڈ کر کے اجازت دے دیتے ہیں۔ ان کی بھی اجازت فرما دیں تو بڑی نوازش ہوگی۔

جناب سپیکر: سردار صاحب آج کافی بزنس ہے۔ ایڈجرنمنٹ موشن ہیں کئی پرائیویٹ بل ہیں۔ ریزولوشن ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ۱۵ تاریخ کو (Take up) کریں تو مناسب ہوگا۔ کیونکہ وہ بزنس رہ جائے گا۔ اور ایک چیز میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آج کی لسٹ پر رول ۲۲ کے تحت جو بچ گئے ہیں وہ پڑھے ہوئے تصور ہونگے۔

تھل کینال میں پانی کی مقررہ مقدار میں فراہمی

* ۳۔ سردار امجد حمید خان دستی: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے تھل کینال میں دس ہزار کیوسک پانی مہیا کرنے کی منظوری دے رکھی ہے۔ لیکن مذکورہ نہر میں اس قدر پانی کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے صرف سات ہزار کیوسک پانی دیا جاتا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نہر کی گنجائش بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) تھل کینال میں پانی ابھی تک Sanctioned Allocation کے مطابق دیا جاتا۔ جس کا تعین سندھ پنجاب ڈرافٹ ایگریمنٹ میں موجود ہے۔ اس کے مطابق نہر سردیوں میں ۲۰۰۰ کیوسک سے ۶۰۰۰ کیوسک تک چلائی جاتی ہے۔ اور گرمیوں میں ۵۰۰۰ کیوسک تک۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ اس نہر پر اس کے رقبہ کے مطابق ۹۵۰۰ کیوسک کی ضرورت ہے۔ یہ مقدار صرف اس صورت میں حاصل ہوگی۔ جب دریائے سندھ کے پانی کا تنازعہ ملک کے چاروں صوبوں کے مابین طے ہو جائے گا۔

(ب) نہری گنجائش نہری پانی ملنے کے مطابق ہی بڑھائی جا سکتی ہے۔ تاہم اس

کے کنارے حال ہی میں کافی مضبوط کر لئے گئے ہیں۔

چک نمبر ۱۷۰ - الف کو بجلی کی فراہمی

*۴۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ کے سب سے پسماندہ ڈویژن ڈیرہ غازی خان کے چک نمبر ۱۷۰-اے کے لئے حکومت پنجاب نے بجلی کی ترسیل سب سے پہلے ۱۹۸۲ء میں منظور کی تھی لیکن کسی نہ کسی بہانے واپڈا ملتان ڈویژن کا سٹاف اسے معرض التوا میں رکھتا رہا اور بالآخر حکومت پنجاب نے جولائی ۱۹۸۴ء میں یہ حتمی حکم جاری کیا کہ اس چک کو بلا حیل و حجت بجلی سپلائی کی جائے اور رپورٹ گورنمنٹ کو بھیجی جائے لیکن اس کے باوجود ملتان واپڈا کے ایریا الیکٹرسٹی بورڈ نے اس چٹھی پر عمل کرنا ضروری نہ سمجھا اور نہ گورنمنٹ کو رپورٹ بھیجی۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر ۱۷۰-الف کو بجلی کی ترسیل کے سلسلہ میں راجہ سید اختر جنرل منیجر ڈسٹری بیوشن واپڈا لاہور نے چیئرمین ایریا الیکٹرسٹی بورڈ کو بذریعہ چٹھی ہدایت کی کہ وہ اس چک کو ۲۵ دن کے اندر بجلی مہیا کریں۔ لیکن اس کا بھی ملتان کے بجلی کے سٹاف پر کوئی اثر نہ ہوا اور اس کی اطلاع ڈپٹی سیکرٹری بجلی چوہدری عبدالعزیز کو چک مذکورہ کے ایک زمیندار نے دی اور استدعا کی کہ ایریا الیکٹرسٹی بورڈ ملتان سے اس چک میں بجلی کی ترسیل کے لئے حکومت پنجاب کے احکامات کی مکمل تعمیل کرائی جائے لیکن اس کے باوجود وہاں بجلی مہیا نہیں کی گئی۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک مذکورہ علاقہ کو بجلی فراہم نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) واپڈا کی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے۔ واپڈا نے حکومت پنجاب کو یہ رپورٹ دی ہے کہ چک نمبر ۱۷۰- الف / ٹی۔ ڈی۔ اے میں بجلی کی تنصیب کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور یہ کام جلدی مکمل ہو جائے گا۔

(ب) واپڈا کی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے۔

(ج) واپڈا نے بہت مدت کے ساتھ یہ رپورٹ دی ہے کہ فنڈ کے حصول اور ورک آرڈر کی تیاری میں دیر لگنے کی وجہ سے اس دیہات کو مقررہ مدت کے اندر بجلی کی تنصیب کے کام کی تکمیل ممکن نہ ہو سکی اور اب چیئرمین ایریا الیکٹرسٹی بورڈ واپڈا ملتان نے وعدہ کیا ہے کہ مذکورہ دیہات میں بجلی کی تنصیب کا کام ۳۰ر جون ۱۹۸۵ء تک مکمل کر دیا جائے گا۔ حکومت پنجاب نے بھی واپڈا کو یہ کام جلد مکمل کرنے کے لئے مراسلہ بھیجا ہے۔

چشمہ لنک کینال کی بندش

*۶۔ سیدہ نجمہ تابش الوری : کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) چشمہ لنک کینال اس سال کس تاریخ کو اور کس کے حکم سے بند کی گئی تھی۔

(ب) کیا مذکورہ نہر کی بندش سے متعلق کوئی اطلاع قبل از وقت صوبائی حکومت کو موصول ہوئی تھی یا وفاقی حکومت سے کوئی مشورہ ہوا تھا۔ اگر ایسا ہے تو کیا صوبائی حکومت نے اس سلسلے میں وفاقی حکومت کے سامنے اپنا تحریری موقف پیش کیا تھا یا کوئی اختلافی نوٹ بھیجا تھا۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو تحریری موقف یا اختلافی نوٹ کیا لکھا گیا۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) چشمہ جہلم کینال اس سال ۱۹ مئی ۱۹۸۵ کو وفاقی وزارت آب و برقیات کی چٹھی نمبر

Letter No. INA-10(116)/82-XVIV dated: 18th May, 1985.

میں درج شدہ تقسیم آب کے انتظامات کے تحت واپڈا نے بند کر دی تھی۔ ان انتظامات کے تحت چشمہ جہلم لنک کو دریائے سندھ کے بہاؤ کے حصے سے خارج کر دیا گیا تھا۔

(ب) وفاقی وزارت آب و برقیات کی محولہ بالا چٹھی سے ہٹ کر نہ تو نہر بند کرنے کی کوئی قبلی اطلاع موصول ہوئی اور نہ ہی اس سلسلہ میں وفاقی حکومت نے صوبائی حکومت سے کوئی مشورہ کیا۔ یہ تمام کارروائی یکطرفہ تھی۔ چٹھی محولہ بالا کے موصول ہونے پر مورخہ ۲۰ اپریل کو چیف منسٹر پنجاب نے فیڈرل منسٹر پانی و برقیات سے رابطہ قائم کیا اور ان کے ساتھ باقاعدہ میٹنگ مورخہ ۲۳-۴-۸۵ اسلام آباد میں مقرر ہوئی۔ اس میٹنگ کے بعد مورخہ ۲۷-۴-۸۵ اور ۲۸-۴-۸۵ کو چیف منسٹر صاحب نے وزیراعظم پاکستان کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کے دوران دورہ فیصل آباد و سرگودھا کی۔ اس دوران علاقہ کے ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان نے بھی وزیراعلیٰ سے بات چیت کی۔ اس کے بعد جب ۲۹-۴-۸۵ کو چیف منسٹر پنجاب نے وزیراعظم پاکستان سے اس موضوع پر اسلام آباد میں باقاعدہ میٹنگ کی۔ اس کے بعد اس ضروری معاملہ پر پنجاب چیف منسٹر و وزیر آبپاشی و برقیات وزیر زراعت باقاعدگی سے مختلف پر بات چیت کر رہے ہیں اور انتہائی کوشش میں ہیں کہ کوئی نہ کوئی مناسب اور تسلی بخش حل جلد از جلد نکل آئے۔ اس سلسلہ میں چیف منسٹر پنجاب نے وزیراعظم پاکستان سے ضروری ملاقات مورخہ ۵-۵-۸۵ کو اسلام آباد میں کی ہے۔ اس اثنا میں اپنے تحریری مواقف پیش کئے اور ساتھ ہی وفاقی حکومت کو ان خطرناک نتائج سے آگاہ کیا جو چشمہ جہلم کینال کی بند بستی کی صورت میں رونما ہونے والے تھے۔ مزید برآں صوبائی حکومت کی طرف سے وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ اپنی محولہ بالا چٹھی مورخہ ۱۸-۴-۸۵ کو فوری طور پر واپس لے لے اور پانی کی تقسیم کے ان

انتظامات پر عملدرآمد کرے۔

(ج) اختلافی نوٹ میں یہ بات واضح کی گئی تھی کہ اگر چشمہ جہلم لنک کو اس کے پانی کے حق سے محروم کیا گیا تو تربیلا ہیڈ ورکس سے آبپاشی ہونے والے ۲۷ لاکھ ایکڑ رقبہ کی حالت بے قابو ہو جائے گی۔ اور اس کی زراعت تباہ و برباد ہو جائے گی۔ صرف کپاس کی فصل کا نقصان پانچ سو کروڑ روپے سے تجاوز کر جائے گا اور ایک کروڑ نفوس بری طرح متاثر ہونگے۔

ضلع بہاولپور کی نہروں کو پانی کی سپلائی

★ ۷۔ سیدہ نجمہ تابش الوری: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور کی نہروں کے لئے سدھنائی ہیلی لنک کے ذریعہ پانی کی کتنی مقدار درکار ہوتی ہے اور مئی ۱۹۸۵ء کے دوران انہیں روزانہ یا ہفتہ وار کتنا پانی فراہم کیا گیا۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ زمینداروں کے منتخب نمائندوں اور متعلقہ انتظامیہ کے اصرار کے باوجود مقررہ مقدار میں منگلا سے ضلع بہاولپور کی نہروں کو پانی نہیں دیا گیا بلکہ پینے کے لئے بھی مناسب مقدار میں پانی دینے سے انکار کر دیا گیا جب کہ شمالی پنجاب کی نہروں کے لئے منگلا سے مئی ۱۹۸۵ء کے دوران مطلوبہ مقدار میں پانی دیا جاتا رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو شمالی اور جنوبی پنجاب کی نہروں کو منگلا ڈیم سے پانی کی سپلائی کی بنیاد اور معیار کیا تھا اور اس کے مطابق مئی ۱۹۸۵ء یا اس کے بعد پانی کی تقسیم کتنی اور کس طرح کی گئی۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) ضلع بہاولپور کی نہروں کے لئے سدھنائی ہیلی لنک کے ذریعے ... کیوسک

روزانہ پانی کی مقدار درکار ہوتی ہے۔ اس سال دریائے سندھ میں پانی کی شدید کمی کی وجہ سے اور مورخہ ۹ مئی ۱۹۸۵ء کو چشمہ جہلم لنک کی بندش کی وجہ سے ماہ مئی ۱۹۸۵ء کے دوران اوسطاً مندرجہ ذیل مقدار آب مہیا کی گئی۔

مئی ۱۹۸۵ء	اوسط مقدار آب
یکم مئی تا ۱۰	۱۱۰۰ کیوسک
۱۱ تا ۲۰	۱۰۰۰ "
۲۱ تا ۳۱	۸۰۰ "

(ب) ۱۹۶۰ء کے سندھ طاس معاہدہ کے بعد ضلع بہاولپور کے لئے پانی کی مطلوبہ مقدار دیا جانا دریائے سندھ سے بذریعہ چشمہ جہلم لنک مقرر کیا گیا تھا۔ منگلے میں ان نہروں کا کوئی حق مقرر نہیں ہے۔ اس سال دریائے جہلم میں بھی پانی کی شدید کمی کی وجہ سے منگلا جھیل میں پانی کا ذخیرہ بہت قلیل ہے جو کہ منگلا کی نہروں کی ضروریات ہی بمشکل پوری کر سکتا ہے۔ چنانچہ منگلا کی نہریں بھی دوران فصل خریف اپنی گنجائش سے کم چل رہی ہیں۔ سٹیفٹ پلان کے تحت شمالی پنجاب کی تمام نہریں منگلا ڈیم سے پانی کی سپلائی حاصل کرتی ہیں۔ جبکہ جنوبی پنجاب کی تمام نہریں تربیلا ڈیم سے سیراب ہوتی ہیں۔ تربیلا ڈیم سے سیراب ہونے والی نہروں میں پانی کی تقسیم وفاقی حکومت ہر سال ایڈہاک انتظامات کے تحت کرتی ہے۔ اور ان نہروں میں ان ایڈہاک انتظامات میں مقرر حصہ کے مطابق پانی چلایا جاتا ہے۔ چنانچہ مئی ۱۹۸۵ء میں شمالی پنجاب کی نہریں کے جب بیشتر مقدار مقدار آب چلائی گئیں جبکہ جنوبی پنجاب کی نہریں وفاقی حکومت کے عائد کردہ ایڈہاک انتظامات کے تحت ملنے والے پانی سے چلائی گئیں۔

نہر مراد اور فتح میں پانی بڑھانے سے متعلق کارروائی

*۱۱۰۔ چوہدری محمد اکرم: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر مراد اور فتح کی ٹیلوں میں پانی کی کمی کی وجہ سے ربیع کی فصل گندم

اور دوسری اجناس کی پیداوار میں کمی ہوئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نہر مراد فتح اور ان نہروں کی ٹیلوں میں بدستور نہری پانی کی قلت کی وجہ سے آئندہ فصل خریف کی کاشت کرنے کے سلسلے میں اہلیان علاقہ پریشانیوں سے دوچار ہیں کیونکہ ان نہروں کے گردونواح کے دیہات کے لوگوں کی معیشت اور زندگی کو برقرار رکھنے کا انحصار واحد نہری پانی پر ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نہروں میں پانی بڑھانے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) نہر مراد کے آخری ۲۴ میل کے دیہات میں رقبہ کاشت فصل ربیع ۸۵-۱۹۸۴ء میں ۲۲۸، ۴۷ ایکڑ تھا۔ اس کے مقابلہ میں گذشتہ فصل ربیع ۸۴-۱۹۸۳ء میں رقبہ کاشتہ ۰۶۰ ۴۶ ایکڑ تھا۔ لہذا موجودہ فصل ربیع ۸۵-۱۹۸۴ء میں رقبہ کاشتہ ۱۷۶۰ ایکڑ تھا۔ لہذا ٹیلوں پر رقبہ کاشتہ کم نہ تھا۔ نہر فتح کے آخری ۲۲ میل کے دیہات میں رقبہ کاشتہ فصل ربیع ۸۵-۱۹۸۴ء میں ۳۲۳۴۳ ایکڑ تھا۔ اس کے مقابلہ میں فصل ۸۴-۱۹۸۳ء میں ۳۱۵۶۷ ایکڑ رقبہ کاشتہ تھا۔ لہذا موجودہ ربیع ۸۵-۱۹۸۴ء میں کمی نہ تھی۔ اس نہر کی ٹیلوں پر فصل ربیع ۸۵-۱۹۸۴ء میں رقبہ کاشتہ ۹۰۹ ایکڑ تھا۔ اس کے مقابلہ میں فصل ربیع ۸۴-۱۹۸۳ء میں ۱۸۷۱ ایکڑ رقبہ کاشت تھا۔

لہذا ٹیل کے لوگوں پر موجودہ فصل ربیع ۱۹۸۵ میں کمی نہ تھی۔

(ب) موجودہ فصل ۱۹۸۵ء میں نہر مراد میں پانی کی سپلائی محصول کے مطابق چل رہی ہے۔ سوائے ۸۵-۴-۱۸ تا ۸۵-۴-۲۲ اور ۸۵-۵-۱ تا ۸۵-۵-۸ ان ایام میں نہر جزوی طور پر چلتی رہی ہے۔ اس طرح نہر فتح بھی موجودہ فصل ۱۹۸۵ کے دوران محصول کے مطابق چل رہی ہے۔ ماسوائے ۸۵-۴-۱۶ تا ۸۵-۴-۲۲ جب نہر بند تھی اور ۸۵-۵-۱۷

تا ۸۵-۵-۲۴ جب نہر جزوی طور پر چل رہی تھی۔

مندرجہ بالا صورت حال سے واضح ہے کہ دونوں انہار مراد و فتح کو ٹیلوں پر فصل کی کاشت متاثر ہونے کا امکان ہے۔

(ج) اب دریاؤں میں پانی کی صورت بہتر ہونے سے ان دونوں نہروں میں پانی کی سپلائی بہتر ہو رہی ہے۔

میلسی لنک کینال سرکل کی توسیع

* ۱۰۷۔ دیوان سید عاشق حسین بخاری۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چٹھی نمبر ۸۰ (ب) ۵۰-۵۱-ایم مورخہ ۳ مئی ۱۹۸۳ء کے ذریعہ ایس ای میلسی لنک کینال سرکل کو تحصیل شجاع آباد و سب تحصیل جلالپور پیروالہ میں آبپاشی کی توسیع کے لئے سکیم تیار کرنے کو کہا گیا تھا۔ تاکہ آبپاشی کا نظام بہتر بنایا جا سکے۔ کیونکہ اس علاقے کا ۵۹ ہزار ایکڑ رقبہ ابھی تک نہری پانی سے محروم ہے؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس علاقہ میں انہار کی آبپاشی کے زیر نظام رقبہ میں سے آج تک تقریباً نصف رقبہ کو نہروں کا پانی مہیا نہیں کیا جا سکا۔ جبکہ ان رقبہ جات کے مالکوں سے پورا آبیانہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایس ای مذکور نے اس سکیم کی تیاری کے لئے کوئی اقدامات کئے ہیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ حلقہ میں آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے اور مستحقین کو پانی مہیا کرنے کے لئے اب تک کئے گئے اقدامات سے ایوان کو مطلع کیا جائے

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) پانی کی میسر مقدار کے مطابق رقبہ کو پانی مہیا کر دیا ہے۔ جہاں تک آبیانہ لگانے کا تعلق ہے، یہ آبپاشی رقبہ کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

(ج) رقبہ مذکورہ کے لئے زائد نہری پانی مہیا کرنے کا انحصار مندرجہ ذیل امور پر ہے۔

۱۔ زائد پانی کا میسر ہونا جس کا دارومدار بین الصوبائی پانی کی تقسیم پر ہے۔ جس کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔

۲۔ نہروں کی استعداد کو بڑھانا جس کیلئے باقاعدہ سکیم بنائی جاتی ہے۔ لیکن ابھی تک سندھ کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ تصفیہ طلب ہے۔ اس لئے حتمی طور پر کوئی سکیم نہیں بنائی جا سکتی۔

فورمینوں کو سب انجینئر کے عہدوں پر ترقی دینا

★۱۱۸: اعجاز احمد چیمہ: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ آبپاشی میں تجربہ کار اور محنتی فورمینوں کے لئے ترقی کے مواقع ٹیوب ویل اپریشن ڈویژن اور ایریگیشن ورکشاپ ڈویژن میں مسدود کر دیئے گئے ہیں اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت کے مراسلہ نمبر ایس او ۱۲/۱۵/۲۹۔ اے مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء کے ذریعے ہیڈ ورکس کلرک، اسسٹنٹ کلرک اور ورکس کلرک وغیرہ کے لئے پچاس فی صد محکمانہ کوٹہ مقرر کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس حق تلفی کی وجوہ کیا ہیں۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت مذکورہ فورمینوں کو بلحاظ دس سالہ سروس پچاس فی صد محکمانہ کوٹہ کے مطابق سب انجینئر کے عہدوں پر ترقی دینے

کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ فورمین کی اگلے عہدہ پر ترقی تعلیمی قابلیت پر منحصر ہے۔ چونکہ ان سے اوپر کا عہدہ سب انجنیئر کا ہے۔ اس لئے بروئے قواعد و ضوابط متعلقہ امیدوار کے پاس گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کا ۳ سالہ کورس کا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔ جن فورمینوں کے پاس مذکورہ ڈپلومہ ہے اسے اہلیت اور کارکردگی کی بنیاد پر سب انجنیئر کی خالی آسامی پر سلیکشن و پروموشن کمیٹی کی سفارش پر تعینات کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ البتہ جن ملازمین کے پاس مذکورہ تعلیمی سند نہیں ہے۔ انہیں بطور سب انجنیئر تعینات نہیں کیا جاسکتا۔

(ب) فورمینوں کی بطور سب انجنیئر ترقی کو ہیڈ ورکر کلرک وغیرہ کے ساتھ منسلک نہیں کیا جاسکتا۔ ہر عہدہ کا تعلیمی معیار مختلف ہے۔ خاص طور پر ٹیکنیکل عہدوں کے لئے خاص تعلیم ہے۔ جس سے بروئے قواعد و ضوابط روگردانی نہیں کی جاسکتی۔

(ج) جیسا کہ جزو (الف) اور (ب) کے سامنے تشریح کی گئی ہے۔ فورمینوں کی اگلے عہدوں پر ترقی ان کے مطلوبہ تعلیمی معیار میں اضافہ کے ساتھ منسلک ہے۔ کیونکہ سب انجنیئر یا کرہ ٹنٹ رولز میں ایسی کوئی شق موجود نہیں۔ بلکہ اس کے لئے ایک خاص تعلیمی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ جس کو پورا کرنے کے بعد ہی اس جہت سے پر ترقی کے امکانات ہیں۔

نکہ کلاں، بھکریالی اور چک طوطی کو بجلی کی فراہمی

*۱۲۱۱۔ اعجاز احمد چیمہ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ مواضعات نکہ کلاں بھکریالی اور چک طوطی کو سال ۸۵/۱۹۸۴ء میں بجلی مہیا کی جانی تھی اگر ایسا ہے تو آبادیوں کو بجلی مہیا کر دی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔

مواضعات نکہ کلا بھکریالی و چک طوطی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں واقع ہیں ۔ یہ حقیقت ہے کہ مواضعات نکہ کلا و بھکریالی سال ۸۵/۱۹۸۴ء کے لیے بجلی مہیا کئے جانے والے دیہات کی تیار کردہ فہرست میں شامل ہیں ۔ جب کہ چک طوطی مذکورہ فہرست میں شامل نہیں ہے ۔ کیونکہ اس کے لیے نہ تو متعلقہ ضلع کونسل نے بجلی فراہم کرنے کے لیے سفارش کی اور نہ یہ گاؤں واپڈا کی مہیا کردہ سروے فہرست دیہات برائے فراہمی بجلی بابت سال ۸۵ - ۱۹۸۴ء میں شامل تھا حکومت پنجاب نے مواضعات نکہ کلا و بھکریالی کی منظوری برائے فراہمی بجلی ۱۱ کے ۔ وی سے نصف میل کے اندر ہونے کی شرط پر دی تھی ۔ واپڈا کی رپورٹ کے مطابق ان دو مواضعات کا ۱۱ کے وی لائن سے فاصلہ بالترتیب ۳۲۰۰ فٹ اور ۳۴۰۰ فٹ ہے ۔ جو کہ نصف میل یا ۲۶۴۰ فٹ کی مقررہ حد سے زائد ہے ۔ اس لیے ان مواضعات کو رواں مالی سال میں بجلی مہیا کرنا ممکن نہیں ہے ۔ چک طوطی کو مندرجہ بالا بیان میں کی گئی وجوہ کی بنا پر رواں مالی سال میں منظوری برائے فراہمی بجلی زیر غور نہیں لایا جا سکا ۔

تھانہ حضرو کے علاقہ جات کو سیم کی زد سے بچانے کے انتظامات

★ ۱۲۶ ۔ صاحبزادہ حافظ محمد سعید ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تربیلا ڈیم اور قبلہ بانڈی ڈیم کی وجہ سے تحصیل اٹک میں تھانہ حضرو کے علاقہ جات یونین کونسل ٹکوانی یونین کونسل بہادر خان یونین کونسل موسیٰ کدلتی یونین کونسل شمس آباد اور یونین کونسل حمید کا قریباً ۳۴۰۰ ایکڑ رقبہ سیم کی زد میں آچکا ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ جات کا محکمہ آبپاشی اور آباد کی طرز پر سروے کیا گیا تھا اور اس کی اصلاح کے لیے مبلغ ۸۰ لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کی جانب سے اس سلسلے میں اب

تک کوئی پیش رفت ہوئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔

(الف) یہ درست ہے کہ اس علاقہ میں سیم تھور کے اثرات نمودار ہو رہے ہیں ۔ تربیلہ ڈیم اور قبلہ باندی ڈیم حال ہی تعمیر کئے گئے ہیں ۔ اس علاقہ میں مذکورہ ڈیم تعمیر ہونے سے قبل کئی سال سے سیم موجود ہے جس میں اور بھی بہت سے گاؤں شامل ہیں ان کا متاثرہ رقبہ تقریباً ۲۵۰۰۰ ایکڑ ہے ۔ یہ رقبہ ایک پیالہ نما شکل کا ہے جس میں پانی کے نکاس کا کوئی راستہ نہیں ہے ۔ یہ تمام پانی برسات کے موسم میں پہاڑوں کی طرف سے بہہ کر اس علاقہ میں اکٹھا ہو جاتا ہے ۔

(ب) درست ہے ۔ ایک سکیم مبلغ ۹۰ لاکھ روپے مذکورہ علاقے کو سیم سے بچانے کے لیے منظور کرائی گئی تھی ۔ اور اس مقصد کے لیے حکومت نے مبلغ ۶۰ لاکھ روپے موجودہ مالی سال (۸۵ - ۸۴) کے لیے مہیا کئے تھے ۔

(ج) حکومت کی جانب سے اس پانی کے نکاس کے لیے بہت کوشش کی گئی لیکن قاری سعید الرحمٰن سابقہ ممبر مجلس شوریٰ کی مداخلت پر کمشنر راولپنڈی ڈویژن نے حصول اراضی کے لیے دفعہ (۶) کی کارروائی روک دی ۔ لیکن ۲۲ اپریل ۱۹۸۵ء کو علاقے کے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران اور پراجیکٹ ڈائریکٹر اسلام آباد کا اجلاس ڈپٹی کمشنر اٹک کے دفتر میں ہوا ۔ اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ حصول اراضی کی کارروائی جاری رکھنے کے لیے کمشنر راولپنڈی کو تحریر کیا جائے ، اس پر عملدرآمد کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر اٹک نے دفعہ (۶) کے تحت حصول اراضی کا نوٹیفکیشن کمشنر کے دفتر میں مورخہ ۲۲ / اپریل ۱۹۸۵ء کو بھیج دیا ہے ۔ جونہی زمین حاصل کر لی جائے گی اس پر پراجیکٹ کا کام شروع ہو جائے گا کے لیے رقم پہلے ہی مختص کی جا چکی ہے ۔

صوبہ کے سیم نالوں کی صفائی

* ۱۵۵ ۔ چوہدری محمد خان جسپال : کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے سیم نالوں کی صفائی کرنے والے بیلداروں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے اور جتنے موجود ہیں وہ کام نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ کہ تمام سیم نالے گھاس پھوس سے اٹے پڑے ہیں اور پانی کی نکاسی بالکل نہیں ہو رہی بلکہ یہ نالے فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث بن رہے ہیں۔

(ب) اگر جزء (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بیلداروں کی تعداد بڑھانے اور سیم نالوں کی صفائی کے لئے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ایوان کو اس امر سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی

(الف) یہ غلط ہے

سیم نالوں پر بیلداروں کی تعداد منظور شدہ پیمانے کے مطابق ہے۔ سیم نالوں کی صفائی سڑک کی دیکھ بھال اور سیم کے کنارے درختوں کی دیکھ بھال وغیرہ بیلداروں کے فرائض میں شامل ہے۔ یہ کام بیلدار محنت اور تندہی سے کرتے ہیں اور سیم نالیوں میں پانی کی روانی کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ تاکہ سیم کے پانی کا نکاس ہوتا رہے۔ اور سیم زدہ زمینوں کو مسلسل فائدہ پہنچتا رہے۔ نیز جہاں سیم نالے زیادہ مٹی سے بھر جاتے ہیں وہاں مشینوں کی مدد سے ان کی صفائی کروا دی جاتی ہے۔ اور یہ کام مسلسل ہوتا رہتا ہے۔

(ب) جزء (الف) کا جواب نفی میں ہے۔

بیلداروں کی موجودہ Task میں تبدیلی کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

بھلوال شہر کی کالونیوں کو بجلی کی سپلائی

*۱۶۲: چوہدری محمد خان جسپال: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھلوال گنجان آبادی کا شہر ہے اور روز بروز اس کی آبادی

بڑھ رہی ہے۔ لیکن مذکورہ شہر کی کئی کالونیوں میں بجلی نہیں ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا مذکورہ کالونیوں کو بجلی مہیا کرنے کے اقدام کئے جا رہے ہیں۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی

واپڈا سے اس سلسلے میں رپورٹ لی گئی ہے اور اس کے مطابق۔

(الف) یہ درست ہے کہ بھلوال شہر گنجان آبادی کا شہر ہے اور اس کی آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس کی وجہ سے کئی کالونیوں کو جو نئی آبادی ہوئی ہیں۔ بجلی کی سہولت میسر نہیں ہے۔

(ب) ایسی کالونیوں یا آبادیوں کے لئے واپڈا بجلی مہیا کرنے کے کام کی لاگت وصول کرنے کے بنیاد پر COST DEPOSIT BASIS بجلی مہیا کرتا ہے۔ واپڈا کے ریکارڈ کے مطابق مذکورہ بالا کالونیوں کی تعمیر اور منصوبہ بندی کے وقت کسی نے بھی ان کالونیوں کو بجلی مہیا کرنے کے لئے رابطہ قائم نہیں کیا۔ اگر ان کالونیوں میں بجلی مہیا کرنے کی لاگت واپڈا کے پاس جمع کروا دی جائے تو ان کو بجلی مہیا کر دی جائے گی۔

ضلع جھنگ کے دیہات کو بجلی کی سپلائی

*۱۷۶: سردار زادہ ظفر عباس شاہ: کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال ۸۴-۱۹۸۳ء اور ۸۵-۱۹۸۴ء میں ضلع جھنگ کے کتنے دیہات کو Village Electrification سکیم کے تحت بجلی سپلائی کی جانی تھی۔ ان میں سے کتنے دیہات کو بجلی سپلائی کی گئی اور کتنے دیہات کو بجلی سپلائی نہیں کی گئی۔ ان باقی ماندہ دیہات کو بجلی سپلائی نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی

سال ۸۴ - ۱۹۸۳ء کے دوران ضلع جھنگ میں مختلف پروگراموں کے تحت ۱۴ دیہات کو بجلی فراہم کرنا تھی جس میں ۱۲ دیہات پچھلے سالوں کے بقایا بھی شامل تھے۔ واپڈا کی رپورٹ کے مطابق سال مذکورہ کے دوران ۲۶ دیہات کو بجلی فراہم کی گئی۔

سال ۸۵-۱۹۸۴ء کے دوران ۳۵ دیہات کو بجلی فراہم کرنا تھی۔ جس میں ۵ دیہات پچھلے سالوں کے بقایا بھی شامل ہیں۔ واپڈا کی رپورٹ کے مطابق ۸۵-۴-۳۰ تک ۲۴ دیہات کو بجلی مہیا کی جا چکی ہے۔ اور بقایا ۱۱ دیہات کو واپڈا کی اطلاع کے مطابق ۸۵/۶ ۳۰ تک مہیا کر دی جائے گی۔

تحصیل ننکانہ میں ٹیوب ویلوں کی مرمت

۱۸۶ - رانا محمد افضل خان - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) - کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں دھان کی پیداوار بڑھانے کے خاطر حکومت نے ۲۰۰ سکارپ ٹیوب ویل نصب کئے ہیں۔

(ب) - کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ ۲۰۰ ٹیوب ویلوں میں سے صرف ۴۰ ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں۔

(ج) - کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۶۰ ٹیوب ویلوں کے ناکارہ ہو جانے کی وجہ سے دھان کی پیداوار میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دھان جیسی اہم فصل کی پیداوار بڑھانے کی خاطر ناکارہ ٹیوب ویلوں کو فوری طور پر چالو کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔

(الف) تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں سکارپ نمبر ۴ کے تحت کل ۱۶۰ ٹیوب ویل نصب کئے گئے۔ یہ ٹیوب ویل بنیادی طور پر سیم و تھور پر قابو پانے کے لئے لگائے گئے۔ تاہم جن ٹیوب ویلوں کا پانی

آبپاشی کے لیے موزوں تھا ان سے آبپاشی کے لیے زائد پانی مہیا کیا گیا ہے۔ یہ درست نہیں کہ سکارپ ٹیوب ویل دھان کی پیداوار بڑھانے کے لیے ہی نصب کئے گئے۔

(ب) یہ درست نہیں۔ کل ۶۰۷ ٹیوب ویلوں میں سے ۶ ٹیوب ویل بوجہ کھاری پانی مستقل طور پر بند ہیں۔ جب کہ ۲۰ ٹیوب ویل بوجہ خرابی بور بند ہیں۔ اس طرح بقایا ۵۸۱ ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں۔ تاہم چالو ٹیوب ویل بجلی اور مشینری میں مختلف نقائص کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہو جاتے ہیں۔ جن کو درستگی کے بعد چلا دیا جاتا ہے۔ ۵۸۱ ٹیوب ویلوں میں اس وقت صرف ۴۰ ٹیوب ویل بجلی اور مشینری کے مختلف نقائص کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہیں۔ ان کی درستگی کے لیے کارروائی جاری ہے اور مرمت کے بعد انشاءاللہ عنقریب انھیں چلا دیا جائے گا۔ مختلف نقائص کی وجہ سے متاثر ہونے والے ٹیوب ویلوں کی شرح اوسطاً ۵ فیصد کے لگ بھگ ہوتی ہے۔

(ج) جیسا کہ جزو (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔ کل ۶۰۷ ٹیوب ویلوں میں سے صرف ۶۶ ٹیوب ویل اس وقت بند ہیں۔ ۶۶ ٹیوب ویلوں میں سے ۴۰ ٹیوب ویل بجلی اور مشینری میں مختلف نقائص کی وجہ سے جو عارضی طور پر بند ہیں مرمت کے بعد جلد چلا دیئے جائیں گے۔ مزید برآں تقریباً تمام ٹیوب ویل نہری رقبہ میں لگائے گئے ہیں۔ اور نہری پانی بدستور ملتا رہتا ہے۔ اس لیے مجموعی طور پر دھان کی فصل پر کوئی خاص اثر متوقع نہیں۔

(د) ۴۰ ٹیوب ویل جو عارضی طور پر بند ہو گئے ہیں ان کے لیے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔ بجلی کے نقائص دور کرنے کے لیے محکمہ بجلی واپڈا سے پیروی کی جا رہی ہے۔ جبکہ مشینری کے مختلف نقائص کی درستگی کے لیے محکمہ متعلقہ افسران اور عملہ سرگرم عمل ہے۔ امید ہے یہ تمام ٹیوب ویل عنقریب چلا دیئے جائیں گے۔ ۶ ٹیوب ویل جن کا پانی کھاری ہے۔ دوبارہ چالو نہیں کئے جائیں گے تاکہ زمین اور فصلوں کو نقصان نہ ہو۔

۲۰ ٹیوب ویل جو بوجہ خرابی بور بند ہیں۔ ان میں سے ۳ ٹیوب ویل واپڈا کی معرفت بور ہو چکے

ہیں۔ اور عنقریب چالو ہو جائیں گے۔ ۸ ٹیوب ویل ۸۶ - ۱۹۸۵ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں دوبارہ بور کرنے کے لیے شامل کئے گئے ہیں۔ جبکہ بقایا ۹ ٹیوب ویلوں کے لیے اضافی سکیم زیر غور ہے۔

تھل کینال میں پانی کی سپلائی

*۲۰۰۔ چوہدری اصغر علی۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تھل کینال میں اس وقت پنجاب کی دیگر جملہ نہروں کی نسبت پانی کم سپلائی کیا جا رہا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ نہر میں کم پانی مہیا کئے جانے کی وجہ سے لاکھوں ایکڑ اراضی برباد ہو رہی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پانی کی کمی کی وجہ سے علاقے کے لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نہر میں عوام کی ضرورت کے مطابق پانی سپلائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔

(الف) تھل کینال میں پانی Sanctioned Allocations کے مطابق دیا جا رہا ہے تاوقتیکہ دریائے سندھ پانی کی تقسیم High level Judicial Apportionment Committee جو حکومت نے مقرر کی ہے اس کی رپورٹ کے مطابق فیصلہ نہ ہو جائے اس وجہ سے تھل کینال ضرورت کم سے چل رہی ہے۔

(ب) یہ حقیقت ہے کہ کم پانی کی وجہ سے موجودہ فصلات ضرور متاثر ہو رہی ہے۔

(ج) ایسا کوئی واقعہ علم میں نہیں آیا ہے۔

(د) حکومت تھل نہر پانی کی مقدار بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن اس کا انحصار دریائے سندھ کے پانی میں اس سال اضافہ اور پانی کی تقسیم کے مستقل فیصلہ پر ہے۔

تحصیل گوجرہ میں سیم و تھور کے خلاف اقدامات

* ۲۱۳۔ چوہدری احسان الحق ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برق از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیم و تھور کی وجہ سے تحصیل گوجرہ کی بیس ہزار ایکڑ اراضی بے کار ہو گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیر زمین پانی کی سطح کو نیچے کرنے کے لیے حکومت نے متعدد بار ٹیوب ویل لگانے کا اعلان کیا لیکن ابھی تک کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی ہے ۔ جس کے نتیجے میں تمام رقبہ اب بنجر ہو چکا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سیم اور تھور پر قابو پانے کے لیے کوئی اقدامات کرنے کو تیار ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برق ۔

(الف) ۔ یہ درست ہے کہ تحصیل گوجرہ میں زیر زمین پانی کی سطح اونچی ہو جانے کے باعث متذکرہ رقبہ سیم سے متاثر ہوا ہے ۔

(ب) ۔ گوجرہ ٹاؤن میں دس ٹیوب ویلوں کی ایک سکیم ایک کروڑ روپے سے تیار ہو چکی ہے ۔ اس کی زرعی زمینوں کو سیم اور تھور کے علاج کے لیے گوجرہ ۔ کیھورہ یونٹ کی سکیم زیر غور ہے جس کا تخمینہ تقریباً ۷۹ کروڑ روپے ہے ۔ اور یہ باقاعدہ اپنی ترجیح کے ساتھ منصوبہ بندی میں شامل کی جائے گی ۔ یہ سکارپ لوئر رچنا باقیماندہ کا ہی ایک حصہ ہے ۔

(ج) ۔ حکومت نے انسداد سیم و تھور کے سلسلہ میں واضح پیش رفت کی ہے ۔ علاقہ متاثرہ کا سروے ہو چکا ہے ۔ اس کا حتمی حل گوجرہ ڈرینج پراجیکٹ (جو سکرپ ۔ ۴ کا حصہ ہے) کی تکمیل ہے ۔ یہ مرکزی حکومت کے چھٹے پنجسالہ منصوبہ میں شامل ہے ۔ لیکن کوئی مالی گرانٹ منصوبہ کے دوران مختص نہیں ہے ۔ محکمہ آبپاشی نے پراجیکٹ سروے مکمل کر لیا ہے ۔ تخمینہ پراجیکٹ کی منظوری مرکزی حکومت سے ملے گی ۔ اس منصوبے میں ۱۶۰ میل لمبی سیم نالیاں اور ۷۴ ٹیوب ویل

پایہ تکمیل کو پہنچیں گے ۔

تحصیل گوجرہ میں بجلی کی فراہمی

* ۲۱۵ ۔ چوہدری احسان الحق ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل گوجرہ کا تقریباً ۵۰ فیصد سے زائد علاقہ بجلی سے محروم ہے ۔ جبکہ حکومت کی ہدایات ہے کہ گرڈ لائن کے اطراف میں آدھے میل تک کے علاقے میں رہنے والے لوگوں کو بجلی کے کنکشن دیئے جائیں ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نظام کے تحت اہلیان علاقہ کی ضروریات کے مطابق بجلی فراہم کرنا ممکن نہیں ہے ۔

(ج) اگر بند (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ حد کو بڑھا کر ۳/۴ میل کرنے کو تیار ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں !

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔

(الف) یہ درست نہیں کہ تحصیل گوجرہ کا ۵۰ فیصد سے زائد علاقہ (دیہات) بجلی سے محروم ہے ۔ واپڈا کی رپورٹ کے مطابق تحصیل گوجرہ کے ۷۵ فی صد دیہات میں بجلی موجود ہے ۔ یہ درست ہے ۔ کہ تحصیل گوجرہ کے لیے دیہات کو بجلی فراہم کرنے کی ۱۱ کے وی لائن سے حد نصف میل مقرر ہے پسماندہ تحصیلوں کو ترجیح (WEIGHTAGE) دینے کی حکومت کی وضع کردہ پالیسی کے تحت صوبہ میں دیہاتوں کو بجلی فراہم کرنے کا سالانہ کوٹہ اس طرح مقرر کیا جاتا ہے ۔ کہ ہر تحصیل میں بجلی مہیا کردہ دیہات کی شرح فیصد پہلے مرحلے میں کم از کم ۸۹ء ۶۳ ہو جائے اس پالیسی کے تحت جن تحصیلوں میں بجلی مہیا کردہ دیہات کی شرح فیصد ۸۹ء ۶۳ یا اس سے زائد ہو چکی ہے وہاں دیہات کو بجلی فراہم کرنے کے لیے فی الحال کوئی کوٹہ نہیں دیا جاتا اسی بنیاد پر تحصیل گوجرہ میں بھی رواں مالی سال سے دیہات کو بجلی فراہم کرنے کا کوئی کوٹہ مقرر نہیں کیا گیا ۔ تاہم جونہی صوبہ کی تمام

تحصیلوں میں مذکورہ شرح فیصد ۸۹ و ۶۳ پوری ہو جائے گی تحصیل گوجرہ کو بھی اس کے حصہ کے مطابق دیہات کا کوٹہ برائے فراہمی بجلی دے دیا جائے گا۔

(ب) جیسا کہ جز الف میں واضح کیا گیا ہے جونہی صوبہ کی باقیماندہ تحصیلیں دوسری تحصیلوں کی بجلی جہاں کوٹہ دیہات کی شرح فیصد کی سطح پر آجائے گی تحصیل گوجرہ کو بھی اس کے حصہ کے مطابق دیہات کو کوٹہ برائے فراہمی بجلی دے دیا جائے گا۔

(ج) جزہائے الف اور ب میں کی گئی وضاحت کے مطابق جس وقت تحصیل گوجرہ میں کوٹہ دیہات برائے فراہمی بجلی مقرر کیا گیا۔ تو ۱۱ کے۔وی لائن سے موجودہ صورتحال مرحلہ وار کے مطابق بڑھانے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

نہر شاہدرہ کے کچے کناروں کی پختگی۔

* ۲۳۰۔ میاں علی اصغر۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نہر شاہدرہ جو جی ٹی روڈ ونڈھالہ دیال شاہ اور شیخوپورہ روڈ پر جا ملتی ہے، کے کنارے کچے ہیں۔ جس کی وجہ سے متذکرہ علاقے کے لوگوں کو باربرداری کے لیے سخت دشواری پیش آتی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ۱۰ کلومیٹر کے کچے راستے پر پختہ سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔

(الف) جی ہاں یہ درست ہے دوسری تمام نہروں کے کناروں کی طرح نہر شاہدرہ کے کنارے بھی کچے ہیں۔

(ب) حکومت کچے راستے پر پختہ سڑک بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھی۔ نہ ہی ایسا کرنا محکمہ نہر کے احاطہ عمل میں ہے۔ اس کے لیے ڈسٹرکٹ کونسل یا محکمہ شاہرات سے رجوع کیا جائے۔

تحاریکِ التوائے کار

جناب سپیکر۔ اب تحاریک التوائے کار پیش ہوں گی۔ ملک اللہ یار خاں صاحب کی طرف سے ایک تحریک التوا ہے۔

میاں عطا محمد قریشی۔ جناب والا۔ میں نے بھی تحریک التوا دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر۔ میاں صاحب آپ کی تحریک التوا پر بحث ہم ۱۲ بجے کریں تو مناسب ہوگا۔

میاں عطا محمد قریشی۔ جناب والا۔ ان کی نقول مجھے فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر۔ آپ کی تحاریک التوا کی کاپیاں آپ کو دے دیتے ہیں۔

جی ملک صاحب! آپ کی تحریک التوا ہے۔

ملک اللہ یار خاں۔ جناب والا۔ تحریک التوا پیش کرنے کے بعد اگر مجھے کچھ مختصراً کہنے کی اجازت دی جائے اور اس کے بعد اگر متعلقہ وزیر اس بارے میں وضاحت بیان فرما دیں تو شائد اس پر بحث کرنے کی نوبت نہ آئے۔ اگر اجازت ہو تو میں اس تحریک کو پڑھ دوں۔

جناب سپیکر۔ جی آپ اسے پڑھ دیں۔

گندم کی جبری سرکاری خرید

ملک اللہ یار خاں۔ جناب والا۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی جانب سے پنجاب کے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور ضلعی فوڈ کنٹرولروں کو بے قاعدہ اور غیر منصفانہ ہدایات جاری کی گئی ہیں جن کی رو سے انہیں کہا گیا ہے کہ وہ کاشتکاروں کو مجبور کر کے اس قیمت پر ان سے گندم خرید کریں جو کھلی منڈی کی قیمت سے بہت ہی کم ہے۔ اپنے بیان کی تائید میں میں ۸ جون ۸۵ء کے روزنامہ "نوائے وقت" کے صفحہ اول کے کالم دو میں شائع ہونے والی خبر کی طرف توجہ مبذول کراتا ہوں جس میں یہ بیان کیا گیا ہے ضلع شیخوپورہ کے چار انسپکٹر صاحبان کو محض اس وجہ سے معطل کر دیا گیا کہ وہ حکومت کی جانب سے مقرر کردہ ہدف کے مطابق گندم کی مقدار خریدنے میں ناکام رہے ہیں۔ یہ جناب سپیکر قواعد کی

واضح خلاف ورزی ہے کیونکہ فوڈ انسپکٹر صاحبان کے بارے میں یہ شک کیا جاتا ہے کہ وہ گندم کی اتنی ہی مقدار خریدیں گے جو کاشتکار رضا کارانہ طور پر محکمہ خوراک کو بیچنا پسند کریں گے ۔ لیکن چونکہ کھلی منڈی میں گندم کی عالیہ قیمت حکومت کی مقرر کردہ سپورٹ پرائس سے زیادہ ہے ۔ کوئی کاشتکار اسے محکمہ خوراک کو بیچنا نہیں چاہتا ۔ ضلعی انتظامیہ کاشتکاروں کو ہراساں کر رہی ہے کہ وہ اپنی گندم محکمہ خوراک کو حکومت کی مقرر کردہ سپورٹ پرائس پر بیچے حکومت پنجاب کے اس غیر قانونی اور غیر اخلاقی اقدام نے صوبے بھر کے کاشتکاروں میں بے پناہ بے چینی اور غم و غصہ پیدا کر دیا ہے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ یہ معمول رہا ہے گذشتہ سالوں میں ربیع کی فصل کے وقت تمام زمینداروں اور کاشتکاروں سے فوڈ ڈیپارٹمنٹ گندم خرید کرتا ہے ۔ لیکن کاشتکاروں کو مجبور نہیں کیا جاتا کیونکہ جو حکومت کی طرف سے قیمت مقرر کی گئی ہے وہ سپورٹ پرائس کہلواتی ہے نہ کہ کنٹرول پرائس ۔ اور یہ اسی صورت میں مقرر کی گئی ہے کہ اگر کسی کاشتکار کو کھلی منڈی میں مناسب قیمت نہ ملے تو اس صورت میں وہ اس قیمت پر یعنی حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر وہ محکمہ خوراک کو گندم بیچ سکتے ہیں ۔ یہ ایک طرح سے حکومت کی commitment ہے ۔ کہ اگر اس قیمت سے کم مارکیٹ میں گندم فروخت ہو رہی ہے تو پھر ہر کاشتکار اس مقرر کردہ قیمت پر جسے سپورٹ پرائس کہتے ہیں حکومت کو بیچ سکتا ہے اور حکومت کو وہ گندم خرید کرنا پڑتی ہے ۔ لیکن بسا اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے اور اس سال بالخصوص حکومت کی طرف سے اس قسم کی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ ایک ہدف مقرر کیا گیا ہے تمام ضلعی فوڈ افسران کے لیے کہ انہیں اتنی مقدار میں گندم خرید کرنا ہے ۔ اس صورت میں یہ تاثر لیا گیا ہے کہ جو گندم وہ خرید کر رہے ہیں وہ کاشتکاروں کو مجبور کر رہے ہیں اور یہ فی الواقع بات ہے اور یہ بات میرے علم میں بھی آئی ہے ۔ میرے اپنے ضلع میرے اپنے علاقے میں بھی کاشتکاروں کو مجبور کیا جا رہا ہے ۔ بہت سے اراکین جو اس ایوان میں تشریف فرما ہیں وہ بھی اس کی تائید کریں گے کہ مختلف اضلاع میں اس قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی ناانصافی پر مبنی ۔ اس سال بارش کے نہ ہونے

کی وجہ سے فصل ربیع اور گندم کی فصلیں متاثر ہوئی ہیں بالخصوص بارانی علاقے ہیں جن کا انحصار صرف بارش پر ہے وہاں گندم کی پیداوار اوسطاً تیس چالیس فیصد کم ہوئی۔ اس لحاظ سے بھی ان کاشتکاروں کے لیے وافر مقدار میں گندم فروخت کرنا یا پھر اس قیمت پر جو کہ کھلی منڈی سے کم قیمت ہے فروخت کرنا ان کے ساتھ بہت ناانصافی ہے اور ظلم ہے۔

میں جناب وزیر خوراک کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ اگر انہوں نے اس قسم کی ہدایات جاری کی ہوئی ہیں تو براہ کرم ان ہدایات واپس لیں اور اس ایوان کے سامنے اس بارے میں وہ ایک وضاحتی بیان دیں کہ وہ تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان اور فوڈ کے افسران کو یہ ہدایات جاری کر دیں گے کہ وہ کاشت کاروں اور زمینداروں کی مرضی کے خلاف ان کو مجبور کر کے اس قیمت پر گندم خرید نہیں کریں گے اور ساتھ ہی میں ان سے یہ بھی وضاحت چاہوں گا کہ شیخوپورہ کے چار فوڈ انسپکٹر صاحبان جو انہوں نے صرف اس بنا پر معطل کئے ہیں کہ انہوں نے مقررہ ہدف مکمل نہیں کیا ہے۔ اس کے لئے ان کے پاس کیا جواز ہے؟

جناب والا میں حیران ہوں کہ یہاں فوڈ انسپکٹر اور محکمہ خوراک کے ملازمین کو مختلف بے ضابطگیوں اور بے قاعدگیوں پر ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ایسی خبریں تو ہمیں بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ لیکن جہاں ان کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ قاعدے کے مطابق، قانون کے مطابق ان کا کوئی قصور نہیں ہے اور انہیں آپ مجبور کرتے ہیں کہ وہ ہر صورت میں کاشت کاروں کو مجبور کر کے وہ اپنا ہدف پورا کریں، جو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قواعد کی خلاف ورزی ہے، وہاں ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں اور ان کو معطل کر دیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں پر آپ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں اور آپ کے علم میں ہوتا ہے اور وزیر خوراک جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ خود بھی ایک فلور مل کے مالک ہیں۔ اور وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ان کا ان لوگوں کے ساتھ کافی رابطہ رہتا ہے۔ ان کے علم میں ہے کہ کتنی بے ضابطگیاں ہوتی ہیں۔ لیکن ان بے ضابطگیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جناب وزیر خوراک اس بارے میں وضاحت فرمائیں گے اور ایوان کو یہ تعین

دہانی کروائیں گے کہ ان فوڈ انسپکٹرز کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اور معطل کیا گیا ہے وہ اس بنا پر معطل نہیں کیا گیا ہے کہ انہوں نے مقررہ ہدف کے مطابق گندم خرید نہیں کی ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یقین دہانی کرائیں گے کہ وہ محکمہ خوراک اور ضلعی انتظامیہ کی طرف یہ خصوصی ہدایات روانہ فرمائیں گے کہ وہ کاشت کاروں اور زمینداروں کو مجبور نہ کریں کہ وہ سپورٹ پرائس پر گندم کی خرید کریں۔ شکریہ۔

پارلیمانی سیکرٹری۔ جناب والا چونکہ گورنمنٹ پنجاب نے کسی جگہ پر ڈپٹی کمشنر صاحبان کو کوئی بھی ایسا حکم جاری نہیں کیا کہ جس سے وہ زبردستی کاشت کاروں سے گندم لی جائے۔ یہ چار فوڈ انسپکٹر صاحبان، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سب مفروضے پر بات ہے۔ کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم دیا گیا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے کوئی اس قسم کا حکم نہیں دیا ہے۔ اس لئے یہ بات مفروضے پر مبنی ہے۔ رہی یہ بات کہ چار انسپکٹر معطل کئے گئے۔ یہ بات درست ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے کاشت کاروں کو گندم خریدنے کے بارے میں تنگ کیا تھا۔ وہ سابقہ روایات کے تحت کچھ وزن زیادہ مانگتے تھے۔ اس لئے محکمہ کو جب اور وزیر موصوف کو اطلاع پہنچی تو انہوں نے یہ کہا کہ کاشت کاروں کو تنگ نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا ان کو معطل کر دیا جائے۔ اور اس کے بعد یہ بات بھی غلط ہے کہ زبردستی گندم خریدنے کے لئے حکومت پنجاب نے یہ کام کیا ہے۔ بلکہ شیخوپورہ کے اندر ۲۷ سینٹر ہیں۔ اور ۲۷ سینٹروں میں کافی سے زیادہ انسپکٹرز موجود ہیں۔ اگر یہ بات ہوتی تو حکومت پنجاب ان سب کو معطل کرتی۔ چونکہ کسی بھی جگہ پر حکومت پنجاب کا ہدف پورا نہیں ہوا ہے۔ جتنا کہ مقرر کیا گیا ہے اگرچہ وہ رضاکارانہ ہے۔ پھر بھی فاضل دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ جو نکات انہوں نے بیان کئے ہیں۔ ہم اس پر بھی غور کریں گے اور ہم کوشش کریں گے کاشت کاروں کو صوبہ میں کہیں بھی تکلیف نہ ہو۔ پنجاب کے کاشت کاروں کی خدمت ہی حکومت پنجاب کا فرض ہے

حاجی محمد افضل چن۔ پوائنٹ آف آرڈر سر! جناب والا۔ جو نکات ملک صاحب نے اٹھائے ہیں۔ وہ سب حقیقت پر مبنی ہیں۔ ساری کی ساری باتیں بالکل درست ہیں۔ اس قسم کے احکام تحریری نہیں دیئے جاتے۔ تمام ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ حکومت نے اتنی گندم لینی ہے اتنی گندم

پوری کرو۔ چاہے ان کو پکڑو، چاہے مارو جس طرح بھی ہو سکے ڈیمانڈ پوری کرو۔ جناب والا۔ یہ ملک صاحب کی بات بالکل صحیح اور درست ہے۔ جناب والا ہمارے علاقہ میں ایسا ہو رہا ہے مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ جب بھی حقیقت بیان کی جائے۔ خدارا اس کا ساتھ دیا کریں۔ آپ سچائی کو کیوں دباتے ہیں۔ جناب والا اگر آپ حقیقت کو اسی طرح آپ دباتے رہے۔ دفناتے رہے۔ تو اس اسمبلی میں آپ کیا کام کریں گے۔ زمینداروں کا گلا تو آپ پہلے ہی کاٹ چکے ہیں۔ کوئی چیز زمینداروں کے پاس نہیں ہے۔ اگر سینٹ کی کوئی بوری پر کوئی کنٹرول نہیں ہے تو جناب گندم پر کنٹرول کیوں ہے؟ کوئی بھی زمیندار آزاد نہیں ہے جکھڑ پورا یوان ہی زمینداروں کا ہے۔ لہٰذا زمینداروں کو غیر زمینداروں سے درخواست نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ہمیں اپنے حقوق چھیننے چاہئیں۔

جناب سپیکر: اچھا حضور آپ تشریف رکھیں۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔

جناب محمد افضل چن: جناب والا ملک صاحب کی بات صحیح تھی۔ سالار صاحب نے اس کو غلط بیان کیا۔ اگر صحیح بات کو غلط رنگ دیا جائے تو اس پر پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے۔

وزیر قانون: جناب والا! اس بات اتنی ہے کہ سالار صاحب نے ملک صاحب کی تحریک التوائے کار پر وضاحتی بیان دیا ہے۔ اب میں ملک صاحب سے دریافت کروں گا کہ کیا آپ پارلیمانی سیکرٹری کی اس وضاحت سے مطمئن ہیں یا اس کو پریس کرتے ہیں پھر اس کے بعد ہاؤس کی اجازت چاہنی ہوگی کہ آیا اس تحریک التوائے کار کو consider کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ ملک صاحب سے گذارش ہے کہ وہ فرمادیں کہ اس بیان کے بعد کوئی احکامات ان کے فرمان کے مطابق جاری نہیں ہوئے۔ کیا وہ مطمئن ہیں یا ابھی پریس کرتے ہیں؟

ملک اللہ یار خان: جناب والا ایک تو جناب پارلیمانی سیکرٹری نے فوڈ انسپکٹروں کے بارے میں جو بیان دیا ہے۔ ان کو اس بنا پر معطل نہیں کیا گیا ہے کہ انہوں نے مقررہ ہدف پورا نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس بنا پر ان کو معطل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اس اپنی کارروائی کے سلسلہ میں کسی کوتاہی کا ارتکاب

کیا ہے۔ اگر ان کا یہ بیان درست ہے تو میں مزید اس سلسلہ میں مصر نہیں ہوں گا لیکن میں ان سے یہ گذارش ضرور کروں گا کہ ایک بار پھر وہ اس پر سوچ لیں کہ آیا وہ یہ بیان درست فرما رہے ہیں یا نہیں۔ اور دوسری بات جناب والا ہے جہاں تک ان کے ذاتی بیان کا تعلق ہے یہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی ہدایات جاری نہیں کیں۔ ہدایات انہوں نے صرف یہ جاری کی ہیں کہ تمام کاشت کاروں سے اس مقدار کے مطابق گندم خرید کی جائے جو کہ انہوں نے مختلف اضلاع میں مختلف علاقوں میں ہدف مقرر کیا ہوا ہے اور انہیں یقین ہے کہ وہ اس سے انکار نہیں کریں گے۔ اور مجھے بھی اس کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ مقررہ حد تک اپنا ہدف پورا کریں۔ بشرطیکہ کاشت کاروں زمینداروں کو اس قیمت پر فروخت کرنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ جناب والا۔ جو ایگزیکٹو ہدایات جاری کی ہیں۔ وہ اس سے قطع نظر ہیں۔ میں تحریک التوا پیش کر رہا ہوں۔ وہ اس بنیاد پر کر رہا ہوں کہ جو ایگزیکٹو ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ واضح طور پر ان میں یہ کہا گیا ہے کہ آپ نے یہ ہدف ہر صورت میں پورا کرنا ہے۔ اور وہ ضلعی انتظامیہ کے ملازمین دیہی سطح پر پٹواری کی سطح تک فوڈ انسپکٹر کی سطح تک ان کو یہ سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کو ہر صورت میں یہ ہدف پورا کرنا ہوگا۔ میری گذارش ہے کہ بارانی اضلاع میں خاص طور پر جس علاقے میں تعلق رکھتا ہوں اور بہت سے دیگر ممبران بھی بارانی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر علاقہ میں گندم دو تین روپے اس کی قیمت زیادہ بھی ہے تو ایک قومی فریضہ سمجھ کر کاشت کار اس کو فروخت کرنے میں قطعی طور پر کوئی حرج نہیں سمجھتا ہے اور وہ خوشی سے اپنی گندم گورنمنٹ کو فروخت کر دیتے ہیں۔ لیکن جہاں پر قیمت پانچ سے دس یا پندرہ روپے تک زیادہ ہو تو اس صورت میں وہ یقیناً کاشت کار کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے اور ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ ۱۰، ۱۵ روپے کم پر اپنی گندم فروخت کریں۔ اور ان کے لئے یہ بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ پانچ دس روپے کم قیمت پر وہ محکمہ خوراک کو گندم فروخت کریں۔ میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ وہ اس ضمن میں یہ بیان فرما دیں کہ وہ تمام ضلعی انتظامیہ کے محکمہ خوراک کے افسران کو واضح طور پر تحریراً ہدایت فرمائیں کہ وہ کسی کاشت کار کسی زمیندار کو مجبور نہ کریں کہ وہ

اس قیمت پر اپنی گندم فروخت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک۔ میں فاضل رکن کی اس بات سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں اور پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ۔۔۔۔

رانا پھول محمد خان: جناب والا میں ملک صاحب کی تائید کرتا ہوں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر: آپ کس ضمن میں بات کر رہے ہیں؟

رانا پھول محمد خان: جناب والا میں ملک صاحب کی تائید کرتے ہوئے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے جواب کو مدنظر رکھتے ہوئے، صرف ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور اسی تحریک التوا کے سلسلہ میں گذارش کرنا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔

چوہدری خادم حسین۔ (جہلم): پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ کیا Mover کے علاوہ اس پر کوئی بحث کر سکتا ہے؟

رانا پھول محمد خاں: ہاں اگر جواب غلط ہو یا اس کو کوئی شک ہو تو وہ بات کر سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر: وزیر قانون صاحب اس سلسلہ میں کیا فرمائیں گے۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون: جناب والا یہ تحریک التوا ابھی ایوان کے سامنے پیش نہیں ہوئی ابھی ایوان نے اس پر بحث کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے فی الحال اس پر کوئی اور ممبر اس پر بات نہیں کر سکتا ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان: اور اگر جواب غلط ہو تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر قانون: جناب والا ان کی زبان یا تو ہمارے حوالے کی جائے (قہقہے) یا کہیں گروی رکھی جائے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر: رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون: جناب والا ریزولیشن جو اس وقت زیر بحث ہے اگر پورے ایوان کا یہ حصہ اس بات کی اجازت نہ دیدے۔ یہ تحریک التوا اس ایوان کی ملکیت نہیں ہوگی۔ یہ ابھی تک ان مراحل میں ہے۔

مسٹر سپیکر: یہ درست ہے جب تک یہ ایوان کی ملکیت نہیں ہو جاتی اور جس وقت تک اس پر بحث کا وقت

مقرر نہیں کیا جاتا اس وقت تک Mover اس پر بات کر سکتے ہیں اور متعلقہ محکمہ اس کا جواب دے سکتا ہے۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا پھر اس پر متعلقہ وزیر کو بات کرنی چاہیئے وزیر قانون بھی بات نہیں کر سکتے۔

مسٹر سپیکر : رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون : مجھے سپیکر صاحب نے حکم دیا ہے میں اس کے مطابق بات کر رہا ہوں۔

مسٹر سپیکر : رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں نے وزیر قانون صاحب کو کہا تھا اور وہ اس کی وضاحت کر رہے ہیں۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا یہ مختار اعوان نہیں ہو سکتے۔

وزیر قانون : جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ ایک پوزیشن تو واضح ہے اب دوسری پوزیشن یہ ہے کہ محکمہ نے اپنی پوزیشن واضح کی ہے۔ جس طرح سے جناب کے سامنے واضح کیا جا رہا ہے اس سے اگر وہ مطمئن ہیں تو ٹھیک ورنہ یہ پھر . . .

مسٹر سپیکر : نہیں ایسی کوئی بات نہیں صدیق سالار صاحب ابھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون : جی ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک : جناب والا جیسا کہ معزز رکن نے فرمایا ہے اس کے مطابق ڈپٹی کمشنر صاحبان کو حکم جاری کیا جا رہا ہے اور آئندہ بھی کسی کاشت کار کو تنگ نہیں کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

مسٹر سپیکر : جی ملک صاحب۔

ملک اللہ خان : جناب والا۔ حکومت پنجاب کی اس یقین دہانی کے پیش نظر میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں کہ ان کے کہنے کے مطابق محکمہ خوراک اور حکومت پنجاب کی طرف سے تمام انتظامیہ کو ہدایات جاری کر دی جائیں گی۔

مسٹر سپیکر : شکریہ ملک صاحب۔ چوہدری اکرام الحق صاحب۔

چوہدری صاحب تحریک التوا کے لئے دس منٹ باقی ہیں۔ آپ ذرا جلدی کیجئے۔

ٹریفک پولیس کی جانب سے عیدی کی وصولی

چوہدری اکرام الحق : جناب والا حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک ایسے واضح معاملے کے متعلق بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی کا التوا چاہتا ہوں ۔ واقعہ یہ ہے کہ مورخہ ۹ جون ۱۹۸۵ء کو پاکستان ٹائمز میں مندرجہ ذیل خبر چھپی ہے جس سے پنجاب میں رہنے والے لاکھوں ٹرانسپورٹروں اور ٹرانسپورٹ ورکروں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ خبرنامہ پڑھ کر میں سنا دیتا ہوں' اس کا جناب caption ہے ۔

POLICE HAVE BEGUN TO COLLECT 'EIDEE'

Some functionaries of the Government Departments have begun collecting 'Eidee' from members of the Police. The Police, it is learnt, are in the vanguard in this new unofficial "tax". They stop buses, trucks and wagons and collect "Eidee". Drivers have been hard hit by this "Jugga Tax".

Owing to Ramzan and intense heat only a very few people travel by buses and wagons these days. Transporters, therefore, don't earn enough to be able to grease the palms of police officials every day.

جناب والا ۹ جون کی پاکستان ٹائمز کی خبر کے بعد مورخہ ۱۰ اور ۱۱ جون کو اردو کے اخباروں میں بھی یہ خبر چھپ چکی ہے اور معزز اراکین اسمبلی بھی جانتے ہیں اور پبلک بھی جانتی ہے کہ ہر عید پر پولیس ڈیپارٹمنٹ اور خاص طور پر ٹریفک والوں کا یہ رواج بن چکا ہے کہ وہ ٹرانسپورٹروں سے عیدی نہیں بلکہ جگا ٹیکس وصول کرتے ہیں ۔ عید کے دنوں میں چھوٹے روٹ پر چلنے والی ویگن اور ٹرک صرف اس لئے کھڑے کر دیئے جاتے ہیں کہ ان کو کرایہ کم وصول ہوگا اور پولیس کو عیدی زیادہ دینی پڑے گی ۔ ان حالات میں متعلقہ وزیر سے یہ گذارش کروں گا کہ وہ اس سلسلہ میں واضح بیان دیں کہ اس بارے میں انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں اور آئندہ کے لئے ان کا کیا ارادہ ہے' اس کے بعد میں غور کروں گا کہ میں نے اس تحریک کو پریس کرنا ہے یا نہیں ۔

راجہ جاوید اخلاص : جناب والا میں ملک صاحب کی اس تحریک کی پرزور حمایت کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر: ابھی یہ فیصلہ ہونا باقی ہے اور ہاؤس میں ... ہونے سے پہلے اور اس پر عام بحث کے لئے ٹائم مقرر ہونے سے پہلے صرف معزز حضرات بات کر سکتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی وضاحت۔

وزیر قانون: جناب والا اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک اس تحریک التوا کا تعلق ہے اس میں میرے خیال میں صرف رمضان کے مہینے میں کچھ تکلیف محسوس ہو رہی ہے ورنہ ان کا خیال ہے کہ رمضان کے بعد اگر کوئی اس قسم کا ٹیکس وصول کیا جائے تو اس پر اعتراض معلوم نہیں ہوتا، چونکہ آجکل ساری کام میں مصروف ہے ... مجھے اس میں کوئی کچھ نہیں آتی یہ تو ایک مستقل مسئلہ ہے۔

جناب والا اس مرحلہ پر میں دو باتیں کہنا پسند کروں گا کہ یہ ایک انتہائی قابل افسوس بات ہے ہم اس پر یہ نہیں کہتے کہ یہ کوئی اچھی صورت حال ہے، درست ہے، لیکن ٹھیک بات تو یہ ہے کہ یہ تمام چیز ایک مفروضے پر مبنی ہے اور اس کے لئے کوئی خاص مثال پیش نہیں کی گئی اور نہ ہی اس کی نشاندہی کی گئی ہے، نہ کوئی ایسا واقعہ پیش کیا گیا ہے صرف ایک اخباری خبر کو اس کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بیان بھی کہ رمضان المبارک اور سخت گرمی کے باعث ان دنوں بہت کم لوگ بسوں اور ویگنوں میں سفر کرتے ہیں۔ بنا بریں ٹرانسپورٹ حضرات ...

رانا پھول محمد خان: بسوں میں تو جگہ نہیں ملتی اگر یہ بسوں میں سفر کریں تو پتہ چلے۔

مسٹر سپیکر: رانا صاحب آپ بات کو پہلے سمجھ لیا کیجئے۔ وزیر موصوف ان کی تحریک التوا کے اغراض ہا رہے ہیں اور وہ اپنی طرف سے کوئی statement نہیں دے رہے۔

چوہدری ممتاز حسین: پوائنٹ آف آرڈر سر!

مسٹر سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

چوہدری ممتاز حسین: جی ہاں!

وزیر قانون: جناب والا میرے لئے مشکل یہ ہے کہ نہ تو رانا صاحب کو انگریزی سمجھ آتی ہے اور نہ اردو

پڑھنی آتی ہے دونوں ...

مسٹر سپیکر : چوہدری ممتاز صاحب آپ فرمائیں۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا آپ کے سننے میں بھی کمی ہے۔ (قہقہے)

وزیر قانون : اور آپ کے پڑھنے میں بھی کمی ہے بلکہ دونوں چیزوں میں کمی ہے۔

مسٹر سپیکر : چوہدری ممتاز صاحب۔

چوہدری ممتاز حسین : جناب والا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ٹریفک پولیس نے جو نذرانہ شروع کیا ہے، آیا وہ نذرانہ لیتے وقت ٹریفک پولیس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ اس کی رسید کاٹیں اور رسید کاٹ کر وہ ریکارڈ میں رکھیں۔

مسٹر سپیکر : چوہدری صاحب یہ آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون : رانا صاحب جتنا وقت آپ اس پر صرف کرتے ہیں تھوڑا سوچنے پر بھی وقت دیا کریں، دماغ کو استعمال کریں تو۔

جناب مناظر علی رانجھا : جناب والا میں کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔

جناب مناظر علی رانجھا : جناب والا رانا صاحب نے وزیر قانون کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ جناب والا غلط بیانی غیر پارلیمانی لفظ ہے اس لئے اسے کارروائی سے خارج کیا جائے۔

(قطع کلامیاں)

ایک آواز : یہ غیر پارلیمانی نہیں ہے۔

جناب مناظر علی رانجھا (سرگودھا) : جناب والا یہ غیر پارلیمانی ہے یہ ایوان کی روایات ہیں آپ اس سلسلہ میں کارروائی دیکھ سکتے ہیں۔

مسٹر سپیکر : میاں مناظر علی رانجھا صاحب نے جو فرمایا ہے کہ رانا صاحب نے وزیر موصوف کے بارے میں یہ

کہا ہے کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اور غلط بیانی غیر پارلیمانی لفظ ہے۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

وزیر قانون : جناب والا رانا صاحب جس رفتار سے واپسی کا سفر طے کئے ہوئے ہیں یہ کہاں پہنچ جائیں گے جناب (قہقہے)۔

رانا پھول محمد خان : میرے لیئے یہ لازم ہے جس سے آپ کی دل آزاری ہو تو آپکو پتہ نہیں میرے دل کا۔ کہ میں آپ کی دل آزاری کو برداشت ہی نہیں کر سکتا۔

(قہقہہ)

چوہدری ارشاد علی : جناب سپیکر۔

جناب سپیکر : جی! چوہدری صاحب۔

چوہدری ارشاد علی : یہ انہی کے مسئلے کے متعلق ہے جیسا کہ بات کر رہے ہیں کہ کوئی مثال Code نہیں کی گئی۔ حال ہی میں اوکاڑہ کے قریب ٹریفک پولیس نے ایک ڈرائیور کو گولی مار دی۔

جناب سپیکر : جی آپ اس پر تقریر نہیں فرما سکتے sorry چوہدری صاحب تشریف رکھیں۔

وزیر قانون : جناب والا میں عرض کروں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر : چوہدری صاحب آپ adjournment motion پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون : جناب والا میں اس adjournment motion کے بارے میں عرض کروں گا کہ اسکے الفاظ یہ ہیں کہ پاکستان ٹائمز میں یہ خبر چھپی ہے کہ پنجاب میں لاکھوں ٹرانسپورٹروں اور ٹرانسپورٹ ورکروں میں ایک بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے اور ان کی طرف سے ایک بات یہ آئی ہے کہ رمضان المبارک اور سخت گرمی کے باعث ان دنوں بہت کم لوگ بسوں اور ویگنوں میں سفر کرتے ہیں ان ٹرانسپورٹر حضرات کو اتنی معقول آمدنی نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جب ان کی معقول آمدنی رمضان شریف کے بعد شروع ہو جائیگی اس کے بعد ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ تو میں ان الفاظ کو دہراتے ہوئے یہ عرض کرونگا کہ اس تحریک کو

کرتے ہوئے میں صرف اس معزز ایوان کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس قسم کے oppose واقعات قابل افسوس ہیں اور ہم سب اس بارے میں فکرمند ہیں کہ اس قسم کی باتیں نہ ہوں۔ اس بارے میں اوّل تو کوئی حتمی یا کوئی مثالی بات اس میں موجود نہیں ہے نہ فاضل ممبر نے اس بارے میں کوئی particular مثال اپنی تحریک میں پیش کی ہے۔ نہ ہی اپنی short statement میں کوئی بات بتائی ہے کہ کسی جگہ کوئی خاص واقعہ ایسا ہوا ہے۔ کیونکہ یہ ایک مفروضے پر مبنی ہے تاہم میں اس ہاؤس اور کو آئی جی صاحب کی طرف سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس بات کا سختی سے محاسبہ کیا جائے گا اگر کوئی فاضل یا کوئی پبلک کا آدمی اس بارے میں کوئی particular instance لائے گا اس پر سختی عمل کیا جائے گا۔ اس پر ایکشن لیا جائے گا۔ اور کوشش کی جائے گی کہ کوئی اس قسم کی چیز وجود میں نہ آئے تاہم میں سمجھتا ہوں کہ اس ایک مبہم سے الزام پر التوائے کار کی تحریک قابل پیش رفت نہیں ہے۔ اسکو اِس statement کے ساتھ میں oppose کرتا ہوں۔

رانا پھول محمد خان : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا جب کوئی تحریک التوائے کار اس معزز ایوان میں جناب پیش کر دیں mover اسکو move کرے اور وزیر قانون صاحب اس کا جواب دے دیں تو پھر یہ ضروری ہے کہ آپ ہاؤس کی رائے لیں کہ اسکو زیر بحث لانے کے لئے ہاؤس تیار ہے۔ اجازت دیتا ہے یا نہیں۔ تو اب اگر آپ اجازت دیں اس پر ہاؤس کی رائے معلوم کریں تو میرے خیال میں ۹۰ ارکان اس پر بحث کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر : شکریہ لیکن میں نے تو آپ سے یہ ضوابط معلوم کرنے کے لئے دریافت نہیں کیا۔ قہقہہ

وزیر قانون : یہ میرا خیال ہے کہ اگر آپ خود بھی معلومات اپنے پاس رکھیں تو کچھ آپ کے پاس بھی ہوں گے۔

جناب سپیکر : چوہدری صاحب اس کے بارے میں آپ نے کوئی واضح بات کو کرنے کے لئے نہیں کی میرے خیال میں کہ یہ جو . . . . . .

(تالیاں)

وزیر قانون : جناب والا میں اس پوزیشن میں ہوں۔ میں نے اس کی تردید کی ہے کہ ایسا کوئی واقعہ سامنے نہیں لایا گیا تاہم میں نے اس بات کی تسلی بھی کروائی ہے کہ آئی جی صاحب آج ہی بطور خاص اس بات کے لئے ہدایات جاری کریں گے اور اس بات کے منتظر رہیں گے کہ کوئی ایک واقعہ بھی اگر ان کے نوٹس میں لایا جائے فاضل ممبران کی طرف سے یا پبلک کی طرف سے تو اس پر سختی سے اس کا محاسبہ ہوگا اس کے باوجود اگر فاضل ممبر مطمئن نہیں ہیں تو پھر وہی طریق کار ہوگا کہ ہاؤس سے پوچھ لیا جائے۔

جناب سپیکر : آپ اگلی بات کرنے سے پہلے . . . . تشریف رکھیں ذرا تشریف رکھیں جناب چیمہ صاحب تشریف رکھیں۔ ہاں جی چوہدری صاحب آپ نے لا منسٹر صاحب کی وضاحت اس سلسلے میں سن لی ہے۔ اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

چوہدری اکرام الحق : جناب والا وزیر قانون نے جو سٹینڈ لیا ہے کہ mover کو رمضان شریف کے مہینے میں اس ٹیکس کی ادائیگی پر اعتراض ہے حالانکہ اگر وہ خبر کا مفہوم صحیح معنوں میں پڑھیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ ٹرانسپورٹروں نے تو دو چیزوں کا رونا رویا ہے۔ ایک تو ان کو سواریاں نہیں ملتیں اور دوسرا اوپر سے پولیس بھی تنگ کرتی ہے۔ تو فاضل وزیر قانون غالباً خبر کو غلط سمجھے ہیں۔

(تالیاں)

تو میں جناب والا ان کی اس وضاحت سے مطمئن نہیں ہوں۔ اور میں معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ leave grant کریں اور اس پر ایکشن لیا جائے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر : adjournment motion کے بارے میں عام طور traditions یہ ہیں۔ کہ جو adjournment motions پیش کی جاتی ہے۔ اس پر mover اپنا اظہار خیال فرماتے ہیں۔ حکومتی حلقوں کی طرف سے اس پر وضاحت آجاتی ہے۔ اور اس adjournment motion کو عام طور پر withdraw کر لیا جاتا ہے تاکہ اگلی

adjournment motions کو take up کیا جائے

کا مفہوم جو میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ ہاؤس کی کارروائی کو ملتوی کر کے public interest

کی بات ہاؤس میں discuss ہو سکے تاکہ متعلقہ quarters سرکاری حکام اور

حکومتی حلقے کے نوٹس میں آ جائے اس پر بحث ہو جائے اس پر حکومت کی طرف سے یقین دہانی کرا دی

جائے۔ اور اس پر mover اعتراض نہ کریں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ ہاؤس کے

interest میں ہے کہ اس پر اگلی adjournment motions کی جا سکتی

ہے۔ اور اس طرح اگلی یہ نہ سمجھے گا کہ میں ہوں خدانخواستہ اسکی مخالفت کر رہا ہوں

leave of the House ہو جائے گی تو پھر ایک ہی adjournment motion کو آپ

take up کر سکتے ہیں۔ اور اگلی adjournment motion نہیں آ سکیں گی۔

رانا پھول محمد خان : نکتہ وضاحت جناب میری گذارش ہے کہ جب وزیر متعلقہ یا حکومتی نمائندہ اس کا جواب

دے دے یا تو جناب اس کو پہلے rule out کر دیتے اس کے بعد جناب کو یہ اختیار نہیں رہتا

کہ جناب یہ حکم دے دیں کہ یہ پیش نہیں ہو سکتی۔ جناب والا جناب کو ہاؤس کی رائے طلب کرنی چاہیئے اور اگر اس

میں ایک مقررہ تعداد یہ کہے کہ یہ مسئلہ زیر بحث آنا چاہیئے تو پھر وہ زیر بحث آئے گا۔ ایوان کے حقوق آپ

سلب نہیں کر سکتے۔ وزیر قانون سلب نہیں کر سکتے سارا ہاؤس متفق ہے اسکو زیر بحث لایا جائے۔

جناب سپیکر : یہ اگلی بات ہے رانا صاحب۔ آپ بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر : جی فرمائیے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : آپ کا فرمان درست ہے ہماری طرف سے بھی اس حد تک ضد نہیں

ہونی چاہیئے۔ لیکن جہاں تک وزیر موصوف کے غصے کا تعلق ہے انہیں ایسا غصہ نہیں کرنا چاہیئے تھا کہ یہ نہیں وہ

نہیں جہاں تک ایسے واقعات ہیں وہ کس کے علم میں نہیں ؟ ہم روز اس پر بات کر رہے ہیں کہ جناب یہ ہو رہا

ہے وہ ہو رہا ہے۔ جہاں تک ان واقعات کا تعلق ہے ایمانداری سے ہر آدمی اس کو مانتا اور جانتا ہے اور ایسا ہوتا رہتا ہے اور ہو رہا ہے۔

(تالیاں)

باقی یہ ان کی تسلی کرا دینی کافی تھی کہ آئندہ وہ سختی سے انہیں منع کریں گے اور اگر سختی سے نہیں منع کریں گے۔ تو منت سے کریں گے۔ جہاں تک یہ بات کہ انہوں نے یہ نہیں کہا وہ نہیں کہا۔ ہمیں discourage نہیں کرنا چاہیئے۔ ہم آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں التوا کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کا سارا کام ہم suspend کر دیں۔

جناب سپیکر : جی شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ میں اب چوہدری اکرام الحق صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ اب ان کی اس سلسلے میں کیا رائے ہے؟

چوہدری اکرام الحق : میں نے تو معزز ایوان سے leave grant کرنے کی اپیل کی ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان : ہاؤس اس کے حق میں ہے۔

جناب سپیکر : یہ leave grant ہو جاتی ہے میں آپ کی بات ایوان کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ لیکن اس کے بعد کیا ہو گا کہ صرف بحث ہی ہو گی نا۔ نصف گھنٹے کے لئے گھنٹے کے لئے اس پر مزید discussion ہو جائے گی۔

رانا پھول محمد خان : آپ کسی اور وقت پر بھی اس کو ملتوی رکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر : بحث تو اس پر ہو چکی ہے۔

رانا پھول محمد خان : ان کی رائے سے اس پر سارے ایوان نے بحث کرنی ہے۔

جناب سپیکر : رانا صاحب تشریف رکھیں Yes please take your seat.

رانا پھول محمد خان : اس بحث کو آپ کسی وقت کے لئے ملتوی بھی کر سکتے ہیں۔ ضابطے کے مطابق آپ کو اختیار ہے۔

جناب سپیکر : لیکن آپ کا علاج کون کرے کہ آپ بغیر دریافت کئے ضابطے بناتے ہیں۔ چوہدری صاحب۔

(قطع کلامیاں)

چوہدری اکرام الحق : جناب سپیکر میں تو دو دفعہ گذارش کر چکا ہوں۔

جناب سپیکر : چوہدری اکرام الحق کی تحریک التوائے کار کو Leave of the House کے لئے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر : . . . . . راجہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں۔

راجہ خلیق اللہ خاں : قاعدہ نمبر ۶۹ کہتا ہے کہ اگر سپیکر سمجھے کہ تحریک in order ہے، تو پھر ارکان اسمبلی کی ووٹنگ لے لی جائے۔

جناب سپیکر : اس کا in order قرار دینا اس سے پہلا مرحلہ ہے۔ . . . . . چیمہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں اس کو in order قرار دے چکا ہوں۔ لیکن اب Leave of the House کے لئے فاضل ممبر اصرار کرتے ہیں تو ایوان کی کیا رائے ہے کہ اس کی اجازت دیتے ہیں آپ؟

(اجازت ہوئی)

اس پہ وزیر قانون معترض ہیں اور چاہتے ہیں کہ ووٹنگ کھڑے ہو کر کرائی جائے جو معزز اراکین اس حق میں ہیں کہ Leave grant کی جائے وہ اپنی نشستوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

(گنتی کی گئی)

اب جو معزز اراکین اس کے مخالف ہیں وہ اپنی نشستوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

(گنتی کی گئی)

۱۵۔ تاریخ کو اس پہ بحث کی جائے گی۔ وقت کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔

Please take your seats. Leave is granted

* * * *

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

- - - - + (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

جناب سپیکر : رانا صاحب تشریف رکھیں، راجہ صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔ مخدوم زادہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کریں گے .... رانا صاحب

... آپ تشریف رکھیں رائے صاحب، مخدوم صاحب آپ سے پہلے پوائنٹ آرڈر پر بولنا چاہتے تھے میں نے ان کو اجازت دے دی ہے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : جناب سپیکر ! یہ جتنی کارروائی ہوئی ہے اس سے ہاؤس کی قدر و منزلت بڑھی نہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ ساری کارروائی آپ [illegible] فرمادیں۔

جناب سپیکر : مخدوم زادہ صاحب کی تجویز پہ آپ کو اتفاق ہے (اتفاق ہوا) تو یہ کارروائی جس میں نامناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ایک دوسرے کے لئے۔ اس کو [illegible] کیا کیا جاتا ہے۔

جناب فضل حسین راہی : غیر سرکاری .....

جناب سپیکر : راہی صاحب ذرا تشریف رکھیں گے میں رائے صاحب کو پوائنٹ آرڈر پہ بولنے کی اجازت دیتا ہوں۔

رائے جعفر خاں : وزیر قانون صاحب نے جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں، وہ بڑے عظیم آدمی ہیں . . . .

جناب سپیکر : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے .

رائے جعفر خاں : تو تحریک استحقاق کہہ لیں .

جناب سپیکر : یہ تحریک استحقاق بھی نہیں ہے .

رائے جعفر خاں : جو آپ فرمائیں وہی درست ہوتا ہے جناب .

(قہقہہ)

وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں جو غیر پارلیمانی ہیں کیونکہ وہ بزرگ ممبر ہیں .

جناب سپیکر : اس پہ بات ختم ہو چکی ہے. رائے صاحب اس پہ بات ہو چکی ہے . وہ الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں جو بھی انہوں نے کہے تھے .

رائے جعفر خاں : حذف کر دینے سے تو بات نہیں. مہربانی کر کے وہ زبانی طور پہ کہہ دیں .

رانا پھول محمد خاں : وزیر قانون بھی

رائے جعفر خاں : فیصلہ کیا ہوا جناب میرے پوائنٹ آف آرڈر کا .

جناب سپیکر : فیصلہ یہ ہوا کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے . لہذا تشریف رکھیں.

رائے جعفر خاں : یہ تو پہلے پتہ تھا جناب

(قہقہہ)

میاں محمد اسحاق صاحب : جناب سپیکر .

جناب سپیکر : میاں صاحب یہ رائے صاحب کی کسی بات پہ پوائنٹ آف آرڈر ہے .

میاں محمد اسحاق صاحب : نہیں جی ! ایک بات کی آپ وضاحت کروانا چاہتا ہوں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تحریک التوائے کار پہ صرف بحث ہو سکتی ہے . یہ سارے اراکین اسمبلی بحث کے لئے یہاں

بیٹھے ہیں۔ اگر کسی بات پہ عملدرآمد نہیں ہونا تو پھر اس تحریک التوا کے کار دینے کا کیا فائدہ۔ ان پہ کارروائی ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر : قبل اس کے کہ آپ اپنی بات تقریر کے انداز میں کریں یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے ضابطہ ہے اور اس سلسلہ میں میں اس کی وضاحت پھر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی بات پوائنٹ آف آرڈر پہ شروع کریں۔ اس سے پہلے آپ کو اجازت لینا ضروری ہے۔

(جناب فضل حسین راہی کھڑے ہوئے)

جناب سپیکر : پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں؟

جناب فضل حسین راہی : جی سر! میں صرف ایس گل کے کہ ایہہ کارروائی جیہڑی ہاؤس دی ہوئی اے۔ جنی دیر تک وہی ہوئی اے۔ مخدوم صاحب نے بہت اچھا کیتا کہ جیہڑا پوائنٹ آوٹ کیتا کہ ایہنوں حذف کر دیو۔ میں ہاؤس نوں ایس گل دی مبارکباد دینا کہ ایناں نے ایہہ کارروائی حذف کیتی لیکن ایندے نال نال جے آئندہ کوشش کرن کہ نوں سس دی لڑائی نا ای ہووے تے بہتر آ۔ رانا صاحب دی یا وزیر قانون صاحب دی اک دوسرے نوں تھلے کر دے کر دے دونویں ای نیویں ہو جاندے نیں تے دونوں دی عزت کوئی نئیں رہندی تے ایس ہاؤس دیاں خبراں جدوں باہر جاندیاں نیں تاں ایس ایوان دا تقدس مجروح ہندا اے ساریاں دا استحقاق مجروح ہندا اے۔ میں ایہہ عرض کراں گا۔ کہ گل جیہڑی شروع ہندی اے اوہ صرف وزیر قانون صاحب توں شروع ہندی اے باقی رانا صاحب ایناں نوں تے عادت آگل کر دی۔ بہرحال ایناں نوں اے چاہیدا اے جیہڑیاں ایناں نیں دو گلاں بڑیاں سخت کتیاں اج میں مقدرت کرداں اپنے سابقہ رویہ تے اوس دن والے تے۔ مینوں اج احساس ہویا کہ دوسریاں نوں کنی تکلیف ہوندی اے دوسری گل اے کہ جیہڑیاں گلاں ہاؤس دے وچ کیتیاں نال اوہ گھر دی بیٹھک وچ دی نئیں کیتا جا سکدیاں۔ جیہڑیاں وزیر قانون صاحب نے کیتیاں۔ واپسی دا سفر شروع کر دتا یا شرم آنی چاہی دی آیا اے ہونا چاہی دا اے۔ اے بڑے

مدبر تے اینان کول لا ڈیپارٹمنٹ آ ۔ میتوں تاں بڑا افسوس آکہ ایس گل دے انتے ۔ آئندہ ان آفیشلی سہی اینان توں سمجھاؤ ضرور ۔

جناب سپیکر : راہی صاحب آپ کی تجویز اچھی ہے ماسوائے اس بات کے آپ نے ایک تو پنجابی میں بات کرنے وقت Chair کی اجازت نہیں لی دوسرے یہ کہ آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بول رہے ہیں یا کسی نکتہ استحقاق پہ بول رہے ہیں ۔

چوہدری فضل حسین راہی : جدوں ہاؤس دی کارروائی غلط ہوئے اوہدوں پوائنٹ آف آرڈر ہی ہوندا اے ۔

جناب سپیکر : شکریہ !

جناب سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب سپیکر اجازت فرمائیں تو میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر : آپ کس چیز کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی : میں اس تحریک التوا کے سلسلے میں پوائنٹ آف آرڈر سے یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سوال اٹھایا گیا تھا کہ یہ بحث بے فائدہ اور بے کار ہے ابھی Standing Committees کی تشکیل نہیں ہوئی یہ معرض وجود میں آجائیں تو یہ معاملہ ان میں سے کسی کے سپرد کیا جا سکتا ہے اور پھر وہ جو فیصلہ دیں گے اس پر عمل کیا جائیگا یہ فضول نہیں ہوتی ۔

جناب سپیکر : چوہدری صاحب آپ ذرا ایک سیکنڈ رکئے میں ابھی بتاتا ہوں ۔ یہ ایک ممبر محمد اعظم چیمہ صاحب کی طرف سے پرائیویٹ بل ہے ۔

چوہدری اکرام الحق : اجازت ہے جناب ۔

جناب سپیکر : جی ۔

پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کو وفاقی حکومت کی تحویل میں دینا

چوہدری اکرام الحق (اوکاڑہ) جناب والا اس سے پیشتر کہ آج کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہو میں جناب کی اور اس معزز ایوان کی ایک بہت ہی اہم معاملے کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ گو قواعد انضباطِ کار اس بات کی اجازت نہیں دیتے لیکن جس طرح جناب نے پہلے دو resolutions پر یعنی ایک تو مارشل لاء کے resolution پر اور دوسرا دوسری رکنیت کے esolution پر انضباطِ کار کو پس و پشت رکھتے ہوئے پنجاب کے حقوق کے مفاد میں table Resolution کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس طرح کی میں بھی ایک tabled resolution پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ لاہور میں واقع حکومت پنجاب کے زیر تحویل پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سنٹر پر اخباری اطلاعات اور دیگر اطلاعات کے مطابق وفاقی حکومت قبضہ کر رہی ہے پنجاب کے عوام کے مفاد کے منافی ہے۔ اور اس سے وہ ڈاکٹر حضرات جو پوسٹ گریجوایٹ میں جانا چاہتے ہیں ان کے مفاد کو ذک پہنچتی ہے ان کو کراچی یا ملک سے باہر جانا پڑے گا۔ میں اس معزز ایوان اور جناب سپیکر! آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ قاعدہ نمبر ۲۰۲ کے تحت آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ آپ کسی بھی قاعدہ کو suspend کر کے اس resolution کو move کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

میرے پاس resolution تیار ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ہاؤس کے سامنے پیش کر دیتا ہوں اور اگر ہاؤس اسے منظور کرے تو اس پر فوری کارروائی کیلئے وفاقی حکومت کو بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: یہ میں ہاؤس سے دریافت کرنا چاہوں گا کہ آیا اس resolution

کی اجازت دے دی جائے تحریک منظور ہوئی تو میں اس قاعدہ کو ۲۰۲ کے تحت puadsns
کہتا ہوں اور آپ کو resolution پیش کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

جناب اکرام الحق چیمہ (اوکاڑہ) : شکریہ !

(نعرہ ہائے تحسین)

یہ امر پنجاب اسمبلی کے نوٹس میں لایا گیا ہے کہ پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کو وفاقی حکومت اپنی تحویل میں لانے کے اقدامات کر رہی ہے۔ مذکورہ انسٹی ٹیوٹ ایک صوبائی ادارہ ہے جو گذشتہ دس سال سے نہایت خوش اسلوبی سے گران قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ یہ ایوان محسوس کرتا ہے کہ مجوزہ اقدام سے پنجاب میں اعلیٰ میڈیکل تعلیم اور تحقیق بے جا طور پر متاثر ہوگی اور ایک بین الاقوامی شہرت کا ادارہ جس کی تعمیر و ترقی میں بے پناہ وسائل اور کاوشیں صرف ہوئی ہیں ہمارے تصرف سے نکل جائے گا۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ "اعلیٰ میڈیکل تعلیم اور تحقیق کی اہمیت کے پیش نظر اور حکومت پاکستان کی مسلمہ ہیت پالیسی کے مطابق وفاقی حکومت اس قسم کے اداروں کا انتظام و انصرام صوبائی حکومتوں سے اپنے ہاتھ میں منتقل کرنے کی بجائے نئے معیاری ادارے خود قائم کرے۔ یہ ایوان اس حقیقت سے بھی باخبر ہے کہ مجوزہ اقدام سے صوبہ بھر کے ڈاکٹروں اور سماجی حلقوں میں تشویش اور ہیجان پایا جاتا ہے۔" نیز اخبارات اور ذرائع ابلاغ عامہ نے بھی اس بارے میں اپنے خدشات کا برملا اظہار کیا ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ ایوان متفقہ طور پر قرارداد منظور کرتا ہے کہ "وفاقی حکومت انسٹی ٹیوٹ زیر بحث کو اپنی تحویل میں لینے کا منصوبہ ترک کر دے اور اس کی بجائے اس طرح کا ایک نیم خود مختار ادارہ قائم کرے تاکہ صوبہ کی موجودہ اور آئندہ کی ضروریات کا حقہ پورا ہو سکیں۔"

جناب سپیکر : جی اس پر اب بحث کی ضرورت ہے یا اس کو پاس کر دیں۔

ڈاکٹر سردار احمد : میں اس کی تائید کرتا ہوں اور اس بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر : آپ اس کی تائید کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سردار احمد: میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

وزیر زراعت (سردار عارف رشید) جناب والا اس پر ایک وضاحت کرنی ضروری ہے۔ یہ پوسٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ زید بن النہیان ہسپتال کے ساتھ attach تھا۔ زید بن النہیان ہسپتال فیڈرل گورنمنٹ نے take over کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں زید ہسپتال پراونشل گورنمنٹ کے پاس رہنا چاہیئے۔

ڈاکٹر سردار احمد: جناب والا حقیقت حال اس سے بہت مختلف ہے مجھے اگر اجازت دیں تو میں اس کے سامنے اس کو پیش کر دوں۔ ایک ڈاکٹر کے ناطے مجھے سب کچھ علم ہے۔

ڈاکٹر سردار احمد: جناب والا میں اس کی تائید کرتے ہوئے اس کی clarification دینا چاہتا ہوں۔ اس کا نام پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ ہے اور یہ ۱۹۷۴ء میں بہت ہی کوششوں اور کاوشوں کے بعد پنجاب میں بنایا گیا تھا۔ اس سے ہر سال ۳۰۰ ڈاکٹر سپیشلسٹ کی تعلیم لے کر فارغ التحصیل ہوتے ہیں اور مختلف جگہوں پر پنجاب میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت اسے نہیں لے سکتی اس لئے اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ایسی پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کراچی میں موجود ہے۔ ایسی پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ اب پشاور میں بن رہی ہے۔ ایسی پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ کوئٹہ میں بنانے کا ایک پروگرام ہے۔ جب تمام دیگر صوبوں میں ایسی پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ ہیں اور وہ صوبوں کی تحویل میں ہیں تو انہیں اس صوبے کی تحویل سے کیوں لیا جا رہا ہے؟

دوسری بات جسے کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ النہیان ٹرسٹ ہسپتال جو دو سو بیڈ کا ہسپتال ہے اس کے ساتھ اس کو connect کیا جا رہا ہے۔ یہ بات بھی قابل تشویش ہے کیونکہ یہ پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ پہلے لاہور جنرل ہسپتال کے ساتھ منسلک تھا۔ ان کے طالب علم اپنی ٹریننگ وہاں سے لیتے تھے۔ اب جبکہ النہیان ٹرسٹ ہسپتال بن گیا ہے میں آپ کے توسط سے یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ دو سو بیڈ کا ہسپتال غریبوں کے لئے نہیں بنایا گیا۔ یہ آٹھ کروڑ روپے کے خرچ سے بنایا گیا تھا۔ اس کے تمام کے تمام

بیڈز پرائیویٹ مریضوں کے لئے رکھے گئے ہیں اس کو بنانے کا مقصد یہ تھا کہ فارن ایکسچینج بچایا جائے۔ اس پر آٹھ کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے بھی اپنی خواہش ظاہر کی لیکن بعد میں پتہ چلا کہ اس کے recurring charges بہت زیادہ ہیں۔ یہ پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ ہمارے لئے بہت ہی اہم ہے لہٰذا اس کو پنجاب میں رہنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب رک جائیے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سوال یہ ہے ۔۔۔ کہ اس ریزولیوشن میں آپ کوئی ترمیم تجویز کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر سردار احمد: ترمیم نہیں میں تائید کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ تائید کر رہے ہیں تو پھر آپ کی طرف سے تائید ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

اب سوال یہ ہے۔

کہ چودھری اکرام الحق صاحب نے جو ریزولیوشن پڑھا ہے یہ آپ کو منظور ہے۔

آوازیں: منظور ہے۔

جناب سپیکر: اس ریزولیوشن کو آپ oppose تو نہیں کرتے ہیں۔

وزیر زراعت: جناب والا اس میں امنڈمنٹ ضرور ہونی چاہیئے۔ زید بن النہیان ۲۷۰ کروڑ روپے سے تیار ہوا ہے ۸ کروڑ سے نہیں۔ وہ پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ صوبائی گورنمنٹ کے پاس ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: سردار عارف رشید صاحب کی طرف سے تجویز کردہ امنڈمنٹ کے ساتھ یہ ریزولیوشن آپ کو منظور ہے آپ کو۔

آوازیں۔ منظور ہے۔

جناب سپیکر۔ تو یہ تحریک منظور ہوئی۔

جناب فضل حسین راہی۔ جناب والا میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر۔ راہی صاحب۔ جب چودھری اکرام الحق صاحب کی تحریک التوا پیش ہو رہی تھی۔ اگر اس تحریک التوا پہ اسمبلی کی اجازت لینے کی نوبت آتی ہے۔ اگر اسمبلی اجازت گرانٹ کر دیتی ہے کسی تحریک التوا کو تو اس روز صرف ایک ہی، تحریک التوا کو تو اس روز صرف ایک ہی تحریک التوا ہاؤس میں take up کی جائے گی۔ دوسری interest ہی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں یہ تجویز کر رہا تھا کہ یہ ایوان کے consider میں ہوتا ہے کہ آپکی جو تحریک التوا ہے اس پہ صرف ایوان میں بحث ہوتی ہے۔ اور بحث پہلے ہی ہو جاتی ہے۔ ہاؤس کی اجازت سے پہلے فاضل رکن اس کو پیش کریں۔ اس پہ اپنا اظہار خیال کریں۔ حکومت کی طرف سے اس کی وضاحت آجائے۔ اس کے بعد بات ختم ہو جائے۔ اگر اس پہ نوبت آئے کہ ہاؤس کی اجازت سے کہ اس پر بحث ہونی ہے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اس کی آپ کو اب سمجھ آئی ہوگی۔ اب آپ کی تحریک التوا کو take up نہیں کیا جا سکتا

جناب فضل حسین راہی۔ اب اس کا کیا بنے گا۔

مسودّات قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۸۵ء

جناب سپیکر۔ جی بالکل۔ چودھری محمد اعظم چیمہ

چودھری محمد اعظم چیمہ: جناب والا میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان میں کہ دی ویسٹ پاکستان رینٹ ریسٹرکشن آرڈی ننس (پنجاب امنڈمنٹ)

بل ۔۔۔۔ ۱۹۸۵ء

جناب سپیکر: چیمہ صاحب اس میں آپ پہلے اجازت حاصل کریں گے کہ آپ یہ تحریک کریں گے کہ آپ کو یہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپ پہلے اجازت طلب کریں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ۔ درست ہے جناب۔

جناب سپیکر۔ آپ اجازت طلب کرتے ہیں۔

چودھری محمد اعظم چیمہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں دی ویسٹ پاکستان رینٹ ریسٹرکشن آرڈی ننس (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۸۵ء میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اجازت طلب کرتے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے۔ سوال یہ ہے۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون تحدید کرایہ جات مزوجہ پاکستان مصدرہ ۱۹۸۵ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر۔ نکتہ وضاحت۔ اس ایوان کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ آپ کسی پرائیویٹ بل کے پیش کرنے کی اجازت بخش دیں۔ وہ ایجنڈا پر آجائے تو اس کو کیٹی کو ریفر کر دیا جاتا ہے۔ اس پر پہلے رائے شماری کی اور تقریر کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ چونکہ وقت ہماری مجلس منتخبہ کوئی قائم نہیں ہوئی۔ اور اس کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ تو اس مسودہ قانون کو بھی سابقہ طریق کار کی طرح جناب کو ایک مجلس قائمہ کی بجائے مجلس منتخبہ قائم کرنے پڑے گی۔ جس کے سپرد یہ بل کیا جا سکے۔ یہ جناب کی صوابدید پر ہے۔

جناب سپیکر۔ اس میں وزیر قانون صاحب کیا فرمائیں گے؟

وزیر قانون ۔ اس پر میں عرض کروں گا کہ یہ بات صحیح ہے کہ اگر کوئی پرائیویٹ ممبرز بل پیش کیا جائے، اور اس کو اجازت مل جائے تو پھر اس کو کسی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ۔ تاکہ اس پر رائے آجائے اور ہاؤس میں باقاعدہ ڈسکس ہو کہ اس پر لیجسلیشن کی ضرورت ہے یا نہیں اس لیے میں عرض کروں گا کہ رول یہ ہے :

"A member desiring to obtain the previous consent, sanction or recommendation of the Government or the President for introduction of a Bill may deliver or send a copy of the Bill to the Secretary alongwith a request in writing that action for obtaining such consent, sanction or recommendation be taken, and the latter shall cause a copy of the Bill to be transmitted to the Department concerned for obtaining the requisite orders thereon. On receipt of the orders, the Secretary shall intimate the decision to the member concerned".

Since this is a Private Member's Bill, I think it is not necessary to obtain the consent of the Governor or the President.

MR. SPEAKER: Please read rule 73(1) and 74.

MINISTER FOR LAW: Sir, the rule says--

"Motions for leave to introduce private members' Bill which have been admitted by the Speaker shall be set down in the List of Business for a day meant for private members' business".

This means that for introduction of the Bill, the House will give its consent.

MR. SPEAKER: Please see rule 73(1). It lays down--

"A private member may move for leave to introduce a Bill after giving to the Secretary fifteen days' written notice of his intention to do so".

MINISTER FOR LAW: This pertains to leave.

MR. SPEAKER: Here also the question of leave is involved.

MINISTER FOR LAW: Sir, I will read out the rule--

"If a motion for leave to introduce a Bill is opposed, the Speaker, after permitting, if he so thinks fit, a brief explanatory statement by the member seeking leave and by the member or the Minister opposing it, may without further debate put the question.

If leave is granted, the member-in-charge shall introduce the Bill".

Sir, the Bill can be referred to the Committee after it has been introduced but it has not been introduced.

RANA PHOOL MUHAMMAD KHAN: (interruptions)

MINISTER FOR LAW: Sir, I would request your honour that no member should be allowed to interrupt the proceedings of the House. If the proceedings of the House are interrupted in this manner than we will be within our right to request you that the member be expelled from the House. This is not the way in which the member is interrupting the House time and agains and no objection is being taken by the Chair. I would request that the House must be set in order. But if these unnecessary interruptions are allowed to continue then no business of the House can be conducted. This is not Baazar-e-Aam that every member should carry on a running commentary on the proceedings of the House. I would, therefore, request you to maintain decorum of the House otherwise it will not be possible to maintain the honour of this House and ultimately we will not be responsible for preserving the honour of the member concerned.

(applause)

I would, therefore, once again, request your honour to take serious note of the unnecessary interruptions and maintain decorum of the House.

جناب سپیکر۔ رانا صاحب، آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون۔ اور مجھے جناب والا نے حکماً یہ فرمایا ہے کہ میں اس پر کچھ عرض کروں۔ اگر یہ بات اس ہاؤس میں اسی طرح جاری رہی تو اس کے بعد یہاں کسی بھی آدمی کی عزت محفوظ نہیں رہ سکتی اور اس کے لیے ہمیں اس ہاؤس کو in order کرنا ہوگا۔ اور اس کو ہم مذاق نہیں بنا سکتے کہ رانا صاحب جب بھی چاہیں، اپنی بزرگی کا سہارا لے کر سمجھیں کہ انہیں اس ایوان میں فری لائسنس مل گیا ہے کہ جو چاہیں وہ کریں اور جس بات پر وہ چاہیں، بولیں۔ اس بارے میں اگر بات کی جائے تو پھر ان

کی بے عزتی ہوتی ہے۔ یہ بات اس ایوان کو maintain کرنی ہوگی کہ یہ ایوان آرڈر کے تحت، کسی قاعدے کے تحت چل رہا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ہاؤس کے آرڈر کو preserve کیا جائے۔ otherwise we will refuse to work under this House اس کے لیے یہ بات واضح کرنی ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر، میں عرض کرتا ہوں کہ جو بھی غیر متعلقہ بات ہو، اس کا میں بالکل قائل نہیں ہوں.....

وزیر قانون ۔ یہ کس کی اجازت سے بول رہے ہیں!

جناب سپیکر ۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتے ہیں!

رانا پھول محمد خان ۔ جی ہاں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ نے اس کی اجازت لے لی ہے؟ آپ پرانے پارلیمینٹرین ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب، میرا یہ حق ہے....

جناب سپیکر ۔ اگر اس ہاؤس کے Decorum میں آپ مدد نہیں کریں گے تو اور کون مدد کرے گا!

رانا پھول محمد خان : جناب میں تو آپ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اس ہاؤس کے تقدس کے لئے ہر تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر : آپ ایسا کرتے ہیں کہ بغیر اجازت کے بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان : اگر میں ایسا کروں تو جناب نوٹس لے سکتے ہیں۔ لیکن وزیر قانون کو یہ حق نہیں پہنچتا میں انہیں یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ اس معزز ایوان کے معزز ارکان کو.....

جناب سپیکر : آپ پھر بغیر اجازت کے بول رہے ہیں! مہر صاحب تشریف

رکھیں۔ رانا صاحب تشریف رکھیں۔

رانا پھول محمد خان: مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بولنے کی اجازت ہے۔

جناب سپیکر: میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اب ہمیں قواعد وضوابط پر عمل کرنا ہوگا۔ یہ سیشن ختم ہونے والا ہے۔ اور اگلا سیشن کچھ مہینوں کے بعد شروع ہوگا۔ میں معزز اراکین اسمبلی سے یہ گزارش کروں گا کہ قبل اس کے کہ ہم اس اجلاس کے اختتام پر اپنے اپنے گھروں کو جائیں۔ ہمیں اس سیشن میں یہ فیصلہ کر لینا ہوگا اور ہمیں اس پر عمل شروع کر دینا چاہیئے کہ ہم اس ہاؤس کا احترام، اس کا تقدس اور اس کی اعلیٰ روایات کو برقرار رکھیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جب ہم دوبارہ یہاں اجلاس کے لئے آئیں گے تو ایک اچھے جذبے کے ساتھ قوانین کا مطالعہ کرنے کے بعد، اس کی روایات کا مطالعہ کرنے کے بعد، اور اس ہاؤس کی روایات کو اعلیٰ سے اعلیٰ ترین بنانے کے جذبے سے سرشار ہو کر ہم واپس آئیں گے۔ اور میں ابھی آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ مجھے جو آپ نے اعتماد دیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس ہاؤس کا decorum برقرار رکھنے میں آپ میرا ساتھ دیں۔ آپ میری مدد کریں۔ اور میں آپ کے اعتماد کے ساتھ اس ہاؤس کو ضوابط کے مطابق چلانا چاہتا ہوں۔ میں یہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میں معزز اراکین اسمبلی کے ساتھ جنہوں نے مجھے اس منصب پہ بٹھایا ہے۔ سختی کا رویہ اختیار کروں۔ لیکن آپ کو اپنے طور پر یہ چاہیئے کہ اس ہاؤس کے تقدس کو برقرار رکھنے میں میرا ساتھ دیں۔ میری مدد کریں۔ یہ آپ کا فریضہ ہے۔ میں عرض کروں گا کہ اپنے طور پر بولنا شروع کر دیتا۔ اپنے طور پر بیٹھے بیٹھے Comment کرنا نامناسب ہے۔ کسی بھی لحاظ سے اس قسم کی پارلیمانی روایات نہیں رہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ عرض کروں گا کہ ہم اب چودھری محمد اعظم چیمہ صاحب کے بل کو take up کریں۔

رانا پھول محمد خان : میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان ضوابط اور اس معزز ایوان کے تقدس کے لئے ہر خواہش کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس کی پابندی کریں گے۔ لیکن ہمارے فرائض ہیں کہ اگر حکومت کی طرف سے یا کسی رکن کی طرف سے کوئی لاقانونیت کی جا رہی ہو یا غلط دلیل دی جا رہی ہو تو اس کا جواب دینا ہمارا بنیادی حق ہے۔ ارکانِ اسمبلی کے حقوق کو کسی رعب یا کسی دباؤ سے غصب نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ہم رول کی خلاف ورزی کریں اس کی سزا دینے کا حکم دینے کا حق صرف اور صرف جناب کو ہے نہ کہ کسی وزیر کو۔ کوئی وزیر یہ سمجھے ان کے دباؤ کی وجہ سے کوئی اس اسمبلی ....

وزیر قانون ۔ جناب سپیکر، کونسٹی ٹیوشنل آف آرڈر ہے۔ جس پر یہ بول رہے ہیں۔

رانا پھول محمد خان : میں یہ عرض کروں گا چیمہ صاحب کے بل کے لئے ایک خصوصی کمیٹی بنائی جائے۔ چونکہ کمیٹیوں کا وجود نہیں ہے اور اس کے بعد .....

جناب سپیکر : رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ بھروانہ صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ : جناب سپیکر جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اور جو نصیحت جناب والا نے فرمائی ہے میں اس ضمن میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس ہاؤس کو آج ۲۰ دن شروع ہوتے ہو گئے ہیں۔ آپ یقین جانئے یہ طنزاً عرض نہیں کر رہا ہوں۔ لیکن ہمارے دوست مہر صاحبان نے اس ایوان کو ایک مذاق بنا رکھا ہے۔ جناب والا ان کو نہ تو سپیکر کا کوئی احترام ہے اور نہ ہی کوئی قانون و ضوابط کا احترام ہے۔ ہمارے دوست راہی صاحب نے آج اپنی زبان سے اپنی غلطی کو تسلیم کیا ہے۔ اور انہیں اس کا احساس ہوا ہے کہ میں جب ایسی غلط بات کرنے لگتا ہوں تو اس سے ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ انہوں نے خود اپنی زبان سے تسلیم کیا ہے۔ میرے بڑے بھائی رانا صاحب ہیں میری ان سے قومی برادری بھی ہے۔

راجپوت برادری بھی ہے میں ان سے بڑے ادب سے التماس کروں گا کہ نئے نوجوان طبقہ کے ممبران صاحبان یہاں تشریف لائے ہیں ان کے لئے ایسی مثال یا ایسا غلط نمونہ پیش نہیں کرنا چاہیئے۔ یقین جانیے جناب سپیکر بعض آدمی یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اسمبلی بچوں کا کھیل بنتی جا رہی ہے۔ اور اس کے ذمہ دار وہی ہمارے چند دوست ہیں میں ان سے ادب سے التماس کروں گا کہ وہ قانون اور ضابطے اور سپیکر کے احکام کا احترام کریں اور اپنا مقام جو ممبران کے دلوں میں بہت اونچا ہے۔

رانا پھول محمد خان: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اس موضوع پر آپ بات کر چکے ہیں۔ آپ اس بات کا احترام نہیں کر رہے ہیں۔ میں آپ کو کہتا ہوں کہ آپ تشریف رکھیں مگر آپ بات کئے جا رہے ہیں جی چیمہ صاحب فرمائیے۔

محمد اعظم چیمہ: جناب سپیکر میں یہ بل پیش کرنے سے پہلے گذارش کروں گا کہ جیسے وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا وہ درست فرمایا تھا۔ جہاں تک قاعدہ ۷۳ کا تعلق ہے وہ آپ کے دفتر کے متعلق تھا۔ جیسے آپ نے Leave grant کی اور اس کو List of Business پر لائے۔ اور Leave grant ہونے کے بعد اور یہ تحریک پیش ہونے کے بعد یہ بل کمیٹی کے سپرد ہوگا۔ اب اگر اجازت ہو پیش کروں۔

جناب سپیکر: آپ اس بات کو follow کر گئے ہیں کہ اس کی اجازت دو مرتبہ درکار ہے۔ ایک پیش کرتے وقت اور دوسری مرتبہ انٹرڈیوس کرتے وقت سب سے پہلے پیش کرنے کی اجازت اس سے لیں۔

محمد اعظم چیمہ: جناب والا۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ دی ویسٹ پاکستان رینٹ ریسٹیلشن آرڈیننس پنجاب آرڈیننس پنجاب امنڈمنٹ بل ۱۹۸۵ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: تحریک پیش کی گئی۔

مسودہ قانون پنجاب ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۸۵ء پیش کر دیا گیا۔

(تحریک منظور ہوئی)

محمد اعظم چیمہ ۔ جناب سپیکر۔ اصولی طور پہ مجھے اس کو انٹروڈیوس کرانا چاہیئے۔

ملک اللہ یار خان ۔ جناب والا میری گذارش ہے کہ محرک کو اس کے بعد اس سٹیج پہ اس بل کو متعارف کرانے کی اجازت چاہیئے۔

جناب سپیکر ۔ انٹروڈیوس کرنے کی اجازت ہے۔

ملک اللہ یار خان ۔ جی ہاں!

جناب سپیکر ۔ میں نے پہلے یہی عرض کی تھی۔ اس بل کو متعارف کرنے کی اجازت ہے۔

(اجازت ہے)

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب سپیکر۔ مسودہ قانون ترمیم پنجاب ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۸۵ء کے بارہ میں جناب والا میری عرض یہ ہے کہ یہ قانون ۱۹۵۹ میں بنایا گیا تھا۔ اور اس وقت دو اپیلوں کا حق دیا گیا تھا یعنی رینٹ کنٹرولر کے فیصلے کے بعد ڈسٹرکٹ کورٹس میں اور اس کے بعد ہائی کورٹس میں اپیل کا حق دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۷۹ء میں .....

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ یہ اس کی کلاز پڑھیں اس کے بعد ممکن ہے ہم یہ تجویز کریں کہ یہ سیلکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ تقریر اس کے بعد ہوگی۔

وزیر قانون ۔ جناب والا میں اس کی تائید کرتے ہوئے جو مخدوم زادہ صاحب نے کہا ہے۔ عرض کروں گا کہ ممبر موصوف صرف بل متعارف کرائیں اور متعارف کرنے کے بعد یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا اگر اس کو introduce کیا جائے اور اگر رولز کو ملتوی کریں تو پھر یہاں بحث جاری رہے گی۔ نہیں تو یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا۔ اور اگر سٹینڈنگ کمیٹی نہ ہو تو پھر سپیشل

کمیٹی جس کو ہم نے اختیار دیا ان کو کہا جائے کہ اس بارہ میں سٹینڈنگ کمیٹی بنائیں پھر اس کے حوالے کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس کی کلازیں پڑھیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا ۔ اس کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے اور انگلش جی میں اردو میں پڑھتا ہوں ۔ " مسودہ قانون ہنگامی قانون تجدید کرایہ جات مغربی پاکستان بابت ۱۹۸۵ء ....."

جناب سپیکر ۔ چیمہ صاحب پہلے آپ اس کی کلاز ۲ پڑھیں گے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جی ۔ میں کلاز ۲ پڑھتا ہوں ۔ یہ ہے "یہ پورے صوبہ پنجاب پر" ۔

جناب سپیکر ۔ کلاز ۲ ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ جناب والا ۔ میں نے وہ عرض کر دیا تھا ۔ جس پر چوہدری صاحب نے اعتراض کیا تھا ۔ وہ ہے مسودہ قانون ترمیم ہنگامی قانون ترمیم کرایہ مغربی پاکستان بابت ۱۹۸۵ء جہاں تک اس بل کا تعلق ہے اس کی کلاز ۲ کی اجازت دیں ۔ اور یہ انگلش میں اجازت دیتے ہیں یا اردو میں پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ مناسب انگریزی میں ہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس کو انگریزی میں پڑھیں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا ۔ اردو میں ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ اردو ہماری قومی زبان ہے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ رانا صاحب مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ چیمہ صاحب اس بل کے سلسلے میں یہ رول ہے اور مخدوم زادہ صاحب رول ۷۷ ملاحظہ فرمائیں ۔ لاء منسٹر صاحب ! آپ اس رول ۷۷ کے متعلق کیا فرماتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ رول ۷۷ یہ ہے upon introduction جب یہ بل introduce کر لیں گے جس طرح انہوں نے کہا ہے ۔ لیکن میں یہ عرض کر دوں کہ ابھی ان

کی کلاز بائی کلاز ریڈنگ کی ضرورت نہیں ہے ۔ انہوں نے اپنی طرف سے بل ہاؤس کے سامنے پیش کر دیا ہے اور پیش کرنے کے بعد بل پر رول ۷۷ لاگو ہوگا ۔ جب یہ introduce کر چکے ہوں گے تو اس کی کلاز بائی کلاز ریڈنگ کی ضرورت نہیں ہے ۔ بل کے introduce ہونے کے بعد جس کسی فاضل رکن نے ترامیم پیش کرنی ہوں وہ بعد میں انہیں پیش کرے یا ابھی ان ترامیم کو introduce کرے ۔

Sir, rule 77 will come into play--

"Upon introduction, a Bill other than the Finance Bill shall be referred by the Speaker to the appropriate Standing Committee with directions to submit its report by a date fixed by him in this behalf;

Provided that the member-in-charge may move that the requirements of this rule may be dispensed with....."

I had already requested that the relevant rule may not be dispensed with.

میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ یا تو اس کو dispense with کر دیں یہ قانونی مسئلہ ہے ۔ اس کی چھان پھٹک ہوگی ۔ اس کی لیگل کلازیں دیکھی جائیں گی ۔ اس پر کافی کچھ کرنا ہوگا ۔ اس لیے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک ایسا Political Matter ہے جس کے لیے بہت سارے پورے صوبے affect ہوں گے ۔ پنجاب affect ہوگا ۔ اس کا پبلک reaction بھی ہوگا ۔ اس کے تحت ہوتا یہی ہے کہ اس پر غور و خوض کے لیے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد ہو تاکہ اس کی ساری کلاز اور سارے الفاظ کو دیکھ لیا جائے اور چونکہ ابھی Standing Committee Law and Parliamentary Affairs موجود نہیں ہے جس نے اسے scrutinise کرنا ہے ۔ تو اس لیے میں عرض کروں کہ اگر تو کمیٹی بنی ہوئی ہو تو اس کے حوالے کر دیں اور اگر بنی ہوئی نہ ہو تو جس طرح چیف منسٹر صاحب کو ہاؤس نے اختیار دیا ہے کہ یہ ہدایت فرما دی جائے کہ وہ اس بارے میں ایک سٹینڈنگ کمیٹی تشکیل دیں تاوقتیکہ دوسری کمیٹی اس کی معرض وجود میں نہ آجائے اس کمیٹی کے

حوالے آپ کردیں۔ اور اس کمیٹی کو نامزد کرنے کے لیے چیف منسٹر صاحب پرسنل سٹینڈنگ کمیٹی بنادیں گے اور جب اصل کمیٹی بنے گی تو وہ پھر اس کو take up کرلے گی۔ اس لئے اسے اگلے سیشن کے لیے موخر کردیں۔

جناب سپیکر۔ چیمہ صاحب! رول ۷۷ ذرا پڑھ لیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ۔ جناب والا۔ جہاں تک رول ۷۷ کا تعلق ہے چوہدری صاحب کا فرمان درست ہے۔ اس کے ساتھ ایک Provision ہے۔ رول ۷۷ میں ملاحظہ فرمائیں کہ جناب والا نے ہاؤس سے permission مانگی ہاؤس نے permission دے دی۔ باقی معاملہ صرف اتنا تھا کہ کچھ ممبران (میں نہیں کہتا کہ انہیں پتا نہیں ہے) کہتے تھے کہ یہ ذرا اردو میں پڑھو یا انگلش میں پڑھو۔ جہاں تک permission کا تعلق ہے۔ جناب نے بیان فرمادی ہے میں اسے انا کا مسئلہ نہیں سمجھتا ہوں کیونکہ یہ مشترکہ معاملہ ہے۔ اسے آپ suspend بھی کرسکتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں Proviso پڑھوں۔ اس سے آگے رول ۷۸ بھی ہے جس طرح وزیر قانون صاحب فرمارہے تھے وہ ٹھیک ہے۔ کہ وہ ۷۷ suspend کرسکتے ہیں جیسے کہ Proviso میں ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں اسے پڑھوں۔

جناب سپیکر۔ یہ ۷۷ بھی آپ پڑھ دیں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ۔ جناب والا۔ میں نے پڑھا ہے اور چوہدری صاحب نے بھی درست فرمایا ہے۔ میں نے بات کرنے سے پہلے ان کی بات درست تسلیم کی تھی۔ اگر وہ oppose کرتے تو مجھے بات کرنے کا حق تھا۔ لیکن انہوں نے oppose نہیں کیا۔ میں نے اس بات کا اصرار نہیں کیا تھا۔ وہ واقعی کمیٹی کو refer ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن آپ نے ہاؤس سے دو تین دفعہ اجازت لے لی ہے۔ اختیارات کے مطابق آپ رول کو suspend کرسکتے ہیں اور جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے کہ بل introduce ہو اور وہ

ہاؤس کے نوٹس میں آجائے کہ بل کیا ہے۔ بل تو صرف یہ ہے کہ ہم دوسری اپیل کا حق مانگتے ہیں اور جہاں تک رولز کا تعلق ہے۔ ہم رولز کے بھی تابع ہیں اور قانون کے بھی تابع ہیں اور ہم قانون کے مطابق کام کرنے کو تیار ہیں۔ جہاں تک رولز کا تعلق ہے آپ اسے suspend کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب آپ فرمائیں

MAKHDUMZADA SYED HASSAN MAHMOOD: I will read out rule 77--

> "Upon introduction, a Bill other than the Finance Bill shall be referred by the Speaker to the apptopriate Standing Committee with directions to submit its report by a date fixed by him in this behalf".

> The Bill has been introduced. Now, discretion is yours. You have to refer it to the appropriate committee and you have also to fix the date for its report that within so much period it should come back to the House.

وزیر قانون: درست ہے۔ (قطع کلامیاں)

ملک اللہ یار خاں: جناب والا۔ مخدوم صاحب نے جو چیز فرمائی تھی۔ اس کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ معزز محرک نے آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس پروویژن کی طرف دلائی ہے۔ یہ درست ہے کہ پہلے پارٹ میں "Provision" ہے کہ یہ بل لازمی طور پر کمیٹی کو جانا چاہیے۔ مگر اس کے ساتھ یہ proviso بھی ہے کہ اگر محرک اس بات کی اجازت طلب کرے کہ آپ مہربانی کر کے رول ۷۷ کو معطل فرما دیں تو یہ صرف جناب والا کے اختیار میں ہے کہ آیا آپ اس کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر: جی میاں عطا محمد صاحب

میاں عطا محمد قریشی: جناب والا۔ یہ جو بل پاس کیا جا رہا ہے اس میں یہ وضاحت

نہیں کی گئی ہے ۔ وضاحت صرف اتنی ہے کہ ایک کرایہ دار جب مکان میں بیٹھتا ہے اور پھر کسی عدالت میں جاتا ہے۔ تو وہ سیشن جج کی عدالت تک جاتا ہے تو وہ اپیل ہوگئی اگر وہ ہائی کورٹ میں چلا گیا تو اس کے لیے وضاحت ضروری تھی۔ مگر فاضل ممبر نے یہ وضاحت نہیں فرمائی اور نہ ہی اس میں کہیں تحریر ہے ۔ میں نے یہ دیکھا ہے ۔ اس کے بعد وہ ہائیکورٹ میں چلا جاتا ہے ۔ اس کے بعد پھر پندرہ بیس سال تک اسے وہاں پھر

جناب سپیکر : میاں صاحب I am sorry you are not relevant

چوہدری اکرام الحق : جناب والا ۔ یہ قانون ۱۹۵۹ء سے بنا ہوا ہے۔ اور ۸۵ء میں فاضل ممبر نے ترمیم کی ہے۔ تو کوئی ایسی جلدی نہیں ہے یا کوئی ایسی ایمرجنسی نہیں ہے کہ آپ ۷۷ کے پہلے پارٹ کو خاص طور پر omit کر کے اس کی اجازت دیں۔ پہلی دفعہ یہ مسودہ قانون ہمارے سامنے آیا ہے یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے اور مجالس قائمہ کے سپرد کیا جانا چاہیے تاکہ اس پر غور و خوض کے بعد کوئی فیصلہ ہو سکے اس طرح سے go through کرنا انصاف نہیں ہوگا۔

راجہ خلیق اللہ : جناب والا یہ ایک بہت اہم چیز ہے ۔ اس کے اثرات بہت دور تک جائیں گے ۔ تو صرف پیش کرنے کے بعد یہ کہا جائے کہ اسے بل ہی بنا دو۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس لحاظ سے جائز ہے تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : جناب والا۔ جہاں تک بل کے انٹرو ڈیوس ہونے کا تعلق ہے آپ نے اجازت دے دی اور اس ہاؤس نے بھی اجازت دے دی ہے۔ جہاں تک وزیر قانون کے مشورے کا تعلق درست ہے اور مخدوم زادہ صاحب کا مشورہ بھی درست ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہ بل introduce ہونے کے بعد آپ کمیٹی کو refer کریں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب اس میں چودھری صاحب۔ آپ بھی اپنا پوائنٹ آف ویو دے چکے ہیں۔ باقی لوگ بھی دے چکے ہیں۔

وزیر قانون : (چوہدری عبدالغفور) جناب والا کیونکہ اس دوران میں Discontinue کر گیا۔ میں عرض یہ کروں گا کہ اس کے بڑے ہی far reaching consequences ہوں گے اور اس کو متعارف کے سلسلہ میں بھی بڑی importance ہے۔ تو اس میں لفظ shall ہے جس کو آپ کسی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر سکتے ہیں۔ . . . . . .

جناب سپیکر : آپ یہ پہلے فرما چکے ہیں

جناب وزیر قانون : . . . . اور یہی بات میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جناب والا اس کے لیے کوئی اتنی جلدی نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں آج ہی رولز معطل کر دیئے جائیں۔ رولز suspend کرنے میں اتنی جلدی نہیں کی جانی چاہیے۔

جناب سپیکر : جی۔ آپ یہ بھی پہلے فرما چکے ہیں۔ تو اس میں یہ ہے کہ یہ جو بل ہے چیمہ صاحب کی طرف سے۔ اس میں سپیکر کے اختیار میں ہے کہ وہ رولز معطل کرے لیکن میں نے اس کو دیکھا ہے۔ Tradition یہ نہیں رہی ہیں۔ کہ اس قسم کا بل جس کے بڑے After effects ہوتے ہیں۔ ان کو اس طرح سے عجلت میں یا جلدی میں اس کو پاس کرنے کے لیے رولز کو suspend کیا جائے اگرچہ ابھی سلیکٹ کمیٹیز یا سٹینڈنگ کمیٹیز نہیں بنی ہیں۔ میں اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کیے جانے کے متعلق کہوں گا۔ اور چونکہ پہلے یہ ایوان جناب چیف منسٹر صاحب کو یہ کمیٹی تشکیل دینے کے متعلق اختیارات دے چکا ہے۔ اس سلسلہ میں بھی یہی مستحسن بات ہوگی کہ چیف منسٹر صاحب اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بنا دیں۔ یہ ایک سپیشل کمیٹی ہوگی جس کے سپرد یہ بل کر دیا جائے گا۔

رانا پھول محمد خان :۔ جناب سپیکر میں اس کو Oppose کر چکا ہوں اور مجھے حق پہنچتا ہے کہ گذارش کر سکوں۔ آپ مجھے اجازت بخشیں۔ میں یہ گذارش کروں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو مجالس قائمہ مقرر کرنے کے لیے اختیار دیا ہے۔ بل کو کسی کمیٹی کے سپرد کیا جانا جناب نے یہ ضروری خیال

فرمایا ہے اب اس امید پر کہ وہ اس کے لیے بھی کوئی سپیشل کمیٹی بنا دیں گے یہ درست نہیں ہوگا۔ اس ہاؤس میں اگر کمیٹیاں معرض وجود میں آجائیں۔ تو اس صورت میں بل جائے گا اور اگر نہ آئیں تو سپیشل کمیٹی آپ کو اس ہاؤس میں بنانی چاہیے اور جناب والا جہاں تک جناب وزیر قانون نے انگریزی میں تقریر فرمائی تھی۔ میں اس کے لیے گزارش کروں گا کہ اس کو حذف کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب یہ بات غیر متعلقہ ہو گئی ہے۔ اب آپ اس سلسلہ میں بات نہ کیجئے۔

جناب رانا پھول محمد خان جناب والا میں اس سلسلہ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کے لیے آج ہی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ اور اس سپیشل کمیٹی کے لیے آپ کوئی عرصہ مقرر فرمائیں کہ اتنے دن کے اندر کمیٹی اس سلسلہ میں رپورٹ پیش کرے گی۔

جناب سپیکر: آپ یہ تجویز کرتے ہیں کہ یہ سپیشل کمیٹی سپیکر بنائے۔

رانا پھول محمد خان: جناب سپیکر بھی بنائے۔ یا ہاؤس کا کوئی رکن تجویز دے یا یہ کہ آپ بنائیں اور ہاؤس کے سامنے پیش کر دیں۔ جب تک ہاؤس اس کمیٹی کے ارکان کو منظور نہ کرے وہ کمیٹی کمیٹی نہیں کہلائے گی اور جناب سپیکر صاحب کے پاس ایسے اختیارات نہیں ہیں کہ وہ خود کوئی کمیٹی بنا دیں۔ اگر آپ بنائیں اور ہاؤس کے سامنے ان کے نام پڑھ کر سنا دیں تو بن سکتی ہے کیونکہ آپ اس معزز ایوان کے صدر بھی ہیں اور رکن بھی ہیں۔

جناب سپیکر آپ اب تشریف رکھیں۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود: جناب سپیکر میں تجویز کرتا ہوں کہ یہ ایوان سپیکر کو اختیار دے کہ وہ ... پر ..... کے اراکین پر مشتمل نو آدمیوں کی کمیٹی خود بنا دیں

(ایوان نے باتفاق رائے یہ تجویز منظور کی)

جناب سپیکر: تو اس سلسلہ میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے سپیشل کمیٹی تشکیل دینے

کا اختیار دیا۔ میں یہ سپیشل کمیٹی بنا کر کل ممبران کے نام اناؤنس کروں گا۔

رانا پھول محمد خان : آپ کو آج ہی اسی کمیٹی کے ناموں کا اعلان اصولاً کرنا پڑے گا۔ ابھی کرنا ہوگا۔ کیونکہ اس کو pending نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ بل بغیر سیلیکٹ کمیٹی یا سپیشل کمیٹی کے سپرد کئے نہیں رہ سکتا۔ وہ پھر ایک جس بے جا کی طرح ہوگا۔ جناب آج کمیٹی بنا دیں۔ اس کے لیے بعد میں دن مقرر کرنے ہوں گے کہ اتنے دن کے اندر کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے۔

جناب سپیکر : آپ رائے دے چکے ہیں۔ شکریہ تشریف رکھئے

مخدوم زادہ سید حسن محمود : جناب والا۔ آپ کو اس ہاؤس نے اختیار دے دیا ہے مجھے رانا صاحب کی اس تجویز سے اتفاق نہیں ہے اور اگر ان کی تجویز کسی قانون اور دستور کے مطابق ہو تو اس کی طرف میری توجہ مبذول کرائیں۔

جناب سپیکر : اس میں کوئی رول آپ بتائیں گے جس میں مجھے آج ہی یہ کمیٹی بنا لینی چاہیے۔

رانا پھول محمد خان : میں زبانی یہ عرض کر دیتا ہوں کہ اصولاً ایسا ہوتا رہا ہے۔ اس ہاؤس کی روایات یہ ہیں۔ آپ رول خود ہی پڑھ لیں کہ اس بل کو کسی کمیٹی کے سپرد کب کیا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر : جی چیمہ صاحب، فرمائیے۔

سردار دلدار احمد چیمہ : جناب والا میری گذارش یہ ہے کہ جب چیمہ صاحب اس بات کو مانتے ہیں اور انہوں نے یہ معاملہ آپ کے سپرد کر دیا ہے۔ تو اس میں اتنی جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو پورے پنجاب کے لاکھوں کروڑوں انسانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ نہایت sensitive مسئلہ ہے۔ اس میں ہمیں بہت سوچ سمجھ کر چلنا چاہیے۔ آپ اس بارہ میں کمیٹی بنائیں مگر کوئی جلدی نہیں ہے کہ اس وقت بنائیں۔ یہ ایک دن میں بنائیں یا دو دن میں بنائیں لیکن ان دوستوں کی بنائیں جو اس قانون کو اس مسئلہ کو سمجھتے ہوں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ تو اس کمیٹی میں شامل احباب کے ناموں کے اعلان کل کریں گے۔ کل سے میری مراد پرسوں ہے۔ (کیونکہ کل جمعہ ہے) اجلاس کی کارروائی کے بارے میں آپ کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لیے ۱۶ کی بجائے ۱۵ تاریخ مقرر کر دی گئی ہے۔ ہفتہ کا دن . . . . میاں مختار احمد شیخ

میاں مختار احمد شیخ جناب سپیکر۔ میں جناب کی وساطت سے معزز ارکان کی خدمت میں یہ بل پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ

"حصولِ اراضی ایکٹ ۱۹۷۳ء کو منسوخ فرمایا جائے۔"

جناب سپیکر : میاں صاحب اس تحریک کو دوبارہ دیکھیں۔ جس طرح یہ ایجنڈے پر درج ہے اس کو اسی طرح پڑھیں۔ یہ سال ۱۹۸۵ء تو نہیں۔

مسودہ قانون (تنسیخ) حصولِ اراضی (برائے مکانات) بابت ۱۹۸۵ء

میاں مختار احمد شیخ جناب والا۔ یہ سال ۱۹۷۳ء ہے ۱۹۸۵ء غلط لکھا ہوا ہے۔ آگے والا صفحہ انہوں نے بعد میں بنوایا ہے، ایک صفحہ انہوں نے پہلے ہی دیا تھا اور بعد میں جو صفحہ انہوں نے لگایا ہے وہ صحیح لکھا ہوا ہے ۱۹۷۳ء

(کچھ دیر کیلئے اجلاس کی کارروائی رکی رہی)

مسٹر سپیکر : میاں صاحب یہ امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۸۵ء لکھا ہے، یہ درست ہے۔

میاں مختار احمد شیخ : نہیں جناب یہ ۱۹۷۳ء ہے۔ کیونکہ جب یہ ایکٹ بنا تھا وہ ۲۴ مارچ ۱۹۷۳ء کو بنا تھا . . . . .

مسٹر سپیکر : ۱۹۷۳ء ایکٹ تو آپ amend کرنا چاہتے ہیں اور ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں۔

میاں مختار احمد شیخ : نہیں جناب میں اسے منسوخ کروانا چاہتا ہوں۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : یہ بل وہ ہے جناب جس سے مقصود یہ تھا کہ جو غریبوں کی زمینیں ہیں لاکھوں روپوں کی ہزاروں روپوں میں خرید کرکے ، پلاٹ بنا کے اپنی سیاسی جماعت میں بانٹ دیئے جائیں۔ تو یہ قانون ۱۹۷۲ء میں تشکیل پایا تھا جس میں میں نے ، اور یہ اسمبلی ریکارڈ میں موجود ہے ، دستوری حقوق اور شرعی پہلوؤں پر پانچ دن تقریر کی تھی یہ شرعی عدالت میں چیلنج ہوا ہے اور شرعی عدالت نے یہ فیصلہ صادر کیا ہے کہ یہ قانون غیر اسلامی ہے۔

مسٹر سپیکر : آرڈر پلیز آرڈر پلیز

وزیر زراعت : جناب والا اس پر تقریر نہیں ہو سکتی۔

مسٹر سپیکر : نہیں وہ وضاحت کر رہے ہیں۔

وزیر زراعت : جناب والا یہ وضاحت تو نہیں کر رہے یہ تو کہہ رہے ہیں کہ میں نے تقریر کی تھی اور فلاں کیا تھا۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : یہ میں وضاحت کر رہا ہوں۔

وزیر زراعت : یہ وضاحت نہیں ہے اور اگر وضاحت کرنی ہے ...

مخدوم زادہ سید حسن محمود : میرے برخوردار وہی میری تقریر جو شریعت کورٹ میں پیش ہوتی ہے اور اسی پر یہ فیصلہ صادر ہوا ہے کہ یہ غیر اسلامی ہے اور اس کو ختم کیا جائے۔

مسٹر سپیکر : مخدوم زادہ صاحب آپ اس پر بات کیجئے کہ یہ ایکٹ ۱۹۸۵ء کا ہوگا یا ۱۹۷۲ء کا ہوگا؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود : جناب والا یہ ۱۹۷۲ء کی تنسیخ ہوگی۔

مسٹر سپیکر : اور ۱۹۸۵ء میں ہوگی۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : تحریک جو ہے یہ ۱۹۸۵ء کی ہوگی لیکن لاگو ہوگی ۱۹۷۲ء سے

مسٹر سپیکر : تو پھر یہ ۱۹۸۵ء ہی پڑھا جائے گا ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود : یہ کہیں گے کہ میں یہ ترمیمی تحریک ۱۹۸۵ء میں introduce کرتا ہوں جو کہ ۱۹۷۲ء کے قانون کی تنسیخ کرے گا ۔

مسٹر سپیکر : یہ درست ہے ۔

ملک محمد عباس کھوکھر : (پارلیمانی سیکرٹری) جناب والا مخدوم صاحب نے فرمایا ہے میں بھی یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ اصل مسودہ ۱۹۷۲ء ہے ترمیم ۱۹۸۵ء میں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : یہ بات ظاہر ہے اصل بات تو یہ تھی کہ یہ جو ۱۹۸۵ء لکھا گیا ہے

ملک محمد عباس کھوکھر : ۱۹۸۵ء سے پہلے ترمیم ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر : یہ ترمیم ۱۹۸۵ء میں آئے گی اور یہ ۱۹۸۵ء لکھا گیا درست ہے ۔

وزیر قانون : یہ درست لکھا گیا ہے اور یہ Amendment Act, 1985 کہلائے گا ۔

مسٹر سپیکر : یہ درست ہے میاں صاحب آپ اسے ۱۹۸۵ پڑھیں ۔

جناب ملک اللہ یار خان : جناب والا میں اس ضمن میں یہ گذارش کروں گا کہ قابل اعتراض لفظ "بابت" ہے "بابت" کو نکال دینا چاہیے اور ۱۹۸۵ء کو رہنے دینا چاہیے ۔ یعنی لفظ بابت کو نکال دینا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر : ملک صاحب نے جو ترمیم تجویز کی ہے ۔ اس سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے جی میاں صاحب تحریک پیش کریں ۔

میاں مختیار احمد شیخ : جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ "دی لینڈ ایکوزیشن (ہاؤسنگ) ایکٹ (ریپیل) بل ۱۹۸۵ء پیش کرنے کی اجازت فرمائی جائے ۔"

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ۔ سوال یہ ہے

کہ مسودہ قانون (تنسیخ) حصول اراضی (برائے مکانات) ۱۹۸۵ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

اس پر آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

میاں مختار احمد شیخ: جی۔ میں کہنا چاہوں گا۔

مسٹر سپیکر: فرمایئے

مختار احمد شیخ: جناب والا میں یہ ترمیمی بل، (ریپیل) والا بل ۱۹۷۳ء برائے ۱۹۸۵ء کو پیش کرتا ہوں اور جناب سپیکر کے توسط سے معزز ایوان کی خدمت میں اس کے بارے میں کچھ عرض بھی کرنا چاہتا ہوں تو جناب یہ حصول اراضی ہاؤسنگ ایکٹ ۱۹۷۳ء جو ۲۴ مارچ کو پنجاب میں . . . .

وزیر قانون: جناب والا میں یہ عرض کر دوں کہ یہ پہلے چونکہ پیش ہو چکا ہے اگر آج ہی Takeup کرنا ہے اور رولز کو Suspend کرنا ہے تو پھر اس پر بحث کی ضرورت ہے ورنہ اس پر وہی پروسیجر لاگو ہوگا کہ بل چونکہ ایوان کی ملکیت بن چکا ہے۔ آپ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں جو آپ نے سپیشل کمیٹی بنائی ہے . . . . . .

رانا پھول محمد خان: جناب والا میں وزیر قانون سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ درست ہے کہ اسے کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود: چونکہ شریعت کورٹ نے اس قانون کو غیر اسلامی قرار دے دیا ہے اس لیے اس کو فی الفور ختم کیا جائے اور رولز کو معطل کر کے ابھی اس ترمیم کو ایوان سے پاس کرایا جائے کیوں کہ خلاف شریعت قانون کو ہم ایک دن کے لیے بھی برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب صلاح الدین ڈوگر: جناب والا اس سلسلہ میں، میں یہ عرض کر دوں کہ اس قانون کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی ظالمانہ قرار دیا ہے اور وہ Authority جو یہ زمینیں لیتی ہے وہ بھی اس بات کی سفارش کر چکی ہے کہ اسے ختم کیا جائے کیونکہ محکمہ اگر اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھاتا ہے تو لوگ عدالتوں میں

چلے جاتے ہیں اس سے اتھارٹیز کا بھی نقصان ہے ۔

مسٹر سپیکر : شکریہ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر : جی چیمہ صاحب ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : اس بارہ میں عرض کروں گا کہ پہلے بل اور اس بل میں تھوڑا سا فرق ہے ۲ ماہ بعد یا ۱۰ ماہ بعد۔ وہ قانونی مسئلہ تھا جہاں تک اس بل کا تعلق ہے یہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اس میں بہت زیادہ شکوک و شبہات ہیں ۔ pre-partition days میں یہ قانون بنایا گیا تھا اور ۱۹۷۳ء میں انہوں نے amendment کی کہ ۱۲۵ روپے کے حساب سے فی مرلہ زمین لی جائے ۔ عالیجاہ یہ کہاں کا انصاف ہے جب کہ اس وقت ۱۷ روپے فی من گندم تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر : لیکن چیمہ صاحب یہ کہاں کا انصاف ہے کہ آپ اس پر تقریر کرنا شروع کر دیں آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتے ہیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : میں عرض کرتا ہوں بالکل جناب نے درست فرمایا ہے ۔

جناب سپیکر : چیمہ صاحب آپ relevant بات نہیں کر رہے ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : میں جناب elevant عرض کرتا ہوں کہ قواعد کے تحت اور ہماری خواہش کے مطابق جناب والا رول suspend کر سکتے ہیں لہذا آپ اس کو کریں ۔ یہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل بل ہے ۔ جناب مہربانی فرمائیں اور اسے پاس کریں ۔

جناب سپیکر : تشریف رکھیں ۔ میاں صاحب آپ بات کیجئے ۔

میاں مختار احمد شیخ : سر یہ پرانا قانون نہیں ہے ۔ یہ ۲۴ مارچ ۱۹۷۳ء کو بنا ہے ۔ یہ صرف پنجاب میں لاگو کیا گیا اور اس میں آپ ملاحظہ فرمائیے کہ شہروں کے ساتھ جو زمینیں تھیں ۔ ایف ڈی اے ایل ڈی اے اور ایم ۔ ڈی ۔ اے جو ترقیاتی ادارے بنائے گئے ۔ انہوں نے غریب کسانوں اور غریب زمینداروں کی زمینیں لینے کے لیے یہ قانون وضع کیا ہے ۔ کہ مکان بنانے کے بہانے کروڑوں روپے اُن کے خزانے میں

جمع ہوسکتے۔ ۱۲۵ روپے فی مرلہ ایکڑ زمین لے کر آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ۲۰ ہزار روپے ایکڑ زمین جب وہ لیتے ہیں تو وہ دوسری طرف اس زمین کو ساڑھے پانچ لاکھ روپے فی ایکڑ فروخت کرتے ہیں۔

آوازیں۔ (Shame-Shame)

جب وہ اپنی آمدنی کی طرف دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ ہر زمین غضب کر لی جاتے۔ چنانچہ جب لوگ اس سے نالاں ہوتے تو انہوں نے احتجاج کیا حالانکہ اس وقت حصول اراضی ۱۸۹۴ء کا قانون موجود تھا۔ جس میں مارکیٹ value کا تعین تھا۔ کہ مارکیٹ value کے مطابق آپ زمین حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن قسمت ہم پنجابیوں کی کہ ہمارے اوپر اس ۱۸۹۴ء کے قانون کو نافذ نہ کرنے کے لیے یہ ہمیں ایک نیا قانون ایک ظالمانہ قانون دے دیا گیا۔ اور جب مارکیٹ value کی بات آتی ہے تو آپ ملاحظہ فرمائیں کہ چھاؤنیوں کی زمینیں آج بھی ۱۸۹۴ء کے ایکٹ کے تحت لی جا رہی ہیں۔ مارکیٹ valuer کے مطابق ان کو قیمت دی جا رہی ہے لیکن ہم شہریوں کو ہم دیہاتیوں کو ہم کسانوں کو لوٹنے کے لیے صرف ۱۲۵ روپے فی مرلہ زمین لی جاتی ہے۔ اور اس کے ساڑھے پانچ لاکھ روپے وصول کئے جاتے ہیں۔ پھر مزے داری کی بات آپ دیکھئے کہ اگر بدقسمتی سے ایک شخص کی ایک زمین کی قیمت اگر ایک لاکھ روپیہ بنتی ہے تو وہ اُسے کیش میں ملے گی جونہی اس کی قیمت ایک لاکھ سے بڑھے گی تو وہ بقایا قیمت ۲۰ سالوں میں قسطوں میں ادا ہوگی۔ اب بتایئے کہ وہ کسان جو کہ اپنے بیوی بچوں کو لے کر وہ زمیندار جو بمعہ اہل و عیال سارا دن کھیتوں میں لگے ہوتے ہیں محنت کر کے چار چار فصلیں کاشت کر کے اپنی زندگی گذارتے ہیں۔ انکو دوبارہ مہاجر بنانے کے لیے یہ قانون بنایا گیا ان کو بے گھر ان کو ویران کرنے کے لیے ان کو پریشان کرنے کے لیے انہیں مفلس کرنے کے لیے یہ قانون بنا دیا گیا ہے پھر ہم لوگ اس کو فیڈرل شریعت کورٹ میں لے گئے۔ جہاں پر فیڈرل شریعت کورٹ نے واضح طور پر یہ فیصلہ دے دیا کہ یہ غیر آئینی ہے غیر اسلامی ہے سنت اور قرآن حکیم کے خلاف ہے۔ لیکن اس پر کیا ہوا جناب والا میں یہ عرض کروں کہ جاری حکومت نے اس پر کوئی ایکشن نہ لیا لیکن سندھ گورنمنٹ نے اس وقت ایک حکم جاری کیا۔ یہ سے سر۔ میں گستاخی کروں گا میں اسے انگلش میں پڑھ دیتا ہوں سر۔

The Governor of Sind has promulgated the Sind Town Planning Amendment Ordinance, 1984 by amending the Sind Town Planning Act, 1915 to bring it in line with the instructions of the Federal Shariat Court. By virtue of the said amendment the following provision has been added in the end of the Section 3, of the Sind Town Planning Act, 1915;

(1) Provided further that every scheme shall make provision and ear-mark a plot for a mosque. Besides the existing section 21 of the Sind Town Planning Act, 1915 shall now be numbered as Sub-section (1) of that Section and following Sub-section will be added after it.

(2) In addition to the market value of the property as provided above, the owner shall be paid a sum of 15 per cent on such market value in consideration of the compulsory nature of the acquisition.

(3) The owner shall also be paid in addition compensation of 15 per cent per annum on the compensation payable under this Section from the date of declaration under this Section 1 to the date of compensation.

حکومت سندھ نے اسی وقت فیڈرل شریعت کے فیصلے کے مطابق اس کا ترمیم کر کے اس کے بعد اس کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوئی۔ ہمارے کمشنر صاحب ملتان ڈویژن کے اور ڈی ایم ایل لے صاحب جو ملتان ڈویژن کے ہیں نے بھی سفارش کی کہ یہ ایک ظالمانہ قانون ہے اسے ختم کرنا چاہیے تو اس کے بعد یہ سپریم کورٹ کے فیصلہ میں سرائکش میں پڑھتا ہوں۔

The real grievance of the petitioners it appears is not the establishment of Multan Development Authority, the preparation of New Shah Shamas Scheme, but the application to this land of the provision of the Punjab Acquisition of Land Housing Act, 1973, but they are rendered helpless by the provision of this exceptionally harsh Act, applicable only to the Province of the Punjab.

تو سر میں بصد التماس یہ گذارش کروں گا کہ میں اس بل کو introduce کرتا ہوں آپ برائے مہربانی اس کی اجازت فرمائیں تاکہ اسے فوری طور پر discuss کیا جائے۔

نعرہ ہائے تحسین

وزیر قانون: میں جناب والا کی اجازت سے۔۔۔

رانا پھول محمد خان: جناب والا تائید والے پہلے آتے ہیں اور مخالفت والے بعد میں آتے ہیں میں اس کی تائید کے لیے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر : آپ اس کی تائید میں بولنا چاہتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان : جی جناب۔

جناب سپیکر : جی بولیئے۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا گذارش میری یہ ہے کہ اسمیں کمیٹی بنائی جائے ؛

وزیر قانون : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ابھی جو بل پیش ہوا ہے اس کے لیے واضح کر دیں کہ آیا آپ نے رول suspend کر دیئے ہیں یا ہاؤس نے رول suspend کر دیا ہے۔ یا بحث کس طرح شروع ہو رہی ہے۔ میں عرض کروں گا کہ جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے اس کے طالمانہ ہونے نہ ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے ہم نے اسکی introduction کو oppose نہیں کیا۔ اس لیے یہ بل ہاؤس نے اجازت دی ہے کہ اس کو introduce کر دیا جائے۔ اس وقت جناب والا کے سامنے صرف مسئلہ یہ ہے کہ اس important قانون کو جو کہ اتنی دیر سے لاگو ہے اسکی implication دیکھنے کے لیے کہ آیا یہ ضروری ہے کہ ابھی رول suspend کر کے اس پر ابھی فیصلہ کیا جائے یا اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ جس presumption پر یا جس مفروضے پر یہ بات ہو رہی ہے . . . . . .

آوازیں : . .

جی ہاں پہلے جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔

جناب سپیکر : چودھری صاحب ارشاد فرمایئے۔

جناب وزیر قانون : یہ بات اس لیے ضروری ہے کہ اس وقت بحث کے لیے بل ابھی پیش نہیں ہوا۔ ابھی تک اس بارے میں یہ فیصلہ آپ نے دینا ہے اور ہاؤس کی رائے لینی ہے، اگر ضروری سمجھی گئی ورنہ اس شکل میں کہ اگر آپ سمجھیں کہ رولز کو suspend کرنا ہے ورنہ میں عرض کروں گا کہ ایک مفروضہ جس پر یہ بحث شروع ہو گئی ہے۔ جس پر فاضل ارکان نے اپنی آراء کا اظہار بھی کرنا شروع کر دیا

ہے وہ یہ ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ نے اس قانون کو غیر شرعی declare کرتے ہوئے illegal اور invalid declare کیا ہے۔ یہ بات معزز ارکان نے اس ہاؤس کے سامنے کہی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ درست نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ نے قرار دیا ہے کہ یہ قانون قانون کے مطابق ہے۔ اس کو غیر شرعی ڈیکلیئر نہیں کیا۔ ویسے اس کا expression ضرور ہوتا رہا ہے کہ یہ قانون زیادتی ہے، لیکن یہ قدغن اس پر لگائی جا سکتی ہے۔ ہم اس بات کو repeal نہیں کر رہے کہ ہم اس کو repeal نہیں کرنا چاہتے۔ میں اپنے فاضل ارکان سے کہوں گا کہ اس بارہ میں دو رائے نہیں ہیں۔ اس میں کئی ایک چیزیں اور بھی ہیں تو ہم باقاعدہ اس کو consider کرنے کے بعد چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس کے سامنے رکھا جائے اور وہ سٹینڈنگ کمیٹی جو جناب والا بنائیں گے، فیڈرل شرعی کورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلے یہ ساری چیزیں سامنے رکھتے ہوئے غور کرے گی اور پھر اسے ہاؤس کے سامنے لائے گی۔ اس پر ہاؤس کی آرا کے مطابق فیصلہ ہو سکے گا۔ لیکن اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ رولز کے suspend کرنے کی ایسی وجوہات نہیں ہیں۔ اگر فیڈرل شرعی کورٹ نے اسے خلاف شریعت قرار دے دیا ہوتا تو اسی شریعت کورٹ آرڈیننس بلکہ صدارتی حکم کے تحت چھ مہینے کے اندر اگر وہ قانون منسوخ نہ کیا جاتے تو اپنے آپ وہ قانون منسوخ ہو جاتا ہے۔ ہماری کسی legislation کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ یہ قانون ملک کا قانون ہے۔ صدر صاحب نے ترمیم کے ذریعے نافذ کر دیا ہوا ہے کہ کوئی قانون شریعت کورٹ یا شریعت کے منافی ہو اور اس شریعت کورٹ یہ قرار دے دے کہ یہ شریعت کے منافی ہے وہ چھ مہینے کے اندر اندر متعلقہ حکومت کو اسے واپس لینا ہوگا۔ اگر وہ واپس نہیں لیتی تو پھر وہ اپنے آپ ختم ہو جائے گا۔ یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ قانون ابھی ختم نہیں ہوا اس لیے شریعت کورٹ نے اسے غیر شرعی illegal یا invalid declare نہیں کیا بلکہ اس کو valid declare نہیں کیا ہے اس لیے میں عرض کروں گا کہ شریعت کورٹ کی judgement سپریم کورٹ کی judgement اور تمام جو اس کے شواہد ہیں ان کی روشنی میں ضروری ہے کہ اس کو دیکھا جائے میں استدعا کروں گا اپنے فاضل ممبران سے کہ اس میں جلدی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے ظالمانہ ہونے پہ کسی کو اعتراض نہیں ہے۔ اس کے غلط ہونے پہ کسی کو اعتراض نہیں ہے لیکن اس

میں کئی ایک چیزیں ہیں جن کے بارہ میں ہمیں جو بھی فیصلہ کرنا چاہیے وہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔ اس کے لیے میں چاہوں گا کہ اس طرز پر ایک سٹینڈنگ کمیٹی معرض وجود میں آجائے۔ رولز کے کرنے وجوہات اس وقت موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد رفیق: جناب سپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ ایوان ایک قانون ساز ادارہ ہے اور قانون سازی اس کا حق ہے۔ رہا یہ سوال جیسے کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ شریعت کورٹ نے اس کو illegal یا invalid قرار نہیں دیا۔ بات کچھ اس طرح سے ہے کہ قانون بنانا اس ایوان کا حق ہے اور عدالتوں کا دائرہ کار یا دائرہ اختیار وہ اس پر عملدرآمد کی حد تک ہے۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رفیق صاحب اس پر تقریر فرما رہے ہیں۔

جناب محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر پہ بول رہا ہوں جناب۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا شروع کریں گے تو میں ابتداء میں ہی آپ کو ٹوک دوں گا۔ اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب محمد رفیق: جناب پوائنٹ آف آرڈر میں سمجھتا ہوں اس لیے بنتا ہے کہ قانون سازی اس ایوان کا حق ہے

جناب سپیکر: You please take your seat. It is not a point of order.

حاجی محمد بوٹا: مینوں وی عرض کرن دی اجازت دتی جاوے جناب۔

جناب سپیکر: ابھی اس پہ بحث کا وقت نہیں ہے۔ حاجی صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میر محمد ظفر اللہ جمالی: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب والا جب بھی قانون سازی کا کام ہو، چاہے قانون نیا بنتا ہو، چاہے کوئی قانون منسوخ ہونا ہو تو اس کا طریقہ کار بالکل یہی ہے اور ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ پہلے وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جاتے اور پھر حکومت کی طرف سے لا منسٹر اس کو پیش کریں اگر تنسیخ

کرنا یا نیا بنانا مقصود ہو۔ جہاں تک معزز ممبر کا مطالبہ ہے کہ اس قانون کو منسوخ ہونا چاہیے تو میرے خیال میں یہ سارا ایوان اس سے اتفاق کرتا ہے لیکن اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جائے اور پھر حکومت کی طرف سے لا منسٹر صاحب اس کو پیش کریں اگر تنسیخ کرنا یا نیا بنانا مقصود ہو جہاں تک معزز ممبر کا مطالبہ ہے کہ اس قانون کو منسوخ ہونا چاہیے تو میرے خیال میں یہ سارا ایوان اس سے اتفاق کرتا ہے لیکن اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلے سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جائے وہ اس کو اچھی طرح چھان بین کر کے قانون کے ماہروں سے مشورہ کر کے اس کو بنائے کیونکہ ایسا قانون جناب والا نہ بنایا جائے کہ جس کے خلاف ہمیشہ رٹیں writs ہوتی رہیں۔ تو طریقہ یہی ہے۔ ہم معزز ممبر کے ہمنوا ہیں کہ ان کا مطالبہ جائز ہے۔

جناب سپیکر مخدوم زادہ صاحب! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کی شکل میں ہم بحث کر رہے ہیں یہاں ریزولیشن تو ہے نہیں کہ جس کو ابھی ہم اختیار کر لیں۔ یہ بحث ہے قانون پاس کرتا ہے اس کے سارے پہلوؤں کا جائزہ لینا میں سمجھتا ہوں کہ نہایت ضروری ہے۔ جہاں تک اس سے اختلاف رائے کا تعلق ہے۔ ہاؤس میں کسی بھی رکن کو اس سے اختلاف رائے نہیں۔ اس کے لیے طریقہ کار ہے کہ مسودہ قانون سٹینڈنگ کمیٹی، سیلکٹ کمیٹی یا ان کی عدم موجودگی میں پیش کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس کو اچھی طرح سے دیکھ لے۔ اور اس پہ میں اپنا فیصلہ دینے دیتا ہوں کہ تھوڑے دن مقرر کر لیے جاتے ہیں میں اس رول کو suspend کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔ اس مسودہ قانون کو پاس کرنے کے لیے مسودہ قانون کو پیش کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے پیش کمیٹی کی فارمیشن کے سلسلہ میں آپ فیصلہ کر دیں کہ وہ کس قسم کی ہونی چاہیے۔

ملک اللہ یار خاں: سٹینڈنگ کمیٹی کی تشکیل کے بارے میں اس سے قبل بھی اس ایوان نے آپ کو اختیار دیا ہے اور اس وقت بھی میری یہ تجویز ہے کہ ایوان آپ کو یہ اختیار دے کہ جناب خود ہی اس کی تشکیل کریں۔

ملک صلاح الدین ڈوگر: جناب سپیکر صرف آپ کو یہ حقائق بتانا چاہتے ہیں کہ یہ فوری کیوں

نہ لایا جائے۔ روزانہ ملتان میں بلڈوزر بھیجے جا رہے ہیں اور غریبوں کے مکانات گرائے جا رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گذارش کر کے ٹیلیفون کرایا گیا ہے کہ کم از کم عید تک رُک جائیے۔ اس لیے یہ فوری اہمیت کا معاملہ ہے۔ جتنی دیر ہوگی اتنی دیر میں غریبوں کا نقصان ہوگا۔

جناب سپیکر: میں صبح کمیٹی کے اراکین کے ناموں کا اعلان کروں گا۔ اس کے ساتھ وقت مقرر کر دوں گا کہ جس کے اندر اندر . . . . .

ملک صلاح الدین ڈوگر: مہربانی جی! جلد ہونی چاہیے۔

جناب سپیکر: مخدوم زادہ صاحب

جناب سپیکر: رانا صاحب مخدوم زادہ صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہیں میں ان کو پہلے بولنے کی اجازت دیتا ہوں۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود: جناب سپیکر! میری گذارش یہ ہے کہ شریعت کورٹ کا فیصلہ بھی ہے اور سپریم کورٹ کا فیصلہ بھی . . . . .

جناب سپیکر: آپ اب اس کو discuss کرنا چاہتے ہیں؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود: آپ کی روٹنگ سے بھی agree کرتا ہوں۔ آپ کے کمیٹی بنانے کے اختیارات پر بھی رضامند ہوں۔ لیکن میں ایک درخواست یہ کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اپنی لینڈ ایکوزیشن اتھارٹی کو آج ہی telegraphically اور telephonically کہہ دیں کہ یہ معاملہ اسمبلی میں subjudice ہے۔

اور آج کے بعد کوئی زمین acquire نہ کی جائے جب تک کہ یہ اسمبلی فیصلہ نہ کرے اگر یہ assurance دے دیں تو ہم آپ کی تجویز قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: اس پہ تو فیصلہ ہو چکا ہے۔ رہا آپ کی اس تجویز کا تعلق تو اس کو ہم کر لیتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان: میں بھی گذارش کر لوں آپ کی مرضی سے۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ایک منٹ سے زیادہ نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: ارشاد فرمائیے جناب

رانا پھول محمد خان: جناب والا اس پر کمیٹی کا قائم کیا جانا ضروری ہے۔ جہاں تک میرے محترم مخدوم زادہ صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ stay جاری کر دیں۔ میرے خیال میں آئین کی رُو سے ہم stay جاری نہیں کر سکتے۔ ویسے اپنے طور پر وزیر اعلیٰ صاحب سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس کی اجازت فرما دیں۔

رانا پھول محمد خان۔ چونکہ کمیٹی اس لیے ضروری ہے کہ انہوں نے مکانات کا ذکر کیا ہے۔ مکانات کے علاوہ دیگر کسی منصوبے یا مقصد کی غرض سے اراضی حاصل کرنا اس میں شامل کیا جانا ضروری ہے۔ چونکہ وہ acquire کسی اور مقصد کے لیے کریں گے اور محکمہ اسے تبدیل کر دے گا اس پر کمیٹی آج ہی بنا دی جائے اور جلدی سے جلدی فیصلہ کیا جائے ان کی میں مخالفت کرتا ہوں کہ ہم stay جاری کر سکتے ہیں۔

پنجاب میں بھاری صنعتیں لگانے کی ممانعت

جناب سپیکر: شکریہ رانا صاحب۔ اور اب میں میاں عطا محمد صاحب کو انکی Adjournment Motion بحث کے لیے دعوت دیتا ہوں۔

میاں عطا محمد: جناب سپیکر میری تحریک التوا تھی جو میں نے ۲۹ تاریخ کو پیش کی تھی وہ میں پڑھ کے سناؤں گا۔

ایک فاضل رکن: چوہدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑے ہیں جی۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوتے)

وزیر قانون: جناب والا ان کی یہ Adjournment Motion admit ہو چکی ہے آج اس پر بحث سننے اس سے کارروائی شروع کرنے سے پہلے یہ declare کرنا ہوگا کہ

This House be now adjourned for discussion on the Adjournment Motion.

تو یہ Adjournment Motion ہو چکی ہے آج بحث ہونی ہے اس لیے یہ Regular House تو نہیں بلکہ اس کو adjourn کر کے اس کو declare کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: The House is adjourned and you are allowed to present your adjournment motion.

میاں عطا محمد: (مظفر گڑھ)۔ تو پھر دوبارہ نہ پڑھوں جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمایئے جناب۔

میاں عطا محمد: (مظفر گڑھ)۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ کل مورخہ ۲۸ مئی ۸۵ء کے اخبار نوائے وقت میں خبر شائع ہوئی تھی کہ مرکزی حکومت نے پنجاب میں بھاری ضیقتیں لگانے کی ممانعت کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مخدوم صاحب

مخدوم زادہ سید حسن محمود: This House is adjourned.

The House has not yet reassembled.

تو reassemble کا تو آپ نے آرڈر نہیں دیا۔ یہ کارروائی ملتوی ہوتی ہے in order to present the Adjournment Motion

ورنہ ہم ابھی چلے جاتے ہیں The present matter on agenda معطل کیا جاتا ہے تاکہ وہ adjournment motion discuss ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: House adjournment سے مراد یہی تھا کہ ایجنڈا suspend کیا گیا ہے۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب میں اتفاق کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی کو suspend کر کے تحریک التوا پیش کی جا سکتی ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: اوس کی کارروائی ملتوی کی گئی ہے ان کی تحریک التوا پیش کرنے کے لیے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود : ورنہ ہم چلے جاتے۔

میاں عطا محمد : جو قومی صنعتی پالیسی مرتب کی گئی ہے۔ اس کے منفی اثرات پنجاب میں نظر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ صرف پنجاب میں یہ قدغن لگائی گئی ہے جب کہ پاکستان کے باقی ماندہ تینوں صوبوں میں ایسی کوئی پابندی نہیں۔ لہٰذا اس خبر سے پورے پنجاب میں اضطراب اور مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے عوام میں یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ ہماری پنجاب حکومت مرکزی حکومت سے اپنے حقوق حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس سلسلے میں تھوڑی سی مزید تشریح کر دوں، وضاحت کر دوں کہ صوبہ پنجاب میں جو انڈسٹری لگائی گئی ہے جو اس وقت صنعتیں ہیں وہ صوبے کے ایک شہر کے برابر نہیں ہیں مزید برآں یہاں پہلے سے مثالیں بے شمار ہیں اور ایک مسئلہ اور کھڑا کر دیا گیا ہے کہ پنجاب میں بھاری صنعتیں نہیں لگائی جا سکتیں اس کے لیے ہاؤس سے التماس کروں گا کہ اس مسئلے کا نوٹس لیں۔ شکریہ!

ایک فاضل رکن : جناب سپیکر اس وقت ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : گنتی کرائی جائے۔ پانچ منٹ کے لیے ہاؤس کی کارروائی کو ملتوی کیا جاتا ہے کیونکہ کورم پورا نہیں ہے۔

(پانچ منٹ کے بعد)

جناب ڈپٹی سپیکر : اب کورم پورا ہے کارروائی کا آغاز کیا جاتا ہے۔ جی میاں صاحب آپ فرمائیں۔

میاں عطا محمد : جناب سپیکر میں اپنی بات ختم کر چکا ہوں۔

وزیر صنعت : (جناب غلام حیدر وائیں) جناب سپیکر جس تحریک التوا پر اس وقت معزز رکن نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا میں اس سے اختلاف کرتے ہوئے اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جہاں تک اخبار کے اس معروضے کا تعلق ہے کہ مرکزی حکومت نے پنجاب کے لیے بعض صنعتوں پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ بالکل ہی غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اخبار میں جو خبر آئی ہے وہ محض ایک معروضے پر مبنی ہے

جس کی صحیح صورتحال یہ ہے کہ مرکزی حکومت نے پنجاب میں کسی بھی نئی صنعت پر پابندی لگانے کا قطعاً کوئی نیا فیصلہ نہیں کیا بلکہ اس کے برعکس اس وقت صنعتی پالیسی یہ ہے کہ ایسی نئی صنعتیں جن پر لاگت کا اندازہ ۱۰ر کروڑ روپیہ ہو ان پر کسی قسم کی نہ صرف پابندی نہیں ہے بلکہ اس کی منظوری کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی پالیسی ہے جو ملک میں صنعت کو مزید تقویت پہنچانے کے لیے مرکزی حکومت نے اختیار کی ہے۔ آپ سب ارکان اس سے آگاہ ہوں گے کہ ۱۰ر کروڑ روپیہ تک کی صنعت بغیر کسی منظوری کے لگانے کی جو سہولت اب صنعتکار کو ملی ہے اس سے پہلے یہ حد limit صرف ۵۰ لاکھ روپیہ تک تھی۔

اصل بات یہ ہے کہ ۱۹۸۴ء کی ایک صنعتی پالیسی کے مطابق وفاقی حکومت نے ایک specified list شائع کی ہے۔

میاں عطا محمد: جناب والا اس کیمرہ مین کو کس نے اجازت دی ہے کہ وہ ایوان کے اندر آئے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جب کارروائی ہو رہی ہو تو کوئی کیمرہ مین ہاؤس کے اندر نہیں آسکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر صنعت: جناب سپیکر میں گذارش کر رہا تھا کہ ۱۹۸۴ء کی صنعتی پالیسی کے مطابق مرکزی حکومت نے ایک specified list جاری کی ہے۔ جس کے مطابق جو ۱۹ یا ۲۰ بڑی صنعتیں ہیں۔ ان کو لگانے سے پیشتر وفاقی حکومت کی منظوری کی ضرورت ہے۔ اس فہرست میں سے کسی بھی صنعتی یونٹ کی جو پاکستان کے خواہ کسی بھی صوبے میں صنعت لگائی جائے اور وہ specified list کی حدود میں آتی ہو۔ اسکی پیشگی منظوری کی ضرورت ہوگی خواہ وہ سندھ میں صنعت لگائی جائے یا صوبہ سرحد میں۔ خواہ پنجاب میں یا پاکستان کے کسی اور صوبہ میں لگائی جائے۔ ان حالات میں فاضل رکن کی یہ تحریک التوا جس پر انہیں تشویش لاحق ہوتی ہیں ان کی اس جذبے کی قدر کرنے کے باوجود ان سے عرض کرتا ہوں کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں بلکہ یہ محض ایک مفروضہ ہے۔ پاکستان کی مرکزی حکومت نے پنجاب میں کسی بھی صنعت کے لگانے پر قطعاً کوئی خصوصی پابندی عائد نہیں کی تاہم جو صنعتیں specified list میں آتی ہیں ان کی پیشگی منظوری کے

یے خواہ کسی بھی صوبے میں لگائی جائیں۔ وفاقی حکومت کی پیشگی منظوری درکار ہوگی۔

تاہم میں اسکی تھوڑی سی مزید وضاحت کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی حکومت نے از خود بعض دفاعی صنعتوں کی لوکیشن پر پابندی لگائی ہے جس کی صورتحال یہ ہے کہ انٹرنیشنل بارڈر کے ۵ میل کے اندر حکومت پنجاب نے خود یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہم ان دفاعی نوعیت کی صنعتوں کو بین الاقوامی بارڈر کے ۵ میل کے اندر نہیں لگائیں گے۔ ان حالات میں اس تحریک التوا کے محرک سے میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کی پوری تسلی ہوگئی ہوگی۔ چونکہ اس میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ کوئی اس میں حقیقت نہیں ہے۔ یہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ لہٰذا مجھے امید ہے کہ اس تحریک کو میرے فاضل رکن واپس لیں گے اور اس پر زور نہیں دیں گے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ جناب سپیکر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لفظی ہیر پھیر میں جناب وزیر صنعت حقیقت کو بدل کر اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر پابندی اپنی جگہ۔ اگر وزرا صاحبان آپس میں صلاح مشورہ کرلیں تو میں ان کو بتا سکتا ہوں۔ کہ سو سو دو دو سو کروڑ کی انڈسٹری پنجاب والوں کو مجبوراً بیرون پنجاب لگانی پڑی۔ اس لیے وہ مراعات جو صوبہ سرحد کو حاصل ہیں وہ حسن ابدال میں جو پنجاب کی سرحد پر ہے۔ کو مراعتیں حاصل نہیں ہیں۔ یہ کیسے آپ کہہ رہے ہیں کہ کوئی پابندی نہیں ہے۔ پابندی آئینی نہ سہی لیکن ڈیوٹی کے لحاظ سے پابندی ہے۔ ڈیوٹی فری مشینری امپورٹ کے لحاظ سے اگر ترجیحی سلوک صوبہ سرحد کو دیا جا رہا ہے وہ ترجیحی سلوک پنجاب کی حکومت نے اپنے علاقے کے لیے کیوں نہیں مانگا۔

میں جناب سپیکر ان کی تائید میں بول رہا ہوں۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک واپس نہ لیں۔ کیونکہ وزرا کا یہ بیان غلط ہے۔ جب تک پنجاب کو وہ مواقع میسر نہیں گے جو باقی صوبوں کو ہیں۔ یعنی ٹیکس ہالیڈے کے۔ امپورٹ آف مشینری فری آف ڈیوٹی کے تب تک رجحان یہ ہوگا کہ ہمارا سرمایہ کار بڑے کارخانے اور بڑی انڈسٹری پنجاب کی سرزمین پر نہیں لگا سکتا۔ یہ اس طرح کی پابندی عائد ہے۔ آپ حکومت پاکستان سے درخواست کریں کہ آپ

ان علاقوں میں جو پسماندہ ہیں۔ وہاں انڈسٹری لگانے کی اجازت دے اگر ضرورت نہیں ہوگی۔ ۴۰۰ کروڑ کا سرمایہ آپ صوبہ سرحد میں جاکر لگائیں۔ اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا آپ اس کو پنجاب میں کیوں نہیں لگا سکتے لہٰذا محرک کی تحریک اس معنوں میں صحیح ہے کہ یہ پابندی lack of incentives ہیں وہ رعایتیں پنجاب کو میسر نہیں ہیں جو دوسرے صوبوں کو حاصل ہیں اسے لیے مجبوراً ہمیں بڑی انڈسٹری بیرون صوبہ لگانی پڑتی ہے۔ اسکی وزیر انڈسٹری وضاحت کریں کہ ابھی ابھی ایک موٹر پلانٹ کی منظوری ہوئی ہے وہ کہاں لگ رہی ہے حالانکہ سرمایہ پنجاب کا ہے۔ اسی طرح بینکوں کا حال ہے۔ ارب ہا روپیہ ہم دیتے ہیں۔ اور ان کے ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہیں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں جیسے انڈسٹری میں ہمارے ساتھ ناانصافی کی جارہی ہے۔ امتیاز برتا جارہا ہے۔ اگر ان کے ہیڈ آفس یہاں ہوتے اڑھائی ارب deposit تو ہم کرتے ہیں قرضے ہمیں ۲۵ کروڑ کے ملتے ہیں۔ کھرب ہا روپیہ کراچی میں صرف ہو جاتا ہے۔ یہ بھی پنجاب کا حق بنتا ہے کہ آپ کو industrial concessions بھی وہی دیئے جائیں جو کہ دوسرے صوبوں حاصل ہیں تاکہ آپ کے سرمایہ کی investment پنجاب میں ہو۔ یہاں کے لوگ اور مزدور کام آئیں گے یہاں وہ سرمایہ invest ہو۔ نفع یہاں تقسیم ہو benefits یہاں ہوں۔

میاں شیخ مختار احمد: ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا جس طرح سے مخدوم زادہ صاحب نے فرمایا ہے اور میرے بھائی نے جو تحریک التوا پیش کی ہے یہ حقیقت پر مبنی ہے۔ یہ میں آپ کو بتادوں کہ جس طرح سے چشمہ لنک کینال کی پابندی کے ساتھ ہمیں معاشی بدحالی کا شکار کرنا مقصود تھا۔ ہمیں اقتصادی طور پر مارنا مقصود تھا۔ ہمیں بے روزگار اور مفلوک الحال کرنے کا خیال تھا۔ اسی طرح سے یہ صنعتی پالیسی کی بنیاد بھی رکھی جارہی ہے۔ ہمارے پنجاب کے علاقے صنعتوں سے محروم کئے جارہے

یہ خواہ کسی بھی صوبے میں لگائی جائیں۔ وفاقی حکومت کی پیشگی منظوری درکار ہوگی۔

تاہم میں اسکی تھوڑی سی مزید وضاحت کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کی حکومت نے از خود بعض دفاعی صنعتوں کی لوکیشن پر پابندی لگائی ہے جس کی صورتحال یہ ہے کہ انٹرنیشنل بارڈر کے ۵ میل کے اندر حکومت پنجاب نے خود یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہم ان دفاعی نوعیت کی صنعتوں کو بین الاقوامی بارڈر کے ۵ میل کے اندر نہیں لگائیں گے۔ ان حالات میں اس تحریک التوا کے محرک سے میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کی پوری تسلی ہوگئی ہوگی۔ چونکہ اس میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ کوئی اس میں حقیقت نہیں ہے۔ یہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ لہٰذا مجھے امید ہے کہ اس تحریک کو میرے فاضل رکن واپس لیں گے اور اس پر زور نہیں دیں گے۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ جناب سپیکر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ لفظی ہیرپھیر میں جناب وزیر صنعت حقیقت کو بدل کر اس ایوان میں پیش کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر پابندی اپنی جگہ۔ اگر وزرا صاحبان آپس میں صلاح مشورہ کرلیں تو میں ان کو بتا سکتا ہوں۔ کہ سو سو دو دو سو کروڑ کی انڈسٹری پنجاب والوں کو مجبوراً بیرون پنجاب لگانی پڑی۔ اس لیے وہ مراعات جو صوبہ سرحد کو حاصل ہیں وہ حسن ابدال میں جو پنجاب کی سرحد پر ہے۔ کو مراعتیں حاصل نہیں ہیں۔ یہ کیسے آپ کہہ رہے ہیں کہ کوئی پابندی نہیں ہے۔ پابندی آئینی نہ سہی لیکن ڈیوٹی کے لحاظ سے پابندی ہے۔ ڈیوٹی فری مشینری امپورٹ کے لحاظ سے اگر ترجیحی سلوک صوبہ سرحد کو دیا جارہا ہے وہ ترجیحی سلوک پنجاب کی حکومت نے اپنے علاقے کے لیے کیوں نہیں مانگا۔

میں جناب سپیکر ان کی تائید میں بول رہا ہوں۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک واپس نہ لیں۔ کیونکہ وزرا کا یہ بیان غلط ہے۔ جب تک پنجاب کو وہ مواقع میسر نہیں گے جو باقی صوبوں کو ہیں۔ یعنی ٹیکس ہالیڈے کے۔ امپورٹ آف مشینری فری آف ڈیوٹی کے تب تک رجحان یہ ہوگا کہ ہمارا سرمایہ کار بڑے کارخانے اور بڑی انڈسٹری پنجاب کی سرزمین پر نہیں لگا سکتا۔ یہ اس طرح کی پابندی عائد ہے۔ آپ حکومت پاکستان سے درخواست کریں کہ آپ

ان علاقوں میں جو پسماندہ ہیں۔ وہاں انڈسٹری لگانے کی اجازت دے اگر ضرورت نہیں ہوگی۔ ۴۰۰ کروڑ کا سرمایہ آپ صوبہ سرحد میں جاکر لگائیں۔ اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ آپ اس کو پنجاب میں کیوں نہیں لگا سکتے لہٰذا محرک کی تحریک اس معنوں میں صحیح ہے کہ یہ پابندی lack of incentives ہیں وہ رعایتیں پنجاب کو میسر نہیں ہیں جو دوسرے صوبوں کو حاصل ہیں اسے لیے مجبوراً ہمیں بڑی انڈسٹری بیرون صوبہ لگانی پڑتی ہے۔ اسکی وزیر انڈسٹری وضاحت کریں کہ ابھی ابھی ایک موٹر پلانٹ کی منظوری ہوئی ہے وہ کہاں لگ رہی ہے حالانکہ سرمایہ پنجاب کا ہے۔ اسی طرح بینکوں کا حال ہے۔ ارب ہا روپیہ ہم دیتے ہیں اور ان کے ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہیں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں جیسے انڈسٹری میں ہمارے ساتھ ناانصافی کی جارہی ہے۔ امتیاز برتا جا رہا ہے۔ اگر ان کے ہیڈ آفس یہاں ہوتے اڑھائی ارب deposit تو ہم کرتے ہیں قرضے ہیں ۲۵ کروڑ کے ملتے ہیں۔ کھرب ہا روپیہ کراچی میں صرف ہو جاتا ہے۔ یہ بھی پنجاب کا حق بنتا ہے کہ آپ کو industrial concessions بھی وہی دیئے جائیں جو کہ دوسرے صوبوں حاصل ہیں تاکہ آپ کے سرمایہ کی investment پنجاب میں ہو۔ یہاں کے لوگ اور مزدور کام آئیں گے یہاں وہ سرمایہ invest ہو۔ نفع یہاں تقسیم ہو benefits یہاں ہوں۔

میاں شیخ مختار احمد: ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا جس طرح سے مخدوم زادہ صاحب نے فرمایا ہے اور میرے بھائی نے جو تحریک التوا پیش کی ہے یہ حقیقت پر مبنی ہے۔ یہ میں آپ کو بتادوں کہ جس طرح سے چشمہ لنک کینال کی پابندی کے ساتھ ہمیں معاشی بدحالی کا شکار کرنا مقصود تھا۔ ہمیں اقتصادی طور پر مارنا مقصود تھا۔ ہمیں بے روزگار اور مفلوک الحال کرنے کا خیال تھا۔ اسی طرح سے یہ صنعتی پالیسی کی بنیاد بھی رکھی جارہی ہے۔ ہمارے پنجاب کے علاقے صنعتوں سے محروم کئے جارہے

ہیں ۔ اور دیدہ دانستہ کئے جا رہے ہیں ۔ میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں ہم لوگ صنعت میں ہیں ہمیں دیدہ دانستہ پیسا جا رہا ہے ۔ ہمارے یہاں کی بے روزگاری کو ایک مسئلہ بنایا جا رہا ہے کس وجہ سے کہ ہمارے یہاں صنعتیں نہیں ہیں صنعتیں کیوں نہیں ہمیں وہ incentives نہیں ملتے مرکز ہمیں وہ incentives نہیں دیتا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ عرض کروں گا کہ ملتان انڈسٹریل سٹیٹ کے لئے ٹیکس ہالیڈے کیلئے دو سال ہو گئے ہیں پنجاب گورنمنٹ نے سنٹرل گورنمنٹ کو لکھا ہوا ہے لیکن ابھی تک انہوں اجازت نہیں دی ۔ آپ بتائیے اس کی کیا وجہ بات ہیں یہ صرف ملتان کے لئے ہے میں باقی شہروں کیلئے پھر عرض کرتا ہوں دو سال پہلے ہمارے صنعتی ڈیپارٹمنٹ نے ملتان کیلئے انڈسٹریل سٹیٹ کو ٹیکس فری ہالیڈے کیلئے لکھا ہوا ہے ۔ کیا وجہ ہے وہ وہاں منجمد ہو گئی ۔ کیا وجہ ہے کہ ابھی تک ہمیں اجازت نہیں ملی ۔ آپ یہ دیکھلیں آپ یہ موازنہ کرلیں کہ ہمارے یہاں صنعتوں کا کیا حشر ہے ۔

ہمیں ۹۰ ہزار ٹن شوگر کے لئے ملیں لگانے کے لئے آج سے ایک سال پہلے اجازت ملی ہوئی ہے ۔ آج ایک سال گزر گیا اور ہم وہ تین ملیں نہیں لگا سکے ۔ اجازتیں کیوں نہیں جاری کی گئیں ؟ میں آپ سے یہ عرض کروں کہ ہمارے ساتھ دیدہ و دانستہ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے ۔ ہمارے لکھو کھا کی تعداد میں جو ملازمین باہر گئے ہوئے ہیں ، انہیں بھی واپس لوٹنا ہے ۔ اور یہاں جو ہماری نوجوان نسل ہے ، یہاں ہمارے ایم اے کے سٹوڈنٹس ایک چپڑاسی کے لئے تین تین ہزار درخواستیں دیتے ہیں ۔ وجہ کیا ہے کہ ہمارے یہاں بے روزگاری کو پھیلایا جا رہا ہے ؟ ہمیں مفلوج کیا جا رہا ہے ؟ تو میں

آپ کو یہ یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ جب کہیں صنعتیں لگائی ہوتی ہیں تو وہاں پر اسپیشل زون بنا دیا جاتا ہے۔ وہاں ٹیکس ہالیڈے دی جاتی ہے۔ وہاں zero duty بنا دیا جاتا ہے۔ پھر جب پروسیسنگ زون کا قصہ ختم ہوتا ہے وہاں پر نوری آباد آجاتا ہے۔ نوری آباد کراچی سے پینتیس میل دور ایک علاقہ ہے۔ اب اسے zero duty اور tax free علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ وجہ کیا ہے کہ ہمارے پنجاب کے علاقوں کو zero duty اور tax free علاقہ قرار نہیں دیا جاتا؟ صرف اس وجہ سے کہ پنجاب کو اسی طرح سے مفلوج کیا جائے کہ انگریز کے زمانے میں، ہندو کے زمانے میں بھی یہی ہوتا تھا کہ گندم ہم پیدا کرتے اور آٹے کی ملیں بمبئی میں بنتی تھیں روئی ہم پیدا کرتے تھے اور ٹیکسٹائل ملیں بمبئے میں بنتی تھی۔ آج بھی ہمارے ساتھ وہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ وہی ہندو کا سلوک، وہی انگریز کا سلوک پنجاب کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ تو میں یہ التماس کروں گا کہ ہمارے یہاں صنعتی طور پر جو پسماندہ علاقے ہیں، مثلاً رحیم یار خان ہے، بہاول پور ہے، ملتان ہے، کبیر والا ہے، جھنگ ہے وہاڑی، خانیوال سرگودھا ہے ان کو فوری طور پر ٹیکس ہالیڈے اور زیرو ڈیوٹی کا علاقہ قرار دیا جائے (نعرہ ہائے تحسین)۔ ہمیں کیوں صنعتوں سے محروم کیا جا رہا ہے۔ ہم اپنی آبادی کے حساب سے اپنا حق مانگتے ہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ دوسروں کا حق چھین لیں۔ آپ کسی انڈسٹری کی فگرز لے لیں، کسی انڈسٹری کی statistical اکٹھی کر لیں۔ آپ کو نظر آئے گا کہ statistics اور آبادی کے حساب سے آپ کو کوئی صنعت نہیں ملتی ہمیں اپنا حق چاہیئے ہم کسی اور کا حق نہیں لینا چاہتے۔ ہماری ۵۷ فی صد آبادی ہے لہذا ہمیں ۵۷ فی صد انڈسٹری چاہیئے

اور ہم اپنا یہ حق لینا جانتے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں پر یہ ریزولیوشن پیش کیا جائے کہ ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگتے۔ ہمارے علاقے زیرو ڈیوٹی بناؤ۔ ہمارے علاقوں کو ٹیکس فری ہالیڈے دو۔ اور سکیم پالیسی اور ٹارگیٹ میں ہمیں ۷ ۵ فی صد حصہ دیا جائے۔

چوہدری خادم حسین : جناب سپیکر، جو کچھ میرے فاضل بھائی نے کہا ہے، یہ حقیقت ہے۔ لیکن اس میں میں ایک اور وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں نہری علاقوں یا نہری ضلعوں کا بہت نام لیا جاتا ہے پنجاب میں بارانی ضلعے بھی ہیں۔ سیالکوٹ ہے، گجرات ہے، جہلم ہے، پنڈی ہے، اٹک ہے خدا کے لیے، ان کا اضلاع کا بھی نام لے لیا کریں۔ (قطع کلامی) تو میں جہلم کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ جہلم کی دو بڑی صنعتیں تھی، ایک فوجی ٹیکسٹائل اور ایک پرائم گلاس فیکٹری تھی، سوئی گیس نہ ہونے کی وجہ سے وہ بند ہو چکی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : یہ علیحدہ مسئلہ ہے۔ آپ متعلقہ بات کریں۔

چوہدری خادم حسین : اس لیے ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ ان علاقوں کو ضرور آپ فری ٹیکسز زون قرار دیں۔ اس سے پہلے بھی یہ مسئلہ زیر غور لایا گیا تھا۔ پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ بھی بات کی گئی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ غلام اسحاق صاحب یہ کام کرتے ہیں۔ ان سے بات کرو۔ ہم نے ان سے بھی بات کی۔ لیکن پتا نہیں کہ وہ مسئلہ کس کھٹائی میں پڑا ہوا ہے۔ اس لیے میں تائید کرتے ہوئے یہ بھی کہوں گا۔ اگر صوبہ سرحد کو یا سندھ کے خاص علاقوں تو فری ٹیکسز زون قرار دیا جائے تاکہ ہماری

انڈسٹری دوسرے علاقوں کے انڈسٹری کو متاثر کر سکے۔ شکریہ

رانا پھول محمد خان: جناب والا، گزارش یہ ہے کہ پنجاب وہ صوبہ ہے کہ جس نے پاکستان کی سالمیت کے لئے ون یونٹ بنتے وقت ۶۰ فی صد حقوق چھوٹے صوبوں کو دینے اور ۴۰ فی صد حقوق ہم نے لئے۔ حالانکہ حق ہمارا ۶۰ فی صد لینے کا تھا۔ لیکن ہم نے ملک کی سلامتی کے لئے، چھوٹے صوبوں کی ترقی کے لئے یہ قربانی دی۔ لیکن اب جب ایک رعایت دینے کا وقت آیا ہے تو پنجاب کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ پنجاب میں بہت سے نئے اضلاع بنائے گئے ہیں۔ ان اضلاع میں کوئی انڈسٹری نہیں۔ اب جو لوگ وہاں صنعتیں لگائیں گے اگر ان کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار نہ دیا جائے اور ان صوبوں کو دے دیا جائے تو یہ ہمارے ساتھ بڑی ناانصافی ہے۔ ہم پہلے قربانی دے چکے ہیں۔ اب ہم سے مزید قربانی ہمارے کپڑے اتارنے کے لئے لی جا رہی ہے۔ ہمارے گوشت کھانے کے لئے لی جا رہی ہے۔ اس پاکستان میں بسنے والے ہر شہری کے حقوق برابر ہیں۔ صرف پنجاب، اور پنجابی سمجھ کر ہماری حق تلفی کر دی جائے تو یہ ہمارے ساتھ سخت ناانصافی ہے۔ اس لئے میں اس قرارداد کی ان الفاظ کے ساتھ پر زور تائید کرتا ہوں کہ پنجاب کو صرف لفظ "پنجاب" کی نفرت سمجھ کر ہی محروم نہ کیا جائے بلکہ ہمیں تمام وہ حقوق دیئے جائیں جو اس ملک میں بسنے والے دوسرے صوبوں کے شہریوں کو بھی حاصل ہیں۔ اگر آپ پنجاب کی پسماندگی کو دیکھیں تو یہاں تو کراچی اور پنجاب کے مقابلے میں آپ کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ وہ تو سب کچھ وہیں ہے۔ یہاں تو چند کارخانے ہیں۔ نئے اضلاع میں تو کوئی

جنگ فیکٹری بھی نہیں ۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہمارا حق ہے، ہمیں یہ لینا چاہیئے اور مرکز پر فرض ہے کہ وہ ہمیں ہمارے حقوق دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس مسئلے پر کافی مدلل تقاریر ہو رہی ہیں ۔ وقت کی پابندی کا بھی خیال فرمالیں ۔ ابھی اراکین کی انتہائی اہم قراردادیں ایجنڈے پر باقی ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی : میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں تو آپ ہی کریں گے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس قصے کو جس طرح کہ آپ نے فرمایا ہے ختم کیا جائے ۔ میں عرض کروں گا کہ جو باتیں قبلہ مخدوم زادہ صاحب نے اور مختار شیخ صاحب نے اور رانا صاحب نے فرمائی ہیں اُن کو وزیر صاحب ازراہ کرم غور میں لائیں تاکہ پنجاب کے حقوق سلب نہ ہوں ۔ اگر وہ ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ جو حقوق دیگر صوبوں کو حاصل ہیں وہ انڈسٹری کے لئے پنجاب کو بھی دلانے کے لئے تیار ہیں تو میں محرک سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تحریک واپس لے لیں۔

جناب عثمان ابراہیم : اسی قرارداد کی تائید میں میں ایک دو تجویزیں پیش کرتا ہوں ۔ ایک خاص پالیسی کے تحت صوبہ پنجاب میں صنعتوں کے قیام کو discourage کیا جا رہا ہے۔ ابھی وزیر صنعت نے فرمایا ہے کہ امپورٹ پالیسی دو حصوں میں منقسم ہے ۔ ایک حصہ specified list ہے اور دوسرا حصہ فری لسٹ ہے۔ فری لسٹ میں آپ کوئی چیز امپورٹ کرنا چاہیں تو اس کے لئے کسی محکمے سے اجازت کی ضرورت نہیں ہے جبکہ specified list کے لئے انویسٹمنٹ پروموشن بیورو یا Textile

Commissioners Organization سے اجازت لی جاتی ہے۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ کراچی کے جتنے بڑے بزنس مین یا تاجر ہیں یا مشینری کے بروکر ہیں صرف وہی اجازت لے سکتے ہیں۔ Textile Commissioners Organization relevant سے یا انوسٹمنٹ پروموشن بیورو سے تو میری تجویز یہ ہے، میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی یہ تجویز دی تھی۔ ـــــ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ incentives رہیں ناں جناب۔

جناب عثمان ابراہیم: کہ انوسٹمنٹ پروموشن بیورو کو decentralize کر دیا جائے Textile Commissioners Organization کو decentralize کر دیا جائے۔ اور ہر صوبہ میں ایک Textile Commissioners Organization کا آفس ہر ایک انوسٹمنٹ پروموشن بیورو کا آفس ہو۔ میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ دونوں محکمے decentralize ہو گئے اور اس صوبے میں ان کے آفسز قائم ہو گئے، تو اس صوبے میں ہر شخص کو انڈسٹری لگانے کی اجازت ہو گی اور کسی کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ صوبوں کے ان آفسز کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک سنٹرل انوسٹمنٹ پروموشن کمیٹی پہلے ہی سے موجود ہے جو اس کو کنٹرول کر سکتی ہے۔ تو میں وزیر صنعت سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سمت میں پیش رفت کریں اور مرکز سے رابطہ قائم کریں اور ان کو decentralize کروا کے یہ سارے آفسز پنجاب میں قائم کروائیں۔

وزیر صنعت و معدنیات (جناب غلام حیدر وائیں): جناب سپیکر، صنعتوں کو پنجاب میں پھیلانے کے موضوع پر میرے جن فاضل اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے، حکومت ان کے ایک ایک لفظ سے

مکمل طور پر متفق ہے۔ وہ اس لئے کہ پنجاب کے ہر شہری کا یہ جذبہ ہے کہ یہاں پر ترقی خواہ تعلیم کے میدان میں ہو یا صنعت کے میدان میں فی الحقیقت تعمیر پاکستان کے جذبے سے عبارت ہو اور اس جذبے میں نہ پنجاب پہلے کبھی پیچھے رہا ہے اور نہ انشاء اللہ آئندہ پیچھے رہے گا۔ جہاں تک زیر موضوع تحریک التوا کا تعلق ہے اس بات سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے کہ پنجاب میں صنعتوں کے پھیلاؤ کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ ترغیبات incentives دینے چاہئیں اور اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ صنعت کے میدان میں پنجاب نے ابھی تک اپنا بھرپور کردار ادا نہیں کیا جیسے ہمیں ادا کرنا چاہیئے تھا میں گزارش کروں گا کہ اس کی ایک وجہ ترغیبات کی عدم فراہمی ہے لیکن اس کے ساتھ میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ اس وقت اس معزز ایوان کے سامنے زیر بحث مسئلہ اس تحریک التوا کا ہے جو میرے فاضل رکن نے پیش کی ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے کہ پنجاب میں بڑی ۱۹ صنعتوں کو لگانے کے لئے وفاقی حکومت نے پابندی لگادی ہے۔ جہاں تک تحریک التوا کے مقصد کا تعلق ہے وہ اور معاملہ ہے اور جہاں تک صنعتی میدان میں ترغیبات یعنی incentives دینے کا تعلق ہے یہ دوسری بات ہے۔ پنجاب میں صنعتوں کو مزید ترغیبات اس incentives دینے کے متعلق معزز ایوان کا ہر رکن اور حکومت اور محکمہ صنعت آپس میں پوری طرح متفق ہیں کہ ہم انشا اللہ وفاقی حکومت سے زیادہ ترغیبات حاصل کرنے کے لئے اپنی پوری کوششوں کو بروئے کار لائیں گے اور پنجاب کی حکومت انشا اللہ مستقبل قریب میں ایسا سازگار ماحول پیدا کرے گی کہ پنجاب پاکستان کا حقیقی معنوں میں صنعت گھر بنے۔ اس سلسلے

میں جیسا کہ بہت سے ہمارے دوست جانتے ہیں ہمارے بہت سے اضلاع جن میں راجن پور، ڈیرہ غازی خان، میانوالی، خوشاب، مظفر گڑھ اور بھکر وغیرہ شامل ہیں ان کو منظور شدہ بستیوں میں ۵ سال کے لیے انکم ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی کی چھوٹ حاصل ہے۔ اس کے علاوہ مزید کئی اضلاع میں بھی ایسی ہی سہولتیں حاصل ہیں۔ جن میں بہاولپور، ساہیوال، سرگودھا جہلم، گجرات چکوال اور گجر خان شامل ہیں ان اضلاع کی منظور شدہ صنعتی بستوں میں یہ سہولتیں میسر ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں صوبے کی حکومت بخوبی اس احساس سے آگاہ ہے کہ پنجاب نے اس سے بہت بڑھ چڑھ کر صنعت کے میدان میں اپنا فعال کردار ادا کرنا ہے اور اس کے لئے جب تک کہ ہمیں خصوصی سہولتوں کا ماحول فراہم نہیں ہوگا اس وقت تک سرمایہ کاری پنجاب میں احسن طریقے سے نہیں کر سکے گا انشاء اللہ اس معاملہ میں آپ کی توقعات کی بھرپور ترجمانی کرتے ہوئے پنجاب کی حکومت صنعتی میدان میں وفاقی حکومت سے زیادہ صنعتی سہولتیں incentives لینے کے لئے اپنی کوششوں کو جاری رکھے گی تب ہی صنعتی میدان میں اپنا بھرپور کردار کر سکیں گے ان حالات میں مجھے امید ہے کہ فاضل رکن اپنی اس تحریک التوا پر زور نہیں دیں گے۔

چوہدری عطا محمد: جناب والا وزیر صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد اور خصوصی طور پر مظفر گڑھ کو بھی ٹیکس ہالیڈے میں شامل کرتے ہوئے اگر یہ یقین دہانی کرا دیں تو میں اپنی تحریک واپس لے لوں گا۔

وزیر صنعت: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک واپس ہو گئی۔ آپ تشریف رکھیں۔ ایوان

دوبارہ ایجنڈے کی کارروائی پر آتا ہے۔

چوہدری عطا محمد:۔ میری ایک اور تحریک بھی ہے۔

قرار دادیں (مفادِ عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ دیکھ لیتے ہیں آپ اجلاس کے بعد۔ نثر میں تشریف مفاد عامہ کے معاملات کے متعلق قرار دادیں ہیں سب سے پہلی قرار داد شیخ مختار احمد صاحب کی ہے آپ اپنی قرار داد کے متعلق کیا فرمائیں گے۔ واپس لیں گے یا کہ ..

شیخ مختار احمد: یہ قرار داد چونکہ ہو چکی ہے۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ اس قرار داد میں جو پہلے پاس ہو چکی ہے۔ اس میں میرا نام بھی شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:۔ وہ تو منظور ہو کر چلی گئی ہے۔ مقصد تو یہ ایک ہی ہے نام سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آپ یہ واپس لیتے ہیں۔

شیخ مختار احمد:۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس میں میرا نام بھی شامل کیا جائے۔ کیونکہ یہ قرار داد میرے نام سے تھی لیکن حکومت نے اس کو پہلے ہی پاس کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر قانون نے اجازت دی تو انشاء اللہ آپ کا نام شامل کر لیا جائیگا۔

سیم اور تھور پر قابو پانے کے لئے کمیٹی کی تشکیل

مخدوم زادہ سید حسن محمود:۔ جناب والا۔ میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر

کی سفارش کرے کہ ماہرین واپڈا۔ اراضیات وکاشتکاری پر مشتمل ایک ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو سیم اور تھور پر قابو پانے کے لئے موثر تجاویز مرتب کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے۔

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ماہرین واپڈا۔ اراضیات وکاشتکاری پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو سیم اور تھور پر قابو پانے کے لئے موثر تجاویز مرتب کرے۔

محترمہ بشریٰ رحمٰن:۔ جناب والا۔ کیا ترمیم پڑھنے سے پہلے اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:۔ اجازت تو آپ کو مل چکی ہے۔

محترمہ بشریٰ رحمٰن:۔ جناب والا۔ میں جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی پیش کردہ قرارداد میں حسب ذیل ترمیم پیش کرتی ہوں۔

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر ۲ میں وارد ہونے "کاشتکاری" اور "پر" کے درمیان حسب ذیل عبارت ایزاد کی جائے۔

"کے علاوہ ان اراکین پنجاب اسمبلی جو ان امور پر دسترس رکھتے ہوں"

جناب ڈپٹی سپیکر:۔ محترمہ بشریٰ رحمٰن کی طرف سے یہ ترمیم پیش کی گئی ہے۔

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر ۲ میں وارد ہونے والے
الفاظ "کاشتکاری" پر" کے درمیان حسب ذیل عبارت
ایزاد کی جائے۔
"کے علاوہ ان اراکین پنجاب اسمبلی جو ان امور پر
دسترس رکھتے ہوں۔"

چوہدری محمد اعظم چیمہ: جناب والا۔ اس میں میری بھی ایک ترمیم ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے آپ بھی پڑھ لیں۔ چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب!
چوہدری محمد اعظم چیمہ:۔ جناب والا میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں:۔

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر ۲ میں وارد ہونے والے
الفاظ "کاشتکاری" اور "پر" کے درمیان الفاظ "وماہرین
زراعت" ایزاد کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:۔ چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب کی طرف سے یہ ترمیم
پیش کی گئی ہے۔

کہ مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر ۲ میں وارد ہونے والے
الفاظ "کاشتکاری" اور "پر" کے درمیان الفاظ "وماہرین
زراعت" ایزاد کئے جائیں۔

مخدوم صاحب! آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے؟
مخدوم زادہ سید حسن محمود:۔ جناب والا۔ اگر اجازت ہو تو مجھے ان ترامیم
پر کوئی اعتراض نہیں وہ میری قرارداد کا بے شک حصہ بنا دی جائیں۔ اب
میں Resolution پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا

چاہتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خاں :۔ جناب سپیکر۔ طریقہ کار تو یہ ہے کہ قرارداد پیش کنندہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائے پھر اس میں ترامیم پیش کی جائیں۔ ان کے تقریر کرنے سے پہلے ترمیم پیش نہیں کی جاسکتی ترامیم دینے والے اراکین اس پر تقاریر فرمائیں گے لیکن پہلے محرک اپنی تقریر کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ رانا صاحب۔ انہوں نے اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں کیا۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ :۔ اگر وہ پڑھنے پر ہی اتفاق کر لیتے اور ہاؤس اسے پاس کر دیتا تو پھر میرا خیال ہے وقت بچ سکتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ اب سوال یہ ہے :۔

کہ محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ کی طرف سے اور چوہدری محمد اعظم چیمہ صاحب کی طرف سے جو ترامیم مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی قرارداد میں کی گئی ہیں وہ منظور کی جائیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جی مخدوم زادہ صاحب

مخدوم زادہ سید حسن محمود :۔ جناب والا۔ پنجاب ایک بہت وسیع و عریض صوبہ ہے اس کی معیشت کا انحصار کاشتکاری پر ہے ہاؤس کے علم میں میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں کل ۷۱ ۔ ۳۹ ملین ایکڑ قابل کاشت رقبہ ہے جس میں ۱۹ ۔ ۱۴ ملین ایکڑ یعنی ۳۸ فیصد ہے اور ۱۸ ۔ ۱۹ ملین ایکڑ یعنی ۴۹ فیصد سیم اور water logged

تھور سے affected ہے وفاقی وزیر خزانہ نے جو رقوم سیم اور تھور کے سلسلے میں بجٹ میں مختص کی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں پنجاب کا حصہ بہت کم ہے سیم تھور پروگرام میں دریائے سندھ کے بائیں طاس ایل پی او ڈی کا منصوبہ ۔ پنجند عباسیہ کا دوسرا یونٹ اور جنوبی روہڑی ٹیوب ویل وغیرہ کا تیسرا منصوبہ کا میں ذکر نہیں کرتا ہوں۔ لیکن جو پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں ان کا ذکر ضرور کر دیتا ہوں خوشاب برانچ ۔ تھل سکارپ ۔ شورکوٹ کمالیہ۔ چیمہ رائٹ ڈرینج یہ ہیں جن کا تعلق پنجاب سے ہے ۔ انگریزی میں ایک کہاوت ہے " Prevention is better than cure " یعنی بیماری کا علاج کرنے سے پہلے اس کا روکنا بہتر ہے ۔ ہمارے کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں salinity ابھی ابھر رہی ہے ابھی آ رہی ہے ۔ اس کا رقبہ تقریباً ۴۰۵۸ ملین ایکڑ ہے ۔ اور ۸۰۱۹ ملین ایکڑ زیادہ سیم زدہ ہے ۔ اگر ہم پوری توجہ علاج کی طرف دیں اور رکاوٹ پیدا کریں تو ہم اس واٹر لاگنگ پرابلم سے بچ جائیں گے لیکن اس پر اخراجات وسیع ہونگے ۔ کاشتکاروں کے تجربہ میں یہ آیا ہے کہ واپڈا کی کارکردگی، ان کے اخراجات، ان کے منصوبوں سے اتنی فائدہ مند چیزیں ہم حاصل نہیں کر رہے جتنا کہ اگر وہ ہمارے مشورے سے ، ہماری نگہداشت اور ہمارے تعاون سے کریں تو حاصل ہوں گے ۔ لہٰذا یہ قرارداد میں نے اسی مقصد کے لئے پیش کی ہے کہ ہر ایک نمائندہ اپنے اپنے علاقے میں چاہے وہ ایم این اے ہو چاہے وہ ایم پی اے ہو اگر اس کو شامل کر لیا جائے تو ایک تو سپروژن اچھی ہوگی پیسے کا زیاں نہیں ہوگا اور دوسرے کچھ تجاویز ہم ایسی دیں گے جو کم خرچ کے ساتھ مکمل منصوبہ بن کر ہمارے لئے سودمند

اور بہتر ثابت ہونگی ۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ میرا یہ ریزولوشن ، یہ میری قرارداد متفقہ طور پر ایوان منظور کرے گا جس سے پنجاب کا اور ملک کا فائدہ ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ وزیر صاحب ان کے جواب میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی : جناب والا۔ گورنمنٹ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے آپ ممبران سے پوچھ لیں۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود۔ جناب سپیکر۔ اتفاق بھی ہے اور تائید بھی؟

وزیر آبپاشی :۔ جناب والا تائید بھی کرتے ہیں۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود :۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ اب سوال یہ ہے :۔

کہ مخدوم زادہ سید حسن محمود کی طرف سے پیش کردہ ریزولوشن جس میں محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ اور چوہدری محمد اعظم صاحب کی ترامیم شامل ہیں منظور کیا جائے۔

(قرارداد ترامیم شدہ شکل میں متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ قاضی عبدالحکیم صاحب کی طرف سے ایک قرارداد ہے جی قاضی عبدالحکیم صاحب۔

قاضی عبدالحکیم :۔ جناب سپیکر میری قرارداد چھ تھیں ان میں ایک مل گئی ہے جو کہ اس وقت ایوان میں پیش کی گئی ہے وہ گین ٹیکس کے متعلق ہے ۔ اس کے متعلق جناب وزیر خزانہ سے یہی کہونگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ آپ تحریک پیش کریں۔

گین ٹیکس کی وصولی

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ قاضی صاحب، جو آپ کی تحریک کے الفاظ ہیں اور وہ شاید آپ کے پاس موجود ہوگی وہ مہربانی فرما کر دہرا دیں۔

قاضی عبدالحکیم :۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت صوبہ پنجاب میں گین ٹیکس کی وصولی بند کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ قاضی عبدالحکیم صاحب نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں گین ٹیکس کی وصولی بند کی جائے۔"

اس پر کچھ ممبران کی طرف سے ترامیم بھی ہیں۔ سب سے پہلے محترمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ اپنی ترمیم پیش کریں۔

محترمہ بشریٰ رحمٰن :۔ جناب والا میں قاضی عبدالحکیم صاحب کی طرف سے پیش کردہ قرارداد میں حسب ذیل ترمیم پیش کرتی ہوں۔

"یہ کہ مذکورہ قرارداد کی سطر نمبر ۱ میں وارد ہونے والے الفاظ "میں" اور "گین" کے درمیان الفاظ" دوسرے صوبوں کی طرح یکساں پالیسی کے نقطہ نظر سے" ایزاد کئے جائیں اور قرارداد مذکورہ کی سطر نمبر ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ "وصولی اور "بند" کے درمیان لفظ "فی الفور" ایزاد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر :۔ محترمہ بشریٰ رحمٰن کی طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ مذکورہ قرارداد کی سطر میں وارد ہونے والے الفاظ "میں" اور "گین" کے درمیان الفاظ" دوسرے صوبوں کی طرح یکساں پالیسی کے نقطہ نظر سے" ایزاد کئے جائیں اور سطر نمبر ۲ وارد ہونے والے الفاظ "وصولی" اور "بند"

کے درمیان لفظ "فی الفور" ایزاد کئے جائیں۔

وزیر قانون: جناب والا۔ میں اس سلسلہ میں تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ جب تک پہلا ریزولیشن admit نہ ہو۔ اس وقت اسی میں ترامیم نہیں ہو سکتی دوسری بات اس میں میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ وہ تمام چیزیں اور ریزولیشن اس بارے میں پاس نہیں ہو سکتیں جب تک قانون میں کوئی ترمیم نہ۔ اس سلسلہ میں کوئی لیجسلیشن آنی چاہیئے تھی۔ یہ گین ٹیکس اس طرح سے ریزولیشن کے ذریعہ سے تو ختم نہیں ہو سکتا اس کے لئے صحیح طریقہ کار یہ ہے کہ جس طرح سے پہلے یہاں پر بل پیش ہوئے ہیں۔ اس کی repeal کا، اس کی درستی کا۔ وہ بھی گین ٹیکس میں وصولی نہ کرنے کے متعلق اپنا ایک بل اس اسمبلی میں لا سکتے ہیں یہ ریزولیشن In order نہیں ہے۔ اور نہ ہی ریزولیشن کے ذریعہ سے مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں جناب کے توسل سے اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ یہ ریزولیشن In order نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس ریزولیشن کے ذریعہ سے یہ قانون ترمیم ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ لیجسلیشن کی ضرورت ہو گی قانون سازی کی ضرورت ہو گی۔ اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ واقعی قانون سازی میں ترمیم ہو۔ تو ان کو باقاعدہ بل اس ہاؤس میں لانا چاہیئے Private Members' Day اسی واسطے رکھا گیا ہے۔ جس طرح سے پہلے دو بل اسی ہاؤس میں پیش ہو چکے ہیں۔ یہ کسی بل کو introduce کریں۔ اور اس کو اسی ہاؤس میں پیش کرنے کی اجازت لے لیں۔ اس کے بعد اس پر کوئی کارروائی ہو سکتی ہے۔ اس سے پہلے اس پر کچھ نہیں ہو سکتا۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب سپیکر۔ میں جناب وزیر قانون کی اس بات کی تائید کرتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ جو قانون صوبائی اور مرکزی حکومت کا متصادم ہو۔ اس کے لئے بل اس ہاؤس میں پیش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس میں قرار داد کے ذریعہ سے ہی مرکزی حکومت کو سفارش کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اس بل کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ متصادم قانون اس کو کہتے ہیں کہ مرکزی حکومت نے بنایا ہو اور دوسرے صوبوں میں بھی لاگو ہو۔ اس لئے اگر وہ اچھی طرح سے پڑھیں تو ان کو یہ پتہ چل جائے گا۔ کہ صرف اور صرف منسوخی کا یا اضافہ کا یا ان قوانین میں ترامیم کا بل پیش ہو سکتا ہے۔ جو صوبائی قانون سے تعلق رکھتے ہوں۔ میری اس لئے گزارش ہے کہ یہ قانون چونکہ متصادم ہے۔ ان کی قرار داد صحیح ہے۔ اس لحاظ سے یہ قرار داد منظور کر کے سفارش کرنی چاہئے۔

وزیر قانون :۔ جناب والا میں عرض کروں کہ مجھے رانا صاحب کی بات سے اتفاق ہے۔ لیکن یہ ان قوانین سے متعلق ہے کہ جس پر لیجسلیشن سینٹرل گورنمنٹ کر چکی ہو۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ دو قسم کے قوانین ہوتے ہیں۔ ایک فیڈرل گورنمنٹ کے قوانین ہیں اور دوسرے صوبائی گورنمنٹ ہیں۔ دستور کے مطابق یہ ہوتا ہے کہ ایک jurisdiction فیڈرل گورنمنٹ کی اور ایک صوبائی گورنمنٹ کی jurisdiction ہے۔ ایک jurisdiction فیڈرل گورنمنٹ نے اس پوائنٹ پر لیجسلیشن کی ہو تو پھر ہم اس میں ترمیم نہیں کر سکتے ہیں۔ پھر واقعی رانا صاحب کی بات صحیح ہے کہ پھر وہ ہمیں ریزولیشن کی شکل میں ان کو بھیجنا پڑے گا۔ لیکن گین ٹیکس خالصتاً صوبائی مسئلہ ہے۔ یہ فیڈرل نہیں ہے۔ اس لئے اس بارہ میں ریزولیشن نہیں بلکہ اس کے لئے قانون میں ایک ترمیمی بل لانا ہوگا۔ اس لئے میری یہ عرض ہے کہ یہ صوبائی حکومت کا قانون ہے۔ صوبائی حکومت اس میں ترمیم کر سکتی ہے اس لئے اس میں ریزولیشن نہیں بلکہ قانون میں ترمیم کی ضرورت ہوتی ہے۔

چوہدری محمد اسلم چیمہ : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب والا جہاں تک وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ ہر چیز ضابطے کے مطابق ہوتی ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ گین ٹیکس کی وصولی باقاعدہ ایک ایکٹ کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ اس کے لئے ایک بل ہونا چاہیے تھا۔ لیکن میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ یہ قرار داد قانونی نہیں ہے۔ یہ قرار داد اصولی طور پر قانونی

ہے۔ اس ایوان میں پاس ہو جانے کی صورت میں جناب کی طرف سے وزیر قانون کے نام یہ ہدایت آسکتی ہے کہ اس کے مطابق یہ قانون دیں۔ میرے فاضل دوست پوری قرارداد دیکھیے تو اس میں جہاں تک حکومت کے نقصان کا تعلق ہے۔ تو شہری جائیداد کی رجسٹریوں میں شرح اسٹامپ میں مناسب اضافہ کر سکتی ہے۔ اور جہاں تک گین ٹیکس کا تعلق ہے اگر وہ بعد میں اجازت ملی تو ہم عرض کریں گے کہ وہ ایک لعنت ہے۔ ہمیں اس سے جان چھڑانی چاہیئے اور وہ ایک رشوت کا اڈا ہے۔ جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے اگر اسمبلی یا معزز اراکین اس بات کی اجازت دیتے ہیں تو وہ پاس ہونے کی صورت میں ہدایت ہو سکتی ہے۔

جناب وزیر قانون : جناب والا۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں یہ درخواست کروں گا۔ کہ اس کی برائی یا اچھائی میں تو میں نہیں جاتا۔ واقعی اس میں بہت سی خرابیاں ہیں اس میں رشوت کا بازار گرم رہتا ہے لیکن جو طریقہ کار ہے اسے استعمال کی بجائے اگر اپنی حکومت کو خود ہی ریزولیشن کرنا ہے تو یہ بات درست نہ ہے۔ ہم آپ کا حصہ ہیں۔ یہ ایوان آپ کا اپنا ہے۔ اس لئے اگر کسی اور کو ریزولیشن بھیج دیا جائے تو اور بات ہے مگر اپنی پنجاب گورنمنٹ کو ریزولیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ طریقہ کار یہ ہے کہ جس طرح Private Members' Day میں بل آسکتا ہے۔ معزز رکن بھی introduce نیا بل کریں۔ اس پر بحث ہو گی۔ اگر یہ ہاؤس سمجھتا ہے کہ یہ ہونا چاہیئے یا یہ حکومت سمجھتی ہے کہ اس کے لئے متبادل رجسٹریشن کے ساتھ شامل کیا جائے تو قانون میں ترمیم ہو گئی ہے میں بتاتا ہوں کہ یہ بات واقعی صحیح ہے۔ اس میں خرابی ہے اور حکومت اس اس پر غور کر رہی ہے۔ کہ اس کا کیا طریق کار ہونا چاہیئے کہ ان خرابیوں کو اور رشوت کو اور رجسٹریشن کو بند کیا لیکن اس ریزولیشن کو فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجنا یا کسی اور اتھارٹی کو بھیجنا ہو تو بھیجیں۔ اپنی پنجاب گورنمنٹ کو ریزولیشن اسی اسمبلی کو بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے لیے ایک Private Members' Day موجود ہے۔ اور پرائیویٹ ممبرز اگر ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ تو وہ اس کے لیئے بل لے آئیں۔ اس بل پر غور کرنے کے بعد اس قانون میں وہ ترمیم کر دیں اور ہم اس کو follow کر لیں گے۔

مگر اس کے لیے ریزولیشن کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی پنجاب گورنمنٹ کو اس اسمبلی کو ریزولیشن بھیجنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب والا رانا صاحب جلدی میں یہ بات کہہ گئے ہیں کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے، صوبائی ایکٹ کے تحت ہے اور صوبائی اسمبلی کے اختیار میں ہے یعنی قانون پاس کرنا بھی اور اسے منسوخ کرنا بھی۔ ریزولیشن کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بعد میں legislator یا اسمبلی کے سامنے بل بنا کر پیش کرنے والوں کو کوئی رکاوٹ ہوگی۔ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے آپ اس کا آغاز کر چکے ہیں اور اراکین سے رائے لے چکے ہیں اس لیے لازم ہے کہ آپ اس پر بات کا آغاز کریں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں یہ معاملہ چونکہ ایوان میں پیش ہو چکا ہے، اس لیے اس کی leave اجازت یا withdraw کرنے کی اجازت ایوان ہی دے گا۔ آپ کا کیا خیال ہے جناب؟

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ابھی تک ایوان نے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی، بات یہ ہے کہ اگر اس ایوان نے پیش کرنے کی اجازت بھی دی ہو تو قانون .....

(قطع کلامیاں)

ان کو بتا دیں کہ اگر اس طریقہ سے پیش بھی کریں گے تو اس کا رزلٹ نہیں نکلے گا .....

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں اسی لیے ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ withdraw کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ وزیر قانون صاحب کی وضاحت کے بعد؟

جناب قاضی عبدالحکیم ۔ جناب والا میں اسے واپس نہیں لیتا یہ میری قرارداد ہے اس پر غور کریں اور اگر آپ اس پر غور نہیں کرتے اور اگر آپ اس کی مخالفت نہیں کرتے تو اسے ویسے بل کی صورت میں پیش کریں .....

وزیر قانون ۔ اس کے لیے آپ مشورہ کر لیں۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا اگر یہ مسئلہ صوبائی مسئلہ ہے تو جیسا کہ محترم چیمہ صاحب نے اور جناب وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ اس قرارداد کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ اگر تو یہ قرارداد مرکزی حکومت کو بھیجنی ہے پھر تو اس قانون میں ترمیم یا قانون کی منسوخی کا بل پیش کیا جاسکتا ہے ، پھر یہ قرارداد مرکزی حکومت کو نہیں بھیجی جاسکتی اس لیے میں جناب کی وساطت سے محرک کو یہ گزارش کروں گا کہ اس کو بل کی شکل میں دے دیں اور محرک اس کو واپس لے لیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جی ۔ کیا خیال ہے آپ کا ۔ ؟

جناب قاضی عبدالحکیم ۔ اس شکل میں دینے کے لیے تیار ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک بات ہے تو کیا آپ withdraw کرتے ہیں ۔

جناب قاضی عبدالحکیم ۔ ٹھیک ہے جی ۔ میں withdraw کرتا ہوں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ایوان اس بات کی اجازت دیتا ہے ۔ کہ جناب قاضی عبدالحکیم اپنی قرارداد واپس لے لیں ؟ (تحریک منظور ہوئی)

جناب قاضی عبدالحکیم ۔ جناب والا ہم بھی ترمیم کرنے والے ہیں ، (قہقہہ) ویسے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ صوبائی تھا اس کا مرکز سے کوئی تعلق نہیں تھا ۔

غیر مالک کاشتکاران کے زیرِ قبضہ آباد اراضی کے مالکانہ حقوق کی منتقلی

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اب آپ تشریف رکھیں آپ چونکہ قرارداد withdraw کر چکے ہیں ۔ اس لیے اس پر نہیں بول سکتے ۔ سردار الطاف حسین صاحب کی طرف سے ایک تحریک ہے ۔

جناب سردار الطاف حسین ۔ جناب والا ۔ میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ " اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت غیر مالک کاشتکاران کو ان کی زیر قبضہ و خود آباد کردہ اراضی کے مالکانہ حقوق منتقل کرے "

مسٹر ڈپٹی سپیکر : سردار الطاف حسین صاحب کی طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت غیر مالک کاشت کاران کو ان کی زیر قبضہ و خود آباد کردہ

اراضی کے مالکانہ حقوق منتقل کرے۔

جناب پیر احمد شاہ کھگہ - پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب والا سردار صاحب کی تحریک منظور ہونی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایک جگہ پر فرمایا ہے کہ اے فرشتو تم اس کاشت کار کے لئے میری طرح دعا کرتے رہنا۔ کیونکہ میں نے جو روزی کے متعلق فرمایا ہے یہ اس میں شامل ہے تو اس لئے ان کاشت کاروں کو اب ضرور ان کے حقوق ملکیت ملنے چاہئیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے شاہ صاحب۔ وزیر مال اس سلسلہ میں کچھ فرمائیں گے؟ سردار صاحب آپ تشریف رکھیں۔ وزیر موصوف اس کے متعلق فرما رہے ہیں۔ ترمیم وغیرہ تو بعد میں آئے گی۔

وزیر مال: جناب والا فاضل رکن نے اس بارے میں وضاحت نہ کی ہے کہ یہ کاشت کاران کس قسم میں آتے ہیں۔ دو قسم کے کاشت کاران کو زمین دی جائے گی۔

نمبر ۱۔ تو وہ ہوتے ہیں جو باقاعدہ الاٹی ہوتے ہیں اور گورنمنٹ سے پٹہ پر زمین حاصل کرتے ہیں۔ اگر ان کے آدمی اس category میں آتے ہیں تو اس کے لئے باقاعدہ سکیم ہے۔ ۱۹۷۹ اور ۱۹۸۲ء میں ان کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں اور آئندہ دیئے جاتے رہیں گے اگر یہ اس category میں fall نہیں کرتے تو دوسری category ناجائز قابضین کی ہے۔ اگر یہ لوگ اس قسم میں آتے ہیں تو پھر اس کی جناب والا حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ اس طرح state land پر سب لوگ ناجائز قابض ہو جائیں گے۔ میرا اتنا سا جواب ہے۔

جناب سردار الطاف حسین: جناب والا یہ وہ اراضی ہے جو . . . .

مسٹر ڈپٹی سپیکر: تو آپ اس کو withdraw نہیں کرتے؟ تقریر تو اس پر بعد میں ہوگی۔ کیا آپ اسے withdraw نہیں کرتے؟

سردار الطاف حسین۔ نہیں جناب (قطع کلامیاں)

وزیر مال: جناب سپیکر فاضل رکن اس بات کی وضاحت کر دیں کہ انہوں نے جن کاشت کاروں کی بات کی ہے وہ کس category میں آتے ہیں۔

سردار الطاف حسین : اجازت ہے جناب۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جی۔

سردار الطاف حسین : جناب سپیکر یہ حکومت پنجاب کی وہ اراضی ہے جو تقسیم پاکستان کے وقت بنجر ویران تھی اور حکومت نے پانچ سالہ دس سالہ پندرہ سالہ مختلف سکیموں کے تحت ان غیر مالک اور چار ایکڑ سے کم اراضی کے مالکان کو الاٹ کی جنہوں نے شب و روز محنت کر کے اس اراضی کو آباد کیا اور اس اراضی میں زر کثیر خرچ کر کے ٹیوب ویل نصب کئے۔ وسائل آبپاشی فراہم کئے تو جس وقت وہ رقبہ قابل کاشت ہو گیا سرسبز اور شاداب کھیتوں میں تبدیل ہو گیا، اس وقت حکومت نے اپنے ممنوعہ زون میں کچھ اضافہ کیا وہ لوکل گورنمنٹ کا اپنا ایک انتظامی ڈھانچہ تھا۔ جس میں کسی مصلحت کے تحت اس نے توسیع کی لیکن ریونیو بورڈ میں ایک فرد واحد نے جس کی پالیسی سارے پنجاب پر اثر انداز ہوتی تھی۔ ایک چٹھی جاری کر کے یہ حکم صادر کر دیا کہ اب اس ممنوعہ زون یعنی تین میل سے خواہ وہ باہر بھی ہیں نئی ممنوعہ زون جو ۵ میل تک مقرر کی ہے۔ اس کے اندر جو بھی آتے ہیں انہیں [illegible] حقوق نہیں دیئے جائیں گے۔ اور اس کے برعکس دوسری بے دخل مزارعین والی سکیمیں ہیں [illegible] سکیم کے تحت، تین میل کے اندر ممنوعہ زون کے اندر مالکانہ حقوق دیئے جا رہے ہیں دیگر ایسے افراد جنہوں نے بیس تیس سال محنت کر کے اس رقبہ کو آباد کیا ملک کی دولت میں اضافہ کیا خود کفالت کی منزل تک ملک کو پہنچایا، ان لوگوں کو آج صرف ایک فرد واحد کی خوشنودی اور جاری کردہ چٹھی کے تحت ان کی اراضی کے مالکانہ حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے، جو کہ صریحاً زیادتی اور انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے تو وزیر مال کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے، یہ وہ سکیمیں ہیں جو پانچ سالہ، دس سالہ پندرہ سالہ سکیم ہیں جو ان لوگوں کو سرکاری طور پر الاٹ کی گئیں اور ان لوگوں نے آباد کی ہیں۔ ان کے مالکانہ حقوق کے لیے میں نے یہ گذارش کی ہے کہ انہیں بھی زمینیں مالکانہ حقوق پر اسی طرح دی جائیں جس طرح کہ مزارع سکیم اور [illegible] کے آلاٹیوں کو متبادل رقبہ کے طور پر دی جا رہی ہیں۔

جناب رانا پھول محمد خان : جناب سپیکر میں یہ گذارش کروں گا کہ میں بھی سردار صاحب کی تائید کرتا ہوں لیکن یہ قرارداد ان کے مقصد کو پورا نہیں کرتی۔ میں نے یہ قرارداد پہلے دیکھی نہیں تھی ورنہ اس میں ترمیم بھیج

دیتا مگر اس ایوان کی رائے یہ ہو کہ میری زبانی ترمیم قبول کرنے کی اجازت فرما دیں تو اس میں . . . .

مسٹر ڈپٹی سپیکر : رانا صاحب جو ترامیم ہیں پہلے ان کے متعلق فیصلہ کرنا ہوگا ۔

جناب رانا پھول محمد خان : جی

مسٹر ڈپٹی سپیکر : پہلے جو ترامیم آچکی ہیں ان پر فیصلہ کرنا ہوگا ؟

رانا پھول محمد خان : ترامیم آئی ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : جی ہاں ۔ آئی ہیں ۔

رانا پھول محمد خان : جناب والا اس فہرست میں تو کہیں درج نہیں ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ کے پاس نہیں ہوگی . . . . .

آوازیں : آخری صفحہ دیکھیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر : آپ تشریف رکھیں ۔ فاضل رکن اس کی وضاحت فرمائیں گے ۔

وزیر مال : جناب والا میں نے پہلے ہی فاضل رکن کی بات کی وضاحت کی ہے انہوں نے جو حدود کی بات کہی ہے تو میونسپل کارپوریشن میں دس میل، میونسپل کمیٹی میں پانچ میل، ٹاؤن کمیٹی میں ۳ میل اور کنٹونمنٹ بورڈ میں گورنمنٹ نے پانچ میل کی حد مقرر کی ہوئی ہے ۔ جو اس کے اندر زمین آجائے وہ مفادات عامہ میں سکول کالج وغیرہ کے لیے استعمال میں لانا پڑتی ہے ۔ اس لیے انہوں نے یہ قرار دے دیا ہے کہ اتنے ایریا میں کوئی بھی زمین کسی مزارع میں تقسیم نہیں کی جا سکتی ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ : نامعلوم میرے فاضل دوست وزیر مال شہر کی طرف کیوں جا رہے ہیں دیہات کی طرف کیوں نہیں جاتے ، معزز رکن تو صاف کہہ رہے ہیں کہ وہ زمینیں جو لوگوں نے آباد کی تھیں اور ان پر وہ قابض ہیں اور بدستور قابض چلے آ رہے ہیں وہ ان کو دی جائیں . . . . .

وزیر مال : جناب والا میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ ایسی زمینیں جو الاٹی ہیں پٹے دار ہیں ان کو گورنمنٹ باقاعدہ تقسیم کر رہی ہے اور انہیں مالکانہ حقوق دے رہی ہے اس میں اگر فاضل رکن کسی معاملے میں بے قاعدگی کا نشاندہی کریں تو وہاں پر ان کو باقاعدہ مالکانہ حقوق دیئے جائیں ۔

سردار الطاف حسین : جناب سپیکر میں ان لوگوں کے حقوق طلب کر رہا ہوں جو نمونہ حدود جس وقت ان لوگوں کو یہ رقبہ الاٹ کیا گیا تو اس وقت مقرر تھیں تو اس وقت یا وقت الاٹمنٹ جو نمونہ حدود مقرر تھیں تو انصاف کا تقاضہ ہے کہ اس کے تحت ان لوگوں کو یہ الاٹمنٹ کی جائے ۔ جب کہ مزارعین اور grow more food scheme کے تحت الاٹی جو ہیں انہیں یہی رقبہ اس زون میں الاٹ کیا جا رہا ہے ۔ میری معزز ایوان سے یہ التماس ہے

کہ یہ صرف ریونیو بورڈ کے ایک شخص کی مرتب کردہ پالیسی ہے جو کہ خود غیر کاشت کار ہے۔ جسے کاشت کاروں کی تکلیف کا احساس نہیں ہے۔ ورنہ یہ کبھی اس قسم کا حکم صادر نہ کرتے اور ان کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ آج تک قانون بنتا رہا ہے اب جب کہ صوبائی اسمبلی وجود میں آچکی ہے۔ یہ ایوان موجود ہے تو اس وقت غریب اور مظلوم طبقے کو انصاف لے کر دینا اس معزز ایوان کا فرض ہے۔ ریونیو بورڈ کو اس ایوان کی مرتب کردہ پالیسی کے تحت اب چلنا ہوگا نہ کہ وہ ایک فرد واحد کی پالیسی کے تحت چلے میں یہ گزارش کروں گا کہ بوقت الاٹمنٹ ممنوعہ زمین کی جو حد تھی اس کے تحت ان لوگوں کو الاٹمنٹ کی جائے بجائے اس کے کہ ان لوگوں نے جو رقبہ محنت کر کے آباد کیا ہے اور اس کے بعد لوکل گورنمنٹ نے اپنی کسی مصلحت کے تحت اپنے اس زمین میں اضافہ کیا اور ریونیو بورڈ کے اس عمل نے بھی اس کے مطابق اضافہ کر دیا تو اب ان لوگوں کا یہ حق سلب کر لیا جائے اور وہ اس رقبے کے مالک ملکیت حاصل نہ کر سکیں

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب میں ایک چھوٹی سی عرض اس مسئلے میں کرنا چاہتا ہوں آپ کی قرارداد تھوڑی سی وضاحت طلب ہے کیونکہ یہ مبہم سی ہے۔ اس لیے میں وزیر متعلقہ سے کہونگا کہ وہ یقین دہانی کرائیں کہ یہ جو اس قسم کے لوگ ہیں جن کے پاس اپنی اراضی نہیں ہے وہ قانون کے دائرہ کے اندر رہ کر انکو accommodate کریں گے۔ تو میرا خیال ہے اب آپ کو مطمئن ہو جانا چاہیے۔

ملک طیب خان: جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیے۔

ملک طیب خان: وزیر موصوف نے کہا ہے کہ نشاندہی کریں۔ میں جناب تھوڑی سی نشاندہی کرتا ہوں۔ اس کا پھر بعد میں جواب دیں۔ جناب والا میری گزارش سن لیں نشاندہی کے متعلق۔ حضور والا جدید سکیم کے تحت مزارعین کو ششماہی نہر میں ۱۲۔ ایکڑ زمین ملی تھی۔ سالانہ ۸۔ ایکڑ زمین ملی تھی۔ ان غریبوں نے جو اس وقت ریٹ مقرر ہوئے تھے اس کے مطابق ادائیگی کر دی لیکن آج حکومت کہتی ہے کہ جو ۱۲۔ ایکڑ ششماہی والے ہیں وہ ۴۔ ایکڑ زمین کی قیمت اس ریٹ پر دیں جو آج ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ جس دن انہیں الاٹ ہوئی تھی ششماہی نہر پر چونکہ وہ چھ مہینے چلتی ہے اس کی قیمت کم لگائی گئی تھی۔ انہیں ۱۲۔ ایکڑ الاٹ ہوتی تھی اور سالانہ والوں کو ۸۔ ایکڑ الاٹ ہوتی تھی لیکن آج موجودہ حکومت مطالبہ کرتی ہے کہ جو ۴۔ ایکڑ زائد ہیں ششماہی والے انہیں آج کے ریٹ کے مطابق ملے گی یہ کہاں کا انصاف ہے۔

نمبر ۲ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اب حدیں بڑھا دی ہیں۔ تین میل کر دی ہے پانچ میل کر دی ہے۔ دس میل کر دی ہے۔

حضور والا جہاں تین میل ختم ہوتے ہیں۔ اس سے جو رقبہ باہر آتا ہے وہ تو ملنا چاہیے لیکن اگر اس حد کی لمبائی ۱۰ میل ہے تو وہ تین میل کی بجائے ۱۰ میل تک حد کو غصب کر دیا جاتے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے ۳ میل پر حد ختم ہو جانی چاہیے وہ ۳ میل پر حد ختم نہیں کر رہے وہ چک میں جتنا رقبہ آتا ہے تمام کے تمام کو ختم کر رہے ہیں یہ بے انصافی ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر اگرچہ فاضل رکن کی اس بات کا قرارداد سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن میں نے بڑے واضح الفاظ میں عرض کیا ہے کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ان کے نوٹس میں ہے تو مجھے دیں ہم اس پر عملدرآمد کروا کے دیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ زون خود بخود بڑھا لیں یہ زون اس حکومت نے نہیں بلکہ اس سے پہلے کی مقرر کی ہوئی ہے۔

چوہدری ارشاد علی، اوکاڑہ۔ جناب سپیکر۔ یہ جو میرے فاضل دوست کہہ رہے ہیں کہ یہ مبہم ہے یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ اسمیں جو ترامیم ہیں وہ اگر شامل کر لی جائیں تو پھر انکی یہ بات ختم ہو جائیگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہی میں منسٹر صاحب سے عرض کر رہا تھا کہ کیا آپ ان کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ انکی جو تجاویز ہیں ان پر آپ غور کریں گے؟

(قطع کلامیاں)

وزیر مال: جناب سپیکر اس میں یہ ہے کہ یہ قرارداد باقاعدہ in order طریقے سے ہو۔ اور مبہم نہ ہو معزز رکن اسمیں پوری نشاندہی کریں اور زون کے متعلق لکھیں۔ مکمل قرارداد آئے۔ اس کے بعد کوئی بات ہو سکتی ہے۔

چوہدری ارشاد علی: ترامیم پیش کرنے کی اجازت دیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا صاحب فرمائیے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی : میں سردار صاحب کی تائید میں عرض کروں گا کہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ من احیی ارضاً میتۃ فھی لہ ٥

جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کا مالک ہے وہ اس کی ہو جائیگی۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ اور بخاری شریف کی حدیث ہے۔ ہماری فقہ کی یہ بڑی معتبر کتاب ہدایہ ہے۔ ہدایہ میں یہ باقاعدہ ایک باب ہے باب احیاء الموات۔ کہ بنجر زمینوں کو آباد کرنا۔ اس کا ایک باقاعدہ قانون اور ضابطہ ہے۔ پہلے یہ بتائیں کہ بنجر زمین کونسی ہوتی ہے پھر اس کو جو آباد کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر : تفصیل میں مولانا صاحب نہ جائیں کیونکہ بنجر زمین کے متعلق زمیندار لوگ بیٹھے ہیں ذرا مختصر فرما دیں۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی : میں صرف ایک حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ بنجر زمین جس سے کوئی

مالا ینتفع بہ من الارض ٥

فائدہ نہ اٹھایا جائے اور وہ بنجر پڑی ہو۔

لانقطاع الماء عنہ

یا وہاں پانی نہیں ملتا اولغلبۃ الماء علیہ۔ یا اس پر پانی غالب آچکا ہے سیم وغیرہ کا۔ او ما اشبہ ذلک مما یمنع الزراعۃ یا اور کوئی کسی قسم کا حادثہ جس سے زراعت ناممکن ہو گئی ہے۔ ایسی بنجر زمین کو جو آباد کرے گا جس کا کوئی مالک پہلے سے نہ ہو۔

فما کان منھا عادیا لا مالک لہ او کان مملوکا فی الاسلام لا یعرف لہ مالک ٥

یا اس کا کوئی مالک نہ تھا یا کوئی مالک پہلے اسلام میں تھا اور اب اس کے مالک کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ وھو بعید من القریۃ۔ اور وہ شہر سے بھی دور۔ اور اتنی دور کا انہوں نے اندازہ لگایا ہے۔ اذا وقف انسان من اقصی العامر صاح لا یسمع الصوت فیہ فھو اموات اگر شہر کے کنارے پر بلند آواز دی جائے تو جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے وہ حصہ شہر کا شمار ہو گا اور اس سے اگلے حصے کا شہر سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ یہ اس قسم کی جتنی بنجر زمینیں ہیں وہ چاہے مسلمان آباد کرے۔

ویملکہ الذمی بالاحیاء کما یملکہ المسلم ٥ اور جس کو غیر مسلم ذمی بھی اگر کوئی آباد

کرے گا تو اسے بھی مالکانہ حقوق دینے پڑیں گے۔ اور مسلمان کرے گا تو اُسے بھی دینا پڑیں گے۔ یہ ہماری شریعت کا لاء ہے، قانون ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے دور میں اسے نافذ کیا۔ البتہ اسمیں ایک وضاحت یہ ہے کہ اگر کوئی تین سال تک اس کو آباد نہ کرے اور اسی طرح اس کے زیر قبضہ پڑی رہے تو اس کے بعد اس کو جو آباد کرے گا تو پھر اس کو حقوق مالکانہ مل جائیں گے۔ یہ چونکہ شرعی مسئلہ ہے اور اس کے اندر اسکی بڑی تفصیلات ہیں۔ اس لیے میں اسکی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں جناب۔

وزیر مال: جناب سپیکر اجازت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

وزیر مال: جناب مولانا صاحب مذہب کی طرف چلے گئے ہیں انکی اطلاع کے لیے یہ عرض کر دوں کہ اصل میں یہ زمین جو سٹیٹ لینڈ ہے حکومت کی ملکیت ہے یہ اس لیے پانچ دس میل کے ایریئے میں پھیلائی جاتی ہے کہ اگر مفاد عامہ میں ضرورت پڑ جائے تو اس کو استعمال کیا جا سکے نہ کہ کسی اور آدمی کو دی جاتی ہے۔ ایسی صورت نہیں ہے کہ جنہوں نے آباد کی ہے ان سے چھین کر کسی پرائیویٹ آدمی کو دی جاتی ہے۔ بلکہ یہ زمین مفاد عامہ کے لیے ریزرو رکھی جاتی ہے کہ کوئی ہسپتال بنانا ہے شہر کے قریب، کوئی کالج بنانا ہے شہر کے قریب اس لیے میں مولانا صاحب کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ مفاد عامہ جو ہے اس کے سلسلے میں مذہب کی بھی اجازت ہے کہ اپنا مفاد جو ذاتی ہے اسکو مفاد عامہ پر قربان کر دیں۔ اور ایسے واقعات شریعت میں ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ بڑے تاجر تھے ایک مرتبہ تجارت کا انہوں نے جو مال خریدا ہوا تھا جب مسلمانوں کو ضرورت پڑی تو انہوں نے مفت دے دیا تھا اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیا تھا۔ تو میں عرض کروں گا کہ مفاد عامہ کے لیے جو چیز رکھی جاتے اس پر اپنا مفاد قربان کرنا چاہیئے یہ مذہب بھی کہتا ہے۔

چوہدری ارشاد علی، اوکاڑہ: جناب سپیکر اس میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ جس وقت یہ رقبے الاٹ کیے گئے اس وقت کیٹیوں کی حدود کچھ اور تھیں اور اب انکی حدود ہر سال بڑھتی جا رہی ہیں لیکن ان لوگوں کا

کیا گناہ ہے جن لوگوں نے اس وقت زمین لی تھی اور اس وقت سے وہ آباد کر رہے ہیں۔ اس وقت سے انہوں نے محنت کی ہے۔ اور وہ انہیں آباد کر کے بیٹھے ہیں۔

جناب محمد رفیق : جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس قرارداد کی تائید میں کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : تو جناب آپ ان کو یقین دہانی کراتے ہیں۔

وزیر مال : جناب سپیکر! میری رائے میں تو انہیں قرارداد دوبارہ لانی چاہیے۔ کیونکہ یہ قرارداد in order نہیں ہے۔ اس کو دوبارہ پیش کیا جائے۔ اس کے باقاعدہ سیاق و سباق صحیح ہوں تو پھر بات بہتر رہے گی۔

جناب محمد رفیق : جناب سپیکر! اس میں جو ترامیم کر دی گئی ہیں اس سے میرے خیال میں یہ معقول اور صحیح قرارداد بن جاتی ہے۔ اس سے پہلے قرارداد میں حدود کا ذکر نہیں تھا۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر : اس میں ترامیم آ چکی ہیں۔ میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ اس قرارداد کے محرک جناب سردار الطاف صاحب سکو ترمیم کر کے پیش کریں۔

رانا پھول محمد خاں : جناب سپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اپنی قرارداد واپس لے لیں اور اس میں حدود کمیٹی کی جو شرط رکھی ہوتی ہے وہ قانون میں ترمیم دیں۔ اس سے ہمارا یہ مسئلہ حل ہوگا۔ اس ترمیم میں ہم یہ کہیں کہ کمیٹی کی حدود ۳ اور ۵ میل نہ بنائی جائے اور ان کو مالکانہ حقوق دے کر اس کو دیں ...

جناب ڈپٹی سپیکر : میں سردار صاحب کو یہ مشورہ دوں گا چونکہ آپ کی قرارداد مبہم ہے۔ اس لیے اس کو مہربانی فرما کر واپس لے لیں۔ اس کو غیر مبہم اور درست کر کے لائیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر : آج کی کارروائی کا وقت ختم ہو چکا ہے اب اجلاس بروز ہفتہ مورخہ ۱۵ جون ۱۹۸۵ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے دوبارہ منعقد ہوگا۔

صوبائی اسمبلی پنجاب
مباحثات

ہفتہ ، 15 جون 1985ء

(شنبہ ، 25 رمضان المبارک 1405ھ)

جلد 3 —— شمارہ 17

سرکاری رپورٹ

مندرجات

ہفتہ ، 15 جون 1985ء

	صفحہ نمبر
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	1721
اراکین اسمبلی کی رخصت	1722
غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	1724
سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1749
مسئلہ استحقاق —	
(i) نہری پانی کے مسئلہ پر حکومت سندھ کی پیشگی اجازت کا سمجھوتہ	1777
(ii) پنجاب میں بھاری صنعتوں کے قیام کی ممانعت	1785

مجلس قائمہ کی تشکیل - - - - - - - - - - - - 1792

تحریک التوائے کار —

(i) بی اے/بی ایس سی کے امتحانات کو ملتوی کرنا - - 1796

(ii) بی آئی اے کی پروازوں میں درآمد شدہ مکھن کی ترسیل - 1806

(iii) ٹریفک پولیس کی جانب سے عیدی کی وصولی - - - 1812

ٹریفک کے مسئلے پر وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی - - - - 1836

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا تیسرا اجلاس

ہفتہ 15 جون 1985ء

(شنبہ 25 رمضان المبارک 1405ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 9 بجے منعقد ہوا ۔ جناب سپیکر میاں منظور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

جناب قاری علی حسین صدیقی نے تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۡ وَاغْفِرْ لَنَا ۡ وَارْحَمْنَا ۡ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

س بقرہ آیت ۲۸۴ - ۲۸۶ - س آل عمران آیت ۱۸

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے ۔ تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا محاسبہ کریگا پھر وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے ۔ اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے ۔

اے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کرنا ۔ اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرمانا ۔

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ۔ جو بھی اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا ۔ اور جو برے کام کرے گا ۔ تو اسے نقصان بھی ان کاموں کا پہنچے گا ۔ اے میرے پروردگار اگر ہم سے بھول ہو گئی یا خطا ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئے اور پروردگار ہم پر اتنا بوجھ نہ ڈالنا جتنا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا ۔ پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا ۔ اور تو ہمیں معاف کر دے ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولیٰ ہے پس ہم کو کافروں پر غلبہ عطا فرمانا ۔

وما علینا الا البلاغ

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر : اب اراکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی ۔

دیوان عاشق حسین بخاری

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست دیوان عاشق حسین بخاری صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں بوجہ علالت مورخہ 15.6.85 اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں ۔ برائے مہربانی ایک یوم مورخہ 15-6-85 کی رخصت منظور فرمائی جائے ۔

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب خضرحیات سیال

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب خضر حیات سیال صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

گذارش ہے کہ بندہ کے کان میں شدید درد ہے جسکی وجہ سے بندہ آج اجلاس میں شمولیت سے قاصر ہے ۔ مہربانی کرکے مجھے ایک یوم 15.6.85 کی رخصت دی جائے ۔

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب غلام رسول خاں

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست جناب غلام رسول خاں صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

میں مورخہ 15.6.85 کو اسمبلی کی کارروائی میں شامل نہیں ہو سکتا ۔ چونکہ میں ایک ذاتی کام کے سلسلے میں لاہور سے باہر جا رہا ہوں ۔

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے ۔
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ محمد سعید

سیکرٹری اسمبلی : مندرجہ ذیل درخواست حافظ محمد سعید صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

قدوی بوجہ شب قدر کی تیاری کے سلسلے میں 15.6.85 کو اجلاس میں شرکت سے قاصر ہے - اسلئے از راہ کرم 15.6.85ء کی رخصت منظور فرمائی جائے -

جناب سپیکر : اب سوال یہ ہے -
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

سردار فتح محمد بزدار

سیکرٹری اسمبلی :- مندرجہ ذیل درخواست سردار فتح محمد بزدار صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

I had already applied for leave upto 11th June.
But due to the pressing nature of my personal work, I am detained in Islamabad for a further period of three days. My leave may please be extended upto 14 June including 12th.

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے -
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سرفراز نواز

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست جناب سرفراز نواز صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

With due respect I submit that I want to proceed for Umra and to pray at the Holy places in Saudi Arabia. Kindly grant me leave from 15th June, to 15th September, and, oblige.

جناب سپیکر - اب سوال یہ ہے -
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ سوال نمبر 31

موضع پناہ کھرل میں اشتمال کا کام

***31 ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔** کیا وزیر اشتمال اس امر سے آگاہ ہیں کہ ضلع لیہ کے ایک موضع پناہ کھرل میں اشتمال کا کام باوجود بورڈ آف ریونیو پنجاب کے احکام کے کئی سال سے معرض التوا میں پڑا ہوا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت اس ضمن میں کیا اقدامات عمل میں لا رہی ہے ؟

وزیر اشتمال۔ جناب سپیکر اجازت ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جی

وزیر اشتمال۔ یہ درست نہیں ہے ۔ موضع پناہ کھرل کا کل رقبہ 13005 ایکڑ ہے جس میں سے 6105 ایکڑ قابل اشتمال ہے اس کا اشتمال موجودہ قانون اشتمال اراضی کے تحت مورخہ 20 جنوری 1972ء کو شروع ہوا اور مورخہ 21 مئی 1974ء کو سکیم منظور کر دی گئی بعد ازاں معلوم ہوا کہ اشتمال اراضی میں مالکان کو حقوق سے کم و بیش رقبہ کی تقسیم اور محکمہ کالونیز کی ٹیوب ویل سکیم کے رقبہ کا غلط طور پر اشتمال کر دینا وغیرہ جس میں اہم اغلاط اور بے ضابطگیاں واقع ہوئی ہیں ۔ اس بنا پر ایڈیشنل کمشنر اشتمال ملتان ڈویژن ملتان نے مورخہ 27 مئی 1982ء کو سکیم اشتمال کالعدم قرار دے دی اور از سر نو کارروائی اشتمال کرنے کا حکم صادر کیا ۔ اس پر ایک پٹواری اشتمال تعینات کیا گیا اس کام کی مقررہ میعاد کارگزاری 800 ایکڑ فی سال کے لحاظ سے دسمبر 1987ء تاریخ اختتام ہے ۔ وہاں عملہ تعینات کر دیا گیا ہے ۔ انہوں نے کارروائی شروع کر دی ہے ۔ اور 1987ء میں یہ کام ختم ہو جائے گا ۔ فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے جواب میں تھوڑی سی ترمیم کر دی گئی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ یقین دہانی ہاؤس میں ہو جائے۔ جواب میں فرمایا گیا ہے کہ اسی موضوع کا اشتمال اس سے پیشتر 20 جنوری 1972ء سے شروع ہو کر 21 مئی 1974ء کو ختم ہو

گیا ۔ یعنی جب وزیر صاحب کا عمل دخل نہیں تھا تو اس وقت routine میں یہ ہمارا موضوع دو سال میں ختم ہو گیا ۔ اب جب کہ ہماری اسمبلی اور گورنمنٹ بھی معرض وجود میں آ گئی ہیں تو انہوں نے یہ مژدہ سنایا ہے کہ 1990ء تک اشتمال کا کام ختم ہوگا ۔ میں نے گذارش کی تھی کہ عام حالات میں جب یہ موضوع دو سال میں ختم ہو سکتا ہے تو اب اس کام کے لئے 5 سال کی میعاد کیوں مقرر کی گئی ہے ۔ تو یہ ضمنی سوال میں کرتا ہوں ۔ ویسے انہوں نے مجھے assurence فرمائی تھی کہ مزید پٹواری لگائے گئے ہیں اور دو سال میں یہ کام ختم ہو جائے گا ۔ اگر وہ ہاؤس کے سامنے assurence دے دیں تو میں مزید ضمنی سوال نہیں کروں گا ۔

وزیر مالیات ۔ جناب والا فاضل رکن صحیح فرما رہے ہیں ۔ میں نے بھی اس بات کا نوٹس لیا تھا کہ پہلے اگر دو سال میں اشتمال ختم ہوگیا ہے تو اب کیوں نہیں ہو سکتا ۔ تو پتہ چلا کہ صرف ایک پٹواری وہاں کام کر رہا ہے ۔ جو 800 ایکڑ ایک سال میں اشتمال کرتا ہے ۔ لیکن اب ہم نے تین پٹواری وہاں لگا دیئے ہیں ۔ اور میں assurence دیتا ہوں کہ 1987ء میں کام ختم ہو جائے گا ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ ضمنی سوال جناب ۔

جناب سپیکر ۔ جی راجہ صاحب ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ جواب میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس کام میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور غلط طریق کار اختیار کیا گیا ہے ۔ اس لئے یہ اشتمال منسوخ کر دیا گیا ۔ تو میں ان سے پوچھوں گا کہ کیا ان افراد یا افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور وہ کون کون سے افسر تھے ؟

وزیر مالیات ۔ جناب والا چونکہ یہ پہلے دور کا معاملہ ہے ۔ ان کی اپیل پر دوبارہ اشتمال کا آرڈر جاری کر دیا گیا ہے اور دوبارہ اشتمال کے ہم پورے ذمہ دار ہوں گے ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ میں نے پوچھا تھا اور خود بھی انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس میں غلط کاریاں اور بے ضابطگیاں ہوئی ہیں ۔ کیا اس ضمن میں کسی افسر کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے ۔ اور وہ کون سا افسر ہے ؟

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ میں اس واقعہ سے واقف ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ کیا آپ اس کا جواب دینا چاہتے ہیں ؟

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جی ہاں سر میں عرض کرتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ نہیں دستی صاحب ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

جناب احمد خان بلوچ ۔ جو اہلکار اس بے ضابطگی میں شامل تھے ۔ جواب میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان کے خلاف بھی کوئی کارروائی ہوئی ہے یا نہیں ۔ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اشتمال غلط کیا تھا اس لیے اس کو دوبارہ کرنے کے لئے آرڈر جاری کر دیا گیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ان افسران یا اہلکران کے خلاف بھی کوئی کارروائی ہوئی ہے یا نہیں ۔ جنہوں نے گورنمنٹ کا اتنا پیسہ بھی ضائع کیا اور لوگوں کو بھی تکلیف پہنچائی ۔

وزیر مالیات ۔ جناب سپیکر یہ 1974ء کا معاملہ ہے ۔ ویسے طریق کار تو یہ ہے کہ علیحدہ سوال آتا اور اس کا میں جواب دیتا مگر میں نے مختصراً عرض کر دیا ہے کہ یہ سابق حکومت کا معاملہ ہے ۔ اب جو اشتمال ہو رہا ہے اس کے ہم پوری طرح ذمہ دار ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس معاملے کو اب بھی آپ دیکھ سکتے ہیں ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ اس معاملہ کو drop کر دیا جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ دوبارہ کھڑے ہوئے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس پر سوال کر چکے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ نہیں وہ اسی کے متعلق ہے ۔ I can ask any number of questions لیکن میں آپ کے متعلق مطمئن ہوں ۔ ایک اور گذارش کرتا ہوں کہ میرے علم میں ہے کہ ان کے خلاف انضباطی کارروائی کا حکم دیا گیا تھا ۔ میں اس ضمنی سوال کے ذریعے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو آرڈر جاری ہوا تھا اس پر آج تک عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا ؟ کیا وزیر موصوف یقین دہانی فرمائیں کہ جنہوں نے ناجوازی کی تھی ان کے خلاف اس حکم پر عملدرآمد فرمائیں گے ؟

وزیر مالیات ۔ جناب سپیکر میں فاضل ممبر کی بات سے اتفاق کرتا ہوں پورا کیس منگوا کر اس کا جائزہ لیا جائے گا اور ان کے خلاف پوری پوری کارروائی کی جائے گی ۔

جناب سپیکر - ویسے یہ ضمنی سوال بنتا بھی نہیں ہے اس لئے کہ وزیر موصوف کے علم میں نہیں ہے کہ کوئی آرڈر کئے گئے تھے یا نہیں -

سردار زادہ ظفر عباس - جناب والا کیا اشتمال کرنے کے لئے دوبارہ ان کاشتکاروں سے فیس وصول نہیں کی جائے گی ؟

وزیر مالیات - جناب سپیکر دوبارہ اشتمال مالکان کی مرضی سے شروع ہوتا ہے تو فیس تو انہیں ادا کرنی پڑے گی - وہ اگر request کرتے ہیں کہ ان کا اشتمال صحیح نہیں ہوا اور دوبارہ کیا جائے اور اگر وہ فیس دینے پر رضامند ہیں تو پھر کیسے نہ لی جائے -

سردار زادہ ظفر عباس - جناب والا کوئی جواب صحیح نہیں آیا - وہ ذرا وضاحت فرمادیں - بہتر رہے گا ایک دفعہ فیس اشتمال وصول ہوگئی - پھر دوبارہ آرڈر ہوئے ہیں تو اب کیا وہ فیس دوبارہ وصول کی جائے گی یا نہیں ؟

سید حسنات احمد - میں جناب اس کے متعلق عرض کروں کہ دوبارہ فیس نہیں لی جاتی اور اسی طریقے سے اشتمال ہوتا آیا ہے - میں یہ کام کرتا ہوں -

جناب سپیکر - ڈاکٹر صاحب آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں یا چوہدری صاحب وضاحت کر چکے ہیں کہ چونکہ دوبارہ ان کی درخواست پہ اشتمال اراضی ہو رہی ہے - اس لئے ان کو اشتمال کی فیس ادا پھر کرنی پڑے گی -

جناب وزیر مالیات - میں اس بارے میں عرض کر رہا تھا کہ یہ 1974ء کا معاملہ ہے اس کو ذرا دوبارہ چیک کرلوں گا -

جناب سپیکر - صحیح صورت یہی ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - اس کو جواب تک pending رکھیں تاکہ جواب آ جائے - Will it be post poned, sir

جناب سپیکر - اس ضمنی سوال کو pending رکھا جاسکتا ہے -

جناب وزیر مالیات - ٹھیک ہے جناب مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں -

جناب سپیکر - پھر ضمنی سوال ہی repeat نہیں ہوگا بلکہ یہ سارا سوال repeat ہو جائے گا - تو آپ کی کیا رائے ہے اس سلسلہ میں ؟

وزیر مالیات - اگر نئے اشتمال کے بارے میں فاضل ممبر مطمئن ہیں تو پھر وہ حصہ تو میرے خیال میں نہیں آنا چاہئے -

جناب سپیکر - دستی صاحب آپ کیا فرماتے ہیں ؟

سردار امجد حمید خان دستی - قانونی صورت یہی ہے کہ اگر مکمل جواب نہ آئے تو وزیر صاحب از راہ کرم مطالعہ فرمالیں گے ، ساری فائل دیکھ لیں گے - یہ سارا مسئلہ طے ہو جائے گا اس کا جزو seperate نہیں ہو سکتا - یہ سارا سوال repeat ہو جائے گا - جب دوبارہ اجلاس ہوگا تو یہ سوال repeat کیا جائے گا اور وزیر محترم اس کا جواب فرمائیں گے -

جناب احمد خان بلوچ - جناب اس میں دو چیزیں رہ گئی ہیں - اس میں انہوں نے یہ بھی بتانا ہے کہ جنہوں نے زیادتی کی ہے کیا ان کے کوئی خلاف کارروائی ہوئی ہے - یہ بھی pending رہے گا اور دوسرا یہ کہ ان سے دوبارہ فیس لی جائے گی یا نہیں ؟ کیونکہ وہ تو فیس ادا کر چکے ہیں - یہ ان کی درخواست پر نہیں ہو رہا - اس کا تو دوبارہ آرڈر جاری ہوا ہے ایڈیشنل کمشنر نے آرڈر دیا ہے کہ کہ محکمہ نے غلطی کی ہے - لہذا دوبارہ اشتمال کیا جائے اس لئے وہ دوبارہ فیس ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں - ان پر یہ زیادتی ہو گی اگر دوبارہ فیس لی جائے -

وزیر مالیات - یہ بات فاضل ممبر کی میرے خیال میں درست نہیں ہے - اشتمال والے دوبارہ اس کو upset نہیں کرتے جب تک کوئی requost نہ آئے کوئی اپیل نہ آئے - فاضل ممبر کہتے ہیں کہ کسی نے ایسی درخواست کی ہی نہیں - یہ بات میرے خیال میں درست نہیں ہے -

سردار زادہ ظفر عباس - یہ جناب والا جواب میں درج ہے پڑھ دیتا ہوں - مورخہ 27 مئی 1982ء کو سکیم اشتمال کالعدم قرار دی گئی اور از سر نو کارروائی اشتمال کرنے کا حکم صادر کیا - اسمیں درخواست کا ذکر نہیں ہے خود انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ کمشنر صاحب نے ازسر نو کارروائی کا حکم دیا ہے -

وزیر مالیات - کارروائی کسی درخواست پہ ہی ہو سکتی ہے - اپنے آپ نہیں ہوتی -

سردار زادہ ظفر عباس - suo moto جواب سے تو نظر آتا ہے

جناب سپیکر - تو اس سوال کو pending کرلیتے ہیں -

جناب سپیکر - چوہدری اکرام اللہ رانجھا صاحب -

چوہدری اکرام اللہ رانجھا - سوال نمبر 35 -

سب ڈویژن منڈی بہاؤالدین کو ضلع کا درجہ دینا

*35 - چوہدری اکرام اللہ رانجھا کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات کی تحصیل بھالیہ آبادی، رقبہ اور مالیہ کی وصولی کے لحاظ سے صوبہ پنجاب کی چند بڑی تحصیلوں میں سے ایک ہے - مگر اس کے باوجود اسے ضلع کا درجہ نہیں دیا گیا جبکہ اس سے کم تر تحصیلیں ضلع کا درجہ حاصل کر چکی ہیں -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل گجرات نے ایک قرارداد منظور کی تھی جس کے ذریعے سب ڈویژن منڈی بہاوالدین کو ضلع کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا اور عوامی سطح پر بھی پر زور مطالبات ہو رہے ہیں -

(ج) اگر جزو ہائے کہ جواب اثبات میں ہے تو منڈی بہاوالدین کو ضلع بنانے میں کونسی مشکلات درپیش ہیں جن کی وجہ سے اس جائز عوامی مطالبہ کو اب تک نظر انداز کیا جا رہا ہے ؟

وزیر مال -

(الف) نئی تشکیل شدہ تحصیلوں کو چھوڑ کر تحصیل بھالیہ آبادی کے لحاظ سے صوبہ پنجاب میں نویں نمبر پر رقبہ کے لحاظ سے تیرھویں نمبر پر اور مالیہ کی وصولی کے لحاظ سے 35 ویں نمبر پر آتی ہے - اس لئے یہ کہنا مکمل طور پر درست نہ ہو گا کہ اس سے کم تر تحصیلوں کو ضلع کا درجہ دیا جا چکا ہے -

(ب) یہ درست ہے کہ عوام کی جانب سے وقتاً فوقتاً منڈی بہاوالدین کو ضلع کا درجہ دئیے جانے کا مطالبہ ہوتا رہا ہے اور ضلع کونسل گجرات نے بھی منڈی بہاؤالدین سب ڈویژن کو ضلعی درجہ دینے کے لئے قرارداد کی صورت میں مطالبہ کیا تھا -

(ج) سوال نمبر 35 کے جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہ ہے - صوبہ پنجاب میں بہت سی تحصیلیں اب بھی رقبہ کے

اعتبار سے یا آبادی کے اعتبار سے یا رقبہ اور آبادی دونوں کے لحاظ سے پھالیہ تحصیل سے بڑی ہیں اور ان کو ابھی تک مالی وسائل کی کمی کے پیش نظر ضلع کا درجہ نہیں دیا جا سکا ۔ اس لئے یہ کہنا درست نہ ہو گا کہ منڈی بہاوالدین کو ضلع کا درجہ دیئے جانے کے جائز مطالبہ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔

چوہدری غلام رسول۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ نئی تحصیلیں مثلاً چکوال ۔ خانیوال ۔ لیہ وغیرہ اور ضلع بھکر جو نئے بنائے گئے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ رانجھا صاحب کی طرف سے کوئی ضمنی سوال ہے۔

چوہدری غلام رسول۔ ضمنی سوال پہلے میری طرف سے ہے ۔

جناب سپیکر۔ ان کا استحقاق پہلے ہے ۔

چوہدری اکرام اللہ رانجھا ۔ میں اس پر ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا ۔

جناب سپیکر۔ اچھا چوہدری صاحب فرمائیے ۔

چوہدری غلام رسول۔ میری سر گزارش یہ ہے کہ جو نئے اضلاع مثلاً چکوال خانیوال ۔ بھکر ۔ لیہ اور وہاڑی بنائے گئے ہیں ۔ specifically ان کے متعلق وزیر موصوف بتائیں گے کہ تحصیل پھالیہ اور منڈی بہاوالدین sub-Division کا revenue کتنا ہے اور چکوال وغیرہ جن کا میں نے ذکر کیا ہے ان کا revenue کتنا ہے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اعدادوشمار درست نہیں ہیں منڈی بہاوالدین Sub-Division پنجاب کا ایک heavy Sub-Division ہے اس کے علاوہ میری یہ گزارش ہے کہ صرف رقبے کے بارے میں نہیں دیکھنا ہوتا بلکہ اسے administra-tive point of view سے بھی دیکھنا ہوتا ہے وہاں جناب پانچ سول جج ہیں، پانچ مجسٹریٹ ہیں، اے سی صاحب ہیں Additional Session Judge بھی appoint ہو چکے ہیں ۔ ---

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب یہ ضمنی سوال نہیں بنتا I am sorry ۔

چوہدری غلام رسول ۔ اچھا میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ تحصیلیں چھوڑ کر منڈی بہاؤالدین کا نمبر آتا ہے تو ان تحصیلوں کو کیسے چھوڑا جا سکتا

ہے آپ موجودہ پوزیشن منڈی بہاوالدین کی ہے وہ کس نمبر پر آتی ہے جو ان تحصیلوں کو exclude کیسے کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر ۔ یہ بھی ضمنی سوال نہیں ہے اور اصل میں convention یہ ہے کہ جس وقت ایک سوال کا محرک جواب سے مطمئن ہو کر کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا تو دوسرے کسی معزز ممبر کو supplementary question کرنے کا حق نہیں ہے جی مخدوم زادہ صاحب ۔ فرمائیے رانا صاحب تشریف رکھیں ایک وقت میں ایک ہی پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہو سکتی ہے مخدوم زادہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب یہ کونسا رول آپ quote کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر ۔ کس سلسلے میں ؟

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ ایک محرک جواب سے satisfy ہو جائے تو دوسرے ممبر کو supplementary question کرنے کا حق نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں نے convention کی بات کی ہے جو میرے علم میں آئی ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب convention تو جت گذرے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جناب میرے علم میں آیا ہے کہ جب محرک مطمئن ہو جاتا ہے تو پھر دوسرے فاضل رکن کو سوال نہیں کرنا چاہیے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ کرنا نہیں چاہئے لیکن کر سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ چوہدری صاحب آپ بیان دے رہے ہیں یا ضمنی سوال کر رہے ہیں ؟

چوہدری غلام رسول ۔ (الف) جز میں جواب دیا گیا ہے کہ نئی تشکیل شدہ تحصیلوں کو چھوڑ کر تحصیل پھالیہ آبادی کے لحاظ سے صوبہ پنجاب میں نواں نمبر پر ہے تو سوال یہ ہے کہ کیسے چھوڑا جا سکتا ہے ؟

وزیر نو آبادیات ۔ جناب سپیکر فاضل ممبر شائد سمجھ نہیں سکے اس سے مراد یہ ہے کہ جو نئی تحصیلیں تشکیل دی گئی ہیں وہ کھاریاں تحصیل سے رقبے کے اعتبار سے revenue کے اعتبار سے چھوٹی ہیں لیکن وہ معاملہ تحصیل کا تھا یہ معاملہ اس تحصیل کو ضلع بنانے کا ہے ۔ اس لئے ان کو چھوڑ کر بات کی گئی ہے ۔

چوہدری غلام رسول ۔ جو اضلاع بنائے گئے ہیں ان سے مقابلہ جناب specefically ان کے facts and figures جو ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ جناب آپ ضمنی سوال کیجئے آپ بحث نہ فرمائیے۔

چوہدری غلام رسول ۔ نہیں ان کا جواب تو دینا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تو بحث فرما رہے ہیں آپ ضمنی سوال نہیں کر رہے چوہدری صاحب ۔

چوہدری غلام رسول ۔ نہیں جناب میری گزارش ہے کہ چکوال اور بھکر کس لحاظ سے منڈی بہاوالدین سے بہتر ہیں مالیہ ان کا کتنا ہے اور ہمارے منڈی بہاوالدین کا کتنا ہے یہ Specific figures دیں ۔

جناب سپیکر ۔ Specific figures اس وقت نہیں دی جا سکتیں یہ ایک نئے سوال کی صورت میں پوچھا جا سکتا ہے اس سلسلے میں ایک نیا سوال آپ کر سکتے ہیں ۔

چوہدری غلام رسول ۔ تو یہ بھی pending رکھ لیا جائے

جناب سپیکر ۔ یہ نیا سوال کیجئے گا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر جناب وزیر متعلقہ کو کہنا چاہیے کہ مجھے Fresh نوٹس کی ضرورت ہے

جناب سپیکر ۔ یہ میں بھی سمجھتا ہوں مگر وہ اس وقت ایک غیر متعلقہ سوال کے facts and figures ایوان کو کیسے بتا سکتے ہیں ؟

جناب سپیکر ۔ آپ اپنی طرف سے کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو فرمائیے ۔

ایک فاضل رکن ۔ ایک ضمنی سوال چل رہا ہے تو اس کا جواب تو دینا ہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ تو پھر ان کو بات کرنے دیں ۔

ایک فاضل رکن ۔ جواب غلط مل رہا ہے اس لیے میں بولا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ چوہدری صاحب آپ کے بارے میں یہ ہے کہ اگر اس سلسلے میں کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو نیا ایک سوال کیجئے گا ۔ اور اب آپ تشریف رکھئے ۔ جناب ریاض حشمت چنجوعہ صاحب ۔

جناب ریاض حشمت چنجوعہ ۔ سوال نمبر 50 ۔

دیہاتوں میں غیر مالک اور بے گھر غریبوں کی آبادکاری

*50 ۔ **جناب ریاض حشمت چنجوعہ** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سابقہ حکومت نے دیہاتوں میں غیر مالک اور بے گھر غریبوں کی آباد کاری کے لیے ایک رہائشی سکیم تیار کی تھی جس میں مذکورہ سکیم کے تحت 5 مرلے پلاٹ بلا معاوضہ تقسیم کئے گئے تھے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت جسے عام طور پر 5 مرلہ سکیم کہا جاتا ہے پلاٹوں کا قبضہ مستحقین کو موقع پر دے دیا گیا تھا جہاں انہوں نے حسب حیثیت تعمیرات کے بعد رہائش اختیار کر لی تھی ۔ جس کے مالکانہ حقوق بھی ان کو دے دیئے گئے لیکن متعلقہ پٹواریوں نے ان کے حق میں انتقالات نہیں کئے ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس معاملے کی تحقیقات کر کے متاثرہ افراد کی تکالیف کا ازالہ کرنے اور متعلقہ پٹواریوں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کو تیار ہے ۔

(ج) مذکورہ 5 مرلے سکیم کے تحت تقسیم شدہ پلاٹوں کی صوبہ بھر میں تعداد کیا ہے اور اب تک کتنے پلاٹوں کے انتقالات درج و تصدیق ہو چکے ہیں ۔ اور کیا حکومت مذکورہ سکیم کی توسیع کرنے پر غور کر رہی ہے ۔

(د) ضلع جھنگ کے کون سے مواضعات میں 5 مرلہ کے پلاٹ دیئے گئے ہیں اور کون سے مواضعات میں انتقالات کے اندراج اور منظوری کا عمل مکمل ہو چکا ہے ؟

وزیر نوآبادیات ۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ لیکن بعض الاٹیوں نے قبضہ حاصل کرنے کے بعد مکان تعمیر نہ کئے اور وہ زبانی طور پر بیچ کر نقل مکانی کر گئے ۔ جس وجہ سے انتقالات کی رفتار سست رہی ۔ بہر حال اگر کوئی انتقال کسی پٹواری کی غفلت یا بدنیتی کی وجہ سے نہ ہوا تو یہ معاملہ حکومت کے علم میں آنے کے بعد متعلقہ اہلکار کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے ۔

(ج) مذکورہ سکیم کے تحت صوبہ بھر میں 1056906 پلاٹ تقسیم ہوئے اور اب تک 360547 پلاٹوں کے انتقالات درج و تصدیق ہو چکے ہیں اس سکیم کی توسیع کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

(د) ضلع جھنگ میں کل 96149 پلاٹ 5 مرلہ سکیم کے تحت مختلف دیہاتوں میں الاٹ کئے گئے ۔ جس سے 59521 الاٹیان کو قبضہ دیا گیا ۔ تا حال 2178 انتقال درج کئے جن کی جا کر تصدیق ہو چکے ہیں ۔ جبکہ 57343 پلاٹوں کے انتقالات بقایا ہیں ۔ موضع وار انتقالات کے اندراج اور منظوری کا عمل مکمل ہونے کی تفصیل موجود نہ ہے ۔ جو کہ متعلقہ ریونیو افسران سے حاصل کی جا رہی ہے ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب سپیکر جناب وزیر مال صاحب نے میرے جس سوال کا جواب دیا ہے اس کے بارے میں یہ گزارش ہے کہ ان کے سابقہ دور حکومت میں 1056906 پلاٹ لوگوں میں تقسیم کئے گئے تھے جن میں سے اب تک صرف 360547 پلاٹوں کے انتقالات تصدیق ہو چکے ہیں اس طرح ابھی 696359 پلاٹوں کے انتقالات درج و تصدیق ہونے بقایا ہیں ۔ کیا وزیر مال صاحب مجھے ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں گے کہ انہوں نے یہ انتقالات درج کرنے کا کوئی حکم جاری کیا ہے یا نہیں ۔ پہلے ان لوگوں نے دس سال انتظار کیا اور اب انہیں مزید کتنا انتظار کرنا پڑے گا ۔

وزیر مال ۔ جناب سپیکر اس میں وہی قباحت ہے جو میں نے عرض کر دی ہے کہ کچھ لوگ پلاٹ چھوڑ کر چلے گئے ہیں کچھ بچ گئے ہیں جو دو تین شرائط اس میں ہیں وہ اگر اس پر پورے اترتے ہیں تو اس بارہ میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ ان کو expedite کرایا جائے اور ان انتقالات کو درج کو کے فوراً رپورٹ دی جائے ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ میرا جناب والا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع جھنگ میں 5 مرلہ سکیم کے تحت کل 96149 پلاٹ الاٹ کئے گئے تھے جن میں سے صرف 59521 الاٹیوں کو موقع پر قبضہ دیا گیا ہے اور بقایا 36621 الاٹیوں کو ابھی تک قبضہ نہیں دیا گیا ۔ جن لوگوں نے ابھی تک موقع پر قبضہ نہیں دیا ۔ کیا وزیر نو آبادیات ان کے خلاف کوئی کارروائی کر رہے ہیں اور ضلع جھنگ میں جن 57347 پلاٹوں کے انتقالات ابھی تک بقایا ہیں ان کے اندراج کی تصدیق ہونے کے عمل کے سلسلے میں انہوں نے کیا احکامات جاری فرمائے ہیں ؟

وزیر نو آبادیات ۔ جناب سپیکر میں نے عرض کی ہے کہ جو الاٹی وہاں صحیح طور پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے وہاں مکانات بنائے ہوئے ہیں ان کے انتقالات درج کروا دیئے جائیں گے جو وہاں سے چلے گئے ہیں صرف ان کا مسئلہ فی الحال pending ہے ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا اس سلسلہ میں عرض ہے کہ کیا وزیر مال ان غریب آدمیوں کو پٹواریوں ۔ گرداوروں اور تحصیل کے دوسرے عملہ کی رشوت سے بھی نجات دلا سکیں گے یا نہیں ؟

وزیر نو آبادیات ۔ اگر ایسا کوئی واقعہ ممبر موصوف ہمارے نوٹس میں لائیں تو اس اہلکار کے خلاف پوری کارروائی کی جائے گی ۔ محکمے نے کسی کو پیسے لینے کی اجازت نہیں دی ہوئی ہے ۔

جناب ارشاد علی ۔ جناب سپیکر میں وزیر موصوف سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ان مزارعین کو جو سیڈ فارم میں رہائش پذیر ہیں اور غیر مالک کی حیثیت میں مدتوں سے وہاں بیٹھے ہیں ۔ ان کو اس سکیم میں شامل کرنے پر کوئی پابندی ہے ۔ اگر ہے تو اس کو remove کیا جا سکتا یا نہیں ؟

وزیر نو آبادیات ۔ جناب سپیکر یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر میری معلومات کے مطابق پانچ مرلہ سکیم ختم کر دی گئی ہے ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ بات غلط ہے اور اس کی پلین دھائی کرائیں گے ؟

وزیر نو آبادیات ۔ جناب سپیکر پہلے تو واقعی یہ dead ہو چکی تھی مگر اب اس کو revive کرنے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔ اس سلسلہ میں کمشنرز کی ایک میٹنگ بلا رہے ہیں ۔ دوبارہ اس پر غور ہو رہا ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب والا وزیر موصوف نے جتنے سوالوں کے جوابات دیئے ہیں وہ ابھی تک زیر غور ہیں اور مکمل نہیں ہیں ۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ ابھی بھی زیر غور کا انہوں نے فرمایا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں ہے ۔

سردار زادہ ظفر عباس ۔ جناب والا جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ موضع وار انتقالات کے اندراج اور منظوری کا عمل مکمل ہونے کی تفصیل موجود ہے ۔ جو کہ متعلقہ ریونیو افسران سے حاصل کی جا رہی ہے ۔ یہ تفصیل کب تک ان کے پاس پہنچ جائے گی ؟

وزیر نو آبادیات ۔ یہ جناب والا تفصیل پورے پنجاب سے منگوا رہے ہیں ۔ اس کو تھوڑا سا وقت لگے گا مگر آ جائے گی ۔ ہم نے پوری تفصیل منگوائی ہوئی ہے لیکن ان کے جھنگ سے متعلقہ تفصیل میں نے آج پیش کر دی ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر میرے سوال کا جواب پوری طرح نہیں دیا گیا ۔ یہ واضح طور پر فرمائیں کہ پانچ مرلہ سکیم ختم کر دی گئی ہے یا اسے بحال کیا جائے گا ؟

جناب سپیکر ۔ اس سوال کا جواب وہ دے چکے ہیں ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب والا جواب نا مکمل تھا ۔ میری اس سے تشفی نہیں ہوئی مہربانی کرکے وزیر موصوف کو دوبارہ تکلیف دیں کہ وہ اس سوال کا ہاں یا نہ میں جواب دیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس پر مزید آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں ۔ آپ جواب دے چکے ہیں ؟

وزیر نو آبادیات ۔ میں نے جواب دے دیا ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب والا ان کا جواب تسلی بخش نہیں تھا ۔ میں اپنے سوال کو دوبارہ دہراتا ہوں ۔ سوال یہ تھا کہ پانچ مرلہ سکیم ابھی باقی ہے یا اس کو ختم کر دیا گیا ہے ؟

وزیر نو آبادیات ۔ وہ پہلے ختم ہو چکی ہوئی ہے ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ موجودہ حکومت اس کو زیر غور لا رہی ہے ۔ میٹنگ بلائی

ہے 25 تاریخ کو ہم نے میٹنگ بلائی ہے - اس میں یہ پورا مسئلہ discuss کریں گے -

جناب سپیکر ۔ میاں صاحب تشریف رکھیں -

میاں مختار احمد شیخ ۔ اتنی بڑی تعداد میں قطعات کی الاٹمنٹ ہوئی ہے اس سلسلے میں ہر ضلع میں ممبران صوبائی اسمبلی کو اگر اس سے منسلک کر دیا جائے تو اس سکیم پر زیادہ تیزی سے عمل درآمد ہو سکے گا -

جناب سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال نہیں بلکہ ایک تجویز ہے -

راجہ خلیق اللہ خان ۔ یہ تو بتا دیا کہ یہ مسئلہ زیر غور ہے - کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ جو تجویز ہم نے دی ہے اس پر غور کریں گے ؟

جناب سپیکر ۔ اس وقت یہ کیسے جواب دے سکتے ہیں - ضمنی سوال کا جواب دے سکتے ہیں - تجویز کا جواب یہاں نہیں دے سکتے -

جناب محمد صدیق انصاری ۔ جناب سپیکر جواب کے جزو (ج) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ مذکورہ سکیم کے تحت صوبہ بھر میں 1056906 پلاٹ تقسیم ہوئے اور اب تک 360547 پلاٹوں کے انتقالات درج و تصدیق ہو چکے ہیں - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس کی کیا وجوہات ہیں کہ اتنی بڑی تعداد میں انتقالات کیوں نہیں ہوئے ؟

جناب سپیکر ۔ آپ کے سوال کی مجھے سمجھ نہیں آئی - وزیر صاحب کیا آپ سمجھ گئے ہیں ؟

جناب محمد صدیق انصاری ۔ میں جناب والا اس کو دوبارہ دہراتا ہوں - جناب والا صوبہ بھر میں 1056906 پلاٹ تقسیم ہوئے تھے اور اب تک 360547 پلاٹوں کے انتقالات درج و تصدیق ہو چکے ہیں - جن پلاٹوں کے انتقالات درج و تصدیق نہیں ہوئے اس کی کیا وجوہات ہیں - کیا وزیر موصوف اس کے متعلق بتائیں گے ؟

وزیر نو آبادیات ۔ جناب والا میں اس کے متعلق عرض کر چکا ہوں - فاضل ممبر نے اس پر غور نہیں فرمایا - اس پر بہت سے لوگ نقل مکانی کرکے چلے گئے ہیں - کچھ حضرات بیچ کر چلے گئے ہیں - اس پر ایک شرط تھی کہ ان کو دو سال کے اندر اس سکیم کے تحت مکان بنانا پڑے گا - کچھ حضرات ایسے ہیں جنہوں نے مکان نہیں بنایا - لہذا ان تین وجوہات کی بنا پر وہ تمام انتقالات Pending ہیں -

جناب سپیکر ۔ سوال نمبر 51 ۔ جناب ریاض حشمت جنجوعہ

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ سوال نمبر 51

دیہاتوں کے لئے کچی آبادیوں کی سکیم

*51 ۔ **جناب ریاض حشمت جنجوعہ** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب کے شہروں میں سرکاری اراضی پر قبضہ کر کے بے گھر لوگوں نے رہائشی مکانات بنا لئے ہیں جن کو بعد ازاں کچی آبادی سکیم مرتب کر کے قانونی شکل دے دی گئی ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت دیہاتوں کے لئے بھی کچی آبادی سکیم کی طرز پر ناجائز قابضین کو آباد کرنے کے لئے کوئی سکیم مرتب کر رہی ہے اور کیا حکومت نے دیہی سرکاری اراضی پر قائم ناجائز بستیوں کا سروے کیا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیلات سے ایوان کو مطلع کیا جائے ؟

وزیر مال و نو آبادیات

جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔ لیکن دیہات کے لئے ایسی کوئی سکیم نہیں ہے ۔ اور نہ ہی زیر غور ہے ۔ کیونکہ دیہاتی علاقہ میں کسی کچی آبادی کی اطلاع نہ ملی ہے ۔ اور نہ ہی سروے کیا گیا ہے ۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا میں جناب وزیر نوآبادیات کے جواب کی روشنی میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ دیہاتوں میں کچی آبادی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے نہ حکومت نے کوئی سروے کرایا ہے ۔ میری گزارش ہے کہ اگر دیہاتوں میں ایسی بستیوں کی نشاندہی کی جائے جو سرکاری اراضی پر بصورت ناجائز قبضہ وجود میں آچکی ہیں تو جناب وزیر نوآبادیات ان کا سروے کروا کر قابضین کو قبضہ دلانے کے بارے میں کوئی سکیم تیار کرنے کے بارے میں تیار ہیں ؟

وزیر مال و نوآبادیات ۔ جناب سپیکر کچی آبادی جو ایک سو گھر پر مشتمل ہو اس پر غور ہوتا ہے ۔ کیا فاضل ممبر کسی ایک گاؤں کی مثال دیں گے جس میں سو گھر موجود ہوں اور وہاں کوئی کچی آبادی ایسی بنی ہوئی ہو ؟

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب ضلع جھنگ میں ایک جگہ ہے اسکو ضمیرہ آباد یا چھبیل کینال کے نام سے پکارا جاتا ہے اس میں

سوہا ڈیڑھ سو کے قریب گھر ہیں اور وہ سارے سرکاری اراضی پر آباد ہیں اور ان کو آج تک حقوق ملکیت نہیں دیئے گئے نہ ہی حکومت نے بقول وزیر نوآبادیات اس پر ابھی تک غور کیا ہے اور نہ ہی ان کے علم میں یہ بات ہے۔

وزیر مال و نوآبادیات ۔ جناب سپیکر صرف ایک مثال فاضل ممبر نے فرمائی ہے ۔ ہمارے علم میں اس قسم کی اور کوئی مثال کسی گاؤں سے نہیں ملی ۔ اگر بہت ساری آبادیاں ایسی ہوں تو اس معاملہ کو زیر غور لایا جاسکتا ہے۔

جناب ریاض حشمت جنجوعہ ۔ جناب والا وزیر مال صاحب فرمایا ہے کہ فاضل ممبر کوئی ایک مثال دیں ۔ فی الحال میں نے ایک مثال عرض کی ہے ۔ اگر بہت سی مثالیں چاہیں گے تو وہ بھی ان کی خدمت میں پیش کر دی جائیں گی ۔

وزیر مال و نوآبادیات ۔ جناب والا اس پر ایک نئی پالیسی بنانی پڑے گی ۔ ہمارے اور بھی دوست جن کے علم میں اس قسم کی آبادیاں ہوں ان کے متعلق ہمیں اطلاع دیں تو پھر اس معاملہ پر غور کیا جا سکتا ہے ۔

سردار زادہ ظفر عباس ۔ جناب والا سوال یہ تھا کہ دیہات میں سروے کروانے کا کوئی ارادہ حکومت رکھتی ہے کہ ہر ایک دیہات میں کچی آبادیاں کتنی ہیں ؟

وزیر مال و نوآبادیات ۔ جناب والا چونکہ اس معاملہ میں محکمہ کو کوئی اطلاع ہی نہیں ملی اور نہ ہی کسی آدمی نے کوئی اطلاع دی اس لئے ایسی آبادیوں کے لئے پہلے سروے کا کوئی پروگرام نہیں تھا ۔ اگر ایسی چند مثالیں سامنے آ جائیں تو سروے کروایا جا سکتا ہے ۔

سردار زادہ ظفر عباس ۔ جناب والا میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہزارہا دیہات ایسے ہیں کہ جہاں سرکاری رقبوں پر لوگ آباد ہیں۔ یہ صرف اتنی یقین دہانی کروادیں کہ گورنمنٹ اسکا سروے کروانے کیلئے تیار ہے ۔ میرا تو یہ سوال ہے ۔ اب یہ بتایا جا رہا ہے کہ دیہات میں کچی آبادیاں کتنی ہیں ؟

وزیر مال و نوآبادیات ۔ میں نے گزارش کی ہے کہ پہلے سروے کروانے کی کوئی ایسی پالیسی موجود نہیں ہے ۔ لیکن اگر ایسی بہت سی مثالیں پورے اضلاع میں موجود ہیں تو پھر اس پر غور کیا جا سکتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ سردار زادہ صاحب جواب معقول ہے ۔

جناب احمد خان بلوچ ۔ ضمنی سوال میں یہ پوچھتا ہوں کہ ناجائز قابضین کو سرکاری زمین پر قبضہ کرنے سے شروع میں ہی کیوں نہیں روکا جاتا ۔ کیا یہ لوگ محکمے کی رضامندی سے قابض ہوتے ہیں ؟ دیہاتوں میں کم از کم پٹواری تو ہر وقت موجود ہوتا ہے ۔ وہ ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کرتا ؟ شہروں میں بھی ہر وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ ناجائز قابضین سرکاری زمینوں پر قبضہ کر رہے ہیں ۔ کیا یہ سب کچھ محکمے کی رضا مندی سے ہوتا ہے ؟

جناب سپیکر ۔ یہ سوال آپ دہرائیں گے ؟

جناب احمد خان بلوچ ۔ میرا سوال یہ ہے کہ غیر سرکاری اراضی پر جب ناجائز قابضین قبضہ کرتے ہیں تو انہیں شروع میں کیوں نہیں روکا جاتا ؟ کیونکہ دیہاتوں میں پٹواری ہر وقت موجود ہوتا ہے اور شہروں میں بھی اہلکار موجود ہوتے ہیں ۔ کیا ان کی رضامندی سے یہ لوگ ناجائز قبضہ کرتے ہیں کیونکہ بعد میں محکمے کے لئے بھی پریشانی ہوتی ہے اور ان لوگوں کے لئے بھی ؟ ان کو شروع میں کیوں نہیں روکا جاتا ؟

وزیر مال و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ اس میں صرف محکمے کی رضامندی شامل نہیں ہوتی ، بلکہ پورے گاؤں والوں کی بھی ہوتی ہے اور ہمارے ممبران کی بھی ہوتی ہے ۔ وہ اکیلے تو اس کو چیک نہیں کر سکتے ۔ ایسی کوئی بات جب بھی علم میں آتی ہے تو ایسے اشخاص کے خلاف نوٹس لیا جاتا ہے ۔ جب کوئی نشان دہی کرے تو محکمہ پورا نوٹس لیتا ہے ۔

جناب حاکم علی ۔ جناب سپیکر ، کوٹ لکھپت کا ایریا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں یا نشان دہی کرنا چاہتے ہیں ؟

جناب حاکم علی ۔ انہوں نے کہا ہے کہ کوئی نشان دہی کرے ۔

جناب سپیکر ۔ تو نشان دہی آپ وزیر موصوف کو ذاتی حیثیت میں کر دیں ۔

جناب حاکم علی ۔ نہیں جی ، ضمنی سوال ہے ۔

جناب سپیکر ۔ تو ضمنی سوال کریں ۔

جناب حاکم علی۔ ضمنی سوال ہے - جتنی بھی کوٹھیوں کے لئے مٹی لائے ہیں ، اس کے لئے سرکاری زمین کی تین تین فٹ کھدائی کر لیتے ہیں اور وہاں یہ نہ پٹواری روکتا ہے، نہ قانون ان کو روکتا ہے ، پولیس والے بھی ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ مجھے افسوس ہے - یہ ضمنی سوال نہیں ہے -

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ، بے گھر لوگوں کی حالت زار اور ان کی - مجبوری و محرومی کو موقع پر دیکھتے ہوئے میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ بے گھر لوگوں کی آبادکاری کرے؟ کیا حکومت کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ نہیں ہے کہ انہیں آباد کیا جائے یہ حکومت کا فرض ہے کہ بے گھر لوگوں کی آبادکاری کرے۔ ان کو رہنے کے لئے ، سر چھپانے کے لئے جگہ مہیا کرے -

جناب سپیکر۔ آج آپ کے سوال کو غیر متعلقہ کہنے کو جی نہیں چاہتا - (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد رفیق۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر -

میجر ظفراللہ خان بھروانہ۔ پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ، معزز رکن آج جس انداز میں پگڑی باندھ کر آئے ہیں، عموماً جب کوئی دولہا بنتا ہے تو ایسی پگڑی باندھی جاتی ہے کیا یہ اسمبلی کو سمجھ کر دولہا بن کر آئے ہیں یا پرانی پگڑی دولہا کے وقت کی پڑی تھی اور اب باندھ کر آئے ہیں - (قہقہے)

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے اپنے بہت پرانے رکن اسمبلی سے درخواست کروں گا کہ انہیں بات کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہیئے - ساری اسمبلی کو *** کہنا نا مناسب ہے - وہی ان کے *** ہو سکتے ہیں ہم نہیں ہو سکتے -

(نعرہ ہائے تحسین) یہ الفاظ انہیں واپس لینے چاہیں - آپ یہاں relevant اور irrelevant کو نہیں دیکھ رہے -

بیگم فرحت خواجہ رفیق ۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے اپنے بھائی سے کہوں گی کہ مجھے اپنی پگڑی دے دیں ہم اس کا دوپٹہ بنالیں اور اپنے سروں پر لے لیں - (قہقہے)

***(بحکم جناب سپیکر لفظ حذف کیا گیا)

میاں عطا محمد قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ گزارش یہ ہے ۔ جیسا کہ رانا پھول محمد خان صاحب نے کہا ہے اس سوال والی بات سے پوری اسمبلی کی توہین ہوئی ہے ۔ میں گزارش کروں گا کہ ان الفاظ کو اسمبلی کی کارروائی سے حذف کیا جائے ۔ ساتھ ہی میری یہ گزارش ہے کہ نہیں اپنے یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر میرا سوال وزیر مال صاحب سے تھا اور میں جواب کا منتظر ہوں ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر میں آپ کی رولنگ کا منتظر ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ میں لفظ ''سسرال'' کو حذف کرنے کے بارے میں اسمبلی کی رائے پوچھنا چاہتا ہوں ۔

(فاضل ممبران کی آوازیں حذف کیا جائے)

جناب سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ انہیں کہا جائے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

مہر ظفر اللہ خان بھروانہ ۔ میں نے جو عرض کیا ہے میرے معزز ممبر نے غلط سمجھا ہے ۔ میں نے تو بلکہ اسمبلی کی favour میں یہ بات کی ہے کہ اس انداز سے وہ پگڑی باندھ کر آئے ہیں کہ جس طرح دولہا باندھتا ہے * * * * * * * * (قہقہے) (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ آرڈر پلیز آرڈر پلیز ۔ یہ الفاظ بھی حذف کیے جائیں ۔

خان ظفر اللہ خان ۔ ضمنی سوال ۔ لاہور ہی میں میرے حلقے کی بعض آبادیوں میں 80 یا 85 مکانات ہیں ۔ وہاں نچی آبادیوں کے سو مکان نہیں ہیں ۔ وہ لوگ بھی کہتے ہیں کہ انہیں مالکانہ حقوق ملیں ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا کہ وہ ان لوگوں کے بارے میں آئندہ کسی قسم کے احکامات جاری کرنے والے ہیں ؟ کیا انہیں حقوق ملیں گے یا نہیں ؟

****(بحکم جناب سپیکر الفاظ حذف کیے گئے)

جناب سپیکر - آپ کسی آبادی کی بات کر رہے ہیں ؟

خان ظفر اللہ خان - یہ مختلف آبادیاں ہیں - ایک ہے سلطان پورہ لاہور ہی میں ، ایک کوٹ خواجہ سعید ہے -

جناب سپیکر : یہ متعلقہ ضمنی سوال نہیں ہے - اصل دیہات میں کچی آبادیوں کے بارے میں ہے - لہذا آپ کا یہ سوال ضمنی سوال نہیں بنتا -

جناب محمد شاہ کھگہ : جناب سپیکر یہ ایوان پورے پنجاب کا ہے - یہ نہایت معزز ہے اور پنجاب کی کریم ہے - اس میں ہم نے یہ پہلی مثال دیکھی ہے جس طرح ظفر اللہ بھروانہ صاحب نے عرض پیش کی ہے کہ یہ ہے وہ ہے - یہ پگڑی کی پہلی مثال ہم نے دیکھی ہے جس طرح بہروپیا پٹھان کی شکل میں ہو - (قہقہے) تو یہ ہم نے دیکھا ہے - حالانکہ اسمبلی کے شایان شان یہ باتیں نہیں ہیں - اس کا کنٹرول کر کے خود کوئی تجویز بنائیں - آپ بھی سر پر پگڑ باندھ کر بیٹھیں یا کوئی ایسی تجویز کریں کہ ایسی باتیں نہ ہوں (قہقہے)

رانا پھول محمد خان : جناب والا ، نکتہ استحقاق ۔ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ جو میرے فاضل رکن جناب بھروانہ صاحب نے فاضل رکن کی پگڑی پر اعتراض کیا ہے کہ یہ سکھوں والی پگڑی ہے ۔ میں ان کی معلومات کے لئے یہ عرض کر دوں کہ یہ چیرا ہے ۔ اس کو چیرا کہتے ہیں ۔ اور یہ ہندو راجپوتوں ٹھاکروں کی نشانی تھی ۔ سکھوں کی ہرگز نہیں میں راجپوت ہوں ۔ میری برادری کا جس میں میں بھی شمار ہوں استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ انہیں اپنے لفظ واپس لینے چاہیں اور یہ کہنا چاہیے کہ یہ ٹھاکروں والی پگڑی ہے ۔

میاں ظفراللہ خان بھروانہ ۔ رانا صاحب اور میں دونوں ہی راجپوت ہیں اور ہم دونوں سکھوں سے راجپوت ہوئے ہیں ۔ ہندوؤں اور برہمنوں سے راجپوت نہیں ہوئے ۔ مسلمان نہیں ہوئے ۔ سکھ راجپوت تھے ۔ اور مسلمان ہوئے ۔ یہ اب ہمارے لئے مناسب نہیں ہے ۔ دوسرے میں نے معزز ممبر پر یہ اعتراض کیا تھا کہ اگر میرے بھائی نے یہ پگڑی باندھ کر ہی آنی تھی تو وہ جس طرح کہ پنجابی میں کہتے ہیں (ساوریاں دے گھر جاوے ، اسمبلی وچ کی لین آیا اے) ۔

چونڈہ کے متاثرہ خاندانوں کی آباد کاری

***60 ۔ سید اختر حسین رضوی** — کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 1969ء میں محکمہ مال نے قصبہ چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں 41 خاندانوں کو جن کے پاس جمعبندیاں ، رجسٹریاں محکمہ بحالیات کی دستاویزات موجود تھیں ، اشتمال کے ذریعے رقبہ الاٹ کیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ 1984ء میں محکمہ مال نے متعلقہ قوانین میں ترمیم کر کے مذکورہ علاقہ کو قبرستان قرار دے دیا اور مذکورہ خاندانوں کے مکانات گرا کر ان کو بے گھر کر دیا گیا ؛

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متاثرہ افراد کو متبادل اراضی اور ان کے نقصان کا معاوضہ ادا کر کے انہیں بحال کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔ ؟

وزیر مال

(الف) موضع چونڈہ کی سکیم اشتمال اراضی مورخہ 30-12-1969 کو کنفرم ہوئی تھی ۔ اس وقت کسی شخص نے بھی کوئی رجسٹری اپنی ملکیت کے ثبوت میں پیش نہ کی تھی ۔ تاہم یہ درست ہے کہ 28 خاندانوں نے دوران اشتمال دھوکے اور فراڈ سے قبرستان چونڈہ میں قیمتی شہری اراضی ہتیا لی تھی ۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے اپنی اراضی بد نیتی سے فروخت کر دی تھی ۔ کنفرمیشن سکیم ریمانڈ ہونے پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اشتمال سیالکوٹ نے قبرستان چونڈہ کی اراضی بحال کر دی اور الاٹیان اور خریداروں کو متبادل اراضی دے دی اور اس طرح حق رسی کر دی ۔ ان لوگوں کا قبرستان پر کوئی جائز اور قانونی حق نہیں ہے ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ مال نے قوانین میں کوئی ترمیم کی تھی سکیم اشتمال محکمہ اشتمال نے حسب ضابطہ نظر ثانی کی تھی ۔ اراضی متنازعہ قبرستان قرار دی گئی ہے ۔ متاثرہ 13 خاندانوں کو متبادل اراضی دی گئی ہے ۔

بقایا 28 خاندانوں کے نام کوئی الاٹمنٹ نہ تھی ۔ ان افراد نے دھاندلی اور سازش سے قبرستان کی اراضی پر قبضہ کر لیا تھا ۔ ان خاندانوں نے ڈی۔ایم۔ایل۔اے گوجرانوالہ کو اپیل بھی کی تھی اور انہوں نے حکم دیا تھا کہ قبرستان کے تجاوزات دور کئے جائیں ۔ لہذا تعمیل حکم میں تجاوزات دور کرائے گئے ہیں اور 11-5-85 کو رپورٹ پیش کر دی گئی تھی ۔

(ج) جزو (الف) و (ب) کا جواب نفی میں ہے متاثرین کو متبادل اراضی دے کر مداوا کر دیا گیا ہے ۔ اور ان کی حق رسی ہو چکی ہے ۔ ناجائز تجاوزات کرنے والوں کے لئے معاوضہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ جناب سپیکر وزیر صاحب نے فرمایا ہے 28 خاندانوں نے دھوکہ اور فراڈ سے زمینیں ہتھیا لیں تھیں یہ ثابت کریں کہ یہ کیسے دھوکہ ہے چونکہ میرے پاس اس وقت ان میں سے ہر آدمی کی رجسٹری اور جمع بندی موجود ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب آپ بحث نہیں کر سکتے ضمنی سوال کر سکتے ہیں ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ جناب سپیکر کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ ترمیم کس سال ہوئی ہے ۔ کیونکہ 1969 میں استعمال ہوا ہے اور ترمیم 1984 میں کی گئی ہے جب کہ آخری ترمیم 1980 میں کی گئی تھی تو پھر 1984 میں ترمیم کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اس کی وجہ کیا تھی ؟

جناب سپیکر ۔ آپ ضمنی سوال کریں ۔ تشریف رکھیں ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ یہ ترمیم کس سال ہوئی ہے ؟

وزیر مال و نو آبادیات ۔ مجھے تو سوال کی سمجھ ہی نہیں آئی ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ جناب والا میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ رقبہ مختلف الاٹیوں کو الاٹ ہوا اور جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر استعمال نے قبرستان چونڈہ کی اراضی بحال کر دی تو یہ کس سال بحال ہوئی ہے ۔ اس کا جواب چاہئے ۔

وزیر مال و نو آبادیات ۔ یہ قبرستان کی ہے ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ جی ہے ۔ پہلی یہ 1969 میں ہوئی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ براہ کرم یہ بتائیں کہ ۔

وزیر مال و نو آبادیات ۔ یہ کنفرم والی بات تو 69-12-30 کو ہو گئی ہے ۔ جواب میں ہے شاید میں آپ کو سمجھا نہیں سکا ۔ اس میں یہ ہے کہ جس وقت کی آپ بات کر رہے ہیں اس وقت کسی شخص نے بھی کوئی رجسٹری اپنی ملکیت کے ثبوت میں پیش نہ کی تھی ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ جناب میں یہ بات کر رہا ہوں اور آپ نے لکھا ہے کہ قبرستان کا رقبہ بحال کر دیا گیا ہے ۔ اس سلسلے میں ایک ترمیم ہوئی ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ ترمیم کب ہوئی ہے ۔ وہ ترمیم ناجائز ہے ۔

وزیر مال و نو آبادیات ۔ میں ضمن (ب) کا جواب دے رہا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے ۔ کہ محکمہ مال نے قوانین میں کوئی ترمیم کی تھی ۔ سکیم اشتمال پر محکمہ اشتمال نے حسب ضابطہ نظر ثانی کی تھی اراضی متنازعہ قبرستان قرار دی گئی ہے ۔ متاثرہ 13 خاندانوں کو متبادل اراضی دی گئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب یہ سوال غیر متعلقہ ہے اور کوئی ضمنی سوال کیجئے ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ جناب سپیکر انہوں نے جو جز (ب) کی بات کی ہے ۔ کہ یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ مال نے قوانین میں ترمیم کی تھی ۔ سکیم اشتمال پر محکمہ اشتمال نے حسب ضابطہ نظر ثانی کی تھی ۔ تو یہی بتا دیں کہ یہ نظرثانی کس سال ہوئی ہے ۔

وزیر مال و نو آبادیات ۔ فائنل رپورٹ 85-5-11 کو ڈی-ایم-ایل-اے کے حکم کے بعد دی گئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب اور کوئی ضمنی سوال ہے ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ انہوں نے تو میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب نہیں دیا ۔ میرے پاس تمام ثبوت موجود ہیں میں ان کو دکھا سکتا ہوں کہ یہ ناجائز تجاوزات نہیں تھیں ۔ یہ محض مارشل لاء کے چند افسران نے بیوروکریٹس کے ساتھ مل کر کرائی تھی ۔

وزیر مال و نو آبادیات ۔ جناب سپیکر یہ میرے چیمبر میں آ جائیں ہم بیٹھ کر بات کر لیں گے ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ آپ کوئی وقت رکھ لیں میرے پاس تمام ثبوت موجود ہیں ۔ میں آپ کو پیش کر دوں گا ۔

جناب سپیکر ۔ یہ معاملہ آپ کا طے ہو گیا ہے ۔ وزیر صاحب آپ کو سننے کے لئے تیار ہیں آپ کو accomodate کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ رضوی صاحب آپ ان کے چیمبر میں چلے جائیں ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ اگر میں ان کو ثابت کر دوں کہ کہ یہ ناجائز تجاوزات نہیں ہیں تو پھر اس کے بعد کیا ہوگا ؟

جناب سپیکر ۔ آپ کا سوال ہو گیا ہے اور جواب بھی ہو گیا اب آپ ان کے ساتھ رابطہ قائم کریں ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہوا ۔

جناب سپیکر ۔ یہ فیصلہ ہو گیا ہے ۔ آپ کے خیال میں فیصلہ نہیں ہو گا لیکن اس سوال کا ضابطے کے مطابق فیصلہ ہو گیا ہے ۔ آپ نے سوال کیا اور ضمنی سوال کیا اس کے جوابات بھی آپ کو مل گئے ہیں ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ ضمنی سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔ پھر جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ 13 خاندانوں کو متبادل اراضی دے دی گئی ہے ۔ ہر آدمی کی شہر میں زمین ہے جس کی قیمت 5 ہزار روپے مرلہ ہے لیکن ان کو جو متبادل زمین بارڈر پر دی گئی ہے اس کی قیمت 50 روپے فی مرلہ ہے ۔ اگر ایسی زمین ان لوگوں کو دے دی جائے تو یہ متبادل تو نہ ہوئی ۔

وزیر مال و نو آبادیات ۔ جناب سپیکر متاثرہ آدمی تو درخواستیں دے سکتے ہیں ۔

سید اختر حسین رضوی ۔ جناب سپیکر یہ میرا علاقہ اور میرا حلقہ ہے اور میں وہاں کے عوام کا نمائندہ ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ شاہ صاحب ان کے ساتھ رابطہ کر لیں ۔

جناب محمد صدیق انصاری ۔ کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ کس عدالت سے طے ہوا ہے ۔ آیا یہ محکمہ کی طرف سے جواب دیا گیا ہے ؟

وزیر مال و نو آبادیات ۔ یہ جواب محکمہ کی طرف سے دیا گیا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس قبرستان میں تجاوزات کی نوعیت کیا تھی ؟

وزیر مال و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ میں معزز ممبر کا ضمنی سوال سمجھا نہیں

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس قبرستان میں تجاوزات کی نوعیت کیا تھی ؟

وزیر مال و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ ان لوگوں نے قبرستان کی زمین پر قبضہ کر لیا تھا اور وہاں مکانات بنانے شروع کر دیئے تھے اور کچھ بنا لیے ہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ قبریں تو نہیں بنائیں تھیں ؟

وزیر مال ۔ انہوں نے قبریں تو نہیں بنوائیں بلکہ وہ قبروں کو مسمار کرنا چاہتے تھے ۔

مسٹر احمد خان لمبردار ۔ جناب والا ۔ جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ اٹھائیس خاندانوں نے فراڈ کیا تھا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس فراڈ میں محکمہ کے لوگ بھی شامل تھے اگر تھے تو ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے ؟ انہوں نے خود لکھا ہے کہ 28 خاندانوں نے فراڈ کیا ہے ۔ اگر فراڈ کیا ہے تو محکمہ کے لوگ بھی اس میں شامل تھے ۔ اگر تھے تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے ؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر ۔ یہ آپ کا ضمنی سوال بنتا نہیں ہے ۔

مسٹر احمد خان لمبردار ۔ جناب والا ۔ جواب میں یہ دیا گیا ہے کہ ''ان افراد نے دھاندلی اور سازش سے قبضہ کر لیا تھا ۔'' میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر فراڈ کیا ہے تو اس میں محکمہ کے لوگ بھی شامل تھے ؟

جناب سپیکر ۔ انہوں نے یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ محکمہ کے لوگ اس میں شامل تھے ۔

مسٹر احمد خان لمبر دار ۔ جناب والا ۔ یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اکیلا آدمی کیسے فراڈ کر سکتا ہے جناب وہ خاندان کیسے فراڈ کر سکتے ہیں جب تک کہ محکمے والے فراڈ میں شامل نہ ہوں ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمے والے فراڈ میں شامل تھے یا نہیں ؟ جناب والا جیسا کہ کہا گیا ہے ان کے پاس رجسٹریاں موجود ہیں اور وہ محکمہ مال کی طرف سے جاری کی ہوئی ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس سے آپ یہ دریافت فرماسکتے ہیں کہ کیا اس میں محکمہ کے لوگ بھی شامل تھے ؟

مسٹر احمد خان لمبر دار ۔ جناب والا - میں نے یہی پوچھا ہے -

جناب سپیکر ۔ یہی آپ نے پوچھا ہے ؟

مسٹر احمد خان لمبر دار ۔ جی - کہ کیا اس میں محکمہ کے لوگ بھی شامل تھے ؟ اگر تھے تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے ؟

وزیر مال و نو آبادیات ۔ جناب والا ، یہ 1974ء کا معاملہ ہے - پوری detail تو میرے پاس نہیں ہے لیکن کچھ محکمہ کے اہلکار بھی اس فراڈ میں شامل تھے ان کے خلاف کوئی کارروائی ہو رہی ہے - جو لوگ خود ملوث تھے ان کے خلاف بھی پرچے وغیرہ ہوئے ہیں -

جناب سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے

(سوالات اور ان کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

شہری اور دیہاتی کچی آبادیوں کے پلاٹوں کی قیمتوں میں تضاد

***67 جناب محمد رفیق** ۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہری کچی آبادیوں کے مکینوں سے قیمت فی مرلہ -/172 روپے وصول کی جاتی ہے - جب کہ دیہاتی کچی آبادیوں کے مکینوں سے مارکیٹ ریٹ کے علاوہ -60 روپے فی صد سرچارج وصول کیا جاتا ہے -

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس تضاد اور تفاوت کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر نو آبادیات ۔

(الف) جی ہاں -

(ب) شہری کچی آبادیوں کی نوعیت بالکل مختلف ہے - جس کے لئے حکومت نے ایک خاص سکیم اور قانون بنایا ہے -

کچی آبادیوں کے علاوہ جو شہری مکانات سرکاری زمین پر بغیر اجازت تعمیر کئے جاتے ہیں - ان سے بھی مارکیٹ ریٹ کے علاوہ 50 فیصد جرمانہ اور 10 فیصد سرچارج وصول کیا جاتا ہے - اس لئے ان میں کوئی تضاد نہیں ہے -

دیہات میں رہائشی احاطہ جات کی الاٹمنٹ

***67 - جناب محمد رفیق -** کیا وزیر نو آبادیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے دیہات میں رہائشی احاطہ جات کی الاٹمنٹ کے بغیر لوگوں نے ناجائز تجاوزات تعمیر کر رکھی ہیں -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دیہات میں بسنے والے ان غریب عوام کے لئے جن کی ذاتی زرعی زمین نہیں ہے ، رہائشی احاطہ جات کی الاٹمنٹ کا کوئی قانون موجود نہیں -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسی نا جائز تجاوزات کو قانونی حیثیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے - نیز ذاتی زرعی زمین نہ رکھنے والے غریب عوام کو رہائشی احاطہ جات کی الاٹمنٹ کا کوئی قانون بنانے کے لئے تیار ہے - اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر نو آبادیات -

(الف) اس ضمن میں گو ممبر موصوف نے کسی خاص واقع کی نشاندھی نہ کی ہے تاہم ایسا ہونا خارج از امکان نہ ہے - بہر کیف جب بھی اس قسم کا کوئی واقعہ نوٹس میں آتا ہے - حسب قانون نو آبادیات کے ایکٹ مجریہ 1912 یا مارشل لاء کے ضابطہ نمبر 821 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے -

(ب) جی نہیں - اس ضمن میں غیر مالکان کو دیہی علاقوں میں رہائشی سہولتیں بہم پہنچانے کا قانون مجریہ 1975ء موجود ہے -

(ج) (i) جہاں تک ناجائز تجاوزات کا تعلق ہے اس کو قانونی حیثیت نہیں دی جا سکتی ۔ تاہم مستحق ناجائز قابضین کا قبضہ بازاری قیمت پر 50فیصد جرمانہ عائد کر کے بحال کیا جا سکتا ہے ۔

(ii) غیر مالکان زرعی اراضی کے لئے دیہی علاقوں میں رہائشی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے حکومت نے پانچ مرلہ رہائشی سکیم 1975ء میں نافذ کی تھی ۔ قانون متذکرہ کے تحت سرکاری رقبہ کے علاوہ پرائیویٹ زمین بھی حاصل کی گئی لیکن چند اشخاص نے ہی مکانات تعمیر کئے ۔ نتیجتاً 1978ء میں اس سکیم پر عملدرآمد روک دیا گیا ۔ اب اس سکیم کو دوبارہ نافذ کرنے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

محکمہ بحالیات کے قائم کردہ سیل کی کارکردگی

*86 **چوہدری صفدر علی ڈیال۔** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ 30 دسمبر 1984ء سے محکمہ بحالیات کو ختم کر دیا گیا ہے اور اس کے عملہ کو دوسرے محکموں میں کھپا دیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ محکمہ ختم کرتے وقت اس کے عملہ کی تعداد کیا تھی ؟ اور ان کی تنخواہوں پر کس قدر رقم خرچ ہوتی تھی ۔

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بحالیات کا ایک سیل بنا دیا گیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو اس پر کس قدر اخراجات صرف ہوئے ہیں ؟

(د) آیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بحالیات کے سیل نے ابھی تک کام کرنا شروع ہی نہیں کیا ہے تو اس سیل کے عملہ کی آج تک کارکردگی کیا ہے اور کتنے مقدمات کے فیصلے ہوئے ہیں ۔ کتنے لوگوں کو نقول مہیا کی گئی ہیں اور کتنے لوگوں کو ٹرانسفر آرڈرز جاری کئے گئے ہیں ؟

وزیر مال۔

(الف) درست ہے۔

(ب) گزٹیڈ آفسران 30 نان گزٹیڈ 322

اخراجات —51 لاکھ 66 ہزار روپے۔

(ج) محکمہ بحالیات کو بورڈ آف ریونیو میں مدغم کر دیا ہے۔ محکمہ بحالیات کی کوئی علیحدہ سیل نہیں ہے - البتہ باقی ماندہ کام کی جہاں تک بورڈ آف ریونیو کی ذمہ داری ہے وہ دوسرے کام کے علاوہ بورڈ کی برانچوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔

(د) سیٹلمینٹ کا بقایا کام اضلاع اور ڈویژنوں کے سپرد ہے - ڈپٹی کمشنرز ، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنرز ، اسسٹنٹ کمشنر اور ایڈیشنل کمشنرز (ریونیو) کو نوٹیفائیڈ افسر مقرر کیا گیا ہے - جو کہ اپنی اپنی حدود میں بطور نوٹیفائیڈ افسران و ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر (بقایا جائیداد) بقایا کام اور زیر سماعت مقدمات کے فیصلہ کے ذمہ دار ہیں بورڈ کے متعلق سوال کے جواب ذیل ہیں -

(الف) بورڈ میں کوئی مقدمات زیر سماعت نہیں - یہ کام اضلاع اور ڈویژنوں کے افسران کے سپرد ہے -

(ب) چونکہ ریکارڈ بحالیات اضلاع میں ہے - اس لئے نقول بھی وہاں سے جاری ہوتی ہیں -

(ج) بورڈ سے کوئی ٹرانسفر آرڈر جاری نہیں ہوئے - یہ کام بھی اضلاع کے افسران کے سپرد ہے افسران ضلع کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جاری شدہ نقول کی تعداد سے مطلع کریں ٹلی پرنٹر جاری کیا گیا ہے۔

سرکاری زمین کی الاٹمنٹ

*73۔ **سردار الطاف حسین۔** کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ 1950ء سے اب تک حکومت کی ملکیتی اراضی کن کن سرکاری و غیر سرکاری افراد کو الاٹ کی گئی اور اس الاٹمنٹ کا استحقاق کیا تھا؟

وزیر مال۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ مطلوبہ مکمل کوائف سردست دستیاب نہ ہیں جس کے لئے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو ہدایات جاری

کی گئی ہیں - جونہی مطلوبہ کوائف موصول ہوئے - ایوان میں پیش کئے جائیں گے -

ناجائز الاٹمنٹ کی تحقیقات

*87 **چوہدری صفدر علی ڈیال** - کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ اے سی صدر لاہور نے کچھ عرصہ پیشتر کروڑوں روپے کی مالیت کی جائیداد کی ناجائز الاٹمنٹ اور غصب کردہ معاملات کی نشاندھی کی تھی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ناجائز الاٹمنٹ اور غصب کردہ معاملات کے مرتکبین کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے اور ان کے نام اور پتے مالیت جائیداد تفصیل جائیداد زرعی اور صنعتی وغیرہ سے ایوان کو مطلع فرمایا جائے

(ج) کیا مذکورہ ناجائز کاروبار کرنے والوں کے خلاف تحقیقات مکمل ہو چکی ہیں اگر ایسا ہے تو کس عدالت میں مقدمات چل رہے ہیں اور جن کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی اس کی وجوہ کیا ہیں اور اب تک کتنے مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے تفصیل بتائی جائے

(د) اگر اے سی کے مقدمات کے علاوہ ان لوگوں کے خلاف فراڈ کے مقدمات دوسری عدالتوں میں بھی زیر سماعت ہیں تو ان کی سماعت کب سے ہو رہی ہے ؟

وزیر مال - اے سی صدر لاہور سے دریافت کیا گیا تھا انکے دفتر میں اس قسم کا کوئی ریکارڈ دستیاب نہیں تھا - بعد ازاں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے سابقہ ریکارڈ کو تلاش کرنے کی یقین دہانی کرائی - آج ڈپٹی کمشنر لاہور کی جانب سے جواب موصول ہوا ہے ڈپٹی کمشنر نے شق وار حسب ذیل جوابات دیئے ہیں -

(الف) یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر (صدر) لاہور نے سال 82-1981 میں بوگس الاٹمنٹ کے بارے میں نشاندی کی تھی -

(ب) نشاندہی کردہ الاٹمنٹ کی تفصیل درج ذیل ہے -

K M

(1) رقبہ تعدادی 10-22 موضع دھنا سنگھ والا - الاٹمنٹ بنام استجابی بیگم وغیرہ

(زیر تفتیش انٹی کرپشن)

K M

(2) رقبہ تعدادی 10-22 موضع دھنا سنگھ والا الاٹمنٹ بنام اعجازی بیگم وغیرہ

(انٹی کرپشن)

K M

(3) رقبہ تعدادی 10-22 موضع دھنا سنگھ والا الاٹمنٹ بنام ظفر النساء بیگم وغیرہ

(انٹی کرپشن)

K M

(4) (رقبہ تعدادی 3-76 موضع امرسدھو الاٹمنٹ بنام کریم بخش ولد قطب دین وغیرہ

(فیکٹری ایریا)

(رٹ پٹیشن 1317/80 عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے)

K M

(5) رقبہ تعدادی 0-22 مواضعات چڑڑ - امرسدھو - باغانوالو - چاہ میراں - سادھو کی بنام ماہرہ پروین صلاح الدین وغیرہ مسمات ضمیم اختر وغیرہ فاطمہ بی بی وغیرہ

(انٹی کرپشن)

رٹ پٹیشن 81 R-594-596 R 81-597 R 81-598 R-81

599 R-81 عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں

K M

(6) رقبہ تعدادی 4-34 موضع کھاڑک بنام ڈاکٹر عبدالرؤف وغیرہ

(نواں کوٹ)

(7) رقبہ تعدادی K. M.192.0 موضع چڑڑ بنام محمد ملوک وغیرہ (فیکٹری ایریا)

K M

(8) رقبہ تعدادی 14-19 موضع مزنگ بنام عبدالشکور فضل الرحمٰن وغیرہ (تھانہ مزنگ) (رٹ پٹیشن 79 R-6557 عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت)

K M

(9) رقبہ تعدادی 4-46 موضع امرسدھو بنام بشیرالدین وغیرہ (تھانہ لوئرمال) رٹ پٹیشن 611-R-81 عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

K M

(10) رقبہ تعدادی 15-197 موضع امرسدھو خادم حسین بنام محمد اسماعیل وغیرہ (فیکٹری ایریا)

K M

(11) رقبہ تعدادی 0-3031 موضع چڑڑ بنام شرف دین مسمات رابعہ وغیرہ محمد اقبال وغیرہ محمد ادریس وغیرہ

رٹ پٹیشن نمبر 169-R-80-158-R-80-822-R-80-440-R-81-1127-R-81 1602 R-81 عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں

K M

(12) رقبہ تعدادی 84.5 موضع بھوکے وال بنام محمد اشرف وغیرہ (انٹی کرپشن)

K M

(13) رقبہ تعدادی 19-123 موضع امرسدھو بنام محمد حسین ولد مختار احمد رٹ پٹیشن 381-R-81 عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے

K M

(14) رقبہ تعدادی 0-8 موضع بھوکے وال بنام شاہ الحسن خان (وحدت کالونی)

K M

(15) رقبہ تعدادی 193-11 موضع اجودھیاپور بنام مناظرالدین صدیقی (انٹی کرپشن) رٹ پٹیشن 3844-R.78 430-R-81 عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے

K M

(16) رقبہ تعدادی 22-10 موضع اجودھیاپور بنام محمد بشیر ولد ابراہیم وغیرہ (انٹی کرپشن)

K M

(17) رقبہ تعدادی 24-0 موضع روڑانوالہ بنام علی خان (تھانہ برگی)

K M

(18) رقبہ تعدادی 617-0 موضع اجودھیاپور حسین والد سومار - رٹ پٹیشن نمبر 119 R-77 عدالت عالیہ ہائی کورٹ بنچ جناب جسٹس گل محمد خان و جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ بحق حسین ولد سومار فیصلہ ہو چکا ہے جس کے خلاف 1901 of CpSLANO 917 سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل ICA دائر شدہ ہے

K M

(19) رقبہ تعدادی 1857-0 موضع دھنا سنگھ والا - بنام محمد حسین ولد عطا محمد (انٹی کرپشن) سول رویژن 1980 g g 1828 سول رویژن 1960 1919-D عدالت عالیہ ہائی کورٹ میں زیرسماعت ہیں -

K M

(20) رقبہ تعدادی 1109-7 واقعہ موضع اجودھیا پور - گوھاوا - بھکے وال - دھنا سنگھ والہ بنام سعی الدین محمد خان ولد یوسف محمد خان (انٹی کرپشن) رٹ پٹیشن نمبر 118-B-77 عدالت عالیہ ہائی کورٹ ڈبل بنچ جناب جسٹس گل محمد خان و جناب جسٹس محمد رفیق تارڑ سے بحق الاٹی فیصلہ صادر ہوچکا ہے جس کے خلاف اپیل ICA نمبر CPSLA 918 of 1981 عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ میں دائر شدہ ہے -

K M

(21) رقبہ تعدادی 192-13 موضع چڑڑ بنام محمد اسماعیل وغیرہ (فیکٹری ایریا) مقدمہ زیر سماعت بعدالت جناب خالد شبیر

صاحب سول جج - لاہور

K M

(22) رقبہ تعدادی 0-206 عباس علی خان (فیکٹری ایریا) انتقالات و اراضی ہردو خارج ہو چکے ہیں -

(ج) ان الاٹمنٹ ہائے کے بارے میں مقدمات زیر تفتیش ہیں ہر مقدمات کی صورت حال پیرابالا میں درج کی گئی ہے -

(د) دیگر کسی مقدمات کا علم دفترھذا کو نہ ہے -

سب تحصیل جلالپور پیروالہ سے قانون گوئی غازی پور کی علیحدگی

***105 - دیوان سید عاشق حسین بخاری** - کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ .

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سب تحصیل جلالپور پیروالہ ایک سو سال سے قائم ہے اور شروع ہی سے قانون گوئی غازی پور مذکورہ سب تحصیل میں شامل رہی ہے - لیکن سال 1983ء میں مذکورہ تحصیل سے الگ کرکے تحصیل شجاع آباد سے منسلک کر دیا گیا ہے - حالانکہ مذکورہ قانون گوئی غازی پور کا فاصلہ مذکورہ سب تحصیل جلالپور پیروالہ سے 12 میل ہے شجاع آباد سے 18 تا 30 میل کا فاصلہ ہے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ زراعت سے متعلق تمام ادارے اور بنک مذکورہ سب تحصیل جلالپور پیروالہ میں واقع ہیں اور اس قانون گوئی کے زرعی مسائل کا تعلق جلالپور سے ہے اگر ایسا ہے تو مذکورہ قانون گوئی غازی پور کو تحصیل شجاع آباد سے منسلک کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال

(الف) درست ہے -

(ب) یہ درست ہے کہ زراعت سے متعلق ادارے اور بنک جلالپور پیروالہ میں واقع اور غازی پور کے عوام کے زرعی مسائل کا تعلق جلالپور پیروالہ میں واقع دفاتر سے رہتا ہے - اور انہیں وجوہ کی بنا پر اور عوامی مطالبہ کے پیش نظر غازی پور کو دوبارہ سب تحصیل جلالپور پیروالہ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے -

منڈی بہاؤلدین کو تحصیل کا درجہ دینا

*148 چوہدری اکرام اللہ رانجھا - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات صوبہ پنجاب کی بڑی تحصیلوں میں سے رقبہ اور مالیہ کی وصولی اور آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ تحصیل پھالیہ کے دفاتر کچھ پھالیہ میں کچھ منڈی بہاؤالدین میں ہیں اور ان ہر دو مقامات کا فاصلہ تقریباً 16 میل ہے اور متذکرہ ہر دو مقامات پر آنے جانے میں عوام کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر اور انصاف کے جلد حصول کی خاطر منڈی بہاؤالدین کو الگ تحصیل کا درجہ دینے پر تیار ہے - اگر نہیں تو اسکی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال

(الف) یہ درست نہ ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات رقبہ ، آبادی اور مالیہ کی وصولی کے لحاظ سے صوبہ پنجاب میں دوسرے نمبر پر ہے - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نئی تشکیل شدہ تحصیلوں کو چھوڑ کر جو کہ 1982ء میں بنائی گئی تھیں - تحصیل پھالیہ آبادی کے لحاظ سے نویں نمبر پر رقبہ کے لحاظ سے تیرھویں نمبر پر اور مالیہ کی وصولی کے اعتبار سے 35 ویں نمبر پر آتی ہے -

(ب) یہ کہنا بھی درست نہ ہو گا - کہ تحصیل پھالیہ کے دفاتر کچھ پھالیہ اور کچھ منڈی بہاؤالدین میں واقع ہیں - دراصل تحصیل کا دفتر پھالیہ میں ہے اور سب ڈویژن کے دفاتر جو کہ تحصیل سے مختلف ہوتے ہیں وہ منڈی بہاوالدین میں قائم کئے گئے ہیں - البتہ یہ درست ہے کہ ان دو مقات کا فاصلہ تقریباً 16 میل ہے -

(ج) سوال نمبر 148 کے جزو (الف) اور (ب) کا جواب صرف جزوی طور پر اثبات میں ہے - عوام کی مشکلات کو دور

کرنے کے لئے حکومت حتی المقدور کا وشیں کر رہی ہے - لیکن فوری طور پر تحصیل بھالیہ کو تقسیم کرکے منڈی احاؤالدین کو علیحدہ تحصیل بنانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے - اور اس کی وجہ مالی وسائل کی کمی اور انتظامی لحاظ سے اس تجویز کا نسبتاً غیر اہم ہونا ہے البتہ مستقبل میں مالی اور انتظامی امور کو مد نظر رکھتے ہوئے اس تجویز پر کسی مناسب وقت پر غور کیا جا سکتا ہے -

گرو مور فوڈ سکیم کے تحت حقوق ملکیت

***165 ۔ چوھدری محمد خان جسپال** - کیا وزیر مال ونوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائینگے :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کی ھدایات کے مطابق گرو مود سکیم کے تحت حقداران کو ایسی اراضی کے حقوق ملکیت دیئے گئے ھیں جو میونسپل کمیٹی کی حدود سے 3 میل باھر ھیں - لیکن 4 ایکڑ سے کم مالکان کی حد 5 میل رکھی گئی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس تفریق کی کیا وجوہات ھیں - کیا حکومت اس تفریق کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ھیں ؟

وزیر مال و نوآبادیات -

(الف) جی نہیں - گرو مور فوڈ سکیم کے تحت حقوق ملکیت دینے کے بارے میں اس قسم کا تضاد نہ ہے کہ 4 ایکڑ سے کم مالکان کیلئے ممنوعہ حدود 5 میل رکھی گئی ہے صحیح صورت حال یہ ہے کہ گرو مور فوڈ سکیم کے الاٹیوں کو حقوق ملکیت دیتے وقت مندرجہ ذیل ممنوعہ حدود کا اصول مدنظر رکھا گیا ہے -

1 - درجہ اول میونسپل کمیٹی	5 میل
2 - درجہ دوئم میونسپل کمیٹی	3 میل

(ب) جزو (الف) بالا کے جواب کے پیش نظر سکیم متذکرہ بالا میں 4 ایکڑ سے کم مالکان کیلئے کوئی تفریق نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں گرداوری اور جمعبندی میں رد وبدل

*203 - **اعجاز احمد شیخ** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ عمر دین ولد عبداللہ ساکن کور پور جمیل محمد نورالدین ساکن کوٹلی بہرام تحصیل وضلع سیالکوٹ نے ایک درخواست مورخہ 22-1-77 کو نمبر مقدمہ متفرق مال 221 ڈپٹی کمشنر کلیکٹر صاحب سیالکوٹ کی عدالت میں دی جس میں الزام لگایا گیا کہ مسمی مختار حسین ولد صادق علی قوم سید سکنہ رقیاں سیداں تحصیل و ضلع سیالکوٹ نے محکمہ مال کے ملازمین سے مل کر گرداوری اور جمعبندی میں رد وبدل کرلیا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈپٹی کمشنر/کلیکٹر نے ایک حکم مورخہ 28-10-79 کو جاری کیا جس میں سائیلان کی داد رسی کے ساتھ ساتھ اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ کو حکم دیا کہ محکمہ مال کے ملازمین جو اس غلط کارروائی کے ذمہ دار ہیں کے خلاف انکوائری کرے تاکہ ان کے خلاف کار گزاری اور انضباطی قوانین کے تحت اقدامات کئے جائیں۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ کم وبیش عرصہ 6 سال گزرنے کے بعد بھی آج تک یہ انکوائری پایہ تکمیل کو نہیں پہنچی۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو انکوائری کے مکمل ہونے میں تاخیر کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر مال

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) حکم ڈپٹی کمشنر/کلکٹر سیالکوٹ مورخہ 28-10-79 کی نقل موصول ہونے پر اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ نے تحقیقات کا آغاز

کیا اور وکیل کے دلائل بھی سنے چونکہ اسسٹنٹ کمشنر پٹواریاں کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے کے آفیسر مجاز ہیں -

اندریں حالات اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ نے بذریعہ حکم مورخہ 9-9-1981ء ضروری خیال کیا کہ ابتدائی تحقیقات بذریعہ ای - اے - سی (آر) کروائی جائیں - تاکہ اس پر انکا حتمی حکم بحیثیت آفیسر مجاز کرنے پر کوئی قانونی سقم بقایا نہ رہ سکے - بعد ازاں ای - اے - سی (آر) سیالکوٹ نے تحقیقات شروع کی اور اپنی رپورٹ مورخہ 24-10-1984 اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ کو بھی بھجوائی - جس میں پٹواری حلقہ کو کاغذات میں رد و بدل کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا - ذمہ دار اہلکار کی خلاف انضباطی کارروائی کی جا رہی ہے -

(د) سوال کے جز و ج ، میں حقائق بیان کر دیئے گئے ہیں -

تاخیر کے متعلق اسسٹنٹ کمشنر صدر سیالکوٹ سے علیحدہ جواب طلب کیا جائے گا -

کچی آبادیوں کے مکینوں سے زمین کی قیمت کی وصولی

***214 - چوہدری احسان الحق** - کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلف اٹھانے کے فوراً بعد وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا تھا - کہ کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں گے انہوں نے مزید یہ وضاحت کی تھی کہ قابضین سے زمین کی قیمت کی وصولی شہری اور دیہی علاقوں میں ایک جیسی ہوگی مگر یہ وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا گیا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو تاخیر کی کیا وجوہات ہیں حکومت مذکورہ اعلان پر کب تک عملدرآمد کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر نوآبادیات

(الف) درست ہے صوبہ پنجاب میں کل 540 کچی آبادیاں ہیں جن میں سے 168 کچی آبادیوں کی زمین کی منتقلی جو کہ سرکاری زمین پر ہیں بورڈ آف ریونیو سے منظوری دے دی گئی

ہے - تاکہ لوکل کونسلیں (یعنی میونسپل کمیٹیاں وغیرہ کچی آبادی کے مکینوں کو بمطابق ہدایات حقوق ملکیت تفویض کرسکیں - بقیہ کچی آبادیوں کے متعلق کارروائی جاری ہے - جیسے ہی یہ کیس لوکل گورنمنٹ سے موصول ہونگے منظوری دے دی جائے گی - شہری اور دیہاتی علاقوں میں ناجائز قابضین زمین خریدنا چاہیں تو دونوں صورتوں میں ان سے مارکیٹ ریٹ کے علاوہ 50 فیصدی تاوان اور 10 فیصدی سر چارج قانون کے مطابق وصول کیا جاتا ہے اس طرح شہری اور دیہی علاقوں کے ناجائز قابضین سے خرید اراضی کے مسئلہ میں یکساں سلوک کیا جاتا ہے -

(ب) تاخیر ہرگز نہیں ہورہی بلکہ یہ کیس لوکل گورنمنٹ کے پاس زیر غور ہے - جونہی لوکل گورنمنٹ ان آبادیوں کا باضابطہ طور پر کچی آبادی ہونے کا حسب ضابطہ اعلان کر دے گی اس وقت بورڈ آف ریونیو کی طرف سے کارروائی عمل میں لائی جائے گی - اور اراضی کی منظوری دے دی جائے گی -

سردار زادہ ظفر عباس - پوائنٹ آف آرڈر -

جناب سپیکر - وقفہ سوالات ختم ہونے پر پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

سردار زادہ ظفر عباس - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ کے فرمانے سے بھی پہلے کہ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے میں نے پوائنٹ آف آرڈر کہا تھا لیکن جناب نے سنا اب ہے -

جناب سپیکر - سردار زادہ صاحب اب تو وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے -

سردار زادہ ظفر عباس - جناب صرف ایک بات میری سن لیں میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا -

جناب سپیکر - اگر تو آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سوال کے سلسلے میں ہے تو پھر relevant نہیں ہے - آپ تشریف رکھیں -

سردار زادہ ظفر عباس - جناب - سوال کے متعلق نہیں ہے - میرا پوائنٹ آف آرڈر اس کارکردگی کے متعلق ہے جو یہاں پر ہاؤس میں ہوئی ہے -

ایک معزز ممبر ۔ جناب والا ۔ وہ معاملہ تو ختم ہو گیا ہے ۔

سردار زادہ ظفر عباس ۔ جناب ۔ معاملہ تو ختم ہو گیا ہے لیکن یہ ہمیشہ جاری رہے گا اس لئے میں جناب سے اجازت چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمائیے ۔

سردار زادہ ظفر عباس ۔ جناب والا ۔ جتنے بھی سوالات کے جوابات کل اور آج دیئے گئے ہیں وہ سب کے سب vague ہیں ۔ جناب سے یہ استدعا کروں گا کہ اگر ہمارے سوالات کے جوابات اس طرح نامکمل ہی دیئے جاتے ہیں تو پھر ہمیں سوالات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔ جناب ۔ آپ تنبیہہ کریں کہ جو بھی سوالات ہوں ان کے جوابات کے لئے مکمل تیاری کی جائے اور مکمل جوابات ہونے چاہئیں ۔ نہ کہ اس قسم کے جیسے کل اور آج دیئے گئے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب محمد رفیق ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اگر اجازت ہو تو میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے بے گھر لوگ جن کو آباد کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے اور وہ مجبوراً ناجائز تجاوزات کرکے سر چھپانے کے لئے گھر بنائے بیٹھے ہیں اور حکومت نے ان کو بے دخلی کے نوٹس بھی جاری کر دیئے ہیں کہ یا تو وہ حقوق ملکیت حاصل کریں یا گھروں کو خالی کریں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک کوئی ایسا قانون نہیں بنتا ان کو آباد کرنے کا اس وقت تک انہیں اس طرح روکے دیا جائے کیونکہ ایسے بہت سے تجاوزات ہیں ۔ جناب اگر وقت عنایت کریں تو میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کرتا ہوں اگر نہیں تو حکومت کم از کم کسی قانون کے بننے تک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ تقریر ہو رہی ہے نہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے گذارش کی تھی کہ یہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے ۔ جس طرح آپ نے پانی کے مسئلے پر قرارداد پاس کی ہے ۔ سارشل لاء کے مسئلے پر قرارداد پاس کی ہے ۔ یہ بھی

ایسا ہی معاملہ ہے ۔ آپ حیران ہونگے کہ کم از کم ٹوبہ ٹیک سنگھ میں چالیس ہزار - - -

جناب سپیکر ۔ رفیق صاحب - پوائنٹ آف آرڈر پر procedural matters اور Constitutional matters پیش کر سکتے ہیں پوائنٹ آف آرڈر پر آپ زندگی اور موت کا مسئلہ پیش نہیں کر سکتے ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ یہ بے گھر لوگوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر irrelevant ہے ۔

Please take your seat.

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ حکومت کے اقدام سے وہ لوگ برباد ہو جائیں گے بے گھر ہو جائیں گے ۔

سید حسنات احمد ۔ جناب والا ۔ معزز رکن اس سلسلے میں ایک قرارداد لے آئیں ۔

جناب محمد رفیق ۔ اگر اجازت ہوگی تو resolution دیا جا سکتا ہے ۔

سید حسنات احمد ۔ تو آپ ایک resolution پیش کریں ۔

جناب محمد رفیق ۔ وہ تو میں پیش کر رہا ہوں ۔ کہ کوئی کمیٹی مقرر کر لیں جو ڈرافٹ کرکے اس ہاؤس میں پیش کرے کہ جب تک حکومت کوئی ایسا قانون نہیں بناتی ہے تو کم از کم ان لوگوں کو بے گھر نہ کیا جائے ۔

Mr. Speaker. Please take your seat.

آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا آپ تشریف رکھیں ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ۔ لوگ بے گھر ہو جائیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ رفیق صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

please take your seat.

جی جسپال صاحب ۔

چوہدری محمد خان جسپال ۔ جناب والا ۔ آپ نے وقفہ سوالات ختم کرنے کے بعد یہ فرمایا ہے کہ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئیے گئے ہیں ۔ تو جناب سپیکر میں اس ضمن میں قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر 40 کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔

"کسی دن کی فہرست سوالات میں ایک ہی رکن کے دو سے زیادہ نشان زدہ سوالات اور دو سے زیادہ غیر نشان زدہ سوالات شامل نہیں کئے جائیں گے -

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایک دن کی فہرست کارروائی میں 35 سے زائد نشان زدہ سوالات شامل نہیں کئے جائیں گے اور اگر کوئی ایسے سوالات باقی رہ جائیں جن کے جوابات دینے کے لئے مصرحہ مہلت پوری ہو چکی ہو تو وہ متعلقہ محکمہ کے لئے مقرر کردہ اگلے دن کی فہرست کارروائی میں شامل کئے جائیں گے" -

تو اس قاعدہ نمبر 40 کے مطابق پتا یہ چلتا ہے کہ جو سوالات ہمارے رہ گئے ہیں وہ وزیر متعلقہ کی آئندہ باری پر discuss کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دئے جائیں گے - ہم نے پڑھنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ کہیں نہیں ہے کہ وہ permanently drop کر دئے گئے ہیں یا میز پر رکھ دئے گئے ہیں - کیونکہ اس طرح سے ہمیں جو ضمنی سوالات پوچھنے اور explanation پوچھنے کا حق وہ ضائع ہو جاتا ہے -

جناب سپیکر - اس فہرست میں 35 سوالات شامل تھے جو کہ ہم ایک دن میں لا سکتے تھے - آج کے وقفہ سوالات میں جس قدر سوالات اور ان پر ضمنی ہو سکتے تھے ہو گئے اور بقایا سوالات ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے جو سوالات اس وقفہ میں نہیں آ سکے وہ automatically ختم ہو جائیں گے -

جناب محمد خان جسپال - جناب والا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کس قاعدہ کے تحت - - - - - ؟

جناب سپیکر - اسی قاعدہ کے تحت جو کہ آپ نے پڑھا ہے -

جناب محمد خان جسپال - میں اس کے حوالے سے اصل موضوع پر آؤں گا - اس پر کوئی ایسا لفظ نہیں ہے - کہ جس سے - - - -

جناب وزیر قانون - جناب والا - میں یہ عرض کروں کہ یہ رول 42 کو اگر ملاحظہ فرمالیں - تو بات واضح ہو جاتی ہے -

Rule 42 of the rules of Procedure lays down :—

"If any question placed on the list of questions for answering on any day is not called for answer within the time

available for answering questions on that day, the answer shall be laid on the Table by the Minister (or Parliamentary Secretary) concerned or the member to whom the question is addressed and no oral answer shall be required for such a question nor shall any supplementary question be asked in respect thereof.

تو جو unanswered questions ہوں گے وہ ایوان کی میز پر رکھ دئے جائیں گے - آپ کی اطلاع کے لئے اس فہرست میں 35 سوالات تھے - ان میں جو باقی سوالات بچ گئے - جن کے جوابات نہیں دئے جا سکے وہ ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے - یہ پہلے بات ہو چکی ہے کہ سیکشن 40 کے تحت 35 سوالات کی حد مقرر ہے - قاعدہ 40 کے تحت 35 سوالات جن کے جوابات پڑھنے ہیں یا دینے ہیں - وہ مقرر کئے جاتے ہیں - اس کے آگے یہ ہے کہ ایام کی الاٹمنٹ کی جاتی ہے - کہ آج فلاں محکمہ مال یا کالونیز یا جس کے متعلق سوالات ہونے ہیں ہوں گے قاعدہ 42 کے مطابق جو سوالات کی تعداد مقرر ہے اس میں جو جواب نہیں دئے جا سکیں گے اس کو پھر ایوان کی میز پر رکھ دیا جائے گا - اور وہ اس طرح سمجھیں جائیں گے کہ یہ ایوان میں پڑھے گئے ہیں - اور ممبران اس سے استفادہ کر سکتے ہیں اس کے متعلق پھر کوئی ضمنی سوال نہیں کیا جا سکتا - میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آج یہ اجلاس ختم ہو گیا - اور اس دفعہ کے جو سیشن کے سوالات ہیں وہ اب lapse کر جائیں گے اگر کوئی معزز رکن آئندہ اجلاس کے سوال کرنا چاہیں تو انکو نیا نوٹس دینا ہو گا -

میاں عطا محمد قریشی۔ جناب سپیکر، میں آپ کی اجازت سے قاعدہ نمبر 42 پڑھوں گا رول نمبر 42 -

"کسی دن فہرست سوالات میں مشمولہ کوئی سوال مقررہ وقت میں دریافت نہ کیا جائے تو مخاطب وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری یا رکن اس کا تحریری جواب اسمبلی کی میز پر رکھے گا - اور ایسے سوالات کے لئے زبانی جواب کی ضرورت نہ ہو گی - اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی ضمنی سوال پوچھا جائے گا - مگر شرط یہ ہے کہ اگر متعلقہ وزیر کے پاس اس سوال کا جواب تیار نہ ہو تو یہ سوال جواب دینے کی غرض سے آئندہ ایسے دن کے لئے اٹھا رکھا جائے گا جو اس محکمہ کے لئے مقرر کیا جائے۔"

اگر وزیر صاحبان جن سے متعلق یہ سوالات ہیں - جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور وہ تیاری کر کے نہیں آئے تو یہ اگلے دن کے لئے یا اگلا اجلاس کے لئے ملتوی کیا جا سکتا ہے - یا وزیر موصوف جن سے متعلق سوالات ہیں - اگر وہ کہیں کہ ہم جواب دینے کے لئے تیار نہیں ہیں تو پھر یہ سوالات اگلے دن کے لئے ملتوی ہوں گے -

وزیر صنعت و معدنیات- گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ میرے فاضل وزیر قانون نے فرمایا میں دفعہ 40 کی پھر وضاحت کرتا ہوں جو کہ بالکل صاف اور واضح ہے -

Rule 40

"Provided that not more than thirty five starred questions shall be put on the list of questions for any one day. . .,,

It is quite clear that more than thirty five questions cannot be put on the list of question for one day.;

". . . . . and the remaining questions matured for answers, if any, shall be taken over to the next day allotted for the Department concerned."

یہ بات بالکل واضح ہے کہ ایک دن صرف سوالات پیش ہوں گے یہ رولز نے نہیں کہا کہ 35 میں سے ایک گھنٹے میں جو باقی رہ جائینگے وہ اگلے دن پیش کرنے ہوں گے- اس نے تو یہ کہا ہے کہ باقی جو سوالات ہیں - ان میں سے ان 35 کے علاوہ جو باقی رہ جائیں گے وہ اگلے دن محکمہ کی باری پر آئیں گے - 35 کی صورت حال 42 میں واضح ہے - اس میں سے جو باقی رہ جائیں گے - وہی precedent ہے -

These answars are considered as read out to the House and are placed on the table of the House.

جناب سپیکر- میاں صاحب تشریف رکھیئے - یہ مسئلہ واضح ہو جاتا ہے - 198 میں یہ ملاحظہ فرمائیں -

" On the prorogation of a session all notices other than notices of questions and notices relating to bills shall lapse.,,

اس طرح جو سوالات ہمارے دفتر کو موصول ہوئے ہیں - ان میں سے 35 تو لسٹ پر آ گئے 35 میں سے جن کے جوابات یہاں ڈسکس ہونگے - وہ ڈسکس ہو گئے - جو باقی بچ گئے - ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئیے گئے - اور جو سوالات لسٹ پر نہیں آئے اور ہمارے دفتر میں موجود ہیں - وہ سٹینڈ کریں گے اور وہ اگلے سیشن میں آئیں گے اور اسی طرح سے یہ سلسلہ اسمبلی کی میعاد تک چلتا رہے گا - اور وہ lapse نہیں کریں گے -

چوہدری محمد خان جسپال۔ جناب والا - 35 سوالات کا جو لفظ چل رہا ہے - تو آج ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس پر تو 35 سوال آئے بھی نہیں ہیں - اگر ان کی گنتی کریں تو یہ 15 بنیں گے - یہ 35 سوالات نہیں آئے ہیں - اور نہ ہی ان کے جوابات آئے ہیں -

جناب سپیکر۔ اس میں چوہدری صاحب بات یہ ہے کہ not more than thirty five questions 35 جو ہیں وہ maximum ہیں۔ اور اگر 35 لسٹ پر رکھ دیتے جو 45 سوالات ہوئے ہیں ان کے علاوہ باقی سارے lapse کو جاتے -

چوہدری محمد خان جسپال۔ جناب سپیکر مگر 35 کے نزدیک تو not more than thirty five آ جاتے - وہ تو مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ

جناب سپیکر۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ آپ کے intrest میں ہے کہ ہم نے کم رکھے ہیں ہم اندازہ کے مطابق رکھتے ہیں کہ کتنے سوالات یہاں پر take up ہو جائیں گے - اگر ہم 35 رکھ دیتے تو باقی سارے lapse ہو جاتے تو اب وہ سوالات جو نہیں رکھے گئے ہیں وہ سٹینڈ کرتے ہیں -

راجہ خلیق اللہ خان۔ جناب والا ایک قانونی نکتہ ہے - اس میں یہ ہے کہ جن سوالات کے جوابات نہیں دیئے جا سکتے یا جن سوالات کے جواب انہوں نے نہیں دیئے اور یہ کہا کہ پھر دینگے کیا وہ بھی lapse نہیں ہونگے ؟ جو سوالات ان سے کئے گئے تھے - اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم تیار نہیں ہیں یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم پھر جواب دیں گے تو وہ سوالات بھی lapse نہیں ہوں گے - اس میں لکھا ہے -

Rule 42 Provided that if the Minister concerned is not ready with the answer to that question the question shall be put for answer on the next day allotted for the Department.

جیسے ابھی ہم نے وزیر مال سے سوال کیا ہے - انہوں نے جواب نہیں دیا ہے - تو وہ سوال ابھی سٹینڈ کرے گا - lapse نہیں کرے گا۔ وہ اگلے دن کے لئے next allotted day پر آ جائے گا - اور جو یہ جواب پڑھا گیا تصور ہو گا اور باقی جواب تیار نہ ہے - تو وہ سوال بھی next allotted day پر آ جائے گا -

وزیر صنعت و معدنیات۔ جو سوال جناب سپیکر pending

فرما دیں گے - وہ lapse نہیں ہو گا - اس کا جواب آئے گا خواہ وہ 35 کی فہرست میں شامل ہو -

رانا پھول محمد خان- جناب والا - اس معزز ایوان کا طریقہ کار یہ رہا ہے - کہ اگر 35 سوالات سے زائد ہوں تو فہرست میں شامل نہیں کئے جا سکتے - اگر سوالات مختلف محکموں سے 35 سے زائد وصول ہو چکے ہوں تو ان وزراء کے محکموں کے دن مقرر کرنے کی ضرورت نہیں ہے - بلکہ ایک دن میں کئی کئی وزراء کے مختلف محکموں کے سوالات بھی دئیے جا سکتے ہیں - کم از کم 25 سوالات آنے چاہیں 35 سوالات اس میں آنے چاہیں ، لیکن یہ سوالات 15 ہیں - بعض معزز ممبران اور اس معزز ایوان کی تسلی جوابات سے ہی ہو جاتی ہے اور ضمنی سوالات کی بھی ضرورت نہیں پڑتی اگر وہ بقایا رہ بھی جاتے تو اس کے لئے ممبر fresh notice بھی دے سکتا ہے لیکن 35 سوالوں کے جواب آنے چاہیں اس میں صرف 15 سوالات کے جواب آئے ہیں - اب جناب والا 20 سوالات درج کرتے وقت کیا یہ کوتاہی نہیں ہوئی 35 سوالات کے جوابات آنے چاہیں تھے اگر دفتر کو مزید 35 سے زیادہ سوالات موصول ہوئے ہیں تو اس میں سے 35 سوالوں کے جوابات آنا لازمی تھے - اور ایسا کرنا ان کا فرض تھا - جناب والا اس پر ہدایت فرما دیجئے کہ آئندہ ایسی کوتاہی نہ کی جائے -

مسٹر سپیکر - یہ رولز میں کہیں نہیں ہے کہ 35 سوالات لازمی رکھے جائیں اور دفتر کے working کا یہ ایک انداز ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان کے اور معزز اراکین اسمبلی کے Interest میں ہے کہ سوالات کے جوابات اتنی تعداد میں رکھے جائیں جتنے سوالات یہاں زیر بحث آ سکتے ہوں یا اس سے کچھ زیادہ ہوں مثلاً اگر 35 سوالات رکھ دیئے جائیں تو آپ اندازہ فرمائیں کہ آج کتنے سوالات یہاں زیر بحث آئے ہیں باقی سارے lapse کر جاتے ہیں - آج صرف 6 سوالات زیر بحث آئے ہیں اور اگر 35 رکھے جاتے تو بقایا 29 سوالات lapse کر جاتے -ہم نے 16 سوالات فہرست میں رکھے ہیں اور اس سے 10 سوالات lapse ہوئے ہیں -

وزیر قانون - اگر اجازت ہو تو اس بارے میں ، کچھ عرض کروں

مسٹر سپیکر ۔ آپ فرمائیں ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا بعض سوالات ایسے ہوتے ہیں جن کا آج کا دن گزر جانے کے بعد مقصد فوت ہو جاتا ہے مگر ۔

مسٹر سپیکر ۔ صورت یہ ہے کہ آپ نے بات کی ہے میں نے اس کا جواب دیا ہے ، وزیر قانون اس پر کچھ وضاحت کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ان کو وضاحت کرنے دیں

وزیر قانون ۔ میں عرض کروں گا کہ قانون اس سلسلہ میں بڑا واضح ہے رول 40 میں زیادہ سے زیادہ تعداد مقرر ہے کم سے کم مقرر نہیں ہے آپ کی بات صحیح ہے کہ 35 سوالات رکھے جا سکتے ہیں ۔

provided that not more than thirty five Starred questions shall be put on the list of questions for any one day and the remaining questions mature for answers, if any, shall be taken over to the next day allotted for the Department concerned.

تو زیادہ سے زیادہ 35 ہو سکتے ہیں کم از کم تو آپ دس بھی رکھ سکتے ہیں 15 بھی رکھ سکتے ہیں 12 بھی رکھ سکتے ہیں اس بارے میں قانون کوئی وضاحت نہیں کرتا ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ اس کی اگر ضرورت ہے تو میں اس کا اردو ترجمہ بھی پڑھ دیتا ہوں لیکن اردو ترجمے میں واقعی ایسی باتیں ہیں جن کی تصحیح کی ضرورت ہے

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایک دن کی فہرست کارروائی میں 35 سوالات سے زائد نشان زدہ سوالات شامل نہیں کئے جائیں گے ۔ کم پر کوئی پابندی نہیں ہے کم آپ جتنے چاہیں کر سکتے ہیں ۔ تو اب جناب یہ پوزیشن واضح ہوئی ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا اس کے علاوہ غیر نشان زدہ سوالات بھی آ سکتے ہیں

وزیر قانون ۔ غیر نشان زدہ کی کوئی بات ہی نہیں ہو رہی وہ بات کریں جو اس وقت ہو رہی ہے ۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اب یہ

بات واضح ہو گئی کہ جو فہرست آپ نے یہاں آج کے لئے رکھی ہے - رول 42 کے تحت جن سوالات کا جواب آگیا ہے ٹھیک اور جو سوالات آج پیش نہیں ہو سکے وہ ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے ہیں اور وہ lapse ہو جائیں گے جتنے آج کی لسٹ پر تھے باقی next departmental day جب ہو گا تو وہ carry ہو جائیں گے اور ایک بات جو proviso کی طرف توجہ دلائی گئی ہے یہ صرف ان سوالات کے بارے میں ہے کہ جب کوئی وزیر یہ کہے کہ میں اس پر تیار نہیں ہوں یا جناب والا فرمائیں کہ اس کا جواب مکمل نہیں ہے - اس کے لئے اگر وزیر موصوف تیار نہیں ہوتے تو وہ سوال پھر اگلے دن پر carry ہو جائے گا اگلی دفعہ پر carry ہو جائے گا لیکن otherwise نہیں - جب تک کہ اس دن سے لیکر 8 کامل دنوں کا عرصہ نہ گذر چکا ہو تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس بارے میں پوزیشن اب واضح ہو چکی ہے رول 198 بھی یہی کہتا ہے اور رول 40 بھی یہی کہتا ہے کہ next departmental day پر carry ہو گا . اور جو 35 کی حد ہے وہ آخری حد ہے کم کے لئے نہیں ہے -

مسٹر سپیکر ـ ملک اللہ یار خاں صاحب -

ملک اللہ یار خاں ـ اس ضمن میں جس امر کے بارے میں وزیر قانون نے وضاحت کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی وضاحت کی قطعی طور پر ضرورت نہیں تھی چونکہ تمام ایوان کے اراکین اس بات پر متفق ہیں آپ نے جس قاعدے کی وضاحت فرمائی ہے اس پر قطعی طور پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے معزز رکن رانا پھول خاں صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ ضرور 35 سوالات تحریر کئے جائیں اور ان کے جوابات پیش کئے جائیں انہوں نے جو بات کہی ہے اور جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ان کے نقطہ نظر سے اتفاق ہے کہ 35 تک سوالات کے جوابات تحریر کئے جا سکتے ہیں - اس کا مقصد جناب والا یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سوالات کے جوابات اگر تحریر کر دیئے جائیں اور اس ایوان کے سامنے پیش کر دیئے جائیں تو یہ زیادہ مناسب ہوگا کیونکہ آج مثال کے طور پر موصولہ سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں اور باقی ماندہ سوالات کے جوابات نہیں دیئے گئے

یعنی 16 سوالات کے جوابات تحریر کرکے ایوان کے سامنے پیش کئے گئے لیکن متعلقہ وزیر صاحب نے صرف 6 سوالات کے جواب دیئے ہیں - کہنے کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ 35 تک کی جو حد مقرر کی گئی ہے اگر ان سوالات کے جوابات تحریر کر دیئے جائیں اور ایوان کی میز پر بھی رکھ دیئے جائیں - گو ان کو اتنا وقت نہ ملے سوالات پیش کرنے کا تو پھر بھی کم از کم ایوان کے ان اراکین کی جنہوں نے یہ سوالات کئے ہیں ان کی تسلی ہو سکتی ہے جن کے جوابات کم از کم تحریر کرکے میز پر رکھ دیئے گئے جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں رانا پھول محمد خان کا مقصد یہ تھا اور مجھے ان سے اتفاق ہے میں سمجھتا ہوں یہ درست ہے کہ بہت کم سوالات اس مقررہ وقت میں اٹھائے جا سکتے ہیں - لیکن اگر ممکن ہو سکے تو زیادہ سے زیادہ سوالات کے جوابات تحریر کرکے ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے اراکین کے لئے زیادہ خوشی کی بات ہوگی -

مسٹر سپیکر - شکریہ -

سردار امجد حمید خان دستی - پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب والا صحیح پوزیشن وہی ہے جو جناب والا نے فرمائی ہے کہ یہ ہمارے interest میں ہے کہ اتنے سوالات فہرست میں رکھے جائیں جن کے جوابات یہاں زیر بحث آ سکیں اور ضمنی سوالات ہو سکیں کیونکہ اگر صرف جوابات ہی پڑھتے ہیں تو وہ تو پھر محکمے کی طرف سے ہوتے ہیں ان سے قطعاً ممبران مطمئن نہیں ہوتے یہ آپ کا موقف ٹھیک ہے کہ اتنے سوالات ہونے چاہئیں جن کے جوابات پر ضمنی سوالات ہو سکیں - یہ ہمارے interest میں ہے - ورنہ یہ ہوگا کہ بقایا تمام سوالات unanswered اور undiscussed چلے جائیں گے ، تو جو پوزیشن جناب وزیر قانون صاحب نے بیان فرمائی ہے اور آپ نے فرمایا ہے وہ بالکل صحیح پوزیشن ہے - مثلاً 35 سوالات اگر فہرست پر آ جائیں اور چند کے جوابات دیئے جا سکتے تو بقایا lapse ہو جائیں - اب یہ صورت ہے کہ 16 کے علاوہ جو 19 بچ جائیں گے وہ اگلے اجلاس میں چلے جائیں گے -

مسٹر سپیکر - شکریہ دستی صاحب بات واضح ہو گئی ہے ، اب ہم استحقاق کی تحریکوں کو take up کرتے ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جو سوالات موصول ہوتے ہیں ان میں سے زیادہ سے زیادہ 35 سوالات ایک دن کی کارروائی میں میز پر رکھے جا سکتے ہیں اس سے زائد نہیں ، لیکن

جناب والا اگر سوالات زیادہ ہوں تو ان میں سے 35 تو رکھنے لازمی ہیں اور اگر یہ lapse ہو بھی جائیں تو معزز رکن لکھ کر لیا نوٹس دے سکتا ہے کہ میرے سوال کو آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے - جب آپ کے پاس سوالات 35 سے زائد ہیں تو پھر 15 سوالات کیوں درج کئے جاتے ہیں -

مسٹر سپیکر - آپ کی اس بات سے میں اتفاق نہیں کرتا کہ 35 سوالات لازمی ہیں اگر لازمی ہیں تو آپ مجھے رولز دکھائیں -

رانا پھول محمد خان - لازم ہے -

مسٹر سپیکر - آپ مجھے رولز دکھائیں -

Please take your seat.

رانا پھول محمد خان - ایسے تمام سوالات جنہیں نا منظور نہ کیا گیا ہو اس دن کے سوالات کی فہرست میں معہ جوابات جو اسمبلی سیکرٹریٹ میں اسی دن سے کم از کم دو کامل دن قبل موصول ہوئے ہوں شامل کردیے جائیں گے اور فہرست میں دی گئی ترکیب کے اعتبار سے پکارے جائیں گے - تاوقتیکہ سپیکر ایوان کی رضامندی سے سوالات کی ترتیب کو بدل نہ دے -

اب آپ رول 40 کو بھی دیکھ لیجئے کہ اس میں کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - اس میں سے مفہوم نکلتا ہے کہ یہ 35 سوالات ضرور رکھے جائیں گے - (قطع کلامیاں) آپ ایسا کریں اگر کوئی رولز ہیں تو آپ مجھے چیمبر میں آ کر دکھا دیں ، میں آپ کی بات سن لوں گا -

رانا پھول محمد خان - جناب والا میں تو یہیں عرض کئے دیتا ہوں - قاعدہ 40 ہے کہ کس دن کی فہرست سوالات میں ایک ہی رکن کے دو سے زیادہ نشان زدہ سوالات اور دو سے زیادہ غیر نشان زدہ سوالات شامل نہیں ہوں گے اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو نشان زدہ اور دو غیر نشان زدہ ایک رکن کے چار سوال اس میں درج ہو سکتے ہیں - مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایک دن کی فہرست کارروائی میں 35 سے زائد نشان زدہ سوالات شامل نہیں کئے جائیں گے اور اگر کوئی ایسے سوالات باقی رہ جائیں گے جن کے جوابات دینے کے لئے جس طرح مہلت پوری ہو چکی ہے تو وہ متعلقہ محکمہ کے لئے مقرر کردہ اگلے دن کی فہرست کارروائی میں شامل کئے جائیں گے یہ 35 کی شرط حضور والا اس شکل میں ہے کہ جب سوالات زیادہ موصول ہوئے ہوں پھر ان میں سے کم از کم 35 رکھنے چاہئیں - اور اگر سوالات 10 یا 15 ہوں تو یہ ضروری نہیں کہ 35 سوالات پورے

کریں - میرا مقصد یہ ہے کہ میری معلومات کے مطابق آپ کے دفتر کو 200 سے زائد سوالات موصول ہو چکے ہیں اور ان میں سے 35 تو کم از کم آج کی فہرست سوالات میں درج کرنے چاہئیں تھے -

جناب سپیکر - یہ آپ کا ایک نقطہ نظر ہو سکتا ہے - رولز میں کہیں نہیں ہے کہ 35 - - - - - -

رانا پھول محمد خان - یہ جناب میں نے رول پڑھ کر سنایا ہے میں نے ہیر تو پڑھ کے نہیں سنائی -

(قہقہہ)

جناب سپیکر - تو اس میں اب آپ کو اردو version جو ہے - - -

رانا پھول محمد خان - میں آپ کے چیمبر میں آپ کی ہدایت کے مطابق آ جاؤں گا جناب -

جناب سپیکر - میں آپ کو یہ رعایت دیتا ہوں کہ آپ میرے چیمبر میں آ کر یہ بات کریں - ورنہ کہیں بھی کسی رولز میں بھی یہ رعایت نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - میں آپ کے چیمبر میں ضرور حاضر ہوں گا آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا اور انشاء اللہ آپ سے جیت کر آؤں گا -

جناب محمد رفیق - پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر - جی آپ رانا صاحب کی کسی بات پر پوائنٹ آف آرڈر کر رہے ہیں -

جناب محمد رفیق - جی میرا اپنا نقطہ نظر ہے جناب -

جناب سپیکر - فرمائیے رفیق صاحب آج ہم آپ کی بات جو ہے ضرور سنیں گے -

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر گزارش یہ ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ جو سوالات discuss ہو گئے وہ تو ہو گئے باقی سوالات کے جوابات میز پر آ گئے میرا سوال یہ ہے کہ جو جوابات میز پر آ گئے وہ ایک سرکاری نقطہ نظر ہے - اس سے اختلاف بھی ہو سکتا ہے اگر ان کو discuss نہ کیا جائے تو ایوان کیسے مطمئن ہو سکتا ہے - جیسا میں سمجھتا ہوں اور آپ کا نقطہ نظر بھی یہی نظر آتا ہے کہ یہ سب اچھا

ہے کیونکہ سرکاری جوابات کا مطلب یہ ہے کہ سب اچھا ہے اس پر discussion کی ضرورت نہیں ہے - اگر discussion کی ضرورت نہیں ہے اور سب اچھا والی بات ہے - تو پھر ان سوالات کو منگوانے کی ضرورت کیا ہے -

جناب سپیکر - اس سلسلے میں اگر آپ جسوال صاحب سے مشورہ کر لیتے تو اس پوائنٹ آف آرڈر کی ضرورت نہیں تھی -

جناب محمد رفیق - جی نہیں ان سے مشورے کی ضرورت نہیں ہے -

جناب سپیکر - یہ آپ رولز کے خلاف بات کر رہے ہیں - مجھے امید ہے کہ رولز کے خلاف بات آپ ایوان میں نہیں کریں گے -

جناب محمد رفیق - جناب اگر رولز ہی قتل کریں تو پھر کیا فائدہ ہے رولز کا ؟ رولز اگر اتنے ظالم ہوں - تو پھر ان میں amendment ہونا چاہیئے -

جناب سپیکر - Take your seat please. رفیق صاحب تشریف رکھیں -

Your point of order is irrelevant.

مخدوم زادہ سید حسن محمود - پوائنٹ آف آرڈر جناب - اس رولز کو اس طرح پڑھا جانا چاہیئے جس مقصد کے لئے یہ بنایا گیا ہے - مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم ان کے ذریعہ محکموں سے وزرا کے توسط سے سوالات پوچھتے ہیں اور نتائج دیکھتے ہیں کہ متعلقہ محکمہ کی کارکردگی میں کوئی مفید نتائج برآمد ہونے چاہیے وہ ضمنی سوال کے ذریعے ہوں چاہے وہ written ہوں یہ جو رول ہے اس میں یہ جو wording ہے اس کا مقصد کیا ہے کہ ہمیں جوابات چاہئیں - آپ کے خیال میں یہ ہے کہ ہمیں فائدہ نہیں ہوگا اگر Unanswered questions are placed on the Table of the House. اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہے ہمیں تو ایک اطلاع میسر آنی چاہیے - لہذا اس لفظ کو اب اس ضمن میں پڑھیں کہ اگر question بہتات میں ہوں تو Not more than thirty five questions will be put on the question list. یہ نہیں کہا گیا کہ پندرہ سوال رکھے جائیں گے - No. Sir, thirty five will be put on the list اس میں سے جتنے جواب آ سکیں گے یا جتنے بھی یہ ضمنی سوال پیدا ہو سکیں گے ان کے جوابات آ جائیں گے باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئیے جائیں گے اس سے ہمیں فائدہ

یہ ہو گا کہ ہمیں محکموں سے وہ اطلاعات، جو ہمیں چاہئیں تھیں وہ میسر ہو گئی ہوں گی اور اگر اگلی دفعہ ہم ان answers کو غلط سمجھتے ہیں تو ان کو چیلنج بھی کریں گے اور repeat بھی کریں گے اس طریقہ سے دوبارہ ضمنی سوالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں تو اس کو یوں interpret کرنا کہ پندرہ سوال آپ رکھ دیں صحیح نہیں ہے شائد اتنے وقت میں یہ پورے ہو جائیں - مثلاً پندرہ سوال آپ رکھتے ہیں اور آدھے گھنٹے میں ضمنی سوال اس پر کوئی نہیں ہوتا - members are satisfied تو آدھا گھنٹہ باقی کہاں جائے گا - Question Hour نو پورا کرنا ہے - لہذا میری درخواست یہ ہے کہ اس کو میری گزارش کی روشنی میں interpret کریں اس طرح جو سوال میز پر رکھے جائیں گے فاضل ممبران اس امر سے بھی اطمینان حاصل کریں گے کہ انہیں محکمہ متعلقہ سے صحیح اطلاع میسر آ گئی ہے -

جناب سپیکر۔ جی تشریف رکھیں - یہ معاملہ طے ہو چکا ہے - اس پر کوئی اختلاف رائے نہیں ہے - اسمبلی سیکرٹریٹ کو 35 سوالات فہرست میں رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے - اور ہم رولز کے مطابق اس پر انشاءاللہ تعالیٰ عمل کرتے رہیں گے -

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر۔ سردار امجد حمید خان دستی صاحب کی طرف سے privilege motion ہے - privilege motion اور adjournment motions کے سلسلے میں ایک عرض کئے دیتا ہوں کہ جب کسی فاضل رکن کو اپنی privilege motion یا adjournment motion پڑھنے کے لئے کہا جائے گا تو اس کے بعد ان کو اپنا point of view express کرنے کے لئے کہا جائے گا - بعد ازاں حکومت کی طرف سے اس کا جواب دیا جائے گا تو decision admissibility پر جو ہے وہ دونوں فریقین کے points of view سننے کے بعد دینا چاہوں گا - بجائے اس کے کہ میں کسی privilege motion یا adjournment motion کو چیمبر میں kill کروں - میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ معزز اراکین اسمبلی کا جو grievance ہے اس کو ventilate ہونا چاہیئے -

(تالیاں)

ان کی بات یہاں آ جانی چاہیئے اس کے بعد میں اس کو اگر out of order سمجھتا ہوں تو میں ان کی بات سننے کے بعد اور حکومت کی طرف سے جواب موصول ہونے کے بعد اس پر decision دوں گا -

نہری پانی کے مسئلہ پر حکومت سندھ کی پیشگی اجازت کا سمجھوتہ

سردار امجد حمید خان دستی۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک مخصوص معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حالیہ اجلاس اسمبلی کے دوران نہری پانی کی کمی کے مسئلہ پر جب جناب وزیر اعلیٰ تقریر کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ چشمہ جہلم لنک کینال میں سندھ کا پانی چھوڑنے کے لئے گورنمنٹ سندھ کی پیشگی اجازت کا جو مبینہ معاہدہ حکومت پنجاب اور حکومت سندھ کے درمیان ہوا تھا وہ دراصل مذکورہ حکومتوں کا حقیقی معاہدہ نہیں تھا چونکہ پیپلز پارٹی کے پنجاب کے سابقہ وزیر اعلیٰ نے جس کا انہوں نے نام نہیں لیا تھا نے سفید کاغذ پر کسی دباؤ کے تحت دستخط کر کے دے دئیے تھے بعد میں اجلاس میں اسمبلی کے دوران جب یہ دریافت کیا گیا کہ سفید کاغذ پر پنجاب کے حقوق ختم کرنے کے لئے دستخط کرنے والا کون شخص تھا تو حکومت پنجاب کے ایک پارلیمانی سیکرٹری سردار محمد عارف نے اسمبلی میں یہ اعلان کیا کہ یہ سفید کاغذ پر دستخط کرنے والا شخص نواب صادق قریشی سابق وزیر اعلیٰ تھا۔ نہ ملک غلام مصطفےٰ کھر۔ جب بعد میں بجٹ کی تقریر کے دوران وزیر اعلیٰ سے دوبارہ دریافت کیا گیا کہ یہ دستخط کرنے والا شخص کون تھا تو انہوں نے اس بارے میں نام ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ اس صورت سے یہ تاثر قائم ہو گیا ہے کہ حکومت پنجاب کے نمائندہ پارلیمانی سیکرٹری نے جو بیان دیا ہے حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ثابت ہوئی ہے کیونکہ کل کے نوائے وقت کے صفحہ اول پر یہ جلی حروف کی خبر تھی کہ وزیر اعلیٰ سندھ نے یہ بیان دیا ہے کہ نہری پانی کے مبینہ مذکورہ سمجھوتہ پر کھر ممتاز بھٹو اور پیرزادہ نے دستخط کئے تھے۔ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے پنجاب کی طرف سے، ممتاز بھٹو صاحب نے سندھ کی طرف اور حفیظ پیرزادہ صاحب نے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے وزیر اعلیٰ سندھ کے بیان سے ثابت ہو گیا ہے کہ سندھ پنجاب کے مابین اس بدنام زمانہ سفید کاغذ پر سمجھوتہ کے لئے دراصل ملک غلام مصطفےٰ کھر نے دستخط کئے تھے نہ کہ صادق قریشی نے۔ اس سے یہ تاثر پیدا ہوا ہے کہ حکومت پنجاب کے پارلیمانی سیکرٹری نے جو بے بنیاد بیان دیا ہے وہ حکومت کے نمائندہ کے طور پر دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری مذکور کا یہ بیان حکومت پنجاب کو بدنام کرنے کے سعی کے مترادف ہے۔ کیونکہ

اس سے یہ غلط تاثر پیدا ہوا ہے کہ حکومت ایک ایسے شخص کی کردار کشی کرنا چاہتی ہے جس نے اس معاہدہ پر دستخط کئے نہیں تھے اور ایک ایسے شخص کا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتی جس سے یہ قومی گناہ سرزد ہوا ہے - پارلیمانی سیکرٹری مذکور کے اس بیان نے حکومت پنجاب کو بدنام کر کے نہ صرف حکومت پنجاب کا بلکہ ممبران پنجاب اسمبلی کا استحقاق مجروح کیا ہے - اس لئے میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا مسئلہ پارلیمانی سیکرٹری مذکور کی دروغ گوئی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے - حکومت اور اسمبلی کے وقار کو بے پناہ ٹھیس لگی ہے اور اس طرح ان کا اور میرا بطور ممبران اسمبلی استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس تحریک استحقاق پر بحث کی جائے اور حقائق کو سامنے لایا جائے اور حکومت کے خلاف غلط تاثر کو زائل کیا جائے - اس ضمن میں جناب کی اجازت سے short statement دوں گا کہ وزیر اعلیٰ سندھ نے اس حد تک چیلنج کیا تھا کہ میں موچی دروازہ میں عوام کے سامنے معاہدہ پیش کرنے کو تیار ہوں کہ اس پر حکومت پنجاب کی طرف سے ملک غلام مصطفیٰ کھر نے دستخط کئے تھے - اس کے بعد یہ تاثر زائل کرنے کے لئے میں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے - اگر پارلیمانی سیکرٹری اس پر معذرت خواہ ہیں تو درست ہے ورنہ اس پہ discussion کی اجازت دی جائے اور جو مناسب کارروائی proceedure کے مطابق ان کے خلاف ہو سکتی ہے وہ کی جائے -

سردار محمد عارف - جناب والا فاضل رکن نے یہ میرے خلاف تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ میں نے بطور پارلیمانی سیکرٹری ایوان میں کوئی بیان دیا تھا - جناب والا انہوں نے اس وقت بھی ہاؤس میں یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی تھی محض اس لئے کہ ان کی مخالفت کھر گروپ اور کھر برادران سے ہے تو ان کو بدنام کرنے کے لئے اس وقت بھی انہوں نے یہ بات کی تھی جس پر میں نے ان کو ٹوکا تھا کہ آپ ان کا نام نہ لیں جو حقایق ہیں وہ پیش کریں - آخر میں فاضل رکن سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر ان کے پاس کوئی مصدقہ نقل ہے اس معاملے میں تو اس ایوان میں پیش کریں - اگر یہ ثابت کر دیں تو میں معافی مانگنے کے لیے تیار ہوں لیکن اخبار کی خبر کو مصدقہ خبر نہیں کہہ سکتے - اخبارات میں تو روزانہ کئی قسم کے بیانات آتے رہتے ہیں - آپ ان کو مصدقہ نہیں کہہ سکتے - اگر ان کے پاس کوئی مصدقہ نقل ہو تو میں ایوان کے سامنے اس کی معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں - (تالیاں) اگر ان کے پاس نہیں ہے - - - - (سردار امجد حمید خان دستی کھڑے ہوئے)

جناب سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ذرا حوصلہ سے بات سنیں ۔

سردار محمد عارف ۔ جناب والا ۔ اس چیز کو ایک خبر کی بنیاد پر انہوں نے اس ایوان میں پیش کرنے کی کوشش کی وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی یہ فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں میں کسی کا نام نہیں لوں گا ۔ جب ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے ۔ صرف اخباری خبر ہے روز اس مسئلے کو اٹھانا چاہتے ہیں تو یہ ان کی زیادتی ہے اور ان کو معافی مانگنی چاہئے ۔ شکریہ ۔ (تالیاں)

سردار امجد حمید خان دستی ۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں یہاں ثبوت پیش کروں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ ثبوت نہ صرف اخبارات میں آیا ہے بلکہ اس معاملے میں قطعاً کوئی گنجائش ہمارے پاس نہیں ہے کہ ایک ایسے ذمہ دار شخص کے بیان کو غلط سمجھیں ۔ اگر پھر بھی آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ سندھ نے یہ بیان غلط دیا ہے اور غلط آدمی کو ملوث کرنے کی کوشش کی ہے تو اس معاہدے کو ہمارے تین وزراء نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور وہ ہیں وزیر آبپاشی ، وزیر زراعت اور جناب محترم وزیر اعلیٰ ۔ اگر وہ میری بات کی تردید کر دیں گے تو میں معذرت خواہ ہوں گا بصورت دیگر انہیں معافی مانگنی چاہئے ۔ (تالیاں)

سردار محمد عارف ۔ جناب والا ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ایک بات انہوں نے یہ بھی فرمائی تھی ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب سپیکر اس سلسلہ میں میں یہ گزارش کروں گا ۔ ۔ ۔ ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو سردار عارف نے اجازت دی ہے میں نے تو نہیں دی ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ سر میں عرض کرتا ہوں ۔ ان کو بٹھایا ہے۔ انہوں اپنی باری مجھے دے دی ہے ۔ میں بھی اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جہاں تک اس اخبار کا تعلق ہے اس میں مصطفیٰ کھر کا کوئی نام نہیں ۔ (مداخلت) اگر ہے بھی اس کی تصدیق کرنے کے بعد ذاتی عناد کی بنا پر دستی صاحب کو یہ تحریک استحقاق یہاں پر لانی پڑی ۔ مصطفیٰ کھر پنجاب کے ایک سپوت ہیں انہوں نے پنجاب کے حقوق کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں ۔ (تالیاں) پارلیمانی سیکرٹری نے جو کچھ کہا تھا وہ حکومت کی طرف سے نہیں تھا یا کہ انہوں نے ذاتی خیال کی وجہ سے بات کی تھی ۔ حکومت پر اس کی ذمہ داری یا وزیر اعلیٰ ، وزیر آبپاشی اور وزیر زراعت

پر جب ہو سکتی ہے جب وہ بیان حکومت کی طرف سے انہوں نے دیا ہو - اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کا وہ بیان ذاتی معلومات پر مشتمل تھا - میں Sure نہیں- میں نے وہ تحریر نہیں دیکھی لیکن میں اب بھی کہتا ہوں کہ یہ خبر من گھڑت ہے اور غلط ہے - اس زمانے میں میں بھی اسمبلی کا رکن تھا - مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ مصطفیٰ کھر صاحب نہری پانی کے مسئلے پر ایک دفعہ بھٹو صاحب سے بھی لڑ کر پنجاب آ گئے تھے- مجھے یہ توقع نہیں کہ جو آدمی اپنے صوبہ کے حقوق کے لئے سینہ سپر ہو سکتا ہے وہ اس قسم کی غلطی کرے گا کہ سفید کاغذ پر دستخط کرکے دے آئے- یہ تحریک استحقاق بنتی نہیں - تحریک استحقاق اس وقت بنتی ہے جب حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا کوئی معاملہ ہو - پارلیمانی سیکرٹری کے بیان کے بعد فوراً ہی انہیں اگلے دن - اگر ان کے پاس کوئی ثبوت تھا ، تحریک استحقاق پیش کرنی چاہئے تھی - اگر اس طرح سے آپ نے تحریک استحقاق کی اجازت بخش دی تو پھر اصل دستخط میاں ممتاز محمد خان دولتانہ اور سردار شوکت حیات کے ہیں جبکہ دستی صاحب کے والد محترم اس کابینہ کے وزیر تھے - (تالیاں) پھر ایک تحریک استحقاق اس وقت کی کابینہ کے خلاف پیش کر دی جائے گی - وزیر اعلیٰ صاحب نے بڑے اعتماد کے ساتھ ، بڑے اخلاق کے ساتھ اور ایک بڑے سیاستدان کی حیثیت سے یہ درست فرمایا ہے کہ کسی سابقہ دوست کا نام لینا ہمارے لئے ایسے ہی ہے جیسے بھائی کا گوشت کھانا- اس کے بعد دستی صاحب کو ذاتی اختلاف کی وجہ سے یہ تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق نہیں پہنچتا - (تالیاں) اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو پھر وہ پارلیمانی روایات کےخلاف انسانیت کے خلاف اور ایک مہذب معاشرے کے خلاف تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں -

جناب سپیکر - تشریف رکھئے رانا صاحب بات ہو گئی ہے -

چوہدری محمد صدیق سالار - پوائنٹ آف آرڈر سر میں ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر یہ کہتا ہوں کہ ہمیں ہر روز یہاں پانی پر بحث نہیں کرنی چاہئے کبھی ہم وزیر اعلیٰ سندھ کا نام لیتے ہیں تو کبھی ہم پنجاب کے منسٹروں کے نام لیتے ہیں اور اخبارات کی باتوں پر ہم چلتے ہیں حالانکہ وہی اخبارات دوسرے دن شائع کر دیتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ سندھ نے یہ کہا ہے کہ پنجاب کی زمین بھی میرے لئے اتنی ہی اہم ہے اور اس کا مجھے اتنا ہی احترام ہے جتنا کہ سندھ کی زمین کا - پہلے بھی ہم مفروضے پر چلے

اور اب بھی ہم مفروضے پر چل رہے ہیں تو میں ملک کے وسیع تر مفاد کے لئے یہ عرض کروں گا کہ صوبہ سندھ اور صوبہ پنجاب کوئی دو الگ علاقے نہیں بلکہ ایک ہی ملک کا حصہ ہیں اور اپنے محبوب ملک، محبوب سندھ اور محبوب پنجاب کے لئے ہماری جانیں قربان ہوں سندھ بھی ہمارے ہی ملک کا صوبہ ہے اس پر ہمیں ہر روز بحث نہیں کرنی چاہئیے اور آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ بھی کنٹرول کریں کہ آئندہ پنجاب اور سندھ کی نفرت کی بات یہاں پر نہ ہو۔

جناب سپیکر۔ رائے صاحب آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔ دستی صاحب رائے جعفر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں۔ جی فرمائیے۔

رائے جعفر خان۔ جناب والا یہ پنجاب اسمبلی ہے نہ کہ کسی ضلعے کی سیاست کا گڑھ اور نہ ہی مظفر گڑھ کی سیاست کے لئے ہے اگر ان کا کوئی اختلاف ہے تو وہ اپنے ضلع میں اپنی سیاست کھیلیں ہمیں کیوں ملوث کرتے ہیں۔ کم از کم اس سے ہمارا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے کہ اپنے ذاتی اختلاف کی بناء پر اس آدمی کے متعلق یہاں تحریک استحقاق اس کو بد نام کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے جو کہ اس ملک میں بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر۔ جی شکریہ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا نہیں ہے۔ لیکن چلیں اب آپ تشریف رکھیں۔

ملک جلال دین ڈھکو۔ پوائنٹ آف آرڈر سر جناب والا میں دستی صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اپنی ذاتی اور علاقائی رنجش کی بناء پر اس ایوان میں کسی آدمی کو بدنام نہ کریں اور اس ایوان کے تمام معزز اراکین کے استحقاق کو آپ مجروح نہ کریں انہوں نے سردار عارف صاحب پر الزام لگایا ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ایوان میں سردار صاحب نے بیان نہیں دیا اور یہ تمام لوگوں کو بھی معلوم ہے تو اس ضمن میں میں گزارش کروں گا کہ دستی صاحب ۔

جناب سپیکر۔ یہ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سردار صاحب کی یہ statement ایوان میں تھی۔

ملک جلال دین ڈھکو ۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا میں اس وقت یہاں پر موجود نہ تھا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ یہاں اس وقت تشریف نہ رکھتے ہوں گے اس صورت یہ بیان ایوان میں دیا گیا تھا ۔

ملک جلال دین ڈھکو ۔ میں یہاں پر موجود نہ تھا ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ عرض کر دوں کہ آپ یا دستی صاحب تعبیر نہ بنائیں یہاں پر اس شخص کو چھوڑ دیں اور اس ایوان کو چلنے دیں اور اپنی تحریک استحقاق واپس لے لیں ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ جی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں جناب والا گذارش کروں گا کہ اصل مسئلہ کو سلجھانے کی بجائے بعض ہمارے معزز ممبران اس کو الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ مظفر گڑھ کا مسئلہ نہیں ہے یہ مقامی سیاست دانوں کا مسئلہ نہیں ہے یہ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ یہ دستخط کرنے والا شخص صادق قریشی تھا یا مصطفیٰ کھر تھا ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ایک شخص نے پنجاب کے حقوق کو بیچنے کے لئے بغیر سوچے سمجھے دستخط کر دیے تھے اگر یہ صادق قریشی تھے تو آپ یہ کہہ دیں کہ ہم انہیں کو ہدف بنائیں گے اگر یہ اس کی تردید کر دیتے ہیں ہیں ہمارے وزراء صاحبان کہ کھر نہیں تھا تو میں مطمئن ہوں کیوں کہ یہ ان کے علم میں ہے محض اس لئے کہ آئندہ ممکن ہے پیپلز پارٹی کی حکومت آئے اور رانا صاحب باقی جو یہ خیال کر رہے ہیں پیشگوئی ہے ان کی کہ یہ ان Defence Concil بنی ہوئی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ دستی صاحب یہ relevant بات نہیں ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ۔

جناب سپیکر ۔ You are not relevant please ملک ربانی کھر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب غلام محمد نور ربانی کھر ۔ جناب سپیکر دستی صاحب صرف ذاتی دشمنی کی وجہ سے یہ بار بار مصطفیٰ کھر کا نام لے رہے ہیں ۔ ضلعے کی وجہ سے ہماری یہ پرانی دشمنی ہے اس وجہ

سے بار بار دستی صاحب مصطفےٰ کھر کا نام لیتے ہیں ۔ اگر ان کو پہلے پتہ تھا کہ مصطفےٰ کھر نے دستخط کر دئیے ہیں تو یہ اس وقت پیپلز پارٹی میں میں خود بھی شامل رہ چکے ہیں اس وقت یہ کہاں چھپے ہوئے تھے کیوں نہ ان کو اس وقت پنجاب کا دکھ ہوا ۔ یہ صرف ذاتی دشمنی کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں کیونکہ یہ خود ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر الیکشن ہارے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب بھی موقع ملتا ہے تحریک استحقاق پیش کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں تحریک استحقاق تو مجھے پیش کرنی چاہئے تھی نہ کہ ان کو پیش کرنی چاہئے تھی ۔

جناب سپیکر ۔ جی تشریف رکھئیے اب اس بات کو اور اس بحث کو ختم ہونا چاہئیے ۔ میں معزز اراکین سے درخواست کروں گا کہ جی فرمائیے ۔ تشریف رکھئیے رائے صاحب وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں ۔

سردار محمد صادق خاں ۔ جناب یہاں تو پورا مشرقی پاکستان ہی چلا گیا ہے ہم سے اس پر تو کوئی بولتا نہیں اتنی سی بات پر بار بار بول رہے ہیں آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے یہ ایک معمولی سی بات پر بولتے چلے جارہے ہیں مشرقی پاکستان پر بھی اب تک کوئی بولا ہے ؟ لہذا میں دستی صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ بزرگ ہیں یہ ذاتی عناد ذاتی دشمنیاں ذاتی عداوتیں گھروں میں جا کر کریں نہ کہ ایوانوں میں ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ سردار صاحب. Take your seat please. دستی صاحب Take your seat please. چوہدری اکرام صاحب ۔

چوہدری اکرام الحق ۔ جناب والا قاعدہ نمبر 55 کی رو سے جس میں کہ مسئلہ استحقاق کی شرائط بھی درج ہیں ۔ یہ تحریک استحقاق بنتی ہی نہیں ۔ جس کے متعلق جو شرائط دی گئی ہیں وہ میں جناب کے گوش گزار کرتا ہوں ۔ مسئلہ آئین اس قانون یا کسی قانون کے تحت وضع کردہ قواعد کے تحت عطا کردہ استحقاق سے متعلق ہو گا ۔ تو کسی نشست میں ایک ہی رکن ایک ہی مسئلہ استحقاق سے زیادہ پیش نہیں کرے گا ۔ مسئلہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے کسی مخصوص معاملے سے متعلق ہو گا مسئلہ

ایسا ہوگا جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہو مسئلہ استحقاق میں گورنر کے ذاتی طرز عمل پر اصرار نہیں کیا جائیگا ان شرائط کے تحت دستی صاحب کی تحریک استحقاق میں کوئی نقطہ ایسا نہیں ہے جو کہ شرائط کے مطابق ہو ان شرائط کی رو سے فنی طور پہ تحریک استحقاق بنتی نہیں ۔ اس لئے اسے مسترد کیا جائے ۔

جناب سپیکر ۔ جی فرمائیے ۔

ایک معزز رکن ۔ میں جناب کے توسط سے جناب دستی صاحب سے عرض کروں گا کہ ان کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت ہے ۔ تو وہ اس ایوان میں پیش کریں ۔ دوسری بات کہ میں نہیں سارا پنجاب جانتا ہے کہ مصطفےٰ کھر ایسا آدمی کبھی نہیں تھا وہ مرنے کے لئے تیار ہو جاتا مگر پنجاب کے پنجاب کے پانی کا سودا کبھی نہ کرتا اگر دستی صاحب کے پاس کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں ورنہ وہ ایوان کے سامنے معافی مانگیں ۔ مصطفےٰ کھر میرا بڑا بھائی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ تشریف رکھیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں اس سے زیادہ ثبوت کیا کر سکتا ہوں کہ اخبار میں آئی ہوئی خبر اور ایسے معزز آدمی کی جو وزیر اعلیٰ سندھ کی طرف سے ہے ۔

جناب سپیکر ۔ دستی صاحب تشریف رکھیں ۔ آرڈر پلیز ۔ آرڈر پلیز ۔ دستی صاحب تشریف رکھیں ۔

چوہدری ارشاد علی ۔ جناب سپیکر میں اپنے بزرگ دستی صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ چونکہ یہ مسئلہ بڑا پیچیدہ ہے اس میں ملکی مفاد بھی پنہاں ہے تو میں ان سے تمام ہاؤس کی طرف سے التماس کروں گا کہ یہ تحریک واپس لے لیں اس میں ہمارا فائدہ ہے اور ان کا بھی ۔ مہربانی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ اگر یہ سردار عارف صاحب معذرت کر لیں تو میں واپس لے لینے کو تیار ہوں ۔

سردار محمد عارف ۔ میں معذرت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں اس میں کوئی معذرت نہیں بنتی ۔

جناب سپیکر ۔ جی تشریف رکھیں ۔ تو اس پر فیصلہ یہ ہے کہ سردار عارف صاحب بطور پارلیمانی سیکرٹری اس معزز ایوان میں بیان دے چکے ہیں اس کی contradiction میں تحریک استحقاق کے ساتھ سردار امجد محمد خان دستی کی طرف سے کوئی دستاویزات آنی چاہئیں تھیں جو انہوں نے پیش نہیں کیں ۔ اس وقت تک ان کے پاس اس بیان کو معتبر اور معزز سمجھا جائیگا جب وقت تک اس کی نفی میں کوئی دستاویزات پیش نہ کر دی جائیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ مفروضے پر ساری بحث ہو رہی ہے This is a public document. اور یہ سنٹرل گورنمنٹ کے پاس ہے جس کسی نے بھی دستخط کئے ہیں اس پر This is a pupic document اور اس کو ہر شخص وہاں جا کر دیکھ سکتا ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے یہ تو دستی صاحب بھی وہاں اسلام آباد جا کر دیکھ سکتے ہیں تو اس کو یہاں اس پر اتنی بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تحریک استحقاق out of order. قرار دی جاتی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

آپ تشریف رکھیں رانا صاحب ۔ ملک طیب خان اعوان ۔

مولانا محمد غیاث الدین ۔ جناب والا مسئلہ استحقاق کی اجازت کی جو شرائط ہیں اس کی شرط نمبر 5 پر مجھے اعتراض ہے ۔

جناب سپیکر ۔ مولانا صاحب اس فیصلے کو آپ چیلنج کرنا چاہتے ہیں ۔ اس میں آپ کوئی امنڈمنٹ چاہتے ہیں تو وہ امنڈمنٹ آپ پیش کریں وہ لکھ کر دیں ۔ ملک طیب خان اعوان صاحب وہ تشریف نہیں رکھتے ہیں ۔ عطا محمد قریشی صاحب ۔

پنجاب میں بھاری صنعتوں کے قیام کی ممانعت

جناب عطا محمد قریشی ۔ جناب والا میری ایک تحریک استحقاق تھی ایک تحریک التواء تھی ۔

جناب سپیکر ۔ یہ آپ کی پروایج موشن ہے ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب والا میں فوری وقوع پذیر ہونے والے پبلک اہمیت کے حامل اور نہایت ضروری مسئلہ پر تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے نہ صرف میرا بلکہ تمام ممبران اسمبلی کے حقوق مجروح ہوئے ہیں ۔

فوری اہمیت کا حامل ضروری اور حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا مسئلہ جس سے ہمارے حقوق پامال ہوئے ہیں اور ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے وہ یہ ہے کہ میں ایک تحریک التواء کار بابت خبر کہ پنجاب کو بھاری مشنری لگانے سے گورنمنٹ نے محروم کر دیا ہے اسمبلی میں پیش کی تھی جس پر بحث ہوئی تھی اوراس کے بعد وزیر صنعت جناب غلام حیدر وائیں صاحب کی یقین دہانی پر کہ یہ خبر غلط ہے اور پنجاب کو کسی اور صوبے سے کم حقوق اس ضمن میں حاصل نہیں ہیں میں نے یہ تحریک واپس لے لی تھی لیکن آج کے روزنامہ نوائے وقت کے پہلے صفحے کی ایک سرخی سے واضح ہے کہ وفاقی صنعتوں کے بارے میں صوبائی وزیر صنعت کا بیان مبہم ہے - اس خبر میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ سندھ اور سرحد میں دفاعی و دیگر صنعتوں کے قیام کے سلسلہ میں کوئی پابندی نہ ہے لیکن پنجاب میں دفاعی و دیگر بھاری صنعتوں کے سلسلے میں یہ قدغن لگائی گئی ہے کہ 50 میل کے اندر دفاعی صنعتیں نہیں لگائی جائیں گی حالانکہ ایسی کوئی پابندی دیگر صوبوں پر نہیں ہے - وزیر صاحب کے سابقہ مبہم اور غلط بیان سے نہ صرف میرا بلکہ تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے - لہذا اسمبلی کی کارروائی فوری طور پر روک کر یہ تحریک حسب ضابطہ زیر بحث لائی جائے -

جناب والا پرسوں بھی میں نے یہ گزارش کی تھی کہ پنجاب کو بہت ساری بھاری صنعتوں کے علاوہ دوسری صنعتوں میں بھی قدغن لگائی گئی ہے جبکہ یہ بلوچستان کراچی کے قریب تر جا پڑا ہے وہاں ایک جگہ سب ہے وہاں خصوصی طور پر یہ رعایت دی گئی ہے - اسی طرح صوبہ سرحد میں بلوچستان میں کراچی میں یہ قدغن نہیں ہے - مہربانی کر کے میں نے یہی کہا تھا کہ اس صوبے میں بھی ویسے ہی حالات پیدا کئے جائیں جیسے کہ دوسرے صوبوں میں ہیں - ویسے ہی مراعات و رعایت دی جائیں جو دوسرے صوبوں میں ہیں -

جناب والا جناب وزیر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ ہر جگہ تمام صوبوں میں یکسانیت ہے لیکن آج کے اخبار کی خبر سے اور خصوصی طور پر جو انہوں نے اعداد و شمار پیش کئے ہیں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر صاحب کا پرسوں کا بیان نامکمل تھا - اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ اس پر بحث کی اجازت دی جائے -

جناب سپیکر ۔ وائیں صاحب آپ کچھ فرمانا چاہیں گے ۔

وزیر صنعت ۔ جناب سپیکر میرے فاضل رکن نے جو پروولیج موشن پیش کی ہے اس کی بنیاد آج کی اخبار کی شہ سرخی ہے جس کا عنوان ہے ''دفاعی صنعتوں کے قیام کے بارے میں صوبائی وزیر صنعت کا بیان مبہم ہے،، اور اس مبہم بیان کی تشریح اسی اخبار کی خبر میں آگے جا کر وضاحت کی گئی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ,,واقف حال حلقوں کا کہنا ہے کہ صوبائی وزیر صنعت نے صورت حال کی صحیح وضاحت پیش نہیں کی،، ۔

جناب والا پہلے تو میں اس کی admissibility پر عرض کروں گا کہ پروولیج موشن جس بنیاد پر پیش کی گئی ہے اس میں بھی صرف یہ بات کہی گئی ہے کہ صوبائی وزیر صنعت کا جو بیان مبہم ہے اور اس نے وضاحت پیش نہیں کی ہے ۔ میں گزارش کروں گا اگر کسی معاملہ کی وضاحت اس بیان کے مطابق بھی پیش نہ کی گئی ہو وہ غلط بیانی کے زمرے میں نہیں آتا اور جو بات ایوان میں غلط سرکاری حلقوں کی طرف سے نہ کی گئی ہو وہ پروولیج موشن کے دائرہ کار میں نہیں آتی ۔

دوسری بات یہ کہ جس بات کو پروولیج موشن کی بنیاد بنایا گیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ وائیں صاحب اس کو repeat فرمائیے گا ۔

وزیر صنعت ۔ جناب والا میں گزارش کر رہا تھا کہ جو پروولیج موشن کی بنیاد ہے اخبار کی وہ شہ سرخی ہے جس میں عنوان لگایا گیا ہے کہ ''دفاعی صنعتوں کے قیام کے بارے میں صوبائی وزیر صنعت کا بیان مبہم ہے،، اور اس ابہام کی تشریح خود آگے چل کر اسی اخبار نے خود کر دی ہے جس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ''واقف حال حلقوں کا کہنا ہے کہ صوبائی وزیر صنعت نے صورت حال کی صحیح وضاحت پیش نہیں کی،، ۔

میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ یہ اخباری خبر اور اس کی یہ اپنی تشریح بیان کر رہی ہے کہ اس تحریک التواء کے سلسلے میں جو یہاں زیر بحث آئی وزیر صنعت کی جانب سے جو بیان دیا گیا اس میں کوئی غلط بیانی نہیں کی گئی اور اگر کسی بات کی تشریح نہ کی

گئی ہو جس کی اخبار نے خود تشریح کر دی ہے اس ابہام کی کسی تشریح نہ کرنے کے بنیاد پر کوئی مسئلہ پروولیج موشن کے دائرہ کار میں نہیں آتا ۔

نمبر دو یہ بات اس تحریک استحقاق کے سلسلے میں یہاں زیر بحث آئی جس میں وفاقی حکومت کی اس صنعتی پالیسی کو زیر بحث لایا گیا تھا جو کہ اس تحریک التواء کے اپنے متن کے مطابق 1984ء میں حکومت کی طرف سے جاری کی گئی تھی ۔ اور تحریک استحقاق کے مطابق بھی اور تحریک التواء کے قواعد کے مطابق بھی یہ میں پروولیج موشن کے سلسلے میں رول 55 (3) عرض کر رہا ہوں ۔ جو یہ کہتا ہے کہ

Rule 55 (3) The Question shall relate to a specific matter of recent occurrence.

یہ occurrence وہ صنعتی پالیسی ہے جو وفاقی حکومت نے 1984ء میں جس کا اعلان کیا تھا اور اس لحاظ سے یہ recent occurrence کا مسئلہ بھی نہیں بنتا ۔ تاہم میں اس کی وضاحت کے طور پر عرض کروں گا کہ قطع نظر اس کے کہ نہ تو یہ پروولیج موشن کے دائرہ کار میں آتا ہے لیکن وضاحت کے طور پر میں عرض کروں گا کہ جو بیان یہاں پر میرے فاضل رکن کے جواب میں اس تحریک التواء کے سلسلے میں دیا گیا تھا کہ وفاقی حکومت کی 1984ء کی صنعتی پالیسی کے مطابق وہ 19 یا 20 بھاری صنعتیں strategic policy کے دائرہ کار میں لائی گئی ہیں ان کو لگانا وفاقی حکومت کی ضرورت ہے جس کو میں آج پھر دوبارہ دہرا رہا ہوں ۔ کہ وہ صنعتیں جن کی تعداد انیس بائیس ہے ، ان کو لگانے کے لیے وفاقی حکومت کی پیشگی منظوری کی ضرورت ہے اور یہ شرط صرف پنجاب پر ہی لاگو نہیں ہے بلکہ پاکستان کے تمام صوبوں پر یکساں طور پر لاگو ہے ۔ اب رہ گئی بات کہ جس کے متعلق میرے فاضل رکن اخبار کی خبر کو بنیاد بناتے ہوئے اس کو آگے لے گئے ہیں ، وہ فی الحقیقت یہ ہے کہ location پالیسیوں کے متعلق شرائط فی الحقیقت وفاقی حکومت کی صوبے پر عاید کردہ نہیں ہیں ، بلکہ location policy کے متعلق ہر صوبائی حکومت نے اپنے اپنے ماحول کے مطابق کچھ شرائط اپنے اوپر لاگو کی ہیں اور ۔ اوکیشن پالیسی کی شرائط فی الحقیقت وفاقی حکومت کی طرف سے پنجاب پر لاگو نہیں کی گئیں بلکہ یہ شرائط حکومت نے خود اپنے اوپر لاگو کی ہوئی ہیں ۔ لہذا یہ مسئلہ فی الحقیقت وفاق سے بات کرنے کا نہیں ، بلکہ اپنے گھر کے اندر بیٹھ کر طے کرنے کا ہے کہ پنجاب کی

حکومت نے location policy کے متعلق 1981ء کی اپنی وضع کردہ پالیسی کے مطابق بعد میں 1984ء میں جو اپنا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا کہ آیا وہ شرائط ہمیں رکھنی چاہیں یا نہیں ؟ اور اگر ان پر نظر ثانی کی ضرورت ہے جن میں سے بعض باتوں سے میں خود بھی اتفاق کرتا ہوں تو وہ مسئلہ نہ تو وفاقی حکومت سے طے کرنے کا ہے اور نہ ہی وہ privilege motion کے دائرہ کار میں آتا ہے - وہ ہماری location policy ہے جس کا نوٹیفکیشن صوبائی حکومت نے 23 اگست 1984ء کو کیا تھا اس کے مطابق پنجاب کی حکومت نے از خود جو اپنے اوپر شرائط لاگو کی تھیں ، ان کی صورت حال یہ ہے :

1 - کوئی بھی انڈسٹریل یونٹ پنجاب میں انٹرنیشنل بارڈر سے دس میل کے اندر نہیں لگایا جائے گا جس کی لاگت تین کروڑ روپے کے برابر ہو - یہ میں پنجاب حکومت کی اپنی انڈسٹریل پالیسی کی نوٹیفکیشن کی وضاحت کر رہا ہوں -

2 - کوئی انڈسٹری ، جو دفاعی انڈسٹری سے متعلقہ ہو وہ انٹرنیشنل بارڈر سے پچاس میل کے اندر نہیں لگائی جائے گی -

3 - ایسے ایریاز جو flood affected ہیں ، جن میں خاص طور پر شاہدرہ ٹاؤن ، مریدکے ٹاؤن اور جی ٹی روڈ وغیرہ شامل ہیں، ان علاقوں کے محل وقوع کے ایک کلو میٹر کے اندر اگر کوئی صنعتیں لگائی جائیں گی تو اس کے لیے وفاقی حکومت سے نہیں ، بلکہ پنجاب No Objection certificate لیا جائے گا تاکہ پنجاب کی حکومت ان کی یہ رہنمائی کر سکے کہ یہ علاقے flood affected ہیں اور یہاں پر صنعتیں لگانے سے سیلاب کے دنوں میں ان صنعتوں کو نقصان پہنچتا ہے جس کا پیش از وقت تحفظ ضروری ہے -

4 - پنجاب حکومت کی اپنی location policy کے مطابق کسی ٹاؤن کمیٹی کی حدود سے تین کلومیٹر کے اندر ، میونسپل کمیٹی کی حدود میں کلو میٹر کے اندر ، میونسپل کارپوریشن کی حدود میں 8 کلو میٹر کے اندر اور لاہور میونسپل کارپوریشن کی حدود کے لحاظ سے 14 کلومیٹر کے اندر کوئی صنعتی یونٹ لگانے سے پہلے صوبائی حکومت سے No objection Certificate لینے کی ضرورت ہے -

یہ وہ شرط ہے جو پنجاب کی حکومت نے خود اپنے اوپر لاگو کی ہوئی ہے یہ وفاقی حکومت نے ہم پر مسلط نہیں کی جہاں تک پنجاب کی حکومت نے دفاعی صنعت کے لیے انٹرنیشنل بارڈر سے پچاس میل کی شرط لگائی ہے اس کی بنیادی وجہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ آج کل کے جدید دور میں ہوائی جہازوں سے attack میں چند منٹوں میں کہیں سے کہیں جا کر نشانہ بنا سکتے ہیں - لیکن پنجاب کی حکومت کا نقطہ نظر یہ تھا کہ پچاس میل کے اندر دفاعی صنعتوں کے قیام سے وہ جدید جنگی ٹیکنالوجی جیسے ہوائی جہازوں اور توپ خانے کی مار زد آئیں گی - لہذا اس زد سے بچانے کے لیے پنجاب کی حکومت کا یہ موقف ہے کہ ہمیں اپنی دفاعی صنعتیں بارڈر ایریا سے پچاس میل کے اندر نہیں لگانی چاہیں - فلڈ کے بارے میں بھی میں نے عرض کیا - لیکن اسی نوٹیفکیشن کے آخری پیرا 6 میں پنجاب کی حکومت نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے Government may relax any of the provisions of this notification in a case of particular unit or industry لہذا یہی شرائط پنجاب کی حکومت نے اپنے اوپر لاگو کی ہوئی ہیں اور یہ گنجائش بھی رکھی ہے کہ اگر کسی یونٹ کی Justification ہو تو حکومت ان شرائط میں relaxation کر سکتی ہے - یہ وہ صورت حال جس کی وضاحت میں اس نقطہ نگاہ سے کر رہا ہوں کہ اس پرولج موشن میں یہ بات کہی گئی ہے کہ وفاقی حکومت نے ہم پر کوئی شرائط لگائی ہیں دراصل وفاقی حکومت کی طرف سے پنجاب پر کوئی شرائط عائد نہیں ہیں ، بلکہ پنجاب کی حکومت کی اپنے اوپر عائد کردہ ضمن میں یہ شرائط ہیں - یہ بات علیحدہ ہے کہ کیا یہ شرائط پنجاب میں ہمارے صنعتی پھیلاؤ کو آگے بڑھانے کا خوش گوار ذریعہ بنیں گی یا نہیں ، اس معاملے میں میں خود کئی ایک رائے رکھتا ہوں - اس میں کئی ایک مشکلات ہیں - یہ ایسا مسئلہ ہے جس میں ہم نے آپ کی رہنمائی اور آپ کے مشوروں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی بنائی ہوئی پالیسی پر نظر ثانی کرنے کے لیے راہ عمل اختیار کرنی ہے لہذا ان حالات میں میں یہ گزارش کروں گا کہ اخبار کی جو آج کی خبر میرے بھائی کی پرولج موشن کا ذریعہ بنی ہے اس کی زد میں یہ بات نہیں آتی - کوئی غلط بیانی یہاں پر نہیں ہوئی - اور چونکہ کوئی غلط بیانی نہیں ہوئی ،اسلیے اس معزز ایوان کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا تشریح میں نے عرض کر دی ہے اور وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے از خود اپنے اوپر شرائط لگائی ہوئی ہیں - اگر ان میں ترمیم یا ان

پر نظر ثانی کرنی ہے تو اس کے لئے ہم تیار ہیں اور انشاءاللہ ہم سب مل جل کر اس معاملے میں نئی ایک تجاویز پیش کریں گے ان حالات میں یہ گزارش کروں گا کہ اس پرولج موشن کو یا تو میرے بھائی واپس لے لیں یا جناب سپیکر اسے خلاف ضابطہ قرار دے دیں

میاں عطا محمد قریشی ۔ جناب سپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کروں گا ۔

جناب سپیکر ۔ آپ اس کی وضاحت پر بھی بات کر سکتے ہیں ۔

میاں عطا محمد قریشی ۔ جی میں عرض کرتا ہوں گزارش یہ ہے کہ انہوں نے خاصی مدلل تقریر کی ہے ۔ لیکن اس ضمن میں میں عرض کروں گا کہ اگر اخبار والوں نے یہ خبر غلط لگائی ہے اور ان کے اعداد و شمار غلط ہیں تو پھر ان اخبار والوں اور خصوصی طور پر نوائے وقت نے زیادتی کی ہے اور صوبہ پنجاب میں ایک نیا فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اس صورت میں اخبار والوں کو معذرت کرنی چاہیے اور اگر وزیر صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اخبار والوں کے خلاف ہے تو پھر میں یہ عرض کروں گا کہ اس ایوان میں سے کمیٹی بنالی جائے ۔ اگر یہ واقعات اور یہ حالات درست ہیں ، اعداد و شمار درست ہیں اخبار کی خبر درست ہے تو اس پر وہ غور کر لیں ۔ طریقہ بھی یہی ہے۔ اگر اس ضمن میں آپ یہ فیصلہ کر دیں تو بہتر ورنہ ۔ ۔ ۔ ۔

ایک فاضل رکن ۔ ورنہ اسی تنخواہ پر ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا میں عرض کروں گا جس طرح کہ دونوں حضرات کے بیانات سے صورت حال واضح ہوئی ہے میرا خیال ہے کہ اس میں تحریک استحقاق کا کوئی مضمون پیدا نہیں ہوتا ۔ اگر کوئی ابہام فاضل رکن کے ذہن میں موجود تھا یا اس خبر کے بیان سے پیدا ہو گیا تھا تو میرا خیال ہے کہ وزیر موصوف نے اپنے تفصیلی بیان میں اس کی وضاحت کر دی ہے ۔ جب تک اس کی تردید میں کوئی واضح دستاویزی ثبوت نہ آ جائے ہمیں اس کو تسلیم کرنا ہوگا ۔ میں فاضل ممبر سے درخواست کروں گا کہ انہیں بھی تسلیم کرنا چاہیئے ۔ اول تو یہ تحریک ویسے ہی ایک مفروضے پر مبنی تھی کہ کوئی ایسی بات ہو گئی ہو مبہم ہے اس کی اب وضاحت ہو گئی ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو اسے کسی کمیٹی کے

حوالے کرنے کی ضرورت ہے اور نہ تحریک استحقاق بنتی ہے - اس لئے میں اپنے فاضل بھائی سے درخواست کروں گا کہ اس موقع پر جو بیان آ چکا ہے اس کی روشنی میں کوئی تحریک استحقاق نہیں بنتی اور نہ کسی کا کوئی استحقاق مجروح ہوا ہے نہ ہی اس سلسلہ میں ناقابل تردید ثبوت ایوان کے سامنے موجود ہے اور نہ ہی کوئی لف کیا گیا ہے - اس لئے میں گزارش کروں گا کہ تحریک واپس لے لی جائی چاہیے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ تحریک خلاف ضابطہ ہے -

میاں مختار احمد شیخ - پوائنٹ آف آرڈر - میں یہ گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف پنجاب کے صنعتی اعداد و شمار بتائیں کہ پنجاب میں پبلک سیکٹر میں کتنے ارب روپے کی Investment ہوئی اور نجی سیکٹر میں کتنے ارب روپے کی Investment ہوئی یہ تمام اعداد و شمار بتائیں -

جناب سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

میاں مختار احمد شیخ - سر میں عرض کرتا ہوں کہ پنجاب صنعتی طور پر پسماندہ ہے -

جناب سپیکر - شیخ صاحب یہ پوائنٹ اف آرڈر نہیں ہے - آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں میاں صاحب آپ کتنی بھی وزنی سپیچ دے رہے ہوں لیکن جس پوائنٹ پر آپ کھڑے ہیں وہ بنتا نہیں ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

میاں عطا محمد قریشی - جناب سپیکر اخبار والوں کو ہدایت کی جائے کہ آئندہ ایسی بے بنیاد خبر نہ لگائی جائے اور اسی کے ساتھ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں (نعرہ ہائے تحسین) -

رانا پھول محمد خان - میں جناب سپیکر کی وساطت سے فوٹو گرافر حضرات سے گزارش کروں گا کہ پیرزادہ صاحب سپیکر صاحب کی طرف دیکھیں اور ان کی فوٹو لی جائے (قہقہے) -

مجلس قائمہ کی تشکیل

جناب سپیکر - قبل اس کے کہ میں تحریک التوائے کار کو لوں جمعرات کے روز یہاں جو پرائیویٹ ممبرز بل پیش ہوئے تھے اس سلسلے میں اس معزز ایوان نے سپیشل کمیٹو بنانے کے لئے مجھے اختیار دیا

لیے ایک کمیٹی بنا دو یہ ہمارا حق چھینا جا رہا ہے - آپ کو پہلے کمیٹیاں قائم کرنی چاہیں تھیں -

جناب سپیکر۔ آپ کی بات ہو چکی ہے Please take your seat

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میں آپ کی اس رولنگ پر احتجاج کرتا ہوں کہ آپ ضد کرتے ہیں اور قانون کا صحیح استعمال نہیں کر رہے -

جناب سپیکر۔ رانا صاحب - آپ کمال کرتے ہیں - آپ قانون بتائیں -

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا - آپ مجھے لکھا ہوا تو بتائیں - مجلس منتخبہ کا کام ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جا سکتا ہے جب مجلس منتخبہ کی رپورٹ پر کوئی آدمی یہ اعتراض کرے کہ کمیٹی کی رپورٹ درست نہیں ہے اس لئے اس پر سپیشل کمیٹی بنائی جائے -

جناب سپیکر ۔ اب آپ یہ سینے کے زور پر منوانا چاہتے ہیں -

رانا پھول محمد خان ۔ - - - - اور اس کمیٹی کا کام کرنے والی کمیٹی کو آپ رول کے مطابق ہی استعمال کریں گے اس لئے اس میں وزراء اور پارلیمانی سیکرٹری شامل نہیں کئے جا سکتے -

ایک معزز رکن ۔ پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جب ہاؤس نے آپ کو اختیار دیا تھا کہ آپ کمیٹی بنائیں تو میرا خیال ہے کہ کوئی جواز نہیں ہے کہ اس کو چیلنج کیا جائے -

سید حسنات احمد ۔ جناب والا - رول 60 بڑا واضح ہے -

جناب سپیکر ۔ شکریہ - اس پر فیصلہ ہو چکا ہے - اب اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے - - - - - میاں محمد اسحاق صاحب کی ایک تحریک استحقاق تھی جسے میں نے اپنے چیمبر میں آؤٹ آف آرڈر قرار دے دیا ہے میاں صاحب کو اس کی کاپی دے دی گئی ہے - چونکہ وہ قومی مفاد میں نہیں تھی اس لئے میں نے اسے اپنے چیمبر میں آوٹ آف آرڈر قرار دے دیا -

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان صاحب کی طرف سے ایک تحریک التوائے کار ہے -

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اس کی کاپی دے دی جائے اصل میں تو طریقہ کار یہ ہے جیسے جناب نے ابھی حاجی صاحب کو فرمایا کہ جو تحریک التوا یا تحریک استحقاق جناب اپنے چیمبر میں kill کر دیں تو اس ممبر کو تحریری اطلاع دینی پڑتی ہے ۔ اس کے متعلق ہاؤس میں فرمانے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ سپیکر کا یہ فرض نہیں کہ وہ ہاؤس میں وضاحتیں کرتا پھرے معزز رکن کو تحریری اطلاع بھیجی جاتی ہے کہ رول نمبر فلاں کے تحت آپ اسے نے kill کر دیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ شکریہ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ مہربانی ۔ جناب والا میری تحریک کی کاپی مجھے بھجوا دیں مجھے نہیں پتا کہ میری کونسی تحریک ہے ۔ اور نہ ہی مجھے کوئی اطلاع دی گئی ہے کہ آج تمہاری تحریک پیش ہو گی میری تو چھ سات تحاریک التوائے کار ہیں یہ کس سلسلے میں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ اس تحریک التوا کے سلسلے میں serious نہیں ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ آپ کے دفتر کا یہ فرض تھا کہ مجھے اس کی ایک کاپی مہیا کرتے ۔ ۔ تاریخ سے مجھے مطلع فرماتے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا اس کا نمبر کیا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ نمبر 22 ۔

بی ۔ اے/بی ۔ ایس ۔ سی کے امتحانات کو ملتوی کرنا

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج 11 جون 1985ء روزنامہ نوائے وقت کے صفحہ 2 کے کالم 4 پر خبر شائع ہوئی ہے کہ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایس ۔ سی ۔ کے امتحانات دو ماہ کے لئے ملتوی کیے جائیں ۔ لاہور کے مختلف کالجوں کے بی ۔ اے ۔ بی ایس ۔ سی کے سینکڑوں طلبہ صوبائی حکومت اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے مطالبہ کیا ہے کہ بی/اے بی ۔ ایس سی کے امتحانات دو ماہ کے لئے ملتوی کریں جس کی وجوہات سخت گرمی رمضان شریف اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ بیان کی گئی ہے ۔

تھا تو اس کمیٹی کا میں اعلان کرتا ہو میں نے یہ بھی طے کیا ہے کہ دونوں بلوں کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ان دونوں پر غور کر سکے میں کمیٹی کے ممبران کے نام پڑھ دیتا ہوں -

1 محمد سعید احمد قریشی صاحب

2 - میاں محمد افضل حیات صاحب

3 - چوہدری اکرام الحق صاحب

4 - مسٹر محمد صدیق انصاری صاحب

5 - مسٹر ریاض حسین پیرزادہ

6 - مسٹر محمد ارشد خان لودھی

7 - سردار شاہد اقبال صاحب

8 - مسٹر نصر اللہ خان دریشک

9 - ڈاکٹر سردار احمد صاحب

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر نقطہ اعتراض کمیٹی قانون سازی کے لئے جب کوئی کمیٹی بنائی جاتی ہے اور اگر مجلس منتخبہ موجود نہ ہو تو کوئی پارلیمانی سیکرٹری اور وزیر اس کمیٹی کے ممبر نامزد نہیں کئے جا سکتے - چونکہ محکمہ قانون سے تعلق رکھتے ہیں - پارلیمانی سیکرٹری اور وزیر اس میں شامل ہونگے لیکن انکو ووٹ دینے کا حق نہیں ہوتا اس لئے وزرا اور پارلیمانی سکریٹریز کے علاوہ آپ کو ارکان شامل کرنے چاہیں جو اس میں ووٹ دینے کا حق رکھتے ہیں -

جناب سپیکر - رانا صاحب رولز پڑھیں -

رانا پھول محمد خان - میں نے رولز نہیں پڑھے یہ تو پریکٹس کی بات ہے -

RAJA KHALIQ ULLAH KHAN—Rule 160 (2) The Committee shall consist of not more than 12 members excluding the Speaker or a Minister, if any of them is named as a member of the committee in the motion.

جناب سپیکر - رانا صاحب اس سے کیا مراد لیتے ہیں - اسمبلی کسی تحریک پر ایک مجلس خصوصی مقرر کر سکتی ہے - جس کی

تشکیل ایسے طریق پر ہو گی اور جس کے فرائض ایسے ہونگے جیسا کہ اس تحریک میں تصریح کی جائے -

رانا پھول محمد خان۔ سرکاری ارکان میں وزراء اور پارلیمانی سیکرٹریز بھی آجاتے ہیں -

جناب سپیکر۔ رانا صاحب اس کا اردو ترجمہ پڑھدیں آپ کی اطلاع کے لئے میں عرض کئے دیتا ہوں - سبجیکٹ کمیٹی اور سپیشل کمیٹی میں فرق ہے - اس کی ہیئت میں اور سپیشن کمیٹی کی ہیئت میں فرق ہے اور اس میں بلا شبہ سبجیکٹ اور سیلیکٹ کمیٹی سے متعلقہ وزیر اور پارلیمانی سیکرٹریز سرکاری ممبر ہوتے ہیں - لیکن سپیشل کمیٹی میں کوئی بھی وزیر ممبر ہو سکتا ہے اور اس میں سپیکر بھی ممبر ہو سکتا ہے -

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر تو ہاؤس کے قائد ہوتے ہیں اس لئے وہ صدر ہوتے ہیں لیکن وزراء کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہاں سرکاری طور پر اس قانون پر بحث کرنے کے لئے پارلیمانی سیکرٹری یا وزیر اس محکمہ کا موجود ہوتا ہے یہ غیر سرکاری ارکان کا حق ہے - یہ حق سرکاری ارکان کو نہیں دیا جاتا -

جناب سپیکر۔ رانا صاحب سوال یہ ہے کہ رولز کے تحت کوئی وزیر سپیشل کمیٹی کا ممبر ہو سکتا ہے یا نہیں -

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ سپیشل کمیٹی نہیں ہے - یہ مجلس منتخبہ اور قائمہ کی زد میں آتی ہے اس میں سپیشل کمیٹی بنانے کی مجبوری یہ ہے کہ کمیٹیاں ابھی معرض وجود میں نہیں آئیں اور جو کمیٹی آپ بنائیں گے وہ انہیں مجلس منتخبہ کے طور پر سپیشن کمیٹی کا کام کرے گی - اس نے وہ کام کرنا ہے جو اس کمیٹی کا کام تھا - اس لئے اس کے طریقہ کار کو ہی اپنانے کی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور انصاف کا بھی یہی تقاضا ہے -

جناب سپیکر۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کی کوئی دلیل کسی رول کی زد میں نہیں آتی -

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ کس قانون کے لئے یہ سپیشل کمیٹی اس وقت بنائی جاتی ہے جب اس کی موجودہ کمیٹی کی رپورٹ آ چکی ہو - آپ کو یہ چاہیے تھا کہ آپ پہلے مجلس منتخبہ قائم کرتے، روز مرہ کا یہ اصول کہ ہر چیز کے

یہ مطالبہ نہایت اہمیت کا حامل ہے - اس لئے صوبائی اسمبلی کی کارروائی فی الفور ملتوی کر کے متذکرہ بالا مسئلے کو زیر بحث لایا جائے تاکہ طلبہ , طالبات میں پائی جانے والی بے چینی کو زیر بحث لایا جائے -

جناب والا ، میں جناب کی اجازت سے چند الفاظ میں اس کی وضاحت کرے دیتا ہوں کہ رات کو ، دوپہر کو جب بچے ، طلبہ امتحان کے لئے تیاری کرتے ہیں بجلی بند ہو جاتی ہے - وہ کمروں میں نہیں بیٹھ سکتے - رات کو جب بجلی بند ہوتی ہے تو وہ کمروں کے اندر نہیں پڑھ سکتے اور ان کو درختوں کے نیچے جانا پڑھتا ہے - دن میں - درختوں کے نیچے جائیں تو گرمی بہت سخت ہوتی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ مطالبہ یہ احتجاج نہایت ہی درست ہے کہ ان کی ایک سال کی محنت ضائع نہ جائے اور ان کے امتحانات کو دو ماہ کے لیے ملتوی کرا جائے -

وزیر قانون - جناب والا ، آپ کی اجازت سے اس تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ -

رانا پھول محمد خان - میری تحریک جناب وزیر تعلیم صاحب سے تعلق رکھتی ہے ، وزیر قانون صاحب سے نہیں - اگر جناب وزیر تعلیم صاحب نے حکم دے دیا ہے تو وہ اس پر وضاحت فرما سکتے ہیں -

وزیر قانون - اگر جناب والا پہلے ہی سمجھ لیں کہ مجھے یہ اختیار دیا گیا ہے تو ابھی میں کھڑا ہوا ہوں تو ان کو یہ تکلیف کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی - جناب والا اس تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ ایک نظام ہمارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں گذشتہ تیس سال سے خرابیوں کا شکار تھا اس میں ایک خرابی یہ تھی کہ ہر سال کسی نہ کسی وجہ سے چند مخصوص طلبہ یا کچھ طلبہ جن کا رجحان پڑھنے کی طرف نہیں ہوتا بلکہ ان کی دلچسپیاں کچھ اور ہوتی ہیں ، ان کی تحریک کے ایما پر گذشتہ تیس سالوں سے وائس چانسلر صاحبان اور حکومت کو مجبور کیا جاتا رہا کہ کسی طرح سے امتحانات کو التوا میں رکھا جائے جس کے نتیجے میں جناب والا صورت حال یہ پیدا ہو چکی تھی کہ امتحانات تقریباً ایک سال تاخیر سے ہوتے تھے جس کی وجہ امتحان ہوتا اور نتیجہ نکلتا تو بچوں کا ایک سال اسی طرح اگلے سال کے داخلہ لینے میں ضائع ہو جاتا - چنانچہ گذشتہ دو تین سالوں میں حکومت پنجاب نے فیڈرل گورنمنٹ اور متعلقہ اداروں کے وائس چانسلر حضرات اور پرنسپل صاحبان کے تعاون سے

اس بات پر کافی محنت کی جس میں انجینئرنگ یونیورسٹی میڈیکل کالجز اور دوسرے کالج بھی شامل ہیں کہ ہم کسی طور پر اپنے اصل شیڈول کی طرف لوٹ سکیں اور اپنے بچوں کا اور ایک تعلیمی سال ضائع ہونے سے بچا سکیں۔ اس پر ہم نے بے شمار میٹنگز کیں اور بالآخر ہم نے اس پر بتدریج یہ فیصلہ کیا کہ اس کو واپس اصل شیڈول کی طرف لایا جائے۔ اور آئندہ کوئی التوا امتحانات میں کسی طور پر ممکن نہ ہو، بلکہ جب داخلے کے لئے بچوں کو فارم دیئے جائیں۔ تو اس میں جب بچے کسی کالج سکول یا یونیورسٹی میں داخل ہوں تو اس پر تاریخ لکھی جائے کہ آپکا فائنل امتحان کب ہو گا تاکہ وہ اپنی صوابدید پر اس کے مطابق تیاری کریں اور کسی قسم کا کوئی بہانہ ان کے ذہن میں نہ آسکے کہ اس کو التوا کرنے کے لئے یہ چیزیں ہمارے آڑے آئیں گی۔ چنانچہ جناب والا یہ کوئی دسمبر 1984ء کی بات ہے فیڈرل گورنمنٹ کے زیر اہتمام اس بارے میں تمام بورڈ کی میٹنگ ہوئی۔ یونیورسٹیز کی میٹنگ کی گئی۔ اور اس میں آئندہ آنے والے سالوں کے شیڈول کو طے کیا گیا۔ موجودہ سال کا شیڈول دسمبر 1984ء میں طے کرکے اناؤنس کیا گیا جس میں میٹرک سے لے کر اگلی کلاسز تک کے تمام امتحانات اس شیڈول میں شامل ہیں۔ یہ شیڈول جو کہ دسمبر 1984ء میں طے کیا گیا۔ اس کے تحت میٹرک اور ایف۔ اے کے امتحانات ہو چکے ہیں اب بی۔اے کے امتحانات کی بات ہے میرا خیال ہے کہ کوئی والدین کوئی والد اور کوئی آدمی یہ نہیں کہے گا کہ اس کے بچوں کا ایک قیمتی سال بلا وجہ چند بچوں کے اس قسم کی اپیلوں کی نذر کر دیا جائے اور وہ ان پر اٹھنے والے اخراجات بھی برداشت کریں۔ اور اس التوا کے باعث وہ تمام شیڈول upset ہو جائے اور بچے اگلے سال داخلہ لینے کے لئے انتظار کرتے رہیں۔ اور ان کا ایک سال ضائع ہو جائے۔ میں عرض کروں گا کہ اس تحریک میں خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ ایک رمضان المبارک مہینہ، دوسرا لوڈ شیڈنگ اور تیسرا ہے گرمیاں جناب والا نہ تو رمضان شریف کے مہینہ کو ہم اپنے طریقہ کار سے نکال سکتے ہیں۔ نہ گرمیوں کو اپنے ملک سے نکال سکتے ہیں۔ نہ لوڈ شیڈنگ کو یہ ایک ایسی آفت ہے جس پر کنٹرول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن وہ فوری طور پر ہمارے بس میں نہیں ہے پانی کی کمی کی وجہ سے پیدا شدہ حالات حضرات کے سامنے ہیں تحریک میں مندرج باتوں کی تردید کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ جس وقت یہ امتحانات ہو رہے ہونگے رمضان المبارک کا مہینہ گزر چکا ہوگا ان کا یہ مفروضہ

قطعی غلط ہے۔ دوسری بات لوڈشیڈنگ کی ہے جب یہ امتحانات شروع ہوں گے۔ اس وقت برسات کا مہینہ شروع ہو گا - اور برسات کی وجہ سے لوڈشیڈنگ میں کمی واقع ہو جائے گی - اور اس وقت گرمی میں بھی کمی آئے گی - اگر نہ بھی ہو تو یہ عذر کافی نہیں ہے کہ امتحانات ملتوی کئے جائیں - ہم اپنے تمام شیڈول کو اس کی نذر کر دیں - اور ان طلباء کو نظر انداز کر دیں جو دیہاتوں میں کچے دئیے کی روشنی میں بغیر بجلی کے پڑھتے ہیں - ایسے چند طلباء کی خاطر جن کا ارادہ ان باتوں کا سہارا لے کر امتحان دینے کا نہیں ہے - ان دیہاتی بچوں کا سال اس طرح ضائع کرنا کسی طور پر مناسب نہیں ہے اس تحریک میں یہ جو بیان دیا گیا ہے یہ مفاد عامہ میں نہیں ہے -بچوں کے اور والدین کے مفاد میں نہیں ہے۔ کہ ان کا ایک سال ضائع ہو جائے - اور ان کو ایک سال زائد کا خرچہ برداشت کرنا پڑے۔ یہ تو واقعات کی بات ہے - تیسری بات میں عرض کروں گا جناب بلکہ میں تو اس کو بجا طور پر فخریہ انداز میں کہوں گا کہ یہ موجودہ حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے - جو گذشتہ دنوں محنت کی گئی ہے - اس شیڈول کو واپس لانے میں یہ بہت بڑا کارنامہ ہے - ورنہ تو یہ امتحانات اس طرح تاخیر سے ہوتے تھے کہ اس بات کا سہارا لیتے ایک ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر جاتا بلکہ میڈیکل کالجز اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں ایک سال اس کو Behind the Scheaule لے گئے ہیں - اور جب یہ پتہ چلتا ہے کہ 1985 کا امتحان 1987 میں ہو رہا ہے - جو کہ سال 1985 میں due تھا - اس میں جب اس کو ڈگری ملتی ہے تو اس پر لکھا ہوتا ہے کہ امتحان 1987 برائے 1985ء امتحان 1987ء میں ہوتا ہے - تو غیر ممالک کی یونیورسٹیاں جب یہ ڈگری دیکھتی تھیں تو انگلیاں منہ میں رکھ لیتی تھیں کہ یہ کونسا ملک ہے جس میں سال 1985ء امتحان کو 1987ء لکھا جاتا ہے - یہ کیسی ڈگری ہے - چنانچہ وہ اس کو ماننے سے انکار کرتے تھے - ہم نے اس کا قلع قمع کرنے کے لئے اس کو ختم کرنے کے لئے اور اس شیڈول کو واپس لانے کے لئے بے حد کوشش کی ہے - اس بارے میں میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے فاضل ممبران ہماری اس کاوش کو قابل ستائش گردانیں - (نعرہ ہائے تحسین) دوسری بات یہ کہ تحریک میں جو بات کی گئی ہے اس سلسلہ میں عرض کرونگا کہ نہ تو کوئی خلاف ورزی کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی ایسی بات امن عامہ کے خلاف پیدا ہوئی ہے -قانون کے تحت میں قانونی نقطہ نظر سے عرض کروں گا کہ یہ تحریک التوائے کار نہیں بنتی عرض کروں گا کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے کے متعلق قاعدہ نمبر 67 میں درج

ہے - کسی ایسے واضح معاملہ پر جو کہ حالیہ واقعات کے متعلق ہو اور فوری اہمیت عامہ کا حامل ہو بحث کرنے کی غرض سے اسمبلی کی کارروائی کے التوا کی تحریک سپیکر کی رضا مندی سے پیش کی جا سکتی ہے -

میں عرض کروں گا کہ یہ شیڈول سال 1984ء دسمبر سے ہمارے بچوں کے نوٹس میں ہے کہ ہمارا امتحان کب ہو رہا ہے - ان کے لئے ہم نے تو یہ اہتمام کر دیا ہے کہ وہ بچے داخلہ کے وقت ہی یہ جان لیں کہ ان کا امتحان کب ہونا ہے تاکہ کسی ابہام کی ضرورت نہ رہے - اس لئے یہ نہ تو فوری اہمیت عامہ کا واقعہ ہے اور نہ ہی اس بارے میں کسی واضح معاملہ پر فوری بحث کی ضرورت ہے - اس کے بعد

روحال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اور فوری اہمیت عامہ کے حامل کسی واضح عاملہ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کے التوا کی تحریک کرنے کے حق پر مندرجہ ذیل قیود عائد ہونگی اس میں باقی تو غیر متعلق ہیں

تحریک ایسے معاملہ کے متعلق ہو جو کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہو -

یہ دسمبر 1984ء کی بات ہے - جب تاریخ مقرر کی گئی تھی تحریک کا تعلق حکومت سے متعلق ہے یہ درست ہے - اور یہ بات مفاد عامہ میں بھی نہیں ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اس مفروضہ کا کہ اس دوران بجلی کی لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی - کیا جواز ہے بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ برسات ہوگی اس پر پانی بھی آئے گا اور بجلی بھی ہوگی - گرمی کا علاج تو جناب میرے پاس نہیں ہے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ تمام باتیں مفروضے پر مبنی ہیں - اور یہ واضح معاملہ اور recent occurence نہیں ہے - بلکہ دسمبر 1984ء کی بات ہے - مفاد عاملہ کے خلاف ہے اور ان پڑھنے والے بچوں کے مفاد کے خلاف ہے غریب والدین کے خلاف ہے کیونکہ ایک سال مزید انتظار نہیں کرسکتے ہیں - اور نہ خرچہ برداشت کر سکتے ہیں - اس لئے میں اپنے فاضل رکن سے درخواست کروں گا کہ ان واقعات کی روشنی میں وہ اول تو یہ تحریک واپس لیں ویسے بھی تحریک آوٹ آف آرڈر ہے شکریہ جناب -

* * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

* * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * *

* * * * * * * *

* * * *

* * * * * * * *

* * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * *

* * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * *

* * * * * * * *

*

* * * * *

* * * * * * * *

*

* * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

* * * * * * * * *

* * * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

مسٹر سپیکر — You please take your seat

مخدوم زادہ سید حسن محمود — جناب سپیکر میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ ساری کارروائی expunge کی جائے -

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر — ایوان کو منظور ہے - (اتفاق ہے آپ کو)

آوازیں — (ہاں)

مسٹر سپیکر — یہ ساری کارروائی حذف کی جائے ، جی مہر صاحب

مہر ظفراللہ خان بھروانہ — پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جس گراؤنڈ اور جس بناء پر معزز رکن نے یہ تحریک پیش کی ہے -

* * * * * (بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

رانا پھول محمد خان — جناب والا آپ کی رولنگ آ جانے کے بعد ان کو اس پر بولنے کا حق ہے -

---

(بحکم جناب سپیکر کارروائی حذف کی گئی)

سہر ظفراللہ خان بھروانہ — وہ رولنگ تو ان خاص الفاظ کے متعلق ہے اس پر ، عمل ہوگیا میں گزارش کروں گا کہ انہوں نے اپنی تحریک تین بنیادوں پر پیش کی ہے (1) گرمی (2) رمضان شریف (3) لوڈ شیڈنگ تو میں یہ عرض کروں گا کہ نہ تو گرمی پوچھ کر آتی ہے کہ میں دسمبر میں آؤں یا جون میں آؤں اس کا تو ایک وقت مقرر ہے گرمی بھی ہمیشہ آتی ہے نمبر 2 - رمضان شریف کا بھی ایک طریقہ ہے کہ ہر سال دس دن پہلے آتا ہے ، اور وہ بھی یہ نہیں کہ رانا صاحب سے پوچھ کر آئے کہ میں اب آؤں یا نہ آؤں - اور تیسری بات لوڈ شیڈنگ سے متعلق ہے اور یہ تینوں باتیں تحریک التواء کیلئے درست نہیں ہیں ، اسلئے میں یہ عرض کروں گا کہ اصول اور قانون کے مطابق یہ تحریک التواء درست نہیں ہے

مسٹر سپیکر — اس تحریک التواء کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے اور اس کی وجوہات یہ ہیں کہ یہ نہ تو حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ کی نشاندہی کرتی ہیں اور نہ ہی یہ مفاد عامہ میں ہیں (نعرہ ہائے تحسین) ۔

محترمہ بشریٰ رحمان صاحبہ کی ایک تحریک التواء ہے ۔

پی آئی اے کی پروازوں میں درآمد شدہ مکھن کی ترسیل

بیگم بشریٰ رحمان — جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک واضح اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے مسئلہ یہ ہے کہ " روز نامہ جنگ " مورخہ 28 مئی 1985ء کی خبر کے مطابق ، قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران وفاقی وزیر متعلقہ نے ایک سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ پی-آئی-اے کی پروازوں میں درآمد شدہ مکھن اسلئے دیا جاتا ہے ، کہ مقامی مکھن لیبارٹری ٹیسٹ کے بعد صحت کیلئے نقصان دہ پایا گیا ہے ، اہمیت عامہ کے متعلق اس سنسنی خیز انکشاف کے بعد عوام میں سخت تشویش اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے جس سے صوبے کے عوام میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ، لہذا اس مسئلہ کو فوری طور پر اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے ۔

جناب والا میں اپنے اس موقف کی وضاحت میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ کھانے پینے کی اشیاء کا سب سٹینڈرڈ ہونا یا ان میں ملاوٹ کرنا ویسے

ہی ایک جرم ہے ۔ انسانی زندگیوں سے کھیلنا دنیا کا سب سے بڑا سنگین جرم ہے اور اس پر یہ کہ مکھن ایک ایسی چیز ہے جو علی الصبح ہمارے معصوم بچے سکولوں اور کالجوں میں جانے کے لئے ناشتے میں زیادہ تر استعمال کرتے ہیں یعنی یہ وہ خوراک ہے جو ہم نئی نسل کو پروان چڑھانے کیلئے استعمال کرتے ہیں ، اگر پی ۔ آئی ۔ اے جیسے ذمہ دار ادارے کی طرف سے یہ خبر آتی ہے کہ یہ مکھن صحت کیلئے نقصان دہ ہے اور وہ پی ۔ آئی اے کی پروازوں میں درآمد شدہ مکھن دیتے ہیں ، تو میں متعلقہ محکمہ سے یہ پوچھتی ہوں کہ وہ لوگ جو پی ۔ آئی ۔ اے میں سفر کرتے ہیں کیا وہ کسی خاص مٹی سے بنائے جاتے ہیں یا عرش معلیٰ سے اتر کر آتے ہیں کہ ان کیلئے تو بطور خاص باہر سے مکھن منگوایا جاتا ہے ، لیکن ہمارے لوگ غریب لوگ ، متوسط طبقے کے لوگ اور ہمارے بچے جن کا انحصار اسی تھوڑے سے مکھن پر ہے ، کیونکہ ان کو خوراک میں باقی چیزیں مہیا نہیں ہوتی ہیں ان کو یہ مکھن کیوں دیا جاتا ہے ؟ یا اسے بازار میں بیچنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے یا اسے بازار میں رکھنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے ؟ جناب والا بہت پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک بار جب ڈالڈا گھی بازار میں یا ہمارے معاشرے میں یا کھانے پینے کیلئے رسمی طور پر آیا تھا اس وقت ہماری مجبوری بن گئی تھی کہ دیسی گھی نہ ملتا تھا اور ہم نے ڈالڈا کو ایجاد کیا تھا ۔

تو اس وقت بھی بہت سے ٹیسٹ ہوئے تھے اور مختلف قسم کی باتیں ہوئی تھیں اور ہم نے اخباروں میں پڑھا تھا اور یہ بھی کہا گیا تھا کہ اس کا تجربہ چوہوں پر کیا گیا ہے اور جن چوہوں پر ڈالڈا گھی کا تجربہ کیا گیا ہے وہ کچھ عرصہ کے بعد اندھے ہوگئے تھے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ صرف ایک خبر ہی تھی جس کو بہت مزے لے لے کر پڑھا گیا تھا ۔ کیونکہ اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ بے شمار کمپنیاں نکل آئیں اور بے تحاشہ گھی کے brand بازار میں آگئے ۔ اب بہت دنوں کے بعد ہمیں اپنی نئی نسل کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی صحت کیسی ہے ۔ اس میں سے ہر تیسرے بچے نے عینک لگا رکھی ہے ۔ کیا یہ اس ڈالڈا کا کرشمہ ہے ۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ زمانے کے اتفاقات ہیں یا غیر صحت غذا استعمال کرنے کا نتیجہ ہے پچھلے دنوں پھر ڈالڈا کے بارے میں اسی قسم کی خبریں آنے لگی تھیں اور ان کو دبایا جانے لگا تھا ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک اور خبر معصوم بچوں کے کھانے پینے کی اشیاء کے بارے میں آئی کہ ان کے لیے جو ٹافیاں اور چاکلیٹ بنائے جاتے ہیں ان میں کوئلہ

پیس کر ڈال دیا جاتا ہے - مجھے حیرت ہوتی ہے اور میں سوچتی ہوں کہ معصوم بچوں کے لیے صاحب اولاد کے دل انصاف طلب ہیں ایک بار ایک ڈبل روٹی کی کمپنی کے بارے میں یہ لکھا گیا تھا کہ وہ بھی مضر صحت اشیاء اس میں استعمال کرتے ہیں - جناب والا میں دور کیوں جاؤں میری اپنی یہ بات ہے کہ جس دن سے میں نے یہ خبر پڑھی ہے - میں نے اپنے گھر میں ہمسائیوں میں اور عزیزوں میں منع کر دیا ہے کہ یہ مکھن نہ کھایا جائے جب تک کہ کوئی مستند خبر اس کے بارے میں دوبارہ نہیں آتی - اس کے لیے میں پورے ایوان کو یہ دعوت دیتی ہوں کہ وہ اپنا اظہار خیال کریں - پہلے ہی ہمیں کچھ نصیب نہیں ہے - بجلی ہمارے مقدر سے نکل گئی ہے - پانی کے لیے ہم ترس گئے ہیں - گھی ہمارے پاس اچھا نہیں ہے - سبزیاں ہم درآمدی بیجوں سے اگاتے ہیں - بھنڈی کا وہ مزا نہیں ہے - کریلا ایسا کڑوا نہیں ہے جیسی ایوان میں بحث ہوتی ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا - آٹے کی کیا بات پوچھتے ہیں - ہمارے بچپن میں ایسا ہوتا تھا کہ تندور سے جب روٹی لگ کر آتی تھی تو اس کی خوشبو سے ہی اشتہا تیز ہوجاتی تھی اب یہ عالم ہے کہ ہم روٹی کو توڑ کر دانتوں تلے دباتے ہیں اور اس سے بار بار پوچھتے ہیں کہ آیا تو روٹی ہے یا کوئی اور چیز ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دیں کہ بیس تیس سال پہلے کی روٹی کا مزہ آج کے آٹے میں ہے تو میرا خیال ہے کہ میں اپنی یہ تحریک بھی واپس لے لوں گی - حقیقت یہ ہے کہ آٹے کا کچھ اور رنگ ہو گیا نمک کا نمک کہیں چلا گیا ہے - مرچ کی سرخی حالات نے لے لی اگر ہمارے پاس کچھ تھا تو وہ ہماری زمین تھی اس زمین سے کچھ اگتا تھا اور پاکیزہ بھی ہوتا تھا صاف بھی ہوتا تھا اور ہم کھاتے بھی تھے اب یہ عالم ہے کہ ہماری زمین کو غیر ملکی کھاد کی ضرورت پڑ گئی ہماری بیماریوں کو ولائتی دواؤں کی ضرورت پڑ گئی -

راجہ خلیق اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - یہ adjournment motion ہو رہی ہے یا تقریر ہو رہی ہے -

پارلیمانی سیکرٹری - اتنی اچھی خوشبو پھیلائی جا رہی ہے معزز رکن adjournment motion پر پتہ نہیں کیوں نہیں معطر ہوئے -

بیگم بشریٰ رحمٰن ۔ جناب والا میں عرض کرنا چاہتی ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ adjournment motion پر اظہار خیال کیا جا سکتا ہے ۔

راجہ خلیق اللہ خان ۔ لیکن جو short statement ہوتی ہے وہ to the point ہوتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ لیکن اس میں to the point ہونا ضروری ہے ۔

میاں محمود احمد ۔ مکھن لگانے والی بات ہو سکتی ہے مکھن کھانے والی بات یہاں پر نہیں ہو سکتی ۔

بیگم بشریٰ رحمٰن ۔ جناب میں فاضل رکن کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یاد دلا دیا کہ مجھے to the point ہونا چاہیے ۔ بات یہ ہے کہ میں بول رہی تھی تو کسی فاضل رکن کو ٹوکنے کا حوصلہ نہیں تو ہوتا اگر وہ کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے تو بول سکتے تھے ۔ میں تو substandard food اور ملاوٹ کے اوپر بات کو رہی تھی جو مکھن کے زمرے میں آتی ہے ۔ اس لیے میں اب یہ معاملہ ایوان کے سپرد کرتی ہوں کہ اس پر علمائے دین و شریعت کیا کہتے ہیں ۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ جناب والا میں جواب دیتی ہوں ۔

چوہدری ممتاز حسین ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا بیگم صاحبہ نے اس موضوع پر بولنے کے لیے ایوان کو دعوت دی تھی ۔ میں اسی سلسلہ چند الفاظ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب سپیکر ۔ بیگم صاحبہ چوہدری صاحب کہہ لیں پھر آپ ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب ۔ ابھی تحریک التوا admit نہیں ہوئی ۔ ابھی تو انہوں نے پیش کی ہے اگر آپ permission دیتے ہیں کہ یہ in order ہے تو پھر ایوان کے معزز اراکین اس پر اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ لاء منسٹر صاحب درست فرماتے ہیں آپ تشریف رکھیں بیگم صاحبہ آپ فرمائیے ۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ ۔ جناب والا جو خبر ابھی محترمہ بشریٰ رحمٰن نے

بی-آئی-اے- سے منسوب سنائی ہے - میں سمجھتی ہوں کہ یہ بات درست نہیں ہے اور نامعلوم بی-آئی-اے- نے کہاں سے مکھن کا تجزیہ کرانے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے ہاں ہمارے صوبے میں یا پاکستان میں بنا ہوا مکھن جراثیم سے پاک نہیں ہے اس لیے وہ اسے استعمال نہیں کرتے میں سمجھتی ہوں کہ یہ خبر حقائق پر مبنی نہیں اس وقت پنجاب میں جتنی قائم شدہ فیکٹریاں مکھن اور دودھ کا کام کر رہی ہیں مثلاً نون , ملک پلانٹ , گرین ملک پلانٹ ساہیوال , ملک پلانٹ لاہور , پرائم ملک پلانٹ لاہور وغیرہ وغیرہ ان سب میں خود کار مشینیں لگی ہوئی ہیں pasturising مشینوں کے ذریعے یہ مکھن تیار کیا جا رہا ہے جس میں ہاتھ نہیں لگایا جاتا - یہ کام صرف مشینیوں کے ذریعے ہو رہا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس میں جراثیم کے داخل ہونے کا تو شائبہ بھی نہیں - میرا خیال ہے کہ یہ بات بی آئی اے نے شاید اس واسطے کہی ہے کہ انہیں اپنے ملک کا بنا ہوا مکھن خریدنے میں کوئی دشواری ہوگی اور انہوں نے بہانہ بنانے کے لیے یہ بات کر دی - لیکن یہ خبر حقائق سے انتہائی دور ہے - کیونکہ پاکستان میں جو چیزیں بنائی جا رہی ہیں جو بھی فوڈ پروڈکس ہم لوگ تیار کر رہے ہیں ان میں جراثیم شامل ہونے کا کوئی شائبہ نہیں ہو سکتا -

آوازیں - ملاوٹ ہے ملاوٹ ہے -

جناب سپیکر بیگم صاحبہ اب آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے -

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے ٹھیک ہی ہوگا اور بی-آئی-اے- بھی اتنا غیر ذمہ دار ادارہ نہیں ہے کہ بغیر کسی ثبوت کے ایسی خبر باہر نکل دے ایک بات انہوں نے فرمائی ہے کہ خود کار مشینیں ہیں جہاں پر ہاتھ لگائے بغیر یہ چیزیں تیار ہوتی ہیں - ہم نے پہلے بھی ایک کمپنی کے بارے میں پڑھا تھا جہاں ڈبل روٹیاں ہاتھ لگائے بغیر بنائی جاتی ہیں- ادھر جا کر دیکھا تو وہ پاؤں سے آٹا گوندھ رہے تھے -

(قہقہہ)

جناب سپیکر - اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ہوں کہ adjournment motion پر جو نصف گھنٹہ ٹائم دیا جاتا ہے تو وہ ختم ہوا

ہی چاہتا ہے اور اگر ہمیں اس adjournment motion پر کوئی decision لینا ہے تو بیگم بشریٰ رحمٰن فرمائیں وزیر صاحبہ کے بیان کے بعد کیا آپ اس پر مضر ہیں -

سیدہ ساجدہ نیر عابدی - سر انھوں نے کچھ فرمایا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس بات کا جواب دوں -

جناب سپیکر - جی جواب دینے سے بات نہیں بنے گی اگر بیگم صاحبہ اس کو واپس لینا چاہیں تو ابھی فیصلہ ہو سکتا ہے اگر واپس نہ لینا چاہیں تو پھر مجھے اس کو pending کرنا پڑے گا - بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں - جی فرمائیں آپ اگر آپ اس کو withdraw کریں تو ابھی decision ہو سکتا ہے - ورنہ اس کو pending کرنا پڑے گا -

بیگم بشریٰ رحمٰن - جناب والا یہ بہت سنگین مسئلہ ہے اور ہم نے کچھ لوگوں کو جا کر جواب دینا ہے - ہم اس کو واپس نہیں لے سکتے -

جناب سپیکر - تو اب اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے - تاکہ چوہدری اکرام الحق کی تحریک التوا پر بحث کی جائے اس کے بعد جو وقت بچے گا اس میں سب سے پہلے اس کو take up کریں گے - تو اس کے لیے ایک گھنٹے کا ٹائم مقرر کیا گیا ہے چوہدری اکرام الحق صاحب اس پر بحث کا آغاز کریں گے -

چوہدری اکرام الحق - جناب والا میری adjournment motion مورخہ 9 جون -

جناب فضل حسین راہی - پوائنٹ آف آرڈر جناب ، میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا تھا کہ آپ دو گھنٹے بحث کے لیے مقرر کر سکتے ہیں ، اس میں دو گھنٹے بھی قانون کے مطابق مقرر ہو سکتے ہیں میرا خیال ہے یہ مسئلہ ایسا ہے کہ پولیس جو کچھ کر رہی ہے اس کے لیے دو گھنٹے بھی تھوڑے ہیں -

جناب سپیکر - راہی صاحب میری بات سنیں - میری طرف توجہ دیں - آج آخری دن ہے ہمارے پاس کئی ریزولیوشن ہیں - آپ کی تحاریک التوائے کار ہیں - تو اس مسئلہ میں بڑے سوچ بچار کے بعد وقت مقرر کیا گیا ہے - ایک گھنٹہ میں

میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پہ سیر حاصل تبصرہ کر سکیں گے -

جناب فضل حسین راہی - 38 سالہ کارکردگی کا ایک گھنٹہ میں جائزہ نہیں لیا جا سکتا - یہ پولیس کا معاملہ ہے - اگر کوئی اور محکمہ ہوتا اور پولیس کا معاملہ نہ ہوتا تو ایک گھنٹہ کافی ہو سکتا ہے - اس پہ تو اگر آپ ایک دن بھی رکھیں تو کم ہے - میری یہ گذارش ہے کہ دو گھنٹے رکھیں - قانون کے مطابق اگر آپ دو گھنٹے مقرر کر دیں تو پولیس کا صرف ایک پہلو یعنی عیدی وصول کرنے کو زیر بحث لایا جا سکتا ہے -

کیونکہ عیدی وصول کرنے کے مختلف طریقے ہیں اور ان کے یہ طریقے بہت زیادہ ہیں

جناب سپیکر - ابھی آپ تشریف رکھیں - اس سلسلہ میں ایک گھنٹہ مقرر کر دیا گیا ہے - ضرورت ہوئی تو اس میں اور اضافہ کیا جا سکتا ہے -

جناب رانا پھول محمد خاں - میں جناب کی وساطت سے محرک کی تقریر کرنے سے پہلے ان تک یہ اخبار پہنچانا چاہتا ہوں - جس میں لکھا ہے کہ سیالکوٹ ایم ایم وی آئی کا کارنامہ - مجھے ابھی باہر سے یہ اخبار کسی نے بھیجا ہے - مجھے پتہ نہیں کس نے بھیجا ہے - ڈرائیوروں کو وسیع پیمانے پر سفارشی کارڈ اور رقعے جاری کرنے کے سکینڈل کا انکشاف وہیں ڈرائیور نے جیب سے رقعہ نکال کر کیا - گاڑی صاحب بہادر کی ہے -

جناب سپیکر - یہ کیا آپ نے پڑھنا شروع کر دیا -

رانا پھول محمد خاں - ایک آفیسر کی گاڑی - - - اس کے متعلق تو کس نے اخبار بھیجا ہے - میں جناب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں -

ٹریفک پولیس کی جانب سے عیدی کی وصولی

جناب سپیکر - یہ irrelevent ہے - تشریف رکھیں رانا صاحب-

جناب سپیکر - چوہدری صاحب بحث کا آغاز کیجئے -

چوہدری اکرام الحق رانجھا - جناب سپیکر - معزز خواتین و حضرات میری یہ تحریک التوائے کار

"Pakistan Times" کی ایک خبر جو مورخہ 9 جون کو قصبہ کھاریاں کے نمائندے نے دی تھی کہ پولیس کے ملازمین اور چند دوسرے سرکاری ملازمین نے عید کی آمد پر ٹرک، بس اور ویگن ڈرائیوروں سے عیدی وصول کرنا شروع کر دی ہے۔ ٹرانسپورٹرز اور ٹرانسپورٹر ورکرز اس سلسلہ میں سخت پریشان ہیں۔ جناب والا بنیادی طور پر یہ عیدی corruption کی زد میں آتی ہے جو کہ آج سے کچھ عرصہ پیشتر صرف پٹواری اور تھانیدار کا حصہ سمجھی جاتی تھی۔ لیکن اب وہ محکمہ جات جن کا نام کچھ عرصہ پیشتر نہایت تقدس سے لیا جاتا تھا غالباً پٹواری اور تھانیدار سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ میں اس کے متعلق تو کچھ عرض نہیں کروں گا لیکن عید کی آمد کے دنوں میں پولیس کا جو رویہ ٹرانسپورٹروں کے ساتھ ہے وہ نہایت ہی ناموزوں ہے اس معزز ایوان کے اراکین اکثر سفر کرتے رہتے ہیں۔ آپ دن کو یا رات کو کسی ہائی وے پر چلے جائیں۔ ہر دس میل کے فاصلے پر ٹریفک پولیس والے یا متعلقہ تھانے والے اپنے کیمپ لگا کے بیٹھے ہونگے اور ٹرکوں، بسوں اور ویگنوں کو ٹریفک چیکنگ کے بہانے روک روک کر ان سے پیسے وصول کئے جارہے ہونگے۔ یہ ایک کھلی دھاندلی ہے جو نہ صرف عوام کے نوٹس میں ہے بلکہ پولیس کے اعلیٰ حکام کے نوٹس میں بھی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں موثر کارروائی ابھی تک نہیں کی گئی اور نہ کی جارہی ہے۔ میں متعلقہ وزیر جو کہ وزیر اعلیٰ بھی ہیں کی خدمت میں گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح پچھلے دنوں سندھ کے واقعات کے پیش نظر ٹریفک کو regulate کرنے کے لئے پولیس تو مقرر کی گئی تھی لیکن ٹریفک چیک پر Freeze لگا دیا گیا تھا اسی طرح عید کے دنوں میں ٹریفک چالان پر اور ٹریفک چیک پر Freeze لگا دیا جائے۔ اور پولیس کا کام صرف traffic regulation رہ جائے چیکنگ کا کام ختم کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ چیکنگ کے بہانے رشوت وصول کی جاتی ہے۔ ٹریفک ڈیپارٹمنٹ میں 4 سال پہلے موٹاٹن موٹر وہیکل انسپکٹرز جن کو ایم ایم وی آئی کہا جاتا ہے مقرر کئے گئے۔ اور ضلع کے statistics یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کو لگانے کے بعد ٹریفک کے حادثات میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ رشوت کے ریٹ مزید بڑھ گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں بھی مجھے وزیر اعلیٰ سے درخواست کرنی ہے کہ وہ موثر کارروائی کر کے ان پر چیک لگائیں تا کہ رشوت کا خاتمہ ہوسکے۔ تو ڈرائیور حضرات اور ٹرانسپورٹر حضرات سکون کا سانس لے سکیں۔

مجھے صرف یہی عرض کرنا تھا اس سلسلہ میں میں باقی معزز اراکین سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنی آرا حکومت کو پیش کریں ۔ شکریہ

راجہ جاوید اخلاص - جناب سپیکر میں جناب اکرام الحق صاحب کی پر زور حمایت کرتے ہوئے اس ضمن میں چند گذارشات پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ ، پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ اپنے عملے کی بد دیانتی کی وجہ سے ناکام ہو چکی ہے ۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن)

ایک معزز رکن - ہر ممبر کا وقت مقرر کر دیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر - ایک گھنٹہ ٹائم مقرر ہے ۔ رولز کے مطابق اس میں 10 منٹ ہوتے ہیں عام مقرر کے لئے ۔ محرک یا متعلقہ منسٹر 20 منٹ تک بول سکتا ہے ۔ اس بحث میں اگر زیادہ اراکین حصہ لینا چاہتے ہیں تو وقت 5 منٹ کر لیتے ہیں ۔

راجہ جاوید اخلاص - اپنے عملے کی بد دیانتی کی وجہ سے حکومت خسارے میں جا رہی ہے اور تقریباً فیل ہو چکی ہے ۔ اور ٹرانسپورٹ کا نجی شعبہ ٹریفک پولیس کو فیل کرنے پر تلا ہوا ہے ۔ جناب والا پرسوں جس دن تحریک پیش ہوئی تھی وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ اس ضمن میں کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا گیا ۔ تو میں جناب وزیر قانون صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ ابھی وہ میرے ساتھ ایک گھنٹہ کے لئے چلیں ۔

جناب ممتاز احمد ستیانہ - میں معزز اراکین سے گذارش کروں گا کہ چیف منسٹر صاحب کو ہماری گذارشات سننے کا موقع دیں اور یہ کام پھر کسی وقت تک اٹھا رکھیں ۔

(راجہ خلیق اللہ خان صاحب جناب وزیر اعلیٰ سے بات کر رہے تھے) ۔

جناب ڈپٹی سپیکر - میں راجہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ دوسروں کے لئے تو قانون کا حوالہ بہت دیا جاتا ہے ، وہ خود بھی قانون کا خیال کر لیا کریں ۔ سپیکر جب بات کر رہے ہوں تو ان کے اور فاضل مقرر کے درمیان سے نہیں گذرنا چاہیئے ۔

راجہ جاوید اخلاص - اگر یہ کچھ دیر کے لئے ہمارے ساتھ چلیں تو میں ان کو کم از کم ایک گھنٹے میں مختلف فاصلوں پر کھڑے ٹرکوں

کی کھڑکیوں اور ویگنوں کی کھڑکیوں کے ساتھ لٹکتے ہوئے پولیس ملازمین ان کو دکھا سکتا ہوں ۔ اور یہ آج کا معاملہ نہیں ، یہ صرف رمضان شریف میں نہیں ہوتا بلکہ سارا سال یہ سلسلہ جاری رہتا ہے ۔ ناقص چیکنگ کی وجہ سے حادثات رونما ہوتے ہیں , قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں ۔ اگر پولیس اس میں کچھ مثبت کردار ادا کرے ۔ اپنے لالچ کر کم کر لے گاڑی کے واجبات چیک کرے ، لائسنس چیک کرے تو اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن ایسا کرنے کی بجائے وہ ماہانہ fixed rates ٹرانسپورٹر سے وصول کرتے ہیں اس کا وہ چالان نہیں کرتے اور جو گاڑی ان کو ماہانہ فیس ادا نہیں کرتی اس کے وہ چالان کر دیتے ہیں ۔ بلکہ ٹرانسپورٹروں کو نہ صرف اس ذریعہ سے تنگ کیا جاتا ہے بلکہ اکثر اوقات جب بیرون ملک سے کوئی سربراہ مملکت تشریف لاتے ہیں تو ان کے استقبال کیلئے جو بسیں مقرر کی جاتی ہیں یعنی جو حد مقرر کی جاتی ہے یعنی فلاں شہر کے لئے دس بسیں مقرر کی جائیں تو ٹریفک پولیس یہ کرتی ہے کہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کم از کم 200 بسوں کو پکڑ لیتی ہے اور دس کو رکھ لیتی ہے باقی 190 یا ڈھائی سو بسوں سے پیسے لیکر چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ یہ بہت ہی بڑی زیادتی ہے ۔

میاں محمد اسحاق - پوائنٹ آف آرڈر سر

جناب ڈپٹی سپیکر - پہلے میاں صاحب کھڑے ہیں پوائنٹ آف آرڈر پر ان کو بات کرنے دیں ۔ جی میاں صاحب ۔

میاں محمد اسحاق - میں اپنے فاضل دوستوں سے درخواست کروں گا کہ پولیس کی ان زیادتیوں پر تنقید تو کی جانی چاہیئے مگر ساتھ ساتھ تجاویز بھی دینی چاہئیں اس سے پہلے بھی جو حضرات یہاں بیٹھے رہے ہیں وہ پولیس کی زیادتیوں کے رونے روتے رہے ہیں لہذا اس کے لئے ہمیں کوئی ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرنا ہے تاکہ نمائندہ عوام کو بتا سکیں کہ ہم نے یہاں بیٹھ کر ان کے مفاد میں عملی طور پر کیا کچھ کیا ہے کیونکہ جب تک ٹھوس طریقے سے عمل نہیں ہو گا تو نتائج بھی مثبت نہیں نکلیں گے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ٹھیک ہے جناب آپ تشریف رکھیں ۔

راجہ جاوید اخلاص - جناب والا پچھلی دفعہ قربانی کی عید پر میں نے یہاں بکرے بھیجے اور وہ میں نے ٹرک میں سوار کئے ٹرک والوں نے مجھ سے 400 روپے فالتو لئے کہ یہ ہم نے پولیس والوں کو دینے ہیں میرے آدمی ساتھ تھے تو ان سے کسی نے نہیں لئے ۔ تو ٹرانسپورٹروں کی دھاندلیوں سے بھی بچایا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر - اخلاص صاحب آپ ذرا مختصر کر دیں -

جناب جاوید اخلاص - میری یہ گزارش ہے کہ اس میں نہ صرف چھوٹا عملہ ملوث ہے بلکہ ایم-ایم-وی - آئی حضرات بھی ملوث ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر - ایک منٹ سردار صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتے ہیں -

سردار محمد صادق خان - پوائنٹ آف آرڈر سر جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب جملہ وزرا صاحبان اور معزز اراکین کی خدمت میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ لفظ رشوت انگریز ساتھ لے گئے ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

سردار محمد صادق خان - ایک منٹ میری عرض سنئیے ''رشوت'' کا لفظ ختم ہوگیا ہے اور اب سرداری چل رہی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں آپ اپنی باری پر بات کرسکتے ہیں - اخلاص صاحب آپ ذرا مختصر کریں

جناب جاوید اخلاص - نجی شعبہ ان پرائیویٹ ٹرانسپورٹروں سے سخت تنگ آچکا ہے کئی بار وہ ہم سے بھی اپیلیں کر چکے ہیں کہ اب جبکہ نمائندہ حکومت برسراقتدار آچکی ہے اس کے باوجود کوئی فرق نہیں پڑا تو جناب ہم وزیر اعلیٰ سے درخواست کریں گے کہ وہ اس ضمن میں ایک کمیٹی مقرر کریں جو اپنی سفارشات اس ہاؤس کو پیش کرے تاکہ چیکنگ کو آسان بنانے اور رشوت کے خاتمہ کیلئے تدابیر اختیار کی جا سکیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - جی راہی صاحب -

چوہدری فضل حسین راہی - جناب سپیکر صاحب میں پنجابی وچ گل کرن دی اجازت چاہواں گا -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ جناب ٹھیک ٹھاک اردو بول سکتے ہیں آپ اردو میں بات کریں

چوہدری فضل حسین راہی - نہیں پنجابی میں جناب -

جناب ڈپٹی سپیکر - تو ٹھیک ہے جناب -

چوھدری فضل حسین راھی ۔ جناب اکرام الحق صاحب نے جڑھی ایتھے تحریک التواء پیش کیتی اے او دے وچ اونان نے پولیس دے عیدی لین والے روئیے نوں discuss کرن واسطے کہیا پولیس دے کول عیدی لین دا صرف اک ایہ ای ذریعہ نہیں کہ ٹرک نوں ہتھ دیو بس نوں روک لو انہاں نوں کہو کہ جی نمبر لاو ۔ پولیس اے بسان نوں روک کے ٹرکاں نوں روک کے ڈرائیوراں نوں کہندے نمبر لاو جی اور اونان نوں ایتھوں تک پتہ ہندا اے کہ وہ پبلک دے سامنے ۔ 30 روپے اور ۔ 20 دین تے اڑیا ہوندا اے ۔ اور بعض اوقات چلان ہو جاندا ہے روکاوٹاں پے جاندیاں نیں ۔ اے بڑا ظلم اے اک بندے دا ٹرک پنڈیوں چلا اونے کراچی مال لے کے جانا اے تے اونوں پنجاب دی حدود دے اندر صرف پنجاب دی پولیس اوہدے کولوں عیدی لیندی اے یا پنجاب دی پولیس اودے کولوں نمبر منگ دی اے نہ بلوچستان دے وچ کوئی پولیس منگدی اے نہ سرحد دی پولیس منگ دی اے نہ سندھ دی پولیس منگ دی اے ۔ پنجاب پاکستان دا اک حصہ اے ۔ میں اے کہناں واں کہ آئی جی پنجاب دے ذریعے پولیس اپنا مجبوریاں بارے دسیا جائے تے پنجاب پولیس نوں اپنا مجبور کیتا جائے کہ اس معاملے دے وچ سختی نال اپنا دی نگرانی کیتی جائے کہ کسی اک شہری دی complaint دے اتے فوری طور تے اونوں نوکری توں توں برخاست کیتا جاوے جے اے ثابت ہو جاوے کہ اینج ہویا اے ۔ بعض ڈرائیور اپنا دے روپے توں اپنے اک جاندے نے کہ گورنمنٹ کالج فیصل آباد دی کند دے بالکل سامنے مین روڈ دے اتے اک ڈرائیور نوں اونان روکیا پولیس والے نے اونوں کہیا دس یا وی روپے دا پھڑ پے گیا اونے کہیا نہیں اونے کہیا کہ پھر میں چلان ۔ اونے کہیا میں روکاں گا ڈرائیور نوں روکن واسطے پولیس والا سڑک دے وچ آیا اونے اودے اتے گڈی چڑھا دتی پولیس والے نوں مار کے اوچلا گیا اے ٹھیک اے کہ بعد وچ او پھڑیا گیا ۔ اے اک وکھری گل اے ۔ پر اوہ ڈرائیور پولیس والے دے روئیے توں اینا تنگ آگیا دس باراں روپے دے مسئلے توں کہ اونے اودے اتے گڈی چڑھا کے اونوں مار دیتا اوں اکلی موت سی کہ جیلے آتے ڈرائیور سارے ہی بڑے خوش سن ۔ سارے شہر دے لوگ راضی ہوئے کہ ٹھیک ہے جی ۔ میں اے نہیں کہنا چاہندا کہ لیہ ٹھیک ہویا ایس کرکے کہ پولیس دے وچ کم کرن والے ساڈے بھرا ساڈے بزرگ تے ساڈے سجن نہیں اوہ ساڈے ایس معاشرے دے فرد نہیں پر میں اے ضرور کہنا چاہندا اں اپنا لوکاں دے اتے کوئی ایہو جہا چیک لانا چاہی دا تھانیاں دے وچ کہ اوہ کہلے

اوں تنگ نہ کرسگن اک اینا کول ہور طریقہ عیدی وصول کرن دا اے۔ فیصل آباد دے وچ موٹر سائیکل تے ڈاکہ پے گیا سارے شہر دیاں موٹر سائیکلاں ڈکنیاں شروع کردیتیاں کوئی موٹر سائکل اینان نے چھڈی نہیں اور اس دن پولیس لائن دے باہر موٹر سائیکلاں کھڑی کرنیاں پیاں جدکے ہزاراں موٹر سائیکلاں کھڑی کرن دی جگہ پولیس لائن دے اندر وی موجود ہنگی اے۔ پر اوباہر کھڑی کرنیاں پیاں کیونکہ اینان بہت زیادہ پھڑیاں ہوئل جہاں نوں پاکستان دی حکومت نے نری قرار دتا اے کہ لوڈ شیڈنگ دے وچ وی چلن گے۔ کیونکہ کھانا پینا ہوندا اے اوتھے دس بجے توں بعد پولیس نے جیہاں تے کے کوئی ہوٹل دا مالک پھڑ لیا کوئی دوکان دا مالک پھڑلیا کوئی بیکری دا مالک پھڑلیا کوئی دانشور پھڑلیا۔ اور لیجا کے فیصل آباد دی پولیس اوناں نوں دانشوراں نوں دوکانداراں نوں صرف ایس موقع نوں فائدہ اٹھاندیاں ہویاں کہ جی ملزم پھڑو ملزم جیڑا واردات کرن توں بعد کدے چوک دے وچ نہیں ہندا اے صرف ایس کرکے کہ اینان لوکاں نوں تنگ کیتا جائے اور جیڑے بندے تنگ کون واسطے مگر جاندے آ اوناں نوں کیندے آکہ ایس طرح نے جاناں اے اینان نوں کچھ کڈو سا ڈے نال پنج ست۔ اور او ٹاوٹی کردے اور ٹاوٹی کر ندے آ۔ پولیس والیا دا عیدی وصول کرن دا اک اے وی طریقہ اے ایس توں بعد چوکاں دے وچ کھڑے ہو جان گے رات نوں گیارہ بجے بغیر کسے دے حکم توں تلاشیاں لینیاں شروع کردندے آ۔ ہاتھ کھڑے کرو جی ہاتھ کھڑے کراکے اینان دیاں تلاشیاں لیندے آ۔ جدوں کچھ نہیں نکل دا اے بندہ تلاشی دین والا کیندا اے کہ ہن تے میتوں دس تلاشی لین دی وجہ کی سی توں میری تلاشی کیوں لئی۔ تے او کیندا اے کھوڑے آں والے ڈاکہ پیاسی۔

جناب ڈپٹی سپیکر - راہی صاحب یہ تحریک ٹریفک کے معاملے میں ہے ذرا خیال کریں۔

فضل حسین راہی ٹریفک والے تے monthly لیندے آ۔ نال نال اوناں دی کل بعد دے وچ کر لواں گے۔ میں عرض کر رہیاں کہ اینان دا معاملہ اے کہ عیدی وصول کرنی شروع کر دتی اے معاملہ نہیں کہ ٹریفک پولیس نے کیتی اوناں نے کہیا پولیس نے عیدی وصول کرنی شروع دتی تلاشیاں لیندے آ۔ تلاشیاں جس انداز نال لیندے آ اوہ او قابل تضحیک آ۔ اول عمل جیڑا اور کوئی اختیار نہیں ہونا چاہئی دا پولیس

دے کمے آدمی نوں کہ او سڑک دے اتے کھڑا ہوکے تلاشی لوے - سانڈے پاکستان دا قانون بغیر اختیار کسی دے گھر اندر جاکے اے اجازت نہیں دے سکدا بندے نوں پھڑن دی - او دے تحفظ واسطے قوانین بنے ہوئے آ جیڑے معاشرے نے بنائے آ - اے کوئی قانون دسو جیدے تحت کسی پولیس دے عام آدمی نوں یا پولیس دے ایس پی نوں وی اے اختیار ہوئے - اور اے روز دا معمول آ - سانڈے صوبہ پنجاب دے وچ اے طریقہ کار پولیس دا ٹھیک نہیں - میرا خیال اے پنج منٹ تاں حالے نہیں ہوے -

جناب ڈپٹی سپیکر - جی پانچ منٹ ہوچکے ہیں - یہ بجٹ discussion تو نہیں ہے کہ آپ باتیں کرتے چلے جارہے ہیں -

چوہدری فضل حسین راہی - اک منٹ ہور دے دیو بس - میں مختصر کر لینا واں -

جناب ڈپٹی سپیکر - جی -

چوہدری فضل حسین راہی - میرا بیان اے وا کہ ٹریفک پولیس والیاں نے monthly لگایاں ہویاں - بسان والیاں کولوں مہینے بعد پیسے لندے آ - ٹرکاں دے اگے والیاں کولوں وکھرے اکٹھے پیسے لے لیندے آ اپنیاں اپنیاں دیاں گڈیاں چلدیاں او وکھریاں - جدوں کوئی پولیس والا ہتھ دیندا تے ڈرائیور گڈی روک کے کیندا کہ سارجنٹ دی آ - تے اے چٹ اے - چٹاں کڈ کے وکھاندے آ - اوز سلام کردے تے فال صدے اگے تر جاندے آ - جیڑے بندے کول چٹ نہیں ہوندی اونوں کیندے تو اپتھے بہہ جا انوں پھڑ کے اک ضابطہ ہے کوئی غالباً 13 دا - اوڈے وچ بندے دی گڈی نوں وی تے بندے نوں وی اندر کردیندے آ - جیدے کول چٹ نہیں ہیگی یا جیدے کول پیسے نہیں ہیگے قانون چوکاں دے وچ وک ریا اے - قانون بازاراں دے وچ وک ریا اے - قانون نافذ کرنے والا اک ناہی دا ایہ عمل - میں کہنا پاکستان دے قانون دی خریدوفروخت آ - اے خریدوفروخت بند ہونی چاہی دی اے اے رویہ نہیں ہونا چاہی دا -

جناب ڈپٹی سپیکر - مہربانی راہی صاحب - جی رانا صاحب چوہدری صاحب کے بعد آپ کی باری ہے - جی فرمائیے -

چوہدری ارشاد علی - یہ جو تحریک پیش ہوئی ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ٹریفک پولیس کا ایک یہ بھی فرض ہے کہ وہ over loading کو چیک کرنے over loading [illegible] ضابطہ

ہوگئی ہے - بسوں اور ویگنوں میں over loading جاری ہے اور Tape recorders بھی بدستور چل رہے ہیں - ان کو ضرور چیک کیا جائے ٹریفک پولیس بسوں کو نہیں روکتی صرف ان ٹرکوں کو روکتی ہے جن کے نمبر ان کی کاپی میں درج نہیں ہوتے -

وہ ٹرک چونکہ باہر سے آتے ہیں تو پولیس والے یہ خیال کرتے ہیں کہ شائد ٹرک دوبارہ نہ آئے عیدی کی رقم وصول کرو - چند روز کا واقعہ ہے اوکاڑہ کے قریب ایک حوالدار صاحب ٹریفک نے ایک ٹرک کو روکا اور اس سے عیدی وصول کرنے لگا وہ زیادہ مانگتے تھے اور ٹرک والا کم دیتا تھا آخر وہ بغیر دیئے چل پڑا - پیچھے سے سارجنٹ صاحب آگئے انہوں نے کہا کیا بنا اس نے کہا وہ تو بھاگ گیا ہے وہ اس کے پیچھے لگ گئے راستے میں جاکر اوپر جو آدمی بیٹھا تھا اسکو گولی ماری جو اسکے دائیں طرف پیٹ میں لگی - پھر اس گھناونے جرم کو چھپانے کیلئے واپس جاکر اوکاڑہ میں پرچہ درج کرادیا کہ وہ ہمارے ایک سپاہی کو اغوا کرکے لے جارہے تھے - ایک طرف تو وہ اتنا ظلم کرتے ہیں کہ ان کو گولی تک مار دی دوسری طرف انہوں نے غلط واقعہ کا پرچہ درج کردیا - آپ کسی چوک میں چلے جائیں ہر سپاہی کے پاس ایک خاص ڈائری ہوگی جس میں ان بسوں کے نام اور نمبر درج ہیں جنہوں نے ماہانہ دینا ہے میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے اوکاڑہ میں جسے ہم ٹرانسپورٹر کو کہتے ہیں کہ جناب ہم نے آپ کے لئے اوکاڑہ ضلع بنایا ہے تاکہ انصاف جلدی مہیا ہو جائے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ نے تو ہمارے لئے ظلم خریدا ہے پہلے جو ماہانہ تھا وہ تیس روپے میں گزارا کرلیتے تھے اب ڈیڑھ سو روپیہ ہمیں ادا کرنا پڑتا ہے - یہ جو چیزیں ہیں یہ بڑی ناانصافی پر مبنی ہیں - میں یہ عرض کروں گا کہ اس پر اچھی طرح سے بحث کی جائے اور اسکے متعلق باقاعدہ کمیٹی بنائی جائے اور یہ دیکھے کہ ٹریفک پولیس کا کام کیا ہے اور وہ کر کیا رہی ہے -

جناب شفقت عباس - جناب والا میرے فاضل دوست نے ابھی بیان دیا ہے اسکی میں تھوڑی وضاحت کروں گا -

جناب ڈپٹی سپیکر - یہ وقت وضاحت کیلئے نہیں ہے -

جناب شفقت عباس - جناب والا میں ٹریفک پولیس کی نمائندگی نہیں کررہا - لیکن انہوں نے جو واقعہ بیان کیا ہے وہ ضلع اوکاڑہ سے تعلق رکھتا ہے - اور میرا بھی ہوم ڈسٹرکٹ اوکاڑہ ہے - معزز رکن نے

پولیس سارجنٹ کی بات کی ہے اس میں حقائق کو مکمل طور پر مسخ کیا گیا ہے - اصل حقیقت یہ ہے کہ پولیس والے رات کو چیکنگ کر رہے تھے اور سپاہی اس کے ساتھ ساتھ چیک کرنے کے لئے ٹرک کے اندر داخل ہوا کیونکہ باہر لائٹ نہیں تھی - اس وقت ٹرک ڈرائیور نے ٹرک بھگا لیا - پولیس والوں کے پاس موٹر سائیکل تھا انہوں نے موٹر سائیکل اسکے پیچھے لگایا - ٹرک کے اوپر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا وہ انہیں اینٹیں مارتا رہا اس وقت پولیس والوں نے اپنے ڈیفنس کی خاطر فائر کیا اور وہ فائر اوپر والے آدمی کو لگ گیا - اسکے بعد ایس-ایچ صاحب موقع پر آئے اور انہوں نے تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹرک ڈرائیور کے خلاف پرچہ درج کرنے کا آرڈر دیا اور اس بات کی ذاتی طور پر تحقیق ہو رہی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں - زانا صاحب آپ فرمائیے - سردار صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے - ٹھیک ہے آپ بات کریں -

سردار محمد صادق خان - جناب والا پولیس کے متعلق میری گزارش ہے کہ اسکے متعلق جتنا کچھ کہا جائے وہ بہت کم ہے میں آپ کو اس کی مثال دیتا ہوں جناب سپیکر آپ اس پر ذرا غور فرمائیے گا اور وزیر مال صاحب بھی ذرا غور فرمائیں - ایک پٹواری نے ایک شخص کی زمین لاکھ دو لاکھ میں بیچی اور اس پٹواری نے 25 ہزار روپیہ رشوت لی ہے - مجھے یہ بتائیں کیا یہ رشوت ہے یا حصہ داری ہے - میں نے تو یہ عرض کرنا ہے کہ رشوت ختم ہو چکی ہے - انگریز کے زمانے میں -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تحریک التوا کے متعلق عرض کریں

بیگم فرحت خواجہ رفیق - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا یہ تحریک التوا کے بارے میں بات نہیں کر رہے ہیں -

سردار محمد صادق خان - پولیس کے متعلق میں عرض کروں گا -

تانگے اتنے کھڑے ہوتے ہیں ان کے اڈے بنے ہوئے ہیں سٹینڈ بنے ہوئے ہیں مگر وہ ان کو کچھ نہیں کہتے کیونکہ ان سے monthly باقاعدہ ہوتی ہیں -

باقی جو میں نے وزیر مال صاحب کو مخاطب کیا ہے وہ بعد میں عرض کروں گا لیکن رشوت کے متعلق عرض ہے کہ یہ سب باتیں کرنے کے

باوجود سمجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ 25 تاریخ سے لے کر آج تک رشوت کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ اس تحریک التوا کے متعلق بات کریں- رشوت کو چھوڑ دیں - اگر آپ کے پاس کوئی تجویز ہے تو اس کو بیان کریں -

سردار محمد صادق خان - باقی رہا عید کے متعلق - ان کی عید تو سال میں 365 دن رہتی ہے -

قاضی عبدالحکیم - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اگر اس پر دس دن تک بھی بحث کرتے رہیں تو یہ ختم نہیں ہوگا - ہم نے سوچنا یہ ہے کہ اس کو ختم کیسے کیا جا سکتا ہے - یہ مسئلہ صرف ٹریفک پولیس کا ہے بلکہ یہ مسئلہ ہے پوری قوم کا - یہ مسئلہ پوری انتظامیہ کا ہے آپ اس ضمن میں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ تقریباً اس میں 90 فیصد لوگ ملوث ہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - قاضی صاحب آپ تشریف رکھیں - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

قاضی عبدالحکیم - یہ پوائنٹ آف آرڈر ہی ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ مسئلہ کی اہمیت کے متعلق گفتگو کریں آپ تشریف رکھیں -

بیگم فرحت خواجہ رفیق - جناب سپیکر میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر - ٹھیک ہے - ان کے بعد آپ کی باری آئے گی - آپ تشریف رکھیں -

(قطع کلامیاں)

سردار زادہ صاحب ایک گھنٹہ جو الاٹ ہوا ہے اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر میں ضائع ہوگیا پھر آپ انتظار ہی کرتے رہیں گے - اس لیے مہربانی فرما کر جو لوگ بولنا چاہتے ہیں انہیں بولنے دیں -

سردار محمد صادق خان - جناب والا گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا حال زار سب پر عیاں ہے - پولیس والے راستے میں چیک کرتے ہیں غریبوں

سے روپے لیتے ہیں - میرے خیال میں گورنمنٹ ٹرانسپورٹ جو فیل ہو رہی ہے اس میں کچھ پولیس والوں کی مہربانی ہوگی کچھ محکمہ والوں کی اپنی مہربانی ہوگی - کس ڈاکٹر نے کہا ہے کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ چلائی جائے - کیا یہ بند نہیں ہو سکتی - پولیس والوں سے ان کی جان چھڑائیں کہ وہ چلا نہیں سکتے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر کل چونکہ اس معزز ایوان نے اکثریت رائے سے اس پر بحث کرنے کی اجازت دی - میں زیادہ ٹائم لینا نہیں چاہتا لیکن یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ لفظ رشوت استعمال غلط کیا جاتا ہے بلکہ اب تو رشوت لینے والے حضرات اس کو فیس کورٹ کہتے ہیں - جب ان سے پوچھا جائے کہ تم رشوت کیوں لیتے ہو تو وہ سوال کرتے ہیں کہ آپ قائد اعظم کا احترام نہیں کرتے - ہم کہتے ہیں جناب کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں جب ہمارے سینے سے قائد اعظم کی تصویر لگ جائے تو پھر پاکستان کے کسی باشندے کو اس پر ترجیح نہیں دی جا سکتی -

جناب والا جیسے درخواست دینے کے لیے فیس کورٹ لازم ہے اسی طرح سے اس صوبہ کے تمام محکمہ جات میں رشوت بھی ایک لازمی جزو ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ ٹریفک کے متعلق بات کریں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا ٹریفک کے متعلق عرض ہے کہ عیدی وصول کی جاتی ہے لیکن اس میں ٹرک والوں کا بھی قصور ہے جو over loading کرتے ہیں - تیز رفتاری کرتے ہیں - اگر check posts نہ ہوں تو وہ over taking کرتے ہوئے ایکسیڈنٹ کرتے ہیں اور بے گناہ انسانوں کی جانوں کو ضائع کر دیتے ہیں - ہمارے ملک کے لوگ ڈرائیوروں کی لاپروائی کی وجہ سے مرتے ہیں - ٹرک ڈرائیوروں کے پاس کاغذات نہیں ہوتے - جہاں تک میرے دوست چودھری صاحب نے رینالہ خورد کی پولیس کے متعلق فرمایا ہے میں کہتا ہوں کہ وہ پولیس افسران سے انصاف نہیں کر رہے آپ ایسے سمجھیے میرا چشم دید واقعہ ہے ایک پولیس آفیسر نے ٹرک کے پیچھے موٹر سائیکل لگا کر ایک سپاہی کی جان بچائی ہے جس کو بغیر کاغذات کا حامل ہے ایک پٹھان ڈرائیور کو اس ٹرک میں ڈال کر لے جا رہا تھا - لیکن پولیس افسران نے اس کی حوصلہ افزائی کی بجائے اسے معطل کر دیا - جو رشوت زیادہ لیتا ہے

اس کو ترقی مل جاتی ہے - چودھری صاحب کے علاقے کا معاملہ ہے لیکن مجھے ذاتی طور علم ہے میں مبارک دیتا ہوں اس پولیس مین کو کہ جس نے اپنی جان پر کھیل کر اپنے ایک ساتھی کی جان بچائی - لیکن جناب والا حالات یہ ہے کہ ٹریفک سپاہی کا گناہ نہیں - تھانےدار کا گناہ نہیں - بلکہ ان افسران کا گناہ ہے کہ جن کو وہ ایک بھاری رقم دے کر وہاں تعیناتی کراتے ہیں -

جب وہاں تعیناتی کافی رقم کے ذریعے ہو تو اگر وہ وصول نہ کریں تو کہاں سے لائیں ؟ اس لیے جب تک آپ اس کی بنیاد کو نہ بھروائیں گے ، اس وقت تک آپ کو یہ پتا نہیں چلے گا کہ جرائم کہاں سے پیدا ہو رہے ہیں - رشوت نیچے سے پیدا نہیں ہو رہی - اوپر سے آ رہی ہے - جب تک ٹرانسپورٹرز ماہانہ دیتے ہیں ، ناجائز سواریاں بٹھاتے ہیں ، تیز رفتاری کرتے ہیں اس خرابی کا ازالہ نا ممکن ہے اب عیدی کا موقع ہے ، ان غریبوں کی پانچ پانچ دس دس روپے عیدی پر ہمیں اتنا زیادہ افسوس نہیں کرنا چاہیے - وہ چھوٹے ملازم ہیں - دیکھنا یہ چاہیے کہ ان کی تعیناتیاں کتنی رقم کے عوض میں ہوتی ہیں اور پھر انہیں مہینے میں کیا کیا ادا کرنا پڑتا ہے - چیمہ صاحب نے اور چودھری صاحب نے جو کچھ فرمایا وہ درست ہے ، کہ وہ غریب پیٹ بھرنے کے لیے - اور گھر پورا کرنے کے لیے کیا کریں ؟ عید پر اپنے بچوں کے کپڑے بھی نہ بنائیں - یہ رشوت نہیں - یہ کورٹ فیس ہے - یہ تو لازم ہو گیا ہے - جب تک آپ ماہانہ لینے والوں کو کنٹرول نہ کریں گے اس وقت تک عیدی وصول کرنے میں ان غریبوں کا کوئی گناہ نہیں - میں یہ گذارش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس معاملے کی تحقیقات فرمائیں کہ واقعی (monthlies) مقرر ہیں ؟ میں نے ایک اخبار سے حوالہ بھی پیش کیا تھا کہ ایک ایم ایم وی آئی صاحب تحریری رقعہ لکھتے ہیں کہ یہ گاڑی میرے بھائی کی ہے - اس وقت جتنی گاڑیاں چل رہی ہیں ان میں نصف تعداد افسران کی ہے جو انہوں نے رشوت کے ذریعے بنائی ہیں - جس سے رشوت لیتے ہیں ، اس کو ایک کارڈ دیتے ہیں کہ یہ میرا بھائی ہے اس لئے رشوت زوروں پر ہے ، عیدی لی جا رہی ہے - وہ تو لی جا چکی - اب آئندہ کے لیے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گذارش کروں گا کہ اس معاملے کو کنٹرول کرنے کے لیے کوئی ضروری اقدام کریں اور اگر مثبت اقدام نہ کیا گیا تو اس کو کورٹ فیس کی بجائے کہیں لازمی ٹیکس اقرار نہ دے دیا جائے -

بیگم فرحت خواجہ رفیق - جناب سپیکر مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ پولیس والے بہت زیادتیاں کرتے ہیں بلکہ وہ منشیات فروخت کرنے والے اپنے ساتھ رکھتے ہیں جیسے تراشیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں یہ میں وثوق سے کہتی ہوں - لیکن آپ حقائق کی طرف دیکھیے تو آپ یہ سوچیں گے کہ وہ ان کی مجبوری ہے - یہ کورٹ فیس میرے بھائی کہہ رہے ہیں کورٹ فیس وہ اس لئے لے رہے ہیں کہ ان کی تنخواہ اتنی کم ہے کہ وہ اپنا بال بچوں کا پیٹ نہیں بھر سکتے - اس لئے انہیں ناجائز ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں - میں آپ کی وساطت سے حکومت پاکستان سے یہ درخواست کروں گی کہ ان کی تنخواہیں بڑھا دیں پھر ان پر پابندیاں لگائیں اگر ساٹھ تیرہ سو روپے تنخواہ لیتا ہے تو وہ اپنے بال بچوں کا خرچ کیسے پورا کرے گا ظاہر ہے کہ بال بچوں کا خرچہ اسی طرح پورا کرے گا کہ کسی کے کپڑے اتارے کسی کی جیب تراشے یا منشیات فروخت کرے اس لئے میں آپ کی وساطت سے جناب چیف منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ آپ ان کی تنخواہیں بڑھانے کے لئے وزیر اعظم صاحب سے کہیں -

جناب ڈپٹی سپیکر - آپ تحریک التوا کے متعلق بات کریں آپ تو الگ ریزولیوشن لے رہی ہیں کہ پولیس کی تنخواہیں بڑھائی جائیں -

بیگم فرحت خواجہ رفیق - پولیس کی تنخواہیں بڑھائی جائیں گی تو رشوت ستانی ختم ہو گی -

جناب ڈپٹی سپیکر - جی فرمائیے چیمہ صاحب -

چوہدری محمد اعظم چیمہ - جناب سپیکر آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے یہ حقیقت پر مبنی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی من و عن تصدیق کرنا ہمارا فرض بھی ہے جیسا کہ رانا صاحب نے فرمایا - میری گذارش یہ ہو گی کہ یہ معاملہ روز مرہ کا ہے - اس میں کسی قسم کے شک و شبہے کی گنجائش نہیں کیوں کہ ہمارے ساتھ ایسے واقعات روز مرہ ہو رہے ہیں - میں حکام بالا سے یہ عرض کروں گا کہ یہ معاملہ فوری توجہ طلب ہے اور اس میں فوری طور پر خاص اصلاحات جاری فرمائیں جائیں کیونکہ ہمارے جان و مال کی حفاظت سے لے کر ٹریفک تک ہر بات میں اس کا عمل دخل ہے - باقی اصلاحات تو ہوں گی - معاشرے میں کئی خرابیاں ہیں کئی وجوہات ہیں لیکن پولیس کا رویہ دن بدن سخت ہوتا جا رہا ہے - ان کی توجہ ان کے فرائض منصبی

پر دلانی ضروری ہے ۔ جہاں تک محترمہ کی اس بات کا تعلق ہے کہ ان کی تنخواہیں تھوڑی ہیں ۔ جو بھی اہلکار اپنی ڈیوٹی پر کام کرتا ہے تو اصولی طور پر اسے اپنے فرض منصبی کو بخوبی طور پر بجا لانا ہوتا چاہیے تنخواہیں تو پہلے ہی سنٹر میں قانون کے مطابق بڑھ چکی ہیں ۔ اگر تھوڑی ہیں تو میں یہاں تک عرض کرتا ہوں کہ زکواۃ اور عشر میں وافر فنڈ ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر آپ اس تحریک کے متعلق بات فرمائیں ۔

چوہدری محمد اعظم چیمہ ۔ تحریک پر ہی عرض کرتا ہوں کہ اس فنڈ میں سے ان بے چاروں کو کچھ نہ کچھ دلوادیں ۔ ہم روزمرہ کی سختی کو کم کروائیں ۔ عید ہو یا شب برات ہو ، قربانی کی عید ہو یا ہمارے مقدسات یا ہماری جان و مال کا معاملہ ہو ۔ میں حکام بالا سے عرض کروں گا کہ یہ خاص توجہ دیں اور ضروری سخت سے سخت ہدایات نافذ فرمائیں ۔

میاں ممتاز احمد ستیانہ ۔ جناب سپیکر ، آج یہاں پر ٹریفک پولیس کی عیدی پر بحث ہو رہی ہے ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ان کے تمام رشوت کے طریق کار کو بھی زیر بحث لایا جاتا ۔ صرف عیدی کا مسئلہ زیر بحث لا کر تو وہی بات ہو گی جس طرح عام گھروں میں ملازمین عید کے موقع پر مالک کو اس کی صحت کی دعا دیتے ہوئے اپنی تنخواہ کے علاوہ انعام کی وصولی کا چکر چلاتے ہیں ۔ اسی طرح یہ ہمارے ٹریفک پولیس کے صاحبان عیدی تو صرف اس بات کی مبارک دیتے ہوئے لیتے ہیں کہ ان کی کوششوں کے باوجود آج تک اللہ کے فضل و کرم سے آپ زندہ ہیں ، لہذا ہمیں انعام دیا جائے ۔ انہوں نے واقعی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور ہمارے ٹریفک کے نظام کو اس حد تک بگاڑا ہے کہ اس دوران عید کے موقع پر زندہ رہنا ڈرائیوروں کے لیے واقعی بڑی خوش قسمتی کی بات ہے نہ تو ہائی وے پر انہوں نے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ کسی گاڑی کا پہیہ خراب ہو جائے تو کم از کم گاڑی کو سڑک سے ہٹا کر ایک طرف کھڑا کروایا جائے ۔ نہ رات کے اندھیرے میں اس پر کوئی لائٹ کا انتظام ہوتا ہے ۔ نہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ ڈرائیور صاحبان جو ہائی وے پر گاڑی چلا رہے ہیں ، ان کی سپیڈ کیا ہے ۔ اوورٹیک کرنے کی جگہ پر انہوں نے اوور ٹیک کیا ہے یا دوسروں کو ڈرا دھمکا کر زبردستی گاڑیاں اندر دھکیل دی ہیں ۔ نہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ ڈرائیور ڈرائیونگ کر رہا ہے ، اس کی بینائی صحیح ہے یا نہیں ۔ یا اس کی عمر اس حد تک تو زیادہ نہیں بڑھ گئی کہ اب اسے ڈرائیونگ لائسنس سے debar قرار دے دیا جانا چاہیے ۔ ان حالات میں اللہ کا شکر ہے کہ ہم خیرو عافیت کے ساتھ اپنی منزلیں

عبور کر جاتے ہیں اور ہمارے کچھ بھائی ہمارے صدقے کے طور پہ ان حضرات کی مہربانیوں کا خمیازہ بھگتتے ہیں ۔ لہذا میں گزارش کروں گا کہ صرف عیدی کا مسئلہ ہو تو وہ تو ہم اپنی جگہ برداشت کر لیں لیکن یہ روز مرہ کی لوٹ کھسوٹ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ۔ ہم روزانہ یہ تماشا شاہرات پہ کھڑے ان پولیس افسران اور ڈرائیوروں کا لین دین اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ۔ تو اس کا سد باب کچھ اس طرح سے ہونا چاہیے کہ کسی بھی عوامی سطح پہ ، چاہے ایم پی اے ہوں چاہے ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبران ، ان کو بھی ان پولیس افسروں کی چیکنگ کے اختیارات ہونے چاہیں تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ اپنی ڈیوٹی کے دوران انہوں نے اپنی جیبیں کتنی بھری ہیں ۔ ان کی تلاشی لیں اور ان سے پتا کریں کہ یہ پیسے انہوں نے کہاں سے حاصل کیے ہیں اور ڈرائیوروں کے بیانات قلم بند کر کے موقع پر تفتیش کر کے اپنی رپورٹ پیش کرسکیں ۔ اس کے علاوہ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ شوگر ملوں کے سیزن میں کاشتکار ٹریکٹر پر اپنا گنا لے کر آتے ہیں تو انہیں بھی یہ صاحبان ستھلی دینے پر مجبور کرتے ہیں ۔ جس طرح ٹرکوں اور بسوں سے لیتے ہیں ۔ مجھے یاد ہے کہ دو تین سال پہلے گورنر جنرل سوار خان نے شوگر ملوں کے سیزن کے دوران ڈرائیوروں کی چیکنگ کو مستثنیٰ قرار دیا تھا کہ کسی بھی ٹریکٹر کو جس کے پیچھے ٹرالی ہو یا گنا ہو اس کو آپ چیک نہیں کر سکتے ۔ اس طرح کوئی مستقل انتظام کر کے کم از کم دیہاتی لوگ جن کے پاس اتنا فالتو پیسہ نہیں ہوتا اور جن کو جیب سے ان کو ماہانہ ادا کرنا پڑتا ہے ۔ کم از کم وہ اس سے مبرا کیا جائیں اس کے علاوہ جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ کسی بھی ایک حد کے اندر جو ایک خاص علاقہ ہوتا ہے جو بھی گاڑی کھڑی ہو جائے وہ خراب ہے یا وہ کیسی ہی گاڑی کیوں نہ ہو اگر وہ خلاف ضابطہ کھڑی کی گئی ہے تو اس کے خلاف بھی افسران گزرتے وقت انکوائری کریں اور ان کو سزا وغیرہ دی جائے ۔

چوہدری محمد خان جسپال - جناب سپیکر رشوت کے مختلف نام ہیں جیسے رشوت حصہ داری ۔ عیدی اور یہ کہنا کہ عیدی لینے والے صرف ٹریفک والے ہیں کوئی اچھی بات نہ ہو گی ۔ یہ ہمیں تسلیم کرنا ہو گا کہ عیدی بہت عام ہو چکی ہے اور اس کا مزید جو طریقہ کار ہے کہ یہ کس طرح وصول کی جارہی ہے اس کے متعلق بھی ہم سب بھائیوں کو علم ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ اس چیز کا خاتمہ کیسے کیا جائے ۔

تو میں اس سلسلے میں تین چار تجاویز دوں گا یہ کافی دیر سے پرانا مسئلہ چلا آ رہا ہے اس کے متعلق ذرا سوچیں کہ اس سے کیسے جان چھڑائی جا سکتی ہے - سب سے پہلے وزیر اعلیٰ صاحب نے بجٹ تقریر کے دوران جو بات بتائی تھی وہ انسپکشن کمیٹی میں ایم - پی - اے صاحبان اور ایم این اے صاحبان کی شمولیت تھی - میں کہتا ہوں کہ یہ ایک اچھا قدم ہے - نمبر 2 جناب سپیکر صاحب میں آپ کے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ فوری طور پر اس ہاؤس کے ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے - جو اس پوائنٹ پر سروے کرے صوبائی میں عہدی حصہ داری یا رشوت وصول کرنے کے کیا اسباب ہیں ؟ اور ان کو کسطرح ختم کیا جا سکتا ہے ؟ نمبر 3 خاص طور پر ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان کو اس بارہ میں سوچنا چاہیے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اگر 260 اراکین یہاں سے تہیہ کر لیں اٹھیں کہ ہم نے آج اس رشوت کا قلع قمع کرنا ہے اور اگر وزیر اعلیٰ ہمیں یقین دلائیں کہ ہماری رپورٹس پر ہماری سفارشات پر کچھ نہ کچھ نہ علمدرآمد ہو گا - تو انشاءاللہ تعالیٰ اس برائی کو روکنے میں کافی مدد ہو گی اس کے ساتھ ساتھ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صرف یکطرفہ کارروائی جو ہو گی وہ غلط ہو گی یہ کہتے رہنا کہ ہم رشوت بند کر دیں گے - یا بند کر لیں گے درست نہیں ہو گا - اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ جو لوگ رشوتیں لے رہے ہیں ان کے کیا حالات ہیں جن کی وجہ سے وہ رشوتیں لے رہے ہیں - انکے مسئلہ کو بھی زیر غور لایا جائے - میری استدعا یہ ہے کہ ان حالات میں وزیر اعلیٰ صاحب کو اس مسئلہ کی طرف توجہ دینی چاہیئے - اور کمیٹی منتخب کرنی چاہیئے -

حاجی محمد بوٹا - جناب سپیکر مجھے پنجابی میں چند الفاظ بولنے کی اجازت دی جائے

جناب ڈپٹی سپیکر اجازت ہے -

حاجی محمد بوٹا - جناب سپیکر میں اے گذارش کران گا کہ میرے دوست نے کیا کہ ایم پی اے حضرات دی کمیٹی بنائی جائے میرا خیال اے میں معذرت نال کہاں چوہدری تھانیداراں دے دس تھانیدار ہور بنا دیتے جاف نہیں اووی ایوی کرن گے جو پچھلے کر دے ہن کیونکہ انہاں دے حالات ایسے ہاں رشوت دی صورت حال اے کہ سوائے محکمہ موسمیات توں کوئی بھی محکمہ ایسا نہیں جتھے رشوت نہ ہووے سب محکمے رشوت لینے نے اک

محکمہ موسمیات ایسا ہے کہ اودی پبلک دے نال کوئی ڈیلنگ نہیں ہے ایسی لئی اوہ رشوت نئیں لے سکدے جیڑے وی محکمے دی ڈیلنگ پبلک دے نال ہے اور رشوت لیندا اے میں ایتھوں تک کہاں گا کہ اک انتظامیہ ہونی آ اک عدلیہ ہونی آ انتظامیہ کوئی غلطی کرے تے عدلیہ اودا انصاف کرے میں اتے گل ضرور کہاں گا کہ رشوت دا قلع قمع کردیئے رشوت نوں ختم کر دیئے میں اے ضرور کہواں گا کہ عدلیہ دی پوزیشن اے ہا کہ اکثریت ججاں دی اے ہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ زیر بحث مسئلہ صرف ٹریفک کے معاملے پر بات کریں ۔

حاجی محمد بوٹا ۔ میں اے کہاں آ کہ محکمہ موسمیات دے علاوہ کوئی ہور محکمہ نہیں جیڑا رشوت نہیں لیندا ۔ یا کوئی ایم پی اے کیدے وے کہ رشوت نہیں لیندا ۔

قطع کلامیاں

ایک معزز رکن ۔ جناب والا میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی ممبران کو جو Telephone Connections دیئے تھے ان میں سے ابھی تک پورے پنجاب میں صرف 5 کنکشن دئے گئے ہیں ۔ باقی اراکین کو نہیں ملے اسکے لئے کچھ کیا جائے ۔ اس سلسلے میں آج تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے ۔

ایک معزز رکن ۔ میرے محترم دوست نے فرمایا ہے کہ محکمہ موسمیات رشوت نہیں لیتا لیکن ان کو پتہ نہیں کہ محکمہ موسمیات سب سے زیادہ رشوت لے رہا ہے وہ اس طرح کہ یہ جو سمگلرز ہوتے ہیں یہ ان سے مل جاتے ہیں اور محکمہ موسمیات والے پیشین گوئی کرتے ہیں کہ سمندر کا فلاں علاقہ ممنوعہ ہے کیونکہ آج وہاں پر لہریں ہیں اور خطرناک ہے تو وہ اس علاقہ میں سے اپنی لانچیں گذار لیتے ہیں ۔ اس طرح وہ لاکھوں روپیہ کما لیتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ تشریف رکھیں تشریف رکھیں ۔

حاجی محمد بوٹا ۔ میری تے اک ایہہ تجویز ہے کہ ملک دے وچ نظام مصطفیٰ رائج کر دینا چاہدا اے ۔ اسدے علاوہ کوئی حل نہیں ہے ۔

ملک ممتاز احمد۔ جناب سپیکر ٹریفک پولیس پر آج بحث ہو رہی ہے میں یہ کہوں گا کہ ٹریفک پولیس کا ہر دن عید کا دن ہوتا ہے یہ معمولی بات نہیں بلکہ یہ ٹریفک پولیس کا ایک سرکل ہے جو ایک سپاہی اور ایک ٹریفک انسپیکٹر اور ٹریفک سارجنٹ تک ختم نہیں ہو جاتا یہ ایک بہت بڑی آرگنائزیشن ہے۔ مافیا کی طرح ہے اس کے دادا اور گرینڈ فادر جو اس کے پس پردہ بیٹھے ہوتے ہیں انہیں کے اشاروں پر یہ سب رشوت چلتی ہے۔ اور ٹریفک کا انتظام درہم برہم ہوتا ہے جناب سپیکر اگر اس سنڈیکیٹ کو اوپر والی سطح سے توڑنے کا بندوبست نہ کیا گیا تو اس برائی کو ختم نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ رانا بھول خان صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ ٹریفک سارجنٹ جو لاکھوں روپے دے کر ایک سٹیشن خریدتا ہے۔ وہ اپنے اس پیسہ کو پورا کرنے کے لئے ہر طرح ضابطگی کرے گا اور ہر اس بے ضابطگی کا نتیجہ ہمیں ٹریفک کے حادثے کی صورت میں ملے گا میں دوبارہ یہی گزارش کروں گا کہ مافیا کی تنظیم کو توڑنے کی کوشش کی جائے اس کے گرینڈ فادرز کو offensible کیا جائے گا تاکہ رشوت کو اور ٹریفک کی بدعنوانی کو ختم کر سکیں جناب والا آپ کو معلوم ہوگا یہ پرائیویٹ ٹیکسیاں جو چلتی ہیں ان میں آدھی پولیس کے افسران کی ہوتی ہیں۔ جب حالات ایسے ہوں تو آپ خود بتائیے اس ٹریفک کی ان ٹیکیوں کی ان ویگنوں کی باز پرس کون کر سکتا ہے ان کو تیز رفتاری سے چلنے سے کون روک سکتا ہے اور معصوم لوگوں کو کچلنے سے کون باز رکھ سکتا ہے حضور والا بات صرف ٹریفک سارجنٹ، ایم۔ ایم۔ وی۔ آئی، پولیس کے سپاہی یا ٹریفک کے سپاہی تک نہ موقوف رکھئے اسے آگے بڑھائیے میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا جیسا کہ پہلے تجویز کیا ہے کہ اس کے متعلق ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اس میں پوری ریسرچ کر کے ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ کہ اس رشوت کو جو کہ خصوصی ٹریفک میں ہے اور جس کی وجہ سے ہمیں ہر روز لاتعداد جانوں کی قربانی دینی پڑتی ہے ان چیزوں کا تدارک کیا جائے اور ہمارے ٹریفک کے نظام کو ٹھیک ٹھاک کیا جائے۔ شکریہ

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ ابھی منسٹر صاحب نے اس بات کا جواب دینا ہے کیونکہ اس سلسلے میں ایک گھنٹے سے بحث ہو رہی ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ موضوع واقعی نہایت اہم ہے کیونکہ رشوت ایک ناسور ہے جو خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے ۔ اس پر بڑی بحث ہو چکی ہے اور اس پر بڑی اچھی تجاویز آ چکی ہیں لیکن اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ آپ نے اس کے لیے ایک گھنٹے کا وقت مقرر فرمایا تھا اور بہت اہم قراردادیں باقی ہیں اور آج اس سیشن کا آخری دن ہے اور وقت ختم ہونے والا ہے لہذا اب ان قراردادوں پر وقت دیا جائے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ ملک صاحب آپ اس کے متعلق کوئی بات کرنا چاہیں گے ؟

ملک عبدالقیوم اعوان ۔ جناب سپیکر ۔ میں کچھ تجاویز دوں گا جس سے ابھی فوری طور پر مسئلہ حل ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ یہ محکمہ ٹرانسپورٹ کے کاروبار سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس لیے میری تجاویز بھی ذرا سن لی جائیں ۔ میں کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کرتا ۔ رشوت کے بارے میں سب لوگ اتفاق کرتے ہیں کہ رشوت لی جاتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری تجویز سے فوری طور پر اس میں تھوڑی بہت کمی آ سکتی ہے ۔ اس وقت چار ایجنسیاں ہیں جو ٹرانسپورٹ سے رشوت لیتی ہیں ۔ ایک تھانہ پولیس جو اپنے اپنے تھانے لے جا کر چیکنگ کر رہے ہیں ۔ دوسری ٹریفک پولیس ہے جو سٹی میں گشت کرتے ہیں اور وہاں سے اپنی (monthly) لیتے ہیں ۔ ایک ایم ایم وی آئی صاحب ہیں جو ضلع میں ہائے وے پر اپنی (monthly) لیتے ہیں اور اس کے علاوہ مجسٹریٹ صاحب کے ساتھ جو ٹریفک پولیس ہوتی ہے وہ اپنا داو لگاتے ہیں اگر ان میں سے کسی ایک ایجنسی کو ٹریفک کا انچارج بنا دیا جائے اور باقی تینوں کو ختم کردیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ رشوت فوری طور پر کچھ کم ہو سکتی ہے ۔ تین ایجنسیاں تو کم از کم ایک طرف ہوسکتی ہیں ۔ جس کی ڈیوٹی ہوگی صرف وہی monthly لے گا باقی تین ایجنسیاں جو monthly لیتی ہیں ان سے تو ہماری جان چھوٹ سکتی ہے ۔ اس کے ساتھ ہی میں عرض کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ اب وزیر صاحب اس پر اظہار خیال فرمائیں گے ۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے اور صرف دس منٹ بقایا ہیں ۔ (قطع کلامیاں) میاں صاحب تشریف رکھیں ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر مزید وقت کی ضرورت ہوئی تو مزید وقت دیا جائے گا ۔ اس لئے میں آپ سے یہ اجازت چاہتا ہوں کہ مجھے تحریک کے حق میں اپنی چند گزارشات پیش کرنے کا موقع دیا جائے ۔

ایک معزز ممبر ۔ جناب کیا یہ تحریک کے حق میں بات کررہے ہیں ؟

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا میں تحریک کے حق میں بات کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ یہ عیدی کی شکل میں کرپشن کے بارے میں تحریک پیش کی گئی ہے ۔ ٹریفک والوں کا ہر دن عید کا دن ہے اور رات شب برات اب میں شروع کرتا ہوں صوبائی دارالحکومت سے اور چاہتا ہوں کہ نیچے کی سطح تک اس سلسلے میں عرض کروں ۔

چوہدری محمد صدیق ۔ جناب والا ۔ ہر رات شب برات نہیں ہوسکتی ۔ وہی ہو گی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ جناب والا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ معزز ممبر صاحبان کو کرائمز کنٹرول کمیٹیوں کا ممبر بنا دیا گیا ہے ۔ کیا ہر ضلع میں جب ان کی میٹنگ ہوتی ہے تو یہ پولیس کی اس رشوت کو وہاں پیش کرتے ہیں ؟ ان سے کہیں کہ وہاں پر پیش کریں اور ایس پی حضرات کے سامنے پیش کریں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر یہ الفاظ ایک محاورے کے طور پر استعمال کئے گئے ہیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جی میاں صاحب فرمائیے ۔

میاں محمود احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر کرائمز کنٹرول کمیٹی کے اجلاس کے سلسلے میں تو کم از کم کسی فاضل رکن کو پتا نہیں چلا کہ یہ کب ہوتے ۔ اور کب انہیں invite کیا جاتا ہے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے

میاں محمود احمد ۔ اس کے بعد میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کی آپ کو سب سے پہلے تنخواہیں معقول کرنا ہونگی

اس کے بعد اگر کوئی آدمی رشوت کا نام لیتا ہے تو پھر آپ اس کو الٹا لٹکا دیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر تو ختم ہوگیا ہے ۔

میاں محمود احمد ۔ جناب والا میں 11 جون 1985ء کی ایک اخباری خبر کی بات کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میاں صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ رفیق صاحب تقریر کررہے ہیں آپ تشریف رکھیں ۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ختم ہو چکا ہے

میاں محمود احمد ۔ ان کے بعد پھر مجھے تقریر کا موقع دیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ بالکل ۔ ان کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا ۔ رفیق صاحب ذرا جلدی فرمائیں ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب سپیکر ۔ میں گذارش کر رہا تھا کہ ہر دن عید کا دن اور ہر رات شب برات کی اس پر میرے ایک فاضل دوست چوہدری محمد صدیق سالار نے یہ فرمایا تھا ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں آپ اسے repeat نہ کریں ۔

جناب محمد رفیق ۔ جناب والا ۔ یہ بات اشارے کی تھی اور محاورے کے طور پر استعمال کی گئی تھی ۔ تو میں اپنی بات صوبائی دارالحکومت سے شروع کرتا ہوں آپ یہاں کی ٹریفک کا حال دیکھ لیں ۔ یہاں پر رکشے چلتے ہیں ۔ ٹیکسیاں چلتی ہیں اور منی بسیں یا ویگنیں چلتی ہیں مگر کسی کا بھی میٹر صحیح نہیں ہے ۔ انہوں نے گراریاں ڈال کر مصنوعی میٹر لگائے ہوئے ہیں اور کرائے بڑھائے ہوئے ہیں اور اصل کرائے سے کہیں زیادہ کرایہ وصول کر رہے ہیں ۔ آپ دیکھیں گے کہ یہاں پر تمام Heads بیٹھے ہوئے ہیں ۔ گورنر تک یہاں بیٹھے ہیں ۔ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں ۔ آئی جی یہاں پر بیٹھے ہیں کس کو پتا نہیں ہے کہ لاہور کی ٹریفک کا یہ حال ہے اور لوگوں کا استحصال کس طرح سے ہو رہا ہے ۔

ایک معزز ممبر - جناب والا ۔ ہمیں قرار دادیں پیش کرنے کا بھی موقع ملے گا ؟

جناب ڈپٹی سپیکر - جی ہاں آپ تشریف رکھیں - 12 بجکر بیس منٹ پر یہ گھنٹہ شروع ہوا تھا اور ایک بجکر بیس منٹ پر ختم ہوگا ابھی ٹائم ہے۔ تشریف رکھیں

(قطع کلامیاں)

جناب محمد رفیق - جناب سپیکر - میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ ٹرک اور بس والوں سے ٹریفک پولیس عیدی کی شکل میں یا رشوت کی شکل میں رقم وصول کر کے ان کو ایک طرح کا اجازت نامہ جاری کرتے ہیں خواہ وہ ٹرک والے ہیں یا بس والے ہیں کہ بھئی آپ تیز رفتاری بھی کریں آپ اوور لوڈنگ بھی کریں ۔ آپ زیادہ پیسے بھی چارج کریں - تو یہ قانون شکنی اور عوام کے استحصال کرنے کا اجازت نامہ ہے - اور اس طرح یہ محکمہ عوام کے استحصال کا ایک ذریعہ بنا ہوا ہے - اس محکمے میں organized corruption ہے - میں معذرت خواہ ہوں ان افسروں سے جو ہو سکتا ہے کہ وہ dutiful ہوں اور دیانتدار بھی ہوں - ویسے یہ آرگنائزڈ کرپشن ہے - اس میں حصے ہیں - monthlies ہیں - جس کی وجہ سے اس کا خاتمہ نہیں ہو رہا - بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر - میاں صاحب -

میاں محمود احمد - جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 11 جون 1985ء کے اخبار میں خبر شائع ہوئی تھی کہ حکومت سندھ نے عیدالفطر کے موقع پر سرکاری ملازمین کو ایک ماہ کی پیشگی تنخواہ مع الاونسز دینے کا فیصلہ کیا ہے -

جناب ڈپٹی سپیکر - جناب آپ irrelevant ہیں -
آپ تو ایک نیا مسئلہ لیکر آگئے ہیں - آپ تحریک سے متعلق بات کریں - اگر کوئی استحقاق کا مسئلہ ہے تو آپ اسے پیش کریں -

میاں محمود احمد - جناب والا اس کے لئے آج ہی وقت ہے اس کے بعد وقت نہیں ملے گا -

جناب ڈپٹی سپیکر - نہیں جناب - جس موضوع کے لئے وقت مقرر ہے اس کے متعلق آپ بات کر سکتے ہیں -

میاں محمود احمد ۔ جناب والا ۔ پنجاب کے سرکاری ملازمین کے لئے بھی ایسا ہونا چاہیے ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ جناب آپ تشریف رکھیں ۔ اگر متعلقہ پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ تشریف رکھیں ۔

ڈاکٹر شیلا چارلس ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میرے بھائیوں نے بہت کچھ کہا ہے پولیس کے بارے میں بھی اور پبلک کے بارے میں بھی لیکن میں ایک بات ضروری عرض کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ روڈ ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں تو جو شخص بھی پہلے اس ایکسیڈنٹ کو دیکھتا ہے اور پولیس کو اطلاع دیتا ہے پولیس اسی کو ملوث کرلیتی ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسکا ایکسیڈنٹ ہوتا ہے وہ سڑک پر پڑا رہتا ہے جب تک دس آدمیوں اس کو نہیں دیکھتے اور تقریباً سو آدمی جمع ہوتے ہیں تب اس کی رپورٹ ہوتی ہے ۔ کیونکہ جو آدمی گزرتا ہے وہ یہ سوچتا ہے کہ میں اس کے پاس ہی نہ جاؤں ورنہ میں اس میں ملوث ہوجاؤنگا ۔ اس کا بھی کوئی چارہ ہونا چاہیے ۔

(قطع کلامیاں)

چوہدری محمد صدیق سالار ۔ جناب والا ۔ دس منٹ رہ گئے ہیں ۔ اب حکومت کا بھی نقطہ نظر سن لیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میاں صاحب ایک منٹ میں اگر بتا کرسکتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

(ایک بجکر 20 منٹ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں محمد اسحاق ۔ جناب سپیکر ۔ پولیس ٹریفک کے متعلق میرے فاضل دوستوں نے جو یہاں پر دلائل دئے ہیں وہ کافی وزنی ہیں ۔ ہمارے افسران اعلےٰ بھی اس چیز کو مانتے ہیں کہ واقعی ٹریفک پولیس رشوت میں ملوث ہے جناب وزیر اعلےٰ بھی اس بات کو مانتے ہیں ۔ سب حضرات اس کو مانتے ہیں ۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں عملی طور پر اس کے تدارک کیلئے کیا اقدامات کرنے چاہئیں تاکہ عوام کو یقین دہانی ہو کہ اس کا کوئی سدباب کیا جا رہا ہے ۔ اس سے پہلے کافی حضرات انہیں بنچوں پر تقریریں کرتے رہے ہیں اور یہی مسائل پیش ہوتے

رہے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ جب تک کوئی عملی اقدامات نہ کئے جائیں گے - واضح نتائج سامنے نہیں آئینگے - تو لہذا ہمیں آج اس بات کا تہیہ کر لینا چاہیے - کہ ہمیں اس پر کوئی عملی کام کرنا ہے اور اصلاحات کرنی ہیں اس پولیس کو فوراً تبدیل کرکے کسی اور قسم کا ڈھانچہ پیش کرنا چاہیے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اگر پنجاب میں تھانیداری اور پٹواری کے نظام کو بدل دیں گے - اور اس سے عوام کو نجات دلا دیں گے - تو میں سمجھتا ہوں کہ قائداعظم کے بعد پنجاب میں ان کا مقام بلند ترین ہو گا -

چوہدری اکرام الحق - جناب والا - اس بحث کے لئے ایک گھنٹہ مقرر کیا گیا تھا جو کہ تقریباً ختم ہونے کو ہے - میرے خیال میں متعلقہ وزیر اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہیں گے -

جناب سپیکر - اس پر وقت ختم ہونے کو نہیں ہے بلکہ وقت ختم ہوچکا ہے - اور اب اس تحریک التوا پر مزید کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی -

بیگم فرحت خواجہ رفیق - پھر اس لمبی چوڑی بحث کا کوئی مقصد تو نہ نکلا - ایک گھنٹہ تو برباد ہو گیا - اس کا کوئی جواب کسی منسٹر کی طرف سے یا چیف منسٹر کی طرف سے ہونا چاہیئے -

وزیر قانون - جناب والا اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کے لئے ایک حل پیش کرتا ہوں تاکہ ہاؤس نے جو اتنی محنت کی ہے - اتنی تجاویز دی ہیں اور اتنی آرا کا اظہار کیا ہے -

جناب سپیکر - کیا معزز اراکین یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ اس سلسلہ میں جناب وزیر قانون صاحب کوئی سٹیٹمنٹ دیں -

آوازیں -- وزیر اعلیٰ صاحب یقین دہانی کروائیں
ٹریفک کے مسئلے پر وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی

جناب سپیکر - جی ارشاد فرمائیے -

جناب وزیر اعلیٰ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب سپیکر - اس سلسلہ میں جو آراء سامنے آئی ہیں - اور جو بحث مباحثہ میرے سننے میں آیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ میرے لئے بہت ہی مفید رہا اور میری اس حکومت کے لئے بھی میں معزز ایوان سے آپ کی وساطت سے مخاطب ہوں کہ آپ نے جس طرح سے اس بحث میں حصہ لیا ہے یہ نظر آتا ہے کہ آپ

ٹریفک پولیس سے بہت تنگ ہیں ۔ آپ کیا تنگ ہیں بلکہ میں خود بھی اس سے تنگ ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹریفک ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ ہمارے تمام مسائل میں سر فہرست ہے ۔ اس کو ٹھیک کرنے کے لئے بڑے انقلابی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے ۔ اور اس کے لئے خود میں نے ذاتی طور پر تہیہ کیا ہوا ہے کہ انشاءاللہ اس کو ٹھیک کرکے دم لوں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ہائی ویز کے اوپر ٹریفک کے معاملہ میں جو خرابیاں ہیں شہروں کے اندر جو خرابیاں ہیں اور مختلف دیہاتی علاقوں میں جو خرابیاں ہیں میں ذاتی طور پر ان کو سمجھتا ہوں محسوس کرتا ہوں آپ صرف لاہور کی مثال لیجئے ۔ لاہور کے اندر بھی بے شمار خرابیاں ہیں ۔ جہاں one way ہے وہ one way نہیں بلکہ one way کی خلاف ورزی کرنے والا خود آنکھیں نکال کر دوسرے کی طرف دیکھتا ہے کہ یہ مجھے کیوں روکتے ہیں ۔ میں نے خود ذاتی طور پر کئی دفعہ مشاہدہ کیا ہے بلکہ ایک دفعہ آج سے کچھ سال قبل اگر میں ضبط نہ کرتا تو میری بھی کسی ویگن والوں سے یا دیگر خلاف ورزی کرنے والوں سے لڑائی ہوتی تو میں نے ضبط سے کام لیتے ہوئے اس لڑائی کو avoid کرنے کی کوشش کی تو میں سمجھتا ہوں کہ واقعہ صرف مجھ سے نہیں پیش آ سکتا بلکہ اور کسی سے بھی پیش آ سکتا ہے اس میں جو خرابیاں ہیں وہ ہمیں فوری طور پر دور کرنی چاہئیں ۔ میں اس ہاؤس کی تجویز سے بھرپور اتفاق کرتا ہوں (نعرہ ہائے تحسین) میں چاہتا کہ ایم۔ پی۔ اے صاحبان پر مشتمل ایک کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا جائے بلکہ میں اس کمیٹی کو فوری پر تشکیل دوں گا اور ان کی طرف سے جو آراء سامنے آئیں گی ان کو صحیح طور پر لاگو کرنے کے لئے ہم پورے طور پر کوشش کریں گے ۔ اب یہ اس کمیٹی پر منحصر ہے کہ وہ اچھی طرح جانچ پڑتال کرے ۔ جو خرابیاں ہیں ۔ ان کو دیکھے اور اس کے حساب سے اپنی آرا جو ہے وہ ہمیں دیں ۔ تا کہ ان کو Implement کیا جا سکے ۔ تا کہ آئندہ کے لئے ٹریفک پر صحیح طور سے عملدرآمد کیا جا سکے اور صحیح قانون پر ہم ان کو ڈال سکیں ۔ واقعی یہ ایک ایسا ناسور ہے یہ ایک ایسی لعنت ہے ہمارے معاشرے میں جس سے نجات پانا از حد ضروری ہے ۔ صرف یہ نہیں ہے کہ اس بحث کے بعد میں نے اپنا ذہن بنایا ہے بلکہ پہلے دن سے میرے ذہن میں یہ مسئلہ تھا اور یہ مسئلہ اولین حیثیت رکھتا ہے صرف وقت نہ ملنے کی وجہ سے کچھ اس پر توجہ نہیں دی جا سکی ہے ۔ لیکن آج اس ہاؤس میں بحث کے بعد انشاء اللہ کمیٹی کی جو آرا سامنے آئیں

گی - اور جو بھی تجاویز ہمارے سامنے آئیں گی - اس کے مطابق ہم بھرپور طریقے سے عمل کرنے کے قابل ہو جائیں گے - (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر ڈیڑھ بجنے کو ہے - گورنر پنجاب کی طرف سے (Prorogation Order) موصول ہو چکا ہے - لہٰذا اس کے کہ یہ آرڈر معزز اراکین کو پڑھ کر سنایا جائے - اور اس کارروائی کو ملتوی کیا جائے - میں کچھ ذاتی معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں - جناب قائد ایوان معزز خواتین و حضرات یہ اجلاس کافی لمبا رہا اور خاص طور پر گرمی کی اس شدت میں اور رمضان المبارک کے اس مہینہ میں یقیناً آپ کو اس اجلاس میں شمولیت کے لئے کافی دقت کا سامنا کرنا پڑا - جس کا مجھے بے حد احساس ہے - لیکن باوجود اس بات کے آپ نے جس بھرپور انداز میں اس اجلاس میں شمولیت کی اور جس بھرپور انداز میں آپ نے اس میں Contribute کیا میں آپ کی اس تمام سعی کو اور آپ کی اس تمام کوشش کو اور آپ کی اس تمام محنت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں - آپ نے جس انداز میں میری مدد کی ہے ہاوس کے تقدس کو برقرار رکھنے میں اور جس طرح ہم نے اس ایوان کے اندر جو improvement کی ہے ، ضابطوں کو سمجھنے کے سلسلہ میں ، قواعد و ضوابط پر عمل کرنے کے سلسلہ میں میری نگاہ میں وہ کافی تسلی بخش ہے (نعرہ ہائے تحسین) - چند ایک معاملات یہاں پر ایسے ہوتے رہے ہیں جن پر اعتراض کیا جا سکتا ہے اور میں بھی معترض رہا ہوں مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی سیاسی عمل کا ایک حصہ ہے - ہم لوگ کئی سالوں کے بعد یہاں پر اکٹھے ہیں اور سیاسی کارکنان کیلئے اس ملک میں کوئی ٹریننگ انسٹیٹیوٹ نہیں ہے ، کوئی اکیڈیمی نہیں ہے ، ماسوائے اسمبلیوں کے آپ دیکھیں کہ دیگر افسران کیلئے ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہیں ان کے لیے اکیڈیمیز ہیں تربیت گاہیں ہیں جن پر ہماری حکومت کافی روپیہ پیسہ خرچ کرتی ہے لیکن سیاسی کارکنان کی تربیت کیلئے صرف یہ ہی معزز ایوان ہیں جو ہمیں اس دفعہ 8 سال کے بعد نصیب ہوئے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ اب اس ایوان میں انشاء اللہ تعالیٰ ہماری جو تربیت ہو گی اس سے اچھے نتائج برآمد ہونگے -

سپیکر کا جو رول ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہ تو لاء منسٹر سے مطابقت رکھتا ہے کہ وہ گورنمنٹ کو defend کرے اور نہ ہی وہ مخدوم زادہ حسن محمود سے مطابقت رکھتا ہے کہ وہ oppose کرے - اور نہ وہ رانا پھول محمد خان سے مطابقت رکھتا ہے کہ ایوان میں شور مچائے

بہر حال میں یہ سمجھتا ہو کہ ایوان کے معاملات کو ، قواعد و ضوابط کے معاملات کو ، آئینی معاملات کو اور procedural matters کو سمجھنے میں مجھ سے کافی کوتاہی سرزد ہوئی ہو گی لیکن مجھے امید ہے کہ آپ نے فراخدلی سے کام لیا ہوگا ، میری کوتاہیوں کے سلسلہ میں اور اس وجہ سے کہ جیسے آپ میں سے اکثر صاحبان کے لئے یہاں اس ایوان میں بیٹھنا بالکل ایک نیا تجربہ ہے - میرے لئے بھی اس کرسی پر بیٹھنا بالکل نیا تجربہ ہے - اس لئے مجھے امید ہے کہ اپنے میری ان فروگزاشتوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کر دیا ہو گا - میں بہر صورت دل کی گہرائیوں سے آپکا مشکور ہوں اس بات کیلئے کہ آپنے مجھ پر اعتماد کیا اس ایوان کے کاروبار اور معاملات کو چلانے میں ، خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ صاحب کا ، وزیر قانون صاحب کا ، مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کا اور آپ سب کا معزز خواتین و حضرات آپ سب کا میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے اس ایوان کے نظم و ضبط کو برقرار رکھنے میں میرے ساتھ تعاون فرمایا - (نعرہ ہائے تحسین) -

ہوائز ہاوس کے کمروں کی الاٹمنٹ کے سلسلہ میں مجھے اس بات کا احساس ہے کہ ہم اس دفعہ proper طریقہ سے آپ کی خدمت نہیں کر سکے اور نہ ہی proper طریقہ سے اس کی الاٹمنٹ کر سکے ہیں -

جناب راجہ خلیل اللہ خان - جناب والا اس سے پہلے کہ آپ اس ایوان کی کارروائی کو ملتوی کر دیں میں پولیس والوں کا اور پریس والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی دلچسپی سے کام کیا ہے - اس کے علاوہ عملہ کا اور آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - گورنر صاحب کی طرف سے Prorogetion Order موصول ہوا ہے جو میں اب پڑھ کر سناتا ہوں -

MR. SPEAKER. In exercise of the powers conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I, Lt. Gen. Ghulam Jilani Khan, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab with effect on and from 15th June, 1985 after the termination of the sitting of the Assembly on that day.

(اور اس کے ساتھ ہی اسمبلی کی کارروائی کو غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے) -